هر اُس شخص کے نام

جس نے سائیں مولا شاہؒ

کے متعلق لکھّا ہو یا کسی

کے لکھّے کو شائع کیا ہو۔

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

درصفت جناب باری تعالیٰ

(اللہ تعالیٰ جسکی شان بہت بلند ہے کی تعریف)

عالمین جل جلال قادر جاپ کر اللہ علیم دا جی
کاروبار تدوں پچھوں شروع کریئے لیکے نام خدا قدیم دا جی

مُشکل الفاظ: عالمین: عالم کی جمع۔ دنیا: مراد تمام دنیا، کائنات، مخلوق۔ جل: بزرگ۔ جلال بڑائی، عظمت۔ قادر: قدرت والا۔ جاپ: چپن مصدر سے یاد کرنا، ذکر کرنا۔ علیم: علم والا، جاننے والا، باخبر۔

تَرجُمَة: تمام کائنات میں بزرگی وعظمت والا اور علیم وخبیر، صاحب قدرت صرف اور صرف خدا کی ذات ہے اور اسی کو یاد کرنا چاہیئے۔ کوئی بھی کاروبار شروع کیا جائے تو اُسی خدائے قدیم کے نام سے اس کا آغاز ہونا چاہیئے۔

قادر مطلق خدا اسرار مخفی حاکم شہنشاہ ساری اقلیم دا جی
ربّ بندیاں دا بندے ربّ دے جی نقطۂ میٹیے نہ غین جیم دا جی

مُشکل الفاظ: اقلیم: ملک، مملکت۔ غین: غیرت۔ جیم: جدائی، فرق۔ میٹیے: مٹایئے۔

تَرجُمَة: وہ خدا قادر مطلق ہے۔ وہ ایک پوشیدہ راز ہے۔ ساری دنیا کا حاکم اور شہنشاہ ہے۔ جس کی تمام دنیا پر حکمرانی ہے۔ وہ بندوں کا ہے اور تمام بندے اسی کے ہیں۔ لیکن یہ نقطہ تب سمجھ میں آ سکتا ہے جب غیرت (دوئی) اور فرق کو مٹا دیا جائے۔ اسی راز کو تبھی سمجھا جا سکتا ہے۔

واحد ایک معنے اک واحد الف پردہ چکناں توں لام میم دا جی
عملی دو تن تولے کھا کے ہضم کردا تولہ پچے نہ صوفی افیم دا جی

مُشکل الفاظ: واحد: ایک۔ الف: مراد الف۔ لام: مراد اللہ تعالیٰ۔ میم: مراد حضرت محمد ﷺ۔ عملی: اہل۔ نشہ کا عادی۔ پچے: پچاون مصدر سے ہضم کرنا، برداشت کرنا۔

تَرجُمَة: اللہ تعالیٰ واحد ہے اور واحد کے معنی ایک الف (اللہ) کے ہیں۔ لہذا

حضرت محمد ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ لام (اللہ) نے میم (محمدؐ) کا پردہ اوڑھ لیا ہے اور اُسے تم نے اُٹھانا ہے۔ جب تم یہ پردہ اُٹھا لو گے تو تب تجھے الف (اللہ) ہی دکھائی دے گا۔ جس طرح کہ بلھے شاہ نے کہا ہے ڈھولا آدمی بن آیا۔ لیکن یہ ایک ایسا راز ہے کہ جسے ہر کوئی حاصل کر کے برداشت نہیں کر سکتا۔ نشے کا عادی بہت زیادہ مقدار میں بھی افیم کھا کر ہضم کر لیتا ہے مگر وہ آدمی جس نے افیم کبھی چکھی نہیں (صوفی) ایک تولہ بھی ہضم نہیں کر سکتا۔ اللہ کا بھید اللہ والے ہی جانتے ہیں وہی برداشت کر سکتے ہیں۔

سپاہیاں عاشقاں تدوں پچھان ہوندی مقابلہ پئے جاں کسے غنیم دا جی
اَلَستُ بِرَبکم قول خدا دا اِی اُلی اَنا اَنا اَنت نُقطہ تفہیم دا جی

مُشکل الفاظ: تدوں: تب، غنیم: دشمن، لٹیرا۔ اَلَستُ بِرَبکم: کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ روزِ ازل سے اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جمع کر کے سوال کیا۔ (قرآن کریم کی آیت) قول: بات، کلام، وعدہ۔ اَنا: میں۔ اَنت: تو۔ تفہیم: سمجھانا۔ اُلی: کوئی۔

تَرجُمَہ: سپاہیوں اور عاشقوں کی تب شناخت ہوتی ہے جب ان کا مقابلہ دشمن لٹیرے سے ہو۔ اَلَستُ بِرَبکم تو اللہ تعالیٰ کا قول ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جب تمام روحوں سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ تو سب نے کہا تھا کہ ہاں قالو بلیٰ تو ہی ہمارا ربّ ہے۔ یہ تُو اور میں کا نقطہ ہی تو سمجھنے سمجھانے والا ہے۔ اسی میں سارا بھید پوشیدہ ہے۔

پڑھ استاد کولوں حاصل مدعا کر قاعدہ چھڈ نہ ادب تعظیم دا جی
بُھلا طوطیاں مینا نہ کدی بُھلّے سبق سکھیا عِلم تعلیم دا جی

مُشکل الفاظ: مدعا: مقصد۔ طوطیاں مینا: یعنی طوطوں کی طرح رٹا ہوا کبھی نہیں بھولتا۔

تَرجُمَہ: تو کسی استاد کامل سے پڑھ اور اپنے مقصود کو حاصل کر لیکن ہاں ادب اور تعظیم کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑنا۔ بھلا کبھی طوطے اور مینا کی طرح رٹا ہوا سبق بھی

کسی کو بھولتا ہے۔ ہرگز نہیں علم اور تعلیم کا حاصل کرنا، اسے اچھی طرح ذہین نشیں کر لینا کبھی بھی ذہن سے محو نہیں ہو پاتا۔

ڈھیم سونے چاندی جیڈا مُل پیندا مُل اوڈا نہ مٹّی دی ڈھیم دا جی
آسا وقت نہ بھیروی وقت ٹوڈی سُر پکڑیئے نہ راگ بھیم دا جی

مُشکل الفاظ: ڈھیم: ڈھیلا، ڈلی۔ آسا: آسادری ایک سُر کا نام۔ بھیروی: ایک راگنی کا نام جو صبح کے وقت گائی جاتی ہے۔ ٹوڈی: راگنی کا نام۔ بھیم: راگنی کا نام۔

تَرجُمَہ: جس قدر سونے چاندی کے ڈھیلے کی قیمت پڑتی ہے، اتنی مٹّی کے ڈھیلے کی ہرگز نہیں پڑتی۔ آسادری کے وقت بھیروی نہیں گانی چاہیئے اور نہ ہی ٹوڈی (ٹوڈری) اور نہ راگ بھیم کے سُر کو ہی آلاپنا چاہیئے یعنی وقت کی ایک اپنی خاصیّت اور ہر شے کا اپنا مقام ہوتا ہے، جسطرح سونے کی اپنی قدر ہے اور مٹّی کی اپنی قیمت، لیکن ہیں دونوں ڈھیلے، ایک سونے کا اور ایک مٹّی کا۔

معاد عِلم نبض غیب دی خبر چاہیں بن شاگرد پڑھ عِلم حکیم دا جی
دھرتی ماتا جیڈا کسے مرتبہ نہ اُچا مرتبہ عرش عظیم دا جی

مُشکل الفاظ: معاد: قیامت مجازاً، دوسرا جہان۔ ماتا: ماں۔

تَرجُمَہ: تُو دوسرے جہان کے علم کا نبض شناس ہونا چاہتا ہے تو پھر تجھے شاگرد بن کر حکیم کا علم پڑھنا پڑھے گا یعنی سب سے بڑا حکیم و علیم تو اللہ تعالیٰ ہے اسی کی ذات کے متعلق تجھے علم و عرفان حاصل کرنا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آسمان کا مرتبہ بہت بلند ہے مگر یہ ماں دھرتی جس سے انسان نے جنم لیا ہے مدارج میں آسمان سے بھی بہت آگے اور عظیم و بلند ہوگئی ہے۔ اس سے مراد زمین کی طرح عاجزی بھی ہے اور انسان کے خاکی ہونے اور اس کا اشرف المخلوقات ہونا بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔

حکماواں عارفاں عالماں خبر ناہیں سورج چند کیہ نور قدیم دا جی
اِسماء ڈاڈھا قہار جد غالب ہووے ٹول آسرا اِسم رحیم دا جی

مُشکل الفاظ: حکماواں: حکماء حکیم کی جمع، دانا لوگ۔ عارفاں: عارف کی جمع، اللہ سے شناسائی رکھنے والا۔ عالماں: عالم کی جمع، جاننے والے۔ چند: چاند۔ قدیم: بہت پرانا، مراد ذاتِ باری تعالیٰ۔ اسماء: اسم کی جمع، نام۔ ٹول: ڈھونڈ۔ اسم: نام۔

تَرجُمَہ: یہ بات حکمت ودانائی والے، عالم اور عارف بالکل نہیں جانتے کہ یہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نور کی ہی ایک جھلک ہے۔ جب وہ نام اس قدر زبردست اور غالب ہے تو تجھے اسی رحیم وکریم نام کا آسرا ڈھونڈنا چاہیئے یعنی خدائے بزرگ وبرتر جو کہ قہار اور غالب ہے اور رحیم وکریم بھی ہے اسی کو آسرا بنانا چاہیئے۔

قدر کم دو سیرے پنج سیرے جہڑا قدر کم نہ ادھ سیر نیم دا جی
مولا شاہ سائیں قِصہ کتھ کریئے نام صاحب لے قادر کریم دا جی

مُشکل الفاظ: قدر: قیمت۔ دوسیرے: دو (۲) سیر۔ پنج سیرے: پانچ (۵) سیر۔ کتھ: کتھا، قصہ، کہانی۔ نیم: آدھا۔

تَرجُمَہ: جوقدر وقیمت دوسیر یا پانچ سیر کی ہے وہ قدر وقیمت آدھ سیر یا اس سے کم کی نہیں ہوسکتی یعنی میں تو کچھ بھی نہیں ہوں، لوگ بڑے بڑے شاعر ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے عالم اور صاحبِ قلم گزرے ہیں، جن میں کوئی دوسیر اور کوئی پانچ سیر تھا اور میں آدھا سیر یا اس سے بھی کم ہوں، بھلا میری ان کے آگے کیا حیثیت ہے؟ اے مولا شاہ سائیں! میں اگرچہ کچھ بھی نہیں ہوں لیکن قصّے (مرزا صاحباں) کا آغاز اس قدرت والے کریم کے نام سے کررہا ہوں۔

درنعت سرورِ کائنات فخرِ موجودات رسول کریم ﷺ

(سرورِ کائنات اور فخرِ موجودات حضرت محمد ﷺ کی نعتِ مبارک)

وزیر ربّ دا نبی رسولؐ سرور بادشاہ اپنے دین دا اِی
بغیر نقطیاں حرف دو سین لکھے پُچھ دس کہڑا حرف شین دا اِی

مُشکل الفاظ: سرور: سردار۔حرف دوسین: مراد رسول اور سرور کے سین۔

تَـرْجُمَة: اللہ کے نبی حضرت مُحمد ﷺ جو کہ تمام رسولوں کے سردار ہیں اپنے دین اسلام کے بادشاہ ہیں۔میں نے بغیر نقطوں کے دوسین لکھے ہیں یعنی ایک سین رسول کا اور دوسرا سرور کا اور اگر مجھے اب بھی یہ پتا نہیں چل سکا تو پھر کسی مجھ جیسے سے ہی پوچھ لو کہ سین اور شین میں کیا فرق ہے۔شین سے مراد شک کا شین بھی ہو سکتا ہے۔

نبی مصطفیٰ ؐ ربّ نے پیدا کیتا لولاک کر کے قول این دا ای
ربّ رسولؐ وچ کُنہ ادراک ناہیں چنگا شغل ذکر عالمین دا ای

مُشکل الفاظ: لولاک: پوری عبارت یوں ہے 'لو لاک لما خلقته الافلاک': اگر میں تجھے نہ بناتا (اے نبی ﷺ) یہ آسمان (وغیرہ) بھی نہ بناتا۔قول: قول اقرار، وعدہ، بات۔ این: حکم، قانون، وعدہ۔ کُنہ: اصل، حقیقت، قدامت۔ ادراک: درک سے، سمجھنا محسوس کرنا۔عالمین: مراد ربّ العالمین: عالم کی جمع۔

تَـرْجُـمَة: اللہ تعالیٰ نے اپنے لـو لاك کے قول اور قاعدے کُلیے کے مطابق حضرت مُحمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی حقیقت میں کچھ فرق نہ سمجھنا چاہیئے یعنی دونوں ایک ہی ہیں۔آپ ﷺ کا نور اللہ نے اپنے نور سے جُدا فرمایا ہے اور پھر اسی نور سے ہی اس نے یہ تمام کائنات تخلیق کی ہے۔اسی لیے مولا شاہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق (کائنات) کا ذکر اذکار بھی اصل میں اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہے۔

عِلم وجود سب نور مشہود بُھلدے حُسن ویکھ کے ماہ جبین دا ای
صوفی ساز آواز سُن مست ہوندے سب مست منکے لہرا بین دا ای

مُشکل الفاظ: وجود: ہونا، جسم، وحدت الوجود۔صوفیاء کا نظریہ از ہمہ اوست۔مشہود: موجود، ظاہر جس کے بارے میں گواہی موجود ہو۔وحدت الشہود: صوفیاء کا نظریہ ہمہ اوست۔ ماہ جبین: چاند جیسی پیشانی والا، خوبصورت۔لہرا: موج، ترنگ، چلتی

ہوئی لے ،سُر

تَـــرْجُـــمَة: اس ماہ جبین (محبوبِ حقیقی) کے حُسن کو دیکھ کر وجود اور شہود کے تمام امتیازات بھول جاتے ہیں۔صوفی ساز اور آواز سن کر مست و بیخود ہو جاتے ہیں اور سانپ بین کی سُر (آواز) سن کر مست ومحو ہو جاتا ہے۔

جیڈا دو روپئے برتن تانبے دا ای اوڈا تتی آنیں برتن ٹین دا ای

علیٰ قُلُوبِھم مولا لکھ دِتا بدنام نام شیطان لعین دا ای

مُشکل الفاظ:جیڈا: جتنا،جسقدر۔اوڈا: اتنا،اُسقدر،تتی آنیں: تین آنے میں۔علیٰ قُلُوبِھم :پوری عبارت اس طرح ہے؛

علی قلوبھم و علی ابصار ھم غشاوۃٌ ولھم عذابٌ عظیمط.

(ترجمہ)ان کے دلوں پر اوران کی آنکھوں پر پردہ پڑ چکا ہے اوران کیلئے بڑا سخت عذاب ہے۔لعین :لعنتی،ردّ کیاہوا۔

تَـرْجُمَة: جتنا بڑا تانبے کا برتن دو روپے میں آتا ہے اتنا بڑا ٹین کا برتن تین آنے میں مل جاتا ہے۔لیکن وہ تانبا ہے اور یہ ٹین ہے۔مطلب یہ کہ سب انسان بظاہر ایک جیسے دکھائی دیتے ہیں مگر علم وہنر اور تقویٰ کی بناء پر انسان بڑے مرتبے اور قدر و قیمت کا حامل ہو جاتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ نے خود ہی قرآن پاک میں یہ بتادیا ہے کہ

''وہ لوگ جو تقویٰ اور پرہیز گاری کی طرف مائل نہیں ہوتے ان کی آنکھوں اور دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔تو پھر شیطان لعین کا اسمیں کیا قصور ہے؟وہ تو بیچارہ یونہی مفت میں بدنام ہے''۔

درمدح پنجتن پاک علیہم السلام

(پنجتن پاک کی تعریف، ان پر اللہ کا سلام ہو)

پنجتن پاک دا نکتہ اسرار مخفی مجمل ربّ رسول دا گنج میاں
فیض عالم بھنڈاری اوہ کل عالم اسما جان اِک اَتے تن پنج میاں

مُشکل الفاظ: نکتہ: باریکی، راز۔ اسرار: سرّ کی جمع راز۔ مخفی: پوشیدہ۔ گنج: خزانہ۔ فیض عالم: پورے زمانے کے لئے فیض۔ بھنڈاری: بھنڈار، لنگر خانہ، خزانہ۔ اسماء: اسم کی جمع، نام۔ مجمل: مختصر، اختصار۔

تَرجُمَہ: پنجتن پاک کا نکتہ ایک پوشیدہ اور مخفی راز ہے اور یہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا ایک خزانہ ہے۔ یہ مبارک اور مقدّس وہ نام ہے جو کہ پورے جہان کیلئے فیض کا خزانہ ہیں۔

پتّن بندھ دریاواں جد چڑھن لتھے لگن باجھ ملاحواں نہ ونج میاں
بچّہ ہرنی چھڑایا بگھیاڑ کولوں ہرنی خوش، بگھیاڑ ہے رنج میاں

مُشکل الفاظ: پتّن: دریا کا کنارہ، گھاٹ۔ ونج / ونجھ: چپّو، کشتی چلانے والا آلہ، بانس

تَرجُمَہ: دریاؤں کے گھاٹ کا پانی اُتر بھی جائے تب بھی ملاحوں کے بغیر کشتیاں دریاؤں میں نہیں چلتیں۔ ہرنی کا بچہ بھیڑیئے سے چُھڑا لیا جائے تو ہرنی خوش ہو جاتی ہے اور بھڑیا رنجیدہ ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ اچھا انسان ہی اچھائی سے خوش ہوتا ہے۔

مذکّر مونّث نیک جد عمل کیتے کیہ کھٹیا کُھسرے تے گنج میاں
وچ بغداد روضہ مولا شاہ میرانؒ، روضہ پاکپتن شکر گنج میاں

مُشکل الفاظ: مذکّر: مرد، مونّث: عورت۔ کُھسرا/کُھسر ا: مخنّث، ہجڑا۔ گنج: بانجھ میراں: پیر پیراں، میر میراں، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ شکر گنج: بابا فرید شکر گنجؒ۔

تَرْجُمَة: اس دنیا میں ایک لاکھ اور کئی ہزار نبی آئے ہیں بلکہ ان کا شمار ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح آسمان کے ستاروں کو کوئی گن نہیں سکتا، اُسی طرح مبعوث شدہ انبیاء کی تعداد کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت امیر حمزہؓ کی کیا تعریف کروں کہ جنہوں نے کفر کے تمام راستے بند کر ڈالے اور دینِ اسلام کو ہر جگہ پر پھیلایا۔

آپو اپنے مذہب دی گل چنگی، چنگے یاراں نوں اپنے یار پیارے
مولا شاہ پنجاب وچ مٹھے پانی اَتے بوہت مُلکاں وچ کھوہ کھارے

مُشکل الفاظ: مٹھے: میٹھا۔ بوہت: بہت۔ مُکاں: واحد مُلک، ممالک۔ کھوہ کھارے: وہ کنوئیں جنکا پانی نمکین، کڑوا اور تلخ ہو۔

تَرْجُمَة: ہر کسی کو اپنے مذہب کی بات اچھی لگتی ہے اور یاروں کو اپنے یار ہی پیارے لگتے ہیں۔ اے مولا شاہ! پنجاب کی سرزمین کی میں کیا تعریف کروں کہ یہاں کے پانی شربت کیطرح میٹھے ہیں جبکہ بہت سے دوسرے مُلکوں کے پانی نمکین، اور کڑوے ہیں۔

درمدح غوث الاعظم قدس سرہ العزیز

(غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کی تعریف)

بقا باللہ جناب ہے ذات اقدس پیرانِ پیر دستگیر غوثِ اعظمؒ
اسرار خفی خزانہ خدا دا اوہ صوفی عارفاں نوں دہیر غوثِ اعظمؒ

مُشکل الفاظ: بقا: حیات، ہمیشگی۔ بقا باللہ: اللہ کے عشق میں فنا ہو کر ہمیشہ کی زندگی پانے والا۔ اقدس: پاک، مقدّس۔ اسرار: سرّ کی جمع، راز۔ خفی: مخفی، پوشیدہ۔ عارفاں: عارف کی جمع، پہچاننے والا، عرفان والا۔ دہیر: ٹولی، قافلہ، فوجی ساز وسامان، آسرا، اوٹ۔

تَرْجُمَة: پیرانِ پیر جناب غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ذات با

برکات حیاتِ دوام کی حامل ہے۔آپؒ خدا کے پوشیدہ رازوں کا خزانہ ہیں اور جُملہ صوفیوں اور عارفوں کیلئے آسرا و سہارا ہیں یعنی آپؒ شہنشاہَ اولیاء ہیں اور تمام اولیاء آپؒ ہی کی ذاتِ اقدس سے فیضان حاصل کرتے ہیں۔

باراں ورہیاں وچھوں بیڑا غرق ہویا مُڑ کے تار دِتا نیر غوثِ اعظمؒ
کیاں کوڑھیاں دے دُکھ دور کیتے بھلے چنگے کیتے سریر غوثِ اعظمؒ

مُشکل الفاظ: ورہیاں: ورھے/ورھا کی جمع، سال۔ نیر: پانی مراد دریا۔سریر: جسم، بدن۔

تَرجُمَہ: جناب غوث الاعظمؒ نے بارہ سال کے غرق ہوئے بیڑے کو صحیح سلامت حالت میں پانی سے باہر نکال کر دکھا دیا تھا اور کئی کوڑھ (جذام) کے مریضوں کو چنگا بھلا کر دیا اور بے شمار دُکھی لوگوں کے دُکھ درد دور کر دیئے تھے۔

جیل خانیاں وچوں مُرید اپنے چھُڑائے قیدوں کئی اَسیر غوثِ اعظمؒ
بیان کرامتاں صفت شمار ناہیں مُردے زندہ کیتے پیر غوثِ اعظمؒ

مُشکل الفاظ: اَسیر: قیدی، کرامتاں: کرامت کی جمع، ولی کی مافوق العادت بات، تعجب انگیز بات۔

تَرجُمَہ: پیرانِ پیر غوث الاعظمؒ نے جیل خانوں میں سے اپنے کئی مریدوں کو چھڑایا اور کئی قیدیوں کو رہا کروایا۔آپؒ کی کرامتوں کا کوئی شمار نہیں ہے۔پیر غوثِ اعظمؒ نے کئی مُردوں کو زندہ کر دیا اور بھی آپؒ کی بے شمار کرامتیں مشہور ہیں۔

بہادر جنگی خدا دا شیر میرن فتحیاب بر قلم تقدیر غوثِ اعظمؒ
واقف کار عدم مطلق اضافی دا اوہ سردار شرع عالمگیر غوثِ اعظمؒ

مُشکل الفاظ: جنگی: جنگجو، بہادر۔میرن: میراں، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا لقب۔ فتحیاب: فتح حاصل کرنے والا۔عدم: نہ ہونا، نیستی، وجود کی قید۔مطلق: بالکل قطعی۔ اضافی: وہ بات جو اصل نہ ہو ترقی، زیادتی۔

تَرجُمَہ: میر میراں جناب غوث الاعظمؒ بڑے بہادر اور خدا کے شیر ہیں اور تقدیر

لکھنے والے قلم پر دسترس رکھتے ہیں۔ آپؒ عدم و ہستی اور ترقی کے بھی بالکل واقف ہیں اور عالمگیر شریعت کے سردار ہیں۔

کیاں کیلیاں دے دُکھ درد خاطر مُڈھوں پَٹ سُٹے کریر غوثِ اعظم
مولا شاہ سائیں رانجھے جٹ نوں جی دولت بخش دِتی ہیر غوثِ اعظمؒ

مُشکل الفاظ: کیلیاں: واحد کیلے کا درخت، کریر: ایک خاردار جھاڑی (جس کے کچے پھل کو ڈیلا اور پکے پھل کو پینجھو کہتے ہیں) کریر کا درخت، مثل مشہور ہے: کیلے مُڈھ کریر، رنج اور مصیبت کے اظہار پر بولتے ہیں۔

تَرجُمَہ: جناب غوث الاعظمؒ نے کئی دکھیوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبتیں دور کر دیں اور انہیں خوشیوں کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ اے مولا شاہ! رانجھا جاٹ کو ہیر کی دولت غوث الاعظمؒ نے ہی بخشی تھی۔

در بیان صفت جناب نوشہ گنج قدس سرہ العزیز

(حضرت نوشہ گنج قدس سرہ العزیز کی تعریف)

فرع طرطوسی خاندان نوشاہیاں دا شان جنہاں دی صفت نوشاہیاں جی
گنج مُبہم مجمل علم واقف کنکاں عدم وچ جنہاں بجائیاں جی

مُشکل الفاظ: فرع: شاخ، ٹہنی۔ طرطوسی: طرطوس (ملک فارس میں ایک گاؤں) کا رہنے والا۔ گنج: خزانہ۔ مُبہم: غیر واضح، چھپا۔ مجمل: مختصر، اختصار کا حامل خفی، پوشیدہ۔ کنکاں: واحد کنک (گندم)۔ عدم: وجود کی ضد، نیستی، عدم آباد، مرنے کے بعد کا عالم۔

تَرجُمَہ: نوشاہیوں کا خاندان طرطوس کے ایک خاندان کی شاخ ہے اور ان کی شان و شوکت ہی نوشاہیوں کی شان و شوکت ہے۔ ان کی شان یہ ہے کہ یہ ایک پوشیدہ خزانہ ہیں اور مجمل و مُبہم علم سے واقف ہیں۔ یہ انہی کی ہی شان ہے کہ انہوں نے عدم آباد میں بھی رونقیں لگا رکھی ہیں۔

وچ شوہ دریاواں دے بیڑیاں جی چپے ونج بن جہاں ترائیاں جی
کُل حالی اَتے ماضی استقبالی راز کھول کے رمزاں جتائیاں جی

مُشکل الفاظ: شوہ: بھنور، گرداب۔ چپے چپّو، کشتی چلانے کا آلہ، بانس، ونج: چپّو، رمزاں: رمز کی جمع، اشارہ، خفیہ بات

تَرجُمَہ: نوشاہی وہ ہیں کہ جنھوں نے دریا کے بھنور میں بھی بغیر چپّو کے کشتیاں چلائی ہیں اور انہوں نے ماضی، حال اور مستقبل کے ازلی پوشیدہ راز بھی کھول کر بتا دیئے ہیں۔تمام بھید آشکار کر ڈالے ہیں۔

عدم مطلق تے عدم اضافی وچوں معمے فتح کر گلاں سمجھائیاں جی
نالے اوتریاں اَتے نکھتیاں نوں اولاداں اللہ دے کولوں دوائیاں جی

مُشکل الفاظ: عدم مطلق: قطعی نیستی، عدم آباد۔ عدم اضافی: جہان آباد، معمے: واحد معمہ، پہیلی، مخفی بات، تہہ کی بات۔ اوتریاں: واحد اوتر۔ نکھتیاں: واحد نکھتا۔ اوتر نکھتر: جسکی کی کوئی اولاد نہ ہو۔

تَرجُمَہ: آپ نے عدم اور ہستی کے تمام معمّے حل کر کے سمجھا دیئے ہیں۔ راز کی ہر بات بتا دی ہے اور جو ہمیشہ سے بے اولاد تھے ان کو اللہ سے اولاد لے کر دی ہے۔

شرک کُفر دے قلعے سبھ فتح کر کے اَتے رعیّتاں سُکھی وسائیاں جی
فقہ، قرآن، حدیث تے جفر منطق تصوف میدان مسیتاں بنائیاں جی

مُشکل الفاظ: شرک: اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ رعیّتاں: رعیت کی جمع، رعایا، عوام۔ فقہ: شرعی قوانین کا علم۔ جفر: علمِ نجوم۔ منطق: وہ علم جو قطعی دلائل سے حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرے۔ تصوف: وہ علم جسے کے ذریعے صفائی قلب حاصل ہو۔

تَرجُمَہ: شرک و کفر کے تمام قلعے فتح کر کے تمام لوگوں کو سُکھ اور سکون کے ساتھ آباد کیا ہے۔ اس مبارک اور مقدّس خاندان کے بزرگوں نے جگہ جگہ مساجد بنا کر ان میں لوگوں کو فقہ، قرآن، حدیث، جفر، منطق اور تصوف کی تعلیم سے بہرہ ور فرمایا ہے یعنی دینِ اسلام کو خوب فروغ بخشا ہے۔

گمراہواں بُھلیاں راہیاں پاندھیاں نوں پکڑ کے سڑکاں دکھائیاں جی
جولاہیاں موچیاں ڈوماں مصلّیاں نوں بادشاہی سر ٹوپیاں پائیاں جی

مُشکل الفاظ: پاندھیاں: پاندھی کی جمع، راہی، مسافر۔ ڈوماں: ڈوم کی جمع، بھانڈ، مراسی، گانے بجانے والا۔

تَرجُمَہ: گمراہ اور بھولے بھٹکے ہوئے مسافروں اور راہیوں کی رہنمائی ان کے بازو سے پکڑ کر کی ہے۔ اس خانوادے کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے ادنیٰ ذات کے لوگوں کے سروں پر بادشاہی کا تاج رکھ دیا ہے۔

گئواں کرشن نے چاریاں جمنا کنڈھے محمدؐ بکریاں نبی چرائیاں جی
حاتم، بکرماجیت سخاوت کیتی راجے اِندر نے پریاں نچائیاں جی

مُشکل الفاظ: گئواں: گئو کی جمع، گائے۔ کرشن: شری کرشن جی، ہندوؤں کے مشہور اوتار، جن کا ذکر ''مہابھارت'' میں ہے۔ جمنا: مشہور دریا کا نام۔ حاتم: مشہور عالم، عرب کا سخی، حاتم طائی۔ بکرماجیت: پنجاب کا ایک قدیم شہنشاہ۔ چندر گُپت موریا۔ راجا اِندر: ہندوستان کا ایک مشہور راجا، جس کے دربار میں پریاں ناچا کرتی تھیں۔ راگ ورنگ کا رسیا۔

تَرجُمَہ: کرشن نے دریائے جمنا کے کنارے گائیں چرائی ہیں اور ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے بکریاں۔ حاتم طائی اور بکرماجیت نے مثالی سخاوت کی ہے اور راجا اِندر نے اپنے دربار (اکھاڑے) میں پریوں کو نچایا ہے۔

جہڑا قدم نوشاہیاں دے لگ جائے ربّ حسرتاں سبھ مٹائیاں جی
مجازی حقیقی عشق مولا شاہ سائیں ایہہ نوشاہیاں نوں گُھٹیاں لائیاں جی

مُشکل الفاظ: قدم: پاؤں۔ مجازی: بے اصل، اللہ کے سوا کسی اور کیساتھ۔ حقیقی: اصلی، اللہ تعالیٰ کا۔ گُھٹیاں: واحد گُھٹی، نومولود بچے کو دی جانے والی سب سے پہلی خوراک، جنم گھٹی۔

تَرجُمَہ: جو کوئی بھی نوشاہیوں کے قدموں سے لگ جاتا ہے، ان کا مُرید ہو جاتا

ہے، اللہ تعالیٰ اُسکی تمام حسرتیں مٹا دیتا ہے۔ اے مولا شاہ! عشق مجازی ہو یا حقیقی ان نوشاہیوں کو یہ جنم گھٹی کے طور پر ودیعت کیا گیا ہے، ان کی جبلت وفطرت میں یہ چیز شامل ہے۔

دربیان سبب تالیف کتاب

(کتاب کے سبب تالیف کا بیان)

شائقاں عاشقاں لوکاں فرمائش کیتی مرزے صاحباں دا نواں بنا قصہ
کہیا یاراں بجھارت پا عارفاں نوں آپے دین گے وَنڈ ونڈا حصہ

مُشکل الفاظ: شائقاں: شائق کی جمع، شوق رکھنے والے۔ بجھارت: پہیلی، معمہ۔ عارفاں: واحد عارف، صاحبِ عرفان، پہچاننے والا۔

تَرجُمَہ: شعروادب کا شوق رکھنے والے عاشقوں نے مجھ سے فرمائش کی کہ ''مرزا صاحباں'' کا اک نیا قصہ بناؤ! مجھ سے یار لوگوں نے کہا کہ تم اہلِ عرفان کو کوئی نئی بُجھارت ڈالو۔ وہ خود ہی سمجھ اور سمجھا لیں گے۔

جہڑے کھوہ تے بوہڑ دا برچھ لگا پانی رَج پیوے مانے چھاں تِتہ
مولا شاہ دو آدمی نام اِکو ستارہ اِکو تونگر غریب لِتہ

مُشکل الفاظ: بوہڑھ: برگد کا درخت۔ برچھ: درخت۔ تِتہ: پیاسا۔ تونگر: مالدار۔ لِتہ: کمزور۔

تَرجُمَہ: جس کنوئیں پر برگد کا درخت لگا ہوا ہو، اس سے پیاسا سیر ہو کر پانی بھی پیئے گا اور اسکی ٹھنڈی چھاؤں میں بھی خوب آرام کرے گا۔ اے مولا شاہ! دو آدمی ہیں اور ان کا نام بھی ایک ہے اور ستارہ بھی ایک۔ انجام ایک ہی ہے۔ کواہ کوئی غریب ہو، خواہ امیر یا کمزور۔ ہر دو فانی ہیں۔

دربیان آغاز داستان مرزا صاحباں

(مرزا صاحباں کی داستان کے آغاز کا بیان)

دانا آباد گراں اِک بار اندر نڈھے نڈھیاں سوہنے اس تھاوندے جی
لاچے لنگیاں پھنن بندیل پٹکے چھتے چھلیاں دار سوہاوندے جی

مُشکل الفاظ: دانا آباد: مرزا کے گاؤں کا نام۔ گراں: گاؤں۔ بار: جنگل، علاقہ، پنجاب کا ایک علاقہ (کرانہ بار، گنجی بار، نیلی بار)۔ نڈھے: لڑکے۔ نڈھیاں: لڑکیاں۔ لاچے: لاچا، لنگی۔ ریشمی تہبند۔ بندیل: ریشمی پگڑی۔ سوتی دستار۔ باندھنے کی۔ پٹکے: پٹکا، سر پر باندھنے کا کپڑا۔ صافہ۔ چھتے: سر کے بال۔ چھلیاں دار: پیچ در پیچ۔

تَرجُمَہ: پنجاب کے علاقے میں دانا آباد نام کا ایک گاؤں آباد تھا اور اس گاؤں کے لڑکے اور لڑکیاں بہت خوبصورت تھے۔ وہ ریشمی لنگیاں اور سروں پر رومال (صافہ) باندھتے تھے اور ان کے سروں کے بال گھنگریالے تھے جو کہ بہت ہی اچھے لگتے تھے۔

سورج چن وانگوں شکل نڈھیاں دی پنچھی ویکھ اُڈ دے غش کھاوندے جی
بھر کے عشق دے اصل قدیم وچوں اکدوسرے نوں بھلے بھاوندے جی

مُشکل الفاظ: نڈھیاں: جواں کنواری لڑکیاں۔ نڈھے: جوان لڑکے۔ پنچھی: پرندہ۔ بھاوندے: اچھے لگتے۔ موہ لیتے۔

تَرجُمَہ: یہ لڑکیاں لڑکے شکل وصورت میں چاند وسورج کیطرح ہیں کہ ان کو دیکھ کر پرندے بھی غش کھا جاتے ہیں یعنی وہ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ ان کی گھٹی میں شروع سے ہی عشق رکھ دیا گیا ہے اور سب ایک دوسرے کو اچھے لگتے ہیں، دل موہ لیتے ہیں۔

چھوپ گھت کے نَڈّھیاں کتن چرخے، وَگ چھیڑ نَڈّھے چارلیاوندے جی
تُرکاں وانگ کواریاں شنیہنہ بُکّن دوں وڈیاں ہون پرناوندے جی

مُشکل الفاظ: چھوپ: کڑھائی والا کپڑا یا چادر۔ چھوپ پاون/چھوپ گھتن: لڑکیوں کا مقابلتاً چرخہ کاتنا۔ وگ: مویشیوں کا ریوڑ۔ نَڈّھے: کنوارے لڑکے۔ تُرکاں: ترک۔ بہادر۔ سپاہی۔ جنگجو۔ شیہنہ شیر۔ بُکّن: ڈھاڑنا۔ پرناوندے: بیاہ دیتے۔

تَرْجُمَة: کنواری اور جوان لڑکیاں بڑی بن ٹھن کر چرخے کات رہی ہیں اور کنوارے اور جوان لڑکے مویشیوں کے ریوڑ چَراتے ہیں۔ کنواری لڑکیاں شیروں کی طرح گرجتی اور ڈھاڑتی ہیں اور جب بڑی (جوان) ہو جاتی ہیں تو ان کو بیاہ دیا جاتا ہے۔

نَڈّھے نَڈّھیاں پڑھن وِچ مسجداں دے عِلم فقہ حدیث پڑھاندے جی
ہو کے گبھرو کھیڈن شکار بیلے نیزے بازیاں تیر چلاوندے جی

مُشکل الفاظ: نَڈّھے: لڑکے۔ نَڈّھیاں: لڑکیاں۔ گبھرو: جوان۔ بیلے: بیلا، جنگل۔

تَرْجُمَة: لڑکے اور لڑکیاں مسجدوں میں پڑھتے ہیں۔ ان کو عِلم فقہ اور حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لڑکے جب جوان ہو جاتے ہیں تو پھر وہ جنگلوں میں شکار کھیلتے اور نیزہ بازی اور تیر اندازی کا خوب مظاہرہ کرتے ہیں۔

ہتّھیں کڑے چمکن کنّیں دُر لٹکن گہنے نڈھیاں پا سجاوندے جی
بار گنجی بگی ساندل دُلّے والی لوک بوہت سردر سداوندے جی

مُشکل الفاظ: دُر: موتی۔ بار: علاقہ، جنگل، جس طرح کہ گنجی بار، ساندل بار۔ دُلّے والی: دُلّا بھٹی کی بار۔ اس کا علاقہ، فیصل آباد، شیخوپورہ کا علاقہ صاندل بار کہلاتا ہے۔ اس علاقے میں دُلّا بھٹی کا راج رہا ہے۔ اسے دُلّے کی بار بھی کہتے ہیں۔ سردر: سردار۔

تَرْجُمَة: ان کے ہاتھوں میں کنگن چمکتے تھے اور کانوں میں موتی لٹکتے تھے۔ لڑکیاں

زیورات پہن کر سجی ہوتی تھیں۔ گنجی بار اور بگی دُلّا بھٹی کی بار (علاقہ) میں تمام لوگ سردار کہلواتے تھے یعنی بڑے بہادر اور متمول تھے۔

کھرل سیال وچ بار دے بوہت وسدے خدمت برہمن نائی ڈوم چاندے جی
نیلی نیں تے وسدے اُتے راوی مولا شاہ وسکین چھناوندے جی

مُشکل الفاظ: کھرل: جاٹوں کی ایک ذات۔ سیال: جاٹوں کی ایک گوت، نسل۔ بار: جنگل، علاقہ۔ برہمن: ہندوؤں میں سب سی اونچی ذات، جو مذہبی رہبر کا کام کرتی ہے۔ ڈوم: بھانڈ، مراسی۔ نیلی نیں: نیل ندی، مراد دریا۔ وسکین: سکونت پزیر، رہائشی، ساکنان۔

تَرجُمَہ: بار کے علاقے میں کھرل اور سیال بہت آباد تھے۔ برہمن، نائی اور ڈوم ان لوگوں کی بڑی خدمت کرتے تھے۔ پاس سے ہی دریا بہتا تھا اور راوی بھی گزرتا تھا۔ اے مولا شاہ! یہ لوگ چناب کے علاقے میں رہائش پزیر تھے، بھرپور زندگی گزارتے تھے۔

دانا آباد دا چودھری ذات اُتّم جٹ کھرل ذاتوں وُجّل نام دا اِی
ڈر ڈکا حاکم لوکاں پنڈ دیاں نوں ڈگّا گھوڑیاں چابک لگام دا اِی

مُشکل الفاظ: دانا آباد: مرزے کا گاؤں (شہر)۔ اُتّم: اونچا، اعلیٰ، پاک، شریف، اصیل۔ کھرل: جاٹوں کی ایک ذات۔ وُجّل: مرزا کے باپ کا نام۔ ڈرڈکا: رکاوٹ کا خوف، اوٹ، سہارا۔ ڈگا: اعلان، ڈھنڈورا، ڈنکا، چابک: کوڑا، تازیانہ، ہنٹر۔

تَرجُمَہ: وُجّل نام کا بڑی اونچی ذات کا جاٹ، کھرل دانا آباد کا چودھری (مرزا کا باپ) تھا۔ وہ ایک ایسا حاکم تھا کہ سارے گاؤں کے لوگ اِس سے ڈرتے بھی تھے اور اسی کو اپنا سہارا بھی سمجھتے تھے۔ جو کہ اپنے گھوڑوں کو تازیانے لگاتا تھا یعنی اسکے حکم کے تابع گاؤں کے سبھی انسان تو تھے ہی جانور بھی زیرِ فرمان رہتے تھے۔

جٹ ۔ بیج زمین دے وچ بچن نفع سمجھ نتیجہ انجام دا ای
عاشق عارف دی گل دا مزا آوے مزا یار دی جیویں کلام دا ای

مُشکل الفاظ: عارف: عرفان والا، جاننے والا، خدا کو پہچاننے والا۔ کلام: گفتگو، بات چیت۔

تَرجُمَہ: جاٹ، زمیندار زمین میں جو بھی بیج ڈالتے تھے اس کے نتیجے اور انجام کو سمجھ کر بوتے تھے یعنی تمام کاشتکار بڑی سمجھ بوجھ والے تھے۔ عاشق عارف کی بات کا اسی طرح مزا آتا ہے جس طرح کہ محبوب (یار) کی گفتگو لطف دیتی ہے۔

سوہرے نجل دے کھیوے وچ پنڈ سیالاں دانا آباد سردار مقام دا ای
مولا شاہ گھر جمیا پُت اُسدے چند عید چڑھیا وقت شام دا ای

مُشکل الفاظ: سوہرے: سسرال۔ نجل: مرزا کا باپ۔ کھیوے: کھیوا (گاؤں کا نام) جہاں مرزا کے باپ کے سسرال تھے، مرزا کا ننھیال، صاحباں کے باپ کا نام۔ پنڈ سیالاں: سیال ذات (جاٹ) کے لوگوں کا گاؤں۔ چند: چاند۔

تَرجُمَہ: نجل جاٹ کے سسرال کھیوا گاؤں (جو کہ سیال ذات کے لوگوں کا تھا) میں تھے مگر دانا آباد کو تمام آس پاس کے دیہات میں صدر مقام کی حیثیت حاصل تھی۔ اے مولا شاہ! اس (نجل جاٹ) کے گھر میں ایسا بیٹا پیدا ہوا کہ جیسے شام کو عید کا چاند چڑھتا ہے یعنی اس کے ہاں بیٹے کی پیدائش پر لوگوں نے عید کے چاند کی طرح خوشی منائی۔ اتنے خوش ہوئے کہ جیسے شام کو عید کا چاند نکلنے پر خوشی ہوتی ہے۔

دربیان تولد شُدن مرزا بخانہ نجل

(مرزا کا نجل کے گھر پیدا ہونے کا بیان)

کھرل جمیا، پُھپھیاں دائیاں نے عشق گُڑھتی مِلا وِچ گھنڈ دِتی
قاضی سَدّ کے بانگ دوائیو نیں روپے پنج تے اک بُوری سَنڈ دِتی

مُشکل الفاظ: کھرل: جاٹوں کی ایک ذات، مراد مرزا جاٹ۔ گُڑھتی: گھٹی، جنم گھٹی،

گُڑ وغیرہ، جو بچے کی پیدائش پر اس کے منہ میں ڈالتے ہیں۔ بُوری: ہلکے بادامی رنگ کی۔ سنڈ: بھینس

تَرجُمَہ: کھرل یعنی مرزا جاٹ جب پیدا ہوا تو اس کی پھوپھیوں اور دایہ نے اسے جنم گھٹی دیتے ہوئے عشق گھٹی میں چینی ملا دی۔ قاضی کو بلوا کر اس سے بانگ دلائی گئی اور اسے پانچ روپے اور ایک ہلکے بادامی رنگ کی بھینس بھی دی گئی۔

سُن کے حالے موالے سب دوڑ آئے سانسی ڈوماں پا منگتیاں ڈَنڈ دِتی
نام کھرل دا رکھیا خان مرزا شکر گھت وِچ تھالاں دے وَنڈ دِتی

مُشکل الفاظ: حالی موالی: ہم نشین، ساتھی۔ سانسی: ایک قوم۔ ڈوماں: ایک قوم، مراسی۔ ڈَنڈ: شوروغُل۔ گھت: گھتن مصدر سے ڈالنا، ڈالکر

تَرجُمَہ: اس کے سب یار دوست بیٹے کی پیدائش کا سنتے ہی دوڑے چلے آئے اور مانگنے والے مراسیوں اور سانسیوں نے اک شوروغُل برپا کر ڈالا۔ خان مرزا کھرل کا نام رکھا گیا اور اس کے گھر والوں نے شکر تھالوں میں بھر بھر کے مسکینوں اور غریبوں میں بانٹی یعنی بڑی خوشی منائی گئی اور نظر نیاز اُتاری گئی۔

سُتھرے آن وَجّے کُھسرے آن گجّے ہرولی آ مراسی پا بُھنڈ دِتی
اقرار کِسے کیتا کل دیاں گے اوئے کوئی مار کے دھکّے ترنڈ دِتی

مُشکل الفاظ: سُتھرے: سُتھرا، ہندو فقیروں کا ایک فرقہ۔ کُھسرے: مخنث، ناچنے گانے والے۔ ہرولی: شوروغل، چیخ پکار۔ بھنڈ: بھانڈ، بھاٹ، نقال، مسخرہ۔ ترنڈ: بھیڑ، ہجوم، ہتھیا لینے کا فعل۔

تَرجُمَہ: مانگنے والے فقیر اور ناچنے گانے والے بھی آن پہنچے اور مراسی و بھانڈ بھی آ گئے۔ انہوں نے وہاں پر بڑا زبردست شوروغُل مچایا۔ گھر والوں نے کسی سے یہ کہا کہ کل آنا، تجھے کل کچھ دیں گے۔ وہاں پر عجیب شور اور زبردست ہجوم تھا اور ہر کوئی ایک دوسرے کو ہتھیانے پر تُلا ہوا تھا اور ایک دوسرے کو دھکیل رہا تھا۔

کس دوشالا ڈنکر کسے روک دِتا پُھلکاری جھاڑ کسے سر چُھنڈ دِتی
پیراندتی مراسن اک مُہر ملی لڑ نالے دے پیچ کے گنڈھ دِتی

مُشکل الفاظ: دوشالا: پشمینے کی دوہری چادر۔ ڈنکر: چاندی کا ٹکڑا۔ روک: نقدی، دھن دولت۔ پُھلکاری: کشیدہ کاری والی چادر۔ اوڑھنی۔ مُہر: سونے کا سکّہ۔ لڑ: کنارا، کونا۔ پیچ کے: زوردار گانٹھ دینا۔

تَرجُمَہ: کسی کو پشمینے کی دوہری چادر، کسی کو کچھ چاندی کے ٹکڑے اور نقدی دی گئی اور کسی کو پُھلکاری جھاڑتے ہوئے پیش کر دے دی گئی۔ پیراں دتی مراسن کو ایک مُہر ملی اور اس نے اپنے آزار بند کیساتھ اسے بڑی مضبوطی سے باندھ لیا۔

گھمیاری، برہمنی، دھوباں پاؤن رولا وکھو وکھ دے لاگ پا منڈ دِتی
لگی اوڑ وچ بھادروں ہوئی ورکھا پا ربّ رسولؐ نے ٹھنڈ دِتی

مُشکل الفاظ: گھمیاری: کمہار کی بیوی۔ برہمنی: برہمن کی بیوی۔ دھوباں: واحد دھوبن، دھوبی کی بیوی؛ لاگ: کمینوں کا حقِ خدمت، جو بیاہ شادی کے موقعوں پر کمیوں کام کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ منڈ: منڈن/منڈنا: مصدر سے ترتیب دینا۔ رگڑنا، ملنا۔ اوڑ: خشک سالی، قحط سالی۔ بھادروں: ہندی سال کا پانچواں مہینہ، جو ساون کے بعد آتا ہے۔ وِرکھا: برکھا، بارش، برسات۔

تَرجُمَہ: نجل کے ہاں بیٹا پیدا ہونے پر تمام کمی کمینوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور ہر کسی نے اپنا حقِ خدمت (لاگ) طلب کیا اور انہوں نے ہر کسی کو لاگ (حقِ خدمت) دیکر رخصت کیا۔ یہ منظر اس طرح کا تھا کہ جیسے بھادوں کے مہینے میں سخت قحط سالی ہو گئی تھی۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے برسات کر کے سب کو ٹھنڈا کر دیا یعنی اس قحط سالی کے دنوں میں نجل نے اسطرح خیرات کی کہ جیسے بارش ہو گئی ہو اور اللہ نے سب پر کرم کر دیا ہو اور مانگنے والے سب خوش ہو گئے۔

بن مارنے نوں پانی ٹھلنے نوں کہی قادر لوہار نے چنڈ دِتی
کسے گھوڑا دِتا کسے اونٹھ دِتا کسے دانیاں دی بنھ پنڈ دِتی

مُشکل الفاظ: بن: بند۔ ٹھلنے نوں: روکنے کیلئے۔ چنڈ: تیز کرنا، تیکھا کرنا۔ کہی: کسّی، پھاوڑا۔

تَـرْجُمَة: بند باندھنے اور پانی روکنے کے لئے گویا قادر لوہار نے کسّی کو تیز اور تیکھا کر دیا یعنی سارا کام ہی درست ہوا۔ کسی کو گھوڑا دیا گیا اور کسی کو اونٹ، کسی کو اناج کی گٹھڑی باندھ کر اس کے سر پر رکھ دی گئی۔

لشکر چاڑھ فرنگیاں کابل اُتّے کر تُرکنی بوہت سی رَنڈ دِتی
کئی تُرک فرنگی لڑ قتل ہوئے کئیاں نُس میدان توں گنڈ دِتی

مُشکل الفاظ: فرنگیاں: فرنگی، انگریز فوجی۔ تُرکنی: تُرک (فوجی) کی بیوی۔ رنڈ: بیوہ: تُرک: بہادر فوجی، جنگجو۔ گنڈ: پُشت پیٹھ۔

تَـرْجُمَة: یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب انگریز فوجوں نے کابل (افغانستان) پر چڑھائی کی تھی (یعنی ان دنوں مولا شاہ اپنا یہ قصہ مرزا صاحباں تحریر کر رہے تھے) اور بہت سے ترک سپاہیوں کی بیویاں بیوہ ہو کر رہ گئیں تھیں یعنی اس جنگ میں کئی ترک اور فرنگی قتل ہوئے اور کئی پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

نوشہ پیر اتفاق دے نال آئے گھوڑی اوہناں دی بنھ نال جنڈ دِتی
کودی گھتیا پیر دی خان مرزا نظر رکھ کوزے مصری وَنڈ دِتی

مُشکل الفاظ: نوشہ: حضرت نوشہ گنج بخشؒ، مولا شاہ کے مُرشد۔ جنڈ: ایک جنگلی درخت، جسکی گھنی چھاؤں ہوتی ہے۔ گودی: گود، آغوش میں۔ گھتیا: ڈال دیا۔ کوزہ مصری: مصری کا ڈلا۔

تَـرْجُمَة: جب ونجل کے ہاں مرزا کی پیدائش ہوئی تو اتفاق سے حضرت نوشہ گنج بخشؒ بھی تشریف لے آئے اور انکی گھوڑی کو (جنڈ) کے درخت کیساتھ باندھ دیا گیا۔ انہوں نے ننھے مرزا کو اپنے پیر کی گود میں ڈال دیا اور اس مبارک موقع پر کوزہ مصری بانٹی گئی۔

ڈھوراں ڈنگراں وانگ کئی ماندے ہوئے تے اوبال کے اوہناں سرگھنڈ دِتی
مولا شاہ سائیں ڈاچی مُہراں لیکے لبھو نائی لاہ مرزے دی جھنڈ دِتی

مُشکل الفاظ: ڈھوراں: واحد ڈھور، ڈنگر، چوپایہ، مویشی۔ ماندے: کمزور۔ اوبال: اُبال کر/گرم پانی میں حل کر کے۔ مُہر اں: مُہر، سونے کا سکّہ۔ جھنڈ: نومولود بچے کے بال۔ سرگھنڈ: بھرپور۔

تَرجُمَہ: کئی مویشی اور چوپائے جو لاغر و کمزور ہو چکے تھے ان کو بھی اس خوشی کے موقع پر خوب پیٹ بھر کے چارہ وغیرہ دیا گیا یعنی انسانوں کے ساتھ ونجل جاٹ نے جانوروں اور چوپایوں کو بھی بہت سا اناج اور چارہ اُبال کر کھلایا۔ اے سائیں مولا شاہ! لبھو حجام نے مرزا کی جھنڈ اتاری اور اُسے اس کے عوض انے میں ایک ڈاچی اور سونے کے سکّے بھی دیئے گئے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

غمی مرگ اُچار جاں خوشی مُلّاں ویاہ شادی خوشی چوڑھے نائیاں جی
راتاں کالیاں دی خوشی چوراں یاراں خوشی جنج پہلواناں بھرائیاں جی

مُشکل الفاظ: غمی مرگ: موت کا غم۔ اُچار: اُچارن، بولنا، بات کرنا۔ چوڑھے: خاکروب۔ بھرائیاں: واحد بھرائی، ایک قوم جو ڈھول بجاتی ہے اور مانگتی ہے۔

تَرجُمَہ: جس طرح غمی اور مرگ کی خوشی مُلّاں کو ہوتی ہے اُسی طرح بیاہ شادی پر بھنگی، خاکروب اور حجام خوش ہوتے ہیں۔ سیاہ کالی راتوں کی خوشی چوروں اور لٹیروں کو ہوا کرتی ہے اور بارات پر پہلوان اور بھرائی خوش ہوتے ہیں۔

خوش کھتری کال دے وِچ ہوندے جٹّاں اوڑ خوشی گھٹاں چھائیاں جی
مریض ویکھ کے ہون حکیم راضی، کُسن دُنبے تے خوشی قصائیاں جی

مُشکل الفاظ: کھتری: ہندوؤں کی ایک قوم، مجازاً کنجوس آدمی کو کہتے ہیں، عموماً کھتری ساہوکار ہوتے تھے اور لوگوں کو سُود پر روپے پیسے دیتے تھے۔ قحط سالی میں انکی

چاندی ہوتی تھی۔کال: قحط سالی۔جٹاں: جٹ، زمیندار۔گسن ذبح ہوں۔

تَرجُمَہ: کشتری ہندوؤں (شاہوکاروں) کو قحط سالی کی بڑی خوشی ہوتی ہے لیکن جاٹ، زمیندار تب خوش ہوتے ہیں جب بادلوں کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہوں کیونکہ ان کو اپنے کھیتوں کے لئے بارش (پانی) کی ضرورت ہوتی ہے۔حکیم اور ڈاکٹر مریض کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور قصاب تب خوش ہوتے ہیں جب ان کا گوشت دھڑا دھڑ بکے اور پے در پے دُنبے ذبح ہوں۔

مکّے حج دی خوشی ہے حاجیاں نوں تے سرود دی خوشی نوشاہیاں جی
بخیل پُغلاں نوں خوشی ہے پُغلیاندی فتح جنگ دی خوشی سپاہیاں جی

مُشکل الفاظ: سرود: گیت، نغمہ، ساز کا نام۔نوشاہیاں: حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے مُرید۔

تَرجُمَہ: مکّے کا حج کرنے کی خوشی حاجیوں کو ہے اور نغمہ و سرود (سماع) کی خوشی نوشاہیوں کو ہوتی ہے۔بخیل اور پُغل خوروں کو خوشی پُغلی کھانے سے ہوتی ہے اور جنگ میں فتح کی خوشی سپاہی مناتے ہیں۔

مال زادیاں نوں خوشی بشنیاں دی گھر گشتناں نوں خوشی سائیاں جی
پیکے جان دی خوشی ہے وُوہٹیاں نوں سوہرے جان دی خوشی جوائیاں جی

مُشکل الفاظ: مال زادیاں: فاحشہ عورتیں، طوائفیں۔بشنیاں: بشن واحد بشنی، شہوت پرست، عیّاش، دولتمند۔گھر گشتناں: گھر گرہستناں: گھر میں رہنے والیاں۔باحیاء وفا شعار۔سُگھڑ، سلیقہ شعار۔سائیاں: واحد سائیں، خاوند۔پیکے: پیکا، میکا (لڑکی کے والدین کا گھر)۔وُوہٹیاں: واحد وُوہٹی، دُلہن۔جوائیاں: واحد جوائی، داماد۔

تَرجُمَہ: فاحشہ عورتوں اور طوائفوں کو مالدار و عیّاش مردوں کے آنے سے خوشی ہوتی ہے اور گھر میں رہنے والیوں سلیقہ مند و باحیاء عورتوں کو اپنے خاوندوں کی گھر آمد پر خوشی ہوتی ہے۔میکے میں جانے کی خوشی نو بیاہتا دُلہنوں کو ہوتی ہے اور

سُسرال جانے کی خوشی جوائیوں کو ہوتی ہے۔

ڈولی چڑھن دی خوشی کواریاں نوں چوہر کواریاں خوشی کڑمائیاں جی
روزے داراں خوشی چن عید دی اے سراہد براہماں کھیر مٹھائیاں جی

مُشکل الفاظ: چوہر: چار گُنا۔ کڑمائیاں: واحد کڑمائی، منگنی، نسبت، سگائی۔ سراہد: چاؤ، شوق، خوشی۔ برہماں: واحد برہمن، ایک ہندو ذات، پنڈت، وید کا عالم۔

تَرجُمَہ: کنواری لڑکیوں کو ڈولی (پالکی) میں بیٹھنے کی بڑی خوشی ہوتی ہے اور اس سے چار گنا زیادہ خوشی کنواریوں کو اپنی سگائی ہو جانے سے ہوتی ہے۔ روزہ داروں کو عید کے چاند کی خوشی ہوتی ہے اور برہمن کو کھیر اور مٹھائی کی خوشی ہوتی ہے۔

شراب پین دی خوشی شرابیاں نوں سنّھے چرسدی خوشی گسائیاں جی
لگے گرہن خوشی رولاں جوگیاں نوں پُھلے موتیاں خوشی ارائیاں جی

مُشکل الفاظ: سنّھے: منت مانے۔ گسائیاں: واحد گسائیں۔ سنیاسی، فقیر، سادھو۔ رولاں رول ایک قوم، فال دیکھنے والے۔

تَرجُمَہ: شراب پینے کی خوشی شرابیوں کو ہوتی ہے اور سنیاسی و سادھو سنت چرس کی منتیں مانتے ہیں۔ چاند یا سورج کو گرہن لگ جائے تو رمل فال دیکھنے والے جوگیوں کو بڑی خوشی ہوتی ہے اور موتیا پھلے پھولے تو آرائیں بہت خوش ہوتے ہیں۔

پریتاں بُلھناں پانی دے وِچ خوشی خشکی وِچ خوشی بھیڑاں گائیاں جی
خوش عاشقاں ملن معشوق ہَس ہَس پینڈا مُکے دی خوشی ہے راہیاں جی

مُشکل الفاظ: پریتاں: پریت کی جمع۔ بُلھن: ایک قسم کی بڑی مچھلی، پانی کا جانور، مگر مچھ وغیرہ۔ پینڈا: فاصلہ، سفر۔

تَرجُمَہ: مگرمچھوں اور مچھلیوں کو خوشی پانی کے بیچ رہنے میں ہوتی ہے اور بھڑیں اور گائیں خشکی پر رہنے میں خوشی محسوس کرتی ہیں۔ عاشقوں کو اپنے معشوقوں سے ملنے میں خوشی ہوتی ہے اور چلنے والے مسافروں کو خوشی اپنا سفر ختم کرنے میں ہوتی ہے۔ جب منزل قریب آ جائے تو بہت خوش ہوتے ہیں۔

لچھمی دولت دی خوشی تونگراں نوں غریباں روٹیاں خوشی پکائیاں جی
چل نانکے مرزے دے سائیں مولا گلاں مُکن نہ کدی مُکائیاں جی

مُشکل الفاظ: لچھمی: لکشمی، دولت کی دیوی۔ دولت، دھن، زر۔ تونگراں: واحد تونگر، مالدار۔ نانکے: ننھیال۔

تَرجُمَہ: دھن، دولت کی خوشی مالداروں کو ہوتی ہے اور غریبوں کو تو روٹی پکنے کی ہی بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اے مولا شاہؒ! مرزا جاٹ کے ننھیال میں چلو کہ باتیں تو اس قدر طویل ہیں کہ اگر انہیں ختم بھی کرنا چاہیں تو یہ ختم نہیں ہو سکتیں یعنی اگلا قصہ بیان کرو!

دربیان تعریف ساکنان موضع کھیوا

(موضع کھیوا کے رہنے والوں کی تعریف کا بیان)

اِک گراں سیالاں دا نام کھیوا دانا آباد تھیں نال ہے فرق دے جی
کھیوا خان سردار اوس پِنڈ دا جی ڈیل ڈول وانگوں شکل ترک دے جی

مُشکل الفاظ: گراں: گاؤں۔ سیالاں: واحد سیال، ایک ذات (جاٹ)۔ کھیوا: صاحباں کا گاؤں۔ دانا آباد: مرزا جاٹ کا گاؤں۔ ڈیل ڈول: شکل صورت، وضع قطع، چال ڈھال۔ تُرک: ترکی یا ترکستان کا رہنے والا، سپاہی، لوٹ مار کرنے والا، حملہ آور، بہادر۔

تَرجُمَہ: سیال جاٹوں کا ایک کھیوا نام کا گاؤں دانا آباد گاؤں سے تھوڑے فاصلے پر آباد ہے اور کھیوا خان اس گاؤں کا سردار ہے جو کہ شکل وصورت سے ہی تُرک معلوم ہوتا ہے۔ بڑا جانباز اور جنگجو ہے۔

سوانی سوہنی اُوہدے گھر حاملہ اِی چوڑا ہیرا چڑھیا توڑی ارک دے جی
گدائی سائل دروازے منگن جان جہڑے صورت تکدے اَکھ نہ پھڑک دے جی

مُشکل الفاظ: سوانی: زنانی، بیوی۔ حاملہ: اُمید سے۔ چوڑا: کلائی کا ایک زیور

(چوڑیاں)۔ بیرا: بیر بلیاں (ایک زیور)۔ ارک: کُھنی۔ گدائی: فقیر، گداگر۔ سائل: سوالی۔

تَرجُمَہ: اس کے گھر میں اسکی خوبصورت بیوی جو کہ امید سے ہے۔ اُس نے تمام زیورات پہنے ہوئے ہیں اور بڑی سجی ہوئی ہے۔ اس کے دروازے پر جو کوئی بھی گدا گر یا سائل جاتا ہے وہ اس کی صورت دیکھتے رہ جاتے ہیں اور آنکھ تک نہیں پھڑکتے ۔

لائق فائق قاضی اوس گراں دا اِی حافظ قرآن ورق و ورق دے جی
کھیوے خان دا دبدبہ رعب وڈّا اِرد گرد ڈر دے لوک ڈرک دے جی

مُشکل الفاظ: قائق: برگزیدہ، اونچا۔ گراں: گاؤں۔ ورق: صفحہ، ورق وورق: ایک ایک صفحہ۔ دبدبہ: رعب داب۔ درک: ورکن مصدر سے دوڑنا، بھاگنا، ڈرنا، پاخانہ نکل جانا۔

تَرجُمَہ: اس گاؤں کا قاضی بڑا لائق و فائق ہے اور کئی قرآن پاک کے ایک ایک ورق کے حافظ موجود ہیں۔ اس سارے گاؤں پر کھیوے خان کا زبردست رعب و داب قائم ہے اور آس پاس کے لوگ بھی اُس سے بڑے ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں یعنی وہ بڑا پُرشکوہ اور رُعب و دبدبے والا ہے۔

معمّے عدم مطلق عُقدے توحید شرع کولوں پُچھ نہ تارک الترک دے جی
پُچھ پر مہنت پنڈت عارفاں توں قاضی سبق دسّن سُرگ نرک دے جی

مُشکل الفاظ: معمّے: معمہ، وہ بات جس میں کوئی پیچیدگی ہو، پہیلی، مخفی، تہہ کی بات۔ عدم: نیستی، وجود کی ضد، عدم آباد، مرنے کے بعد کا عالم۔ مطلق: بالکل، قطعی۔ عُقدے: عُقدہ: مشکل بات، معمہ، گرہ۔ توحید: خدا کو ایک ماننا۔ شرع: شریعت۔ تارک: چھوڑنے والا۔ تُرک کرنے والا۔ تارک الترک: سب کچھ چھوڑ دینے والا۔ مہنت: جوگی، فقیروں کا سردار۔ پنڈت: ہندوؤں کا مذہبی عالم۔ عارفاں: واحد

عارف، پہچاننے والا، خدا کو جاننے والا۔ سُرگ: بہشت۔ نرک: دوزخ۔

تَرْجُمَة: عدم مطلق کے معمّوں اور توحید و شریعت کے عقدوں کے متعلق ان لوگوں سے تو کچھ مت پوچھ کو کہ تارک الدینا ہو چکے ہیں۔ ہاں اگر پوچھنے ہی ہیں تو پنڈتوں، عالموں، عارفوں اور قاضیوں سے پوچھ جو بہشت اور دوزخ کے متعلق درس دیتے ہیں یعنی دنیا کی بقاء و فنا اور شرع و توحید کے مسئلے مسائل عالم اور عارف ہی بتا سکتے ہیں۔ ہم لوگ تو یہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ چکے ہیں۔

تعیّن ہور معنی برزخ ہور معنی لفظ معنی کجیئے کیہ گرک دے جی
مٹیاراں گبھرو اوس پِنڈ دے زور شینہاں ویلے ہم بستر پلنگ یَرک دے جی

مُشکل الفاظ: تعیّن: تقرّر، مخصوص کرنا۔ برزخ: مصیبت و آرام کا درمیانی درجہ۔ بہشت اور دوزخ کے درمیاں کا حصّہ۔ دو متضاد چیزوں کا درمیان۔ کرک: کوک، چیخ۔ گبھرو: جوان۔ شینہاں: شینہہ، شیر۔ پلنگ: چارپائی۔ یرک: ڈر، خوف کھاتے۔

تَرْجُمَة: الفاظ کے مقررہ معنی اور ہیں اور انکے درمیانی معنی اور ہیں یعنی لفظی معنی اور ہیں اور اصطلاحی اور لیکن ہم سے الفاظ اپنے معنی کیونکر چھپائیں کہ معنی خود بخود بول پڑتے ہیں بلکہ چیخ چیخ کر اپنے وجود کا قرار کرتے ہیں۔ اس گاؤں کے شیر مرد اور جوان عورتیں اسقدر زور آور ہیں کہ اگر یہ پلنگوں پر بھی ہمبستر ہوتے ہیں تو انکو بھی خوف آتا ہے کہ کہیں وہ ٹوٹ نہ جائیں۔

اَمرت ویلے اُٹھ غُسل نوں جان بنّے اُگھلئے نیند اندر چُتڑ کھڑک دے جی
مولا شاہ بھانڈے بھرے کھڑکدے نہ بَھجّے سَکھنے بھانڈے نی ٹھرک دے جی

مُشکل الفاظ: اَمرت ویلے: سحری کے وقت۔ اُگھلئے: نیند میں اونگھنا۔ بَھجّے: ٹوٹے ہوئے۔ سَکھنے: خالی۔ ٹھرک دے: آواز دیتے، ٹوٹتے۔

تَرْجُمَة: جب وہ ہم بستر ہونے کے بعد سحری کے وقت غُسل کرنے کے لئے باہر جاتے ہیں تو نیند کی خماری میں چلتے ہوئے ان کے چوتڑ آواز کرتے ہیں۔ اے

مولا شاہ! بھرے برتن آواز نہیں دیتے اور ہمیشہ خالی اور ٹوٹے ہوئے برتن ہی آواز دیتے ہیں۔

دربیان پیدا شدن صاحباں بخانۂ کھیوا

(کھیوا خان کے گھر میں صاحباں کے پیدا ہونے کا بیان)

صبح صادق چڑھیا تارا وڈے ویلے پیڑ کھیوے دی رَن نوں بلدی جی
کول سَدّ نناں دی منّت کر کے سَدّن دائی دے گھراں نوں گھلدی جی

مُشکل الفاظ: صبح صادق: وہ روشنی جو رات ختم ہونے پر ظاہر ہوتی ہے اور پھر بڑھتی ہی جاتی ہے۔ وڈّے ویلے: سحری کے وقت، علی الصبح۔ رَن: زنانی، بیوی۔ ننان: نند، خاوند کی بہن۔

تَـرْجُمَة: جب صبح کا تارا طلوع ہوگیا تو کھیوے خان کی بیوی کو دردِ زہ کی تکلیف شروع ہوگئی۔ اس نے اپنی نند کو بلوایا اور اسکی منّت خوشامد کی اور اسے دایہ کے گھر کی جانب اسے بلانے کے لئے بھیج دیا۔

طمع گیر دائی سُن کے دوڑ آئی انگن کھیوے دا آن کے مَلدی جی
رُجھن دے دائی کم اپنے تے چھیڑ ہور چھیڑے کسے گلدی جی

مُشکل الفاظ: طمع گیر: لالچی۔ انگن: آنگن، صحن۔ رُجھن: توجہ دینا، مشغول ہونا۔ چھیڑ: آغاز، ابتداء، مذاق۔ دیگی چھونے کا فعل۔

تَـرْجُمَة: وہ لالچی دایہ سنتے ہی ڈوری چلی آئی اور اس نے آتے ہی کھیوا خان کے صحن پر قبضہ جمالیا۔ اس نے اس کی بیگم کا دل بہلانے کیلئے کوئی اور بات شروع کر دی اور اپنے کام میں مشغول ہوگئی۔

کناں والیاں کماں نوں ڈیہہ پیاں کوئی پیس چکّی دانے دَلدی جی
استنجا کرے نمازن اُٹھ فضل بی بی غُسل کرے وضو پنڈا مَلدی جی

مُشکل الفاظ: ڈیہہ پیاں: لگ گئیں۔ دلدی: پیستی۔ استنجاء: طہارت۔ پنڈا: بدن،

جسم۔

تَـــرْجُـمَة: صبح ہونے لگی تو تمام کام کرنے والی عورتیں اُٹھ کر اپنے اپنے کام میں مشغول ہوگئیں۔ کوئی چکی پیسنے لگ گئی اور نمازن فضل بی بی اُٹھ کر نماز کے لئے طہارت کرنے کے بعد اپنے بدن کو مَل مَل کر نہانے لگ گئی۔

ہالی گئے ہنڈالیاں گھن باہر کوئی یار نال اُٹھ کے رَلدی جی
کوئی گھت مدھانی وِچ دُدّھ بیٹھے کوئی پتّھے پاتھی گھوہا مَلدی جی

مُشکل الفاظ: ہنڈالیاں: ہنڈالی، ہرنالی، بیلوں کے گلے میں پنجالی ڈال کر ہل کو ساتھ لٹکانے کا عمل (کسان ہل چلانے کے وقت ایسا کرتے ہیں)۔ گھن: لے کر۔ گھت: گھتن مصدر سے، ڈالنا۔ گھوہا/گوہا: گوبر (بھینس کا فضلہ)۔ پاتھی: اُپلا/اُپلے۔ پتّھے پاتھی: بھینس کا فضلہ جلانے کے لئے تیار کرنا، اُپلے بنانے کا عمل۔

تَـرْجُمَة: ہل چلانے والے کسان اپنے بیلوں کے گلے میں پنجالیاں ڈال کر ہل کو ساتھ لٹکائے باہر چلے گئے ہیں اور کوئی نیند سے بیدار ہو کر اپنے یار اور ساتھی کے ساتھ مل رہی ہے اور کوئی دودھ میں مدھانی ڈال کر بیٹھ گئی ہے اور کوئی گوبر کے اُپلے بنانے کے لئے اسے مل رہی ہے۔

کوئی پونیاں جوٹھیاں کتّن لگی ماہل اَٹکدی تے چرخہ ٹھلدی جی
اَمرت ویلے کھتریٹیاں نہاون گیاں رام رکھی بھر لئی گڑوی جلدی جی

مُشکل الفاظ: جوٹھیاں: باسی، گذشتہ کل کی بچی ہوئیں۔ ماہل/مالھ: چرخے کا دھاگہ۔ ٹھلدی: سنبھالتی، روکتی۔ اَمرت ویلے: صبح سویرے، سحری کے وقت۔ کھتریٹیاں: ہندوؤں کی عورتیں۔ رام رکھی: ایک ہندو عورت کا نام، شاعر نے جا بجا اسے اپنی محبوبہ بتاتا ہے۔

تَـــرْجُـمَة: کوئی کل کی بچی ہوئی پونیاں کاتنے لگی، چرخے کو چلانے والی رسی (ماہل) اٹکنے لگتی تھی تو وہ چرخہ روک کر اسے سنبھالتی اور درست کرتی تھی۔ اعلی الصبح

ہندوؤں کی عورتیں نہانے کیلئے گئیں۔تو رام رکھی نے بھی نہانے کے لئے پانی کی گڑوی بھر لی۔

گل اوہدی سُنا کیہ گل ہوئی جتّی سوندی پھر دی جہڑی کل دی جی
آفتاب چڑھیا نڈھی جَرم لیا اَسمانوں برق چمک زمین رَل دی جی

مُشکل الفاظ: جتّی: کھیوے خان کی بیوی۔سوندی: سوون مصدر سے بچّہ جننا۔ آفتاب: سورج۔نڈھی: چھوکری، لڑکی،جَرم: جنم۔جَرم لیا: جنم لیا۔پیدا ہوئی۔ برق: بجلی۔

تَـــرجُـمَة: مولاشاہ خودکومخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔کہ تم کوئی اس جتّی (کھیوے خان کی بیوی) کی بات سناؤ وہ جوکل سے بچّہ جننے کی کوشش میں چلتی پھرتی ہے۔قصہ مختصر کہ سورج طلوع ہوا تو بچّی کی پیدائش ہوگئی گویا آسمان سے اِک بجلی چمکی اور زمین سے آ کر مل گئی یعنی انتہائی خوبصورت بچّی پیدا ہوئی۔

صفت کراں بیاں نہ صفت ہوندی بوٹی اُگ پئی عشق وَل دی جی
مَتھے نڈھی دے شمس ستارہ ڈھلکے ہونی کل سر تے کھڑی کل دی جی

مُشکل الفاظ: وَل: بیل۔شمس ستارہ: سورج کی طرح چمکتا ہوا ستارہ۔ڈھلکے: چمکے، درخشاں، چمکے دمکے۔ہونی،کل: موت،مصیبت۔

تَـرجُمَة: میں اس کی کیا تعریف بیان کروں کہ اس کی تعریف ہو ہی نہیں سکتی۔گویا وہ ایک بوٹی تھی جو عشق کی بیل کی طرح اُگ پڑی تھی۔اس بچّی کی پیشانی پر سورج کی طرح ستارہ چمک دمک رہا تھا۔وہ تو کسی موت اور مصیبت کی طرح تھی جو کہ کل سے سر پر کھڑی ہوئی تھی۔

گویا اَنب سندوری دا بوٹا لگا لذّت چکھسی کوئی اوہدے پھل دی جی
الف لام بھری نور و نور پُتلی ڈنگی اکھ نہ اَجے اُتھل دی جی

مُشکل الفاظ: گویا: غالباً، مانند، ہو بہو، بالغرض، مانا کہ۔ اَنب/انبھ: آم۔ سندوری/سندھوری: آم کی ایک قسم، گہرا سرخ آم۔الف لام: مراد اللہ، اسکا نور۔

ڈنگی اَکھ: خم دار آنکھ۔ اُتھل دی: اُلٹی پلٹتی، بدلتی۔

تَرجُمَہ: گویا سندوری آم کا ایک پودا لگا اور کوئی صاحبِ نصیب ہی اس کے پھل کی لذّت چکھے گا۔ وہ لڑکی اس قدر خوبصورت تھی کہ سر سے لے کر پاؤں تک سارے کی ساری اللہ کا نور تھی اور ابھی وہ اپنی خمدار آنکھ نہ بدل سکتی تھی یعنی وہ نور کی پُتلی تو تھی مگر ابھی بہت ہی چھوٹی تھی اور اپنے عشوہ وغمزہ کی طاقت سے ناواقف تھی۔

صِفت لائق ہوسی تدوں صِفت ہوسی داد دی اَجے ناہیں کسے وَل دی جی
سسّی لیلیٰ دی روح نے گُھٹی دِتی تماں چُنگدی تے پئی پل دی جی

مُشکل الفاظ: دادی: عادت، جبلّت۔ وَل: طور، طریقہ، ڈھنگ۔ گُھٹی: گُھٹّی، جنم گُھٹّی، گُڑ وغیرہ، جو بچّے کو پیدائش پر اس کے مُنہ میں ڈالتے ہیں۔ تماں: چھاتی، پستان، دودھ۔

تَرجُمَہ: جب وہ تعریف کے لائق ہوگی، تعریف تو تب ہی ہوگی (یعنی جب جوان ہوگی) ابھی تو اس کی جبلت ہی کسی ڈھنگ کی نہیں۔ جب وہ بچّی (یعنی صاحباں) پیدا ہوئی تو اُسے جنم گُھٹّی سسّی اور لیلےٰ نے دی۔ وہ دودھ پینے لگی اور پلنے لگی۔

مُلّاں بانگ دِتی رکھیا نام صاحباں چڑی سونے دی رنگ محل دی جی
گلّاں کرن گواہنڈناں کُڑی جمّی پلی پوسی جیویں شیہنی جھل دی جی

مُشکل الفاظ: مُلّاں: مولوی، گاؤں کا ملوانا۔ رنگ محل: خوشی کا گھر، سجا ہوا مکان، سوہا بازار۔ گواہنڈناں: واحد گواہنڈن، ہمسائیاں۔ شیہنی: شیرنی۔ جھل: جنگل۔

تَرجُمَہ: مُلّاں نے اس کے کان میں آذان دی اور اس کا نام صاحباں رکھا۔ وہ لڑکی (صاحباں) کیا تھی سونے کے محل کی گویا ایک چڑیا تھی (یا سوہے بازار کے سونے کی ڈلی تھی)۔ اس کی تمام ہمسائیاں یہ باتیں کر رہی تھیں کہ واقعی اس نے لڑکی کو جنم دیا ہے یعنی وہ لڑکی ایسی ہے گویا جنگل کی شیرنی ہے۔ خوب پلی ہوئی ہے۔

پودا قطع بُرید سے پھلتا پھولتا ہے۔ جبکہ جانداروں میں یہ بات نہیں ہے۔ ان کی باقاعدہ تربیت کرنا پڑتی ہے۔

بوس و کنار انساناں معشوق عاشق کوئی بوسہ لئے نہ مُردے دنداڈیاں دا
سُوندے پَسم دے پتا نہ تول وزن جمادات زمین وِچ گڈھیاں دا

مُشکل الفاظ: بوس و کنار: چوما چاٹی، بوسے بازی۔ انسانات: انسان کی جمع۔ دنداڈیاں: کُھلے مُنہ دانت نکالے ہوئے۔ سوندے: جنم دیتے، جنتے۔ پَسم دے: تیار ہوتے، آمادہ ہوتے، مائل ہوتے۔ جمادات: غیر ذی روح چیزیں، دھات پتّھر وغیرہ۔

تَرجُمَہ: زندہ انسانوں میں ہی عاشق و معشوق ہوتے ہیں۔ جو کہ چوما چاٹی کرتے ہیں اور کوئی بھی کسی منہ کھلے مُردے کا بوسہ نہیں لیتا۔ ورنہ یہ جمادات تو نہ ذی روح ہیں نہ بچّہ جننے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نہ کسی کی جانب مائل ہی ہوتے ہیں اور اس زمین میں گڑے ہوؤں کے تول اور وزن کا بھی کوئی پتا نہیں چلتا۔ یہ بے حس اور بے جان ہیں۔

عِلم ربّ دے نوں ربّ آپ جانے سانوں عِلم ہے متھا تڑیاں دا
عِلم جُتیاں سیوندا موچیاں نوں کوچواناں گڈی واناں گڈیاں دا

مُشکل الفاظ: تڑیاں: تڑ، بڑ، گپ، شیخی۔ گڈی واناں: گاڑی چلانے والے۔ گڈا: بڑی بیل گاڑی، چھکڑا۔

تَرجُمَہ: اللہ اپنے عِلم کو خود آپ ہی جانتا ہے۔ ہمارا عِلم تو صرف بڑ اور شیخی بگھارنے تک ہی محدود ہے۔ عِلم موچیوں سے جوتے سلواتا ہے اور گاڑی بانوں سے گاڑی چلواتا ہے۔

اَگ ہناں پانی ہناں خاک بادوں کھیت پکدا نہ جھونے ڈڈّیاں دا
مہینوال وانگوں کوئی تھاں ناہیں یار یار دے گھراں توں کڈھیاں دا

مُشکل الفاظ: بادوں: بادے، ہوا سے۔ جھونے: جھونا، دھان، مونجی، چاول کا پودا۔

ڈڈّیاں: ڈڈّا، خوشہ، چنے کا ٹانٹ (جمع ڈڈّے)۔

تَرْجُمَہ: دھان اور چنوں کا کھیت کبھی بھی دھوپ، پانی اور ہوا کے بغیر پک نہیں سکتا اور جسے اُس کے گھر سے یا یار کے گھر سے نکال دیا جائے، مہینوال کی طرح اُس کا بھی کوئی گھر بار نہیں ہوتا۔ اُسے اپنے بسرام کے لئے کہیں جگہ نہیں ملتی۔

جہڑا قدر غلیچے شطرنجاں دا اوہ قدر نہ صفاں توڈیاں دا
جہڑا کم قدر ووہٹی لاڑھے دا جی اوہ کم نہ گڈّیاں گڈّیاں دا

مُشکل الفاظ: غلیچے: غلیچہ، قالین۔ شطرنجاں: شطرنجی، چوخانہ دورنگی فرش، موٹا سوتی فرش۔ صفّاں: واحد صف، بوریا، چٹائی۔ توڈیاں: ٹیڑھی، گڈیاں، گڈی، گڑیا، گڈیاں: گڈّا، نر گڑیا۔

تَرْجُمَہ: جو قالین اور شطرنجی کی قدر و قیمت ہے وہ بوریا اور ٹیڑھی چٹائی کی ہرگز نہیں ہے۔ جو عزت اور قدر دُلہن اور دولہا کی ہے وہ گڈّے اور گڑیا کی نہیں ہے۔

جہڑا قدر شان کورے کپڑے دا اوڈا قدر نہ شان کسڈیاں دا
جیل وِچ چور پنچھی پنجرے تے پتا کوئی نہ چٹھیاں چھڈیاں دا

مُشکل الفاظ: کورے: کورا، نا مستعمل، نیا، سادہ۔ کسڈیاں: کسڈا، مستعمل شدہ، پنچھی: پرندہ۔ چٹھیاں: حال احوال، جگہ ٹھکانہ۔

تَرْجُمَہ: جو غیر مستعمل اور نئے کپڑے کی شان اور قدر و قیمت ہے وہ استعمال شدہ کپڑے کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ جیل میں چور اور پنجرے میں قید پرندے کو اپنے ٹھکانے اور پیچھے رہ جانے والوں کے حال احوال کا کیا عِلم؟ انہیں کیا معلوم کہ ان کے پیچھے کیا ہو رہا ہے اور اُن کے ساتھ کیا بیت رہی ہے۔

اوہ لُطف نہ اپنی رَن دا اِی رَن لُطف بیگانی جو چڈیاں دا
مولا شاہ کیہ سمجھ سواد آوے یار کھوتیاں دے سنگ ٹِڈّیاں دا

مُشکل الفاظ: لُطف: مزہ۔ رن: زنانی، عورت۔ چڈیاں: چڈا، ران کے اوپر کا حصّہ، جوڑ بِن ران، سنگ: ساتھ۔ ٹڈیاں ٹِڈّا، مکڑا، ایک کیڑا جس کے پَر ہوتے ہیں۔

تَرْجُمَة: وہ لُطف جو بیگانی عورت کیساتھ ہم بستر ہونے میں آتا ہے وہ اپنی عورت (بیوی) کیساتھ مجامعت کرنے سے ہرگز نہیں ملتا۔ اے مولا شاہ! اگر گدھی کیساتھ مکڑا یاری لگا لے تو کیا لذّت اور اُسے کیا سمجھ آ سکتی ہے؟ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔

دربیان پرورش یافتن صاحباں درعیش وعشرت

(صاحباں کا عیش وعشرت میں پرورش پانے کا بیان)

چھٹی نہا اکیسواں نہا لیا چھلا صاحباں دی ماں نہاوندی جی
ریت رسم وڈ وڈیریاں دی نائی سدّ کے جھنڈ لہاوندی جی

مُشکل الفاظ: چھٹی: چھ سے نسبت رکھنے والا بچّہ، بچّہ ہونے کے چھ روز بعد کی رسم۔ اکیسواں: بچّہ ہونے کے بعد اکیس روز بعد کی رسم۔ چھلا: چلّہ، بچّہ ہونے کے چالیس روز بعد کی رسم۔ ریت: رسم۔ وڈوڈیریاں: آباؤ اجداد۔ جھنڈ: نومولود بچّے کے بال۔

تَرْجُمَة: صاحباں کی ماں نے پہلے چھٹی پھر اکیسویں رسم ادا کی اور پھر اس طرح اُس نے اپنا چلّہ پورا کرلیا (پاکی کا غسل کرلیا) اور آباؤ اجداد کی رسم کے مطابق حجام کو بلا کر اپنی نوزائیدہ بچّی کے بال بھی اتروائے۔

دائی نائی جو کُجھ دینا دے وِدّعیا کیتے رکن الدین سنیارا بُلاوندی جی
چاندی سونے دی بوہت تاکید کر کے وکھو وکھ سب گہنے گھڑاوندی جی

مُشکل الفاظ: دائی: دایہ، اتا۔ وِدّعیا: وداع، رخصت۔ گہنے: زیورات۔

تَرْجُمَة: انہوں نے دایہ اور حجام کو جو کچھ بھی دینا تھا دیا اور رخصت کر دیا اور پھر رکن الدین زرگر کو بلایا اور اُسے خالص چاندی اور سونے کے زیورات بنانے کی تاکید کی اور مختلف قسم کے زیورات تیار کروائے۔

چھوری صاحباں نوں چک ہتھو ہتھی اِک دوسری پئ کھڈاوندی جی
دن بدن ہو ہور دی ہور جاندی متھے سیاہ ٹِلّہ ماں لاوندی جی

مُشکل الفاظ: چھوری: دانے بھوننے والی بھٹیارن۔ ہتھو ہتھی: ہاتھوں ہاتھ۔ ٹِلّہ: بندی، سیاہ نُقطہ (نظرِ بد سے بچانے کیلئے)

تَـرْجُـمَة: دانے بھوننے والی بھٹیارن کیا، صاحباں کو ہر کوئی اُٹھا کر ہاتھوں ہاتھ کھیلانے لگا کیونکہ وہ بہت پیاری بچّی تھی۔ وہ روز بروز اس طرح لاڈ پیار سے اور کی اور ہونے لگی اور اُسکی ماں نے نظرِ بد سے محفوظ رکھنے کیلئے اُسکے ماتھے پر سیاہ بندی کیا نشان لگا دیا۔

جنگی بیڑے سپاہی رنگروٹ وانگوں ادب ناز قواعد سکھاوندی جی
اَکھ کھول ویکھے اَنبر وَل صاحباں فرشتے وَرغلا توبہ کراوندی جی

مُشکل الفاظ: جنگی بیڑا: وہ جہاز جس پر جنگ کا ساز و سامان معہ فوج موجود ہو، فوجی چھاؤنی۔ رانگروٹ: نیا بھرتی کیا ہوا سپاہی۔ اَنبر: آسمان۔ ورغلا: بھٹکانا، ورغلانہ، بہکانا۔ قواعد: قاعدہ کی جمع، اصول، ضابطے، طور طریقے۔

تَـرْجُـمَة: جو بھی عورت (صاحباں) کے پاس آتی اُس سے ملتی، اُسے نئے بھرتی کئے ہوئے سپاہی کی طرح یوں ادب و آداب کے قواعد سکھانے کی کوشش کرتی کہ جس طرح چھاؤنی میں فوجی کو تربیّت دیتے ہیں۔ صاحباں اس قدر دلکش و خوبصورت ہو چکی تھی کہ اگر وہ آسمان کی طرف بھی اِک نظر دیکھتی تھی تو فرشتے تک بہک جاتے تھے یعنی وہ انتہائی حُسن کی حامل ہو چکی تھی۔

نڈھی سیالاں دی سیالاں وِچ پلدی خبر کھرلاں دی کوئی نہ آوندی جی
دانا آباد چلو مولا شاہ سائیں کسّا پی لسّی گوری گاوندی جی

مُشکل الفاظ: نڈھی: چھوکری، دوشیزہ۔ سیالاں دی: سیال جاٹ کی۔ کھرلاں: واحد کھرل، جاٹ کی ایک قوم، مرزا جاٹ کے آباؤ اجداد، کسّا: کم، قدرے، کم وزن۔ لسّی: چھاچھ (دودھ یا دہی سے بنتی ہے)۔

تَـرْجُمَة: سیال، جاٹوں کی لڑکی سیال گاؤں میں پلتی بڑھتی رہی مگر کھرل جاٹوں کی کوئی خبر نہیں آ رہی کہ ان کے کیا حال احوال ہیں؟ اے مولا شاہ! اب دانا آباد (مرزا جاٹ کے گاؤں) چلو کہ وہ خوبصورت گاؤں کی دوشیزہ تو لسّی پر پل رہی ہے اور اب تم اُن کے بارے میں کچھ بتاؤ۔

در بیان وفات یافتن وُنجل درقصبہ دانا آباد و بے سرو یتیم ماندن مرزا

(دانا آباد قصبے میں وُنجل کے فوت ہونے اور مرزا کے بے آسرا و یتیم ہونے کا بیان)

دانا آباد دی کتھ کوئی گل کریئے جی لا کے نال پیار دے جی
اسّیں رج رہے سیالاں دے پنڈ اندر کیہ کُجھ نال گزرے مرزے یار دے جی

مُشکل الفاظ: کتھ: بات۔ سیالاں دے پنڈ اندر: صاحباں کا آبائی گاؤں، کھیوا۔

تَـرْجُمَة: اب ہمارے جی میں ہے دانا آباد کی کوئی بات اور کوئی قصہ جی لگا کر اور پیار سے بیان کریں کیونکہ اب ہمارا دل سیالوں کے گاؤں سے سیر ہو چکا ہے۔ اب یہ بتانا ضروری ہے کہ مرزا یار کیساتھ کیا کچھ بیتی؟ وہ کس حال میں ہے؟

چھلا مرزے دی ماں نے نہا لیا حقیقہ شگن کر خان سردار دے جی
کاروبار وِچ گھراں دے رُجھ پئے تقوے رکھ لئے پروردگار دے جی

مُشکل الفاظ: چھلا/چلّہ: زچہ کا چالیسویں دن نہانا۔ حقیقہ/عقیقہ: بچوں کے پیٹ کے بال مونڈنے کی رسم، اس تقریب پر قربانی بھی کیجاتی ہے۔ شگن: فال، خوشی کی تقریب۔ رُجھ پئے: مشغول ہو گئے۔ تقوے: تقویٰ، پرہیزگاری، خدا کا خوف، بھروسہ۔

تَـرْجُمَة: مرزا جاٹ کی ماں نے بھی چالیسویں دن نہالیا اور اُس نے اپنے گھر کی سرداری کی روایات کو مدِنظر رکھتے ہوئے بچے کی رسمِ عقیقہ کا شگون بھی کیا۔ بعدازاں تمام گھر والے اپنے اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے مشغول ہو گئے۔

گل ودھاوے ہتھیں کڑے سونے دے جی کچھڑ کھیڈے ماں کھرل غمخوار دے جی
ستارہ جٹ دا قمر مریخ چمکے دیکھ پاپ چھڑ دے گنہگار دے جی

مُشکل الفاظ: ودھاوے: ودھاوا، بدھاوا، گلے کا تعویز وغیرہ جو نظرِ بد کیلئے ڈالا جائے۔ کچھر: گود، بغل، پہلو۔ کھرل: مراد مرزا۔ قمر: چاند۔ مریخ: ایک ستارے کا نام، جسے لوگ منحوس سمجھتے ہیں اور جلاّد فلک گردانتے ہیں۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ کے گلے میں تعویز تھا اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے اور وہ اپنی غمخوار ماں کی گود میں کھیل رہا تھا۔ اس جاٹ کا ستارہ جو کہ مریخ تھا چاند کی طرح چمک دمک رہا تھا اور اُسے دیکھ کر گنہگار کے گناہ جھڑتے تھے۔

سردول خان، پرجا، سراجا ویر مرزے اَڈّ باہر وچ کم کار دے جی
چار پُت نجل پنجویں دھی چہیتی شریک ڈر دے مارے دم نہ مار دے جی

مُشکل الفاظ: سردول خان، پرجا، سراجا: مرزے کے بھائی نجل کے بیٹے۔ ویر: بھائی۔ چہیتی: لاڈلی، پیاری۔ شریک: رشتہ دار، چچا کے بیٹے، برادری کے لوگ۔ دم نہ ماردے: دم نہ مارنا، اُف نہ کرنا، خاموش رہنا۔ اَڈّ: علیٰحدہ، الگ۔

تَرجُمَہ: سردول خان، پرجا اور سراجا مرزے کے بھائی تھے۔ جو کہ علیحدہ باہر اپنے اپنے کام کار میں مشغول رہتے تھے۔ نجل کے چار بیٹے اور ایک لاڈلی بیٹی تھی اُس کے تمام شریک اُس سے ڈرتے اور خوف کھاتے تھے اور اُف تک نہ کرتے تھے۔

ماں مرزے دی بیٹھ کے کول نجل گل پُچھدی گل وچار دی جی
گُڑ گھلیا سی سیالیں خبر آئی دھی جمی بھائی نیکو کار دی جی

مُشکل الفاظ: وچار دی: سوچتی، فکر کرتی، خیال کرتی۔ نیکوکار: بھلا، شریف النفس، نیک کام کرنیوالا۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ کی ماں اپنے خاوند نجل جاٹ کے پاس بیٹھ کر اُس سے بات پوچھنے اور سوچ بچار کرنے لگی کہ ہم نے اپنے ہاں بیٹے کی پیدائش پر سیال (جاٹ) کے گاؤں کے ہاں گُڑ بھیجا تھا اور وہیں سے یہ خبر آئی ہے کہ میرے نیکوکار بھائی کے

مُشکل الفاظ: چالیہ دن: چالیسواں دن۔ پھیر: دوبارہ۔

تَــرْجُمَة: جتّی (ونجل کی بیوی) کو اپنے میکے گئے ہوئے کچھ زیادہ دن گزر گئے تھے اور بالآخر اُسے خبر دینے کے لئے نائی (حجام) گیا اور وہ سنتے ہی آ گئی۔ اُس نے رسم تعزیت (چالیسواں وغیرہ) ادا کی اور پھر وہ دوبارہ اپنے میکے میں چلی گئی۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

قادر مطلق دا شکر الحمد کیتا مویاں گیاں دے چیتڑے بُھل گئے
موسم بدلیا رُت بدلی بن باس باغیں کھڑ پُھل گئے

مُشکل الفاظ: قادر: قدرت والا۔ مطلق: بالکل، قطعی۔ شکر الحمد: شکریہ اور تعریف۔ چیتڑے: واحد چیتا، یاد، یاداشت، حافظہ، فہم۔ بن باس/بن داس: جنگلی زندگی، جلاوطنی، ویرانہ، جنگل۔ رُت: موسم۔ باغیں: باغ کی جمع۔

تَــرْجُمَة: اُس نے قادر مطلق کا شکر ادا کیا اور تعریف کی اس طرح صبر و شکر کرتے کرتے مرے ہوؤں کی یاد تک بھی باقی نہ رہی سب کچھ بھول گیا۔ موسم بدلا اور بہار کا موسم آ گیا گویا جنگلوں، ویرانوں اور باغوں میں بھی پھول کھل گئے۔

سنگ لُون دونویں پانی وِچ گھتے پتّھر ثابت وٹے لُون گل گئے
کرن افسوس پچھتاوا کیہ اوہناں کمّاں جہڑے کم پرسوں ہو کل گئے

مُشکل الفاظ: سنگ: پتھر۔ گھتے: ڈالے، لُون: نمک۔ کمّاں: کم کی جمع، کام

تَــرْجُمَة: پتّھر اور نمک دونوں کو ایک ساتھ پانی میں ڈالا گیا۔ پتّھر ثابت رہا اور نمک گھل گیا۔ وہ کام جو پرسوں اور کل گزشتہ ہو گئے، اب اُن پر پچھتانے سے بھلا کیا حاصل ہو گا؟ یعنی ان پر پچھتانا ٹھیک نہیں ہے۔

اوہ نہ مُڑ کے آئے ویکھن کون مالک جہڑے جنھ خزانے تے ڈھل گئے
صاحباں پنجویں ورہے مرزا ستویں ورہے پڑھنے پائے ہو کم سوّل گئے

مُشکل الفاظ: ڈھل گئے: چلے گئے، مر گئے۔ ورہے: ورہا، سال۔ سوّل: سستا، عام،

ٹھیک، درست۔

تَرجُمَہ: جو اپنے خزانے باندھ ایک بار چلے گئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے وہ پھر کبھی دوبارہ یہ دیکھنے نہ آئے کہ اب ان کی جگہ پر کون مالک ہے۔ وہ خزانے کس کے قبضے میں ہیں؟ غرض صاحباں پانچویں برس میں پہنچ گئی اور مرزا ساتویں برس کا ہو گیا۔ دونوں کو مکتب میں پڑھنے بٹھا دیا گیا گویا یہ بہت ہی بہتر اور درست ہوا۔

فرنگی بادشاہ تُرک تے سنگھ نوکر حکم خالصہ دے وقت چھل گئے
ساون بھادوں گیا آسوں گٹاں آیا نمبو گلگلاں دے پک پھل گئے

مُشکل الفاظ: فرنگی: انگریز۔ تُرک: سپاہی، مغل لشکر کا سپاہی، مغل زادہ۔ سنگھ: سِکھ۔ خالصہ: سِکھ سردار، راج۔ چھل: فریب، چھل گئے: چلے گئے۔ نمبو: لیموں۔ گلگل: ایک پھل جس کا اچار ڈالا جاتا ہے۔

تَرجُمَہ: اب فرنگی بادشاہ بن چکا ہے اور مغلوں اور سکھوں کو اُس نے نوکر بنا لیا ہے۔ خالصہ راج کا دور اب بیت چکا ہے۔ ساون بھادوں گئے اور اَسوج کتک آ گیا، لیموں اور گلگل کے پھل پک گئے ہیں۔

دُکھ دے زخم لگے پھٹ سجرے جی وِچھڑ یار پردیس جو کل گئے
سوداگر بپاری مُڑ وِچھڑے پھر ملدے مشکل ٹھگ مِلدے جہڑے چھل گئے

مُشکل الفاظ: پھٹ: زخم۔ سجرے: تازے۔ بپاری: بیوپاری، تاجر۔ چھل گئے: فریب دے گئے، چلے گئے۔

تَرجُمَہ: تازہ لگے ہوئے زخم ابھی درد کرتے ہیں، ابھی کل ہی تو یار بچھڑ کر پردیس چلے گئے ہیں۔ سوداگر اور بیوپاری بچھڑ کر پھر مل جاتے ہیں مگر وہ ٹھگ مشکل سے ہی ملتے ہیں جو کہ فریب دیکر چلے جاتے ہیں۔

کہڑے ڈھب مِلسن میلے کون اوہناں جہڑے خاک مٹی وِچ رُل گئے
ملک عدم توں قاصد نہ کوئی آیا پدماں وِچ اُڈیک سر ہَل گئے

مُشکل الفاظ: ڈھب: طور طریقہ۔ قاصد: پیغام رساں۔ پدماں: پدم کی جمع، دولت

کی دیوی، علم ہندسہ میں سو (۱۰۰) نیل کا ایک پدم ہوتا ہے، مراد ہزاروں سال۔

تَرْجُمَة: وہ کس طریقے اور کس طور ملیں گے اور اُن سے کون ملائے گا؟ جو کہ خاک میں مل چکے ہیں۔ اُن کے انتظار میں بیتے ہزاروں برسوں میں ہمارے سر بھی ہلنے لگے ہیں (یعنی ہم ان کے انتظار میں بوڑھے ہو گئے ہیں) مگر ابھی تک ملک عدم سے کوئی قاصد نہیں آیا کہ جو ہمیں اُن بچھڑنے والوں کے متعلق کچھ بتا سکے۔

خفا ہوئے کرسان جد کھیت پکّے گھٹاں چھائیاں تے اَبر گل گئے
موت ماریاں بدلہ فریاد کتھے بندے لڑے بھڑے تھانے چل گئے

مُشکل الفاظ: خفا: ناراض۔ کرسان: کسان۔ گھٹاں چھائیاں: گھٹائیں چھائیں، بادل برسے اور کھیت گل سڑ گئے تو کسان ناراض ہو گئے۔

تَرْجُمَة: جب کھیت پک گئے تو گھٹائیں چھائیں جن کو موت نے مار ڈالا ان کا بدلہ کون دے؟ اور کہاں داد فریاد کی جائے؟ یعنی اب کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وقت بیت چکا ہے۔ صبر شکر کے سوا کوئی چارا نہیں تو لڑ بھڑ کر داد خواہی کے لئے تھانے چلے جاتے ہیں۔

سیر دانے نہ مُڑ کے اوہ لین آئے قبراں مڑھیاں وچ واہ جو ہَل گئے
تھلاں وچ سسّی نعرے مار موئی ہوت خبر نا ہیں کہڑے وَل گئے

مُشکل الفاظ: مڑھیاں: سکھوں کی قبریں، ہندوؤں کی سمادھی، مرگھٹ، شمشان۔ ہوت: بلوچ قوم۔ وَل: طرف۔ تھل: ریگستانی علاقہ۔

تَرْجُمَة: جو قبروں اور مڑھیوں میں ہل چلا گئے اُن میں سے کوئی ایک سیر دانے بھی لینے نہ آیا یعنی جو مر گئے وہ پھر دوبارہ کبھی دنیا میں واپس نہ آ سکے۔ پُنّوں خان کی معشوقہ سسّی ریگستان میں نعرے لگاتی ہوئی مر گئی اور اُسے یہ پتا نہ چل سکا کہ بلوچ اُسکے محبوب کو لیکر (اغواء کر کے) کس طرف چلے گئے ہیں؟

خبر ہوئی کوئی کم نہ کاج کیتا پرچھاویں سراں اُتوں جدوں ڈھل گئے
دَند مبارک محمدؐ دے ٹُٹ گئے کیڑے نبی ایوبؑ پئے کھل گئے

مُشکل الفاظ: کاج: کار، کام۔ پر چھاویں: سائے۔ دَند: دانت۔ کھل: جلد، چمڑی۔

تَرجُمَہ: نہ تو کوئی خبر ہوئی اور نہ کوئی کام کاج ہی کیا اور یہ پتا اُسوقت چلا جب وقت گزر گیا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا بھی دانت مبارک شہید ہوا اور حضرت ایوبؑ کے تن بدن میں کیڑے پڑ گئے یعنی یہ سب کچھ تقدیر ہی میں لکھا تھا۔ جو ہوا۔ اس میں کسی کا دوش نہیں

ربّ رسولؐ وِچ کنہ اَدراک ناہیں تتی ٹھنڈی بہار ہو جُھل گئے
مولا شاہ کوئی چھیڑ مجازی جھیڑا کیکوں عشق کھنڈے رن چل گئے

مُشکل الفاظ: کُنہ: کسی چیز کی تہہ اور حقیقت، نکتہ، باریکی۔ ادراک: سمجھ، عقل سے دریافت کرنا۔ مجازی: غیر اصلی، غیر حقیقی، فرضی، مرادی۔ جھیڑا: طول طویل قصہ، بکھیڑا۔ کھنڈے: کھنڈ یا خنجر۔ کیکوں: کس طرح۔ رن: میدانِ جنگ۔

تَرجُمَہ: اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے معاملات کے متعلق عقل اور ادراک سے کام نہیں لیا جا سکتا۔ جس طرح بھی ہوا، وہ گرم سرد برداشت کر گئے۔ اے مولا شاہ! تم کوئی مجازی قصہ چھیڑو تا کہ کسی طرح معلوم ہو سکے کہ عشق کے خنجر کس طرح چلے اور مجازی عشق کرنے والوں پر کیا کچھ گزری؟

ماتا کھرل والی دانا آباد گئی مرزے پیار پیا نال مامیاں دے
یتیم سمجھ کے موہ محبت کردا کھیوا ٹہل کردا وانگ کامیاں دے

مُشکل الفاظ: ماتا: ماں۔ دانا آباد: مرزا کے ننھیال کا گاؤں۔ موہ: چاہت۔ کھیوا: مرزا کا ماموں اور صاحباں کا باپ۔ ٹہل: سیوا، خدمت۔ کامیاں: کاما، نوکر، کمین۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ کی ماں دانا آباد چلی گئی تھی اور مرزے کو اپنے ماموؤں کیساتھ پیار ہو گیا۔ اُس کا ماموں کھیوا خان اُسے یتیم سمجھتے ہوئے اُسکی خادموں کی طرح خدمت کرتا تھا۔ اُسے ہر طرح سے راضی رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔

اَنتریامی والے انتظام ویکھو باز پلن لگا پاس تامیاں دے
مولا شاہ کر ہوش دی گل کوئی جتی لائق نہ اَجے اُدلاہمیاں دے

مُشکل الفاظ: اَنتریامی/اَنتر جامی: دانائے راز، مراد اللہ تعالیٰ۔ تامیاں: تامڑا، ایک قسم کا کبوتر، اُدلاہمیاں: الامھا/الاہما: الاہنا، شکایت۔

تَرجُمَہ: واقفِ حال اور دانائے راز کے انتظام دیکھ کہ باز کبوتروں میں پلنے لگا۔ اے مولا شاہ! کچھ ہوش کرو! ابھی جتّی (مرزے کی ماں) شکایات برداشت کرنے کے قابل ولائق نہیں ہے۔

کھیوے خان سردار دے دو پُتّر نام اوہناں دا میر شمیر یارو
دنیا دین دا غم نہ فکر کوئی پیؤ دادے دی کھان جگیر یارو

مُشکل الفاظ: کھیواخان: مرزا کا ماموں، صاحباں کا باپ۔ جگیر: جاگیر، جائیداد۔

تَرجُمَہ: کھیوے خان سردار کے دو بیٹے تھے، جن کا نام میر اور شمیر تھا۔ انہیں دین دنیا کا کوئی غم اور فکر نہیں تھا اور وہ اپنے باپ دادا کی جاگیر پر عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے تھے۔

بوہت مرزے دے نال پیار کردے نڈھی صاحباں دے سکّے ویر یارو
نیزے باز پکّے تیر انداز ڈاڈھے شکار کھیڈ دے گھت وہیر یارو

مُشکل الفاظ: بوہت: بہت، بڑا، زیادہ۔ نڈھی: دوشیزہ، لڑکی۔ نیزے باز: نیزہ مارنے کا ماہر۔ تیر انداز: تیر نشانے پر لگانے کا ماہر۔ ڈاڈھے: سخت، سنگین، کڑے، شدید۔ گھت: ڈال کر۔ وہیر: بہیر/بھیڑ، ایک گوت کا نام ہے، انبوہ، فوج کے پیچھے مختلف کام کرنے والوں کا ہجوم۔ قافلہ، ساز وسامان۔ گھت وہیر: وہیر گھت کے، ہم ہما کر۔

تَرجُمَہ: وہ دونوں جو کہ صاحباں دوشیزہ کے سگے بھائی تھے۔ مرزے کے ساتھ بڑا پیار کرتے تھے۔ وہ بڑے نیزہ باز اور ماہر تیر انداز تھے اور بڑا ہم ہما کر شکار کھیلتے تھے۔

قوت ربّ دِتی وڈے بَل والے شیراں ہاتھیاں کرن تسخیر یارو
سچّی گل مبالغہ سمجھ ناہیں طاقت والے بھی بوہت سریر یارو

مُشکل الفاظ: قوت: طاقت، وڈے بَل والے: بڑے زور والے۔تسخیر: تابع، فرمانبردار۔مبالغہ: حد سے بڑھکر چیز کی صفت (خوب یابد بیان کرنا)۔سریر: جسم۔

تَرْجُمَۃ: اللہ تعالیٰ نے انہیں زبردست طاقت سے نوازا تھا اور وہ بڑے زور والے تھے۔جو کہ شیروں اور ہاتھیوں تک کو تسخیر کر لیتے تھے۔یہ بالکل سچی بات ہے اور اس میں مبالغہ کا شائبہ تک نہیں ہے۔اُنکے جسموں میں بڑی زبردست طاقت تھی۔

پیار بہت سی میر شمیر دا ایہہ سر نیواں رذیل حقیر یارو
تے شکار کھیڈن چڑھکے گھوڑیاں تے ہرناں مارن نشانڑے تیر یارو

مُشکل الفاظ: رذیل: کمینہ، ذلیل۔حقیر: ادنیٰ، ذلیل وخوار۔نشانڑے: نشانے پر۔

تَرْجُمَۃ: میر اور شمیر دونوں بھائیوں کا بڑا پیار تھا اور اُنکا بڑا رعب اور دبدبہ تھا اور اُنکے دشمنوں کے اُنکے آگے سر ہمیشہ جھکے رہتے تھے اور وہ کمینے اور ذلیل وخوار ہی رہتے تھے۔وہ دونوں گھوڑوں پر سوار ہو کر شکار کھیلتے تھے اور ہرنوں کو عین نشانے پر تیر مارتے تھے۔

شکار کھیڈن دیو چلو وَل مسجد ٹھنڈا چوکھا میت دا نیر یارو
نالے صاحباں مرزا اوتھے پڑھن دونویں قاضی سبق دیندا مرد پیر یارو

مُشکل الفاظ: چوکھا: بہت زیادہ۔نیر: پانی۔پیر: بوڑھا۔

تَرْجُمَۃ: ایک روز شکار کھیلتے ہوئے انہوں نے سوچا کہ چلو مسجد کی طرف چلتے ہیں۔جس کا پانی بہت زیادہ ٹھنڈا ہے اور پھر مرزا جاٹ اور صاحباں کو بھی وہاں پر دیکھیں گے جو کہ ایک بوڑھے قاضی سے سبق پڑھتے ہیں۔تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

وَالنّاس کیتا ختم خان مرزے عالم ہویا سمیع بصیر یارو
صاحباں خوب پڑھے عربی فارسی جی لکھ پھٹیاں دھوندی نیر یارو

مُشکل الفاظ: وَالنّاس: قرآن پاک کی آخری سورۃ۔وَالنّاس کیتا: مراد قرآن پاک ختم کرلیا۔سمیع بصیر: سننے اور دیکھنے والا۔اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام یعنی اُس کے متعلق جاننے والا، عالم وفاضل۔پھٹیاں: پھٹی واحد، تختی، لوح۔

تَـرْجُمَة: مرزے خان نے سارا قرآن پاک ختم کرلیا اور وہ عالم وفاضل ہوگیا۔ صاحباں بھی عربی وفارسی خوب پڑھتی تھی اور تختی لکھ لکھ کر پانی سے دھوتی تھی یعنی لکھنا اور پڑھنا خوب سیکھ رہی تھی۔

منطق، جفر وچ چنگے مشتاق ہوئے سوہنی گفتگو کرن تقریر یارو
اِکّا گھریں رہندے اِکّا تُون کھاندے فرق وِتھ نہ جتی کسیر یارو

مُشکل الفاظ: منطق: وہ علم جو قطعی دلائل سے حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرتا ہے۔ جفر: غیب کے حالات معلوم کرنے کا علم، علم قیافہ۔ مشتاق: بہت مشق کرنے والا۔ پوری مہارت رکھنے والا۔ اِکّا: ایک، ایک ہی۔ تُون: گوندھا ہوا آٹا۔ گوندھے ہوئے آٹے کی مقدار۔ وِتھ: فرق۔ کسیر: گندم، جو وغیرہ کے خوشوں کے سخت بال۔

تَـرْجُمَة: وہ دونوں علم منطق اور علم جفر میں بڑے مشتاق ہوگئے اور بڑی خوبصورت گفتگو اور تقریر کرتے تھے۔ وہ دونوں ایک ہی گھر میں رہتے تھے اور ایک ہی جگہ کھاتے پیتے تھے۔ ان دونوں میں رتی ردال بھی فرق نہ تھا۔

باراں ورہے بلوغ تھیں لنگھ گئے کل ٹھیدی عشق تقدیر یارو
لتھے چنگے توں چنگے ہنڈاوندے جی دُدھ دہی کھاندے کھنڈ کھیر یارو

مُشکل الفاظ: بلوغ: بلوغت۔ جوانی کیر عمر کو پہنچنا۔ کل: کلا۔ کال مصیبت۔ مصیبت کی جڑ۔ ٹھیدی: ٹھیکن مصدر سے پھسلنا، سرزنش کرنا، جھڑک، ملامت۔ لتھے: لتے، کپڑے۔

تَـرْجُمَة: جب بلوغت کے بارہ سال گزر گئے تو عشق تقدیر نے ابھی مصیبتوں کا آغاز نہیں کیا تھا۔ وہ دونوں اچھا پہنتے تھے اور اچھا کھاتے تھے اور دودھ، دہی اور میٹھی کھیر کھاتے تھے۔

پڑھن جان کٹھے گھریں آون کٹھے مجازی اَجے ناہیں دامن گیر یارو
آفتاب وانگر شکل صاحباں دی چند ماہروئے جٹ امیر یارو

مُشکل الفاظ: مجازی: غیر حقیقی، فرضی عشق۔ دامن گیر: دامن پکڑنے والا۔ مزاحم۔

آنکھوں جیسی خوبصورت ہیں۔ جو کہ اچھی لگتی ہیں۔ اُسکے دونوں لب دریا کے کنارے کے مانند ہیں اور اُس کے ناک کی نتھلی اور خوبصورت نتھنے عقل کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتے ہیں یعنی بڑے سے بڑا عقل مند بھی اُس کے دلکش حُسن کو دیکھ کر بچ نہیں سکتا۔

ویکھے کھول کے نظر جے وَل کسے ڈائناں وانگ کلیجڑا جوہندیاں نی
سفید دہاری جویں پھالا وچ ہل دے بیج کلاراں دے وچ بوندیاں نی

مُشکل الفاظ: کلیجڑ ا: کلیجہ/کلیجا، جگر، جوصلہ۔ جوہندیاں: لیجاتی ہیں، نکال لیتی ہیں۔ پھالا: لوہے کا نوکدار آلہ جو ہل کے آگے لگا ہوتا ہے اور زمین پھاڑتا ہے۔

تَرْجُمَہ: وہ (صاحباں) اگر کسی کی جانب آنکھیں کھول کر دیکھ لیتی تھی تو کسی ڈائن کی طرح اُسکی آنکھیں کلیجہ نکال لیتی تھیں۔ اُس کی سیاہ آنکھوں میں سفید دھاری ہل میں لگے ہوئے نوکدار پھالے (آلے) کی طرح تھی جو کہ زمین کی طرح دل و جگر کو پھاڑ کر رکھ دیتی تھی۔ اُس کی آنکھیں بنجر زمین میں بھی بیج بو دیتی تھیں یعنی سخت سے سخت دل کو بھی وہ چیر کر رکھ دیتی تھیں۔

بھواں خم تلوار دے زُلفاں جنگی فوجاں مصر قندھار تے ڈھوڈیاں نی
گلاب پُھل رنگ گلّہاں کمند گھتن مونہہ کسے دے نال جد چھوہندیاں نی

مُشکل الفاظ: بھواں: ابرو۔خم: ٹیڑھ، کجی، جھکاؤ، ترچھا پن۔مصر: مشہور مُلک۔ قندھار: افغانستان کا مشہور شہر (مصر اور قندھار کے لوگ بڑے جنگجو ہوتے ہیں)۔ گلّہاں: رخسار۔چھوہندیاں: چھولینا۔

تَرْجُمَہ: اُس کے ابرو خم دار تلوار کی طرح ہیں اور زُلفیں اس قدر جنگجو ہیں کہ گویا مصر اور قندھار پر فوجیں چڑھائی کر دیتی ہیں۔ اُس کے گلاب کے پھول جیسے رخساروں کے رنگ کو اگر کوئی چھو لے تو اس پر وہ کمند ڈال دیتے ہیں یعنی وہ ہمیشہ

ہمیشہ کے لئے پھنس جاتا ہے۔ گرفتار ہو جاتا ہے اور پھر اُسے رہائی نصیب نہیں ہوتی۔

پلکے مینڈھیاں گُندیاں گھت سِتے کٹک بناں ہتھیار تھیں کوہندیاں نی
گُت جادو جمشید دا اژدھا جے پراندا تِلّا ہریڑاں دل موہندیاں نی

مُشکل الفاظ: پلکے: پکا، عورتوں کے ماتھے پر باریک مینڈھی (سر کے بالوں سے بنائی جاتی ہے)۔ گھت: گھتن مصدر سے ڈالنا۔ کٹک: لشکر، فوج، لٹیروں کا گروہ۔ کوہندیاں نی: ذبح کرتی ہیں۔ جمشید: مراد موت کا فرشتہ، نیز وہ آدمی جس کے پاس آنا بھی ناگوار ہو۔ اژدھا: بڑا سانپ جو جانوروں کو نگل جاتا ہے۔ پراندا: چوٹی، عورتوں کے بالوں کو باندھنے کا دھاگوں کا لمبا گچھا۔ تِلّا: طلاء، طلائی تار، گوٹا کناری، سنہری جھالر۔ ہریڑاں: دھاگے (ازار بند وغیرہ) کو ایک خاص طرز سے گوندھنے کی حالت۔ موہندیاں: موہن مصدر سے دل موہ لینا۔

تَرجُمَہ: اُس نے اپنے ماتھے پر باریک مینڈھیاں گوندھ کر اس طرح ڈالی ہوئیں تھیں کہ جیسے ایک بڑا جنگجو لشکر ہو اور بغیر ہتھیاروں کے ہی ذبح کر ڈالتا ہو۔ اُس کی چوٹی، سر کے گندھے ہوئے بال موت کے اژدھا کی طرح ہیں اور طلائی پراندا اور اُس کے دھاگے جو کہ ایک خاص طرز سے گوندھے گئے ہیں بڑے دلکش ہیں۔

حلقہ بگوش کر دے گوش صاحباں دے بُندے سراہیاں کم شائقاں ونگوندیاں نی
جٹی مینڈھاں کھول جد سرد ہوندی بخشش منگدی نائن سر گوندھیاں نی

مُشکل الفاظ: حلقہ بگوش: غلام، فرمانبردار۔ گوش: کان۔ بُندے: کانوں میں پہننے کا ایک زیور۔ سراہیاں: سراہی/صراحی۔ شائقاں: شائق واحد شوق رکھنے والا، عاشق۔ ونگوندیاں نی: گندا ڈالتی ہیں۔ سرو: ایک سیدھا لمبا درخت۔ سرو ہوندی: سیدھی کھڑی ہوئی۔

تَرجُمَہ: صاحباں کے کان اس قدر خوبصورت و دلکش ہیں کہ جو انہیں ایک نظر دیکھ

لیتا ہے وہ ان کا غلام ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کے کانوں کے بُندے گویا شراب کی بھری وہ صراحیاں ہیں جن پر عاشق لُٹ کر رہ جاتے ہیں۔ جتّی (صاحباں) جب اپنے سر کے گندھے ہوئے بال کھول کر سیدھی ہوتی ہے تو مشاطہ (نائن) بھی پناہ مانگنے لگتی ہے۔

نکند وچھیریاں اُتّے نہ کوئی چڑھدا جہڑیاں کھیریاں اَجے نہ دوندیاں نیں
کیاں سواراں نوں کوتلاں ڈیگ بھجّن واگاں ہٹکیاں نہیں کھلوندیاں نیں

مُشکل الفاظ: نکند: گھوڑے کا نوعمر بچّہ، بچھڑا۔ وچھریاں: وچھیر کی جمع، بچھڑا، گھوڑے کا نوعمر بچّہ۔ کھیریاں: کھیرا کی جمع، دودھ پیتا نابالغ مویشی۔ دوندیاں: دوندا، دوندی، دو دانتوں والا/والی نر/مادہ نوجوان۔ کوتلاں: کوتل واحد، بن سوار کا گھوڑا۔ جلو کا گھوڑا جو سواری کے ساتھ محض زیبائش کے لئے چلے۔ واگاں: باگیں۔ ہٹکیاں: ہٹکن مصدر سے روکنا، منع کرنا۔

تَرجُمَہ: نوعمر اور نابالغ گھوڑوں پر جو کہ ابھی جوان نہ ہوئے ہوں، کوئی سواری نہیں کرتا اور پھر جب گھوڑے جوان ہو جاتے ہیں تو کئی سواروں کو وہ گرا کر بھاگ جاتے ہیں اور پھر باگ سے روکنے سے بھی نہیں رکتے۔

دِن دَنداسیوں سُرخ لب صاحباں دے گلّاں لاڈلیاں موتی پروندیاں نی
دَند جتّی دے چنبہ سفید چِٹّے ناز وادیاں نَس دِل کھوہندیاں نی

مُشکل الفاظ: دنداسیوں: دنداسہ، دانتن سے، اخروٹ کے درخت کی کھال جو دانت صاف کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ لاڈلیاں: پیاریاں۔ چنبہ: ایک خوشبودار پھول، موتیا جو سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ وادیاں: وادی، عادت، سجھا، ناز و ادا۔ جتّی: صاحباں۔

تَرجُمَہ: صاحباں کے لب دانتن (سُرخی) کے بغیر ہی سُرخ ہیں اور اس کی باتیں بڑی پیاری ہیں۔ بات کرتے ہوئے ایسے لگتا ہے کہ جیسے وہ موتی پرو رہی ہے۔ اُس

کے دانت کلیوں کی طرح سفید ہیں اور اُس کی ادائیں ہنس ہنس کر دلوں کو چھین رہی ہیں۔

کچی یاری کواریاں کچیاں دی کدی ہسدیاں تے کدی روندیاں نی
کدی یار خاطر ستی قتل ہوون کدی دیکھ دروازہ چا ڈھوندیاں نی

مُشکل الفاظ: کواریاں: کنواری۔ ستی: وہ عورت جو اپنے آپ کو اپنے خاوند کی لاش کے ساتھ جلا دے (ہندوؤں کی ایک قدیم رسم) کچی: خام، ناپختہ۔ ناتجربہ کار۔ کچیاں: جو نابالغ اور ناتجربہ کار ہوں۔

تَـرْجُـمَة: کنواری، کم عمر اور ناتجربہ کار لڑکیوں کی یاری بھی کمزور اور ناپختہ ہوتی ہے۔ وہ کبھی ہنستی ہیں تو کبھی رونے لگ جاتی ہیں۔ کبھی اپنے محبوب کی خاطر ستی ہو جاتی ہیں، قتل ہو جاتی ہیں اور کبھی اپنے محبوب کو دیکھ کر دروازہ بند کر لیتی ہیں۔

کدی یار پیارا جے جُدا ہووے رو رو کھوہ وانگوں ہلٹ جوندیاں نی
مولا شاہ جد کٹھیاں ہو بیٹھن اِک دوسرے دے دھونے دھوندیاں نی

مُشکل الفاظ: ہلٹ: رہٹ، کنواں۔ کٹھیاں: کٹھی کی جمع، اکٹھی ہونا۔ دھونے: دکھڑے، روگ۔ دھوندیاں: واحد دھونا۔ بانٹنا، (ایک دوسرے کا دکھ)۔

تَـرْجُـمَة: اور اگر کبھی اُن کا محبوب جدا ہو جائے تو اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کے رہٹ چلانے لگ جاتی ہیں یعنی بہت روتی ہیں۔ اے مولا شاہ! جب کبھی اکٹھی ہو کر بیٹھتی ہیں تو ایک دوسرے سے اپنے دُکھ سُکھ کی بڑی باتیں کرتی ہیں۔

ایضاً (اُسی طرح)

چونپا کلی گل چونکیاں ٹھگدیاں نی بازوبند تے باہیاں سوہاندیاں نی
گجرے سج دے تے نالے کنگن ہتھیں چھلے مُندریاں دل دُکھاندیاں نی

مُشکل الفاظ: چونپا کلی/چمپا کلی: چمپا کا پھول، گلے کا زیور۔ چونکیاں: چونک، ایک زیور۔ بازوبند: بازو کا ایک زیور۔ باہیاں: بازو۔ سوہاندیاں: اچھی لگتی ہیں۔ سجتی

گویا بودی والے تارے کی طرح تھی جس کے بارے میں پوری دنیا سوچ بچار میں پڑ گئی تھی یعنی انتہائی خوبصورت و دلکش تھی۔

شرمگاہ جٹّی گلاب والی دُبر گل کریئے شرماں آندیاں نی
کولے نرم پٹ ریشم پٹ نالوں لگے نرمیاں پُھٹ وکھاندیاں نی

مُشکل الفاظ: شرمگاہ: اندام نہانی۔ دُبر: پُشت، پیچھا، مقعد۔ کولے نرم: نرم و نازک، ملائم۔ ران، ٹخنے سے اوپر کا حصّہ، پٹ۔ نرمیاں: نرما کی جمع، کپاس کی ایک قسم۔

تَرجُمَہ: جٹّی (صاحباں) کی شرمگاہ گلاب کی طرح تھی اور اُسکی مقعد کے بارے میں کیا بات کی جائے کہ بڑی شرم کی بات ہے اور مجھے شرم آ رہی ہے۔ اُس کی رانیں اس قدر نرم و نازک اور ملائم ہیں کہ جیسے ریشم ہو اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے کپاس (نرما) پھوٹ رہا ہے۔ پھوٹتا ہوا نظر آتا ہے۔

گوڈے پنّیاں کاہدی مثال دیئے بیمثال لہنگے ستاندیاں نی
پیریں پیاں کڑیاں چال مست فیل لٹکاں ناز دے تیر چلاندیاں نی

مُشکل الفاظ: گوڈے: گھٹنے۔ پنّیاں: پنڈلیاں، واحد پنڈلی۔ لہنگا: ایک قسم کا پاجامہ۔ گویاں: زنجیریں۔ فیل: ہاتھی۔ لٹکاں: لٹک، لٹکاؤ۔ آویزش۔ نازو ادا نخرہ، موج، مستی۔

تَرجُمَہ: اُس کے گھٹنوں اور پنڈلیوں کی کیا مثال دوں وہ بیمثال لہنگے میں بڑا ستا رہی ہیں۔ ان کی مثال یہ ہے کہ وہ کسی مست ہاتھی کی طرح جسے پابۂ زنجیر کیا گیا ہو اور بڑے نخرے سے چل رہا ہو۔ اسی طرح وہ نازو ادا کے تیر چلا رہی ہیں۔ اپنے خرامِ ناز سے مظالم ڈھا رہی ہیں۔

تلولے رنگ گورا ٹھوڈی تِل جٹّی ویکھ خواجے زناں صدقے جاندیاں نی
مولا شاہ سائیں سورج وانگ متھا دُھپّاں سُتیاں لوکاں جگاندیاں نی

مُشکل الفاظ: تلولے: تلولہ، خال، تِل، مصنوعی خال، سیاہ داغ۔ ٹھوڈی: ٹھوڑی۔ خواجے: خواجہ، سردار، آقا، وہ شخص جو پیدائشی طور پر عضوتناسل سے محروم ہو

(کُھسر ا/ہجڑا)،کھوجہ۔زناں:زن(عورت) کی جمع۔عورتیں۔

تَرجُمَہ: جٹی (صاحباں) کی ٹھوڑی پر سیاہ داغ ہے جو کہ اُسکے گورے رنگ پر بڑا دلکش خال دکھائی دے رہا ہے اور اُسے دیکھ دیکھ کر خواجے اور عورتیں تصدق ہوئی جا رہی ہیں۔اے مولا شاہ! اُسکی پیشانی سورج کی طرح چمک رہی ہے اور وہ اُسی کی دھوپ سے سوئے ہوئے لوگوں کو جگا رہی ہے۔

دربیان ذکر تربیت یافتن وبالغ شُدن مرزا رائے

(راؤ مرزا کے بالغ ہونے اور تربیت پانے کے ذکر کا بیان)

بالا چند مرزا جٹ چند سوہنا روشن چند نال راتاں کالیاں جی
عدم مطلق وچوں کھرل ظاہر ہویا حاصل بھرے جگت دے والیاں جی

مُشکل الفاظ: بالا:بچہ، بالا پن، بچپن۔ چند: چاند۔ مطلق: بالکل، قطعی۔ والیاں: واحد والی، مالک، حکمران۔بھرے :بھگتن مصدر سے بھگتے۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ ابھی نیا چاند ہے اور چاند سے ہی سیاہ کالی راتیں روشن ہوتی ہیں۔اس کا ظہور عدم مطلق سے ہوا اور کھرل ظاہر ہو گیا لیکن بڑے بڑے جہان کے والیوں نے بھی اپنا کیا پایا ہے۔اپنے کئے کے نتائج بھگتے ہیں اور بھگتنے پڑتے ہیں۔

فیل مست شیر گویا جٹ مرزا دیگ رناں کئی مُٹھیاں پھالیاں جی
حیران پریشان کئی حیرت وچ بیٹھے حُسن دان نہ ملے سوالیاں جی

مُشکل الفاظ: فیل: ہاتھی۔ گویا: مانند، بالغرض۔مُٹھیاں: مٹھن مصدر سے لوٹنا، دل لبھانا، عاشق ہونا۔دان: صدقہ، خیرات، بھیک

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ گویا ایک مست ہاتھی و شیر کی طرح تھا، جس پر کئی عورتیں فریفتہ ہو ہو جاتی تھیں۔اُس کے حُسن کو دیکھ کر سوالی بنے بیٹھے تھے مگر کسی کو بھی کچھ خیرات

تَـــرْجُـمَة: کئی ڈھاکے اور بنگال، کئی جنوب اور مشرق ومغرب میں ہوگزرے ہیں۔وہ کون ساخطہ ہے جہاں ایسے لوگ نہ ہوئے ہوں؟ مطلب یہ کہ مطلب کی بات کہو اِدھر اُدھر کی کیوں ہانک رہے ہو؟ مرزا صاحباں کا قصہ سناؤ۔

کہاوت لُغر وانگوں جٹّی جٹ وَدّھ گئے اَجے کچیاں میویاں ڈالیاں جی
چھتے جٹ دے کنڈلاں وار چھلے پلکے مینڈھیاں جٹّی گندالیاں جی

مُشکل الفاظ: کہاوت: مثل، ضرب المثل۔لغر/لگر: شاخ، نرم ٹہنی۔ڈالیاں: واحد ڈالی، شاخ، ٹہنی۔چھتے: سر کے بال۔کنڈلاں: کنڈل کی جمع، بل دار، پیچ دار۔چھلے: گھنگریالے۔پلکے: پلکاں، پلک، مژہ، آنکھ کے بال۔عورت کے ماتھے پر باریک مینڈھی۔گندالیاں: گوندھی ہوئیں۔

تَـــرْجُـمَة: جس طرح کہ کہاوت ہے کہ نرم و نازک شاخ بہت جلد بڑھتی ہے اسی طرح مرزا جاٹ اور صاحباں بھی بڑھ گئے۔لیکن یہ میوے بھری شاخیں ابھی کچی اور خام تھیں یعنی کمسن ہی تھے۔مرزا جاٹ کے سر کے بال پیچ دار، گھنگریالے تھے اور صاحباں نے اپنے بالوں کی چوٹیاں گوندھ رکھی تھیں۔

پاڑا چھڈ گئیوں یار لئین مُڑ کے جٹّی جٹ کیوں گلّاں لوکالیاں جی
مولا شاہ مسیت نوں گئے دونویں مال چھیڑ دے وگ پالیاں جی

مُشکل الفاظ: پاڑا: فرق، فاصلہ (ہل کے پاڑوں کا فاصلہ)، مرغی کا وہ وقفہ جو وہ انڈے دینے کا سیزن مکمل کر کے کرتی ہے۔لوکالیاں: چھپائیں۔وَگ: مویشیوں کا گروہ، گلہ۔پالیاں: پالی کی جمع، چرواہا، نوکر۔

تَـرْجُمَة: تُو نے یہ فرق کیوں چھوڑ دیا ہے کہ یار پھر لٹ جائیں۔تُو نے جاٹ جٹّی کی یہ باتیں کیوں چُھپا دی ہیں؟ اے مولا شاہ! وہ دونوں (مرزا جاٹ اور صاحباں) مسجد میں پڑھنے کے لئے جانے لگے اور چرواہوں نے اپنے اپنے مویشیوں کے گلے چھیڑ دیئے یعنی دوسرے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

تَـــرْجُـــمَة: اے یارو! مرزا جاٹ نے اپنے دل سے دعاء ومناجات مانگ کر صاحباں کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا (حاصل کرلیا) تو اک سن (آک) اک ایسی بوٹی ہے کہ جس کے استعمال سے گھٹنوں کی تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔ جنسیت کی طرف اشارہ ہے یعنی عورت ایک ایسی بوٹی ہے جسکے استعمال سے مرد کی سو (۱۰۰) بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔

واہ لگے خزانے لے لُٹ جٹا تینوں منع کیتا وس کن یارو
جٹی پیاری لگی مولا شاہ سائیں گھڑیاں چُپ رہیا دو تن یارو

مُشکل الفاظ: واہ: جتن، چارہ، واہ لگے، جہاں تک ہو سکے، زور، بس چلنا۔ کن: کس نے۔

تَـرْجُمَة: اے مرزا جاٹ! جہاں تک تمہارا بس چلتا ہے تم یہ حسن کے خزانے لوٹ لو، تمہیں کس نے منع کیا ہے؟ اے مولا شاہ سائیں! مرزا کو صاحباں بڑی ہی پیاری لگی اور وہ دو تین لمحے خاموش اُس کے حسن کا نظارہ کرتا رہا اور چپکے سے مزہ لیتا رہا۔

طبع خان دی ہو بے چین گئی دلیل کامل اُٹھی اِک روح وِچّوں
لاڈ نال اِک چُمی لئی لاڈلی دی کویا ساغر پیتا تقطوا وِچّوں

مُشکل الفاظ: طبع: فطرت، خصلت، مزاج۔ تقطوا: نا اُمید ہو جاؤ۔ نا اُمیدی۔ خان: مرزا جاٹ۔

تَـرْجُمَة: صاحباں کا دلکش حسن دیکھ کر مرزا جاٹ کی طبیعت سخت بے چین ہو گئی اور اُس کی روح کی گہرائیوں سے یہ دلیل اُٹھی کہ کیوں نہ اسے آغوش میں بھینچ لیا جائے سو اُس نے بڑے لاڈ پیار سے اُس کے رُخ کا بوسہ لے لیا۔ گویا اُس نے نا اُمیدی کے ساغر سے دو گھونٹ پی لئے۔

مادہ عشق موجود سی وِچ صاحباں اگ بھمک جٹی لئی لوہ وِچّوں
آتش چٹ گئی، دَم وَٹ گئی چنگی مَندی نہ نکلی مونہہ وِچّوں

مُشکل الفاظ: مادہ: ماخذ، اصل، وہ شے جس سے کوئی چیز بنائی جائے۔ بھمک: بھڑک۔ لوہ: جلن۔ آتش: آگ۔ دَم وَٹ گئی: دَم وٹّن محاورہ ہے، برداشت کرنا، خاموش رہنا۔

تَرجُمَہ: صاحباں کے اندر بھی عشق کا مادہ موجود تھا اور مرزا کے ہاتھ لگاتے ہی اُس کے اندر بھی آگ بھڑک اُٹھی لیکن وہ اپنی اس اندر کی آگ کو اندر ہی اندر پی گئی اور خاموش رہی۔ اُس نے اپنے منہ سے اچھی یا بری کوئی بات نہ نکالی یعنی مرزا کی اس حرکت کا اُس نے بالکل بُرا نہ منایا۔

ایہہ کیہ ہویا نہ میر شمیر سُن لین عقل عشق ہوندے دوبدو وچّوں
قلعہ عقل دا ترکاں نے فتح کیتا کھنڈے تیغاں میان دے دھو وچّوں

مُشکل الفاظ: میر شمیر: صاحباں کے بھائی جو قرے جانباز تھے۔ دوبدو: دوبدو ہونا، مقابل ہونا، تکرار ہونا۔ ترکاں: ترک کی جمع، تاتاری، مسلمان، سپاہی۔ ترک تاز: لوٹ مار، حملہ آور، معشوق، تیغاں: واحد تیغ، تلوار۔

تَرجُمَہ: ہائے یہ کیا ہو گیا؟ عقل اور عشق اندر ہی اندر سے دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہو گئے اور خوب تکرار ہوئی کہ کہیں میر اور شمیر نہ دیکھ لیں اگر انہوں نے یہ سن لیا تو کیا ہو گا؟ اور بالآخر ترکوں (عشق) نے تلواروں کی تھرتھراہٹ میں عقل کا قلعہ فتح کر لیا، یعنی عشق کو عقل پر برتری حاصل ہو گئی۔

لبوں پین پانی مڑ مُڑ جٹّی کوئی لبھ لیا باوَلی کھوہ وچّوں
کویا آبِ زمزم گنگا جل لبھا نہاون آبِ حیات دے چو وچّوں

مُشکل الفاظ: باوَلی: بڑا سیڑھیوں والا کنواں۔ آبِ زمزم: مکّہ معظّمہ کے اُس چشمے کا پانی جو حضرت اسمٰعیلؑ کی ایڑیاں رگڑنے سے جاری ہوا اور اب کنویں کی شکل میں ہے۔ گنگا جل: دریائے گنگا کا پانی جسے ہندو مقدّس سمجھتے ہیں۔ آبِ حیات: امرت، زندگی کا وہ پانی جسے پینے کے بعد کبھی موت نہیں آتی۔ کہتے ہیں کہ یہ پانی حضرت

جیسے کوئی طوفانِ نوح آ گیا ہو۔عشق نے کہا کہ تم اپنے یار کو اپنی بانہوں کی گرفت میں کیوں نہیں لے لیتے ؟سو اُس نے اپنے یار کو اپنے بازوؤں میں لے لیا۔نجانے اسے (صاحباں کو) مرزا جاٹ کے چھونے سے کیا ہو گیا، لہذا دونوں ہی ایک دوسرے سے ہم آغوش ہو گئے۔

عشق اسوار لگے مگر جمدیاں دے چور مال لبھے پیڑ سُوہ وچّوں
ضرب المثل تالاب تے کھوہ لائیے وہن جہاں گھٹے اللہ ہُو وچّوں

مُشکل الفاظ: پیڑ: نقش پا، قدم کا نشان۔سوہ: سراغ، خبر، اطلاع۔ضرب المثل: کہاوت، بزرگوں کی نپی تلی بات۔وہن: جہاں کھٹے: وہن کھٹن، نفع حاصل کرنا۔

تَرجُمَہ: عشق ایک ایسا شاہسوار ہے کہ جو پیدا ہوتے ہی پیچھے لگ جاتا ہے۔یہ انسان کا ایسا پیچھا کرتا ہے کہ جیسے چُرائے ہوئے مال کا سراغ چور کے نقشِ پا کے نشانات سے لگ جاتا ہے۔مشہور کہاوت ہے کہ تالاب اور کنویں کے لگانے سے دنیا میں نام رہتا ہے اور بڑا ثواب ملتا ہے۔کہ جس کسی نے بھی فائدہ حاصل کیا ہے کارِ خیر سے ہی کیا ہے۔اللہ کا ذکر کرنے والے کو ہی فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی مجازی عشق میں سراسر نقصان ہے اور عشقِ حقیقی میں ہی فائدہ ہے۔

اُٹھی دِلوں جتّی نماز عشق پڑھیئے نیّت ٹُٹے نہ قیام رکوع وچّوں
یاری لائیکے کسے نوں دیئے ناں نفع کوئی ناہیں ڈنڈ ہُو وچّوں

مُشکل الفاظ: قیام: نماز میں کھڑا ہونا۔رکوع: نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر عاجزی سے جُھکنا۔ڈنڈ: شور۔شوروغل، زور سے آوازیں ہانکنا۔

تَرجُمَہ: جتّی (صاحباں) اپنے دل سے عشق کی نماز پڑھنے کے لئے اُٹھی اور اُس نے یہ نیّت دھار لی کہ قیام و رکوع بہتر طور پر ہو۔اُس نے یہ خیال کیا کہ یاری لگا کر کسی کو نہیں بتانا چاہئے کیونکہ شوروغل میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔جو کچھ کیا جائے خاموشی سے کیا جائے تو بہت زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

لگی خان سردار نال کرن گلاں انجام ویکھیئے کیہ جستجو وچّوں
موجاں پیار دیاں پیار نال کرتوں وصول حاصل کیہ اگلی وجوہ وچّوں

مُشکل الفاظ: وصول: پانا، حاصل کرنا۔ وجوہ: واحد وجہ، باعث، سبب۔

تَرْجُمَہ: صاحباں پھر خان سردار (مرزا جاٹ) سے کچھ اس طرح کی باتیں کرنے لگ گئی کہ اب دیکھیں کہ اس جستجو سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟ یعنی ہمارے عشق کا کیا انجام ہوتا ہے۔ تم اس پیار کی موج بہار پیار سے ہی لُوٹو اور اگلی وجوہات سے متعلق مجھ سے مت پوچھو کہ آئندہ کیا ہوگا یا ہونے والا ہے؟

ہیر رانجھے ملی صاحباں ملی مرزے عاشق مجاز نے سیالاندی سُو وچّوں
بوس و کنار ہو دونویں مدہوش ہوئے آئی ہور دی ہور خوشبو وچّوں

مُشکل الفاظ: سُو: جنا پا، جنم۔ بوس و کنار: چوما چاٹی۔ مدہوش: بے سُدھ، بے ہوش۔

تَرْجُمَہ: رانجھے کو ہیر مل گئی اور مجازی عاشق مرزے کو صاحباں ملی جس نے سیال قوم سے جنم لیا۔ دونوں ہی بوس و کنار سے مست و بیہوش ہو گئے اور اُن دونوں میں سے اور ہی طرح کی خوشبو آنے لگی۔

گلاب موتیا سُنگھ جی خوش ہوندا دل بیزار نجاست بَدبُو وچّوں
مولا شاہ نال روسیاں جنگ ہندا فوج روم دی اُٹھ پئی جُو وچّوں

مُشکل الفاظ: موتیا: ایک بہت خوشبو دار سفید رنگ کا پھول۔ سُنگھ: سونگھنا۔

تَرْجُمَہ: گلاب اور موتیئے کے پھولوں کو سونگھ کر جی خوش ہوتا ہے اور گندگی و بدبو سے دل بیزار ہو جاتا ہے۔ اے مولا شاہ! محبوب کے روٹھنے کے ساتھ عاشق اور محبوب کے درمیان اس طرح جنگ شروع ہو جاتی ہے کہ جس طرح روم سے فوج اُٹھ کر حملہ آور ہو جائے یعنی زبردست لڑائی ہوتی ہے۔

ہونے کی کوشش کرو، اگر تُو میرا دل ہے تو میں تیری جان ہوں۔ حوصلہ رکھو اور اندر سے ہمت و مردانگی سے کام لو۔

اچانک مار کے مہر دی تیغ مینوں ہے وے کالجہ لیو ای جوہ وچّوں
ویکھ ہتھ لا کے پیا دھڑک دا ای دَس لیا کیہ توں لیہدے کھو وچّوں

مُشکل الفاظ: مہر: محبت۔ تیغ: تلوار، کالجہ: جگر، کلیجہ، حوصلہ۔ جوہ: نکال لینا۔ کھو: ڈر، خوف۔

تَرجُمَہ: تُو نے اچانک مجھ پر مہر و محبت کی تلوار مار کر میرے اندر سے میرا کلیجہ (حوصلہ) نکال لیا ہے۔ ذرا تم ہاتھ تو لگا کر دیکھو کہ یہ کس طرح، کس طور دھڑک رہا ہے۔ آخر تجھے اس طرح کی مجھ پر کیفیت طاری کر کے کیا ملا ہے؟

ہُن ناں جائیں نہ توں دانا آباد اَڑیا ساڈے کول رہو کھاں پچّا ہو وچّوں
تیرا ہتھ وَجا نتھ وِنگی ہو گئی ڈراں ماں مارے کر وروِدھ وچّوں

مُشکل الفاظ: دانا آباد: مرزا جاٹ کا گاؤں۔ اَڑیا: ارے، عورتوں کا کلمۂ مخاطب۔ وروِدھ: غصّہ، مخالفت، ناراضی۔

تَرجُمَہ: ارے (مرزا)! اب تم اپنے گاؤں دانا آباد مت جانا اور اب تم اندر سے مضبوط ہو کر یہیں ہمارے پاس ہی رہو۔ تمہارا ہاتھ لگا اور میری نتھلی ٹیڑھی ہو گئی، اب میں بڑی فکر میں ہوں کہ کہیں میری ماں غصّے میں آ کر مجھے مارے نہ، مجھ پر غضب نہ ڈھائے۔

گل دوہاں دے وِچ رہے مرزیا وے فائدہ کوئی ناں تیسرے ڈھو وچّوں
یاری لائیکے دَغا نہ کریں جٹّا مولا ضامن دے کریں مت دھو وچّوں

مُشکل الفاظ: ڈھو: آسرا، سہارا، کوئی تیسرا شخص۔ مت: مبادا، ایسا نہ ہو کہ۔ دھو: دھوکا۔

تَرجُمَہ: ارے مرزا! دیکھ یہ بات ہم دونوں کے بیچ میں ہی رہے اور کسی تیسرے کو اس کا پتا نہ چلے کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہو گا بلکہ ہمیں سخت نقصان پہنچے گا اور ہاں

ایک بات اور کہہ دیکھ مجھ سے بیوفائی مت کرنا۔تم مولا کوضامن دے دو (مولا سے مراد اللہ تعالیٰ) کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مجھ سے دھوکا کرو۔

دربیان قول قرار کردن مرزا با صاحباں

(مرزا و صاحباں کے عہد و پیماں باندھنے کا بیان)

ضامن مرزے نے ربّ رسولؐ دِتا صاحباں رکھیا ہتھ قرآن اُتے
پکّے دوہاں نے قول قرار کیتے شاہد ہوئے فرشتے اَسمان اُتے

مُشکل الفاظ: ضامن: ضمانت دینے والا،شاہد،گواہ۔

تَرجُمَہ: مرزا نے اپنا ضامن اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو دیا اور صاحباں نے بھی قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی۔اسطرح دونوں (مرزا اور صاحباں) نے ہی بڑے پختہ عہد و پیمان باندھے۔ان دونوں کے عہد و پیمان باندھنے کے آسمان پر فرشتے گواہ ٹھہرے۔

مُلّاں نال سبب اِتفاقِ حُسنہ گیا کسے دے ساتے موکان اُتے
جٹّی جٹ نوں مُجرا میل گیا ویلا گلاں کرن کھڑے عشق آن اُتے

مُشکل الفاظ: اتفاقِ حُسنہ: حُسنِ اتفاق سے۔ساتے: ساتا: مرنے کے بعد ساتویں روز کا ختم۔موکان/مکان: موت واقع ہونا،فاتحہ کے لئے جانا۔مُجرا: وقت،موقع۔

تَرجُمَہ: مسجد کے مولوی صاحب حُسنِ اتفاق سے ایک دن کسی مرگ پر فاتحہ (ساتویں کا ختم) کیلئے چلے گئے۔تو مرزا اور صاحباں کو موقعہ مل گیا۔دونوں نے حُسن و عشق کی خوب جی بھر کے باتیں کیں اور ایک دوسرے کو خوب پیار کیا۔

اوہ نہ اُوپریاں دے کدی کم ہوندے کم ہوندے جو جان پچھان اُتے
جہڑیاں ویہرن سو مجھیں گڑہندیاں نی بیڑے ترن نہ لٹھے طوفان اُتے

مُشکل الفاظ: اوپریاں: واحد اُوپرا،غیر، بیگانے۔ویہرن/ویہرنا: مستی پر آنا،شہوت پر آنا۔ناراض ہونا،مکر جانا۔گڑہندیاں: گڑھن مصدر سے نرمویشی کا مادہ،مویشی کو

حاملہ کرنا، مباشرت کرنا۔

تَــرْجُـمَة: غیروں اور بیگانوں کے کبھی کام نہیں ہوتے۔ جان پہچان ہو تو کام سر انجام پاتے ہیں اور جو بھینسیں شہوت پر آتی ہیں۔ اُن کو بھینسے حاملہ کر ڈالتے ہیں۔ جب شدید طوفان برپا ہو تو پھر بیڑے کبھی نہیں تیرا کرتے بلکہ غرق ہو جایا کرتے ہیں۔

صاحباں قسم قرآن مجید کھادی ہتّھ اپنا ہتّھ رکھ خان اُتّے
یاری لائیکے توڑاں جے مرزیا میں ڈھوئی محشر نہ ڈھوئے جہان اُتّے

مُشکل الفاظ: خان: مراد مرزا۔ ڈھوئی: رسائی، سہارا۔ ڈھوے: ملے، پہنچے۔ محشر: روزِ محشر، مرنے کے بعد جب حساب کتاب ہوگا۔

تَـرْجُـمَة: صاحباں نے قرآن مجید کی قسم کھائی اور اپنا ہاتھ مرزا کے ہاتھ پر رکھ کر یہ عہد کیا کہ اگر میں یاری لگا کر توڑوں تو اسے مرزا اس جہان میں تو کیا روزِ محشر بھی کہیں ٹھکانہ (سہارا) نہ ملے۔ دونوں جہانوں میں میرا بُرا ہو۔

کھلّاں دُھوندیاں تے لوہے تپن جدوں سفّاں وجدیاں آہرن ودان اُتّے
عِلم عشق ناواقف اُٹھ نَس جاندے چِنگاں پیندیاں پیر و جوان اُتّے

مُشکل الفاظ: کھلّاں: واحد کھل، کھال۔ دُھوندیاں: دھوہن/دھوہنا، کھینچنا، گھسیٹنا۔ آہرن: نہانی جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں۔ ودان: بڑا ہتھوڑا۔ چِنگاں: چِنگاریاں۔ پیر: بوڑھا۔

تَـرْجُـمَة: اس عشق میں کھالیں کھنچوانا پڑتی ہیں اور جو لوہا گرم ہو جاتا ہے تو پھر نہانی پر ہتھوڑے کی ضربیں پڑتی ہیں۔ عشق کے عِلم سے جو ناواقف ہوتے ہیں وہ اُٹھ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں مگر آتشِ عشق کی چنگاریاں پیر و جوان پر پڑتی ہیں یعنی عشق سے کوئی انسان خالی نہیں ہے۔

جواب صاحباں (صاحباں کا جواب)

جواب جتّی دِتّا ایہہ کیہ آکھیا توں ڈوراں سُٹ کھاں ربّ رحمان اُتّے
کوئی نہ ڈکّن والا کوئی نہ ڈک سکے ورکھا ہووے جد وسّون ویران اُتّے

مُشکل الفاظ: ڈوراں: ڈور کی جمع، آسیں، امیدیں۔ سٹ: باندھنا، پھینکنا، لگانا۔ ورکھا: برکھا، برسات۔

تَـرْجُمَة: صاحباں نے جواب دیا کہ تُو نے یہ کیا کہا ہے؟ اُس اللہ پر بھروسہ رکھو۔ جب برسات ہوتی ہے تو وہ ہر جگہ اور ہر ایک مقام پر ہوتی ہے اور اُسے کوئی بھی روکنے والا نہیں اور نہ کوئی روک سکتا ہے۔ پھر ہر جگہ پر ہی ہریالی اور شادابی آتی ہے۔ ویرانے ہنسنے لگتے ہیں یعنی اس کی رحمت ہر ایک کے لئے ہے۔ مایوسی گناہ ہے۔

صدقے ہوئی قربان صد بار ہوساں صدقے ہوئیاں جوں گُجریاں کاہن اُتّے
ویر میر شمیر جے لاہد ہوسی سہہ کجھ جھلاں گی اپنی جان اُتّے

مُشکل الفاظ: صد بار: سو بار۔ گُجریاں: گوالنیں، دودھ بیچنے والیاں، کرشن جی کی محبوبائیں۔ کاہن: کرشن جی، ہندوؤں کے اوتار۔ میر شمیر: صاحباں کے بھائی۔ لاہد/لادھ: خبر، چوری ہونے کی بروقت خبر۔

تَـرْجُمَة: میں تجھ پر اسلئے تصدّق ہوتی جارہی ہوں اور سو بار ہونگی جس طرح کہ گجریاں اپنے کرشن پر ہوتی تھیں اور اگر ہمارے اس عشق کی خبر میرے بھائیوں میر شمیر کو ہوگئی تو پھر جو کچھ بھی ہوگا اپنی جان پر جھیلوں گی۔ تم اس کی کوئی فکر نہ کرو جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

بھوں بھانڈا ڈنگر ڈھور چھڈ وَگے اوکڑ ایکڑ جد پوے کرسان اُتّے
میں تے نسدی نہ، توں نہ نس جاویں صیقل تیغاں ویکھ ہوندیاں سان اُتّے

مُشکل الفاظ: بھوں: زمین۔ بھانڈا: برتن۔ بھون بھانڈا: جائیداد وغیرہ۔ ڈھور: جانور، مویشی۔ وَگے: وَگن مصدر سے چلے جانا۔ اوکڑ: مشکل، مصیبت۔ ایکڑ: وہ بیگھے اراضی (زمین کا ماپ) کرسان: کسان۔ صیقل: جو زنگ صاف کرنے کے بعد

پیدا ہو۔

تَــرْجُــمَة: جب کوئی بھی کسان مشکلات و مصائب کا شکار ہو جاتا ہے تو پھر اُسکے پاس کوئی جائیداد وغیرہ نہیں رہتی۔ یہاں تک کہ چوپائے اور مویشی بھی اُسکے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔ لیکن میں تو نہیں بھاگوں گی۔ ہاں تم تلواریں سان پر لگتی دیکھ کر مت بھاگ جانا۔

مُلّاں آیا میت ہڑتال ہوئی لگے سبق پڑھنے اپنے دھیان اُتّے
بکّی لبھ کتوں مولا شاہ سائیں پلدی کٹھے بُجھے کہڑی تھان اُتّے

مُشکل الفاظ: بکّی: مرزا کی مشہور گھوڑی کا نام (جو مرزا کو پانچ پیروں نے عطا کی تھی)۔

تَــرْجُمَة: مولوی صاحب مسجد میں آ گئے اور اُن کے آنے پر ہر کوئی خاموش ہو گیا اور مرزا و صاحباں کے عہد و پیمان کا سلسلہ بھی بند ہوا۔ سبھی طالب علم بڑے دھیان سے اپنا سبق پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ اے مولا شاہ سائیں! تو کہیں سے بکّی کو ڈھونڈ ھلاؤ۔ نجانے وہ کہاں پل رہی ہے اور کس جگہ پر باندھی ہوئی ہے؟

ایضاً (اُسی طرح)

مشکل عدم دے وچ شکار کھیڈن گھوڑا پھرے نہ لامکان اُتّے
بندوقاں تیر بن پتے دے لگن کنھوں شست بنھ کے مار نشان اُتّے

مُشکل الفاظ: عدم: نیستی، وجود کی ضد، مرنے کے بعد کا عالم۔ لامکان: جہاں کوئی مکان نہ ہو یا جس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو۔ شست: نشانہ۔

تَرْجُمَة: گویا ابھی وہ دونوں (مرزا اور صاحباں) عالم عدم میں ہی شکار کھیل رہے تھے اور لامکان پر گھوڑا انہیں پھیر رہا تھا۔ تیر اور بندوق کی گولی پتے کے بغیر کسے لگتے ہیں۔ اس کے لئے شست باندھنا ضروری ہے۔ مطلب یہ کہ وہ خیالوں ہی خیالوں میں پلاؤ پکا رہے تھے۔

جٹی جٹ نوں اَجے نہ دُکھ کوئی مسیتے پڑھن گھر ہک مکان اُتے
سودا نِت کرے جٹی مولا سائیں اُچابت مرزے دی گھت دُکان اُتے

مُشکل الفاظ: ہک: ایک، نِت، ہمیشہ، چھاتی۔ گھت: ڈال کر۔ اُچابت: اُدھار سودا لینا۔

تَرجُمَہ: ابھی صاحباں اور مرزا کو کوئی دُکھ نہیں تھا۔ ابھی تو وہ مسجد میں پڑھ رہے تھے اور ایک ہی گھر میں رہ رہے تھے۔ اے مولا شاہ سائیں! صاحباں ہمیشہ مرزے سے زبانی کلامی سودا کرتی تھی یعنی ابھی تو عہد و پیماں ہی ہو رہے تھے اور عملاً کسی کی آزمائش کا وقت نہیں آیا تھا۔ پیار نبھانے کی قسمیں کھا رہے تھے اور قول و قرار کر رہے تھے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

نکلے سوتکوں باہر بلوغت وچّوں جٹ گھبرو، ہوئی مُیار جٹی
میر شمیر نال مرزا شکار کھیڈے گھر دے کم لگی کاروبار جٹی

مُشکل الفاظ: سوتکوں: سوتک کی جمع، سوتک سے، پیدائش سے۔ بلوغت: جوانی کی عمر کو پہنچنا۔ گھبرو: جوان۔ مُیار: جوان عورت۔

تَرجُمَہ: اور جب دونوں پیدائش سے ہوتے ہوتے بلوغت کی عمر تک پہنچے تو مرزا خوب جوان ہوا اور صاحباں بڑی خوبصورت جوان نکلی۔ اب مرزا میر شمیر کے ساتھ شکار کھیلتا تھا اور صاحباں گھر کا کام کاج کرتی تھی۔

جٹ نیزے بازی تیر اندازی کھیڈے، کشیدہ چرخہ کتے بانہہ اولار جٹی
کسے وقت اتفاق دے نال مرزے گلّاں چوری چُھپی کر دی چار جٹی

مُشکل الفاظ: کشیدہ: کڑھائی کا کام، اُولار: جھکاؤ۔

تَرجُمَہ: مرزا نیزہ بازی و تیر اندازی کرتا تھا اور صاحباں کشیدہ کاری کرتی تھی اور اپنے بازو جھکا کر (بڑے ناز سے) چرخہ کاتتی تھی اور کبھی کبھی چوری چُھپے اتفاق سے

جب کبھی موقعہ ملتا تھا تو مرزا سے دو چار پیار بھری باتیں کر لیتی تھی۔

جٹ اَگھاں توں اوہلے جے کدی ہووے لبھدی دائرے میت گھر بار جٹی
جٹ چونپڑ شطرنج دی کھیڈے بازی، گنتے گوہیاں دے بیٹھ بھنڈ ہار جٹی

مُشکل الفاظ: اوہلے/اوہلے: اوٹ میں، پردے میں۔ دائرے: دارا، تکیہ، چوپال، بیٹھک۔ چونپڑ: چوپٹ، ایک کھیل۔ بھنڈ ہار: بھنڈار: عورتوں کے مل کر چرخہ کاتنے کی جگہ، مجلس، بزم۔

تَرجُمَہ: اگر کبھی مرزا صاحباں کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا تو وہ اُسے کبھی مسجد میں ڈھونڈتی، کبھی دارے میں اور کبھی گھر بار میں۔ مرزا جاٹ کبھی چوپٹ کھیلتا اور کبھی شطرنج کی بازی لگاتا اور صاحباں عورتوں کی مجلس میں بیٹھی چرخہ کاتتی تھی۔

شکار کھیڈن گئے کدی اندھیرا ہووے روندی کرے نہ صبر قرار جٹی
پیر شہید دے چورمے پئ سُکھے دیوے خضر سُکھے خاطر یار جٹی

مُشکل الفاظ: چورمے: مالیدہ: ایک قسم کی چُوری، چورما۔ سُکھے: منت ماننے۔ دِیوے: دِیوا کی جمع، دیا، چراغ۔

تَرجُمَہ: کبھی مرزا کو شکار کھیلتے ہوئے دیر سویر ہو جاتی تو صاحباں رونے لگ جاتی اور اُسے ایک پل بھی صبر و قرار نہ آتا اور وہ اپنے یار کی خاطر کبھی پیر شہید کی منّت مانتی اور کبھی حضرت خضرؑ کے چراغ جلانے کی منّت مانتی کہ وہ صحیح سلامت گھر واپس لوٹ آئے۔

نظر پوے پے اوڑتے مینہہ جاندا دُکھ سُکھ بیٹھ کے کرے اظہار جٹی
کہڑے کھوہ بُڑ گئے اج دیر ہوئی روندی اُتھے ساہ کرے گفتار جٹی

مُشکل الفاظ: اوڑ: بارش کی کمی۔ مینہہ: بارش۔ بُڑ گئے: ڈوب گئے۔ اُتھے ساہ: سانس کا مشکل ہونا، اکھڑنا۔ گفتار: گفتگو، بات چیت۔

تَرجُمَہ: اگر کبھی خشک سالی ہو جائے تو برسات ہو جاتی ہے یعنی مشکل کے بعد آسانی اور دُکھ کے بعد سُکھ ضرور ملتا ہے۔ صاحباں بیٹھ کر اس طرح کی باتیں کرنے

لگتی اور دل ہی دل میں کہتی کہ نجانے وہ (مرزا) کہاں ڈوب گئے ہیں۔ آج بہت دیر ہوگئی ہے۔ وہ ایسے موقع پر اسی طرح کی باتیں کرتی اور بڑی مشکل سے اُکھڑے اُکھڑے سانس لیتی۔

گھڑی پل وچھوڑا نہ جھل سکے ڈاڈھا جٹ نال پے گیا پیار جٹی
یار دِسّے نہ چت اُداس ہوندا پئے جاندا اندھیر غُبار جٹی

مُشکل الفاظ: جھل سکے: برداشت کر سکے۔ ڈاڈھا: بہت زیادہ، سخت۔ چت: دل۔

تَرجُمَہ: وہ (صاحباں) اپنے محبوب (مرزا) سے گھڑی پل کی جدائی بھی برداشت نہ کر پاتی کیونکہ اُسے اب مرزا سے بہت زیادہ پیار ہو چکا تھا، اگر ایک لمحے کے لئے بھی اُسے اُس کا محبوب دکھائی نہ دیتا تھا تو اُس کا دل سخت اداس ہو جاتا اور اُس کے لئے جہان میں اندھیر پڑ جاتا تھا۔

کل عشق پئی جٹ نوں دین لوری وچ بنی وسیلہ سردار جٹی
جاگن سُون استیفا تے روٹی پانی کوئی سِک نہ سِک دیدار جٹی

مُشکل الفاظ: کل: قضاء، گزشتہ یا اگلا دن۔ ہونی: مصیبت۔ استیفا: ختم ہوا۔ سِک: اُمید، آرزو، آس۔

تَرجُمَہ: قضائے عشق مرزا کو جھولا جھلا رہی تھی۔ اور بیچ میں صاحباں اک وسیلہ بنی ہوتی تھی۔ اُسے اب جاگنا اور سونا بھول چکا تھا اور نہ بھوک پیاس لگتی تھی۔ اُسکی تو اب ایک ہی آرزو تھی کہ بس اُس کے محبوب کا دیدار ہو جائے۔ وہ ہر وقت مرزا کو ہی دیکھتی رہے۔

جاندی جان پئے جان، دے وچ جاندی وِکھے مُکھڑا لے اکوار جٹی
نمازاں سَت اَتے سَت حج ہُندے نمازی حاجیاں دِسّے جی نار جٹی

مُشکل الفاظ: مکھڑا: چہرہ۔ سَت: سات۔ نار: عورت، آگ۔

تَرجُمَہ: وہ (مرزا) کہیں چلا جاتا تھا تو صاحباں کی جان نکل جاتی تھی اور جب وہ ایک بار اُسکا چہرہ دیکھ لیتی تھی تو گویا اُسکے تن بدن میں جان پڑ جاتی تھی۔ وہ حاجیوں

اور نمازیوں کو بتاتی تھی کہ محبوب کا چہرہ دیکھنے سے سات نمازوں اور سات حج کا ثواب ملتا ہے۔

اجسام مصطفیٰؐ کول حیات ہوندے اُمت بخشا وِسدے اَستغفار جتّی
حضرت عیسیٰ جے صاحباں نوں ویکھ لیندے وِسدا کل اَسمان اسرار جتّی

مُشکل الفاظ: اجسام: واحد جسم، مُردے۔ مصطفیٰ: نبی کریمؐ (اللہ کے آخری رسولؐ) حیات: زندہ، زندگی۔ اسرار: سر (راز) کی جمع۔

تَرجُمَہ: نبی کریم ﷺ کے ہاں مُردے زندگی پاتے اور سارے اُمتی انکی سفارش سے بخشش پاتے ہیں۔ توبہ استغفار جتّی (صاحباں) بھی حیات آفرین حُسن کی مالک تھی۔ مطلب یہ کہ وہ بہت ہی حُسین تھی۔ اسقدر کہ اگر حضرت عیسیٰ بھی اُس کے حیاتِ آفرین اور اسرار گزین حُسن کو دیکھ لیتے تو آسمان کے تمام سربستہ اسرار آشکار کر دیتے یعنی صاحباں انتہائی حُسین و جمیل عورت تھی۔

خدا آپ جے ویکھ دا صاحباں نوں ساری دنیا سُدا اُتوں وار جتّی
ابوجہل جے کر اوہدوں کھیوے ہوندا کلمہ ویکھ پڑھدا سو سو وار جتّی

مُشکل الفاظ: ابوجہل: حضرت محمد ﷺ کا ایک چچا جو حضورؐ کا بہت بڑا اور بُرا دشمن تھا، آخر کار جنگِ بدر میں مارا گیا۔ کھیوے: صاحباں کا گاؤں۔

تَرجُمَہ: اور اگر خدا خود صاحباں کو دیکھ لیتا تو وہ بھی اس پر سے اپنی پوری کائنات نچھاور کر دیتا اور اگر ابوجہل اس وقت کھیوے میں ہوتا اور اس حُسن کرشمہ ساز کا نظارہ کرتا تو مست و مخمور ہو جاتا اور سو سو بار صاحباں کا کلمہ پڑھتا۔ ایمان لے آتا (مولا شاہ یہ کہہ رہے ہیں، کہ چونکہ تمام کائنات کا حُسن اُس حُسنِ حقیقی ہی کا تو ہے مگر یہ حُسن اللہ تعالیٰ نے کسی کسی کو ہی دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ اِس حقیقی حُسن سے پورا بخرہ رکھتے تھے مگر اُن کا حُسن پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر ابوجہل آپ ﷺ کے کامل حُسن کا نظارہ کر لیتا تو پھر ضرور آپ ﷺ کا کلمہ پڑھ لیتا مگر اُس کی آنکھیں

نبی کریم ﷺ کی پاک صورت میں اُس حقیقی حُسن کی جھلک دیکھنے سے محروم رہیں)۔

قبر آدم نوں سجدہ ابلیس کردا ویکھ فرشتیاں دیندا اَخبار جٹی
قاضی ہوندے برہمن پیر پادری کول ہوندے ایمان چھڈ دے ویکھ یکبار جٹی

مُشکل الفاظ: آدم: حضرت آدمؑ۔ ابلیس: شیطان۔ اخبار: خبر کی جمع۔ برہمن: پنڈت، ہندوؤں کا عالم۔ یکبار: ایک بار۔

تَرجُمَہ: ابلیس حضرت آدمؑ کی قبر کو سجدہ ضرور کرتا اور اُسے دیکھ کر فرشتوں کو خبر دیتا۔ قاضی، پنڈت اور پیر، پادری اگر دیکھ لیتے تو سب مکمل طور پر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو ڈالتے۔ یہ اسی حُسن حقیقی کی ہی بات ہو رہی ہے (بظاہر صاحباں کے حُسن کی بات ہے۔

موٹا تازہ ہوندا ویکھ میاں مجنوں بُھلا دیندا لیلیٰ کجل دھار جٹی
کول مولا شاہ ہوندا نال ہتھ اپنے مونگر لسّی دا دیندی نتار جٹی

مُشکل الفاظ: لیلیٰ: مجنوں کی معشوقہ۔ کجل دھار: کاجل کی دھاری۔ مونگر: دھات کا ایک برتن۔ نتار: میل کچیل سے صاف، نتھار کر۔

تَرجُمَہ: اگر میاں مجنوں (لیلیٰ کا عشق) جٹی (صاحباں) کے کاجل کی دھار دیکھ لیتا تو اپنی لیلیٰ کی آنکھیں بھول جاتا اور موٹا تازہ ہو جاتا، اگر کہیں اُس کے پاس مولا شاہ ہوتا تو جٹی ایک بڑا سارا برتن صاف ستھرا لسّی کا بھر کر دیتی۔

کئی دن نہ کسے نوں خبر ہوئی کر دی رہی سی موج بہار جٹی
گھٹاں اُٹھیاں تے لوکاں لاہد ہوئی مولا چڑھی کشمیر دی دَھار جٹی

مُشکل الفاظ: لاہد/لادھ: خبر، چوری کی بروقت خبر۔ دھار: دھاڑ، فوج، لشکر۔ کشمیر دی دَھار: کشمیری حُسن، دودھ۔

تَرجُمَہ: کئی دن تک کسی کو بھی مرزا جاٹ اور صاحباں کے خفیہ عشق کی کوئی خبر نہ ہوئی اور صاحباں خوب موج بہار کرتی رہی۔ آخر جب گھٹائیں اُٹھیں تو لوگوں کو خبر

ہوئی تو اے مولا شاہ! پھر پتا چلا کہ یہ تو کشمیر کی دھار (حسین جٹی) چڑھ آئی ہے یعنی سب کو خبر ہو گئی ہے اور یوں صاحباں رُسوا ہونے لگی۔

دربیان مشہور شُدن خبر از عشق مرزا صاحباں

(مرزا صاحباں کے عشق کی خبر کے مشہور ہونے کا بیان)

مرزا صاحباں نہ وچھڑے ہک گھڑی دوہاں نوں حلقہ بگوش کر دا
عشق عاشقاں دا لوہو ائیوں پیندا سیمرغ جیوں ہاتھیاں نوش کر دا

مُشکل الفاظ: ہک: ایک، چھاتی، حلقہ بگوش۔ فرماں بردار: غلام۔ لوہو: لہو، خون۔ ائیوں: اس طرح، یوں۔ سیمرغ: ایک بہت بڑے پرندے کا نام۔ عنقا کو بھی کہتے ہیں۔ فرضی پرندہ۔ نوش: نوش کرنا، پینا، کھانا۔

تَرجُمَہ: عشق نے مرزا اور صاحباں کو ایک دوسرے کا اس طرح حلقہ بگوش کر ڈالا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ایک لمحے کے لئے بھی جدا نہ ہوتے۔ عشق عشاق کا خون اس طرح پیتا ہے کہ جیسے سیمرغ ہاتھیوں کو ہضم کر جاتا ہے۔

عشق شہوتی دارو پی جاندا بہتا اوہدا عشق اوہنوں چا بیہوش کر دا
خبر اپنی خبر معشوق دی نہ اَٹھ پہر نہ مُڑ کے پھر ہوش کر دا

مُشکل الفاظ: شہوتی: جو بہت زیادہ خواہش جماع رکھتا ہو۔ رو: بہاؤ، دھارا، رس۔

تَرجُمَہ: جماع کی خواہش رکھنے والے کا عشق رس پی جاتا ہے اور اُس کا عشق اُسے بیہوش کر ڈالتا ہے یعنی اُسے یہ ہوش ہی نہیں رہتا کہ جنسیت کیا چیز ہے اور جسمانی منعفت ولذّت کسے کہتے ہیں۔ عشق میں تو عاشق کو اپنی خبر بھی نہیں رہتی معشوق کا کیا پتا چلے گا؟ آٹھوں پہر ہی ہوش نہیں آتا۔

یار اوہناں دی گل سُنا کوئی جنہاں ملن ولوں فراموش کر دا
پہلاں گوڑھی محبت پیار پا کے دھکّے مار پھر خانہ بدوش کر دا

مُشکل الفاظ: فراموش: بھلا دینا، بھولنا۔ گوڑھی: گہری۔ خانہ بدوش: آوارہ و پریشان، جوکسی ایک جگہ گھر بسا کر نہ رہے۔

تَرجُمَہ: اے یار! تُو مجھے کچھ ان لوگوں کی بات سُنا کہ جن کو عشق ہر کسی سے ملنے کو فراموش کر ڈالتا ہے۔ پہلے پہلے تو بڑی گہری محبت اور شدید پیار کرتا ہے اور پھر اُن لوگوں کو دھکّے دیتا ہے اور خانہ بدوش کر کے رکھ دیتا ہے۔

عشق دھونی دھکھی جٹّی جٹ والی اک دوسرا گل وچ گوش کر دا
کجھ دیاں کجھ گلاں کر دے رَن مُنڈے غصہ سیالاندے دِلاں وچ جوش کر دا

مُشکل الفاظ: دھونی: دھواں، جلتی ہوئی آگ کا دھواں (سادھوؤں اور فقیروں کا الاؤ) دھکھی: سلگی۔ رن: عورت، گوش، کان۔

تَرجُمَہ: مرزا اور صاحباں نے عشق کا الاؤ سلگا رکھا ہے اور ایک دوسرے کی بات کان لگا کر سنتے ہیں۔ لیکن لڑکے اور عورتیں (لڑکیاں) کچھ کی کچھ باتیں کر رہے ہیں اور سیالوں کے غصے میں جوش پیدا ہو چکا ہے یعنی مرزا اور صاحباں کے عشق کی بات اب عام ہونے لگی ہے اور رسوائی ہو رہی ہے۔

سُن کے صاحباں مرزا فکر غم ڈُبّے عشق رنگ وسار دے پوش کر دا
مار ڈھول دونویں مولا ذبح کیتے شکاری ہرن جیوں ذبح خرگوش کر دا

مُشکل الفاظ: وسار: ہلدی، زرد رنگ۔ پوش: چمڑا، جلد، کھال۔

تَرجُمَہ: جب مرزا اور صاحبان کو لوگوں کی ان باتوں کا پتا چلا تو وہ دونوں بڑے فکر مند ہو گئے اور پریشانی میں ڈوب گئے۔ یہ عشق بہت ہی بُری چیز ہے جو کہ آدمی کی جلد کو ہلدی کی طرح زرد کر ڈالتا ہے۔ اے مولا شاہ: عشق نے ان دونوں کو علی الاعلان ذبح کر ڈالا جس طرح کہ کوئی شکاری ہرن اور خرگوش کو ذبح کرتا ہے۔

در بیان آمدن محرم راز نزد صاحباں و پُرسیدن حالِ او و تسلّی دادن صاحباں را

(محرم راز کا صاحباں کے پاس آنے، اُسکا حال پوچھنے اور اُسے تسلّی دینے کا بیان)

اِک نائیاں دی چھوکری سُگھڑ سُندر راز دار بے عقل دی کوٹ پیاری
شہرت سُن کے آ صاحباں دے پاس بیٹھی لگی کرن گلاں گھوٹ گھوٹ پیاری

مُشکل الفاظ: چھوکری: لڑکی، دوشیزہ۔ سُگھڑ: سمجھدار، سلیقہ شعار۔ سُندر: خوبصورت: کوٹ: قلعہ۔ گھوٹ گھوٹ: گُریدگُرید کر، نپی تلی باتیں، حل کر کے، رگڑ رگڑ کر۔

تَرجُمَہ: نائیوں کی ایک لڑکی جو کہ بڑی سلیقہ شعار اور خوبصورت و پیاری ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی عقلمند بھی تھی، وہ اُن کی شہرت سُن کر صاحباں کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور اُس سے نپی تلی باتیں کرنے لگ گئی۔

بھیڑے لوک بھیڑیاں کرن گلاں پُچھے صاحباں نوں سٹ سوٹ پیاری
جھوٹھ سچ کہے کھرل دا سنیہا تینوں لگّی کالجے تے سُن کے چوٹ پیاری

مُشکل الفاظ: بھیڑے: بُرے، گندے۔ سٹ: سازش، گٹھ جوڑ۔ سوٹ: پھینکنے کا فعل اور اُسکی حالت۔ سٹ سوٹ: فریب دینے والی باتیں، لگی لپٹی۔ کھرل: مرزا جاٹ، سنیہا: پیغام، اطلاع۔ کالجے: کالجہ، کلیجہ، جگر۔ چوٹ: ضرب۔

تَرجُمَہ: وہ صاحباں سے لگی لپٹی باتیں کرتے ہوئے پوچھنے لگی کہ یہ بُرے لوگ کیا بُری باتیں بنا رہے ہیں؟ اُس نے جھوٹ سے اُسے کہا کہ میرے پاس مرزا کا پیغام ہے جو تمہارے لئے ہے۔ صاحباں نے جب یہ سُنا تو اُسکے جگر پر ایک زبردست چوٹ لگی اور وہ بڑی بیتاب سی ہو گئی۔

صاحباں لاہد سُن کے سچ گُم ہوئی بولی رکھ پھر ربّ دی اوٹ پیاری
لوکاں دی لوک جانن تیریاں تو ہیں جانے ہوسی کھوٹیئے دے وچ کھوٹ پیاری

مُشکل الفاظ: لاہد/لادھ: خبر، چوری کی بروقت خبر۔ سچ: آہستگی۔ اوٹ: پردہ، آسرا، سہارا۔

تَرجُمَہ: صاحباں پہلے تو یہ خبر سن کر گُم سی ہوگئی اور پھر اللہ پر بھروسہ کرتی ہوئی بولی کہ لوگوں کی باتیں تو لوگ ہی جانتے ہیں اور اے پیاری! تیری باتیں تو جانے کہ کھوٹے لوگوں میں ہی کھوٹ ہوتی ہے۔

تیری سونہہ خدا دی سچ سُنیاں ساتھوں نہ لُکا توں میٹ کے ہونٹھ پیاری
دھاڑا مار وڈانک چھوڑے وانی سانوں دَسّیں سوانک تے موٹھ پیاری

مُشکل الفاظ: میٹ کے: بند کر کے۔ ہونٹھ: ہونٹ، لب۔ دھاڑا: ڈاکہ، لوٹ مار۔ وڈانک: گندم کی ایک قسم۔ سوانک: ایک اناج جو بہت باریک ہوتا ہے۔ موٹھ: ایک اناج

تَرجُمَہ: تیری خدا کی قسم سچی ہے اور تُو نے جو کچھ سنا ہے سچ سُنا ہے اور اے پیاری تُو مجھ سے اپنے ہونٹ بند کر کے کچھ مت چُھپا کہ تُو نے عمدہ قسم کی گندم لوٹ لی ہے اور مجھے ادنیٰ قسم کا اناج بتا رہی ہے یعنی اصل باتیں تو تیرے پاس ہیں جنہیں تُو چھپا رہی ہے۔

لُوٹ آپ روپئے تے پونڈ مہراں رَدّی کاغذ دَسّیں سانوں نوٹ پیاری
یاری گل خوشبو نہ کدی لُکدی ڈِگّا آہلنے پوے نہ بوٹ پیاری

مُشکل الفاظ: پونڈ: سونے کا ایک سکّہ، جو ولایت میں چلتا ہے۔ مُہراں: مُہر، سکّہ، اشرفی۔ آہلنے: آہلنا، گھونسلہ۔ بوٹ: چڑیا یا کسی پرندے کا بے بال و پر بچّہ، نومولود۔ گُل: پھول۔

تَرجُمَہ: تم نے آپ خود تو روپئے، پونڈ اور اشرفیاں لوٹ لی ہیں اور مجھے رَدّی

کاغذ کے نوٹ بتا رہی ہو۔ یاری دوستی کی بات اور خوشبو کو کبھی بھی پردوں میں چھپایا نہیں جا سکتا اور جو کسی پرندے کا نومولود بچہ اپنے گھونسلے سے ایک بار نیچے گر جائے تو وہ دوبارہ کبھی اُس جگہ پر نہیں پہنچ پاتا بلکہ اکثر مر جاتا ہے۔

پاس عشق پور دے شہوت پور نگری وٹالے کول جویں دھرم کوٹ پیاری
یاری لا رکھ سامنا وانگ ترکاں غازی تھئے نہ بچھا نہہ نوں لوٹ پیاری

مُشکل الفاظ: شہوت: جماع کی خواہش، جنسیت۔ وٹالے: وٹالہ، مشرقی پنجاب کا مشہور قصبہ، شہر۔ دھرم کوٹ: یہ بھی ایک قصبے کا نام ہے۔ وٹالہ اور دھرم کوٹ قریب قریب ہیں۔ ترکاں: ترکی فوج، بہادر۔

تَرجُمَہ: عشق کے شہر کے پاس ہی شہوت کی بستی بھی ہے جس طرح کہ وٹالہ کے نزدیک ہی دھرم کوٹ واقع ہے (شاعر کا گاؤں) مطلب یہ کہ خالص اور سچی محبت کے ساتھ ساتھ غرض اور مطلب کی چاہت بھی موجود ہے جس طرح مجاز اور حقیقت قریب قریب ہی ہیں۔ ان کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ لیکن اے میری پیاری تُو گھبرا مت بلکہ بہادروں کی طرح مقابلہ کر۔ غازی بن اور پیچھے لوٹ کر آنے کی مت سوچ۔ ہمّت کر مشکلیں خود بخود آسان ہو جائیں گی۔

صاحباں آکھدی گلی جی کھنڈے ناہیں پنجاں پیراں دا دیاں گی روٹ پیاری
یار خان مرزا اِک وچھڑے ناں کسے گل نہ پھر توں روٹ پیاری

مُشکل الفاظ: کھنڈے ناہیں: پھیلے نہیں۔ عام نہ ہو۔ رسوائی نہ ہو۔ پنجاں پیراں: پانچ پیر، خواجہ خضرؑ، بابا فریدؒ، بہاؤ الدین زکریاؒ، جلال الدین بخاریؒ اور لعل شہباز قلندرؒ۔ روٹ: میٹھی گھی والی روٹی جسے توڑ کر چوری بنائی جاتی ہے۔ روٹ: روٹھ۔

تَرجُمَہ: صاحباں کہنے لگی کہ اے میری پیاری! یہ بات پھیلنی نہیں چاہیئے۔ میں پانچ پیروں کی نذر نیاز (میٹھی گھی والی روٹی پکا کر) دوں گی۔ میں تو بس یہ چاہتی ہو کہ میرا محبوب خان مرزا مجھ سے بچھڑے نہ، تُو مجھ سے مت رُوٹھ۔ میری کسی بات کا

بُرا مت منا۔

ربّ رسولؐ رکھے مارے کون بی بی دشمن چغل بخیلاں مونہہ پھوٹ پیاری
گنڈھے مولیاں کونگلو دئیں ہوکا ہٹ گھت کے سیو اخروٹ پیاری

مُشکل الفاظ: چُغل: چُغل خور، چغلی۔ پھوٹ: پھٹکار، لعنت۔ گنڈھے: پیاز۔ مولیاں: مولی کی جمع (ایک سبزی)۔ گونگلو: شلجم (ایک سبزی)۔ ہوکا: سودا یا سامان بیچنے کے لئے آواز لگانا۔ ہٹ: ہٹی، دکان۔ گھتکے: ڈال کر۔ سیو: سیب (ایک پھل)۔

تَرجُمَہ: اے بی بی! جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔ دشمن چغلخور اور بخیل پر لعنت ہے۔ اے میری پیاری! تُو اپنی دکان میں پیاز، مولی اور شلجم رکھ کر سیب اور اخروٹ کی آوازیں لگا رہی ہو؟ یہ کہاں کی دانشمندی ہے؟

جنہاں مقدّمے امرتسر نبیڑے نہ اپیل کر دے چیف کوٹ پیاری
جہدا نام عشق اوہ نہ کدی پچدا ہضم کُکڑاں کچ نہ پوٹ پیاری

مُشکل الفاظ: امرتسر: مشرقی پنجاب (بھارت) کا مشہور شہر (جہاں کے مولا شاہ رہنے والے ہیں)۔ چیف کوٹ: بڑی عدالت، ہائی کورٹ۔ کچ: کانچ۔ ککڑاں: ککڑ کی جمع، مرغ۔ پوٹ: پوٹا، پیٹ کی تھیلی، معدہ۔

تَرجُمَہ: جن کے مقدمے امرتسر میں ہی ختم ہو جائیں، اے پیاری! وہ ہائی کورٹ میں جا کر اپیل نہیں کرتے اور جس کا نام عشق ہے وہ کبھی ہضم نہیں ہوتا، یعنی کبھی چُھپائے نہیں چُھپتا ہے، جیسے کہ مرغوں کو کانچ کبھی ہضم نہیں ہوتا یعنی عشق کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس سے بڑے بڑے شہ زور پناہ مانگ جاتے ہیں۔

عِلم شعور پور کول وَسّے عقل نگری جویں دندے جھناں چنیوٹ پیاری
مولا شاہ نال کریں وَگاڑ نہ توں حالے معاملے دی ہوسی چھوٹ پیاری

مُشکل الفاظ: دندے: کنارے۔ جھناں: پنجاب کا مشہور دریائے چناب۔ معاملے: معاملہ، کیس، کاروبار۔ چھوٹ: رعایت، کمی، تخفیف۔

تَـــرْجُـــمَة: علم اور شعور کی نگری کے پاس ہی عقل کی بستی بھی ہے جس طرح کہ دریائے چناب کے کنارے پر چنیوٹ شہر آباد ہے۔ تُو مولا شاہ کے ساتھ مت بگاڑ ڈالنا۔ تجھے ابھی کئی معاملات میں رعایت حاصل ہوگی یعنی اگر کوئی بات تیری طرف سے ہو جائے تو ہو جائے مگر اُس کی طرف سے کچھ نہ ہوگا۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

اَسماء عشق اجسام نہ خبر کوئی خدا خبر نہ جیویں نہ دید دی جی
اَگ پانی دے جسم دی خبر ہے کیہ قدرت لکھے کون ربّ مجید دی جی

مُشکل الفاظ: اَسماء: اسم کی جمع، نام۔ اجسام: جسم کی جمع، وجود۔ نادید: نادیدہ، جو دیکھا نہ ہو۔ مجید: بزرگ و برتر۔

تَرْجُمَة: جس طرح نہ دیکھے ہوئے اللہ کی کسی کو کچھ خبر نہیں ہے اس طرح عشق کے ناموں اور اجسام (وجود) سے بھی کوئی باخبر نہیں ہے۔ آگ اور پانی کے جسم کی کسے خبر ہے؟ کون جانتا ہے اور کون اللہ وتبارک تعالیٰ کی قدرت بیان کر سکتا ہے؟

پَون اَگ دی جسم دی خبر ناہیں خبر تاپ نہ درد شدید دی جی
مال خبر دلّالاں نہ خریداراں تے سوداگراں خبر خرید دی جی

مُشکل الفاظ: پَون: ہوا۔ تاپ: بخار، حرارت۔ شدید: سخت، زیادہ۔ دلّالاں: دلّال، کمیشن ایجنٹ۔

تَـــرْجُمَة: ہوا، آگ اور جسم کی کسی کو خبر نہیں۔ بخار اور شدید درد کے متعلق بھی کوئی نہیں جانتا۔ مال کی خبر نہ تو دلّالوں کو ہے اور نہ خریداروں کو، سوداگروں کو بھی اپنی خرید کے متعلق کچھ پتا نہیں مطلب یہ کہ یہ دنیا سراسر فانی ہے اور کوئی اس کے انجام سے باخبر نہیں ہے۔ ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف و مشغول ہے۔

دیو جن وِیکھے جنہاں خبر اوہناں، سُنّن والیاں خبر شنید دی جی
انسان خوراک بھیڑاں کُکڑ گھونہہ کھاندے کون فساد جڑ پاک پلید دی جی

مُشکل الفاظ: شنید: سننا۔ بھیڑاں: واحد بھیڑ، بھیڑ۔ گھونہہ/گونہہ: گوہ، انسانی فضلہ۔

تَرجُمَہ: جنہوں نے دیو اور جنّات کو دیکھا ہوگا انہیں انکی خبر ہوگی۔ سننے والوں کو تو صرف اتنا ہی پتا ہے کہ جتنا انہوں نے سُنا ہے۔ انسان کی خوراک بھیڑ اور مرغ ہیں جو انسانی فضلہ کھا جاتے ہیں۔ کون جانتا ہے کہ پاک و پلید کے فساد کی جڑ (بنیاد) کون ہے؟

پیُو اپنے دی کسے خبر ناہیں، نہ شاہداں خبر جدید دی جی
لین دار نہ مُکّر پوے لہنا لیکے دیندار نوں خبر رسید دی جی

مُشکل الفاظ: پیُو: باپ، والد۔ شاہداں: شاہد کی جمع، گواہ۔ جدید: نیا، نئی نسل۔ لہنا: قرض۔ قسمت۔ دیندار: دینے والا۔

تَرجُمَہ: کسی کو اپنے باپ تک کی خبر نہیں ہے اور نہ یہ نئی نسل ہی اس کی گواہی دیتی ہے یعنی نئی نسل کے متعلق بھی کوئی اس بات کا شاہد نہیں ہے۔ قرض وصول کرنے والا ہی قرض لیکر کہیں مکر نہ جائے رسید تو محض اس لئے تحریر کی جاتی ہے اور کچھ نہیں۔

جھل قلم تقدیر وچ فرق پیندا ہجو کیتیاں شمر یزید دی جی
عیسائیاں ہندوواں پنڈ سبھ مسلماناں شیطان جُھگی نہ کِتے بدید دی جی

مُشکل الفاظ: جھل قلم: جف القلم۔ قلم سوکھ گیا، یعنی تقدیر میں جو لکھا لکھ دیا گیا۔ ہجو: مذمت، بدگوئی، نظم میں برا کہنا۔ شمر: یزید کے سپہ سالار کا نام، جس نے حضرت امام حسینؓ کا سر تن سے جدا کیا تھا۔ یزید: امیر معاویہؓ کا بیٹا جس نے حضرت امام حسینؓ کو شہید کروایا تھا، ایک گالی کے طور پر مستعمل ہے۔ بدید: بے لحاظ، ظالم۔

تَرجُمَہ: اگر شمر اور یزید کی مذمت کی جائے تو جف القلم میں فرق پڑتا ہے کیونکہ اللہ نے ایسا ہی لکھا تھا اور اُسے یہی منظور تھا۔ عیسائیوں، ہندوؤں کے دیہات میں سبھی مسلمان ہیں اور آزادی سے اپنی مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں مگر شیطان بے لحاظ کا

کہیں بھی گھر نہیں ہے یعنی اس طرح کا کوئی ظالم نہیں ہے جس طرح کا ظلم شمر شیطان اور یزید شیطان نے سرانجام دیا۔

اپنی خبر بادشاہاں نوں ریتاں دی جویں پیر نوں خبر مرید دی جی
خواجہ خضرؑ دی قبر نہ کتے مولا حسینؑ کربلا قبر شہید دی جی

مُشکل الفاظ: ریتاں: ریت، رواج، رسم۔ خواجہ خضرؑ: حضرت خضرؑ اللہ کے پیغمبر جو قیامت تک حیات رہیں گے مگر وہ نظر نہیں آتے۔ حسینؑ: حضرت امام حسینؑ کے بڑے بھائی، اُن کی قبر مدینہ شریف (جنت البقیع) میں ہے۔ البتہ یہاں پر حسینؑ ہونا چاہیئے جو شاید لکھنے والی کی بھول ہے۔

تَرجُمَہ: بادشاہوں کو اپنی رسموں اور رواجوں کی بڑی خبر ہوتی ہے بالکل اس طرح کہ جیسے پیروں کو اپنے مریدوں کا پتا ہوتا ہے۔ اے مولا شاہ! خواجہ خضرؑ کی قبر کہیں بھی نہیں ہے اور سبھی جانتے ہیں کہ کربلا میں حضرت امام حسینؑ شہید کا روضہ مبارک موجود ہے۔

خبر یافتن مادر صاحباں از عشق آں وفہمانیدن و باز داشتن صاحباں را از عشق

(صاحباں کی ماں کو اُس کے عشق کی خبر ہونے اور اُس کے اُسے سمجھانے اور عشق سے باز رکھنے کا بیان)

ماں صاحباں دی نوں کتوں لاہ ہوئی آتش غضب غصے تن من ساڑ دِتا
کول سَد کے پُچھدی صاحباں نوں کیتو کم کیہ کم وَگاڑ دِتا

مُشکل الفاظ: لاہد/لادھ: خبر، چوری کی بروقت خبر۔ آتش: آگ۔ ساڑ: جلنا،جلانا۔وگاڑ: بگڑنا، بگاڑنا۔

تَرجُمَہ: صاحباں کی ماں کو کہیں سے خبر ملی تو غصہ وغضب کی آگ سے اُس کا تو تن من ہی جل اُٹھا۔اُس نے صاحباں کو اپنے پاس بلا کر اُس کی خبر لی اور کہا کہ تُو نے یہ کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے؟ تُو نے تو بنتا ہوا کام بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔تم نے یہ بہت ہی بُرا کیا ہے۔

مالک جاگدے نے راکھے جاگدے توں چڑیاں مرگاں نے کھیت اجاڑ دِتا
تینوں ترٹھ پئے نی ایہہ گھت لوہڑھا چنگا کھیوے دا نام اُگھاڑ دِتا

مُشکل الفاظ: مرگاں: ہرن۔ترٹھ: خوف، ڈر، دہشت۔گھت: گھتن مصدر سے ڈالنا، پانا، برپا کرنا۔لوہڑھا: غضب، ظلم۔کھیوے: کھیوا خان صاحباں کا باپ۔ راکھے: راکھا، چوکیدار، رکھوالا۔اگھاڑ: روشن۔

تَرجُمَہ: تیری مثال تو اُس مالک کی سی ہے کہ جس نے جاگتے ہوئے اور رکھوالے کی بیداری میں اپنا کھیت چڑیوں اور ہرنوں سے تباہ کروالیا ہے۔ تجھے کہیں کی دہشت پڑے تُو نے یہ کیا غضب ڈھایا۔تم نے اپنے باپ کھیوے خان کا نام خوب روشن کیا ہے۔

دُدّھ دہی نوں ہاڑدا ملک سارا پانی گھت توں تکڑی ہاڑ دِتا
ایہہ کیہ لوہڑھا آیا تینوں لوہڑھا پوے رَتا پلنگ مواتا لا ساڑ دِتا

مُشکل الفاظ: ہاڑ دا: ناپنا، تولنا۔تکڑی: ترازو، لوہڑھا پوے: قہر پڑے۔رتا: سرخ۔ مواتا: شعلہ، سوکھی گھاس کا ڈھیر جسے آگ لگا دی جائے

تَرجُمَہ: سارا ملک دودھ دہی کو تولتا ہے اور تُو نے ترازو میں پانی ڈال کر تولنا شروع کر دیا ہے، یہ کیا غضب ڈھایا ہے؟ تجھ پر قہر پڑے۔تُو نے سرخ رنگ کا پلنگ

(سہاگ کی سیج) کو اپنے ہی ہاتھوں سے آگ لگا دی ہے۔سرخ اور آگ میں مناسبت دیدنی ہے۔

عزت سیالاندی نوں جہڑا ہتھ پاوے وچ ویلنے گھت کے داہڑ دِتا
ہوندے راکھیاندے کیکر اُجڑ جائے پھلواڑ گردے اندر واڑ دِتا

مُشکل الفاظ: ویلنے: ویلنا، بیلنا۔ گھت: ڈال کر۔ داہڑ: داہڑھن/داہڑھنا۔ چبانا، دلنا۔ راکھیاں: راکھا، چوکیدار، نگہبان۔ کیکر: کیونکر۔ پھلواڑ: پھلواڑی۔ واڑ: باڑ، رکاوٹ، حفاظت کے لئے بنایا گیا جنگلہ۔

تَرجُمَہ: جو سیالوں کی عزت کو ہاتھ ڈالے اُسے بیلن میں ڈال کر کیوں نہ دَل دیا جائے۔حفاظت کرنے والوں کے ہوتے ہوئے کوئی کیونکر اجڑ جائے؟ کیونکہ ہم نے اپنی پھلواڑی باڑ میں دی ہوئی ہے۔

کدی کتّی نہ بیٹھ کے اِک پونی نی توں کوہڑیں مواتا لا تاڑ دِتا
اوہدی کون سُنے نہ کوئی وس اوہدے جنہوں بنھ کے اَگے لا دھاڑ دِتا

مُشکل الفاظ: کتّی: کاتنا۔پونی: روئی کی بتّی (جس سے چرخے پر تار نکالی جاتی ہے) گوہڑیں: گوہڑھا، روئی کا چھوٹا سا گالا (جس سے پونیاں بناتے ہیں)۔تاڑ: تاڑ لگانا، خوب الاؤ روشن کرنا، آگ مچانا۔ دھاڑ: دھاردی، ڈاکو، قزاق، حملہ آور، لوٹ مار کرنیوالا۔

تَرجُمَہ: تُو نے کبھی بیٹھ کر ایک پونی بھی نہیں کاتی۔تُو نے تو روئی کے گالے کو ہی آگ میں ڈال دیا ہے اور خوب الاؤ روشن کیا ہے۔اس کی کون سُنے گا اُس کے بس میں کچھ نہیں جسے تُو نے ڈاکو اور لٹیرے کے آگے باندھ کر پھینک دیا ہے۔

گنہگار جو شرع دے اوگنہارے کھوہ ہلٹ جو اوہناں موتاڑ دِتا
کھل شاہ شمس لاہی کہڑی گلوں منصور کہڑی گلوں سولی چاہڑھ دِتا

مُشکل الفاظ: شرع: شریعت، قانونِ اسلام۔اوگنہارے: گنہگار۔ ہلٹ: رہٹ، کنواں۔موتاڑ: پیشاب کر دینا۔شاہ شمس: ایک بزرگ جنہوں نے مردے کو زندہ کیا

کرنا۔

تَـــرْجُـمَة: آگ لگے زمانے کو، زمانے کا کیا ہے جس کسی نے تجھے منع کیا اُسے ڈانٹ پلا کر بیٹھا دیا۔ اے صاحباں! تمہارا اور مرزا کے پیار نے معاشرے میں ہماری ناک کٹوا کر رکھ دی ہے۔ ہمیں بہت زیادہ بدنام و رُسوا کر دیا ہے۔

کچا دُدّھ گیا پھٹ کاہڑیو ناں خراب جمیا بِلّے کر باہڑ دِتا
حسن بی بی مراسن کل گل کیتی اُدھار گُڑ نہ مینوں کراڑ دِتا

مُشکل الفاظ: پھٹ: دودھ خراب ہونا، دہی کی طرح پیڑی جم جانا۔ کاڑھیو ناں: گرم نہ کیا۔ نہ پکایا، نہ ابالا۔ باہڑ: باہڑ بلا، جنگلی بلّا، باگڑ بلّا، مجازاً موٹا تازہ۔ مراسن: مراسی کی بیوی، مراسن۔ کراڑ: بنیا، ہندو دکاندار۔

تَـــرْجُـمَة: کچا دودھ تھا اور تُو نے اُسے ابھی اُبالا نہیں تھا، وہ خراب ہو گیا بلکہ اُسے جنگلی بلّے نے خراب کر ڈالا۔ ہم لوگ اسقدر بدنام و رُسوا ہو چکے ہیں کہ کل حسن بی بی مراسن نے بات کی تو بنیے دکاندار نے مجھے اُدھار گُڑ تک نہ دیا اور یہ سب تیری وجہ سے ہی ہو رہا ہے

راہیاں ایالیاں واگیاں گھت لاہنگا انگوری اُنگری کھیت لتاڑ دِتا
مجھ شیتّہہ ماری مالک غصّے ہو کے کوئی دن قابو پا مار بگھیاڑ دِتا

مُشکل الفاظ: راہیاں: واحد راہی، مسافر۔ ایالیاں: واحد ایالی، چرواہا، واگیان: واگی، مویشی چرانے والا۔ لاہنگا/لانگھا: گزرنے کی جگہ، راہ، راستہ، گھت: گھتن مصدر سے ڈالنا۔ گھت لانگھا: راستہ، اختیار کر کے، چل کر۔ انگوری: سبزہ، نئی پھوٹتی ہوئی کونپلیں۔ اُنگری: نئی شاخیں پھوٹنا۔ لتاڑ دِتا: ویران و برباد کر ڈالا، اجاڑ ڈالا۔ شیتّہہ: شیر، مجازاً کوئی چوپایہ۔

تَـــرْجُـمَة: راہیوں، مسافروں اور چرواہوں نے نئے پھوٹتے ہوئے کھیت کو اس میں سے گزر گزر کر روند ڈالا۔ شیر نے بھینس کو مار ڈالا اور مالک کو اس بات کا غصّہ

تھا، اُس نے کچھ روز موقع پا کر بھیڑیے کو مار ڈالا۔

بھمک پئی بجھایاں نہ اَگ بجھدی دشمن کولا پا ساڑ کھلواڑ دِتا
پُھل کسے گلاب دا توڑ مورکھ لیکے چتڑاں ہیٹھ مدھاڑ دِتا

مُشکل الفاظ: بھمک پئی: لپک پڑی، اور جل اٹھی۔ کھلواڑ: خرواہ۔ کھلیان: فصل کا ڈھیر۔ مورکھ: بیوقوف، بے عقل۔ چُتڑاں: واحد چُتڑ، پیٹھ، متعد، چوتڑ۔ مدھاڑ: روندنا، مسلنا۔

تَرجُمَہ: اب آگ زبردست جل اٹھی ہے اور بجھانے سے بھی نہیں بجھ سکتی۔ نجانے کسی دشمن نے جلتا ہوا کوئلہ ڈال کر پورے کھلیان کو ہی جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا ڈالا ہے۔ کسی بیوقوف نے گلاب کا پھول توڑ کر اپنی پیٹھ کے نیچے لے کر اُسے بُری طرح مسل ڈالا ہے۔

پے گیا داغ وچھیری نوں ظاہر ہوندا چابک سوار مار شاڑ دِتا
نالے مولا شاہ دے نال گوٹھ تیری کھنڈ دُدھ چھنّاں جنہوں تاڑ دِتا

مُشکل الفاظ: وچھیری: وچھری، بچھڑی (گھوڑے کا بچہ)۔ چابک: دُرّہ، ہنٹر۔ چابک سوار: گھوڑا پھیرنے اور سدھانے والا۔ شاڑ دِتا: داغ دیا۔ گوٹھ: نشست کا ایک ڈھنگ، پریت، محبت؛ چھنّاں: بڑا پیالہ نما دھات کا برتن۔ تاڑ دِتا: جانچ پرکھ کر، بھانپ کر۔

تَرجُمَہ: بچھیری (مراد صاحباں) کے جسم پر داغ ظاہر کر رہا ہے کہ چابک سوار (مرزا) نے پوری طرح خوب سواری کی ہے۔ اُس نے خوب چابک لگائے ہیں۔ مولا شاہ کیساتھ تیری بڑی بنی ہوئی ہے اور اسلئے تُو نے اُسے دودھ سے بھرا پیالہ بھانپ کر دیا ہے۔

دربیان کلام دُختر با مادر

(دُختر کا ماں سے ہمکلام ہونے کا بیان

ماں بُوٹی کوئی اَج اولنگھ آئیوں باہر گئی میں چِر کوئی لایا نہ
آپے کرنی ایں پئی بے موہار گلّاں اَکوں اَساں نے کُجھ دہرایا نہ

مُشکل الفاظ: اُولنگھ/اولانگھ: اولانگھنا، پھلانگنا، کود کر گرنا، پھاندنا۔ چِر: دیر۔ بے موہار/بے مُہار: سرکش، خودسر، باغی، منہ زور۔

تَرجُمَہ: اے میری ماں! تو آج کوئی بوٹی پھلانگ آئی ہے؟ میں باہر ضرور گئی تھی مگر کوئی اتنی دیر تو نہ لگائی تھی تو خود ہی سرکش اور منہ زوری کی باتیں کر رہی ہے۔ میں نے تو آگے سے کچھ بھی نہیں دہرایا۔

توبہ کہڑا کم تیرا وگڑ گیا توبہ اَساں کُجھ تیرا کوایا نہ
نالے بابل دا ننگ ناموس دسّیں کر کے واضح کُجھ سمجھایا نہ

مُشکل الفاظ: بابل: باپ۔ ننگ ناموس: ننگ و نام، لحاظ، شرم، غیرت، عزت۔ واضح: کھلا ہوا، عیاں۔

تَرجُمَہ: میری توبہ! میں نے تیرا کونسا کام بگاڑ دیا ہے؟ توبہ توبہ! میں نے کچھ بھی تو تیرا نہیں گنوایا۔ ایک تو تُو میرے باپ کی عزت و غیرت کا بتا رہی ہے اور پھر کچھ واضح کر کے سمجھاتی بھی نہیں۔

رَتّے پلنگ تیری پچھی لگڑے نوں چُک باہر کدی ڈاہیا نہ
فجرے اُٹھ مدھانی پا دُدھ رِڑکاں کدی شام نوں رِڑکنا پایا نہ

مُشکل الفاظ: رَتّے: واحد رَتا، سرخ۔ پچھی لگڑے: پچھی لگے، عورتوں کی ایک گالی۔ آگ لگے۔ رِڑکنا: لسّی بنانے کیلئے برتن میں ڈالا گیا دہی۔

تَرجُمَہ: میں نے تیرے سرخ رنگ کے آگ لگنے والے پلنگ کو اُٹھا کر باہر کبھی بھی نہیں بچھایا۔ میں تو روزانہ فجر کے وقت اُٹھ کر دودھ بلوتی ہوں، لسّی بناتی ہوں اور کبھی بھی شام کو ایسا نہیں کیا۔

بے معنی گلّاں توں بے سمجھ کریں برزخ اسم دا حرف جتایا نہ

اور تجھے گھر بار کی کچھ خبر نہیں ہے جو کھیت اُجڑنے پر آ جائے اُسے کوئی بھی نہیں بچا نہیں سکتا۔

جانے بلا گلاب دا پھُل کیسنے مِدّہ سُٹّیا عرق کڈھایا نہ
چرخہ گندی میں تنجن وِچ ڈاہ کے جوٹا کسے نال کدی بھلایا نہ

مُشکل الفاظ: جانے بلا: میری بلا جانے۔ کیسنے: کس نے۔ مِدّہ: مدہن/مدھن: پاؤں سے روندنا۔ تنجن: ترنجن، عورتوں کے چرخہ کاتنے کی مجلس، جگہ۔ جوٹا: جوڑا۔

تَرجُمَہ: میری بلا جانے کہ کس نے گلاب کا پھول روند ڈالا اور عرق نہیں نکالا۔ میں تو عورتوں کی مجلس میں چرخہ کاتتی رہتی ہوں اور ایک کے مقابلے میں دو دو پونیاں کاتنا نہیں بھولتی۔

دُشمناں ہووے سودا نہ اَنبڑیئے نی میرے وِچ قیاس کجھ آیا نہ
میہنا مرزے دا دیئی ایں بھاویں دے ھاں پُت پھپھی دا کوئی پرایا نہ

مُشکل الفاظ: سودا: جنون، پاگل پن۔ اَنبڑیئے: اے میری ماں۔ قیاس: عقل، قیافہ۔ میہنا: طعنہ۔ پھپھی: پھوپھی۔

تَرجُمَہ: اے میری ماں! میں نے یہی سمجھا تھا کہ دشمنوں کو کبھی سودا لاحق نہیں ہوتا۔ تُو جو مجھے مرزا کا طعنہ دیتی ہے تو اُس کی مجھے کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ مرزا کوئی بیگانہ نہیں آخر میری پھوپھی کا ہی تو بیٹا ہے جو کہ اپنا ہے، پرایا نہیں ہے۔

رام رکھی کھترانی نے تِلک لایا نی توں ویکھیا میں کدی لایا نہ
نالے گناہ دَسّیں نالے قبراں گُرزاں اوتھے جا کوئی ویکھ کے آیا نہ

مُشکل الفاظ: رام رکھی: کھترانی، ایک ہندو عورت کا نام جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سائیں مولا شاہ کی محبوبہ تھی اور سائیں صاحب سے ملتی جلتی تھی۔ تلک: تل، جو کہ چہرے پر خوبصورتی کے لئے عورتیں لگاتی ہیں۔

تَرجُمَہ: رام رکھی کھترانی کو ہی دیکھ لو کہ جس نے اپنے چہرے پر سجاوٹ کے لئے تل لگا رکھا ہے اور میں نے تو یہ بھی کبھی نہیں لگایا، کبھی دیکھا ہے تُو نے؟ جو مجھے گناہ

بھی بتاتی ہو پھر قبر میں گُرزوں کے پڑنے کی بات بھی بیان کرتی ہو۔ کون سا کوئی وہاں جا کر یہ سب کچھ دیکھ کر آیا ہے؟

نبی اِک لکھ چوی ہزار ہوئے جھوٹھ بولنا کسے فرمایا نہ
کوڑیاں مبارکاں مرزے دیاں دین مینوں تینوں خوف خدا دا آیا نہ

مُشکل الفاظ: چوی: چوبیس۔ کوڑیاں: واحد کوڑی، جھوٹی، جھوٹ بولنے والیاں۔

تَرجُمَہ: اس دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے ہیں اور کسی ایک نے بھی جھوٹ بولنا جائز قرار نہیں دیا اور تُو مجھے مرزا کی جھوٹی مبارکیں دیتی ہے۔ اے میری ماں! تجھے کچھ خوفِ خدا ہے بھی کہ نہیں؟ تجھے اس کا کچھ خیال نہیں ہے۔

ویر میر شمیر پیندے نت دارو نی توں سانوں تے کدی پیایا نہ
وِگڑن چکیاں کاریگر راہوندے نی مشک بوکیاں نوں کسے راہیا نہ

مُشکل الفاظ: ویر: بھائی۔ میر شمیر: صاحباں کے بھائی۔ نت: ہمیشہ۔ دارو: شراب۔ چکیاں: واحد چکی، آٹا پیسنے یا دانہ دلنے کا آلہ، اُس کا پٹ۔ راہوندے: راہنا/راہن: چکی کے پاٹوں کو کھر درا کرنا۔ مشک: مشکیزہ۔ بوکیاں: بوکا، چمڑے یا ربڑ کا ڈول۔

تَرجُمَہ: میرے بھائی میر اور شمیر ہمیشہ شراب نوشی کرتے ہیں۔ اے میری ماں! مجھے تو تُو نے کبھی پلائی نہیں۔ جب چکی کے پاٹ ہموار ہو جاتے ہیں تو کاریگر انہیں کُھر درا کرتے ہیں مگر مشکیزے اور ڈول کو کوئی کُھر درا (درست) نہیں کرتا۔

نالے شرع دی گل سناؤنی ایں کہڑا حکم میں تیرا بجایا نہ
کنک وڈھکے گاہوندا ملک سارا موصل بنھ کے کدی کسے گاہیا نہ

مُشکل الفاظ: شرع: شریعت، اسلامی قانون۔ بجایا: بجا لانا، پورا کرنا۔ کنک: گندم۔ گاہوندا: گاہن/گاہنا، مسلنا، روندنا، کچلنا، گھانا، اناج پر بیلوں کو پھرانا۔ موصل: جب گندم گھاہ لیتے ہیں تو اُس کی توڑی (بھوسہ) کا ایک بلند و مدور ڈھیر بنا کر اُسے مٹی سے پوت دیا جاتا ہے۔

تَـرْجُمَة: اور پھر تُو مجھے شریعت کی بات بھی سناتی ہے۔ بھلا کون سا تیرا حکم ہے کہ جس کی میں نے بجا آوری نہیں کی؟ گندم کو کاٹ کر ہی ہر کوئی گھاہتا ہے۔ (اسے مسل کر، روند کر دانے نکالتا ہے) کبھی کسی نے اس کا موصل بنا کر اس سے دانے نہیں نکالے۔

عدم اضافی نوں واہوندا جگ سارا عدم مطلق جوتا کسے لایا نہ
گرہن چند سورج ہندو پُن کردے مسلماناں کوئی تارا ولایا نہ

مُشکل الفاظ: عدم: نیستی، وجود کی ضد۔ عدم اضافی: وہ عدم جو اصلی نہ ہو یعنی اثبات، ہست۔ عدم مطلق: قطعی عدم، بالکل۔ عدم آباد: نیستی۔ جوتا: کھیت میں ایک بار ہل چلانے کا فعل۔ پُن: دان، خیر خیرات۔ ولایا: ولانا/ولان، موڑنا، واپس کرنا، باز آنا۔ واہوندا: واہونا/واہون، ہل چلانا۔

تَـرْجُمَة: اثبات اور ہست کو ہی ہر کوئی کام میں لاتا ہے کسی نے عدم آباد سے بھی کچھ کام لیا ہے؟ چاند اور سورج کو جب گرہن لگ جاتا ہے تو ہندو لوگ بڑی خیر خیرات کرتے ہیں مگر مسلمان تاروں کو توڑنے سے بھی باز نہیں آتے یعنی دھوکا و فریب کرتے ہیں۔

سچ دَس اماں دُکھیں کہڑی گلّوں میں تاں کوئی وی تینوں دُکھایا نہ
وَیر کسے دا کڈھیا میرے اُتّے مولاشاہ کوئی پتا پھڑایا نہ

مُشکل الفاظ: دُکھیں: تو دُکھی ہے۔ دُکھایا: دُکھانا، دُکھی کرنا، دل توڑنا، دُکھ پہنچانا۔

تَـرْجُمَة: اے میری ماں! تُو سچ سچ بتا کہ تُو مجھ تے کس بات پر دُکھی ہے، رنجیدہ ہے۔ میں نے تو کبھی بھی تجھے دُکھ نہیں پہنچایا۔ کبھی رنجیدہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بیر کسی اور کا ہے اور نکال تُو مجھ پر رہی ہے۔ مولا شاہ نے تجھے کچھ اَتا پتا نہیں دیا۔ تُو یونہی میرے بیر پڑ گئی ہے۔

در بیان کلام مادر با دختر خود

(ماں کا اپنی بیٹی سے ہمکلام ہونے کا بیان)

میرے وَل کر کھاں مونہہ کھچڑیئے نی ماموں ٹھگنیئے کواریئے کھوٹیئے نی
رِندبازے چلاکے زمانے دیئے حرام کھانیئے سنڈھیئے جھوٹیئے نی

مُشکل الفاظ: وَل: طرف، جانب۔ کھچڑیئے: اے مکار و عیّار۔ ماموں ٹھگنیئے: فریب دینے والی، مکار، دھوکے باز، عورتیں اکثر مکّار اور چالاک عورت کے لئے بولتی ہیں۔ رِندبازے: رِند باز، رِند بازی کرنے والی، عیّاش، آوارہ۔ سنڈھیئے: سانڈھ کی مادہ۔ جھوٹیئے: نوجوان بھینس۔

تَـرْجُمَة: اے کنواری، مکّار دغاباز اور چالاک لڑکی! ذرا میری طرف منہ کر کے بات کر، تُو تو اندر سے کھوئی ہے۔ اے زمانے کی رِند باز و چالاک اور حرام خور تُو وہ نوجوان بھینس ہے جو مستی پھرتی ہے۔

عاشق ہوئیے نہ چند دے عکس اُتّے بھنگ وِچ میت نہ گھوٹیئے نی
اَسیں تیرے کیہ لگیئے توں کیہ ساڈی مرزے یار دے ہتھ دی سوٹیئے نی

مُشکل الفاظ: چند: چاند۔ عکس: پرتو، پرچھائیں۔ گھوٹیئے: گھوٹنا، بھنگ (ایک نشہ آور بوٹی) گھوٹنا۔ سوٹیئے: سوٹی، کھونٹی، چھڑی۔

تَـرْجُمَة: اَری دیکھ! چاند کے عکس پر عاشق نہیں ہونا چاہیئے اور مسجد میں بھنگ نہیں گھوٹنی چاہیئے (مطلب یہ کہ مجاز چھوڑ کر حُسنِ حقیقی کی طرف مائل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حسن کائنات حُسنِ حقیقی کا ہی عکس ہے اور اس کے بجائے حقیقت کی جانب توجہ کرنا ناگریز ہے۔ صوفیاء کا یہی مسلک ہے اور یہی طریقت ہے۔ جس کا مولا شاہ سبق دے رہے ہیں)۔ میں تو یہ نہیں کہہ رہی ہوں بھلا ہم تیرے کیا لگتے ہیں۔ تُو تو مرزے یار کے ہاتھ کی کھونٹی ہے۔

اَجے اُچّی تاں ہولے کھوجنیئے اجے بال عمر وِچوں چھوٹیئے نی
عدم مطلق دریا وِچ وَنج ماریں پُتلی ماس دیئے اِک بُوٹیئے نی

مُشکل الفاظ: کھوجنیئے: اے کھوج (سراغ) لگانے والی۔ بال عمر: کم سنی، کم عمری۔

مَہری، مَہری اُردو میں بمعنی معشوق، پانی بھرنے والی جھیورن (ہندو)۔ گھروٹیئے: گھر کی۔ گھڑے گھروٹیئے: گھر کا گھڑا۔

تَرْجُمَۃ: تُو نے اپنی پھوپھی کے بیٹے کے ساتھ یاری لگائی ہے۔ تو تُو سسّی اور ہیر کے ساتھ کی ہے (سہیلی ہے) تیری مثال تو ایسی ہے کہ بھٹیاروں اور مَہروں کے گھر کا گھڑا ہو کر دریا سے تُو نے بیر اختیار کر رکھا ہے۔

ساہناں مالیاں دے نال بھیڑ کیتے مُڈھی مہروٹیئے سنگ سنگوٹیئے نی
میں اَن پڑھ تے بلّے نی پڑھیئے ہویئے صیغے حرف دَسیں کنج ووٹیئے نی

مُشکل الفاظ: ساہناں مالیاں: واحد ساہن، مال۔ سانڈ، نسلی کشی کے لئے چھوڑا ہوا بیل، بھینسا یا گھوڑا وغیرہ، مجازاً طاقتور، جری۔ بھیڑ: ٹکراؤ، مقابلہ۔ مُڈھی مہروٹیئے: جس کی بنیاد محبت پر رکھی گئی ہو۔ شروع سے محبت کرنے والی۔ سنگ سنگوٹیئے نی: چھوٹے سینگ والی۔ سنگوٹی: مویشیوں کے سینگوں پر خوبصورتی کے لئے چڑھایا جانے والا خول۔ صیغے: واحد صیغہ، فعل کی مختلف صورتیں جو فاعل کی جنسی تعداد اور حالت (ذلتی بدلتی ہیں۔ حرت: لفظ، کلمہ مراد علم الحروف کی اصطلاحات۔

تَرْجُمَۃ: تو کیا خوب شروع سے محبت کرنے والی اور چھوٹے سینگوں والی ہے مگر مقابلہ سانڈوں کے ساتھ کرتی پھرتی ہے گویا میں اَن پڑھ ہوں اور تو خوب پڑھی لکھی ہے، واہ اے دُلہن! تیرے کیا کہنے۔ تبھی تو تُو مجھے صرف ونحو کے صیغے اور اِسم و فعل اور حرف بتا رہی ہے۔

مال برآمد چور نکر کے کرے گا کیہ وکیلاں عارفاں دیئے لنگوٹیئے نی
گُل گلّہاں دے کڈھوں گی پٹ پلکے گت پٹّوں گی لٹکے جو چوٹیئے نی

مُشکل الفاظ: برآمد: نکاسی، نکلنا، مال کا ملنا۔ عارفاں: واحد عارف، جاننے اور پہچاننے والا۔ لنگوٹیئے: لنگوٹیا، بچپن کا یار، ہم نوالہ و ہم پیالہ۔ گلّہاں: رخسار۔ پلکے: بھنوئیں۔ چوٹیئے نی: چوٹی، چُٹیا۔ گُت: عورتوں کی گندھے ہوئے سر کے بال۔

تَرجُمَہ: اے وکیل زادی اور عافوں کی ہم نوالہ وہم پیالہ! جب مال برآمد ہو جائے تو چور چوری سے مکر کر کیا کرے گا؟ میں تیرے ان رخساروں پر سے رنگت کے یہ پھول اور بھنوئیں اُکھاڑ دوں گی اور یہ جو تیری چوٹیا لٹک رہی ہے اِس کو بھی اُکھاڑ پھینکونگی۔

گھر دی وارثے کُتیئے ویہڑے دیئے دُدّھ دہیں دیئے راکھیئے چوٹیئے نی
مولا شاہ میدان وِچ جنگ وڑ کے مُجڑ سُٹ کے پچھانہہ نہ لوٹیئے نی

مُشکل الفاظ: چوٹیئے: چوٹی، سر کے بال، سر کا ایک زیور، بلندی، یہاں بمعنی چور ہے۔

تَرجُمَہ: اے گھر کی وارث! اے صحن کی کُتیا! اے دودھ دہی کی نگہبان! اے چوٹی! کچھ تو ہوش کر! اے مولا شاہ! جب میدانِ جنگ میں قدم رکھ لیا جائے تو پھر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ پسپائی اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔

دربیان گریہ وزاری کردن صاحباں

(صاحباں کے گریہ وزاری کرنے کا بیان)

صاحباں ہچکیاں دے نال رون لگی بیٹھاں بیٹھی اے کندھ پرچھاونیاں دے
ہنجوں اکھاں وِچوں ڈِگدے سوہنے لگن بدّل کرن جیویں وِچ ساونیاں دے

مُشکل الفاظ: پرچھاونیاں: واحد پرچھاواں، پرچھائی، سایہ۔ ساونیاں: ساون، برسات کا موسم۔

تَرجُمَہ: صاحباں دیوار کی پرچھائیں میں بیٹھی ہچکیوں کے ساتھ رونے لگ گئی۔ اُس کی آنکھوں سے گرتے ہوئے آنسو بڑے خوب صورت لگ رہے تھے جس طرح کہ ساون میں برستے بادل دکھائی دیتے ہیں۔

کِر کے آنسو موتی گلّھاں اُتّے کھڑے تُرک کھتری اُتے جیویں دھاویاندے
کھوہوں کڈھ نمازیاں بوکے پائے پانی اُچلے وِچ سقا دیاندے

مُشکل الفاظ: تُرک: مسلمان بہادر فوجی۔ کھتری: ہندو، بنیئے۔ دھاویاندے: دھاوا، حملہ، ہلّہ، چھڑھائی۔ بوکے: بوکا، چمڑے یا ربڑ کا ڈول۔ سقاویاندے: سقاوے، غسلخانے، نہانے کی جگہ، جو مسجد میں بنائی جاتی ہے۔

تَرْجُمَۃ: اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر اُس کے رخساروں پر اس طرح کھڑے دکھائی دے رہتے تھے کہ جس طرح تُرکوں نے کھتریوں پر حملہ کر دیا ہو یا پھر یوں لگتا تھا کہ جیسے نمازیوں نے مسجد میں غسلخانہ میں کنوئیں سے پانی کے ڈول بھر بھر کر ڈالے ہوئے ہوں اور پانی ان غسلخانوں میں اُچھل رہا ہو۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

بیٹھی رون دہ کولی نہیں وچ گئی لفظ لکھ پنجابی ناویاں دے
کتک ہیجدے جیٹھ وِچ وڈھ لیندے کم سخت دوہاں ہالی لاویاں دے

مُشکل الفاظ: ناویاندے: ناداں۔ لکھت: تحریر، خط۔ کتک: دیسی سال کا آٹھواں مہینہ۔ جیٹھ: دیسی مہینہ جو گرمیوں کے شروع میں آتا ہے۔ ہالی: ہل چلانے والا، کسان۔ لاویاندے: لاوے: لاوا، فصل کاٹنے والا مزدور۔

تَرْجُمَۃ: صاحباں بیٹھی روتی ہے تو اُسے رونے دو، کوئی گولی نہیں لگ گئی۔ تم خالص اور نرول پنجابی کے الفاظ تحریر کرو۔ ٹھیٹھ زبان استعمال کرو۔ کسان اور مزدور کاتک میں بیج ڈالتے ہیں اور جیٹھ کے مہینے میں فصل کاٹ لیتے ہیں۔ دونوں (کسان اور مزدور) کے کام ہی بڑے سخت ہیں، محنت طلب ہیں۔

گھاہ پاوندے سُمبر کے وڈھیا جو چھجلی بوہل وِچ ہتھ اُڈادیاں دے
ہیجے اک مانی نکلے سو مانی کھلواڑے سڑے کئی سِندھو رندھاویاں دے

مُشکل الفاظ: گھاہ/گاہ: اناج یا فصل گاہنے یا روندنے کا عمل، کھلیان۔ سُمبر/سُمر: سمرن مصدر سے، جھاڑو دینا۔ چھجلی: چھاج۔ بوہل: اناج کا ڈھیر، خرمن، ذخیرہ وغیرہ۔ اُڈاویاندے: اُڈا، اُڑانے والا، کھلیان کو صاف کر کے غلّہ الگ کرنے والا

(مزدور) مانی: دس من کا ماپ۔ کھلواڑے: کھلواڑا، خروارہ، خرمن، ڈھیر۔ سِندھو: جاٹوں کی ایک قوم۔ رندھاویاندے: رندھاوے، رندھاوا، جاٹوں کی ایک قوم۔

تَرْجُمَة: جو کسان مزدور کھلیان میں جنس صاف کرتے ہیں چھاج ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وہ گاہ میں جھاڑو پھیر کر کاٹی ہوئی فصل (جنس) اس میں ڈال کر اُڑاتے ہیں۔ وہ دس من بیج ڈالتے ہیں اور سو (100) من جنس لیتے ہیں۔ کئی جاٹوں کے خرمن (خروارے) جل بھی جاتے ہیں۔

جنس والا شاہ منجی تے آن بیٹھا تے کرسان بیٹھے پاس پاویاں دے
جٹاں لسی پیتی چھنّی چاڑھ ڈیکاں پیتی کاشراں پیالے چاء قہویاں دے

مُشکل الفاظ: جنس: اناج، فصل۔ کرسان: کسان، کاشتکار۔ چھنّی: چھنّا (ایک برتن) تصغیر۔ ڈیکاں: ڈیک، جُرعہ، گھونٹ۔ سانس لئے بغیر پی جانا۔ کاشراں: کاشر، کشمیر کا رہنے والا۔

تَرْجُمَة: جنس والا شاہ چارپائی پر آ بیٹھا اور کسان اُس کی چارپائی کے پائے کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ جاٹوں نے لسّی کے پیالے بھر بھر پیئے اور کشمیریوں نے چائے اور قہوہ نوش کیا۔

انگریزی صابن نال کنجریاں پیر دھوون پنڈے جٹّیاں دھون نال جھاویاں دے
یار مار جس پسوناں پین کیڑے اُتّے تیل لا چیل بھلاویاں دے

مُشکل الفاظ: کنجریاں: واحد کنجری، طوائف۔ پنڈے: جسم۔ جھاویاندے: جھانواں، جھاما۔ سنگ پاشو پسو: پشو، مویشی۔ چیل/چیر: ایک پہاڑی درخت۔ بھلاویاندے: بھلاوا، ایک دوا، بوٹی۔

تَرْجُمَة: طوائفیں انگریزی صابن سے اپنے پاؤں دھوتی ہیں جبکہ جاٹوں کی عورتیں جھامے سے اپنے جسم سے میل اُتارتی ہیں۔ اے میرے یار! جس مویشی کو کیڑے پڑ جائیں اسے مار ڈال یا ان پر چیل اور بھلاوے کا تیل لگا۔

چاندی سونے کھانڈاں اُتّے جنگی پہرے سپاہی پہرے لگے لون کھاویاں دے
منگ مُلّاں کولوں چوہڑے پانی پیتا بُک ڈاہ کے بیٹھ استاویاں دے

مُشکل الفاظ: کھانڈاں: کھان، کان، معدن۔ لون کھاویاندے: نمک کھانے والے، مراد غریب لوگ، نمک حلال۔ چوہڑھے: واحد چوھڑھا، رذیل، سِفلہ، بھنگی، خاکروب۔ استاویاندے: استاوا، مٹی کا لوٹا، آفتابہ۔ بُک: اُدک، دونوں ہاتھوں کو ملا کر برتن نما شکل دینا۔ ڈاہ: پھیلانا۔

تَرجُمَہ: چاندی سونے کی کانوں پر سپاہی پہرہ دے رہے ہیں اور یہ سپاہی نمک حلال اور بڑے غریب ہیں۔ مولوی سے بھنگی نے پانی مانگا تو اُس نے لوٹے (آفتابے) کے نیچے ہاتھ رکھ کر اُدک سے پانی پیا۔

کھلّاں بکریاں عشق قصائی لاہوے اُلٹے ٹنگ کے نال سر پاویاں دے
دورے بھنگاں دے پین فقیر رل کے کھاندے چورے روٹ چڑھاویاں دے

مُشکل الفاظ: کھلاں: کھالیں۔ دورے: دورا، مٹی کا ایک پیالہ نما بڑا برتن۔ چورے: چورما، مالیدہ، ایک قسم کی چوری۔ روٹ: بڑی روٹی، گھی والی میٹھی روٹی۔ چڑھاویاندے: نذرانوں کے۔ جو درباروں اور خانقاہوں پر چڑھائے جاتے ہیں۔

تَرجُمَہ: عشق کا قصاب عاشقوں کی کھالیں بکروں کی طرح سر اور پاؤں سے اُلٹا لٹکا کر اُتارتا ہے اور فقیر لوگ بھنگ کے بڑے پیالے بھر بھر کر پیتے ہیں اور ساتھ چوری بھی کھاتے ہیں جو کہ نذرانوں کے طور پر خانقاہوں پر چڑھائی جاتی ہے۔

گل کوئی سی کدھر دی گل چھڑی سر تھک نہ جان سمجھاویاں دے
مُڑ کے سوجھی لے صاحباں دی مولا سائیں مر جائے نہ جٹی وچ ہاویاں دے

مُشکل الفاظ: سمجھاویاندے: سمجھانے والوں کے۔ سوجھی: سوجھ بوجھ، خبر گیری۔

تَرجُمَہ: بات کوئی تھی اور کدھر چلی گئی اور کون سی شروع ہوگئی۔ کہیں سمجھانے والوں کے سر ہی نہ تھک جائیں۔ اے مولا شاہ سائیں! تم دوبارہ صاحباں کی خبر لو،

کہ کہیں وہ افسوس اور پچھتاوے میں ہی نہ مر جائے۔

دربیان کلام دختر با مادر خود

(لڑکی کا اپنی ماں کے ساتھ کلام کرنے کا بیان)

مہنے لوکلو نہ مار اَمّاں کر خوف خدا کبار دا نی
فعل وکھ اسماء رحمٰن دا اِی فعل وکھ ستار جبار دا نی

مُشکل الفاظ: مہنے: طعنے۔ لوکلو: اندھیر سویر، جائز ناجائز۔ کبار: بڑا۔ بزرگ و برتر۔ رحمٰن: اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔ ستار: پردہ ڈالنے والا۔ جبار: زبردست، بزرگ۔

تَرجُمَہ: اے میری اماں کچھ خدائے بزرگ و برتر کا خوف کر اور تُو مجھے طعنے دیتی ہے۔ اِسمِ رحمٰن کا فعل جدا ہے اور ستار و جبار کا جدا یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات رحمٰن و رحیم بھی اور ستار و جبار بھی ہے۔ وہ معاف کرنے والا اور پردہ پوش بھی ہے اور زبردست بھی۔

چج نال کر چج دی گل کوئی بناویں یار مرزا دھی مُیار دا نی
اَج کھرل بنایو اِی خصم میرا بھلکے دَسیں گی ترک قندھار دا نی

مُشکل الفاظ: چج: طریقہ، سلیقہ۔ دھی: بیٹی۔ مُیار: جوان عورت۔ کھرل: مرزا جاٹ۔ خصم: خاوند۔ بھلکے: کل کو۔ ترک: ملک کا نام۔ قندھار: افغانستان کا مشہور شہر۔

تَرجُمَہ: کوئی ڈھنگ کی بات طریقے اور سلیقے سے کرو۔ اے میری ماں! تُو تو مجھے اپنی جوان بیٹی کو مرزا کو یار بنا رہی ہو۔ آج تو تُو نے مرزا کو میرا خاوند بنا ڈالا ہے اور کل کو تُو بتائے گی کہ ترک اور قندھار کا ہے (یعنی وہاں کا کوئی شخص میرا شوہر ہے)۔

میری جھولی وکیل تے عارف گھتیں لحاظ کیتا نہ شرع لکاہر دا نی
تینوں چج قانون تے عارفاں کیہ چج ہے سُرمے نسوار دا نی

مُشکل الفاظ: جھولی: دامن، پلّو۔ عارف: اللہ کو پہچاننے والا۔ درویش۔ لکاہر: لُکا، پوشیدہ، پردہ۔

تَرجُمَہ: تُو میرے دامن میں وکیل اور عارف ڈال رہی ہے اور تُو نے شرع کے پردے کا بھی کچھ لحاظ نہیں کیا۔ بھلا تجھے قوانین اور عارفوں کے طور طریقوں کا کیا پتا۔ تو تُو بس سُرمے اور نسوار کے متعلق ہی عِلم رکھتی ہے۔

دو تن آکھ کھاں جُتیاں سی دیوے پُت سَدّ کے قادر لوہار دا نی
کھلاں رنگن دا چج نہ نائیاں نوں حجامت کرے نہ پُت گھمہار دا نی

مُشکل الفاظ: پُت: بیٹا۔ کھلاں: کھال، چمڑا۔ گھمہار: کمہار، مٹی کے برتن بنانے والا۔

تَرجُمَہ: تُو قادر لوہار کے بیٹے کو بلا اور اُسے کہہ کہ دو تین جوتوں کے جوڑے سلائی کر دے۔ لیکن وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکے گا۔ اسی طرح کمہار کا بیٹا حجامت نہیں کر سکتا اور چمڑا رنگنے کا کام حجام نہ کر سکے گا یعنی ''جس کا کام اُسی کو ساجے اور کرے تو ٹھینگا باجے''۔

اِک دو آکھ دریائی دے تھان اُن دے پُت سَدّ کے رکنے سنیار دا نی
عِلم کون فساد وِچ بہت دنیا عالم وِرلا کوئی ربّ پچیار دا نی

مُشکل الفاظ: دریائی: ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ کون: کتنا۔ وِرلا: کوئی کوئی، چیدہ۔ پچیار: سچا، صاف، حق پرست، عارف۔ کون فساد: کون وفساد بمعنی بودنی نابودنی، فانی دنیا۔

تَرجُمَہ: تُو (رکن الدین) عرف رکنے سُنار کو بلا کر اُسے کہہ کہ ایک دو تھان ریشمی کپڑے کے بُن دے، دنیا میں بیشمار (بہت سے) عِلم ہیں مگر کوئی کوئی ہی حق پرستی اور عرفان کا عِلم رکھتا ہے۔

نکیل اُوٹھاں اَگاڑی پچھاڑی گھوڑے رَسّا پوے نہ بکڑی تار دا نی
دو فٹ اُچّی زمیناں کتھے نیہہ دھریے اختیار نہ کوئی معمار دا نی

مُشکل الفاظ: نکیل: مہار، اونٹ کی ناک کی رسّی، لگام۔ اَگاڑی: آگے: پچھاڑی:

ممانی، دوہتے: دوہتا، بیٹی کا بیٹا، نواسا۔قد: نکاح، بندھن۔

تَـرْجُمَة: اے اَماں! اگر تُو بھلی نیّت چاہتی ہے تو سمجھ داری سے کام لے اور مجھے میرے خان سردار کا طعنہ مت دے۔مرزا جاٹ کی بیوی میں ہوں کوئی تُو تو نہیں ہے۔ممانی اور نواسے میں تو صرف پیار کا عقد جائز ہے۔

رکھ جنگ اُتے جنگ چیر سٹوں میہنا کوڑ تیرا جگر ساڑ دا نی
گل سُنی سنائی اُتے پہرہ دیکے اکبر شاہ چتوڑ گڑھ مار دا نی

مُشکل الفاظ: کوڑ: جھوٹا۔اکبر شاہ: اکبر بادشاہ۔چتوڑ گڑھ: مشہور قلعہ جو اکبر بادشاہ نے ہارا۔پہرہ دیکے: اعتبار کر کے، صحیح مان کر۔

تَـرْجُمَة: تُو مجھ سے جنگ پہ جنگ کئے جا رہی ہے ہوش کر تجھے چیر کے رکھ دوں گی۔تیرا طعنہ میرے جگر کو جلا رہا ہے۔تُو صرف سنی سنائی بات پر پہرہ دے رہی ہے اور اس طرح شہنشاہ اکبر نے چتوڑ گڑھ کا مشہور اور مضبوط قلعہ اپنے ہاتھوں سے گنوا لیا تھا۔

رَن مرزے دی توں بنایا مینوں بول پالاں گی تیری گفتار دا نی
ہُن ہور نہ کسے دی رَن بناویں مرد مونہوں کڈھ بول نہ ہار دا نی

مُشکل الفاظ: گفتار: بات، گفتگو۔مونہوں: منہ سے، زبان سے۔

تَـرْجُمَة: تُو نے مجھے مرزا کی بیوی بنا دیا ہے اور اب میں تیری اس بات کو پورا کر کے ہی چھوڑوں گی اور اب مجھے تُو کسی اور کی بیوی مت بنانا۔کیونکہ مرد جو اپنے منہ سے بات نکال دیتا ہے اُسے ہر صورت پورا کرتا ہے۔

میہنا پھبے حلوائیاں دا گجریاں نوں میہنا کواریاں پھبے منیار دا نی
قانون عشق پڑھیا مولا شاہ صاحباں بخشوائے گناہ خونی جرم دار دا نی

مُشکل الفاظ: پھبے: اچھا لگے، خوبصورت لگے۔منیار/منہار: زیور، موتی، شنگھار کا سامان بیچنے والا۔

تَـرْجُمَة: حلوائیوں کا گجریوں کو طعنہ دینا سجتا ہے اور کنواری لڑکیوں کو طعنہ دینا

صرف سامان زیب و آرائش بیچنے والوں کو ہی سجتا ہے۔اے مولا شاہ! صاحباں نے قانونِ عشق پڑھا ہوا ہے اور وہ خونی مجرم تک کے جرم بخشوا سکتی ہے اور بخشوانا جانتی ہے۔

دربیان کلام مادربا دختر (ماں کا بیٹی سے کلام کرنے کا بیان)

بچّی دھیئے نی توں ساڈی وڈّی اماں، اماں عزت ویکھ شریف پیو دی نی
گلاں سُنیاں اَن گھڑت جو کیتیاں نی نوکر چاہیدی سیں کورٹ چیف دی نی

مُشکل الفاظ: اَن گھڑت: بے ڈول، جو گھڑی ہوئی نہ ہوں، بے ڈھنگی بات۔کورٹ چیف: ہائی کورٹ، بڑی عدالت۔

تَـــرْجُـمَة: اے ہماری بیٹی! تُو ہماری بیٹی نہیں بلکہ بڑی اَماں ہے۔اے ہماری اَماں! اپنے شریف باپ کی عزت کو دیکھ! تُو نے جو باتیں بھی کی ہیں اور میں نے جو سنی ہیں وہ سب بے ڈھنگی اور بے تُکی باتیں ہیں۔ یونہی جھوٹی دلیلیں دیئے جا رہی ہو۔ تجھے تو ہائی کورٹ کی ملازمہ (سرکاری وکیل) ہونا چاہیئے تھا۔

نظر مار ویکھ چوہاں مرکّباں تے شان کسے نہ آبِ لطیف دی نی
تیری جہیاں کئی ہوئیاں تے کئی ہوسن جنہاں آرزو فعل کثیف دی نی

مُشکل الفاظ: چوہاں: چاروں۔مرکّباں: مرکب، سواری، گھوڑا، چاروں طرف۔ آبِ لطیف: صاف و شفاف پانی مراد نیک طینت۔ فعل: کام، عمل۔ کثیف: گندا، مراد بے عملی، بد فعلی۔

تَـرْجُمَة: تُو ذرا چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھ جو شان آبِ لطیف (نیک طینت) صاف و شفاف پانی (نطفے) کی ہے وہ کسی کی نہیں ہے۔ تیری جیسی کئی ہو چکیں اور ہوں گی کہ جن کو بُرے کاموں کی آرزو ہے۔

عشق توحید شرع بُھل جان ستے عزرائیل ویکھ سیف حریف دی نی
اوہدوں یاریاں دے مزے یاد پوسن جدوں پئے گی واٹ تکلیف دی نی

مُشکل الفاظ: توحید: واحدنیت، خدا کو ایک ماننا، خدا کے ایک ہونے پر یقین کرنا۔ شرع: شریعت، قانونِ اسلام۔ سیف: تلوار۔ حریف: دشمن، بدخواہ۔ یاد پوسن: یاد پڑیں گے۔ واٹ: راستہ۔

تَرجُمَہ: جب عزرائیلؑ بدخواہ کی تلوار نظر آئے گی تو عشق، توحید اور شرع سب کچھ بھول جائے گی۔ تجھے ان یاریوں کے مزے اس وقت یاد آئیں گے جب تیرا راستے کی تکلیف سے نبھاہ ہوگا، واسطہ پڑے گا۔

کتھے گیا یزید تے ظلم اُس دا جدوں واہر پئ شیر حنیف دی نی
توحید قانون سِکھ مولاشاہ کولوں اَجے خبر تینوں کاف کیف دی نی

مُشکل الفاظ: واہر: چوروں کا پیچھا کرنے والی جماعت۔ حنیف: امام حنیف، دینِ ابراہیم کا پیروکار۔ شیر حنیف: مراد سچا مسلمان، حضرت امام حُسینؓ، کہتے ہیں کہ امام حنیف نے یزید کو نیست و نابود کر دیا تھا مگر تاریخی لحاظ سے یہ بات درست نہیں ہے۔ کاف کیف: کائنات، دنیا، جہان، ابتدائی خبر۔

تَرجُمَہ: کہاں چلا گیا وہ ظالم و لعین یزید اور کہاں ہے اُس کا انتہائی شرمناک ظلم جب حضرت امام حُسین نے اپنی جماعت کے ساتھ اُس کا تعاقب کیا؟ توحید کا قانون تو سائیں مولا شاہ سے سیکھا ابھی تو تجھے اس کائنات کی ابتدائی خبر ہی حاصل ہوئی ہے۔

کلام صاحباں با مادر (صاحباں کا ماں سے کلام کرنا)

صاحباں آکھدی اَنبڑی فرض کیتا جو توں گل آکھی مسئلہ ٹھیک ہے نی
کوڑی ووہٹی اَمّاں درجہ تیرا میرا وقت تغیّر سبھ صفت ودھیک ہے نی

مُشکل الفاظ: اَنبڑی/اَمڑی: ماں۔ کوڑی: جھوٹی۔ ووہٹی: دلہن۔ تغیّر: تبدیلی حالت۔ ودھیک: زیادہ، وافر۔

تَرجُمَہ: صاحباں نے کہا کہ اے میری ماں! چلو فرض کیا کہ تُو نے جو بات کہی ہے

وہ مسئلہ درست ہے اور تیرا میرا درجہ ایک جھوٹی موٹی دلہن کا ہے۔ وقت تبدیل ہوا چاہتا ہے اور تمام صفات حد سے زیادہ ہیں۔

وچھاونے غم پھوڑی وقت خوشی اندر مورکھ موت جو کرے اڈیک ہے نی
لاتقطو سمجھ کے چھڈے سبھ کجھ فاسق مرد نہ اوہ صدیق ہے نی

مُشکل الفاظ: مورکھ: بے عقل، بے وقوف۔ لاتقطو: مت نا اُمید ہو۔ فاسق: بد چلن، گنہگار، زنا کار۔ صدیق: نہایت سچا، دوست۔ پھوڑی/ پھوہڑی: صفِ ماتم۔

تَرجُمَہ: خوشی کے وقت صفتِ ماتم بچھا دینا اُس بے وقوف کے مانند ہے جو موت کا انتظار کرے۔ لاتقطو کو سمجھ کر سب کچھ چھوڑ دے تو وہ مرد فاسق ہے۔ صدیق (اللہ کا دوست) نہیں ہے۔

لیہو لیہہ وگدے بمبو کاٹ گڈے وگن اوتھوں توڑی دتھوں تیک ہے نی
مقطعات حروفاں دے معنے اوکھے سوکھے اوہناں جو ہووے تصدیق ہے نی

مُشکل الفاظ: لیہو لیہہ: رستے رستے۔ قدم بہ قدم، رسمِ ریت۔ بمبو کاٹ: ایک قسم کی ٹم ٹم۔ بگھی۔ گڈے: چھکڑے۔ وگن: چلیں۔ مقطعات: وہ حروف جو قرآن کی اکثر سورتوں کے شروع میں ہیں اور جن کے مطلب کا کسی کو نہیں پتا۔

تَرجُمَہ: تاحدِ نظر جہاں تک دیکھو راستے ہی میں ٹم ٹم اور چھکڑے چلتے چلے جا رہے ہیں۔ حروفِ مقطعات کے معنے بہت مشکل ہیں لیکن اُن کے لئے بڑے ہی آسان ہیں جنہوں نے ان کی تصدیق کر رکھی ہے یعنی جن کو علم لدنی عطا ہوا ہے اور جو اللہ کے دوست ہیں اور صاحبِ عرفان ہیں وہی ان کے معنی بھی جانتے ہیں۔

موٹی ڈگ زبان پنجابی آکھن عربی فارسی آکھن باریک ہے نی
ان سُنیاں گنیاں دا کوئی اعتبار نا ہیں اعتبار اوہناں جو ہوئیاں تحقیق ہے نی

مُشکل الفاظ: ڈگ: بے ڈول، بدشکل، بھدّی۔ باریک: نازک، لطیف۔

تَرجُمَہ: سننے میں آتا ہے کہ پنجابی زبان بڑی موٹی، بے ڈول اور بھدّی ہے اور عربی فارسی بڑی نازک اور لطیف زبانیں ہیں۔ لیکن ان سُنی سنائی باتوں کا کیا

اعتبار؟ اعتبار تو اُن کا کیا جائے جنھوں نے تحقیق کی ہو یا جن زبانوں کی تحقیق کی جا چکی ہو یعنی سب سُنی سنائی باتیں ہیں اور پنجابی زبان کسی لحاظ سے بھی عربی فارسی سے کم تر نہیں ہے۔

میرے جہیاں وی کئی ہزاراں ہوئیاں تیرے جہی ماں لکھ کولیک ہے نی
سُتھن لاہ کے پے گیوں مگر میرے کیہ چوبھی کسے تینوں سیکھ ہے نی

مُشکل الفاظ: کولیک/کُلیک: منحوس، بدقسمت، خاندان کو بدنام کرنے والی۔ سیکھ: سلائی۔ سُتھن: شلوار۔ مگر: پیچھے۔

تَرجُمَہ: میرے جیسی بھی کئی ہزاروں ہوئی ہوں گی مگر تیری جیسی ماں تو سخت منحوس اور خاندان کو بدنام و رسوا کرنے والی ہوتی ہیں۔ تُو تو شلوار اُتار کر میرے پیچھے پڑ گئی ہے۔ نجانے تجھے کس نے گرم سلائی چبھا دی ہے یعنی کسی کے کہنے اُکسانے پر تو میرے خلاف ہو گئی ہے۔

جیکر نہیں سی خصم ہن خصم مرزا پُت پھپھی دا نہیں شریک ہے نی
جٹ ذات دا کھرل سردار مرزا بھروالا چھینبا نہ نائی کھٹیک ہے نی

مُشکل الفاظ: خصم: خاوند۔ پھپھی/پھوپھی: باپ کی بہن۔ بھروالا/بروالا: چوکیدار، چھینبا: ایک ذات۔ نائی: حجام۔ کھٹیک: قصاب۔ چمیار: چمڑے کا کام کرنے والی قوم۔ شریک: رشتہ دار، ساجھی، چچا کا بیٹا۔

تَرجُمَہ: اگر میرا خاوند نہیں بھی تھا تو اب میرا وہ خاوند ہے۔ آخر وہ میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔ کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ ذات کا کھرل جاٹ سردار ہے۔ کوئی حجام، انگریز یا قصاب تو نہیں ہے۔

لیہہ جتھوں توڑی ریل گڈی وگدی اسٹیشن ڈھک بنڑے مارے چیک ہے نی
نام نقطے دا غین نہیں عین ہیسی چند عید جٹ پہلی تریک ہے نی

مُشکل الفاظ: لیہہ: راستہ، لائن۔ ڈُھک: ڈُھکن، پہنچنا۔ غین: بھینگی آنکھ۔ عین: آنکھ، عین غین: حق و باطل، خیر و شر، اپنا اور پرایا۔ چند: چاند۔ تریک: تاریخ۔

تَــرْجُمَة: راستہ جہاں تک ہے ریل گاڑی وہاں تک ہی چلتی ہے اور جب اسٹیشن نزدیک آتا ہے تو چیخ (ہارن) مارتی ہے۔ جس پر نقطہ ہو وہ غین ہے عین نہیں۔ مرزا تو عید کی پہلی تاریخ کا چاند ہے یعنی تیرے پاس عین نہیں ہے غین ہے جس لئے تجھے مرزا صحیح دکھائی نہیں دیتا۔

جہڑے دور وسن اوہناں دور گنگا ولوں دور نہ ملکہ نزدیک ہے نی
عدم مطلق دے وچ نہ راہ کھیڑا عدم اضافی اندر پکی لیک ہے نی

مُشکل الفاظ: گنگا: مشہور دریا، جو ہندوؤں کے نزدیک بہت مقدّس ہے۔ عدم مطلق: قطعی۔ عدم آباد: مرنے کے بعد کا عالم۔ عدم اضافی: یہ دنیا، جہان۔ لیک: لائن۔ پکّی لیک: پکی بات۔ کھیڑا: راہ، راستہ۔

تَــرْجُمَة: جو دور آباد ہوں اُن کے لئے تو گنگا بھی دور ہے اور ملکہ دل سے دور نہیں ہے بلکہ بہت نزدیک ہے۔ عدم آباد میں کوئی راستہ نہیں ہے اور اسی آباد جہان میں ہے یہی پتے کی بات ہے بلکہ پکّی بات ہے یعنی جو کچھ ہے اسی آباد جہان میں ہے عدم میں تو سوائے نیستی کے کچھ بھی نہیں ہے۔

جا لا لے زور جو لگے تیرا جٹّی سُندری جٹ عقیق ہے نی
مولاشاہ کسنبھے دا رنگ مرزا صاحباں گولڑی اوسدی پیک ہے نی

مُشکل الفاظ: سُندری: خوبصورت۔ عقیق: نگیں، ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے مراد حُسین۔ کسنبھے: کسنبھا، ایک پودا اور اُس کا پھول جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ گولڑی: کنیز، خادمہ۔ پیک: قاصدہ، ملازمہ، اصل لفظ کیپ ہے جس کے معنی داشتہ/رکھیل کے ہیں

تَــرْجُمَة: تیرا جس قدر بھی زور لگتا ہے لگا لے۔ صاحباں اگر حُسین ہے تو مرزا بھی بڑا خوبصورت ہے۔ اے مولاشاہ! مرزا کسنبھے کے رنگ کی طرح ہے تو صاحباں اُس کی کنیز ہے اور خادمہ ہے۔

کلام مادر با دختر (ماں کا بیٹی سے کلام کرنا)

کنج کواریئے ڈاریئے گنڈیئے نی تینوں ذرا نہ شرم حیا بچی
تیرے بابل نوں دس کرتوت تیری، تیری سکاں گی کھل لُہا بچی

مُشکل الفاظ: کنج کواری: نابالغ لڑکی، دوشیزہ۔ڈاری: نوخیز حسینہ۔گنڈی: غنڈی، بدمعاش، غنڈہ عورت۔ بابل: باپ۔سکاں گی: اُتاروں گی۔کرتوت: ناشائستہ حرکات، فعل۔

تَرجُمَہ: اے نابالغ نوخیز حسینہ و بدمعاش لڑکی! تجھے ذرہ بھی شرم و حیا نہیں ہے۔ میں ترے باپ کو تیری ان ناشائستہ حرکات کا بتا کر تیری چمڑی اُتروا ڈالوں گی اور تجھے ایسی نصیحت دوں گی کہ تُو یاد کرے گی۔

گل جمدی دا گھٹ دی خبر ہوندی مہرہ وچ گڑھتی دیندی پا بچی
عشق پٹیئے تے یار پٹیئے نی تیزاب دے نال نہ نہا بچی

مُشکل الفاظ: گل: گلہ، گردن۔مُہرہ: زہر۔گڑھتی: گھٹی، جنم گھٹی، گڑ وغیرہ جو نومولود بچے کے منہ میں ڈالتے ہیں۔عشق پیٹیئے: عشق پٹی، عاشق۔یار پٹی: یاری لگانے والی۔

تَرجُمَہ: اگر مجھے یہ خبر ہوتی کہ تُو ایسی نکلے گی تو میں تیرا پیدا ہوتے ہیں گلہ دبا دیتی یا پھر تیری جنم گھٹی میں زہر ملا دیتی تا کہ مجھے یہ دن دیکھنا نصیب ہی نہ ہوتا۔اے عشق باز اور یار رکھنے والی! تیزاب کے ساتھ مت نہا۔کیونکہ تُو نیست و نابود ہو جائے گی۔

تیرے ویر شمیر نوں لاہد ہوسی کرسی ڈکرے وڈھ تباہ بچی
نالے مرزے نوں چیر دوکھن کرسن گھر وچ سنھ دِتی جس لا بچی

مُشکل الفاظ: لاہد/لادھ: خبر، چوری کی بروقت خبر۔ڈکرے: ٹکڑے۔دوکھن: دو ٹوٹے۔سنھ: نقب۔

تَرجُمَہ: جب تیرے بھائیوں میر اور شمیر کو خبر ہو گی تو وہ تجھے کاٹ کر تیرے ٹکڑے

ٹکڑے کر ڈالیں گے اور مرزے کو بھی وہ چیر کر دو ٹکڑے کر دیں گے۔ جس نے ہمارے گھر نقب لگائی ہے۔

نی میں اجھو اِی مرزے نوں گھروں کڈھاں تیریاں وَنڈیاں دیاں پوا بچی
سر وڈھاں تیرا سرمد وانگوں مولا قاضی نوں کول بٹھا بچی

مُشکل الفاظ: اجھو اِی: آج ہی۔ وَنڈیاں: واحد ونڈی، تقسیم، بانٹ، بخرہ، دوریاں، بُعد، جدائی۔ سرمد: دہلی کے مشہور صوفی بزرگ و شاعر (جن کی رباعیات مشہور ہیں) کو اورنگزیب نے دارا شکوہ کا ساتھی ہونے کی وجہ سے قتل کر دیا تھا۔

تَرجُمَہ: ارے میں آج ہی مرزا کو اپنے گھر سے باہر نکال دوں گی اور تیرے حصے بخرے کر ڈالوں گی۔ اے مولا شاہ! میں قاضی کو اپنے پاس بٹھا کر تیرا سر سرمد کی طرح کاٹ ڈالوں گی۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

دوہاں کھوجدیاں دے اُتّے کھرل مرزا باہروں نال رضا دے آیا اِی
خوشی خوشی روز وانگوں لنگھ ڈیوڑھی قدم اَنگنے دے وِچ پایا اِی

مُشکل الفاظ: کھوجدیاں: کھوج، سراغ لگاتے ہوئے۔ رضا: خوشی خوشی، مرضی، تقدیر۔ انگنے: آنگن میں، صحن میں۔

تَرجُمَہ: ان دونوں کے سراغ لگاتے ہوئے ہی عین اوپر مرزا جاٹ باہر سے اپنی خوشی سے ہی آ گیا۔ اُس نے روزانہ کی طرح خوشی خوشی ڈیوڑھی سے گزر کر صحن میں قدم رکھا۔

کوئی طلب ہوسی کسے طلب خاطر کھرل مامی نوں بول بلایا اِی
مٹھا وَٹ کے آکھ دی صدقے مامی چنگا مامے دا قُرب ودھایا اِی

مُشکل الفاظ: طلب: ضرورت۔ قُرب: پاس، نزدیکی رشتے داری۔

تَرجُمَہ: اُسے کوئی طلب ہوئی ہوگی اور طلب کی خاطر ہی مرزا نے اپنی ممانی کو

بلایا تو اُس نے اپنی پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے کہا، ممانی قربان جائے تُو نے اپنے ماموں کا خوب نزدیکی رشتے داری کا پاس کیا ہے؟

پال پوس کے ایڈا جوان کیتوں چنگا حق ساڈے پلّے پایا ای
گھر وچ واری گ جقّی ستھر لا کے چنگا مامے دا نک وڈھایا ای

مُشکل الفاظ: پال پوس: پرورش کی۔ جقّی: خفیہ۔ نک: ناک

تَرجُمَہ: کہ تجھے پال پوس کر اتنا جوان کیا اور تُو نے کیا خوب ہمارا حق ہمارے دامن میں ڈالا ہے؟ تُو نے ہمارے گھر میں نقب لگائی اور اس طرح خوب اپنے ماموں کی ناک کاٹی ہے۔ خوب عزّت افزائی کی ہے۔

اوہندی گھت بیٹھا مامی کرے طعنے اُگوں کجھ نہ جتّ دوہرایا ای
جتّ بولیا نہ گیا اُٹھ چھیتی پیر ویہڑے وچّوں باہر پایا ای

مُشکل الفاظ: اوہندی گھت بیٹھا: نظریں نیچے کر کے سر جھکا لیا۔

تَرجُمَہ: وہ نظریں نیچے کئے سر کو جھکائے بیٹھا رہا اور اُس کی ممانی اُسے لعن طعن کرتی رہی۔ اُس نے آگے سے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بالکل خاموش رہا اور جلدی سے اُٹھ کر صحن میں سے باہر چلا گیا۔

دھکّے مار فرشتیاں جنّت وچّوں کویا آدم نوں باہر تراہیا ای
چور اکھی نال صاحباں ویکھیا ای وس چلیا نہیں بُلایا ای

مُشکل الفاظ: گویا: جیسے، مانند، جس طرح۔ تراہیا: راہن مصدر سے، ڈرانا دھمکانا۔ چور اکھی: کن انکھیوں سے دیکھنا۔

تَرجُمَہ: مرزا صاحباں کے گھر سے اِس طرح نکلا کہ جیسے جنّت سے آدم کو فرشتوں نے ڈرا دھمکا کر باہر نکال دیا ہو۔ صاحباں نے مرزا کو جاتے ہوئے کن انکھیوں سے دیکھا۔ نہ تو اُس کا کوئی بس چلا کہ وہ اُسے روک لے اور نہ وہ کچھ منہ سے ہی بول سکی۔

پھلیوں نکلیا ستھر دے وچ آیا دانا آباد دا کھہڑا پچھایا ای

عشق وچھوڑے آکھیا السلام علیکم وعلیکم السّلام بُلایا ای

مُشکل الفاظ: پھلیوں: پھلھا، اناج گاہنے کا کھڑگ، گاؤں سے ملحقہ زمین، گاؤں کا حصہ۔ ستھ: محفل، پنچائیت، جنگلی چراگاہ، میدان۔ کھیہڑا: راستہ۔

تَـرْجُمَة: مرزا جاٹ گاؤں سے ملحقہ زمین سے نکل کر میدان میں آ گیا اور اُس نے اپنے جدی گاؤں کا راستہ پوچھا۔ عشق کی جدائی نے اُسے آ کر سلام کیا اور اُس نے وعلیکم السّلام کہہ کر بُلایا یعنی عشق کو خیرباد کہہ کر اپنے گاؤں کو چل پڑا۔

دھروئی تیری رتّا ایہہ کیہ قہر کیتو سوہنے یار دے گھروں کڈھایا ای

گل کوئی نا اوڑھدی کدھر جاواں اَج لہنے وَتوں دینا آیا ای

مُشکل الفاظ: دھروئی: ظلم، چیخ پکار، دہائی۔ اوڑھدی: سوجھتی، سجھائی دیتی۔ لہنے: لہنا، وہ قرض جو کسی سے لینا ہو، وصول کرنا ہو۔

تَـرْجُمَة: اے میرے اللہ! تیری دہائی ہے تُو نے مجھ پر یہ کیا ظلم وغضب کیا ہے؟ کہ مجھے میرے یار کے گھر سے نکلوا ڈالا ہے۔ اب مجھے کوئی بات نہیں سوجھ رہی کہ میں کدھر جاؤں؟ آج مجھے لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔

رونڈا جنگلاں دے وِچ پیا پھردا وانگ وحشیاں حال کوایا ای

سپاہی عشق آ جنگی نے گھتے ڈیرے عقل عِلم خبرے کدھر دھایا ای

مُشکل الفاظ: گھتے ڈیرے: ڈیرے ڈال دئے۔ دھایا: دھاون مصدر سے، حملہ کرنا، چلے جانا۔

تَـرْجُمَة: وہ جنگلوں میں روتا پھرتا اور وحشیوں کی طرح بے حال ہو چکا ہے۔ تو عشق کے سپاہی نے آ کر جنگی ڈیرے جما دئے۔ اب اُس کی عقل اور اُس کا عِلم نجانے کس طرف چلے گئے، غائب ہو گئے۔

ناز صاحباں دے پیار کر یاد رووے مکھڑا یاد پئے چُمے چمایا ای

آکھے کیکر مِلاں پھیر صاحباں نوں ہور کوئی گل نہ پیار ستایا ای

مُشکل الفاظ: ناز: نازنخرے، نازوادا۔ کیکر: کیونکر۔

تَـــرْجُـمَة: وہ صاحباں کے نازنخرے اور پیار یاد کر کر کے روتا اور اس کے چومے ہوئے منہ کا تصوّر کر کے یہ کہتا کہ میں اب دوبارہ کیونکر صاحباں سے ملوں؟ اور کوئی بات نہیں بس اُس کے پیار نے اُسے بڑا ستایا۔

مرن جیون والی آس جٹ چھڈی جی وچ اِک متا پکایا اِی
پگ اپنی لاہ کے وَٹ رسّا مولا جنڈی دے نال لٹکایا اِی

مُشکل الفاظ: متا: تجویز، ارادہ، منصوبہ۔ پگ: پگڑی۔ جنڈی: ایک درخت (جنڈ)۔ جی: دل۔

تَـــرْجُـمَة: مرزا اب مرنے اور جینے کی اُمید چھوڑ بیٹھا اور اُس نے اپنے دل میں ایک منصوبہ بنالیا۔ اپنی پگڑی کا اُس نے رسّہ بنالیا اور اے مولا شاہ! اُس نے رسّی کو جنڈ کے درخت کے ساتھ لٹکا دیا یعنی اب اُس کا ارادہ خودکشی کا بن گیا کہ وہ خود کو پھانسی دے ڈالے۔ بری طرح مایوس ہوگیا۔

ایضاً (اُسی طرح)

کدی کدی سہیلیاں نال رَل کے صاحباں پینگھ جھوٹن اوتھے جاوندی سی
جوہڑا پانی دا ٹوبہ سی اِک اوتھے خلق مال نوں پانی پلاوندی سی

مُشکل الفاظ: پینگھ: جھولا۔ جوہڑا: جوہڑ، بارانی تالاب، جھیل۔ ٹوبہ/ٹوبھا: جوہڑ، چھپڑ۔ خلق: خلقت، لوگ۔ مال: مال ڈنگر، مویشی۔

تَـــرْجُـمَة: صاحباں کبھی کبھی اس جگہ پر اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل کر جھولا جھولنے جاتی تھی اور وہاں پر بارانی پانی کا ایک تالاب (جوہڑ) بھی تھا جہاں سے لوگ اپنے مال مویشی کو پانی پلاتے تھے۔

جنڈی پرانی کنہاں ویلیاں دی چھاں ٹھنڈی سوہنی من بھاوندی سی
سارا دن جٹ کٹیا بیٹھ بیٹھاں ہنھیری رات پئی کل اَکاوندی سی

مُشکل الفاظ: جنڈی: جنڈ، ایک جنگلی درخت۔ کنہاں ویلیاں دی: کون سے وقتوں

کی، بہت پرانی۔ من بھاوندی: دل بہلاتی، اچھی لگتی۔ کل: کلا، روح۔ اکاوندی: اکتاتی، ستاتی۔

تَرْجُمَۃ: وہاں ایک بہت ہی پرانی جنڈ کا درخت تھا۔ جس کی چھاؤں بڑی ٹھنڈی، اچھی اور من پسند تھی۔ مرزا نے اس کے نیچے سارا دن گزار لیا مگر جب اندھیری رات سر پر آ گئی تو اُسے سخت گھبراہٹ اور اُکتاہٹ ہونے لگی۔

روندے مرزے دیاں گھگھیاں بیٹھ گیاں دیلیں لکھ کروڑ اندے آوندی سی
مولا شاہ گل گھت کے پھاہ مریئے ود ودائی کل حکم فرماوندی سی

مُشکل الفاظ: گھگھیاں: گھگھی، ہچکی، خوف یا گھبراہٹ سے سانس رک رک کر چلنا۔ گھگھی بندھ ہونا۔ روتے روتے ہچکی بندھ جانا۔ گھت کے: ڈال کر، ودودائی: رخصتی، الوداع کرنا۔

تَرْجُمَۃ: مرزا اس قدر رویا کہ روتے روتے اُس کی ہچکی بندھ گئی۔ اُسے اُسوقت لاکھوں کروڑوں دلیلیں آتی تھیں مگر اے مولا شاہ! اُس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ گلے میں پھندا ڈال کر جان دے دے اور پھر اُسے ایسے لگتا تھا کہ جیسے ہر کوئی الوداع کہہ رہا ہو۔

دربیان آمدن پنج پیرو رہائی دادن مرزا را (پانچ پیروں کے آنے اور مرزا کو اس کیفیت سے رہائی دلانے کا بیان)

لکھیئے دَرد فغاں لکھ مُکدی نہ لکھاں وَرگا ایہہ اک فغاں یارو
وچھوڑا جھلّیا گیا جٹ کولوں گل گھت لئی پھانسی لاں یارو

مُشکل الفاظ: فغاں: فریاد، رونا دھونا، واویلہ۔ گل کھت لئی: گلے میں ڈال لی۔ لاں: رسی، ڈور۔

تَرْجُمَۃ: لاکھ درد فغاں کا بیان تحریر کیجئے مگر یہ ختم نہیں ہو سکتا۔ پھر اے یارو! لاکھوں جیسا یہ ایک ہی فغاں ہے۔ مرزا جاٹ سے جدائی برداشت نہ ہو سکی تو اُس نے اپنے

گلے میں پھانسی کا پھندا ڈال لیا۔

جُھوٹا آیا اِک نکل پران چلّے پنج دَس رہ گئے باقی ساں یارو
پنج پیر رضا دے نال کتوں اوسے وقت آئے اوسے تھاں یارو

مُشکل الفاظ: پران: سانس، روح۔ساں: سانہہ،سانس، ساہ۔پنج پیر: خواجہ خضرؑ، بابا فرید شکر گنجؒ، حضرت بہاء الدین زکریاؒ، حضرت جلال الدین بخاریؒ، اور حضرت لعل شہباز قلندرؒ (پروارث شاہؒ نے اپنی ہیر کے آخر میں یہ وضاحت کی ہے کہ پانچ پیر اصل میں پانچ حواس ہیں)۔رضا: خوشی، تقدیر۔کتوں: کہیں سے۔

تَرجُمَہ: اُسے ایک جھونٹا آیا اور اُسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے اُس کی روح نکل چکی ہو۔لیکن ابھی یارو اُس کے پانچ دس سانس باقی تھے۔کہ تقدیر سے وہاں پر اُسی وقت اُسی جگہ پانچ پیر مل گئے۔

ہتّھو ہتّھ پھڑیا مرزے کھرل تائیں وَڈھ سُٹی اوہ دائیوں لاں یارو
پانی گھتیا جٹ دے مونہہ مولا نواں جرم دُدّھ پیتا ماں یارو

مُشکل الفاظ: ہتّھو ہتّھ: ہاتھوں ہاتھ، ادھ دائیوں: درمیان سے۔پانی گھتیا: پانی ڈالا۔جرم: جنم۔

تَرجُمَہ: تو انہوں نے ہاتھوں ہاتھ مرزے کو پکڑا اور درمیان میں سے اُس رسّی کو کاٹ ڈالا۔اے مولا شاہ! پھر انہوں نے اُس کے منہ میں پانی ڈالا، گویا مرزے نے نیا جنم لیا اور ماں کا دودھ پھر سے پیا۔

ایضاً (اُسی طرح)

کُجھ دیر پا جٹ نوں ہوش آئی دُکھ بیتیاں لگا سُنان یارو
اَلفوں یے تا کر سارا دس قصہ توجہ پیراں دا ہویا فرمان یارو

مُشکل الفاظ: بیتیاں: گزری مصیبتیں۔الفوں یے تا کر: 'الف' سے لے کر 'یے' تک۔سارے کا سارا (قصہ)۔

تَـــرْجُمَة: کچھ دیر پا کر مرزا کو ہوش آیا تو وہ ان پانچ پیروں کو اپنے دُکھ اور خود پر گزری مصیبتیں سنانے لگا۔ اُس نے اپنا دُکھ بھرا تمام قصہ سُنایا، تو پیروں نے اُس پر خاص توجہ (شفقت) فرمائی۔

نصیحتاں کیتیاں پنڈے تے ہتھ پھیرے کوئی سبق وی مرزے سکھان یارو
کوٹ گھوڑی اِک اوہناں دے پاس آہی بخش مرزے دے ہتھ پھڑان یارو

مُشکل الفاظ: پنڈے: پنڈا، جسم۔ گوٹ: چھوٹی اور تیز طرار۔ آہی: تھی، ہے۔

تَـرْجُمَة: انہوں نے مرزے کو کچھ نصیحتیں بھی کیں اور اُس کے جسم پر پیار سے اپنے ہاتھ بھی پھیرے اور اُسے کوئی سبق بھی سکھایا۔ ان پیروں کے پاس اک نہایت تیز طرّار گھوڑی بھی تھی جو انہوں نے مرزا جاٹ کو بخش دی۔

خاطر جمع رکھ ملے گی صاحباں تینوں تھاپی جٹ دی پُشت تے لان یارو
مولا لگ آکھے دانا آباد جا توں آپے سَدّے گی صاحباں سُلطان یارو

مُشکل الفاظ: خاطر جمع: دلی جمعی، اطمینان، تسلّی۔ تھاپی: تھپکی، داد، حوصلہ افزائی۔

تَـــرْجُمَة: تم خاطر جمع رکھو، تجھے تیری صاحباں ضرور ملے گی۔ یہ کہہ کر انہوں نے مرزا جاٹ کی پشت پر تھپکی دی اور اے مولا شاہ! اُس نے یہ کہا کہ ہمارا کہنا مانو اور تم اپنے گاؤں دانا آباد چلے جاؤ۔ بادشاہ زادی صاحباں تجھے خود ہی بلا لے گی۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

لکھوں لکھ ہوندا لکھوں ککھ ہوندا کیہ کریئے حساب شمار دا جی
روپیہ بوہت ہو تکڑی نال تُلدا تُلن پاتھیاں کم وہار دا جی

مُشکل الفاظ: لکھوں لکھ ہونا: کنگال سے لاکھ پتی ہونا، غریب سے امیر ہونا۔ لکھوں ککھ ہونا: لاکھ پتی سے کنگال ہونا۔ امیر سے غریب ہونا۔ شمار: حساب، گنتی، کسی زمرے میں شامل کرنا۔ پاتھیاں: واحد پاتھی، اُپلہ، تھاپی۔ وہار: لین دین۔ بیوپار۔ طریقہ۔

تَرْجُمَہ: کوئی کنگال سے لاکھ پتی ہو جاتا ہے، تو کوئی لاکھ پتی سے کنگال۔ اُس کی رحمتوں کو کس زمرے میں شامل کیا جائے۔ کیا حساب ہو؟ دولت بہت زیادہ ہو تو وہ ترازو میں تولی جاتی ہے اور اُپلے بھی ترازو میں تولے جاتے ہیں۔ یہی لین دین کا طریقہ ہے۔

مدد نال پیراں بچیا خان مرزا ہویا کرم جناب سرکار دا جی
گھوڑی ہوئی بخشیش خدا ولوں اوہنوں بکی دے نام پکار دا جی

مُشکل الفاظ: جناب: خداوند نعمت، قبلہ حضور۔ سرکار: دربارِ شاہی۔ حضور، جناب۔ بخشیش: دان کرنا۔ بخش دینا۔ بکی: مرزا جاٹ کی گھوڑی کا نام۔

تَرْجُمَہ: پیروں کی مدد سے مرزا بچ گیا اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا اور اُسے اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے ایک بڑی عمدہ قسم کی گھوڑی دان ہو گئی جسے وہ بکی کے نام سے پکارنے لگا۔

اُگ گیا بُوجھا وچ بیلے لگی ہڈل وس کشمیر دی دھار دا جی
چڑھکے بکی اُتے دانا آباد آیا بل بل بُجھے لانبو صاحباں نار دا جی

مُشکل الفاظ: بوجھا: بوچا، سرکنڈا، جھاڑی۔ بیلے: بیلا، جنگل۔ کشمیر دی دھار: کشمیر کے دریا کا بہاؤ رکھنے والی یعنی بہت بارش ہونا، موسلا دھار بارش۔ نار: عورت، آگ۔ لانبو: الاؤ۔

تَرْجُمَہ: آگ جھاڑیوں میں سے ہوتے ہوئے پورے جنگل میں پھیل گئی اور اُس پر خوب بادل برسا۔ مرزا جاٹ اب بکی (گھوڑی) پر بیٹھ کر دانا آباد چلا آیا اور ادھر صاحباں کے سینے میں آگ کا الاؤ جل جل کر بجھتا تھا۔

ملن دے بھائیاں ماتا بھابیاں نوں توں کوئی ہور کرخن وچار دا جی
ڈنگے نہ ڈنگے سپ مارے دہشت بنگالی کھولے جد ڈھکن پٹار دا جی

مُشکل الفاظ: سخن: بات۔ وچار دا: وچارن/وچارنا، سوچنا۔ بنگالی: جوگی، پٹار، پٹاری۔

تَـرْجُمَة: مرزا اپنے دل میں خیال کر رہا تھا کہ شاید ماں بھائیوں اور بھابیوں سے نہ ملنے دے اور مجھے اب کوئی اور بات سوچنی ہو گی۔ کیونکہ سانپ ڈسے یا نہ ڈسے اُس کی دہشت ہی بہت بڑی ہوتی ہے۔ جب جوگی پٹاری کے منہ سے ڈھکنا اُٹھاتا ہے تو سانپ دیکھ کر ہی تمام لوگ دہشت زدہ ہو جاتے ہیں۔

ہمجولی یار سردار تھاں وچ کودی وچ جُتیاں تھاں کھنگار دی جی
لاگت لکھ تے وَٹیا کُل پنج سو ہر دو لعنت ہے اُس بیوپار دا جی

مُشکل الفاظ: ہمجولی: ساتھی۔ گودی: آغوش۔ کھنگار: بلغمی کھانسی کا مواد۔ کھنکار۔ بیوپار: تجارت، سوداگری۔

تَـرْجُمَة: جو ساتھی اور دوست ہوتا ہے اُس کی جگہ آغوش میں ہوتی ہے اور کھنکار کو جگہ جوتوں میں ملتی ہے۔ وہ بیوپار (سوداگری) جس میں لاگت تو لاکھ روپیہ آئے اور کُل بکری پانچ سو روپیہ ہو تو دونوں پر ہی لعنت ہے۔ اس تجارت کا کیا فائدہ؟

گدڑ بگھیاڑاں نوں ہوئے ہوئے سبھ کر دے کوئی سورما شیہنہ للکار دا جی
میداں چھڈ مائیاں پُت کُھری کر دے گھمسان پوے جد چُھری کٹار دا جی

مُشکل الفاظ: گدڑ: گیدڑ، بگھیاڑ: بھیڑیا۔ ہوئے ہوئے: بدنامی، تشہیر، چرچا۔ سورما: بہادر، شیر۔ کُھری: کھروَد، خروش، خرمستی۔ کٹار: خنجر، کٹاری۔

تَـرْجُمَة: گیدڑوں اور بھیڑیوں کو تو سبھی ہوئے ہوئے کرتے ہیں مگر شیر کو کوئی بہادر ہی للکارتا ہے۔ ماؤں کے بیٹے میدانِ جنگ میں جب چھری اور کٹار کا گھمسان پڑے تو خروش و خرمستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

کیہ کیتا سی ہیر نے لا یاری طعنہ جھل کے جگ سنسار دا جی
آپ چڑھ گئی ڈولی رانجھا رہیا روندا چیتا بُھل گیا قول قرار دا جی

مُشکل الفاظ: سنسار: جہان، دنیا۔ چیتا: یاداشت۔

تَـرْجُمَة: ہیر نے یاری لگا کر کیا کیا تھا؟ اُس نے دنیا جہان کے طعنے سنے مگر آپ خود وہ پالکی میں بیٹھ کر چلی گئی اور کیے ہوئے عہد و پیمان بھول گئی۔ رانجھا بیچارہ روتا

ہی رہ گیا۔

رانجھے کھولیاں چاریاں وَرھے باراں موجاں لئے پُت آہو سردار دا جی
کیوں نہ چُھری کھا کے جتّی ہیر موئی ڈولی ہُوئے لئے پیار چھڈیا یار دا جی

مُشکل الفاظ: کھولیاں: واحد کھولی، بندھے ہوئے کو کھولنا۔ چاریاں: واحد چاری، چارنا، چرانا۔ ورھے: ورھا، سال۔ اجوسردار: ہیر کے خاوند کا باپ (سسر)۔

تَرجُمَہ: رانجھے نے ہیر کے عشق میں بارہ سال بھینسیں کھولیں اور چرائیں اور موج بہار آہو سردار کے بیٹے سیدا کھیڑے نے لوٹی (جس کا ہیر کے ساتھ بیاہ ہوا)۔ جتّی ہیر کیوں نہ چُھری کھا کر مرگئی؟ بلکہ اُس نے تو اپنے پیار کو چھوڑ کر پیار کے دشمنوں کی پالکی میں بیٹھ کر جھونٹے لیے۔

صاحباں فاسق تے بھلا جے ہیر صادق جس دا انایاں گھر پلنگ انوار دا جی
بُجھ بات بُجھن والی دے ہنگارا مار مورچہ کابل قندھار دا جی

مُشکل الفاظ: فاسق: گنہگار، زنا کار، بدچلن۔ صادق: سچّی، مخلص، پاک صاف۔ انوار: نواڑ، بُنی ہوئی پٹّی۔ ہنگارا: جواب، لقمہ، ہنکارا۔ مورچہ: محاذ، مجازاً صفِ جنگ، وہ گڑھا جو لڑائی کے لئے زمین میں کھودا جاتا ہے۔ کابل قندھار: افغانستان کے مشہور شہر۔

تَرجُمَہ: چلو مان لیا کہ صاحباں فاسق اور ہیر بڑی پارسا تھی، جس نے اپنا پلنگ نواڑ سے بنوایا تھا اور اس میں ہیرے موتی لگے ہوئے تھے۔ تم یہ بات بوجھو کہ یہ بوجھنے والی بات ہے جواب دو اور کابل و قندھار کا محاذ مارلو۔

مزا سانوں کد اوسنوں مزا آوے مماں پئے جو رَن مُیار دا جی
چنگ مند مخول تے ٹھٹھا ہاسا محرم بناں نہ کوئی سہار دا جی

مُشکل الفاظ: کد: کب، کیا۔ مماں: لپتان۔ رَن: عورت، مُیار، جوان۔ چنگ مند: اچھا بُرا۔ ٹھٹھا: مذاق۔ محرم: محرم راز۔ سہار دا: برداشت کرتا۔

تَرجُمَہ: مزہ ہمیں کب آتا ہے مزہ تو اُسے آتا ہے جو کہ جوان عورت کے لپتان

پکڑتا ہے انہیں دباتا ہے گھونٹتا ہے اچھا برا ٹھٹھا مذاق تو کوئی اپنے محرم راز کے ساتھ ہی کر سکتا ہے۔ ورنہ دوسرا کوئی کب برداشت کرتا ہے۔

انسان حیوان دی زندگی نباتات اسرار جمادات پروردگار دا جی
سنگِ مرمر یاقوت عقیق ہیرے بلور پارس لعل چمکاں مار دا جی

مُشکل الفاظ: حیوان: جانور۔ نباتات: نبات کی جمع، پودے، تر کاریاں۔ اسرار: سرّ کی جمع، راز۔ جمادات: غیر ذی روح اشیاء، بے جان چیزیں۔ سنگِ مرمر: سفید اور نہایت چکنا پتھر۔ یاقوت: ایک قسم کا قیمتی جوہر جو اکثر سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ عقیق: ایک سرخ رنگ کا پتّھر۔ ہیرے: ہیرا، ایک قسم کا قیمتی پتھر، الماس۔ بلور: ایک چمکدار جوہر جو کان سے نکلتا ہے۔ پارس: ایک خیالی پتّھر جس کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر یہ پتّھر لوہے سے چھو جائے تو وہ سونا بن جاتا ہے۔ لعل: ایک نہایت قیمتی پتّھر۔

تَـرْجُمَة: انسان و حیوان کی زندگی نباتات اور جمادات سب اللہ تعالیٰ کے اسرار ہیں۔ ان سب میں اُسی کا نور جلوہ فرما ہے۔ سنگِ مرمر، یاقوت، عقیق، ہیرے اور جواہرات سبھی اُسی کے نور سے درخشاں نظر آتے ہیں۔

سیمرغ بری رخ جانور جی کدی ڈِٹھا نہ کسے سردار دا جی
پھڑ دا کجلی بنوں بچّے ہاتھیاں دے بادشاہ راجا قیمت تار دا جی

مُشکل الفاظ: سیمرغ: ایک خیالی اور فرضی بڑا پرندہ۔ ڈِٹھا: دیکھا۔ کجی بنوں: کجلی بن سے، وہ جنگل جہاں ہاتھی رہتے ہوں۔

تَـرْجُمَة: سیمرغ ایک ایسا پرندہ ہے جس کا رخ مبرّا ہے یعنی وجود عنقا ہے اور کبھی کسی نے اسے کسی سردار کے پاس نہیں دیکھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پرندہ کجلی بَن سے ہاتھیوں کے بچّے پکڑتا ہے جس کی قیمت کوئی بادشاہ یا راجا ہی ادا کر سکتا ہے۔

سودے نقد کریئے جنس نقد لیئے کوئی نفع نہ لارے اُدھار دا جی
رام رکھی ستاریاں حال پُچھدی ہڑڑپوپو ملیا ہردوار دا جی

مُشکل الفاظ: جنس: اناج۔ کوئی چیز، اسباب، سودا، پیداوار۔ لارے: لارا، جھوٹا

وعدہ۔ رام رکھی: سائیں مولا شاہ کی محبوبہ، ایک ہندو عورت۔ ہڑڑ پوپو: نجومی۔ ہردوار: ہندوؤں کا مندر، ہندوؤں کی ایک مقدس جگہ کا نام۔

تَـرْجُمَة: سو دانقد کرنا چاہئے اور جنس نقد لینی چاہیئے۔ جھوٹے وعدے اور ادھار میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ رام رکھی کو ہردوار کا جوتشی، نجومی مل گیا ہے اور وہ اُس سے ستاروں کا حال پوچھتی پھرتی ہے۔

دانا آباد وِچ مرزا علاج کردا زخم کھا لڑائی تلوار دا جی
مولا شاہ چلو طرف جھنگ کھیوے خبرے حال کیہ صاحباں دلدار دا جی

مُشکل الفاظ: دانا آباد: مرزا جاٹ کا آبائی گاؤں۔ کھیوے: کھیوا، ضلع جھنگ کا ایک گاؤں جہاں کی صاحباں رہنے والی تھی۔

تَـرْجُمَة: مرزا جاٹ کو عشق کی جنگ میں زبردست زخم آئے تھے اور اُس نے اپنے گاؤں دانا آباد میں ان زخموں کا علاج کیا۔ اے مولا شاہ! اب تم جھنگ کے گاؤں کھیوا میں چلو، کچھ وہاں کے حالات بیان کرو کہ نجانے اُس کی محبوبہ صاحباں کا کیا حال ہے؟

دربیان پریشان حال وپُر ملال شدن صاحباں از جدائی خان مرزا

(مرزا جاٹ کی جدائی میں صاحباں کے پریشان حال اور پُر ملال (غمزدہ) ہونے کا بیان)

حال صاحباں دا لکھاں جو حال ہویا ناظرین نوں اَگے وِی یاد ہے جی
دھی ماں نال بولے نہ ماں دھی نال گھر بار وِچ پیا فساد ہے جی

مُشکل الفاظ: ناظرین: واحد ناظر، دیکھنے والے (پڑھنے والے)۔

تَـرْجُـمَة: اب میں صاحباں کا حال لکھتا ہوں جو کہ اُس پر مرزا کی جدائی میں

گزری۔ناظرین کو پہلے کچھ تو یاد ہوگا کہ بیٹی ماں کے ساتھ اور ماں بیٹی کے ساتھ نہ بولتی تھی۔گھر اور باہر بڑا فساد برپا ہو چکا ہے۔

لشکر وچھڑے غار وچ ہوئے کٹھے جدوں علیؓ وَجایا ناد ہے جی
تھاں تھاں مرزے تے صاحباں دیاں ہون گلّاں سارے پنڈ وچ ہوگئی لاہد ہے جی

مُشکل الفاظ: غار: گڑھا، کھڈ، پہاڑی کھوہ۔علیؓ: حضرت علی بن ابوطالب حضور کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی اور چوتھے خلیفہ، جنھوں نے قلعہ خیبر فتح کیا۔ناد: نادِ علی ایک دعاء جو چاندی کی تختی پر کھود کر بچّوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ناد: نادِ علی کے معنی ہیں علی کو پکار اور بلا۔یہ الفاظ ایک جنگ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے جبرائیل نے رسالتِ مآب صلعم سے کہے تھے حضرت علیؓ اس جنگ میں موجود نہ تھے۔ناد کے معنی سنکھ اور نرسنگا کے بھی ہیں۔منادی، دہائی۔لاہد/لادھ: خبر

تَرجُمَہ: جب حضرت علیؓ نے ناد بجایا تو جدائی کا شکار ہونے والے تمام لشکر ایک پہاڑی پر جمع ہو گئے۔یعنی منادی ہوئی تو سب کو پتا چل گیا۔اسی طرح جگہ جگہ پر مرزے اور صاحباں کی باتیں ہونے لگیں اور سب کو یہ خبر ہوگئی۔

سر دے ٹھیکرے بھن ماں دے مٹاں جتّی اِکو آکھے ربّ واحد ہے جی
عشق آکھے دکھاواں لگا تینوں صاحباں جہڑا بنایا بہشت شدّاد ہے جی

مُشکل الفاظ: ٹھیکرے: واحد ٹھیکرا، مٹّی کے برتن کا ٹکڑا۔سر دے ٹھیکرے بھن: محاورہ ہے کسی کو سمجھا سمجھا کر تھک جانا۔مٹاں: مت واحد، عقل، سمجھ، نصیحت۔واحد: ایک۔دکھاواں: نمائش، تصنّع۔شدّاد: مصر و روم کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور جنت کے نام سے ایک باغ تیار کروایا تھا۔جو باغِ ارم کے نام سے مشہور ہے۔

تَرجُمَہ: ماں نے اپنا سر کھپالیا اُسے نصیحتیں کرتی رہی اور صاحباں جوں کی توں اپنی

ہٹ (ضد) پر قائم رہی اور یہی کہتی رہی کہ خدا ایک ہی ہے۔ عشق کہے کہ تجھے جو کچھ نظر آیا یہ دکھاوا تھا یعنی صاحباں نے بھی شدّاد کی طرح ایک خیالی بہشت بنا رکھی تھی۔ عشق مجاز ایک تصنّع اور نمائش ہی تو ہے حقیقت تو عشقِ حقیقی ہے۔

زہرہ مشتری دا پہرا بدل گیا زُحل مریخ بنے گواہ شاہد ہے جی
گھر دے وارث جنّی جٹ چور بن گئے بنے مالک چور ٹھگ ساہد ہے جی

مُشکل الفاظ: زہرہ: ایک ستارا جو تیسرے آسمان پر ہے، قدیم شہر بابل کی ایک خوبصورت عورت جس پر ہاروت و ماروت دو فرشتے عاشق ہو کر مبتلائے عذابِ الٰہی ہو گئے تھے۔ مشتری: ایک ستارا جو چھٹے آسمان پر ہے اور سعد اکبر سمجھا جاتا ہے۔ زُحل: ایک ستارا جو ساتویں آسمان پر ہے نہایت سست اور نحس خیال کیا جاتا ہے۔ مریخ: ایک نہایت منحوس ستارا ہے جسے **جلّادِ فلک** کہا جاتا ہے۔ شاہد: گواہ۔ ساہد: سادھو، سنت، فقیر۔

تَرجُمَہ: زہرہ، مشتری کا پہرہ بدل گیا اور زُحل اور مریخ گواہ بن گئے ہیں یعنی اچھائی، بھلائی اور عروج کا زمانہ بیت چکا اور اب نحس اور زوال کے دن ہیں۔ گھر کے مالک ہو کر (مرزا، صاحباں) چور بن گئے ہیں اور مالک جو چور بنے تو سادھو سنت ٹھگ ہو گئے ہیں۔ ہر چیز الٹ پلٹ ہو چکی ہے۔

نموں جھان پھردی اندر باہر جنّی جویں کسے نوں کسر مواد ہے جی
وچھوڑے آن کے صاحب سلام آکھی باجھ سجناں دل ناشاد ہے جی

مُشکل الفاظ: نموجھان: شرمندہ، اداس و ناامید۔ کسر: نقصان، کمی، عیب۔ مواد: مادہ، پیپ۔ کسرِ مواد: نزلہ، زکام۔ ناشاد: ناخوش، دُکھی۔

تَرجُمَہ: صاحباں شرمندہ اور اداس اداس اندر باہر پھرتی تھی جس طرح کسی کو نزلہ و زکام کی بیماری ہوتی ہے۔ جدائی نے اُسے آ کر سلام کیا کیونکہ اُس کے محبوب کے بغیر اُس کا دل سخت ناخوش اور دُکھی ہے۔

عشق ویلنے جٹی دا لوہو پیتا کچھی پیڑی جیوں ہوئی کماد ہے جی
ہویا رنگ کپاہ دے پھُل وانگوں سوہنے یار دی بھُلی نہ یاد ہے جی

مُشکل الفاظ: ویلنے: ویلنا، بیلنا، گنے کا رس نکالنے والی مشین۔ لوہو: لہو، خون۔ کچھی: گنے کا چھلکا یا پھوک۔ پیڑی: بیلنے میں سے نکلی ہوئی۔ پیڑن/پیڑنا: گنے کو بیلنے میں ڈال کر رس نکالنا۔

تَرجُمَہ: عشق کے بیلنے نے جٹی صاحباں کا اسطرح خون نچوڑ ڈالا کہ جس طرح گنے کا رس نکل جاتا ہے اور اُس کا پھوک رہ جاتا ہے۔ اُس کا لال سرخ رنگ کپاس کے پھول کی طرح زرد ہو چکا تھا مگر اُس کے دل میں ابھی تک اُس کے دلدار کی یاد بدستور باقی تھی۔ اُسے وہ بھلا نہ سکی تھی۔

میم مرزا مزہ دانا آباد گیا تجھا جٹی کول اللہ واحد ہے جی
دال بناں خدا کہ رام میم بناں کوئی نہ غین میم بناں مراد ہے جی

مُشکل الفاظ: میم مرزا: لفظ مرزا کی میم (حروف تہجی کا اکتیسواں حرف) تجھا: تسلی، تجنا، چوڑ دینا، یقین، سہارا، بھروسہ۔ واحد: ایک۔ رام: سری رام کرشن ہندوؤں کے اوتار، بھگوان رام۔

تَرجُمَہ: کہ مرزا جاٹ دانا آباد چلا گیا اور صاحباں کے پاس اب صرف اللہ کی ذات کا ایک سہارا ہے۔ جس طرح میم (م) کے بغیر مرزا اور مزہ نہیں بنتا اور دال (د) کے بغیر خدا کا لفظ مکمل نہیں ہوتا، اسی طرح رے (ر) کے بغیر لفظ رام بھی اور میم کے بغیر لفظ مراد بھی مکمل نہیں ہو پاتے۔ مطلب یہ کہ میں اُس (مرزا) کے بغیر نامکمل اور ادھوری ہوں۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

مرزا اُٹھ جدوں گھر تھیں باہر گیا ٹُٹی صاحباں دی پُشت امداد ہے جی
پُٹ رہی اُکھیڑ ماں اُکھڑے نہ جڑھ عشق دی لگی بنیاد ہے جی

مُشکل الفاظ: تھیں: سے۔ پُشت: پیٹھ، پیچھے۔ جڑھ: جڑ، بنیاد۔

تَرجُمَہ: مرزا جب اُٹھ کر گھر سے باہر گیا تو صاحباں کا کوئی سہارا اور کوئی امداد نہ رہی۔ وہ بے سہارا ہوگئی۔ اُس کی ماں نے اُسے بہت اکھاڑا مگر وہ کیسے اکھڑتی کہ اُس کی بنیاد عشق پر استوار تھی۔ بڑی مضبوط تھی۔

ککھ وہیاں ہوندے دیری ہک ویلے دیلوے عاشقاں کوئی نہ داد ہے جی
سزا عشق نوں کوئی نہ حاکم دیندا مارے جاندے نی عاشق بیداد ہے جی

مُشکل الفاظ: ککھ: تنکا، مراد نہایت ادنیٰ چیز۔ وہیاں: وہی کی جمع، دکاندار کا کھاتا۔ داد: انصاف، فریاد۔ بیداد: ظلم، انصاف کے بغیر۔

تَرجُمَہ: یہ دشمن (یعنی عاشق) ایک وقت کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کی حیثیت تنکوں کی سی ہوتی ہے اور ان عاشقوں کو کوئی بھی انصاف فراہم نہیں کرتا۔ عشق کو سزا کوئی حاکم نہیں دیتا۔ یہ تو بیچارے تو بیداد ہی مارے جاتے ہیں۔

مکّہ جیویں ہے جاپدا جاجیاں نوں صاحباں تیویں جائے دانا آباد ہے جی
شرع پئی ڈراوندی صاحباں نوں چمک کڑک ڈراوے جیون رعد ہے جی

مُشکل الفاظ: شرع: شریعت، قانونِ اسلام۔ رعد: بجلی کی گڑگڑاہٹ، گرج۔

تَرجُمَہ: جس طرح حاجیوں کے لئے مکّہ شریف ہے اُسی طرح صاحباں کے لئے دانا آباد کی جگہ ہے۔ صاحباں کو شریعت اس طرح ڈرا دھمکا رہی ہے کہ جس طرح آسمانی بجلی کی گڑگڑاہٹ ڈراتی ہے۔

نیک بد فرضی نام فعلاں دے جی نیک بد نہ کسے اولاد ہے جی
ٹھنڈا پانی سیال وچ واء ٹھنڈی جیٹھ پانی تتا تتی باد ہے جی

مُشکل الفاظ: بد: بُرا۔ فرضی: قیاسی، بے اصل بات، خیالی، برائے نام۔ جیٹھ: گرمیوں کا دیسی مہینہ۔ تتا: گرم، باد: ہوا۔

تَرجُمَہ: نیک اور بد تو فرضی نام ہیں جو کہ فعلوں کے مطابق رکھ لئے گئے ہیں۔ ورنہ کسی کی بھی اولاد بُری نہیں ہے یعنی زندگی تو عمل سے ہی بنتی ہے۔ سردیوں میں

پانی سرد ہوتا ہے اور گرمیوں میں پانی اور ہوا دونوں گرم ہوتے ہیں۔

کھیوا صاحباں دے بھاء دا اُجڑ گیا دانا آباد ہو گیا آباد ہے جی
گراں جھگیاں شہر سبھ خوش وسّن جنّی یار بناں برباد ہے جی

مُشکل الفاظ: کھیوا: صاحباں کا آبائی گاؤں۔ بھاء: بھاگ کی تخفیف، قسمت، حصّہ۔ گراں: گاؤں۔ جھگیاں: واحد جھگی، کُٹیا، کچّا مکان۔

تَرجُمَہ: صاحباں کے لئے تو اُس کا گاؤں کھیوا اُجڑ چکا ہے اور دانا آباد آباد ہو گیا ہے۔ گاؤں، آبادیاں اور شہر بھی خوشی خوشی آباد ہیں مگر صاحباں کے لئے اُس کے یار کے بغیر ہر جگہ برباد ہے۔

ربّ رسولؐ دے باجھ نہ کوئی سُندا بے کساں دہائی فریاد ہے جی
جنّی کیرنے کرنے نویکلی ہو مولا شاہ رکھ اُوٹ بغداد ہے جی

مُشکل الفاظ: بے کساں: بیچارے، بے یارو مددگار۔ دہائی: فریاد۔ کیرنے: آہ و فغاں، بہانہ سازی، حیل وحجت، گلہ شکوہ۔ نویکلی: الگ تھلگ، علیحدہ۔ اُوٹ: سہارا۔ بغداد: شہر بغداد (پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ)۔

تَرجُمَہ: بیکسوں اور بیچاروں کی فریاد اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے بغیر کوئی نہیں سُنتا۔ اے مولا شاہ! صاحباں شہر بغداد کو اوٹ بناتے ہوئے گریہ وزاری کر رہی ہے۔ اُنہیں مدد کے لئے پکار رہی ہے۔

دربیان گریہ وزاری کردن صاحباں درحالت اضطراب و بیقراری

(صاحباں کے گریہ وزاری کرنے اور اُس کی حالتِ اضطراب و بےقراری کا بیان)

ہائے وے ربّا کتھے گیا یار مرزا کوئی تھوہ ٹکانا نہ دس گیا

غـــــــــــــــم عشق وچھوڑا پاویر میرے آپ خبر نا ہیں کدھڑس گیا

مُشکل الفاظ: تھوہ ٹکانہ: جگہ، مقام، پتا، نشان، سراغ۔ ویر: بیر، دشمنی۔

تَـرْجُمَة: اُف اے میرے خدا! میرا محبوب مرزا کہاں چلا گیا؟ کہ وہ مجھے جاتے ہوئے کوئی جگہ، مقام بھی بتا کر نہیں گیا۔ وہ غمِ عشق اور جدائی سے میری دشمنی ڈلوا کر نامعلوم خود کہاں چلا گیا ہے؟

گیا اُٹھ گھروں مُڑ کے بوہڑیا نہ خبرے پھاہی کہڑی وچ پھَس گیا
یار کسے شکار دے مگر لگا گھوڑا جلھن بریتے وچ دھس گیا

مُشکل الفاظ: بوہڑیا: بوہڑن/بوہڑنا، پہنچنا، مدد کے لئے آنا۔ پھاہی: پھندا۔ جلھن: دلدل۔ بریتے: بریتا، ریتلی زمین۔

تَـرْجُمَة: وہ میرے گھر سے اُٹھ کر چلا گیا اور پھر دوبارہ لوٹا نہیں۔ نجانے وہ کون سی مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔ میرا محبوب خدا جانے کس شکار کے پیچھے لگا ہے اور اُس کا گھوڑا کہیں دلدل اور ریتلی زمین میں دھنس گیا ہے؟ کچھ خبر نہیں۔

کیوں نہ نال کھڑیا جتھے آپ گیا مینوں ماں کلھنی پا دَس گیا
دھکو زوری لا کے یاری نال میرے پریم پیچھواں دے چھپ رَس گیا

مُشکل الفاظ: کھڑیا: لے گیا۔ کلھنی: منحوس، بدنصیب۔ دھکو زوری: زبردستی۔ پیچھواں: کریل (کریر) کا پکا ہوا پھل، (کریر کے پھول کو ''یاٹا''، کچے پھل کو ''ڈیلا'' اور پکے پھل کو پیچھو کہتے ہیں)۔ چھپ: فی الفور، پانی پر ہاتھ مارنے یا کسی چیز کے گرنے کی آواز، چھلک۔

تَـرْجُمَة: وہ جہاں بھی گیا اُس نے مجھے اپنے ساتھ کیوں نہ لیا؟ اُلٹا وہ مجھے منحوس ماں کے حوالے کر گیا۔ وہ میرے ساتھ زبردستی یاری لگا کر خود محبت کے پھل کا سارا رس نکال کر لے گیا ہے۔ مجھے بے جان کر گیا ہے۔

حکیم ماندری وید نہ یار کوئی نہ وچھوڑا ناگ کالا مینوں ڈَس گیا
صاحباں چھڈ فرنگیاں نال رل کے کمر لام کہڑی اوتے کَس گیا

مُشکل الفاظ: ماندری: منتر پڑھ کے، سانپ کے ڈسے ہوئے کا علاج کرنے والا۔ وید: بید، حکیم۔ وِچھوڑا: جدائی۔ فرنگیاں: واحد فرنگی، انگریز۔ لام: لشکر، جنگ۔ اوتے: طرف، جانب۔

تَرجُمَہ: یار (مرزا) کے بغیر ہجر کے کالے ناگ کے ڈسے ہوئے کا علاج تو حکیم اور سنیاسی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھے جدائی کا کالا ناگ ڈس گیا ہے اور میرا علاج میرے محبوب کے پاس ہی ہے۔ وہی اس کا صحیح معالج ہے۔ وہ اپنی صاحباں کو چھوڑ کر خود فرنگیوں کے لشکر کے ساتھ نجانے کس طرف چلا گیا ہے۔

پنجاب وچ کر چاکری سیال سارا کشمیری جویں کشمیر نوں گس گیا
دانا آباد دا ٹھگ پردیسی ٹُنڈا چار روز ساڈے نال ہس گیا

مُشکل الفاظ: چاکری: نوکری، غلامی۔ گس: چلا۔ ٹُنڈا: کٹا ہوا، ہاتھ کٹا آدمی، بے بازو۔

تَرجُمَہ: وہ ساری سردیاں پنجاب میں نوکری کرتا رہا اور کسی کشمیری کیطرح کشمیر چلا گیا (جس طرح یہاں کشمیری کام کاج کرتے ہیں اور پھر واپس کشمیر چلے جاتے ہیں)۔ وہ دانا آباد کا کوئی پردیسی ٹھگ اور لنجا تھا جو کہ ہمارے ساتھ چار دن ہنس کھیل گیا (لنجے یا بے بازو ٹھگ مشہور تھے)۔

ہک گل پُچھ مامی نوں چُپ کیتا گیا چُپ کر نہ سُنیا نُس گیا
ہور کتھے گیا دانا آباد ہوسی ترکستان نہ ملک فارس گیا

مُشکل الفاظ: ہک: ایک، سینہ، چھاتی۔ مامی: ممانی۔ ترکستان: مشہور ملک ترکی۔ فارس: ایران کا قدیم نام۔

تَرجُمَہ: اُس نے اپنی ممانی سے خاموشی سے ایک بات پوچھی اور چُپ کر کے اُس نے نہ کچھ سُنا اور کہا بس بھاگ گیا۔ وہ اور کہاں گیا ہوگا؟ دانا آباد ہی میں ہوگا؟ کون سا ترکستان یا فارس کے ملکوں میں چلا گیا ہے؟

جتھے ہوندا اوتھے جا کے لبھ لینڈی کیہ کراں ہو گم کوس گیا
لاہد اَنبڑی نوں ہوئی پنڈ سارے مِلن وِچھن نوں جی ترَس گیا

(صاحباں کے خان مرزا کی جدائی میں آہ وفغاں کرنے کا بیان)

کسے اتنا نہ دسّیا آ مینوں تیرا یار ڈٹھا کسے جاء اُتّے
دھرمسالہ مسیتے یاں کسے دائرے یاں تے کھڑا آہا واہ اُتّے

مُشکل الفاظ: ڈٹھا: دیکھا۔ جاء: جگہ۔ دھرمسالہ: دھرمشالہ،مندر، ہندوؤں کی عبادت گاہ۔مسیتے: مسجد میں۔ دائرے: دائرہ، تکیہ۔ چوپال، بیٹھک۔ آہا: ہے، تھا۔واہ: خوب،شاباش، جوتی ہوئی زمین، ہل چلانے کا عمل۔

تَرجُمَہ: کسی نے آ کر اتنا بھی نہ مجھے بتایا کہ تیرا محبوب کہاں ہے اور کس جگہ پر ہے کہ کسی عبادت گاہ میں ہے یا کہ کسی مسجد،مندر یا کسی چوپال اور یا کسی راہ پر کھڑا ہے۔

سسّی نال پنّوں جویں دغا کیتا کھڑیا ٹھگاں نے ڈاچی چڑھا اُتّے
اوہ کھرل تے میں سیال جٹّی میری پئے گئی اوس دے باہ اُتّے

مُشکل الفاظ: سسّی: پنّوں کی معشوقہ۔ دغا: فریب، دھوکا، بیوفائی۔ کھڑیا: لے گیا۔ کھرل: جاٹوں کی ایک ذات (مراد مرزا) سیال: جاٹوں کی ایک ذات (صاحباں کی ذات)۔

تَرجُمَہ: جس طرح سسّی کے ساتھ پنّوں نے فریب کیا اور ٹھگ (بلوچ) اُسے ڈاچی پر چڑھا کر لے گئے۔وہ کھرل ہے اور میں سیال جٹّی ہوں، میری آہ اُس پر پڑ گئی۔

دوڑا گھوڑے دِلیلاں دے پئ روندی آنسو چولڑی دے لئے پا اُتّے
صبر آوندا نہ سوہنے یار باجھوں صبر کراں میں کہڑی تجھا اُتّے

مُشکل الفاظ: دلیلاں: واحد دلیل، پکّی بات، ثبوت، سوچ و فکر۔ چولڑی: چولی، انگرکھا، انگیا۔ تجھا: اعتقاد، یقین، بھروسہ۔

خود آسمان پر اُڑ کر چلا گیا ہے۔ اَرے تُو پھر دوبارہ ایک دفعہ آ، اور مجھ مُردہ کو زندہ کر دے اور میری گریہ وزاری پر کچھ ترس کھا۔

آپ یاری جا کے دانا آباد لائی سانوں سُٹ کے یار خدا اُتے
مولا شاہ تیری میری یاری گوڑھی چھڈ گئیوں دَس کیہدے وَسا اُتے

مُشکل الفاظ: گوڑھی: گہری، پختہ۔ وساہ: اعتبار، بھروسہ، یقین۔

تَرجُمَہ: آپ خود تو تُو نے دانا آباد میں جا کر یاری لگالی ہے اور مجھے صرف خدا پر چھوڑ دیا ہے۔ اے مولا شاہ! تیری اور میری بڑی گہری دوستی تھی مگر تُو مجھے کس کے بھروسے پر اکیلے چھوڑ گیا ہے؟

دربیان آمدن محرم راز سہیلی وسوال وجواب کردن با صاحباں

(محرم راز سہیلی کے آنے اور اُس سے صاحباں کے سوال و جواب کرنے کا بیان)

خدا عشق نادید دا عِلم مشکل جمشید سامری عِلم نہ کسراں دے
سانوں زَناں دے عِلم دی خبر ناہیں جنہاں ڈَنگ بدھے پسو مچھراں دے

مُشکل الفاظ: نادید: جسے نہ دیکھا ہو۔ جمشید: ایران کا مشہور قدیم بادشاہ، جس کا جام، جامِ جمشید کے نام سے مشہور ہے۔ سامری: ایک مشہور جادوگر کا نام جس نے حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں جادو کا ایک بچھڑا بنا کر لوگوں کو گمراہ کیا تھا۔ سامری: بہت بڑا جادوگر ہے۔ کسراں: کسر کی جمع۔ اکائی کا ایک حصہ یا کئی حصے، کمی، نقص۔ ڈنگ: ڈنک، نیش۔ پسو: پشو، مویشی، حیوان۔ زَناں: زَن کی جمع، عورتیں۔

تَرجُمَہ: اُس خدا کا عشق کہ جسے کسی نے آج تک دیکھا ہی نہیں بہت مشکل ہے۔ جمشید اور سامری کو اِس عِلم کی ایک اکائی کی بھی خبر نہیں ہے۔ اسی طرح ہمیں ان عورتوں کے عِلم کی کچھ خبر نہیں ہے جنہوں نے حیوانوں اور مچھروں کے ڈنک تک

باندھ لئے ہیں، مطلب یہ کہ عورتیں بڑی ہوشیار، چالاک اور مکّار ہوتی ہیں۔

امام خاتون صاحباں سہیلڑی دا کم سوہنے اوہدے وانگ چتراں دے
چھوہری نائیاں دی دوسری جٹّی صاحباں پٹار پیٹھیاں کھول کے مکراں دے

مُشکل الفاظ: خاتون: بیگم، بی بی۔ سہیلڑی: سہیلی، سکھی کا۔ چتراں: چتر کی جمع، چاتر، ہوشیار، چالاک۔ چھوہری: دوشیزہ۔ پٹار: پٹاری۔

تَرجُمَہ: صاحباں کی سکھی کا نام امام بیگم تھا اور اُس کے سب کام بہت خوب تھے۔ جس طرح کہ ہوشیار و چالاک کے ہوتے ہیں۔ وہ دوشیزہ حجام کی بیٹی تھی اور دوسری صاحباں جٹّی تھی۔ دونوں نے اپنے مکروں کی پٹاری کھول لی۔

چھڈّ ہور گلّاں یار پھیر کرلیں گن ڈاہ سُن لے خیال اَثراں دے
نائن آکھے کیہ حال ہے دَس اپنا نالے حال دَس اپنے مِتراں دے

مُشکل الفاظ: اثراں دے: پُرتاثیر۔ نائن: نائی کی مؤنث۔ کن ڈاہ: کان کر، توجہ کر۔ مِتراں: مِتر کی جمع، دوست، احباب۔

تَرجُمَہ: اے میری یار! اور باتیں چھوڑ، یہ پھر کر لینا۔ پہلے تو میرے یہ پُراثر بول توجہ سے سن لے۔ نائن نے یہ کہا اور صاحباں سے پوچھا کہ بتا تیرا حال کیا ہے؟ اور اپنے مِتر، دوست، محبوب کے حال کی بھی کچھ خبر ہے کہ نہیں؟

صاحباں آکھے کپاہ میں چگن گئی لہنگا پاٹ گیا نال گھسراں دے
کماد پا پانی کھیت پا لیا سی مار گیا تیلے نال کِکّراں دے

مُشکل الفاظ: کپاہ: کپاس۔ چگن: چننا۔ لہنگا: ایک قسم کا پائجامہ۔ گھسراں: گھسر کی جمع، گھسنا، رگڑ لگنا۔ تیلے: تیلا کی جمع، فصلوں کو نقصان پہنچانے والا ایک کیڑا۔ کِکّراں: کِکّر کی جمع۔ جما ہوا پانی۔ ٹھنڈ: کورا۔

تَرجُمَہ: صاحباں کہنے لگی کہ میں کپاس چننے گئی تھی اور اُس کے ساتھ گھس کر میرا پائجامہ پھٹ گیا۔ میں نے کماد کے کھیت کو پانی دے دے کر پالا تھا مگر اُسے تیلے اور کورے نے تباہ و برباد کر ڈالا۔

نائن آکھے سیانی توں بڑی صاحباں خبرے گوشت کھادے کانواں تِتّراں دے
سولاں اوہناں دے پیراں وِچ دھس گئیاں پینگھ جنہاں جھوٹی ہیٹھ کِکراں دے

مُشکل الفاظ: سیانی: سُگھڑ، سمجھدار۔ سُولاں: کانٹے، دھس: دھنس۔ پینگھ: جھولا، کِکّراں: ککر کی جمع، کیکر کے درخت۔

تَرْجُمَة: نائن نے صاحباں سے کہا کہ اے صاحباں! تُو بڑی سمجھدار ہے شاید تُو نے کوؤں اور تیتروں کا گوشت کھا رکھا ہے۔ جنہوں نے کیکر کے درخت کے نیچے جھولا جھولا ہو اُنکے پاؤں اُسکے کانٹوں سے زخمی ہو جاتے ہیں۔ کانٹے اُنکے پاؤں میں دھنس جاتے ہیں۔

صاحباں کہے مراداں مل گئیاں اوہناں جنہاں نیؤنہہ لائے نال پتّھراں دے
نی توں دِس ڈِٹّھا کتے خان مرزا ہسیں نال بہہ کے لتّھے ستھراں دے

مُشکل الفاظ: نیؤنہہ: محبت، پیار، ۔ڈِٹّھا: دیکھا۔ لتّھے ستھراں دے: جنہیں کوئی مجلس میں نہ بیٹھنے دے، مجلس اور چوپال میں بیٹھنے اُٹھنے والے۔

تَرْجُمَة: صاحباں نے کہا کہ جنہوں نے پتّھروں کے ساتھ بھی پریت لگائی ہے اُنکو بھی اُنکی مرادیں مل گئی ہیں (اور میں انسان کے ساتھ تو چاہت کر کے محروم ہوں)۔ تُو یہ بتا کہ کہیں میرا خان مرزا بھی دیکھا ہے؟ تُو تو مجلسوں اور چوپایوں وغیرہ میں اُٹھتی بیٹھتی ہے۔

بہت خبر سانوں نائن آکھے صاحباں گچھی قینچی تے اُسترے نشتراں دے
گھاٹے نفعے دی خبر ہے تیلیاں نوں سرہوں تیل پیڑے جنہاں وکھراں دے

مُشکل الفاظ: گچھی: حجام کا تھیلا۔ نشتراں: نشتر کی جمع، زخم چیرنے یا کھولنے کا نوک دار اوزار۔ تیلیاں: تیلی کی جمع، تیل نکالنے والے۔ سرہوں: سرسوں۔ پیڑے: پیڑن: عرق، تیل نکالنا۔ وکھراں: وکھر، حصہ، اس جنس کا اس قدر ڈھیر جو کہ کولہو میں تیل نکالنے کے لئے ڈالا جاتا ہے۔ سوداگری کا مال۔

تَرْجُمَة: نائن نے کہا کہ مجھے خوب خبر ہے تُو نائیوں کے تھیلے، قینچی، اُستروں اور

مُشکل الفاظ: صیغے: صیغہ، فعل کی مختلف صورتیں جو فاعل کی جنس، تعداد اور حالت کی وجہ اَدلتی بدلتی ہیں۔ شعبہ، محکمہ۔ حرف: بات، کلمہ، لفظ۔ اُچراں: اتنی دیر تک۔ مجمل: مختصر، خلاصہ، اختصار۔ مُبہم: مشتبہ، مشکوک، گول بات۔ نکتیاں: نکتہ کی جمع، باریک بات۔ میسّر اں: واحد میسّر، حاصل، موجود۔

تَرجُمَۃ: صاحباں کہنے لگی، کہ اے میری بہن! میں تجھے کیا بتاؤں کہ مرزا جاٹ نے مجھے اب تک تمام صیغے اور حرف بالکل بھلا ڈالے ہیں اور اب مجھے مجمل و مُبہم نکتوں کی کچھ خبر نہیں رہی اور جو مجھے معلوم تھے یا مجھے جن کی خبر تھی، وہ بھی اب بھول چکے ہیں۔

نائن آ کھدی نانکے گھوڑے صاحباں اَتے دادکے کھوتے نی خچراں دے
ظاہر اوہناں نوں موج کون کرن دیندا جنہاں موج لُٹی وچ نگراں دے

مُشکل الفاظ: نانکے: ننھیال۔ اَتے: اور۔ دادکے: دُدھیال۔ نگراں: نگر کی جمع، نگڑ۔

تَرجُمَۃ: نائن نے کہا کہ، اے صاحباں! ننھیال گھوڑے کی طرح ہوتے ہیں اور دُدھیال گدھوں اور خچروں کے مانند ہیں۔ بظاہر ان کو کون موج بہار کرنے دیتا ہے جنہوں نے چھپتے چھپاتے کونوں اور نگڑوں میں عیش کی ہو۔

صاحباں آ کھدی پتن نہ بند ہوندے لکھاں ٹُرن بیڑے اُتے کپّراں دے
اَگ دس اوہ کہڑی سہیلئے نی لگے بناں ساڑے ککھ چھپراں دے

مُشکل الفاظ: پتن: ساحل، کنارا۔ گھاٹ۔ بیڑے: بیڑا، بڑی کشتی، بیڑی کا مکبّر۔ کپراں: کپر کی جمع، بڑی لہر یھنور۔ چھپراں: چھپر کی جمع، جھونپڑی، پھوس کی چھت یا گھر۔

تَرجُمَۃ: صاحباں نے کہ کہا لاکھ کشتیاں بھنوروں اور طوفانی لہروں پر چلیں مگر ساحل کنارے کبھی بند نہیں ہوتے۔ اے میری سہیلی! تُو مجھے یہ تو بتا کہ وہ کون سی آگ ہے

جس کے لگے بغیر ہی گھاس پھوس کی جھونپڑیاں جل جاتی ہیں؟

چنگی موج اوہناں پھڑے جان مندے جنہاں سنھ ماری وچ ستراں دے
نائن آکھے کلجوگناں لہو پیتا ڈیک دیسردا پا وچ کھپراں دے

مُشکل الفاظ: موج: عیش، موج بہار، دریا/سمندر کی لہر۔ مندے: بُرے۔ سنھ: نقب لگانا۔ ستراں: واحد ستر، پردوں میں، چاردیواری میں۔ کلجوگناں: کلجوگن کی جمع، پاپی، گنہگار، منحوس۔ ڈیک: پیتے ہوئے سانس نہ لینا۔ مسلسل پی لینا، ایک ہی گھونٹ میں: کھپراں: واحد کھپر، کشکول، کاسہ، کھوپڑی، تربوز کا چھلکا۔ دیسردا: دے سردا، سرڈال کر، منہ ڈال کر۔

تَرجُمَہ: اُن کی موج بہار جو کہ کسی کے گھر نقب لگاتے ہیں لیکن جب پکڑے جائیں تو اُن کا بہت بُرا حال ہوتا ہے۔ نائن نے کہا کہ کلجوگنوں نے کھوپڑی میں ڈال کر دشمن کا لہو پیا ہے یعنی جو تیرا حال ہو چکا ہے یہ کل کی بات ہے آج کی نہیں۔ آج میں تری ہمدرد تیرے پاس حاضر ہوں، مجھے حکم کر مجھ سے دل کی بات کہہ، میں تیرے کام آؤں گی۔

صاحباں آکھے کڑاہی دُدھ کڑھدا کوئی کاڑھ دا نہیں وچ چھتراں دے
خان مرزاے دی کرے برابری کون کون فساد بجھے بھانڈے ٹھیکراں دے

مُشکل الفاظ: کڑاہی: لوہے وغیرہ کا چوڑا اور گہرا برتن۔ کڑھدا: کاڑھنا، گرم ہونا، ابلنا، جوش کھانا۔ چھتراں: چھتر کی جمع، چھاتا، شامیانہ، چھاؤں، سایہ۔ بجھے: بوجھے۔ ٹھیکراں: ٹھیکر کی جمع، مٹی کے برتن کا ٹکڑا۔

تَرجُمَہ: صاحباں نے کہا کہ کڑاہی میں دودھ اُبلتا ہے اور کوئی بھی چھاتے یا شامیانے میں اسے جوش نہیں دلاتا۔ میرے خان مرزا کی کون برابری کر سکتا ہے کون ہے، جو برتنوں اور برتنوں کے ٹکڑوں کے فسادات کو بوجھ سکے؟

نائن آکھے جہڑے شان سائیاں دے نی اوہ شان نہ گولیاں چاکراں دے
دبکائیاں شیہنہ نہ مارتوں کدی ہٹ دے طوطے اُڈ جاندے مارے ہاکراں دے

مُشکل الفاظ: سائیاں: سائیں کی جمع، مالک، آقا، چوہدری۔ گولیاں: گولا کی جمع، نوکر، غلام۔ چاکراں: چاکر کی جمع، نوکر، ملازم۔ شینہہ: شیر۔ ہاکراں: ہاکر کی جمع، آواز لگانے والا، پکارنے والا، چوکیدار کی آواز۔ ہاکرا: فصلوں پر سے پرندے اُڑانے کی آواز۔

تَرجُمَہ: نائن نے کہا کہ آقاؤں اور مالکوں کی جو شان وشوکت ہے وہ شان و شوکت غلاموں اور نوکروں کی ہرگز نہیں ہوتی۔ شیر کو لاکھ ڈرایا دھمکایا جائے وہ کبھی بھی شکار مارنے سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ لیکن آواز پکارنے سے طوطے اُڑ جاتے ہیں۔

نی ایہہ چھڈ گلاں کدی پھیر کرساں دِل بھاوندیاں نہ باجھ متراں دے
کدھر گیا دَس میرا یار مرزا نال ڑل گیا ٹولے فقراں دے

مُشکل الفاظ: بھاوندیاں: بھاون مصدر سے، پسند آنا، اچھا لگنا۔ متراں: متر کی جمع، دوست احباب۔ ٹولے: واحد ٹولہ، گروہ، سنگت، جماعت۔

تَرجُمَہ: اَری تُو یہ باتیں چھوڑ کبھی پھر کرلیں گے کیونکہ ایسی باتیں مجھے اپنے محبوب کے بغیر اچھی نہیں لگتیں۔ تُو مجھے یہ بتا کہ میرا محبوب مرزا کہاں چلا گیا ہے، کہیں وہ فقیروں کی جماعت کے ساتھ تو نہیں مل گیا؟

نائن آکھدی خدمت وِچ حاضر ہو کے منتاں من پھڑیئے چرن ٹھاکراں دے
لاہد ہوئی سرنے ٹُٹے بکرے وڈ دَھنّے بھگت لبھا وِچ پتھراں دے

مُشکل الفاظ: منتاں: منّت کی جمع مراد کے واسطے مانی ہوئی بات۔ نذر: نذر نیاز۔ چرن: پاؤں۔ لاہد/لادھ: خبر، مخبری۔ سرنے: سرن، مویشی کی پچھلی ٹانگ کی بیماری۔ شرن: پناہ۔ دھنّے بھگت: دھنا بھگت، انبالے کا ایک مشہور بھگت (درویش) ہوا ہے۔ جو جاٹ تھا اور مویشی چراتا تھا۔ اسی دوران اُسے ایک برہمن ملا جو کہ دریا کنارے پوجا کر رہا تھا۔ دَھنّا نے اُسے کہا کہ پرماتما کا بُت مجھے بھی دے دو تا کہ میں بھی اُسکی پوجا کروں۔ اُس نے اُسے ایک پتھر بُت کی شکل کا دے دیا اور دَھنّا

اُسے گھر لے آیا۔ اُس نے عہد کرلیا کہ جب تک اُس کا پرماتما (پتھر) روٹی نہیں کھائے گا وہ بھی نہیں کھائے گا۔ بلآخر ذکراللہ نے اُس پتھر میں جان ڈال دی اور وہ روٹی کھا گیا، اور دھنا خوشی سے ناچ اُٹھا۔ ٹھاکراں: ٹھاکر کی جمع، دیوتا، مالک۔ آقا، مشہور ذات۔

تَـــرجُـمَة: نائن نے کہا کہ اس کام کے لئے تجھے چاہیئے کہ تُو ان درویشوں کے پاؤں پکڑے اور کوئی نذر نیاز مانے۔ تجھے یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ دھنّا بھگت کو جب اُن دیوتاؤں پر پورا یقین ہوگیا تھا تو اُس نے پتھروں سے ہی سب کچھ حاصل کرلیا تھا یعنی عقیدت اور ارادت کی بات ہے۔

دست بستہ ہو حاضر وچ کھڑی رعیت بادشاہ بیٹھے ہٹھ چھتراں دے
مولا شاہ سائیں بناں تیجے منصف نیاں کون کرے بھیڑ ٹکراں دے

مُشکل الفاظ: دست بستہ: ہاتھ باندھے ہوئے۔ رعیّت: رعایا، عوام، لوگ۔ چھتراں: چھتر، چھاتا، شامیانہ۔ بھیڑ: مقابلہ، ٹکراؤ۔ منصف: انصاف کرنے والا۔ نیاں: انصاف۔ ٹکراں: ٹکر کی جمع، ٹاکرا کرنے والا۔ ٹکرانے والا۔

تَـــرجُـمَة: کہ وہ بادشاہ لوگ ہیں اور شامیانوں، سائبانوں کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام لوگ اُن کے حضور ہاتھ باندھے حاضر ہوتے ہیں۔ اے مولا شاہ سائیں! آپس میں ٹکرانے اور بھڑنے والوں کا انصاف تیسرے آدمی کے بغیر کون کرسکتا ہے؟

دربیان آمدن نجومی وفال پرسیدن صاحباں بمشورہ سہیلی

(صاحباں کا اپنی سہیلی کے مشورے سے نجومی کے آنے اور اُس سے فال نکلوانے کا بیان)

گلاں کردیاں گئن آواز پئی پتری رل کڈھا لوو فال کوئی

گھڑی خیر دی نیک آواز سڈا دلیل وچار دا پُچھ لوو حال کوئی

مُشکل الفاظ: پتری: زائچہ، تقدیر۔ رمل: علم کا نام، جس میں لکیروں اور نقشوں کے ذریعے کاموں کے نتائج وغیرہ کی باتیں معلوم کرتے ہیں۔ سڈا: بلاوا۔ دلیل: صحبت، وجہ، ثبوت۔ وچار دا: وچارن مصدر سے، سوچنا، فکر کرنا، اندیشہ کرنا۔

تَرجُمَہ: وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہی تھیں کہ اُن کے کانوں میں آواز پڑی کہ رمل، فال نکلوالو۔ کوئی مبارک اور خوشی کی گھڑی پوچھ لو اور کسی کام کے نتیجے اور غیب کے بارے میں معلوم کرلو، اور حالات وغیرہ کے بارے میں دریافت کرلو۔

صاحباں آکھدی اسیں وی پُچھیئے نی حال اپنے یار دی چال کوئی

ہووے مولا نویکلی جگہ چنگی سر ہووے نہ جتھے فی الحال کوئی

مُشکل الفاظ: نویکلی: علیحدہ، الگ۔ سر ہووے: کوئی دوسرا بیر نہ پڑے۔

تَرجُمَہ: صاحباں نے کہا کہ چلو ہم بھی اس نجومی سے کوئی اپنے محبوب کی بات اور اُس کے حال چال کا پوچھیں۔ اے مولا شاہ! کوئی الگ تھلگ جگہ ہونی چاہیئے جہاں کسی اور کو ہماری اس بات کا پتا نہ چل سکے۔

نائن آکھدی صاحباں آ گھریں ساڈے بیٹھ پُچھیئے حال دلیل بی بی

جوگی رملی تے نائن جا گھریں پہنچے صاحباں مگروں گئی عشق علیل بی بی

مُشکل الفاظ: رملی: نجومی۔ علیل بیمار، روگی۔ بی بی: بیگم، بانو، امیر زادی، نیک پاک عورت، عورت کو مخاطب کرتے وقت کہتے ہیں۔

تَرجُمَہ: نائن نے کہا کہ اے صاحباں تم ہمارے گھر میں آؤ۔ وہیں اس نجومی سے بیٹھ کر کوئی حال احوال پوچھتی ہیں اور پھر وہ پہلے جوگی نجومی اور نائن گھر پہنچ گئے اور پھر بعد میں عشق کی روگن صاحباں بھی پہنچ گئی۔

نائن آکھے ویرا رمل پتری گھت جو کجھ پُچھدی دس اصیل بی بی

جوگی آکھیا دسّاں گا تد بھیناں منصف رکھ کوئی تیجا وکیل بی بی

مُشکل الفاظ: ویرا: اے بھائی۔ رمل پتری: گھت: فال نکال۔ اصیل: اصل، شریف

النفس۔

تَرْجُمَة: نائن نے اس نجومی سے کہا، کہ اے بھائی نجومی! تم فال نکال کر وہ سب کچھ بتاؤ، جو کہ یہ بی بی تم سے پوچھ رہی ہے۔ تو اُس جوگی، نجومی نے کہا کہ اے میری بہن! میں بتاؤں گا، پہلے تم کسی تیسرے شخص کو وکیل چنو اور کوئی منصف بناؤ۔

رل سُٹ کے شکلاں نوں واچیا میں سبھ کجھ نظر آئی ڈول ڈیل بی'بی
زبردست بھائی تیرے دو صاحباں آدم پُت ہابیل قابیل بی'بی

مُشکل الفاظ: واچیا: پڑھا، واچن مصدر سے، پڑھنا۔ ڈول ڈیل: شکل وصورت، وضع قطع۔ آدم: حضرت آدمؑ۔ ہابیل قابیل: حضرت آدمؑ کے دو بیٹے، مشہور ہے کہ ہابیل نے قابیل کو قتل کر دیا تھا۔

تَرْجُمَة: نجومی نے کہا کہ میں نے فال نکال کر شکلوں کو بھی پڑھ لیا ہے اور اس بی بی کی حقیقی صورت حال بھی دیکھ لی ہے۔ اے بی بی! تیرے دو بھائی بڑے جوان اور زبردست ہیں بالکل ہابیل اور قابیل کی طرح۔

جے میں دل دیاں سچو سچ دَساں تینوں بخش دینا نہ توں مینوں فیل بی'بی
جس چوردی پُچھیں دلیل میتھوں فرق نال پُہتے تیتھوں لل بی بی

مُشکل الفاظ: فیل: ہاتھی، مراد بھاری انعام۔ جمیل: خوبصورت، وجیہہ۔ لل: آثار، عادات۔

تَرْجُمَة: اے بی بی! اگر میں تجھے تیرے دل کی سچی بات بتا دوں تو تُو نے مجھے کون سا انعام میں ہاتھی دے دینا ہے؟ تُو مجھ سے جس چور (دل چوری کرنے والا) کے بارے میں پوچھنا چاہ رہی ہے وہ تجھ سے کہیں بڑھ کر ہے۔

نموشی شہرت وَلّوں ڈر کے وچھڑ گیا متاں کرن نہ سیال ذلیل بی بی
وارنٹ کھڈھوا منگا دیاں اَج تینوں نیڑے کوئی نہ تھانہ تحصیل بی بی

مُشکل الفاظ: نموشی: بدنامی، بے حیائی، غیرت۔ متاں: کہیں ایسا نہ ہو کہ، مبادا۔ سیال: جاٹوں کی ایک ذات، صاحباں کے آباؤ اجداد کی ذات۔ وارنٹ: سمن،

گرفتاری کا حکمنامہ۔

تَـــرْجُـمَة: وہ تجھ سے رسوائی و بدنامی اور غیرت کی وجہ سے جدا ہو گیا ہے کہ کہیں تیرے گھر والے اسے ذلیل نہ کر دیں۔ اے بی بی! تُو اگر چاہے تو میں اُسے ابھی فی الفور اُس کی گرفتاری کا حکم جاری کروائے دیتا ہوں۔ اگر چہ کوئی تھانہ تحصیل نزدیک نہیں ہے۔

قسمت وِچ ہووے چیز فیر ملدی جھڑی کھوہ کھڑی ہتھوں چیل بی بی
ڈنگ مار جائے ناگ کسے نائیں منگواندے ماندری سپ نوں کیل بی بی

مُشکل الفاظ: ناگ: زہریلا سانپ۔ ماندری: منتر پڑھ کر سانپ کے ڈسے کا علاج کرنے والا، سنیاسی وغیرہ۔ کیل: حصار، جن بھوت وغیرہ کو رام کرنے کا منتر (قابو کرنا)۔

تَـــرْجُـمَة: اے بی بی! اگر قسمت میں ہوا تو وہ چیز جو چیل جھپٹا مار کر ہاتھ سے لے جائے وہ بھی مل جاتی ہے اگر کسی کو زہریلا سانپ ڈس جائے تو پھر اُس کا علاج کرنے والے سیانے کو بلایا جاتا ہے، جو اُسے اپنے منتر سے حصار میں لے آتا ہے۔

رکھ مختانہ اوہدا نام دساں موکھ لئے بناں طبع ثقیل بی بی
کنگن ہتھاں توں لاہ کے دونویں دِتے سُندر صاحباں جٹی شکیل بی بی

مُشکل الفاظ: مختانہ: اُجرت، مزدوری، فیس۔ موکھ: معاوضہ۔ طبع: طبیعت۔ ثقیل: بوجھل، بھاری۔ سُندر: خوبصورت۔ شکیل: خوش شکل۔

تَـــرْجُـمَة: نجومی نے مزید کہا کہ، اے بی بی! میری اُجرت مجھے ادا کر دے اور میں ابھی تجھے اُس کا نام بھی بتائے دیتا ہوں، کیونکہ معاوضے کے بغیر طبیعت بھاری اور بوجھل سی رہتی ہے۔ خوشگوار نہیں ہوتی، تو خوبصورت صاحباں نے اپنے سونے کے دونوں کنگن اپنے ہاتھ سے اُتار کر اُسے دے دیئے۔

دَسّے پَتری نام اوہدا خان مرزا جٹ ذات دا کھرل اصیل بی‌ابی
بَجّی صابن نال بوہتے نہ رنگ لہندے مولاشاہ لتھے اوکھا نیل بی‌ابی

مُشکل الفاظ: پَتری: فال۔ کھرل: مرزا کی ذات۔ اصیل: خالص نسل کا، شریف النفس۔ بَجّی: کھار، سوڈا۔

تَرجُمَہ: تو اُس کی فال نے اُسے یہ بتا دیا کہ اُس کا نام خان مرزا ہے اور ذات کا کھرل خالص نسل کا ہے یعنی شریف النفس ہے۔ اے بی بی! سوڈا صابن سے بہت زیادہ گہرا رنگ کبھی نہیں اُترتا۔ اے مولاشاہ! نیل اُتارنا بہت مشکل ہے۔

مسلمان دے نوکراں جمعے چُھٹی فرنگی ملازماں اتوار تعطیل بی‌ابی
قرآن مجید ایمان ہے مومناں دا تے نصاریٰ ایمان انجیل بی‌ابی

مُشکل الفاظ: فرنگی: انگریز۔ تعطیل: چُھٹی۔ نصاریٰ: عیسائی۔ انجیل: انجیل مقدس، وہ کتاب جو اللہ کی جانب سے حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی

تَرجُمَہ: جو مسلمان آقا کے ملازم ہیں۔ اُن کو جمعۃ المبارک کو چُھٹی ہوتی ہے اور انگریز کے ملازم اتوار کو چُھٹی کرتے ہیں۔ اے بی بی! قرآن مجید پر مومنوں کا ایمان ہے اور عیسائیوں کا ایمان انجیل پر ہے (جو کہ اصل اور خالص نہیں رہی)۔

اَسیں جُھوٹھ نہ بولیئے بھانویں بگیئے قاعدے جفر نہ ہون تبدیل بی‌ابی
جانو ورکھا دی تہدوں اُمید ہوئی بوہتے جدوں بولن ابابیل بی‌ابی

مُشکل الفاظ: قاعدے: قاعدہ کُلیہ، طور طریقہ، اصول۔ جفر: وہ عِلم جسکے ذریعے ہونے والے واقعات اور اُنکے نتائج کی خبر دی جاتی ہے۔ ورکھا: برکھا، بارش۔ ابابیل: ایک چڑیا جسکی چونچ سیاہ اور سینہ سفید ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ جب یہ بولتی ہے تو بارش ہو جاتی ہے۔

تَرجُمَہ: اے بی بی! ہم کبھی جھوٹ نہیں بولتے اگرچہ ہم بکواس ہی بکتے جائیں، مگر عِلم جفر کے قاعدے کُلیے اور اصول کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔ جب ابابیل بہت زیادہ بولتے ہیں تو سمجھ لو کہ بارش ہونے کو ہے اور بارش ہو جاتی ہے۔

عِلم حکمت ہے جفر دا اِنج بیہناں بھکھّے تسّے جیوں لنگر چھبیل بی بی
یاری وِچ مسیت لگی اوہدی تیری خبر ہوئی نہیں سی عزازیل بی بی

مُشکل الفاظ: حکمت: دانائی۔ تسّے: پیاسے۔ لنگر: باورچی خانہ، خیرات خانہ۔ چھبیل: سبیل: جہاں سے عام لوگ پانی پئیں۔ عزازیل: شیطان۔

تَرْجُمَة: اے بی بی! عِلم اور حکمت کا عِلم جفر سے اس طرح میل جوڑ ہے کہ جس طرح بھوکے اور پیاسے کے لئے لنگر اور چھبیل ہو۔ تیری اور اُس کی یاری مسجد میں پڑھتے ہوئے لگی تھی اور شیطان کو تم دونوں کی اس بات کا کچھ عِلم نہ تھا۔

خواری عشق شہرت ہوندی ایہو جہئی چِخا گھتیا نبی خلیل بی بی
رضا منّی ہوندی ہے نام اوہدا چُھری ہیٹھ دِتّا اسماعیل بی بی

مُشکل الفاظ: خواری: رسوائی، بدنامی۔ چِخا: چتا۔ گھتیا: ڈال دیا۔ خلیل: حضرت ابراہیمؑ کا لقب۔ اسماعیل: حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے، جن کو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے ارادے سے اُن کے گلے پر چُھری چلائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ بکرا اُتار دیا اور چُھری اُس بکرے پر چل گئی، وہیں سے ہم پر قربانی واجب ہوئی، جو ہم عیدالضحیٰ پر دیتے ہیں۔

تَرْجُمَة: اے بی بی! عشق میں بڑی خواری و بدنامی جھیلنا پڑتی ہے اور بڑی مصیبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ یہ عشق ہی تھا کہ جس نے اللہ کے نبی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو چِتا میں ڈلوایا۔ اُس کی رضا کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے، جس طرح کہ حضرت ابراہیم خلیلؑ نے اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیلؑ کو چُھری کے نیچے دے دیا تھا۔

تینوں آپ آ کے مِلسی خان مرزا تقویٰ چھڈّ نہ ربّ جلیل بی بی
جی پرچا سہیلیاں وِچ بہہ کے چرخا ڈاہ کے گت رنگیل بی بی

مُشکل الفاظ: تقویٰ: بھروسہ، اعتماد۔ جلیل: بزرگ و برتر۔ جی: دل۔ رنگیل: رنگین، خوبصورت۔

تَـــرْجُـمَة: اے بی بی! تجھے تیرا خان مرزا خود آ کر ملے گا۔تم اللہ تعالیٰ پر اپنا پورا بھروسہ رکھو۔تم اپنے دل کو مطمئن رکھو اور اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل بیٹھ کر اپنا رنگین چرخہ کاتتی نیک عمل رہو اور اپنے جی کو بہلاتی رہو۔

پیغام لے کے پیغمبراں پاس آوے مؤکل نام جسدا جبرائیل بی‌ابی
بارش بجلی کڑکے مینہہ طوفان آوے حاکم بدلاں دا میکائیل بی‌ابی

مُشکل الفاظ: مؤکل: محافظ، روح یا جن جسے عامل مسخر کرتے ہیں۔جبرائیل: چار مقرب فرشتوں میں سے ایک فرشتہ جو وحی لاتا تھا۔جسے روح الامین بھی کہتے ہیں۔
میکائیل: اہل دنیا کو رزق تقسیم کرنے والے فرشتے کا نام۔

تَـــرْجُـمَة: اے بی بی! جو پیغمبروں کے پاس اللہ کا پیغام لے کر آتا ہے اُس کا نام جبرائیلؑ ہے اور بادلوں کا حاکم حضرت میکائیلؑ ہے۔اُسی کے حکم سے بارش ہوتی ہے،بجلی کڑکتی ہے اور طوفان آتے ہیں۔

اللہ سوکھ رکھے سُناواں دشمناں نوں نام موت جسدا عزرائیل بی‌ابی
سُنیا قیامت آ جانی ہے تدوں مولا کرنا جدوں پھوکے اسرافیل بی‌ابی

مُشکل الفاظ: سوکھ: آسانی،سہولت،خوشحالی، آرام۔عزرائیل: موت کا فرشتہ۔
تدوں: تب۔کرنا: بگل: صور جو حضرت اسرافیل قیامت کے روز پھونکیں گے،صورِ اسرافیل۔

تَـــرْجُـمَة: اللہ سُکھ اور آرام رکھے میں دشمنوں کو یہ سُنا رہا ہوں کہ وہ عزرائیل ہے جس کو موت کا فرشتہ کہتے ہیں۔اے مولا شاہ! سُنا ہے کہ جب اسرافیل صور پھونکیں گے تب قیامت آ جائے گی۔

دربیان دیدن بھابھو صاحباں و جوگی را در یک جا نشستہ

(بھاوج کا صاحباں اور جوگی کو ایک جگہ پر بیٹھے دیکھنے کا بیان)

بھابھی صاحباں دی خان شمیر ووہٹی جوگی کول بیٹھی ویکھ لئی جٹی

غم وسوسے صاحباں دے دِل پئے گئے کر کے کھری گھر نوں وَگ گئی جٹی

مُشکل الفاظ: وسوسے: وہم، پریشانیاں، خیال، اندیشے۔ کھڑی: پاؤں کی ایڑی، پاؤں۔ وگ چلی: چلی گئی۔

تَرجُمَہ: صاحباں کی بھابھی اور خان شمیر کی بیوی نے دیکھا کہ صاحباں جٹی جوگی کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ صاحباں نے بھی یہ دیکھ لیا کہ اُسے اُس کی بھابھی نے دیکھ لیا ہے۔ تو وہ بڑی پریشان ہوگئی اور فکر و اندیشے میں پڑ گئی اور اِسی وقت گھر چلی گئی۔

بھابھی کسے نہ دَسّیا ویکھیا جو چُپ کیتی دلدی دل وِچ رہی جٹی
کم دھندے وِچ گھراندے رُجھ پیاں صاحباں اَکھ چراوندی پئی جٹی

مُشکل الفاظ: کم دھندے: کام کاج۔ رُجھ: رجھن، مشغول ہونا، مصروف ہونا۔

تَرجُمَہ: اُس کی بھابھی نے کسی کو بھی نہ بتایا اور جٹی نے یہ بات اپنے دل میں ہی رکھی اور خاموش رہی۔ وہ دونوں گھر کے کام کاج میں مشغول رہیں اور صاحباں اُس سے آنکھ چرانے لگی۔

نال کسے کم دا عذر دیکے بھابھی نند دے نال اُٹھ کھبی جٹی
دے دے مہنے کڑی کر اگلی پچھلی کھول بیٹھی حساب دی وہی جٹی

مُشکل الفاظ: کھبی: پڑ گئی، لڑنے لگی۔ مہنے: طعنہ زنی۔ وہی: بہی، کھاتہ، لین دین کا حساب رکھنے کی کتاب۔

تَرجُمَہ: بھابھی اُسے کسی کام کا عذر دے کر اُس کے ساتھ (نند کیساتھ) لڑنے بھڑنے لگ گئی، گویا جٹی نے اُسے طعنے دے دے کر اگلی پچھلی ہوئی بیتی باتوں کے دفتر کھول دیئے یعنی اُسے طعنے دینے لگ گئی اور لڑنے جھگڑنے لگی۔

پانی ڈھوکے چین برہما اُتّے لڑن وانگ فرنگی دے ڈہی جٹی
مولاشاہ لحاظ نہ اَدب کیتا کیتی طعنیاں نال اِک مُئی جٹی

مُشکل الفاظ: چین: ملک کا نام۔ برہما: برما، ملک کا نام۔ فرنگی: انگریز فوج۔ اِک مُئی: اَدھ موئی۔

تَرجُمَہ: بھابی صاحباں کے ساتھ اس طرح لڑنے لگی کہ جس طرح فرنگیوں کی فوج چین اور برما پر چڑھائی کر دے۔ اے مولا شاہ! اُس نے ذرا بھی کسی ادب کا لحاظ نہ کیا اور اُسے طعنے دے دے کر اَدھ موئی کر ڈالا۔

کلام بھابھی (بھابھی کا ہمکلام ہونا)

نی اربیلیے کُتے مونہہ چاٹی پایا کھڑی کول کٹا چنگھ مُجھ گیا
تینوں نائیاں جولاہیاں دے گھر لبھے کتھے شرم حیا تے چج گیا

مُشکل الفاظ: اربیلیے: اربیلی، البیلی۔ چاٹی: مٹی کا برتن جس میں دودھ بلوتے ہیں اور لسّی بناتے ہیں۔ کٹا: بھینس کا نر بچہ، پاڈا، چنگھ: چنگھن، دودھ پینا۔ مُجھ: بھینس۔ چج: طور طریقہ، روش۔

تَرجُمَہ: اے البیلی! برتن میں کُتے نے منہ ڈال دیا ہے، تُو پاس کھڑی رہی اور پاڈا (بھینس کا بچہ) بھینس کا دودھ پی گیا ہے۔ تجھے نائیوں اور جولاہوں کے گھر مل گئے ہیں یعنی تُو ہر ادنیٰ اور نا کس کے ہاں آنے جانے لگی ہے۔ تیری شرم و حیاء کہاں چلی گئی؟ کیا نجیبوں کا یہی طور طریقہ ہے؟

صاحباں آکھے پئی وڈھ گھٹ بولیں تیرے پلے مسان کیہ مُجھ گیا
ترکلا ہِہہ دا جاں کسے سُٹیا اِی کیہ ہویا تینوں بھابو اَج گیا

مُشکل الفاظ: مسان: جنات کی پرچھائیں۔ آسیب: جادو۔ ہِہہ: خار پشت۔ ترکلا: تکلا، سلائی، خار پشت کا تکلا، لڑائی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ بھابھو: بھابھی، بھائی کی بیوی۔

تَرجُمَہ: صاحباں کہنے لگی کہ، اے بھابھی! تُو اس قدر بڑھ چڑھ کر بُرا بھلا کہہ رہی ہے۔ تجھے کیا مسان پڑ گئے ہیں؟ یا پھر اے میری بھابھی! آج کسی نے خار پُشت کا تکلا ہمارے صحن میں دبا دیا ہے، تجھے آج کیا ہو گیا ہے، کہ اس قدر بکے جا رہی ہے؟

تیرے خصم پیتی لسّی کُتے لتّی چاٹی ننگی چھڈن کیوں نہ کج گیا

خصماں کھائے کتا تیری مہیں مر جائے میرا آپ ہتھوں گجرا بھج گیا

مُشکل الفاظ: خصم: خاوند، شوہر۔ کُتے لسّی: کُتے کی پی ہوئی، پس خوردہ۔ کج: کجن مصدر سے، ڈھانپنا۔

تَرجُمَہ: تیرے خصم نے کُتے کی پس خوردہ لسّی پی لی ہے اور برتن بھی ڈھانپا نہیں ہے۔ اُسے کیوں ننگا چھوڑ دیا ہے تیرا پاڈا خصموں کو کھائے اور تیری بھینس مر جائے میں کیا کروں۔ میرے تو ہاتھ کا گجرا ٹوٹ گیا ہے۔

بناون والے بنایا جو تینوں مینوں سانوں لج نہ تینوں لا لج گیا

کہی سوہنی چوقدی لگیں وانگ کُتی نالے سُرمہ کالا اکھیں سج گیا

مُشکل الفاظ: لج: شرم، حیاء، غیرت، لاج، عزّت۔ چوقدی: چوں چوں کرتی، بونکتی، بولتی۔

تَرجُمَہ: بنانے والے نے مجھے اور تجھے بنایا ہے۔ ہمیں تو کوئی لاج نہیں البتہ تجھے وہ بے لاج کر گیا ہے۔ تُو کُتی کی طرح بولتی ہوئی بڑی خوبصورت لگ رہی ہے اور تیری آنکھوں میں سیاہ سُرمہ کیا خوب سج رہا ہے یعنی تُو بڑی بن ٹھن کر باتیں کئے جا رہی ہے۔

بھابو آکھے نک وڈھیئے ہور کر لے اگے رہ کہڑا ساڈا چج گیا

کُتی ماں ہووگی بی بی ایہہ پر کُتی کُتا یار تیر چھڈ بھج گیا

مُشکل الفاظ: نک وڈھیئے: کٹی ہوئی ناک والی، بے شرم، بے غیرت۔ کُتی سے بڑھ کر۔ چج: طور، طریقہ، غیرت، نام ونگ۔ پر کُتی: کُتی سے اوپر۔

تَرجُمَہ: بھابھی کہنے لگی کہ، اے ناک کٹی! تُو اور ہماری کر لے۔ پہلے ہماری کون سی عزّت بچ گئی ہے۔ تیری ماں کتی ہوگی اور تُو اُس سے بھی بڑھ کر ہے اور پھر تیرا یار کُتا تھا جو تجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

پُت پھوپھی دے نال توں لائی یاری ڈھول ملک جہان تے وَج گیا

خوشبو چھنگی کستوری کھنڈائی بی بی بابل ویر تیرا تینھوں رَج گیا

مُشکل الفاظ: ڈھول ملک جہان تے وَج گیا: خوب بدنامی و رسوائی ہوئی۔ کستوری: مشک، وہ خوشبودار خون جو ایک خاص قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔ کھنڈائی: ڈھمائی، بکھرائی، پھیلائی۔

تَرجُمَۃ: تُو نے اپنے پھوپھی زاد کے ساتھ یاری کیا لگائی کہ سارے جہان میں تیری خوب رسوائی و بدنامی ہوئی۔ اے بی بی! تُو نے کستوری کی خوشبو کو خوب پھیلایا کہ تیرے باپ، بھائی تجھ سے سیر ہو چکے۔

کارے کواری گلّاں سارا پنڈ کر دا ساڈے سر تے پئے سواہ چھج گیا
جا کُھرک لہا اوس یار کولوں کُھرک لاہ جہڑا تینوں تج گیا

مُشکل الفاظ: کارے: کارا، فعل، حرکت، کرتوت۔ سواہ: راکھ، چھج: چھاج۔ کُھرک: خارش۔ تج گیا: چھوڑ گیا۔

تَرجُمَۃ: تیرے کرتوت کی باتیں سارا گاؤں کر رہا ہے۔ ہمارے سروں پر راکھ کے چھاج پڑ چکے ہیں۔ تُو جا اور اُس اپنے یار سے اپنی خارش اُتر الے جو کہ تیری خارش اُتار کر تجھے چھوڑ گیا ہے۔

چلان تھانے وچوں ہوئی سامیاں دی مقدمہ آ کچہری وچ جج گیا
سنب مار وَگے پانی زمین وچّوں جھڑیاں لا مولا بدل گج گیا

مُشکل الفاظ: چلان: چالان۔ تھانے: تھانہ۔ سامیاں: واحد سامی، بلند، عالی۔ سُنب: سوتا، چشمہ، سم، کُھر۔

تَرجُمَۃ: تھانے میں چالان ہوا اور اسامی کا مقدمہ بن گیا۔ کچہری میں جج آ گیا۔ زمین میں سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اور خوب جھڑی لگی، بادل خوب گرجا اور برسا۔

کلام صاحباں (صاحباں کا کلام)

کوڑا مہنا دتو بھابو کوڑیئے نی غضب کولا پوے غیبوں قہر دا نی

بچ رہی ہیں مرزے دا مہنا دے کے، دے کے بچدیوں نہ مہنا غیر دا نی

مُشکل الفاظ: کوڑا: جھوٹا، مہنا: طعنہ۔ کوڑیئے: اے جھوٹی۔

تَـرْجُمَة: اے میری جھوٹی بھابھی! تُو نے جھوٹا طعنہ دیا ہے۔ تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔ تُو مجھے مرزے کا طعنہ دے کر بچ رہی ہے اور اگر تُو مجھے کسی غیر کا طعنہ دیتی تو پھر تیری خیر نہیں تھی۔

کھچڑی وانگ پئی رِجدی کل دی توں اُپھریواں اَج لتھا غصّے زہر دا نی

مثال بُڈھی گھرائیاں روسے گھریں بدلہ لیُو بھابو کہڑے وَیر دا نی

مُشکل الفاظ: کھچڑی: دال ملا کر پکائے ہوئے چاول، ملی جلی، غلط سلط۔ اُپھریواں: اُبھارا۔ بُڈھی: جنگ، لڑائی۔ روسے: روٹھنا: ناراض ہونا۔ وَیر: بیر، دشمنی۔

تَـرْجُمَة: تُو کل سے کھچڑی کی طرح پک رہی ہے اور تیرا غصّے کا اُبھار (زہر) آج اُترا ہے۔ تُو گھر کے بھیدی کی طرح مجھ سے جنگ کر رہی ہے۔ اے بھابھی! تُو مجھ سے کون سے پرانے بیر کا بدلہ لے رہی ہے؟

بُتھاڑ تیرا ناہیں اوہدے نال ملدا جہڑا تلا ساڈی جُتّی پیر دا نی

پھریں نُچدی دَس کیہ چمبڑ گیا بھابو رول ویکھ لکھوڈہر دا نی

مُشکل الفاظ: بُتھاڑ: بڑا منہ، چہرہ۔ دہن۔ تلا: تلوا، لکھوڈہر: مشہور جگہ (قصبہ) کا نام جولاہور میں ہے۔ رول: انتخاب، چناؤ، طور طریقہ۔ نجومی: فال نکالنے والا۔

تَـرْجُمَة: ہمارے پاؤں کی جوتی کا جو تلوا ہے اُس سے بھی تیرا منہ نہیں ملتا۔ اے بھابھی! تُو ناچتی پھرتی ہے یعنی تجھے بڑا ناز ہے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تجھے کون سی چیز چمٹ گئی ہے؟ لکھوڈہر کے نجومی کو دیکھ کہ تجھے کیا ہو گیا ہے۔ کیا لوگ اس طرح کرتے ہیں؟ جیسے تُو میرے ساتھ کر رہی ہے۔

بُڈھیاں سِنڈھیاں والے جنّ شاہ بن گئے کھیتاں وِچ پیدا پانی نہر دا نی

بھکھی آئی سیں رج کے کھان لگی رج کیتو نہ کم کوئی خیر دا نی

مُشکل الفاظ: بُڈھیاں سِنڈھیاں: بوڑھے سانڈ۔ شاہ: امیر، مالدار، خیر: بھلائی۔

تَـرْجُمَة: بوڑھے سانڈوں والے جاٹ مالدار ہو گئے اور کھیتوں میں نہروں کا پانی عام ہو گیا یعنی فصل خوب پیدا ہونے لگی اور خوشحالی آ گئی، تُو بھوکی آئی تھی اور خوب پیٹ بھر کے کھانے لگی مگر تُو نے کوئی بھی سیر ہو کر اچھا کام نہ کیا۔

پیکے گھریں تینوں کاں ٹھونگدے سن سوہرے اچھا ہویا لاگا ٹیر دا نی
چکّی ڈاہ دیئے چھڑن ڈاہ دیئے بھابھو دم تیرا اَٹھ پہر دا نی

مُشکل الفاظ: پیکے: پیکہ، میکا، کاں ٹھونگدے سن: تو بڑی کمزور تھی۔ لاگا: زخم، جو کسی بھی چوپائے کے جسم پر لگ جاتا ہے اور کوّے اسے چھیلتے رہتے ہیں۔ ٹیر: گھوڑا، چوپایہ۔ دم سانس۔

تَـرْجُمَة: میکہ گھر میں تو تُو اُس چوپائے کی طرح تھی کہ جسے لاگا لگا ہوا ہو اور کوّے اُس کے زخم کو چھیلتے اور کریدتے رہتے ہیں یعنی تجھے کچھ ہوش نہ تھی اور اس قدر صحت مند نہ تھی اور اب تیرا یہ عالم ہے کہ اگر تجھے چکّی چلانے یا دھان چھڑنے پر لگا دیا جائے تو تیرا سانس پھولنے لگتا ہے اور تُو اَٹھ پہر سے زیادہ کام نہیں کر سکتی۔

پیکے ہنڈایا سائی یار جو اوہ کُتّا بھابھو فضل دین پُت مہر دا نی
دانا آباد دا کھرل سردار مرزا یوسف بادشاہ مصر جو شہر دا نی

مُشکل الفاظ: ہنڈایا: استعمال کیا۔ گزارا، بتایا۔

تَـرْجُمَة: تُو نے اپنے میکے میں جس سے یارانہ لگایا ہوا تھا وہ فضل دین مہر کا بیٹا ہے، وہی کُتّا تھا اور میرا مرزا تو کھرلوں کا سردار ہے اور مصر کا بادشاہ ہے۔ اُس کا جوڑ اور کون ہے؟

یار تیرا ہوسے گا ساڈا پھوپھی دا پُت چند یار ہویں سورج دوپہر دا نی
پانی ندیاں پرنالیاں سائیں مولا نیویں تھاں بن کِتے نہ ٹھہر دا نی

مُشکل الفاظ: ہووگا: ہوگا۔ چند: چاند۔ نیویں تھاں، نچلی جگہ، نشیب۔

تَـرْجُمَة: یار تیرا ہوگا، ہمارا تو پھوپھی کا بیٹا ہے۔ جو گیارہویں کا چاند اور دوپہر کے سورج کی طرح ہے۔ اے مولا شاہ! ندیوں اور پرنالوں کا پانی نچلی جگہ کے سوا کہیں

نہیں ٹھہرتا یعنی میں اونچی ذات کی ہوں اور اونچی ذات کے مرد کے ساتھ ہی میں نے یاری لگائی ہے۔

کلام بھابھو (بھابھی کا کلام)

گج گھڑھک بدل گڑے مار کیتی چمک کڑک دھڑکایوئی بدلیئے نی
جتی جانے پڑھنے پایو وچ مسجد کروایو کم چپ کیتیاں مچلیئے نی

مشکل الفاظ: گڑے: گڑا کی جمع، ژالہ باری: برف باری، اولے پڑنا۔ مچلیئے: مچلی، بہانہ ساز۔ ڈھیٹ: ضدی، اکھڑ، خود کو بے خبر بتانے والی۔

ترجمہ: اے گرجنے اور بھڑکنے والی بدلی تُو نے خوب ژالہ وباری کی ہے اور خوب ڈرایا دھمکایا ہے۔ میری جوتی جانے کہ تجھے تو ہم نے مسجد میں پڑھنے ڈالا تھا اور تُو نے خاموشی سے یہ گُل کھلا دیا ہے، گویا تو ایسی ہے جیسے تجھے کسی بات کا علم ہی نہیں، بالکل انجھاول بن رہی ہے۔

میں لاگے والی ٹائیر اپنی دس خچر کھوتیئے سیالاں دیئے کھوچلیئے نی
بُھاڑ میرا پُتّے دیکھ اپنا نی پان والی جولاہیاں دیئے بٹھلیئے نی

مشکل الفاظ: لاگیوالی: لاگا، گھوڑے، گدھے وغیرہ کی پیٹھ پر زخم کا نشان۔ ٹائیر: گھوڑا، گھوڑی، خچر وغیرہ۔ کھوچلی: کھوچ دار، ڈھیلی ڈھالی، مکار۔ بٹھلی: دھوبیوں کا وہ برتن جس میں پانی اور کپڑے ڈالی کر بھٹی پر رکھتے ہیں۔

ترجمہ: کہ میں تو زخم خوردہ گھوڑی ہوں تُو اپنی سنا؟ اے سیالوں کی گدھی اور ان فٹ خچر تُو اپنی بتا! تُو میرے منہ کو گالیاں دے رہی ہے۔ برا بھلا کہہ رہی ہے اور خود تو تُو جولاہوں کے پانی والے برتن کی طرح ہے۔

میں بھکھیاں دی تو رجیاں دی نیپال راجے دے سر دیئے کلغیئے نی
گھاؤں گھپ سبھ کجھ وچّے غیب ہندا زنبیل عمر عیار دیئے بغلیئے نی

مشکل الفاظ: نیپال: مشہور ملک۔ کلغیئے: کلغی، چوٹی، شاہی تاج کا طرّہ۔ گھاؤں

چاٹی ہوئی

تَـرْجُمَة: تُو گہرائی میں جانا چاہتی ہے۔اے گڑیا! سمندروں کی گہرائی تو صرف سکندر ذوالقرنین نے معلوم کی تھی۔تیری ماں تجھ سے ناراض ہوگی۔ہم تو تجھے سے ناراض نہیں ہیں۔اے کنواری لڑکی! اے تُوں کی چغلی ہوئی!

سسّے سوکنے ساڈیئے پچھل کھریئے وڈیّے نانی دادی اگلی پچھلیئے نی
اتّوں کنج کواری وچّوں ربّ جانے ہروریالی وریالے دو فصلیئے نی

مُشکل الفاظ: سسّے: سس، ساس، سوکنے: سوکن، سوتن۔پچھل کھڑیئے: پچھل کُھری، والدین کی، ہمدرد، والدین کو پالنے والی، چڑیل۔کنج کواری: بن بیاہی لڑکی، دوشیزہ۔ہروریالی: جو ہر سال بچّہ پیدا کرے۔وریال/ورھیال: زرخیز۔دو فصلیئے: دوغلی عورت۔

تَـرْجُمَة: اے ہماری ساس! اے سوتن! اور اے چڑیل! تُو تو کوئی نانی دادی کے زمانے کی ہے۔جو اگلی پچھلی سب باتیں جانتی ہے۔اوپر سے تُو تو کنواری نظر آتی ہے مگر اندر سے خدا ہی جانتا ہے۔تُو تو ہروریالی ہے (جو ہر سال بچّہ دیتی ہے) سال میں دو فصلیں پیدا کرتی ہے۔

بلّے پڑھیئے ہوئیے حرف نحو قاعدے پڑھیں نت قرآن دن مسلیئے نی
ہنڈایا یار توں رچکے وچ گھر دے اپنی کھچریئے چلیئے ڈھلیئے نی

مُشکل الفاظ: بلّے: واہ، شاباش۔صرف: صیغوں کی گردان کا علم، حروف وحرکات کے ہیر پھیر معلوم کرنے کا علم۔نحو: علم قواعد، وہ علم جس میں کلام کی ترتیب کے اصول پر گفتگو ہوتی ہے۔

تَـرْجُمَة: تیرے کیا کہنے کہ تُو تو گویا حرف ونحو کے خوب قاعدے پڑھی ہوئی ہے اور ہمیشہ بن مسلوں کے قرآن پڑھتی رہتی ہے۔تُو نے اپنے میکے گھر میں اپنے یار کے ساتھ خوب گزاری ہے۔تُو بڑی مکّار، عیّار اور ضدی ونافرمان لڑکی ہے۔

ساڈے بھانے تے اجے نہ جمیوں نی لڑنا سکھ لے کتوں بے عقلیئے نی
کالا کیتوئی مٹی نیلاری دیئے چھٹن چوہڑیاں چنگڑاں چھجلیئے نی

مُشکل الفاظ: بھانے: بھانا، خیال۔ نیلاری: نیل گر، رنگساز، للاری۔ چھٹن: پھٹکنا، اناج کا کوڑا کرکٹ۔ چھجلیئے: چھجلی، چھوٹا چھاج۔

تَرجُمَہ: ہمارے لئے، ہمارے خیال میں تُو تو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی۔ اے بے عقل! تُو کہیں سے پہلے لڑنا سیکھ لے۔ تُو تو گویا کسی رنگساز کی مٹی ہے اور تُو نے ہر چیز سیاہ کر ڈالی ہے۔ تُو تو وہ بھنگیوں اور چنگڑوں کا چھوٹا سا چھاج ہے جس میں ہماری عزت اور ناموس کوڑا کی پھٹک رہی ہے۔

رمز بات چیت تھوہ آ جاسی وچ چتڑاں لے وڈی انگلیئے نی
مرزا یار تیرا آکھاں مونہہ اُتے پٹھ پچھے ہوندی گل چغلیئے نی

مُشکل الفاظ: رمز: اشارہ، خفیہ بات، نکتہ۔ تھوہ: خیال، یاداشت، طریقہ۔

تَرجُمَہ: تجھے بات چیت کرنے کا ڈھب یاد آ جائے گا۔ تو اپنے چترووں میں بڑی انگلی لے۔ میں تیرے منہ پر کہتی ہوں کہ مرزا تیرا یار ہے کوئی چُغلی نہیں کرتی۔ پیٹھ کے پیچھے کہی ہوئی بات چُغلی ہوتی ہے۔ علی الاعلان کہتی ہوں کہ مرزا تیرا یار ہے۔

تھاں کوتھاں نہ سمجھ کے لائی یاری بکری کُکڑیئے دوگلیئے نی
مولا شاہ توں نہ قابو وچ ہتھنی کھلی چاہیدی سیں بن کجلیئے نی

مُشکل الفاظ: تھاں کوتھاں: جگہ بے جگہ، جگہ جگہ۔ دوگلیئے: دوگلی، ملاوٹ والی، گالی، ناخالص، کم اصل، کمینی، دوغلی

تَرجُمَہ: تُو نے جگہ اور بے جگہ بھی نہیں دیکھی اور یاری لگالی۔ تُو تو وہ مُرغی اور بکری ہے جو دوغلی ہو۔ تُو تو مولا شاہ کے قابو میں بھی نہیں آتی۔ تُو تو بے ڈول ہتھنی ہے اور تجھے تو جنگل میں کھلا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

کلام صاحباں (صاحباں کا کلام)

بھابھو مُنڈے کڑیاں نکلن رَقاں وِچوں عِلم عربی قاعدے نحو صرف وِچوں
بھابھو چنگا لڑائی دا عِلم تینوں جفر قاعدہ کڈھیں حرف حرف وِچوں

مُشکل الفاظ: نحو صرف: عربی گرامر کا عِلم۔ جفر: غیب کے حالات معلوم کرنے کا عِلم۔ کڈھیں: کڈھن مصدر سے، نکالتی ہے۔

تَرجُمَہ: اے بھابھی! لڑکے اور لڑکیاں سبھی عورتوں سے ہی جنم لیتے ہیں، جس طرح کہ عربی قاعدے کُلیے صرف ونحو سے نکلتے ہیں اے بھابھی! تجھے لڑائی کا خوب عِلم ہے اور تُو علوم غیب کے تمام قاعدے کُلیے حرف حرف سے نکالتی ہے۔۔

مسجد اقصیٰ تے دوجا درخت طوبیٰ تیجا تخت کیہدا رف رف وِچوں
فَاَیْنَ مَاتُوَلُّوا فَثَمَّه وَجْهُ اللهِ پیٹھاں اُتّے کون بھابھو چوطرف وِچوں

مُشکل الفاظ: طوبیٰ: جنت کا ایک درخت، رف رف: ایک مخصوص سواری کا نام جس پر نبی کریم ﷺ معراج میں براق کے ذریعے آسمانوں پر پہنچنے کے بعد سوار ہوئے تھے۔ فَاَیْنَ مَاتُوَلُّوا فَثَمَّه وَجْهُ اللهِ: پس تم جس طرف بھی رُخ کرو اُسی طرف اللہ کو پاؤ گے۔ چوطرف: چاروں طرف۔

تَرجُمَہ: ایک مسجد اقصیٰ اور دوسرا طوبیٰ کا درخت اور تیسرا تخت رف رف میں سے کہاں سے آیا ہے؟ تم فَاَیْنَ مَاتُوَلُّوا فَثَمَّه وَجْهُ اللهِ کو پڑھ اور دیکھ لو، اوپر نیچے اور چاروں طرف وہی جلوہ فگن ہے یعنی ہر ہر میں ہر سمایا ہوا ہے (یہ وحدت الوجود کا شعر ہے)۔

سوئی کُتّی وانگوں مینوں وَڈھ کھاہدا برق مار کڈھی سُتھن لڑف وِچوں
ربّ تینوں وی لاوے جو مینوں لگی طعن ماریں ناہیں تڑف تڑف وِچوں

مُشکل الفاظ: سوئی کُتی: وہ کتی جس نے بچے دیئے ہوں۔ سُتھن: شلوار، لڑف: پھٹے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا۔ طعن: طعنہ۔ تڑف تڑف: تڑپ تڑپ کر، نہایت ہی سخت تکلیف میں بلبلانا۔ برق: بجلی، (ایک سواری کا نام جس پر سوار ہو کر حضرت محمدؐ معراج پر تشریف لے گئے)۔

تَرجُمَۃ: تُو نے بچے جنی کُتی کی طرح مجھے کاٹ کھایا ہے۔ گویا پھٹی ہوئی شلوار کے ٹکڑے میں سے مار دینے والی بجلی نکالی ہے۔ اللہ تجھے بھی وہ رنگ لگا دے جو مجھے لگ چکا ہے اور پھر تُو کبھی بھی مجھے اس طرح تڑپ تڑپ کر طعنے نہ دے۔

تینوں رنگ چڑھیا دولت دا نی رنگ عارضی مہندی جیوں کلف وچّوں
دان حُسن جے دیویں کر قرض کسے مزہ دیکھ لے کر کے تصرّف وچّوں

مُشکل الفاظ: کلف: خضاب۔ دان: بخشش کرنا۔ تصرّف: دست اندازی، صرف، خرچ

تَرجُمَۃ: تجھ پر دولت اور رزق کا رنگ چڑھ چکا ہے۔ لیکن یہ رنگ مہندی اور خضاب کی طرح عارضی ہے۔ جو جلدی اُتر جاتا ہے اگر تُو کسی پر بخشش کرے اور قرض دے تو پھر خرچ کرنے کا مزا تجھے آئے گا یعنی دان کرنے اور قرض دینے میں بڑا فرق ہے۔

سُتّیں پانی دھوتا مرزا یار میرا اُچّے موتیاں والے دی شرف وچّوں
بھابھی بولیاں تیریاں ویاہ چھڈّاں گھڑی مُڑی نہ دے جھڑک جھڑف وچّوں

مُشکل الفاظ: سُتّیں پانی دھوتا: یعنی نہایت ہی صاف ستھرا، پاکیزہ۔ شرف: بزرگی، بڑائی۔ جھڑف: جھڑپ۔

تَرجُمَۃ: میرا مرزا یار تو بڑا صاف ستھرا اور بڑی شان اور مرتبے و بزرگی والا ہے۔ اے بھابھی! میں تیرا بولی مارنا پورا کر کے چھوڑوں گی۔ تُو مجھے گھڑی گھڑی جھڑک نہ دے اور مجھ سے جھڑپ نہ لے۔

ڈھل کے برف ہوئی جَل ٹھنڈا بھابھو کدھر غائب ہوئی دَس برف وچّوں
مولا شاہ دے نال کھوبج بھابھو پُچھ دَس مطلب بے الف وچّوں

مُشکل الفاظ: جَل: پانی، کھوبج: کھوہر، ٹکر نہ لے، جھگڑا نہ کر، پرخاش نہ رکھ۔

تَرجُمَۃ: برف پگھل کر ٹھنڈا پانی ہو چکی ہے۔ اے بھابھی! تم بتاؤ کہ اس میں سے برف کہاں گئی؟ تو مولا شاہ کے ساتھ پرخاش نہ رکھ اگر کچھ مطلب حاصل کرنا چاہتی

ہے تو لفظ 'الف' اور 'یے' میں سے سب کچھ حاصل کر لے، کیونکہ تمام الفاظ 'الف' سے لیکر یے تک کی ہی مختلف بگڑی ہوئیں شکلیں ہیں۔ اس طرح کائنات اُس ایک اللہ کے نور (وجود) سے ہی بنی ہے۔

کلام بھابھو (بھابھی کا کلام)

چنگی طرح ٹھپوانواں گی کُھنب تیری راتیں آ لئے ویر تیرا خصم سجرا نی
سکندر نامے دا دَسّے گا سبق تینوں نالے جوڑ دیسی ٹُٹا گجرا نی

مُشکل الفاظ: کھنب: کھنبھ: بازو، پَر۔ سجرا: تازہ۔ سکندر نامے: سکندر نامہ، نظامی گنجوی کی مشہور فارسی تصنیف جو بڑی مشکل اور فردوسی کے شاہنامہ کا توڑ سمجھی جاتی ہے۔

تَرجُمَہ: تُو ذرا میرے تازہ خاوند اور اپنے بھائی کو آ لینے دے۔ میں تیری اچھی طرح ٹھکائی کراؤں گی وہ تجھے آ کر سکندر نامے کا خوب سبق دے گا اور تیرا ٹوٹا ہوا گجرا بھی جوڑ دے گا۔

درد یار وَکھی تیری ہُک نکلے گھوٹ بنھے گا السی تے باجرا نی
نیک پاکے سچ نہ منّیں پاک دولے بھل گیا مسیت دا حُجرا نی

مُشکل الفاظ: وَکھی: پہلو، ہُک: چیخ، السی: ایک جنس (فصل)، باجرا: ایک جنس

تَرجُمَہ: تیرے پہلو میں جو تیرے یار کا درد ہے اور تیری چیخیں نکلتی ہیں وہ اُس جگہ پر السی اور باجرا گھوٹ کر باندھے گا یعنی تجھے خوب مارے پیٹے گا۔ تُو بڑی نیک پاک بنتی ہے، لیکن تجھے مسجد کا حجرہ بھول گیا ہے۔

ڈوماں وانگ پُٹ پیڑھیاں مہنے ماریں یاد تینوں کلیان تے شجرا نی
مولا دھوبی نوں سَدّ دھوا ویساں صاحباں ولاندا تیرا گھگرا نی

مُشکل الفاظ: ڈوماں: ڈوم کی جمع، مراسی، بھانڈ۔ پیڑھیاں: پیڑھی کی جمع، نسل پشت، شجرہ نسب۔ کلیان: پھٹکنا، چھاج میں ڈال کر صاف کرنا۔ گھگھرا: گھاگھرا،

لہنگا۔

تَـرْجُمَة: تُو ڈوموں کی طرح شجرہ نسب ڈھونڈ ڈھونڈ کر مجھے طعنے دے رہی ہے۔ تجھے تو تمام شجرہ نسب یاد ہے اور خوب چھاننے پھٹکنے کا طریقہ آتا ہے۔ اے مولا شاہ! میں دھوبی کو بلا کر ابھی تیرا لہنگا جو کہ بل دار ہے دُھلا دیتی ہوں۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

مہنے لڑائی دے ویاہ دیاں سٹھیاں جی دونویں جھوٹھیاں گلاں سچیاں جی
اِک دوسری دے سر دے ٹھیکرے بھن پڑ منھ میدان وچ نچیاں جی

مُشکل الفاظ: مہنے: طعنے۔ سٹھیاں: سٹھنی، شادی بیاہ کے موقع پر گایا جانے والا ایک گیت، جس میں طنز و مزاح کا عنصر شامل ہوتا ہے، ہجویہ گیت۔ پڑ: میدان۔ ٹھیکرے: مٹی کے برتن کے ٹکڑے۔ سر دے ٹھیکرے بھننا: سر کھپانا، ایک دوسرے کو سمجھانا۔

تَـرْجُمَة: وہ دونوں آپس میں اس طرح لڑ بھڑ اور طعنے دے رہیں تھیں کہ جیسے بیاہ شادی کے موقع پر ہجویہ گیت گایا جاتا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ وہ دونوں ہی جھوٹی تھیں۔ اُن دونوں نے ہی ایک دوسری کو سمجھانے بُجھانے کے لئے سر کھپایا، یوں وہ معنے طعنوں کی لڑائی کے لئے میدان میں اُتر پڑی تھیں اور میدان میں دونوں ناچ پڑی تھیں۔

جہڑیاں لڑدیاں یاراں دے طعنے مارن اوہ سمجھ اَجے دونویں کچیاں جی
جے کوئی ٹھاکے تے دونیاں بھمک اُٹھن لوہڑی وچ جیوں وہونیاں مچیاں جی

مُشکل الفاظ: ٹھاکے: روکے، منع کرے۔ دُونیاں: واحد دونی، دُگنی۔ بھمک: بھڑک۔ لوہڑی/لوڑھی: ہندوؤں کا ایک تہوار۔ وہونیاں: واحد وہونی، خالی، محروم، شور وغل۔

تَرْجُمَة: جو لڑتے ہوئے یاروں کے طعنے دیتی ہیں انہیں سمجھ کہ وہ ابھی خام ہیں اور

اگر کوئی انہیں روکے، منع کرے تو وہ پہلے سے بھی زیادہ بھڑکتی ہیں جس طرح کہ لوہڑھی کے تہوار میں شور وغل مچتا ہے۔

ہجو ہتک نہ سٹھنیاں نال ہوندی دُدّھ رِڑکدا کوئی نہ ڈاچیاں جی
عقد نال پھوپھی بھین روا ناہیں شرع جائز نیں مامیاں چاچیاں جی

مُشکل الفاظ: ہجو: بے عزتی، بُرائی۔ بھین: بہن۔ سٹھنیاں: ہجو یہ لوک گیت جو بیاہ شادی پر گائے جاتے ہیں۔

تَرْجُمَة: ہجو یہ لوک گیتوں سے کسی کی بے عزتی اور ہتک ہرگز نہیں ہوتی اور ڈاچی کا دودھ کبھی بلویا نہیں جاتا۔ پھوپھی اور بہن کے ساتھ ہرگز عقد جائز نہیں ہے مگر چچیوں اور ممانیوں کے ساتھ جائز ہے۔

لُکیا سورج جوتاں جاگ پیاں چھاواں دُھپاں کِتے گواچیاں جی
بیاج مُول قرضائی بھلیکھا پاوے ساہوکار وہیاں کڈھ واچیاں جی

مُشکل الفاظ: جوتاں: واحد جوت، نور، روشنی، شمع۔ بیاج: سود۔ مُول: اصل رقم۔ واچیاں: واچن مصدر سے، پڑھنا، پڑھیں۔

تَرْجُمَة: سورج چھپا تو روشنی بیدار ہوگئی۔ سایہ اور دھوپ نجانے کہاں گم ہوگئے۔ جس نے قرضہ لیا ہو اُسے سود بھلا دیتا ہے۔ وہ بھول کا شکار ہو جاتا ہے۔ ساہوکار کام اور بہی کھاتے کو پڑھتا ہے یعنی وہ حساب کا بڑا پکا رہتا ہے اور مقروض اصل رقم پر سے پڑنے والا سود کا سوچ کر سب کچھ بھول جاتا ہے۔

ٹُٹے ڈالیوں پھیر نہ پُھل لگدے بوٹے پیوند پُٹ گاچیاں جی
سستے بھاء وِکن توڑی لکڑیاں جی مہنگے بھاء وِکن لونگ لاچیاں جی

مُشکل الفاظ: ڈالیوں: ڈالی کی جمع، ٹہنی سے، شاخ سے۔ پیوند: ملانا۔ گاچیاں: گاچی، پودے کو مٹی کے ساتھ جڑوں سمیت نکال لینا، اکھاڑنا۔ لاچیاں: لاچی، الائچی۔

تَرْجُمَة: جو شاخیں ٹوٹ جاتی ہیں، اُن کو پھول نہیں لگتے اور پودے زمین سے

جڑوں سمیت نکال کر دوبارہ لگائے جاتے ہیں۔لکڑیاں اور بھوسہ سستے بکتے ہیں مگر لونگ اور الائچی ہمیشہ مہنگے بکتے ہیں۔

اِنچی ذرا وی اوہناں وِچ فرق ناہیں پرکاراں نال گز جھڑیاں جاچیاں جی
مادہ موجود ہور کم نہ کسے لائق دودہ سیڑ اَجے جھڑیاں بچیاں جی

مُشکل الفاظ: جاچیاں: جاچن مصدر سے، جانچنا، پرکھنا۔ مادہ: نر کی نقیض، ہر چیز کی اصل۔ دودہ/دودا: احمق، بیوقوف۔ سیڑ: خرگوش، اکہری رسّی۔

تَرجُمَہ: اُن پرکاروں میں ایک انچ کا بھی فرق نہیں ہوتا جن کو پوری طرح جانچا اور پرکھا گیا ہوتا ہے۔ مادہ موجود ہو تو وہ کسی بھی کام کے لائق نہیں ہوتا اور پھر جو خام ہو۔ احمق و بیوقوف ہو۔ ناسمجھوں اور کم سنوں کی یہی مثال ہے۔

دُنبے ہرنیاں وِچوں نہ کدے جمدے جمن مجھیاں وِچوں وچھیاں جی
سایہ جن کہ شاہ مدار کسے سر تے سایہ کسے پریاں سچیاں جی

مُشکل الفاظ: شاہ مدار: فرضی جن۔ ایک مشہور بزرگ کا نام۔

تَرجُمَہ: ہرنیوں میں سے کبھی دُنبے پیدا نہیں ہو سکتے۔ بھینسوں میں سے ہمیشہ بچھڑے ہی پیدا ہوتے ہیں، یہاں بچھڑے کے ساتھ گائے کا لفظ آنا چاہیئے تھا یا بھینس کے ساتھ کٹیاں، ''کتابت'' کی غلطی ہے۔ کسی پر جنات کا سایہ ہے اور کسی پر شاہ مدار کا تسلط ہے اور کسی پر سچ مچ پریوں کا سایہ ہے۔

لہراں دین سوری تے مسان کھیڈن جادو جڑیاں جنہاں جسم رچیاں جی
ہاڑ ساون والے ڈڈّو غایب ہوندے مولا شاہ سائیں پانی مچھیاں جی

مُشکل الفاظ: سوری: سورے، یاد کرے، ذکر کرے۔ مسان: جن کا سایہ، بدروح کا قبضہ۔ رچیاں: رچن مصدر سے، رچنا، سمانا۔ ڈڈّو: مینڈک۔

تَرجُمَہ: وہ لہراتے ہوئے اور ذکر کرتے ہوئے مسان کھیلتی ہیں جن کے جسموں میں جنّات وغیرہ رَچ چکے ہیں۔ اے مولا شاہ سائیں! اساڑ اور ساون کے مینڈک غائب ہو جاتے ہیں لیکن مچھلیاں پانی میں ہی رہتی ہیں۔

دربیان آمدن خان شمیر بخانہ وشنیدن از زوجہ خود احوالِ صاحباں

(خان شمیر کا گھر آنے اور اپنی بیوی سے صاحباں کے احوال سننے کا بیان)

خان شمیر اُتے دوہاں لڑ دیاں دے باہروں نال رضا دے آیا اِی
چُپ کیتیاں ویکھ کے نند بھابھو اِکدوجی نہ کسے بلایا اِی

مُشکل الفاظ: رضا: قضاء، تقدیر، خوشی، مرضی۔

تَـرْجُمَة: وہ دونوں لڑ جھگڑ رہی تھیں کہ اسی اثناء میں خان شمیر خوش خوش باہر سے اپنے گھر آ گیا۔ اُس نے آ کر دیکھا کہ نند اور بھاوج دونوں خاموش سی ہیں اور کسی نے بھی اُسے بلایا تک نہیں اور اُس نے بھی کسی کو نہ بلایا۔

لو ہوئی ستاریاں رات پے گئی سورج ڈُبا تے دن دھایا اِی
چان بھان مٹھی ہوئی روٹی کھا کے چوراں چُغلاں نے متا پکایا اِی

مُشکل الفاظ: دھایا: دھاون مصدر سے، جانا، حملہ آور ہونا۔ چان بھان: رونق، گہما گہمی۔ متا: ارادہ، منصوبہ۔

تَـرْجُمَة: سورج غروب ہوا اور دن چلا گیا۔ رات پڑ گئی اور ستاروں کی روشنی ہو گئی۔ دن کی رونق اور گہما گہمی ماند پڑ گئی اور کھانا کھا کر چوروں اور چُغل خوروں نے اپنے اپنے کام کا ارادہ باندھا۔

کئی سَوں گئے کئی جاگدے جی جٹّی جٹ دا پلنگ وچھایا اِی
الف لیے تھیں صاحباں دی گل دَسّی کُجھ کولوں وی افترا لایا اِی

مُشکل الفاظ: الف لیے تھیں: ساری کی ساری ('الف' سے لیکر 'یے' تک) افترا: بہتان، جھوٹ۔

تَـرْجُمَة: کئی سو گئے اور کئی جاگ رہے تھے تو جٹّی (خان شمیر کی بیوی) نے اپنے خاوند کا پلنگ بچھایا اور پھر اُس نے موقع پاتے ہی صاحباں کی ساری بات سُنا ڈالی مگر

اس میں اُس نے کچھ جھوٹ بھی شامل کر ڈالا۔

شمیر سُندیاں قبضے تے ہتھ دھریا جتّی وَرغلا وقت ٹلایا اِی
وہیاں وڈیاں کل تے زوال پیدا جتّی شرع دا مسئلہ سُنایا اِی

مُشکل الفاظ: قبضے: قبضہ، تلوار کا دستہ۔ وہیاں: وہی، بہی، کھاتہ۔

تَـرجُمَة: خان شمیر نے ساری بات سنتے ہی تلوار کے دستے پر ہاتھ رکھ لیا مگر اُسکی بیوی نے اُسے نہایت ہوشیاری سے وَرغلا کر وقت ٹال دیا اور کہا کہ یہ معاملہ بڑا لمبا چوڑا ہے اور زوال کے وقت حساب کتاب کرنا شرع کے بھی خلاف ہے لہذا صبح ہو لینے دیجئے۔

جیوندی مار سٹو کتے بوڑ دیو، ویاہ دیو جو نبیؐ فرمایا اِی
رات مولا شاہ جٹ نہ نیند آئی سورج چڑھے تے نائی کوایا اِی

مُشکل الفاظ: بوڑ دیو: غرق کر دو۔ نائی: حجام، زلف تراش۔ کوایا: بلایا۔

تَـرجُمَة: وہ کہنے لگی کہ اسے جیتے جی مار ڈالو یا کہیں غرق کر ڈالو یا پھر نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق اُس کی شادی کر دو۔ اے مولا شاہ! رات کو جاٹ (شمیر) سو نہ سکا اور جب صبح ہوئی تو اُس نے نائی (حجام) کو بلوایا تا کہ وہ صاحباں کا کہیں رشتہ طے کر سکے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

سیالاں وچ خان شمیر لائق سبھ کُجھ باپ نوں بیٹھ سمجھاوندا جی
پنج دس سیال شریک سدائیکے جی صلاح بھائیاں دے نال ٹھہراوندا جی

مُشکل الفاظ: سیالاں: سیال، جاٹوں کی ایک ذات، برادری کے لوگ، شریک، خونی رشتے دار، عزیز۔

تَـرجُمَة: تمام سیال جاٹوں میں خان شمیر سب سے زیادہ لائق و فائق تھا اور اُس نے بیٹھ کر اپنے باپ کو سب کچھ سمجھا دیا۔ اُس نے اپنے بھائیوں اور اپنی برادری

جواب کردن

(صاحباں کے اُستاد کا صاحباں کو طلب کرنا، اُسے نصیحت دینا اور سوال جواب کرنے کا بیان)

اُستاد صاحباں دا قاضی سدوا جٹی بیٹھ کرن لگے گل سنھ میاں
خاطر تواضع کیتی تے عرض کیتی کوئی صاحباں نوں دیو مت میاں

مُشکل الفاظ: گل گتھ: بات چیت۔ خاطر تواضع: خاطر مدارات، آؤ بھگت۔ مَت: نصیحت، عقل کی بات۔

تَرجُمَہ: صاحباں کے اُستاد قاضی کو بلایا گیا اور اُس سے کہا گیا کہ آپ ہی اب کوئی بات چیت کریں۔ انہوں نے قاضی کی خوب خاطر مدارات کی اور کہنے لگے کہ، یا حضرت! اب آپ ہی صاحباں کو کچھ سمجھائیں کہ معاملہ ہمارے ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے۔

بیان کراں کیہ کارا جو ایس کیتا وہیاں دتیاں ڈوب سر لتھ میاں
بابل ویر سن وڈھ کے کرن ٹوٹے میں تے پھلدی لائی نہ ہتھ میاں

مُشکل الفاظ: کارا: کام، فعل، کرتوت۔ وہیاں: واحد وہی، بہی، کھاتہ۔ سرلتھ: نڈر۔ بیباک۔

تَرجُمَہ: ہم کیا بیان کریں کہ جو اُس نے کام کر دکھایا ہے۔ اُس نڈر نے تو تمام بہیاں اور کھاتے غرق کر ڈالے ہیں اگر اُس کا باپ اور بھائی سن لیں تو اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں۔ میں نے تو اُسے پھول کی شاخ تک نہیں ماری۔ کبھی ہاتھ تک نہیں لگایا۔

ایسے واسطے تُساں نوں سد کیہا کھاندی پینڈی نہ گھٹے ستھ میاں
جہڑی گلّوں منع کوئی کرے آکھے اوہ کرنی مولا چِنجا دیو بھانویں گھت میں

مُشکل الفاظ: گھتے: ڈالے، گھت: گھتن مصدر سے، ڈالنا۔ چِنجا: چتا۔ ستھ: مجلسِ

تعزیت۔

تَرجُمَہ: اس لئے ہم لوگوں نے آپ کو بلا کر یہ کہا ہے کہ وہ کھاتی پیتی اور ہنستی کھیلتی مجلس تعزیت برپا نہ کرے یعنی ہم لوگوں کو دُکھی نہ کرے۔ اے مولا شاہ! ہم اُسے جس بات سے بھی منع کرتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ مجھے آپ لوگ خواہ چِتا میں ڈال دیں۔ کروں گی میں وہی کچھ جو کہ میں چاہتی ہوں۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

جُوہ والا پانی چھمباں چھپڑاں دا مصفّا پانی دریا نہر کوہل دا جی
غیر شرع جنازہ نہ پڑھنا واجب سُنّت پُچھنا حال رنجول میاں

مُشکل الفاظ: جوہ: جنگل، علاقہ، حد۔ چھمباں: واحد چھمب، نشیبی زمین۔ مصفا: صفاف و شفاف۔ کوہل: چشمہ۔ غیر شرع: شریعت کے خلاف، ناجائز۔ رنجول: دُکھی، بیمار۔

تَرجُمَہ: جنگلوں میں پانی تو جوہڑوں اور چھپڑوں کا ہوتا ہے۔ صاف وشفاف پانی تو نہر اور چشمے کا ہی ہوتا ہے۔ ناجائز جنازہ پڑھنا واجب نہیں ہے اور کسی دُکھی اور بیمار کا حال پوچھنا سُنتِ نبوی ﷺ کے عین مطابق ہے۔

پُھٹ عشق لگے اچھا ہووے ناہیں اچھا ہوندائی ترسول دا جی
قانون شرع انتظام مولا سائیں ٹکّہ چُھٹ دا نہیں محصول دا جی

مُشکل الفاظ: پُھٹ: زخم۔ ترسول: تین نوکوں والا بھالا۔ ٹکّہ: دو پیسے کا سکّہ۔

تَرجُمَہ: عشق کا زخم لگ جائے تو وہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ جبکہ بھالے کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ اے مولا شاہ! قانونِ شریعت و انتظام میں محصول کا ایک ٹکّہ بھی نہیں چھوٹتا۔ اس میں کوئی رعایت یا چھوٹ نہیں ہے۔

ماں قاضی دے گن وِچ دَس دِتا مرزے قصہ عشق جٹی ملول دا جی
صاحباں کویں گل کھرل دی پُچھے قاضی علاج دَس کیہ تیرے اصول دا جی

مُشکل الفاظ: ملول: رنجیدہ، دُکھی۔ کویں گل: کیوں، کس طرح، کیسے۔

تَرجُمَہ: صاحباں کی ماں نے قاضی کے کان میں یہ بتایا کہ صاحباں مرزا کے ساتھ عشق فرما رہی ہے۔ اب صاحباں کس طرح مرزا کھرل کی بات پوچھے کہ اے قاضی! مجھے کچھ اپنے اصول کے مطابقت اُس کا علاج بتاؤ؟

عشق نام زبان تے چڑھے اوگن کبیرہ اوگن ہے حاصل وصول دا جی
عقد کلمیاں دے نال جائز تدوں جدوں لاڑا ایجاب قبول دا جی

مُشکل الفاظ: اوگن: گناہ۔ کبیرہ: بڑا۔ عقد: نکاح۔ لاڑا: دولہا۔ ایجاب قبول: ہاں کرنا، قبول کرنا جو کہ نکاح میں شرط ہے۔

تَرجُمَہ: عشق کا نام بھی زبان پر چڑھانا گناہ ہے اور پھر اُس کا حاصل وصول ایک کبیرہ گناہ کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ نکاح کلموں کے ساتھ تبھی ایجاب وقبول کی حد چھوتا ہے جب دولہا قبول کرے، اقرار کرے، ہاں کرے۔

مطلب بناں نکاح دے روا ناہیں جہڑا ہور کرے مسئلہ بھول دا جی
بخار عشق اَسماء دو عارضی نیں مولا لئے خرید نہ مُول دا جی

مُشکل الفاظ: روا: جائز۔ اَسماء: اسم کی جمع۔ مُول: اصل رقم۔

تَرجُمَہ: مطلب ومقصد کے بغیر نکاح ہرگز نہیں ہے، جو کوئی اور مسئلہ بیان کرے وہ سخت بھول کا شکار رہوتا ہے۔ عشق کا بخار اور نام دونوں عارضی ہیں۔ اے مولا شاہ! اِسمیں اصل رقم ہی حاصل نہیں آتی یعنی یہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے اور اِسمیں نفع کچھ بھی نہیں ہے۔

کلام صاحباں (صاحباں کا کلام)

مسئلے فرض کیتے تیرے سچ میاں مسمّٰی باجھ خدا دَس گل ہے کیہ
جدھیاں جڑھاں اَسمان نہ وِچ دھرتی اوہ دَس میاں سانوں وَل ہے کیہ

مُشکل الفاظ: مسمّٰی: صفت والا۔ اسمِ بامسمّٰی: جیسا نام ہو ویسی ہی صفت پائی جائے۔

وَل: طریقہ، انداز، طرف، ڈھنگ۔ وَل: ویل، بیل، وہ پودا جس کی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں یا کسی سہارے سے اوپر چڑھتی ہیں۔

تَرجُمَہ: اے میاں! ہم نے آپ کے تمام مسئلے سمجھ لئے ہیں۔ لیکن تُو ہمیں یہ تو بتا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی ایسی چیز ہے کہ جس میں اُس کی صفات نہ پائی جاتی ہوں؟ اس بیل کی متعلق ہمیں بتا کہ جس کی جڑیں زمین یا آسمان میں نہ ہوں یعنی ارض وسما کی ہر شے میں اللہ کا ہی پرتو ہے۔ (وحدت الوجود کا شعر ہے)۔

وجود ویکھیا نہ ڈھڈ پیڑ سر دا وَجّن دَس میاں جسم سَل ہے کیہ
قائم نال جس دے تیرے زندگی ہے دَس رہیا وجود وچ چل ہے کیہ

مُشکل الفاظ: وَجّن: وجن وجا۔ ٹھاٹ باٹ، شان وشوکت۔ سَل: زخم۔

تَرجُمَہ: سر درد اور پیٹ کے درد کا وجود تک نہیں دیکھا۔ تم یہ بتاؤ کہ جسم کا زخم آخر کیا ہے؟ جس کے ساتھ تمہاری زندگی قائم دائم ہے۔ وہ کون سی شے ہے جس کے بل بوتے پر تمہارا وجود چل رہا ہے؟

خدا دی قُدرت مسمّی اگ میاں ساڑ بُجھ کے زمین گئی رَل ہے کیہ
انسان اِک اسماء تبدّل تغیّر پانی اَگ تے دوسر جَل ہے کیہ

مُشکل الفاظ: وجود: شکل۔ اسماء: اسم کی جمع، نام۔ تغیّر: تبدیلی۔ جَل: پانی۔

تَرجُمَہ: یہ جو خدا کا قدرت اسمِ با مسمّٰی دکھائی دے رہی ہے یہ کیا ہے؟ اور یہ جو آگ جَل بُجھ کر زمین سے مل گئی ہے، یہ کیا ہے؟ انسان ایک ایسا اسم اور وجود ہے جو کہ ہر لحظہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ پانی، آگ (یعنی اربعہ عناصر) کیا ہیں؟ (فلسفہ وجود کی ماہیّت بیان کی ہے)۔

میاں توبہ کر عشق دی کُنہ وَلّوں اسرار ربّ دے وچ دَخل ہے کیہ
اسماء اَج بھلکے پرسوں جسم کہڑا میاں گزر گیا جسم کل ہے کیہ

مُشکل الفاظ: کُنہ: ذات، ماہیّت۔ اسرار: سرّ کی جمع، راز۔ اَج: آج۔ بھل کے: آنے والا کل، اگلا دن۔

گپ شپ نہیں ہے۔ کنجری کی قبر دولت کے ساتھ پختہ بنا دی گئی ہے اور اوپر اُس کے جھنڈی لہرا دی ہے بھلا اُس کا فائدہ کیا ہے؟

تُسیں عالم فاضل صوفی عارف کامل تُساں موجب میاں سانوں وَل ہے کیہ
العشق نارؔ قول دَس کسدا سڑاں عشق دی نار سوَل ہے کیہ

مُشکل الفاظ: عارف: جاننے اور پہچاننے والا۔ موجب: باعث، سبب۔ العشق نارؔ: عشق آگ ہے ماسوائے اللہ کے سب کچھ جلا دیتی ہے۔ سوَل: سوکھ، آسانی، آرام۔ نار: آگ، عورت۔

تَرجُمَہ: آپ بہت بڑے عالم و فاضل، صوفی اور عارف و کامل ہیں اور سب کچھ جانتے ہیں۔ بھلا ہمیں کیا طور طریقہ اور ڈھنگ آتا ہے؟ یہ جو العشق نارؔ قول ہے، یہ کس کا ہے؟ میں عشق کی آگ میں جل رہی ہوں اور یہ آگ بڑے آرام کی ہے۔ مجھے بڑی آسانی ہے؟ کیا یہ جلن آسان ہے؟

عدم مطلق وچّوں ظاہر کیویں ہوئے مرکب چار میاں پنجویں گل ہے کیہ
جسم باہلو دا ڈِٹھا نہ کدی میاں وجود دَس پرچھاویں تے چَھل ہے کیہ

مُشکل الفاظ: عدم مطلق: قطعی نیستی، مرنے کے بعد کا عالم۔ مرکب: مجموعہ۔ مرکب چار: چار عناصر کا مجموعہ، آگ، ہوا، پانی اور مٹّی کا مرکب (انسان)۔ باہلو: باہلا، کثیر۔ چھل: فریب۔

تَرجُمَہ: عدم مطلق میں سے یہ چار عناصر کا مرکب (انسان) کسطرح ظہور پذیر ہوا؟ یہ پانچویں بات ہے، اسکا علم کسے ہے؟ وحدت کے علاوہ کثرت کا وجود کبھی نہیں دیکھا۔ اے میاں! یہ سب پرچھائیں ہے اور اس فریب کی ماہیّت کیا ہے؟ یہ کیا دھوکا بازی ہے؟

گل گل وچّوں جرح جرح وچّوں شرع دس معنی برچھ پھل ہے کیہ
دارو عشق بیماری دا دَس میاں موجاں یار نال موج اَکل ہے کیہ

مُشکل الفاظ: جرح: بحث، نکتہ۔ برچھ: درخت۔ شرع: شریعت۔ دارو: دوا، علاج۔

اَکل: تنہائی، اکیلا پن، اُجاڑ۔

تَرجُمَۃ: بات بات میں سے نکلتی ہے اور نکتہ نکتہ میں سے۔ مجھے تم یہ بتاؤ کہ درخت اور پھل کے کیا معنی ہیں؟ عشق کی بیماری کا کیا علاج ہے؟ اے میاں! تنہائی میں یاری کا کیا مزہ ہے اور یار کے ساتھ گزارنے کا کیا لُطف ہے؟

وَگدا کھوہ اِک پانی وِچ کھیتاں پیندا ویراں کھوہ دا نام کھڑل ہے کیہ

مولا شاہ میتھوں عشق جسم پُچھدیں جسم دَس کھاں زور تے بَل ہے کیہ

مُشکل الفاظ: ویراں: ویران، غیر آباد، دفعہ، مرتبہ۔ کھڑل: ویران کنواں، پرانا کنواں۔، دوائیاں باریک کرنے کا برتن۔ بل: طاقت۔

تَرجُمَۃ: ایک کنواں چل رہا ہے اور کھیتوں میں پانی پڑ رہا ہے اور ویران کنویں کا نام کھڑل کیوں ہے؟ اے مولا شاہ! تُو مجھ سے عشق کے وجود کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ تم ہی بتاؤ کہ وجود کہاں ہے اور زور اور طاقت کہاں ہیں؟ یہ کیا چیزیں ہیں؟

کلام قاضی (قاضی کا کلام)

دارالشفاء کھول نالے طبِ اکبر دَساں کھول کے خیر منکھ ہے نی

حکماء لقمان افلاطون جالینوس جہڑے لکھے دَساں دارو وَکھو وَکھ ہے نی

مُشکل الفاظ: دارالشفاء: طب کی کتاب۔ طبِ اکبر: طب کی کتاب۔ خیر منکھ: طب کی کتاب، انسان کی بہتری۔ حکماء: حکیم کی جمع۔ لقمان: مشہور یونانی حکیم۔ افلاطون: حکیم و دانا۔ جالینوس: مشہور حکیم کا نام۔ یہ تمام حکمائے یونان ہیں جو طب میں خاص مقام کے حامل ہیں اور مؤخرالذکر تمام حکماء پر طب میں سبقت لے گیا تھا۔ دارو: دوا، علاج۔ وَکھو وَکھ: جدا جدا، الگ الگ۔

تَرجُمَۃ: میں طب کی مشہور کتابیں دارالشفاء طبِ اکبر اور خیر منکھ کھول کر بتا سکتا

ہوں ۔ میں بڑے حکماء لقمان، افلاطون اور جالینوس کے لکھے ہوئے دوا دارو تمام الگ الگ بتا دیتا ہوں۔جنہوں نے انسانی بہتری کے لئے بہت سی دوائیں ایجاد کی ہیں ۔میں اُن سب کے نسخہ جات اور طریقہ علاج سے واقف ہوں۔

بو علی سینا ارسطو علاوہ یونانی ہندی نام گِنے تے جاندے نہ مُکھ ہے نی
پانی لسّی دارو ٹھنڈا تتّے دا نی دارو گوشت روٹی چاول بُھکھ ہے نی

مُشکل الفاظ: بوعلی سینا، ارسطو: یونان کے مشہور معروف حکیم و دانا حکماء تھے۔تتّے: تتا، پیاسا۔ ہندی: ہندوستانی زبان۔ مکھ: مُکھ، چہرہ، وجود۔ بھکھ: بھوک۔ خوراک۔

تَرجُمَہ: بوعلی سینا، ارسطو اور نجانے کتنے ہندوستانی حکماء کے نام ہیں جو کہ گنے بھی نہیں جا سکتے۔ پانی اور لسّی پیاسے کا ٹھنڈا علاج ہے، جبکہ گوشت روٹی اور چاول بھوک کا علاج ہیں۔

پانی دھون دا نی چاول ست نمبو دارو دستاں دا سونف عرق ہے نی
اَدھرنگ دارو مالش مگھاں سُنڈھ کیسر سوج کانواں کوٹھی
دارو پک ہے نی

مُشکل الفاظ: ست نمبو: لیموں کا ست/جوس، جوہر۔ اَدھرنگ: فالج ۔ دارو: ، دوا، عِلاج۔کیسر: زعفران۔سوج: سوجن، سوزش۔ کانواں کوٹھی: ایک بیماری۔ پک: پکّا۔

تَرجُمَہ: اُبلے ہوئے چاولوں کا پانی (آش برنج) اور لیموں کا جوہر اور سونف کا عرق دست (اسہال) کی بیماری کے لئے مفید ہے۔فالج کے لئے مگھاں اور سونٹھ کی مالش اور سوجن کی بیماری کے لے زعفران پکّا علاج ہے۔

اسپغول دارو پکّا چندرے دا پانی بھجا رہے جائے نہ سُک ہے نی
مِٹھا تیل پٹیاں نال بنّھے جسدی لت بانہہ پوے مڑک ہے نی

ذات الجنب دارو ریح دا فصد دارو بال روندے دا پیسہ ٹک ہے نی

مُشکل الفاظ: جُلاب: دست آور دوا۔ جمالگوٹہ: ایک بوٹی، دوائی۔ گولہ: گیس، اَپھارا۔ پیڑ: درد۔ کُکھ: پیٹ، معدے میں، کوکھ۔ ذات الجنب: پسلی کا درد۔ ریح: ہوا، گیس۔ فصد: رگ سے خون نکالنا۔ ٹُک: روٹی۔

تَرْجُمَة: جُلاب کے لئے پکّا عِلاج جمالگوٹہ ہے اور گیس اور اَپھارے نیز جس کے پیٹ میں درد ہو اس کے لئے نہایت ہی مفید دوا ہے۔ پسلی کے درد کے لئے اور ریح کے لئے فصد کھلوانا اسی طرح مفید ہے جس طرح کہ روتے ہوئے بچے کے لئے پیسہ اور روٹی فائدے مند ہے۔

پیٹ پیڑ بوہت قسم دی مواد وِگڑن جُلاب منفج دارو پک ٹھک ہے نی

بوہت طرحاں دیاں کھنگاں دارو بوہتے جنگلی بُوٹی دارو پتر رُکھ ہے نی

مُشکل الفاظ: منفج: مواد کو پکّانے والی دوا، جو جُلاب سے پہلے پلائی جاتی ہے۔ پک ٹھک: پکی اور قطعی۔ کھنگاں: واحد کھنگ، کھانسی۔ پتر: پتّے۔ رُکھ: درخت۔

تَرْجُمَة: پیٹ کی درد کی کئی قسمیں ہیں۔ جب مواد بگڑتے ہیں تو جُلاب دیا جاتا ہے مگر جُلاب سے پہلے منفج لینا نہایت ضروری ہے اور یہ بڑی پکی اور قطعی دوا ہے۔ کھانسی بھی کئی طرح کی ہے اور اس کے عِلاج بھی بہت ہیں۔ جنگلی درخت کے پتے اور جنگلی بوٹی اس کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔ جنگلی بُوٹی سے مراد اَسگندھ ہے۔

نامردی دارو چیچ دوہٹیاں ساہنے نڈے دارو پھ وڈی گلگل ٹک ہے نی

کیڑے پون دارو پتر آڑوواں دے تلوار دارو دشمن نیڑے ڈھک ہے نی

مُشکل الفاظ: چیچ دوہٹیاں: بیر بہوٹی، ایک طرح کا کیڑا۔ ساہنے: واحد ساہنا، ایک

جنگلی کیڑا، گوہ کی ایک قسم کا جانور۔ پُھر: تلی، چھالا۔ گلگل: ترنج، لیموں کی قسم کا ایک پھل۔ ڈھک: ڈھکے، پہنچے۔

تَرجُمَہ: نامردی کا علاج بیر بہوٹی ہے۔ ساہنے اور انڈوں کا تیل نیز گلگل بڑی مفید ہے۔ جس کے پیٹ میں کیڑے پڑ جائیں۔ اس کے لئے آڑوؤں کے پتے بڑے مفید ہیں جس طرح کہ دشمن کے لئے تلوار کاری ہے۔

لتاڑا مالش ٹونے دارو اوس دا اِی جنہوں پئی ہووے ڈاڈھی چُک ہے نی

مڑوڑاں دارو گھرڑ اسبغول مصری جدھے سُدّہ جائے اندر رُک ہے نی

مُشکل الفاظ: لتاڑا: لتاڑن/لتاڑنا، روندنا، پامال کرنا، تھکاوٹ کی وجہ سے بدن کو لاتوں سے دبانا۔ ٹونے: ٹونا منتر۔ اپاو: تدبیر، ٹونا ٹوٹکا، تعویز گنڈا وغیرہ، معمولی عِلاج معالجہ۔ سُدّہ: گانٹھ، فُصلے کی گرہ جو آنتوں یا رگوں میں پڑ جاتی ہے، اور بڑی مشکل سے پاخانہ میں نکلتی ہے۔ گھرڑ: بلویا ہوا دہی (اَدھ رِڑکا)۔ چُک: کمر یا کولھے کا درد۔

تَرجُمَہ: جس کی کمر یا کولھے میں درد ہو اس کا علاج لتاڑنا اور مالش وغیرہ کرنا ہے اور جسے پتلے دست آتے ہوں اُسے چاہیے کہ مصری اور اسپغول کا (ادھ رڑکا) پیئے اور سُدّہ والے کا علاج بھی یہی ہے۔

ہچکی ہکلورے دے نی دارو پیوے پانی پانی دوتن بُک ہے نی

قلمی شورا سوزاک دا پکا دارو تِسی نال لوے پُھک پُھک ہے نی

مُشکل الفاظ: ہکلورا ہچکی، سانس رک رک کر آنا۔ بُک: اُوک۔ سوزاک: وہ مرض جس میں پیشاب کی نالی کے اندر زخم پڑتا ہے اور بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ پُھک پُھک: پھانک لے۔

تَرجُمَہ: ہچکی کے بہت سے علاج ہیں اور یہ علاج مشہور ہے کہ دو تین اُوک پانی پی

لیا جائے اور جسے سوزاک کا مرض لگ جائے اس کے لئے بہترین دواقلمی شورا ہے جسے وہ لسّی کے ساتھ پھانک لے۔

تاپ نیتلکی چڑھے جے لُتھے ناہیں گلو جوائن پیوے اک ٹک ہے نی

ہسپتالوں کڈھاوے جراح کولوں بول لیا جیکر پتھری ڈک ہے نی

مُشکل الفاظ: تاپ: بخار۔ نیتلکی: ہمیشہ کا، بخار، ٹائیفائیڈ۔ اِک ٹک: لگا تار، مسلسل۔ جراح: سرجن، جراحی کا ماہر۔ بول: پیشاب۔

تَرجُمَہ: جسے ہمیشہ بخار رہے اور کبھی نہ اُترے اُسے چاہیے کہ وہ گلو اور اَجوائن لگا تار پیئے اور جس کسی کا پیشاب رک جائے اور پتھری ہو اُسے ہسپتال میں جانا چاہیے تا کہ جراح (سرجن) سے عِلاج کروائے۔

وَڈھی دیکے کچا کڈھوا لوے کواری گھبّن ہووے جہڑی وک ہے نی

تیرے دشمناں سُناواں جے نزلہ ہووے اَفیم پوست داروٹھیک پک ہے نی

مُشکل الفاظ: وَڈھی: رشوت۔ کچا کڈھوالوے: حمل ضائع کرا لے۔ کواری: کنواری۔ گھبن: حاملہ۔

تَرجُمَہ: جوکنواری حاملہ ہوجائے اُسے چاہیے کہ رشوت وغیرہ لگا کر خام حمل ضائع کروالے اور اگر تجھے نزلہ زکام ہو جائے تو میں تیرے دشمنوں کو سناؤں۔ اس کا عِلاج اَفیم اور پوست پکّا (عِلاج) ہے۔

داروسُن دا جائفل تے تاپ چنگا ٹھنڈا ٹھار ہووے بدن جکھ ہے نی

عدم مطلق داروا وہدا ربّ ہٹی بکلی پوے جس نوں چاں چک ہے نی

مُشکل الفاظ: ٹھنڈا ٹھار: یخ، سرد۔ جکھ: یخ، ٹھنڈا ٹھار۔ عدم مطلق: قطعی، نیستی کا عالم، وجود کی ضد۔ ہٹی: دکان۔ چاں چک: چانچک، اچانک۔

تَرجُمَہ: اگر جسم سُن (ٹھنڈا) ہو جائے تو اُسے جائفل دیا جائے اُسے بخار اچھا

پھوڑا۔سُنڈھ:سونٹھ،خشک ادرک۔کیسر:زعفران۔وَکھ:الگ۔

تَرجُمَہ: جس کی آنکھ میں بد بخت تار(جالا)پڑ جائے اُسے ماجو اور شہد کی ایک سلائی آنکھ میں ڈالنی چاہیے۔سر درد کا عِلاج سونڈھ،لونگ اور زعفران ہے اور آدھے سر کے درد کا عِلاج جدا ہے۔

ممیرا دارو مرضاں کُلی اَکھیاں دا پڑوال موتیا پھولا بھیڑا دُکھ ہے نی

مرض اَکھیاں دی کہڑی کہڑی گنتی لکھیاں جاندی نظر تھک ہے نی

مُشکل الفاظ:ممیرا: بینائی کو فائدہ دینے والی ایک دوا۔پڑوالی: پروال۔آنکھ کی پلکوں کے بال۔موتیا:آنکھوں کی ایک بیماری،پانی اُتر آنا۔پھولا:آنکھ کا ٹینیٹ۔

تَرجُمَہ: ممیرا آنکھوں کی جملہ بیماریوں مثلاً پڑوال،موتیا اور پھولے کی اَکسیر دوا ہے اور یہ تمام امراض بہت بُری ہیں اور میں آنکھوں کی کون کون سی ادویات لکھوں کہ گنتے ہوئے بھی نظر تھک جاتی ہے۔

نوشادر سوہاگہ سر دے گنج دا اِی سَرسام دارو دھنیا صندل سک ہے نی

ہڑتال ورقیہ مارے تے بوہت چنگی چوکھا دارو بلغم سِل دق ہے نی

مُشکل الفاظ:سَرسام:دماغ کا ورم(مرض)،تیز بخارات کا سر پر چڑھ جانا۔سک: چھلکا۔ہڑتال ورقیہ:ایک زرد رنگ کی دھات،ایک دوا۔سِل دق:کھانسی سے خون آلود بلغم آتی ہے۔

تَرجُمَہ: نوشادر اور سوہاگہ سر کے گنجے ہو جانے کا عِلاج ہے۔سَرسام کا عِلاج دھنیا اور صندل کا چھلکا ہے۔ہڑتال ورقیہ بہت اچھی چیز ہے اگر اُسے کشتہ کر لیا جائے تو یہ سِل دق کا بہترین عِلاج ہے۔

فصد جُلاب وڈا دارو کوڑھ دا اِی ہِنے ہڑتال نال ہوندی سکھ ہے نی

بند بول دارو سُنڈھ جائفل لونگ گرم پانی بیٹھے نکلے اٹک ہے نی

مُشکل الفاظ:فصد:فصد کھولنا،رگ سے خون نکالنا۔جُلاب:دست آور دوا۔کوڑھ:

جذام کی بیماری۔کوڑھی: جسے کوڑھ کا مرض ہو۔سکھ: درست۔بول: پیشاب۔اٹک: رکنا۔

تَرْجُمَة: فصد کھلوانا جذام کا سب سے بڑا علاج ہے اور ہڑتال کے ساتھ یہ بہت جلد درست ہو جاتا ہے اور جسے رُک رُک کر پیشاب آتا ہو اُسے سونٹھ، لونگ اور جائفل گرم پانی کے ساتھ دیں۔

مٹھیائی پیٹھے دی دارو یرقان دا اِی اَکھاں زرد رنگ بُرا دُکھ ہے نی
پیشاب بوہتا آوے تخم سداب دا روتا رامیرا تیل دا روکھرک ہے نی

مُشکل الفاظ: پیٹھے: پیٹھا، حلوا کدو، ایک مٹھائی۔یرقان: ایک بخار کا نام ہے جس میں تمام جسم عموماً اور دونوں آنکھوں اور چہرہ خصوصاً زرد رنگ کا ہو جاتا ہے اور پیشاب تک زرد آتا ہے۔تخم سداب: ایک دوا۔کھرک: خارش۔

تَرْجُمَة: یرقان جو کہ ایک نہایت خطرناک اور موذی مرض ہے اور اس میں آنکھیں زرد رہتی ہیں۔اس کا علاج پیٹھے کی مٹھائی بڑی مفید ہے اور اگر پیشاب کثرت سے آئے تو تخم سواب دیا جائے اور تارامیرا کا تیل خارش کی بہترین دوا ہے۔

مارے بلّی ساڑ راکھ بجیراں دارو، دارو رینگن واہ فصد بیشک ہے نی
خیر شفاء دے نال ہے غرض صاحباں فصد نال جہڈی درد ٹک ہے نی

مُشکل الفاظ: بجیراں: گنڈمالا۔کنٹھ مالا: گلے کی ایک بیماری جس میں گلٹیوں کی ایک لڑی سی بن جاتی ہے۔رینگن واہ: درد ریح، محرق النساء۔ٹک: دو ٹوک یعنی اکسیر ہے۔

تَرْجُمَة: گلے کی گلٹیوں (بجیروں) کا علاج یہ ہے کہ جنگلی بلی مار کر اس کی راکھ

لگائی جائے اور رینگن واہ کا علاج فصد کھلوانا ہے۔ اے صاحباں! بہتری تو شفاء کے ساتھ ہے مگر فصد کھلوانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔

گھیو دُدّھ دارو چوتھے تاپ دا اِی مُہلت نال جاندا آپے ہٹک ہے نی

دارو مرگی دا چھتر سُنگھا دیئے دارو قے گنڈھا کھاوے حق ہے نی

مُشکل الفاظ: گھیو: گھی مراد دیسی گھی۔ چوتھے تاپ: بخار جو چوتھے روز چڑھے۔ مرگی: ایک مرض کا نام جس میں اچانک غشی آ جاتی ہے اور منہ میں سے جھاگ نکلنے لگتی ہے۔ چھتر: جوتا۔ قے: اُلٹی۔

تَرجُمَہ: جسے چوتھے روزہ بخار چڑھے اس کا علاج گھی اور دودھ ہے اور وہ اپنی مدت پوری کر کے خود بخود ہی اُتر جاتا ہے۔ مرگی کا علاج جوتا سونگھانا ہے اور قے کا علاج پیاز ہے۔

دمہ دارو شراب تے کوڑا تونبا کباب نال کھاوے ہرنی بک ہے نی

بھوت چمبڑ جاوے سایہ جن ہووے یا کوئی ڈائن لوے کسے بھکھ ہے نی

مُشکل الفاظ: کوڑا: کڑوا۔ تونبا: کدو، کھوکھلا کدو۔ بک: ہرن۔ بھکھ: دہکا لے، جلا ڈالے۔

تَرجُمَہ: دمے کا علاج شراب اور کڑوا کدو ہے، لیکن اس کے ساتھ ہرن کے گوشت کے کباب کھلانا ضروری ہے اور اگر کسی کو بھوت یا جن کا سایہ ہو جائے اور کوئی چیڑیل یا ڈائن تسلّط قائم کر لے تو اُسے بخار ہو جاتا ہے۔

دارو مُندرا تے چہل کاف صاحباں اٹھرا پرہیز تے رکھ ہے نی

بواسیر دا دارو ہے تارامیرا پھکے کراہت تھیں جائے نہ جھک ہے نی

مُشکل الفاظ: مُندرا: ایک منتر، اِسے حضرت علیؓ کا مندرا بھی کہا جاتا ہے۔ چہل کاف: غوث الاعظمؒ کی لکھی ہوئی سہ شعری نظم ہے جس میں چالیس (۴۰) کاف آیا

ہے۔تارامیرا:سرسوں کی قسم کا ایک پودا اور اسکا بیج ۔رَکھ:تعویذ۔

تَـــرْجُـمَة: اے صاحباں! اَتھرا کا علاج مندرا اور چہل کاف کا تعویذ اور پرہیز ہے۔بواسیر کا علاج تارامیرا ہے مگر اس کے پھانکنے میں کراہت نہ کی جائے اور نہ جھجکے۔

مَور ماریا دارو ہے سردی گرم اَدرک مالش دارو پیڑ لک ہے نی

فصد رکاباں دارو ورن سُنڈھ دائی کاڑھے مُڑھکے داروتپ مطبق ہے نی

مُشکل الفاظ:مَور: کُشتۂ فولاد، دوا۔رکاباں: رکاب کی جمع۔ورن:ورم۔کاڑھے: کاڑھا،سخت گرمی تپش۔تپ مطبق:تپ محرقہ۔

تَـــرْجُـمَة: سردی اور گرمی کا عِلاج کُشتۂ فولاد ہے اور کمر کی تکلیف کیلئے اَدرک کی مالش بڑی مفید ہے۔ورم کا عِلاج فصد اور سونٹھ ہے۔سخت گرم اور تپِ محرقہ کا عِلاج بھی یہی (سونٹھ) ہے۔

مُنڈا جمیاں مہاندرا اوسدا اِی جہڑا لگا متھے چان چک ہے نی

دھرن لڑاں دا دارو وی مالش ٹونا وِگڑی رَن دا دارو دوٹک ہے نی

مُشکل الفاظ:مُنڈا: لڑکا، بیٹا۔موہاندرا: نین نقش کا ملنا، وضع قطع، شکل وصورت؛ چان چک:اچانک۔دھرن:ناف پڑ جانا۔لڑاں:لڑکی جمع، آنتوں کی ایک بیماری۔ رَن:عورت۔دوٹک:دوٹوک، پکّا۔

تَـــرْجُـمَة: لڑکا اُسی کی شکل وصورت پر پیدا ہوتا ہے جو اچانک حاملہ کے سامنے آ جائے۔دھرن اور لڑوں کا عِلاج مالش وغیرہ ہے۔اور بگڑی ہوئی عورت کا بھی یہی دوٹوک عِلاج ہے کہ اس کی بھی ڈنڈے سے مالش کی جائے یعنی مار پیٹ کی مالش اس کے لئے مفید ہے۔

دارو زحمتاں دا کوئی اوڑک ناہیں گنن لگیاں جائی دا اَک ہے نی

عشق حقیقی دُکھ تدوں دور ہووے جدوں یار لئے یار پرکھ ہے نی

مُشکل الفاظ: زحمتاں: واحد زحمت، تکلیف، بیماری۔ اوڑک: اخیر۔ اَک: اکنا مصدر سے، اُکتانا، تھک جانا۔ حدشمار: پرکھ: آزمانا، جانچنا۔

تَـرْجُمَة: بیماریوں کے اس قدر علاج میں کہ اُن کی کوئی حد نہیں ہے۔ انسان گنتا گنتا تھک جاتا ہے۔ سچے عشق کا دُکھ تب دور ہوتا ہے جبکہ یار یار کو آزمالے، اُسے اچھی طرح پرکھ لے۔ اس کی وفاشعاری کا امتحان لے لے۔

عشق طریقت دارو اُستاد کامل عشق شرع دا دارو آلکھ ہے نی

داروعشق توحید داشرع صاحباں داروضعف دا چاندی ورق ہے نی

مُشکل الفاظ: طریقت: راہ: مذہب، تصوف، علم تزکیہ باطن۔ اُستاد کامل: مُرشد کامل۔ شرع: شریعت، قانون اسلام۔ آلکھ: الکھ، مخفی، غیر مجسّم۔ ضُعف: کمزوری، ضعف جگر۔

تَـرْجُمَة: طریقت عشق کا علاج مُرشد کامل ہے اور عشق کی شرع کا علاج مخفی، غیر مجسم ہے۔ عشقِ الٰہی کا علاج اے صاحباں! شریعت ہے اور ضعف کا علاج چاندی کے ورق ہیں۔

سمندر جھگ دارو ست نمبو دا اِی گُن پیڑ ہووے جس پُرکھ ہے نی

معشوق عاشق دارو عاشق معشوق دارو باقی گل دَس کہڑی دا لُک ہے نی

مُشکل الفاظ: سمندر جھاگ: سمندر پھین، کفِ دریا جو کناروں پر جم کر خشک ہو جاتا ہے اور دوا کے کام آتا ہے۔ ست: جوہر۔ نمبو: لیموں۔ پُرکھ: آدمی۔ لُک: لکا، چھپا، پردہ۔

تَـرْجُمَة: اگر کسی شخص کے کان میں درد ہو تو اس کا علاج سمندر کی جھاگ اور لیموں کا جوہر ہے۔ معشوق کا علاج عاشق ہے اور عاشق کا معشوق ہے۔ اب بھلا کون سی

بات چھپی رہ گئی ہے؟

چوہاں خِلطاں وِچوں دُکھ سوکھ ہوندا کتھوں لکھ ہوندا لکھوں کتھ ہے نی

یاراں سوراخ انسان حواس خمسہ تِناں مرکباں تے حُکم پک ہے نی

مُشکل الفاظ: چوہاں خلطاں: چار خلطیں: اخلاط اربعہ یعنی صفرا، سوداخون، بلغم میں سے ہر ایک کو خلط کہتے ہیں، مزاج۔ یاراں: سوراخ: انسانی جسم کے کل گیارہ سوراخ ہیں۔ حواسِ خمسہ: پانچوں حواس ظاہری باصرہ (آنکھ) سامعہ (کان)۔ شامّہ (دماغ، ناک)، لامسہ (ہاتھ)، ذائقہ (زبان)۔ تناں مرکّباں: تین مرکب (ہاتھ، پاؤں اور سر)۔ پک: پکّا، اٹل۔ سوکھ: آسان، آرام۔

تَرجُمَہ: انسانی چار خلطوں میں سے ہی ہر دُکھ آرام پاتا ہے۔ انہی سے انسان مکمل ہوتا ہے اور ان کے بغیر وہ کاہے کا بھی نہیں رہتا۔ انسانی بدن میں کُل گیارہ سوراخ ہیں۔ پانچ حواس اور تین مرکب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی اٹل حکم آیا ہے یعنی انہی کی تربیت وترکیب سے ہی انسان مکمل ہوتا ہے۔

دارو کچھراٹیاں دا دُڈھ بوڑھ ڈڈّو سیک وَٹیاں دوان برحق ہے نی

چُھہ کنڈا بھج اوہ وِچ رہے گنڈھالون دارو دُڈھ اَک ہے نی

مُشکل الفاظ: کچھر الیاں: کچھر الی کی جمع، بغل کا پھوڑا۔ بوڑھ: برگد کا درخت۔ ڈڈّو: مینڈک۔ اَک: آک کا پودا۔

تَرجُمَہ: جس کی بغل میں پھوڑا ہو وہ اس کے اوپر برگد کا دودھ یا مینڈک باندھے اور اُس پر گرم بٹے کا سینک کرے۔ یقیناً اُسے آرام آ جائے گا اور جس کے پاؤں میں کانٹا چُبھ جائے اور اندر ہی رہ جائے تو اس پر پیاز یا نمک باندھا جائے، آک کا دودھ بھی بہتر ہے۔

ہزاراں سینکڑے روگ نہ وِچ گنتی دارو نال روگاں سوا لکھ ہے نی

کوڑی مُنڈا نہ جے پلیٹھن دارو دیوے بکرا صدقے صدق ہے نی

مُشکل الفاظ: پلیٹھن: پلیٹھی، پہلوٹھی، پہلالڑکا، صدق: سچا۔ کوڑی: کور بخت، کم بخت۔

تَرجُمَہ: سینکڑوں اور ہزاروں بیماریاں ہیں جن کی گنتی نہیں ہوسکتی اوران کاعِلاج بھی لاکھوں طرح کا ہے اگر کسی کم بخت عورت کے ہاں پہلوٹھی کا لڑکا پیدا نہ ہوتو اُسے چاہیے کہ وہ بکرا صدقے میں دے یہ بڑی سچی بات ہے۔

ماروتیے تاپ گھر کہنے دا اِی گُڑ گیری چھپا کی دی ڈک ہے نی

آتشی شیشہ کبوتر دارولقوے دا جی دارو پھوڑے پھمنی جراحی

اَک ہے نی

مُشکل الفاظ: ماروتیے تاپ: معیادی بخار۔ گھر کہنا: ککہنا، جومٹی کا گھروندا بناتا ہے۔ چھپا کی: ایک جلدی بیماری۔ ڈک: روک تھام۔ لقوے: لقوہ، ایک بیماری، جس میں منہ ٹیڑھا ہوجاتا ہے۔ جراحی: چیر پھاڑ کرنا۔

تَرجُمَہ: میعادی بخار گھر کہنے کے گھروندے کے مانند ہے جومیعاد پوری ہونے پر اُتر جاتا ہے اور جسے چھپا کی کا مرض لاحق ہوجائے تو وہ گُڑ اور گیری کھائے مرض رک جائے گا۔ جس کسی کولقوہ کا مرض ہوجائے وہ آتشی شیشہ دیکھے اور جنگلی کبوتر کا گوشت کھائے۔ پھوڑے پھنسی کاعِلاج چیر پھاڑ کرنا اوراک (مدار) ہے۔

دُعا دارو خیرات طاعون ڈاکی تے ڈپھڑا دارو میجک ہے نی

لکھاں دارو پھلبہری تے گنج دے نی چنگا دارو جناں ہے زک ہے

نی

مُشکل الفاظ: طاعون: ایک انتہائی مُہلک بیماری۔ ڈپھڑا: دبھڑ، آبلہ، چھالا۔ میجک: ایک دوا۔ پھلبہری: برص، سفید کوڑھ۔ زک: بسکی، خفّت، خسارا۔

تَرجُمَہ: طاعون کی مُہلک بیماری کاعِلاج دُعاو خیرات ہے۔ آبلوں اور چھالوں کا عِلاج میجک ہے۔ برص اور گنجے پن کے لاکھوں عِلاج ہیں، لیکن جوبھی اچھاعِلاج

ہے وہ بالآخر خفّت کے سوا کچھ نہیں۔

دارو گُنگے اَنّھے بولے مادر زادے طِباں وِچ نہ فرش فلک ہے نی

دارو کُتا ہلکا وڈھے مار چھیتی کلیجہ بُھن کھائے کرے نہ شک ہے نی

مُشکل الفاظ: مادرزادے: پیدائشی۔ کُتا ہلکا: باؤلا کُتا (جس کے کاٹنے یا چھونے سے انسان کی موت واقع ہوجاتی /سکتی ہے)۔ طِباں: طِب کی جمع، حکیم کی نظر میں۔

تَرجُمَہ: جو پیدائشی گونگا، اندھا اور بہرا ہو اس کا علاج زمین و آسمان کی کسی طِب میں بھی نہیں ہے۔ جسے باؤلا کُتا کاٹ کھائے اُسے چاہیے کہ وہ اُس کُتے کو جلد از جلد مار ڈالے اور اُسکا جگر بھون کر کھا جائے۔ اُس کا یہی علاج ہے اور اس میں شک نہیں کرنا چاہیے۔

زہر سَپ لڑے نوشدارو، دارو اچھا ہوندا وِچ پلک ہے نی

گونہہ تڑ کی دا دارو اے مرچ کالی نوشادر مرچاں پیڑ دنداں دا پک ہے نی

مُشکل الفاظ: زہرسپ: سانپ کا زہر۔ نوشدارو: تریاق، زہرمہرہ، زہر کا توڑ۔ پلک: پل بھر۔ گونہہ تڑ کی: گہا نجنی، آنکھوں پر نکلی ہوئی پھنسی۔

تَرجُمَہ: اگر زہریلا سانپ ڈس جائے تو اس کا علاج تریاق ہے۔ جس کے استعمال سے پل بھر میں اچھا ہو جاتا ہے اور اگر آنکھوں پر پھنسی نکل آئے تو اس کا علاج کالی مرچ ہے۔ نوشادر اور کالی مرچ دانتوں کے درد کا بھی پکّا علاج ہے۔

چنگا دارو رُسے یار آپ رُس پئے سٹ زخم دارو وکھو وکھ ہے نی

نکسیر دا روجَت اوٹھاں دی کاغذ کورا تمبا کو گھگرو یل کیڑے نک ہے نی

مُشکل الفاظ: وکھو وکھ: جدا جدا، الگ الگ۔ نکسیر: ناک سے بہنے والا خون۔ جت: بال، گھنے بال، پشم۔ کورا: سفید، غیر مستعمل۔ گھگرویل: گھگرو یل، ایک بُوٹی۔

تَرجُمَہ: رُوٹھے ہوئے یار کا عِلاج یہ ہے کہ وہ خود آپ بھی رُوٹھ جائے۔ زخم لگنے اور چوٹ آنے کا عِلاج جدا جدا ہے اور اگر ناک سے خون (نکسیر) بہنے لگے تو اس کا عِلاج اونٹ کا بال اور کورا کاغذ ہے اور اگر ناک میں کیڑے پڑ جائیں تو اس کا علاج تمباکو اور گھگرویل ہے۔

بی گاجراں دا پھُل بنفشہ خطمی دارو پکا قولنج بیشک ہے نی
کتیرہ گوند اَتے اسبغول دارو زخم زبان نوں ہووے فرق ہے نی

مُشکل الفاظ: بی: بیج، تخم۔ خطمی: گُل خیرو۔ قولنج: پسلی کے نیچے کا درد مراد درد قولنج۔ کتیرا گوند: ایک قسم کا گوند جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔

تَرجُمَہ: جسے دردِ قولنج کی بیماری لگ جائے اس کا عِلاج گاجر کا بیج (جڑ)، گل خطمی اور بنفشے کے پھول ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اگر زبان پر زخم آ جائے تو گوند کتیرہ اور اسپغول سے بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

دھنیا پھُل اناراں دے صندل دارو حیض ہٹے نہ رن جس تک ہے نی
کلیجی بکری گوشت کاں انداہراتے دارو کھنڈ دُدّھ جو گیا ٹھک ہے نی

مُشکل الفاظ: حیض: ماہواری (عورت میں پائی جاتی ہے)۔ اندھراتا: ایک مرض جس میں رات کو نظر نہیں آتا۔

تَرجُمَہ: جس عورت کی ماہواری نہ رُکتی ہو اس کا عِلاج دھنیا، اناروں کے پھول اور صندل ہے اور جسے اندا ہراتا (رات کو نظر نہ آنا) ہے اُسے بکری کی کلیجی اور کوّے کا گوشت دینا بڑا مفید ہے، ساتھ دودھ اور چینی بھی دی جائے، اکسیر ہے۔

گُل بیماریاں دا دارو وڈا صاحباں خیرات دان بخشش بل بھکھ ہے نی
مولا شاہ سائیں عشق مجازی دارو ملے یار چُمے ہَس ہَس مُکھ ہے نی

مُشکل الفاظ: دان: بخشش کرنا۔ بل: طاقت، بلکہ۔ چُمے: واحد چُما، چومنا۔

تَرجُمَہ: اے صاحباں! تمام بیماریوں کا علاج خیر خیرات، بخشش اور دان کرنا ہے

بلکہ بھوک بھی یعنی بھوکے آدمی کو کھانا کھلانا ہے۔اے مولا شاہ سائیں! عشق مجازی کا علاج یہ ہے کہ یار یار سے ملے اور ہنس ہنس کر اس کا منہ چومے تو اس کی ساری بیماری ختم ہو جاتی ہی۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

دارو اِکدوجا اِک دوسرے دا دو ستاراں اِک اَکلڑا جی

اِک رنگ ساہن لاکھا گاں گوری وَچھا جمیاں مَتھیوں بلوا جی

مُشکل الفاظ: اَکلڑا: اکیلا۔ ساہن: بھینسا،بیل، بڑا طاقتور،مضبوط۔ لاکھا: سیاہی مائل، گورے رنگ کا۔گاں گوری: سرخ رنگ کی گائے،خوبصورت۔وچھا: بچھڑا۔ بلوا: بچھڑا جا کا ماتھا سفید ہو، بلبے سے، کان کا ایک زیور۔

تَرجُمَہ: اصل علاج تو یہ ہے کہ ہر کوئی ایک دوسرے کا محتاج ہے ایک اکیلا ہی ہوتا ہے اور دو ستاراں ہیں۔بیل سرخ رنگ کا ہے اور گائے گوری ہے۔اُن کا جو بچھڑا پیدا ہوا ہے، اس کی پیشانی سفید ہے یعنی وہ ان سے کہیں خوبصورت ہے، بہت پیارا ہے یعنی دو سے ہی کثرت مقدار جنم لیتی ہے۔ایک اکیلے سے کچھ نہیں بنتا۔تمام خوبی جوڑے کی ہی ہے۔ملاپ سے ہی یہ ساری گہما گہمی ہے۔

نکاح دین مومن ہندو لانواں پھیرے گنڈ چتاوا کر دے گنڈھ پلڑا جی

نکاح پھیرے دیون رساں کرن چوہڑے تے عیسائیاں انجیل دا چالڑا جی

مُشکل الفاظ: گنڈ چتاوا/گنڈھ چتراوا: گٹھ جوڑ۔انجیل: مقدس کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی۔

تَرجُمَہ: مومن، مسلمان نکاح کرتے ہیں اور ہندو دولہا اور دلہن کے پلو کو گانٹھ دے کر آگ کے گرد سات پھیرے لگواتے ہیں۔ان کا نکاح پھیرے لگانے پر ہی تکمیل پاتا ہے اور ان کے ہاں نکاح کی یہی رسم ہے اور عیسائی انجیل مقدّس کے طور طریقے سے نکاح کرتے ہیں۔

اک ہتھ نال کم کار مشکل دونہاں ہتھاں نال ہوندا سکھیلوا جی

تُرن پھرن دو تّاں نال بڑا سوکھا، اِک لت نال تُرن برھلوا جی

مُشکل الفاظ: سوکھلوا: آسان۔ برھلوا: مشکل، دشوار۔

تَرجُمَہ: ایک ہاتھ کے ساتھ کام کرنا بڑا مشکل ہے اور دو ہاتھوں سے کوئی بھی کام آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ دو ٹانگوں کے ساتھ چلنا پھرنا بڑا آسان ہے۔ جبکہ ایک ٹانگ کے ساتھ چلنا پھرنا بڑا اکٹھن کام ہے۔

نگینہ ڈھلکدا لعل زمرّد وانگوں صاحباں ہتھ تیرے کاہدا چھلڑا جی

مولا شاہ چلو نائی خبر لیئے بیٹھا چندھڑیں گھت مصلوا جی

مُشکل الفاظ: نگینہ: نگین۔ لعل زمرّد: قیمتی پتھر، جواہرات۔ چھلڑا: چھلا، انگلی میں پہنے والا رنگ، انگوٹھی۔ چندھڑیں: چندھڑ، جاٹوں کی ایک ذات، صاحباں کے سسرال۔ مصلوا: مصلّے، نماز پڑھنے کی چٹائی مراد ڈیرا جمالینا۔ ڈھلکدا: چمکتا۔

تَرجُمَہ: اے صاحباں! تیرے ہاتھ میں جو چھلا (انگوٹھی) ہے یہ کس چیز کا ہے؟ یہ اس کا نگین لعل اور زمرد کی طرح چمک رہا ہے۔ اے مولا شاہ! چلو اب حجام کی خبر لیتے ہیں، جو کہ چندھڑوں کے گھر میں ڈیرا ڈالے ہوئے ہے۔

دربیان نسبت شُدن صاحباں بخانۂ جام باپسر جام نام طاہر

(جام کے گھر، جام کے بیٹے طاہر کے ساتھ صاحباں کی نسبت قائم ہونے کا بیان)

شگن رسم کر کے نائی واڑ انگن منجی سَدّ بروالا ڈھا دِتی

پچھی خیر سُکھ خدمتداری کیتی اگّوں نائی سبھ گل سمجھا دِتی

مُشکل الفاظ: شگن: شگون، فال، خوشی کی تقریب۔ انگن: آنگن، صحن۔ بروالا: چوکیدار، ایک قوم، کمین، نوکر۔

تَرجُمَہ: انہوں (چندھڑوں) نے شگون پورا کر کے چوکیدار کے ذریعے حجام کے لئے اندر صحن میں چارپائی بچھا دی۔ اُس نے خیر خیریت پوچھی اور آگے سے حجام نے

سگائی کی رسم ادا کر کے چندھڑوں نے اکیسویں تاریخ کا دن شادی کے لئے طے کیا یعنی از خود شادی کا دن معین کر لیا۔

لاگ ونڈ دِتّے جام لاگیاں نوں ڈاچی سیالاں دے نائی نوں چا دِتی
کلیان صفت ساہنسی ڈوم آسیس کیتی گھوڑا کِسے، کِسے مَہیں پھڑا دِتی

مُشکل الفاظ: لاگ: نیوگ، کمی کمینوں کا حق خدمت۔ کلیان: خوشی کے موقع پر تعریف کرنا۔ ساہنسی: ایک قوم۔ مہیں: بھینس۔ لاگیاں: لاگی کی جمع، کمی کمین، نیوگ لینے والے۔

تَـرْجُمَة: جام چندھڑ نے تمام کمی کمینوں کو نیوگ بانٹ دیئے۔ سیالوں کے حجام کو اُس نے ڈاچی (اونٹنی) دی اور دعائیں دینے والے ساہنسی نے بڑی دعائیں دیں اور مراسی نے بھی۔ کسی کو گھوڑا اور کسی کو بھینس دی۔

جٹ چندھڑ نیں صاحب کرتوت یارو کر کرتوت تے دُھم دُھما دِتی
پنج ست دیہاڑے رکھ لاگی نوں ٹور دِتا گھریں اپنے شادی رچا دِتی

مُشکل الفاظ: صاحبِ کرتوت: صاحب کردار۔ کرتوت: کام، فعل۔ شائستہ و ناشائستہ حرکت۔ لاگی: نیوگ وصول کرنے والا شخص، کمین، نائی، حجام، چوکیدار وغیرہ۔

تَـرْجُمَة: اے یارو! چندھڑ جاٹ صاحبِ کردار ہوتے ہیں۔ لہٰذا اُس نے اس طرح کا میل برتاؤ کیا کہ نزدیک و دور دھوم مچا دی۔ اُس نے لاگی (کمین) کو اپنے ہاں پانچ سات روز رکھا اور پھر رخصت کر دیا اور اپنے گھر میں شادی کی تقریب شروع کر ڈالی۔

چڑھ کے سَنڈھ اُتّے راجا کھیوے آیا رانی ویکھ موم پئیاں لا دِتی
پُھل پُھل کے نین پہاڑ ہوئی آکھے سانوں وی ڈاچی خدا دِتی

مُشکل الفاظ: سنڈھ: سانڈنی۔ راجا: حجام۔ رانی: نائن۔

تَـرْجُمَة: نائی (حجام) سانڈنی پر بیٹھ کر اپنے گاؤں کھیوے آیا۔ اس کی نائن اُسے اس حالت میں دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ وہ خوشی سے پھول پھول کر پہاڑ ہوگئی اور کہنے لگی کہ ہمیں بھی خدا نے ڈاچی عطا کر دی ہے۔

حُکم پک تتھ جہڑا چندھڑاں دا نائی گل سیالاں سُنا دِتی

خوشی سیال چندھڑ مولا شاہ سائیں مرزے صاحباں دی گل اُٹھا دِتی

مُشکل الفاظ: پک تتھ: حقیقی، اصل، مکمل۔

تَـرْجُمَة: چندھڑوں نے جو اصل بات کی تھی حجام نے وہ سب کی سب سیالوں کو سنا ڈالی۔ سیال، چندھڑوں پر بے حد خوش ہوئے اور مولا شاہ سائیں نے مرزا صاحباں کی بات اُلٹا دی یعنی اصل قصے کی طرف رجوع کر لیا۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

صاحباں ہجر وچھوڑے نے ساڑ سُٹی جس روز دا وچھڑیا یار یارو

کدی ہس کے نہ بولے ویر بابل اَڈلی رہندی تے جی بیزار یارو

مُشکل الفاظ: ہجر: جدائی۔ بابل: باپ۔ ویر: بھائی۔ اَڈلی: علیٰحدہ، جدا، پریشان۔

تَـرْجُمَة: صاحباں کو ہجر و فراق کی آگ نے جلا کر رکھ دیا، جس روز سے اس کا یار مرزا اُس سے جدا ہوا تھا۔ اے یارو! اس کے ساتھ اُسی روز سے نہ تو اس کا بھائی اس سے بولتا تھا اور نہ باپ ہی۔ وہ تمام اہلِ خانہ سے الگ تھلگ رہتی تھی اور ہر کسی سے بیزار تھی۔ اس کا جی دنیا سے اُچاٹ ہو چکا تھا۔

یاد کریئے جہڑی گل یاد آوے کاہنوں چھڈیئے گل وِچکار یارو

بدّھی صلاح سیالاں میل ملاپ خاطر لاگی جوگی سَد کرن گفتار یارو

مُشکل الفاظ: وِچکار: درمیان، راستہ میں۔ بدّھی: طے کی، مقرر کی۔ گفتار: عیب جوئی، باتیں بنانا۔

تَرْجُمَة: جس بات کو یاد کیا جائے وہ یاد آ جاتی ہے۔ اب بات کو درمیان میں کیوں

چھوڑا جائے؟ سیالوں نے میل ملاپ کا مشورہ کیا اور لاگیوں کو بلا کر ان سے بات چیت کی۔

کِتے جی نہ لگدا صاحباں دا کدی اندر جائے کدی باہر یارو
آکھے بھوں کے آیا نہ یار مرزا بھوں گئی ہے رُت بہار یارو

مُشکل الفاظ: جی: دل۔ بھوں کے: مُڑ کر۔ بھوں گئی: مُڑ گئی، واپس ہوگئی۔ رُت: بہار، موسم۔

تَرجُمَہ: صاحباں کا کہیں بھی دل نہ لگتا تھا۔ وہ کبھی اندر جاتی تھی اور کبھی باہر آتی تھی۔ اے یارو! وہ بار بار کہتی کہ ابھی تک میرا یار مرزا واپس نہیں آیا؟ وہ کیا گیا ہے کہ بہار کا موسم ہی چلا گیا ہے۔

اَنگاں ساکاں وِچ دتیاں گھل گنڈھاں تاریخ دس کے متھیا جو وار یارو

مولا شاہ سیال شادی وِچ رُجھے صاحباں جنّی تے وقت قہار یارو

مُشکل الفاظ: اَنگاں ساکاں: انگ ساک کی جمع، عزیز رشتے دار، گنڈھ: شادی بیاہ کی اطلاع کا عمل، دعوت نامہ، جو دھاگوں کی گرہ کی شکل میں دیتے ہیں۔ رُجھے: مشغول ہوئے۔ متھیا: مقرر رہوا۔ وار: دن۔

تَرجُمَہ: انہوں (سیالوں) نے اپنے تمام رشتے داروں کو شادی کے دعوت نامے تقسیم کر دیئے۔ جن سے وہ تاریخ، دن تک جان گئے۔ اے مولا شاہ! سیال تمام شادی کے کاموں میں مشغول ہو گئے مگر صاحباں جنّی پر بڑا سخت اور کٹھن وقت آن پڑا۔ وہ سخت اذیت میں مبتلا ہوگئی کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے؟ وہ بہت پریشان ہوگئی۔

دربیان پریشانی صاحباں وگزرانیدن سالے شروع ماہ کتک

(صاحباں کے پریشانی کے عالم میں سال گزارنے کا بیان جو ماہ کاتک سے شروع ہوتا ہے)

کتیں کدوں کدی تیری اُڈیک مینوں جدوں اُٹھ گئیوں دانا آبادنوں وے

جہڑی میرے نال ہوئی میں کنہوں دَساں بیبا پہنچیوں نہ میری فریاد نوں وے

مُشکل الفاظ: بیبا: مخاطب کرنے کے لئے، عزیز من، برخوردار، اے بھلے مانس۔

تَرجُمَہ: اے میرے محبوب! ماہ کاتک چڑھ آیا ہے اور تو شاید نہیں جانتا کہ مجھے تیرا کب سے انتظار ہے۔ جب سے تو دانا آباد چلا گیا ہے، اُسی دن سے میں اس حال میں ہوں جو میرے ساتھ گزری ہے، میں وہ کسی اور کو کیا بتاؤں؟ اور تو بھی اے بھلے مانس میری فریاد کو نہیں پہنچا۔

جھونے وَڈّھے گئے کنک بیجی گئی پیڑن لگ پیئے جٹ کماد نوں وے

مولا شاہ میں کانگ اُڈا رہی آ کے ٹال کھاں یار فساد نوں وے

مُشکل الفاظ: جھونے: واحد جھونا، دھان، چاول کا پودا۔ پیڑن/پیڑنا: گنے کو بیلنے میں دیکر اس کا رس نکالنا، دبانا، پھینچنا۔ کانگ: کاگ، کوا۔

تَرجُمَہ: دھان (مونجی) کاٹ لئے گئے ہیں اور گندم کی بوائی شروع ہو چکی ہے۔ جاٹ کماد پیڑنے لگ گئے ہیں۔ اے مولا شاہ! میں منڈیر سے کوے اُڑاتی پھرتی ہوں، تو آ جا اور آ کر اس فساد کو دور کر دے۔

ماہ مگھر (مگھر کا مہینہ)

پالے بڑے پیندے مگّھر وچ بیبا راتاں وَڈّیاں تے دن گھٹ گئے

رُسے گھت وکیل مناواں ربّا نیڑے ہون جو مُکھڑا اوٹ گئے

مُشکل الفاظ: گھت: ڈال۔ مُکھڑا اوٹ گئے۔ منہ پھیر گئے، رُوٹھ گئے، ناراض ہو

گئے۔

تَرجُمَۃ: اے عزیز من! مگھر کے مہینے میں بڑی سردی پڑتی ہے۔ راتیں لمبی ہوگئی ہیں۔ اور دن چھوٹے ہیں۔ اے خدا! اگر میرا محبوب نزدیک ہوتو میں اُس رُوٹھے ہوئے کو جو کہ مجھ سے منہ پھیر گیا ہے کسی وکیل کے ذریعے سے اُسے منالوں۔ اُس کی ناراضی دور کرلوں، لیکن کیا کروں وہ تو نجانے کہاں ہے؟

جدوں وچ مسیت پیار پائے کتھے سجناں اوہ دن ہٹ گئے
مولا شاہ لیکھا منگاں کد ہے کولوں سیال لکھیاں وہیاں نوں چٹ گئے

مُشکل الفاظ: لیکھا: حساب کتاب، نصیب، قسمت۔ وہیاں: واحد وہی، کھاتہ، حساب کتاب کرنے/لکھنے والی کتاب۔

تَرجُمَۃ: اے میرے ساجن! جب ہم دونوں کو مسجد میں پڑھتے ہوئے پیار ہوا تھا۔ وہ زمانے اب کہاں چلے گئے ہیں؟ اے مولا شاہ! میں کس سے حساب کتاب کروں؟ سیالوں نے تو میرا کھاتہ ہی صاف کرڈالا ہے۔

ماہ پوہ (پوہ کا مہینہ)

پوہ پیا پیاریا پاپیا وے منوں گھٹ کیوں گئے خیال تیرے
کوئی یارا کیتا اگے آ گیا جے نہ پاپن ہوندی جاندی نال تیرے

مُشکل الفاظ: پاپیا: اے پاپی، گنہگار۔ منوں: من کی جمع، دل سے۔ پاپن: پاپی کی تانیث، گنہگار۔

تَرجُمَۃ: اے میرے محبوب، اے ظالم! پوہ کا مہینہ پڑ چکا ہے۔ میرے من سے تیرا خیال کیوں کم ہوگیا ہے؟ اے میرے محبوب! کسی وقت کا کیا آگے آ گیا ہے اگر میں پاپن نہ ہوتی تو تیرے ساتھ جاتی۔ آج اکیلی نہ ہوتی۔

توں وی پاپی جس صاحباں نہ نال کھڑی، میں وی پاپن محروم وصال تیرے

یاری توڑیو جے مولا شاہ سائیں! اُتے پوے گا یار زوال تیرے

مُشکل الفاظ: وصال: ملاپ۔ توڑیو: توڑ کر۔ پوے گا: پڑے گا۔

تَرجُمَہ: تو بھی گنہگار ہے کو تو جس نے صاحباں کو ساتھ نہ لیا اور میں بھی گنہگار ہوں کہ جو تیرے وصال سے محروم ٹھہری۔ اے مولا شاہ! اگر تو نے میرے ساتھ یاری توڑی تو یاد رکھنا کہ تجھ پر سخت زوال پڑے گا۔

ماہ ماگھ (ماگھ کا مہینہ)

ماگھ میرے نال ہوندی جو یاد مینوں خبرے ہوندی کیہ مترا نال تیرے

جلدی آ مُڑ کھیوے آ مرزیا وے مہنے مار دے یار سیال تیرے

مُشکل الفاظ: مترا: دوست، اے محبوب۔ مہنے: طعنے۔

تَرجُمَہ: جو کچھ ماہ ماگھ میں میرے ساتھ ہو رہا ہے وہ مجھے ہی پتا ہے اور جو کچھ تیرے ساتھ ہو رہا ہے اس کا مجھے کیا پتا ہے۔ نجانے تو کسی حال میں ہے؟ اے مرزا تم جلدی سے آ جاؤ کہ اے یار! سیال مجھے طعنے دے رہے ہیں۔

حیوانات جمادات نباتات دوجا ہور نہ کوئی مثال تیرے

مولا عدم مطلق تے عدم اضافی یاری توڑ نہ اگے سوال تیرے

مُشکل الفاظ: حیوانات: جاندار۔ جمادات: بے جان چیزیں مثلاً پتھر، پہاڑ وغیرہ۔ نباتات: واحد نبات، سبزیاں۔ عدم مطلق: قطعی، نیستی، مرنے کے بعد کا عالم۔ عدم اضافی: دنیا۔

تَرجُمَہ: مجھے جملہ حیوانات و جمادات اور نباتات میں اور کوئی دوسرا تیری مثال نظر نہیں آتا۔ اے مولا شاہ! عدم مطلق اور عدم اضافی میں مجھ سے یاری مت توڑنا یعنی یہاں اِس دنیا اور اُس دنیا میں ساتھ ساتھ رہنا۔

ماہ پھاگن (پھاگن کا مہینہ)

بسنت کھڑی تے پھگن مہینا چڑھیا کھیڈن ہولیاں رنگ پچکاریاں وے

دانا آبادتوں میں وِچ کھیوے اَڑیا دَسّے کون پُچھے دلداریاں وے

مُشکل الفاظ: بسنت: موسم بہار کا آغاز (ہندوؤں کا تہوار)۔ ہولیاں: واحد ہولی، ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں وہ اکٹھے ہو کر ناچتے، کودتے اور ایک دوسرے پر پچکاریوں سے رنگ ڈالتے ہیں۔

تَـرْجُمَة: بسنت کھل چکی ہے اور پھاگن کا مہینہ چڑھ چکا ہے۔ لوگ ہولی کھیل رہے ہیں اور پچکاریوں سے ایک دوسرے پر رنگ ڈال رہے ہیں۔ لیکن ایسے میں تو دانا آباد میں ہے اور میں کھیوے میں ہوں۔ اب دلداریوں کے متعلق کون کسی سے پوچھے؟ تو کہاں اور میں کہاں؟ یعنی ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

رکھدی پاس لوا تصویر تیرے دے مصوراں زیور پٹاریاں وے

فیل پکڑ کے قید کرنے جاچ مولا کجلی بن دے میر شکاریاں وے

مُشکل الفاظ: پٹاریاں: واحد پٹاری، کپڑے وغیرہ رکھنے کی ٹوکری/گھڑی۔ فیل: ہاتھی۔ کجلی بن: وہ جنگل جہاں ہاتھی بہت ہوتے ہیں۔ جاچ: طریقہ، ہُنر۔ میر شکاریاں: واحد میر شکاری، شکاریوں کا سردار۔

تَـرْجُمَة: اگر مجھے پتا ہوتا کہ تو نے مجھ سے جدا ہو جانا ہے تو میں مصوّروں کو ٹوکری بھر زیور دے کر تیری تصویر بنوا لیتی اور اپنے پاس رکھتی۔ اے مولا! جو کجلی بن کے میر شکاری ہیں انہیں ہاتھیوں کو قید میں ڈالنے کا طریقہ آتا ہے۔ میں ہی تھی جو کہ اناڑی نکلی اور تجھے اپنے پاس (قابو میں) نہ رکھ سکی۔

ماہ چیت (چیت کا مہینہ)

چیتر سبز بن باس تے باغ ہوئے سیال گیا ہاڑ آئی رُت بیبا

نہا دھو کے سیس گندھان سئیاں میرے گل پئی کھلی گُت بیبا

مُشکل الفاظ: بن باس: جنگل، صحرا۔ رُت: بہار۔ بیبا: عزیز من، اے بھلے مانس، کسی کو پیار سے مخاطب کرنا۔ سیس: سر۔ سیس گندھان: سر کے بال، میڈھیا

گوندھنا۔ گت: چوٹی، سر کے گوندھے ہوئے بال (جیسے عورتیں سر کے بالوں کی گت/چوٹی بناتی ہیں)۔

تَرجُمَہ: عزیز من! ماہ چیت کیا آیا ہے کہ تمام جنگلات اور باغات سرسبز و شاداب ہو گئے ہیں۔ سردی ختم ہوئی اور گرمیوں کا موسم بہار آ گیا ہے۔ تمام سہیلیاں نہا دھو کر سروں کے بال گوندھ رہی ہیں، جبکہ میرے سر کے بال میرے گلے میں کھلے پڑے ہوئے ہیں۔

نالے اُٹھ دُھپوں چھانویں لوک ہندے تیر نظراں لڑاوندے بُت بیبا
مولا شاہ کھتریٹیاں جوا کھیڈن رام رکھی لیا پڑ جت بیبا

مُشکل الفاظ: دُھپوں: دھوپ سے۔ بُت: معشوق۔ کھتریٹیاں: واحد کھتری، ہندوانیاں۔ رام رکھی: ایک ہندو عورت کا نام جو مولا شاہ کی معشوقہ بتائی جاتی ہے۔ پڑ: میدان۔

تَرجُمَہ: اور پھر لوگ دھوپ سے اُٹھ کر چھاؤں میں بیٹھتے ہیں اور معشوق نگاہوں کے تیر لڑاتے ہیں لیکن اے عزیز من! تو میرے پاس نہیں ہے۔ مولا شاہ سے پوچھ کہ ہندوؤں کی عورتیں جوا کھیلتی ہیں اور رام رکھی نے میدان مار لیا ہے۔

ماہ بساکھ (بیساکھ کا مہینہ)

چڑھدے ماہ بساکھ وساکھی لگدی لگدے میلے ہوندے تیرتھ پتناں وے
سر شمیر آ کھیڈ شکار مُڑ کے تینوں ٹھلنا نہ کسے ڈکناں وے

مُشکل الفاظ: وساکھی: بیساکھی، ایک تہوار، بیساکھ کے مہینے کا پھل، فصل وغیرہ۔ تیرتھ: گھاٹ، دریا کا کنارہ، ہندوؤں کی پاک جگہ، مقدس مقام جو دریا کے کنارے پر واقع ہو۔ شمیر: صاحباں کے بھائی کا نام۔ ٹھلنا: روکنا۔

تَرجُمَہ: ماہ بیساکھ کے چڑھتے ہی بیساکھی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ دریا کے کناروں اور تیرتھوں پر میلے لگتے ہیں۔ تو بھی مُڑ کر آ اور شمیر کے سر کا شکار کھیل، بھلا تجھے کون

ہے جو روکے، ٹوکے، کوئی منع کرنے والا نہیں۔

کھیوے خان دی دھی سردار صاحباں تیری یاری کوئی نال نہ سکھناں وے

مولا یاد کر قول میت والے آ بٹھا سانوں کول رکھناں وے

مُشکل الفاظ: سکھنا: خالی محروم۔قول: فرمان، قول قرار، عہد و پیمان۔

تَرجُمَہ: کھیوے خان سردار کی بیٹی صاحباں سردارنی ہے جو تیری معشوقہ ہے اور ابھی تک تیرے وصل سے محروم ہے۔ اے مولا شاہ! ذرا تو وہ مسجد میں کئے گئے عہد و پیمان یاد کر! اور مجھے اپنے پاس بٹھالے۔

ماہ جیٹھ (جیٹھ کا مہینہ)

چڑھدے جیٹھ مہینے دے وچ کھرلا تن من تتیاں لوواں نے ساڑیا وے

رانجھے ہیر وانگوں پُنوں سسّی وانگر مینوں تیرے وچھوڑے نے

ہاڑیا وے

مُشکل الفاظ: کھرلا: اے کھرل ہمرزا۔ ہاڑیا: بھون ڈالا، جلا ڈالا۔

تَرجُمَہ: اے مرزا! جیٹھ کے گرم چڑھتے ہوئے مہینے کی گرم لوؤں نے میرا تن من جلا کر رکھ دیا ہے۔ ہیر رانجھے اور سسی پُنوں کی طرح مجھے تیری جدائی نے بھون ڈالا ہے۔ بھسم کر دیا ہے۔

تیویں مینوں توں کھڑیا نہ نال جٹا پُنوں سسّی جویں ڈاچی نہ چاہڑیا وے

جاندوں پُچھ کے مولا شاہ نال جاندی بھا بھو اَنبڑی کم وگاڑیا وے

مُشکل الفاظ: تیویں: اُسی طرح۔ ڈاچی: اونٹنی۔ بھا بھو: بھاوج، بھرجائی۔ اَنبڑی: ماں۔

تَرجُمَہ: اے جاٹ! تو نے مجھے اپنے ساتھ نہ لیا جس طرح پُنوں کو سسّی نے اپنے ہاتھوں سے ڈاچی پر نہ بٹھایا تھا اگر تو مولا شاہ سے پوچھ کر جاتا تو میں بھی تیرے ساتھ جاتی۔ تیرا بنا بنایا کام میری بھاوج اور ماں نے بگاڑا ہے۔

ماہاڑ (اساڑھ کا مہینہ)

ہاڑ وچ مہینے دے گھٹاں ہاڑے، ہاڑے من دانا آباد والیا وے

برفاں ڈھل وچ پربتاں پانی ہویاں عشق وچھوڑے تیرے تن من ڈھالیا وے

مُشکل الفاظ: گھٹاں: ڈالوں۔ پربتاں: واحد پربت، پہاڑ۔ ہاڑے: فریاد، آہ و فغاں۔

تَرجُمَہ: میں تیرے فراق میں اساڑھ کے مہینے میں فریاد کر رہی ہوں۔ اے دانا آباد کے رہنے والے میری فریاد سن کہ جس طرح پہاڑوں میں برفیں ڈھل کر پانی بن چکی ہیں اُسی طرح میں بھی تیرے عشق کی جدائی میں ڈھل چکی ہوں۔ میں بھی بُری طرح پگھل کر رہ گئی ہوں۔

ہل اِک نہ واہو اِی سُگھڑ جٹا پہلے پھیر وچ ڈھکیاں پھالیا وے

آپ کریں موجاں دانا آباد اندر ساڈی خبر نہ کوئی متوالیا وے

مُشکل الفاظ: سُگھڑ: سیانا/سیانی، سمجھدار، سلیقہ مند۔ پھالیا: ہل چلایا۔

تَرجُمَہ: اے بڑے سمجھدار اور سیانے جاٹ! تیرے بیلوں نے کھیت میں ایک ہل بھی نہیں چلایا اور پہلے پھیرے میں ہی وہ جواب دے گئے ہیں۔ آپ خود تو دانا آباد میں موج کر رہا ہے اور اے متوالے! میری تو نے خبر تک نہیں لی۔

ماہ سون (ساون کا مہینہ)

چڑھدے سون مہینے وچ مرزیا وے ورکھا گھٹاں اَسمان تے چھائیاں وے

کُڑیاں ہار سنگار لا سانویں کھیڈن اَساں کُڑیاں وی پیریں نہ پائیاں وے

مُشکل الفاظ: ورکھا: برکھا، بارش، برسات، کُڑیاں: واحد کُڑی، زنجیریں، پازیبیں۔ سانویں: ساون کے مہینے میں کھیلے جانے والے کھیل۔

تَرْجُمَۃ: اے مرزا! ساون کے چڑھنے کے ساتھ ہی آسمان پر خوب گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اور برسات ہو رہی ہے۔ تمام لڑکیاں بناؤ سنگھار کر کے ساونیں کھیل رہی ہیں اور ہم نے اپنے پاؤں میں پازیبیں تک نہیں پہنی ہیں۔

بجلی کڑکدی چمکدی خوف آوے وچ گنتیاں راتاں وہائیاں وے
یار تیری کوئی خبر نہ پھیر آئی مولا شاہ میں فالاں کڈھوائیاں وے

مُشکل الفاظ: گنتیاں: گن گن کر۔ وہائیاں: واحد وہائی، گزاریں۔

تَرْجُمَۃ: بجلی کڑکتی اور چمکتی ہے اور خوف آتا ہے۔ میں تیرے فراق میں راتیں گن گن کر گزار رہی ہوں۔ اے یار! تیری پھر کوئی خبر نہ مل سکی۔ اے مولا شاہ! میں نے فالیں بھی نکلوائیں مگر کچھ پتا نہ چل سکا۔

ماہ بھادروں (بھادوں کا مہینہ)

سخت بھادوں دُھپ نہ جھلّی جاندی جھلّی جاندی نہ تیری جدائی جٹا
مجمل مُبہم معمہ مفصل نا ہیں تولد ہوئے جو دَسے پھر دائی جٹا

مُشکل الفاظ: جھلی جاندی: برداشت ہوتی۔ مجمل: غیر واضح۔ مُبہم: جس میں ابہام ہو، چھپی ہوئی بات، مفصّل کی ضد۔ معمہ: پہیلی، مخفی بات، وہ عبارت جس کے اشارے واضح نہ ہوں۔ تولد: پیدائش، پیدا۔ دائی: دایہ۔

تَرْجُمَۃ: اے جاٹ! سخت بھادوں کی گرمی میں تیری جدائی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ یہ ایک غیر واضح اور غیر مفصّل معمہ ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتا اگر کہیں کوئی کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو پھر ہی دائیہ کسی کو کچھ بتا سکتی ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔

لکھاں خط تینوں لے کے جائے کہڑا فراق تیرا میرا ہے بُھدائی جٹا
تیری خبر نا ہیں یار سوگ مینوں ملی چندھڑاں گھریں ودھائی جٹا

مُشکل الفاظ: فراق: جدائی۔ بھدائی: خزاں کا جھونکا۔ ودھائی: مبارکبادی۔

تَرْجُمَۃ: میں تجھے خط کیا لکھوں اور پھر تجھے پہنچائے گا کون؟ تیری جدائی میرے

لئے خزاں کا جھونکا ہے۔ مجھے تیری کوئی خبر نہیں ہے اور اس وجہ سے میں سوگ میں ہوں مگر چند ھڑوں کے گھروں میں مبارکبادی دی جارہی ہے۔

ماہ اَسّوں (اَسّوج کا مہینہ)

اَسوں اَساں آس تیری متر اوے ساتھوں کون چنگی کس دی آس تینوں
سچ صاحباں دی زندگی مرزیا توں بقاء علم تیرا حق راس تینوں

مُشکل الفاظ: متر اوے: اے دوست، اے محبوب۔ بقاء: زندگی، پائیداری۔

تَرجُمَہ: اَسوج کا مہینہ چڑھ آیا ہے، اے دوست! مجھے تیری آس و اُمید ہے بھلا مجھ سے اور کون بہتر ہے جس کی تجھے آس ہے؟ یہ سب سے بڑا سچ ہے کہ اے مرزا تو صاحباں کی پائیدار زندگی ہے اور یہی حقیقت ہے جس کا جاننا تجھے حق راس آ سکتا ہے یہی بالکل سچی بات ہے۔

دانا آباد نہ نیڑے میں گل پُچھاں ہانہواں پگڑ کے وِچ اجلاس تینوں
خواجہ خضرؑ دے مولا شاہ بالاں دِیوے جس گھڑی دیکھاں یار پاس
تینوں

مُشکل الفاظ: اجلاس: جلسہ کی جمع، محفل، اجتماع، بزم۔ خواجہ خضر: حضرت خضرؑ، مشہور اللہ کے نبی جو حیات ہیں مگر کسی کو دکھائی نہیں دیتے، کہا جاتا کہ آپؑ نے آبِ حیات پی رکھا ہے۔

تَرجُمَہ: دانا آباد کوئی نزدیک نہیں ہے کہ میں بھری محفل میں تجھ سے تیرا بازو پکڑ کر کوئی بات پوچھ سکوں۔ اے مولا شاہ! میں جس گھڑی تجھے اپنے پاس دیکھوں خواجہ خضرؑ کے چراغ جلاؤں۔

دربیان خط نوشتن صاحباں بطرف مرزا (صاحباں کا مرزا کی جانب خط لکھنے کا بیان)

صفتاں والے دی صفت میں لکھاں پہلاں ربّ وہاب دلدار دلجانیاں وے

صفت ہُندی نہ پدم کروڑاں کر دے بےحساب دلدار دلجانیاں

وے

مُشکل الفاظ: وہاب: بخشش کرنے والا۔ پدم: سو (100) نیل کا ایک پدم (گنتی کا ایک پیانہ)۔

تَرْجُمَة: اے میرے محبوب! اے دلبر جانی! سب سے پہلے میں اُس صفتوں والے کی صفت لکھتی ہوں جو کہ بڑا مہربان اور بخشش کرنے والا ہے۔ اس کی صفت بیان ہو ہی نہیں سکتی کہ لاکھوں اور کروڑوں اس کی صفت بیان کر رہے ہیں بلکہ بےحساب کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

صفت نبی رسولؐ ممتاز سبھ توں رفیق اصحاب دلدار دلجانیاں وے

بعد درودِ دُعاء سُن عرض میری یار نواب دلدار دلجانیاں وے

مُشکل الفاظ: ممتاز: معزز، صاحبِ مرتبہ، مشہور۔ رفیق: ساتھی، دوست۔

تَرْجُمَة: پھر نبی رسول اکرم ﷺ کی تعریف اور آپ ﷺ کے ساتھی صحابیوں کی۔ اے میرے محبوب دلبر جانی! بعد درود وسلام کے تو میری عرض سن لے۔

سردار ذاتوں سردار توں سوہنیاں دا سردار خطاب دلدار دلجانیاں وے

افسوس بڑا مینوں چھڈ اُٹھ گئیوں میرے مہتاب دلدار دلجانیاں

وے

مُشکل الفاظ: ذاتوں: ذات کی جمع، قوم، فرقہ۔ مہتاب: چاند۔

تَرْجُمَة: تو ذات کا سردار ہے اور تمام خوبصورت لوگوں کا بھی سردار ہے۔ تیرا خطاب یونہی تو دلدار اور دلجانی نہیں ہے لیکن اے میرے چاند سے دلدار! مجھے تیرے جدا ہو جانے کا بہت افسوس ہے۔

صاحباں نام میرا مرزا نام تیرا آفتاب دلدار دلجانیاں وے

غروب ہوگئیوں پھر نہ مُڑ کے چڑھیوں ہائے عذاب دلدار دلجانیاں

وے

مُشکل الفاظ: آفتاب: سورج۔

تَرجُمَہ: میرا نام صاحباں ہے اور تیرا نام مرزا۔ تُو تو میرا سورج ہے۔ اے میرے دلدار، اے دلبر جانی! لیکن تو غروب ہوگیا ہے اور دوبارہ طلوع نہیں ہوا اور اب میری زندگی تجھ بن عذاب بن چکی ہے۔

چیتا قول میت دے بُھل گئے خیال خواب دلدار دلجانیاں وے

ٹھگی ٹھگ کر دے جادو سحر کیتو اُلٹا حجاب دلدار دلجانیاں وے

مُشکل الفاظ: چیتا: یاداشت۔ سحر: ٹونا، جادو۔ حجاب: پردہ، شرم۔

تَرجُمَہ: تجھے وہ مسجد میں کئے ہوئے عہدو پیمان سب بھول گئے۔ وہ خیال و خواب کیا ہوئے؟ اے میرے دلدار، دلبر جانی! ٹھگ ہمیشہ ٹھگی کرتے ہیں اور تو نے مجھ پر نجانے کیا جادو ٹونا کر ڈالا ہے کہ میرا شرم و حجاب لوٹ لیا ہے۔

بناں ذبح کیتے ہوئے ذبح کھرلا بن قصاب دلدار دلجانیاں وے

مینوں سونپ کس نوں دانا آباد دَسیں دے جواب دلدار دلجانیاں

وے

مُشکل الفاظ: سونپ: سپرد کرنا۔ قصاب: قصائی، ذبح کرنے والا۔

تَرجُمَہ: اے مرزا! میں بغیر ذبح کئے اور بغیر قصاب کے ہی ذبح ہو چکی ہوں۔ تو مجھے کس کے سپرد کر کے دانا آباد میں آباد ہو چکا ہے؟ اے میرے دلدار! تو ذرا مجھے اس بات کا تو جواب دے؟

دارو عشق دیدار دا دے جٹا پُھل گلاب دلدار دلجانیاں وے

جُپھی گھت لسوڑے محبت مصری لب عناب دلدار دلجانیاں وے

مُشکل الفاظ: جپھی: بغل گیری۔ لسوڑے: ایک درخت/پودے کا نام، ''لیس

لسوڑے دی" مشہور مثل ہے مراد مضبوطی سے چپک جانا۔

تَرْجُمَة: اے مرزا جاٹ! مجھے میری بیماری کا علاج (دوا) جو کہ تیرا دیدار ہے دے دو۔ اے میرے گلاب کے پھول! آ جاؤ اور لسوڑی کی طرح اور بے پناہ محبت سے میرے ساتھ بغلگیر ہو جاؤ۔ اے میٹھے عنابی لبوں والے دلدار! میرے دل جانی۔

کیوں آ گیا میتھرا میچکا وے گلاب داب دلدار دلجانیاں وے

دانا آباد چھڈ کھیوے نوں آ جٹا مولا شتاب دلدار دلجانیاں وے

مُشکل الفاظ: میتھر ا: مجھ سے، میرا۔ میچکا: ناسازگار وقت۔ داب: درخت یا پودے کی ٹہنی جو جڑ پکڑنے کے لئے دبائی جائے یا جس سے پیوند کاری کی جائے۔ شتاب: جلدی سے۔

تَرْجُمَة: یہ میرا بُرا وقت کیوں آ گیا ہے؟ اے میرے گلاب کی ٹہنی! اے دلدار، اے دلبر جانی! تم دانا آباد چھوڑ کر کھیوے میں آ جاؤ۔ اے مولا! جلدی سے آ جاؤ۔

ایضاً (اُسی طرح)

خط ویکھ کے وگ آ متِرا وے تیری لوڑ غم خوار پیاریا وے

ونج ست دریا لنگھ پار گئیوں بیڑی بوڑ غم خوار پیاریا وے

مُشکل الفاظ: وگ آ: فوراً آ جا۔ متِرا: اے دوست، اے محبوب۔ ونج: چپو، پتوار، کشتی چلانے والا ڈانڈا۔ بیڑی: کشتی۔ بوڑ: غرق۔

تَرْجُمَة: اے میرے محبوب! تم میرا خط دیکھتے ہی چلے آنا کہ اے میرے غمخوار! مجھے تمہاری بڑی ضرورت ہے۔ اے میرے ہمدرد! تم چپو پھینک کر دریا پار کر گئے ہو اور کشتی اب غرق ہو چکی ہے۔

پایا وَس بیدرداں دے صاحباں نوں لڑ چھوڑ غم خوار پیاریا وے

کھیوا چھڈ ڈِتّو دانا آباد وَسیں یاری توڑ غم خوار پیاریا وے

مُشکل الفاظ: لڑ: پلّو، کپڑے یا چادر کا کونہ، دامن۔

تَـــرْجُمَة: تو نے اپنی صاحباں کو بے دردوں کے سپرد کر ڈالا ہے اور اس کا دامن چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اے میرے غمخوار اور پیارے! تو نے کھیوا چھوڑ کر دانا آباد میں سکونت اختیار کر لی ہے۔ تو اچھا میرا غمخوار ہے؟

میں کیہ کراں نہ جان دی راہ کھیہڑا جاندی توڑ غم خوار پیاریا وے
تینوں واسطہ نبی کریمؐ دا اِی واگاں موڑ غم خوار پیاریا وے

مُشکل الفاظ: راہ کھیہڑ ا: راستہ۔ واگاں: واحد واگ، باگ، باگیں۔

تَـــرْجُمَة: اب میں کیا کروں؟ کہ مجھے تو راہ راستے کا بھی کچھ پتا نہیں ہے۔ ورنہ اے میرے غمخوار! میں اپنی منزل تک خود ہی آ جاتی۔ تجھے نبی کریم ﷺ کا واسطہ ہے۔ پیچھے کی طرف لوٹ آ ؤ۔

یارا دَس مینوں تیرے نال میری کیہ اَنجوڑ غم خوار پیاریا وے
کر کھاں یاد ویلا وَنگاں بھنیاں سی بانہہ مروڑ غم خوار پیاریا وے

مُشکل الفاظ: انجوڑ: ناچاقی، ناراضی، جدائی۔ وَنگاں: واحد ونگ، چوڑیاں۔

تَـــرْجُمَة: اے میرے غمخوار دلبر! مجھے تو یہ بتا کہ بھلا تیری میرے ساتھ ناراضی کیا ہے؟ ذرا تم وہ وقت یاد کرو کہ جب تم نے میری کلائی مروڑ کر میری چوڑیاں توڑ ڈالی تھیں۔ کچھ یاد ہے؟

اَکھ سُکدی نہ آکھاں لبھ تینوں چوہے کھوڑ غم خوار پیاریا وے
ڈر دا سیالاں تھیں کھیویوں نس گئیوں دوڑ غم خوار پیاریا وے

مُشکل الفاظ: اَکھ: آنکھ، سُکدی: خشک ہوئی۔ لبھ: تلاش، کھوڑ، سوراخ، درز، بل۔

تَرْجُمَة: میں کیا کروں؟ کہ تیرے فراق میں میری آنکھ کبھی نہیں سوکھتی۔ ورنہ میں اُسے یہ کہتی کہ وہ تجھے ڈھونڈے۔ تو تو چوہے کی طرح سوراخ میں جا چھپا ہے۔ تُو سیالوں سے ڈرتا ہوا کھیوے سے بھاگ گیا ہے۔ اے میرے غمخوار! اب میں تجھے کیسے اور کہاں تلاش کروں؟

نیں دے کنڈھے بیٹھوں متھے ہتھ دھر کے بیڑی روڑھ غم خوار پیاریا وے

یاری لگ جاوے پھر نہ کدی ٹٹے ٹٹی جوڑ غم خوار پیاریا وے

مُشکل الفاظ: نیں: ندی۔ کنڈھے: واحد کنڈھا، کنارا۔ متھے ہتھ دھر کے: ماتھے پر ہاتھ رکھ کر، پریشانی میں۔ ٹٹے: ٹوٹے۔

تَرجُمَہ: تم اب اپنی کشتی بہا کر ندی کنارے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھے ہو! کیا سوچ رہے ہو؟ یہ جو یاری ہے اگر ایک دفعہ لگ جائے تو پھر کبھی نہیں ٹوٹتی۔ اے میرے غمخوار! تو اس ٹوٹی ہوئی کو دوبارہ جوڑ دے۔

سارا دن چکوا چکوی اکٹھے رہندے رات وچھوڑ غم خوار پیاریا وے

ساتھوں چنگے، فجرے آپس وچ مل دے چُنجاں جوڑ غم خوار پیاریا وے

مُشکل الفاظ: چکوا: سرخاب، چکوی: چکوا کی مادہ۔

تَرجُمَہ: سُرخاب نر اور مادہ سارا دن آپس میں اکٹھے رہتے ہیں اور رات انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہے۔ ہم سے وہی اچھے ہیں جو ہر صبح کو آپس میں ملتے ہیں اور منہ سے منہ ملا کر بیٹھتے ہیں، باتیں کرتے ہیں۔

کھوے آویں تے صدقے میں دیاں تیرے لکھ کروڑ غم خوار پیاریا وے

دَتھے پچھیاں دے پائے سُکنے نی رس نچوڑ غم خوار پیاریا وے

مُشکل الفاظ: دتھے: واحد دتھا، مٹھی بھر چارا۔ پچھیاں: پچھی کی جمع، گنے کا چھلکا یا پھوگ۔

تَرجُمَہ: اگر تو کھوے میں آئے تو تیرے لاکھوں کروڑوں صدقے اُتاروں۔ اے میرے غمخوار اور پیارے! میری جان تو اب اس طرح ہے کہ جیسے گنے کا پھوگ سوکھنے کے لئے ڈالا گیا ہو۔ تو آ اور آ کر اس میں سے رس نچوڑ لے۔

خفگی معاف اک عرض میں ہور لکھاں ہتھ جوڑ غم خوار پیاریا وے

مولا شاہ سائیں صاحباں منگ دِتی تیری تھوڑ غم خوار پیار یاوے

مُشکل الفاظ: خفگی: ناراضی۔ سائیں: وارث، بزرگ، اللہ۔

تَرجُمَہ: ناراضی معاف میں ایک اور عرض ہاتھ جوڑ کر، اے میرے پیارے لکھ رہی ہوں۔ اے مولا شاہ وارثوں نے صاحباں کی سگائی کر دی گئی ہے اور اب تمہاری مجھے بڑی ضرورت ہے۔

ایضاً (اُسی طرح)

جانے بلا کوئی ذات واجٹ چندھڑ منصوبہ نال اوہناں تیرے یار دا وے

تیرے نام اُتوں اوہدا نام واراں طاہر نام پُت جام سردار داوے

مُشکل الفاظ: جانے بلا: میری بلا جانے، لاعلمی۔ واراں: واحد وار، نچھاور کروں، پُت: پُتر، بیٹا۔

تَرجُمَہ: میری بلا جانے کہ جس کے ساتھ تیرے یار (معشوق) کی شادی کا منصوبہ بنایا گیا ہے وہ کوئی چندھڑ ذات کا جاٹ ہے اور جام سردار کا بیٹا ہے۔ اس کا نام طاہر ہے۔ میں تو تیرے نام پر سے اس کا نام نچھاور کرتی ہوں۔

تاریخ چندوں اکیسویں گھنڈ گھتی کم کاج کر رسم وہار دا وے

جَنج چندوں اکیسویں ڈُھک پیسی بہار آوے تے رنگ بہار داوے

مُشکل الفاظ: چندوں: چاند کی۔ وہار/ویہار: طریقہ، قاعدہ، طرز، معاشرت۔ ڈُھک پیسی: پہنچ جائے گی۔ بارات آ جائے گی۔ گھنڈ: گرہ، بیاہ کے موقع پر دعوت دینے کا عمل یا اطلاع دینے کے لئے دھاگوں کی گانٹھ، شادی کی مقررہ تاریخ، جَنج: بارات۔

تَرجُمَہ: چاند کی اکیس (21) تاریخ مقرر کی گئی ہے اور رسم و رواج کے مطابق اطلاع نامے بھیج دیئے گئے ہیں۔ بارات چاند کی اکیس تاریخ کو پہنچ جائے گی۔ بہار آ جائے تو بہار کا رنگ بھی آ جاتا ہے۔

یار اوس نوں رنگ بہار چنگی جہڑا لگ چھاتی، چھاتی ٹھار دا وے

ساتا چالیھا تیرے بن ویاہ جٹا ثواب ست حج تیرے دیدار دا وے

مُشکل الفاظ: ساتا: مرنے والے کا سات روزہ ختم۔ چالیھا: چالیسواں، چہلم۔ ویاہ: بیاہ، شادی۔

تَرجُمَہ: اے میرے محبوب! بہار کا رنگ تو اس کے لئے اچھا ہے جو اپنے یار کے سینے سے اپنا سینہ لگا کر ٹھنڈا کرتا ہے۔ اے مرزا جاٹ! تیرے بغیر شادی میرے لئے ساتواں اور چالیسواں (چہلم) ہے اور تیرا دیدار میرے لئے سات حج کے برابر ہے۔

وِچ مسیت قبولیا اُساں تینوں چیتا بُھلے نہ قول قرار دا وے

بابل انبڑی ویر دا مان مُکا مان مُکا نہ تیرے پیار دا وے

مُشکل الفاظ: چیتا: یاداشت۔ بابل: باپ۔ انبڑی: ماں۔ مان: بھرم، عزت، غرور۔

تَرجُمَہ: ہم نے تجھے مسجد میں قبول کیا ہوا ہے۔ تجھے بھی اس یاداشت کو نہیں بھولنا چاہیے۔ میرے باپ، بھائی اور ماں سب کے مان ٹوٹ چکے ہیں لیکن میں نے تیرے پیار کے مان کو نہیں ٹوٹنے دیا۔

آ مل لگ چھاتی ناں کر مان کھرا کوڑا مان دیہاڑے دن چار دا وے

چھاں بدلاں دی حُسن سوہنیاں دا اعتبار ہے کیہ جوئے بپار دا وے

مُشکل الفاظ: کھرا: اے مرزا جاٹ۔ بپار: بیوپار، کاروبار۔ کوڑا: جھوٹا۔

تَرجُمَہ: اے مرزا جاٹ! تو آ اور میرے سینے سے لگ جا اور تو ان چار دنوں کا غرور نہ کر کہ اس کا مان کرنا سراسر جھوٹا ہے۔ حسینوں کا یہ حُسن تو بادلوں کی پرچھائیں ہے۔ بھلا جوئے کے کاروبار کا کیا اعتبار؟

ولاواں بُرا سودا روک بھلا یار فائدہ کیہ ونج اُدھار دا وے

ایس واسطے نہیں سی لائی یاری مکھ ویکھاں نہ پھر دلدار دا وے

مُشکل الفاظ: کولوکول: پاس پاس سے۔ گفتار: بات چیت۔ فرنگیاں: واحد فرنگی، انگریز۔ بار: جنگل: علاقہ۔

تَرجُمَہ: پاس پاس (روبرو) جو باتوں کا لُطف آتا ہے وہ لُطف خط کی گفتار میں ہرگز نہیں آتا۔ جس طرح فرنگیوں نے ہند کو فتح کر لیا ہے اُسی طرح تو بھی جھنگ بار کا قلعہ فتح کر لے۔

لڑ کے مُہر لگا جیوں لئی حمزے توں وی آ گھوڑا مار دا وے
مولا شاہ سائیں خط واچ جٹاڑیں پُچھ مہورت نہ وار دا وے

مُشکل الفاظ: مہر لگا: اپنا اپ منوالیا۔ حمزے: امیر حمزہؓ یا کوئی اور بہادر۔ واچ: پڑھ۔ مہورت: ستاروں کی چال سے کسی کام کی مناب اور موافق گھڑی، مہورت دیکھنا، اچھی گھڑی دیکھا، شگون دیکھنا۔ وار: دن۔

تَرجُمَہ: جس طرح امیر حمزہؓ نے لڑ کر اپنی بہادری پر مُہر لگوالی تھی، اُسی طرح تو بھی گھوڑے پر سوار ہو کر آ جاتا اور اپنی بہادری کے جوہر دکھاتا۔ یہ خط مولا شاہ سائیں نے لکھا ہے اسے پڑھتے ہی نہ تو مہورت دیکھنا اور نہ دن بس فوراً چلے آنا۔

ایضاً (اُسی طرح)

کشیدہ کڈھیا صاحباں رومال اُتّے نالے حرف اُتّے مقطعات لکھے
باجھ نقطیاں لفظ تے کلمے کوئی عقدے معمّے تے اشارات لکھے

مُشکل الفاظ: کشیدہ: سوئی دھاگے سے کاڑھا ہوا۔ مقطّعات: وہ حروف جو قرآن شریف کی اکثر سورتوں کے شروع میں ہیں اور لغت میں ان کے کچھ معنی نہیں جیسے آلم، حم وغیرہ۔ عقدے: عقدہ، مشکل بات، معمّہ۔ اشارات: اشارہ کی جمع۔

تَرجُمَہ: صاحباں نے رومال پر کشیدہ کاڑھا اور اس پر کچھ حروفِ مقطّعات بھی لکھے جنہیں کوئی نہ سمجھ سکتا تھا۔ اُس نے کچھ غیر منقوط الفاظ اور کلمے، عقدے، معمّے اور اشارات بھی تحریر کئے۔

ماضی اپنے تے حال چندھڑاں دے اَتے استقبالی بشارات لکھے
بجھن والیاں نور شہود باتاں ہور علم وجود کلمات لکھے

مُشکل الفاظ: شہود: تمام موجودات میں حق ہی حق نظر آنا۔ کلمات: کلمہ کی جمع۔

تَرجُمَہ: اُس نے اپنے ماضی، حال اور چندھڑوں کے استقبال میں کرنے والے ارادے بھی لکھے۔ نور اور شہود کی باتیں بوجھنے اور کئی علم وجود کے کلمے بھی تحریر کئے۔

رَل کے سون دو مرزیا ہون نِکّے چھوٹے وَڈّے تے دن رات لکھے
لکھے سال تمام تے ماہوارے نقصانات اَتے وصولات لکھے

مُشکل الفاظ: نِکّے: نِکّھے، گرم، نیم گرم۔ وصولات: وصول کی جمع۔

تَرجُمَہ: اے مرزا جاٹ! جو دومل کے سوئیں گے وہ گرم و نیم گرم ہوں گے۔ یہ بھی لکھا اور بڑے چھوٹے دن اور راتوں کے بارے میں بھی لکھا، نیز سال کے تمام مہینے، ان کے نقصانات اور فائدے بھی تحریر کئے۔

مسیت مکّے مقدّس لاہور لکھے لات منات اَتے عُزّات لکھے
مولا شاہ دی نین سہیلی گوڑھی کول بٹھا فوجدارے وجوہات لکھے

مُشکل الفاظ: لات، منات، عُزّات: اُن بتوں کے نام جو قبل از اسلام خانہ کعبہ میں بُت پرستوں نے رکھے ہوئے تھے اور ان کی پوجا ہوتی تھی۔

تَرجُمَہ: اُس نے مسجد اور مقدّس مکّہ کے بارے میں لکھا۔ لاہور اور لات منات اور عزّات بھی لکھے۔ مولا شاہ! ایک نائن اس کی بڑی گہری سہیلی تھی جسے اُس نے پاس بٹھا کر جملۂ وجوہات تحریر کیں۔

دربیان مشورہ کردن صاحباں با سہیلی درفرستادن خط بطرف خان مرزا

(صاحباں کا اپنی سہیلی سے مشورہ کرنے اور خط خان مرزا کی طرف بھیجنے کا بیان)

صاحباں پُچھے سہیلی نوں دَس بھیناں لکھیا خط کدے ہتھ گھلیئے نی

دا لگے چوری چھپے پاس یاراں پاتے آپ دانا باد چلیئے نی

مُشکل الفاظ: بھیناں: واحد بھین، اے بہن۔ کدھے ہتھ: کس کے ہاتھ، گھلیئے: بھیجوں/بھیجیں۔ پاتے: پاسے، طرف۔

تَـرجُمَة: صاحباں نے اپنی سہیلی سے پوچھا کہ اے بہن! میں نے خط تو لکھ ڈالا ہے مگر مرزا کو کس کے ہاتھ بھیجا جائے اور اگر ہو سکے، کوئی داؤ لگا کر ہم خود ہی دانا آباد کیوں نہ چلے جائیں۔

وڈّی لوبھ خط دے کے ٹور دیئے گوراں دِتّے برہمن نوں جھلیئے نی

جواب نال لے کے مولا کل مُڑسی اَسیں آپ کیوں جایئے کولیئے نی

مُشکل الفاظ: وڈی: رشوت۔ لوبھ: لالچ۔ جھلیئے: ناسمجھ۔ کولیئے: بے عقل۔

تَـرجُمَة: تو اس کی سہیلی نے کہا کہ کیوں نہ ہم کچھ رشوت اور لالچ دے کر گوراں دِتّے برہمن کو وہاں پر چٹھی دے کر بھیجتے ہیں اور ہم خود اے بے عقل! کیوں جائیں؟

دربیان فرستادن خط بدستِ برہمن درخدمتِ خان مرزا

(برہمن کے ہاتھ خان مرزا کو خط بھیجنے کا بیان)

جتھا متھا کر کے گھر نائیاں دے جا کے بیٹھی اے صاحباں سُلطان جٹّی

گوراں دِتّے نوں نین جاسَد لیائی خط دِتا تے کرے فرماں جٹّی

مُشکل الفاظ: جتھا متھا کر کے: گروہ، منڈلی بنا کے۔ گوراں دِتّہ: ایک ہندو کا نام۔ سَدلیائی: بُلا کر لائی۔

تَـرجُمَة: تمام حسینوں کی سلطان صاحباں اپنی سہیلی کے ساتھ مل کر نائیوں کے گھر میں جا کر بیٹھ گئی اور اس کی سہیلی گوراں دِتّہ برہمن کو بلا لائی۔ اس نے اُسے خط دیا اور جٹّی (صاحباں) نے اُسے فرمان سُنایا۔

رو رو آکھدی دانا باد جا دادا، دُکھ اپنے کرے بیان جٹی

برہمن صاحباں نوں ویکھ قربان ہویا اُمید وار مولا حُسن دان جٹی

مُشکل الفاظ: دان: بخشش، دان کرنا۔ بخشنا۔ داد: مراسی، نائی وغیرہ۔

تَرجُمَہ: وہ رو رو کر اُسے کہنے لگی کہ اے دادا! تم فوراً دانا آباد جاؤ۔ وہ اپنے دُکھ بیان کرنے لگی اور برہمن صاحباں کو دیکھ کر اُس پر تصدق ہونے لگا۔ اے مولا! وہ تو صاحباں کے حُسن کی خیرات کا اُمید وار تھا۔

کلام برہمن (برہمن کا کلام)

برہمن آکھدا جاندا میں سو سو واری ڈر مار دا ہے کھیوے خان بی بی

لادھ ہووے مینوں پھڑ کے وڈھ سُٹے پنڈوں کڈھ کرے وران بی بی

مُشکل الفاظ: لادھ: خبر، چوری کی بروقت خبر، مخبری۔ وران: ویران، سنسان، غیر آباد، برباد۔

تَرجُمَہ: برہمن کہنے لگا کہ اے بی بی! اگر مجھے کھیوے خان سردار کا ڈر نہ ہوتا تو میں سو (100) مرتبہ چلا جاتا مگر کیا کروں اگر اُسے مخبری ہوگئی تو وہ مجھے پکڑ کر قتل کر دے گا یا پھر گاؤں سے باہر نکال کر مجھے تباہ و برباد کر ڈالے گا۔

تھوڑے دن ہوئے میرا ویاہ ہویا میری برہمنی اَجے نادان بی بی

دانا باد جاواں پچھے کرے گی کیہ اوکھی رات وچھوڑا پچھان بی بی

مُشکل الفاظ: برہمنی: برہمن (ہندوؤں کا عالم) کی تانیث۔

تَرجُمَہ: کہ اے بی بی! ابھی تھوڑے دن ہوئے میرے شادی ہوئی ہے اور میری بیوی ابھی کم سن اور نادان ہے اگر میں دانا آباد چلا جاؤں تو وہ میرے پیچھے کیا کرے گی؟ رات کی جدائی ذرا مشکل ہی ہوتی ہے۔ آپ خود سمجھدار ہیں ذرا غور کیجئے۔

رام رام ایہہ کم نہ کدی کرساں ویری بناں کیوں اپنی جان بی بی

مولا شاہ سائیں ربّ رسولؐ باجھوں حامی کار کون وقت طوفان بی

بی

مُشکل الفاظ: رام رام: توبہ توبہ۔ کار: کام۔ باجھوں: واحد باجھ بغیر۔

تَـــرْجُـمَة: رام رام میری توبہ توبہ میں یہ کبھی بھی کام نہ کروں گا۔ اے بی بی! میں اپنی جان کا خود ہی کیوں دشمن بنوں۔ اے مولا شاہ سائیں! اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے بغیر کون ہے جو طوفان کے وقت حامی و مددگار ہے؟

ایضاً (اُسی طرح)

یاراں مُہراں گن کے اکبر شاہی صاحباں ہتھ جوڑ دیندی لیندا ہتھ دادا

طمع لب لیکے راضی خوشی ہویا اَگوں موڑ نہ کرے کوئی کتھ دادا

مُشکل الفاظ: یاراں: گیارہ۔ مُہراں: مُہر کی جمع، اشرفی۔ طمع: لالچ، لوبھ۔ کتھ: بات۔

تَـــرْجُـمَة: صاحباں نے گیارہ (11) اشرفیاں اکبر شاہی گن کر دیں اور ہاتھ جوڑے تو برہمن دادا نے ہاں میں ہاں ملائی اور مرزا کو خط پہنچانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس کی طمع پوری ہو چکی تھی اور اب وہ آگے سے کوئی بات نہ کر سکا، انکار نہ کر سکا۔

حاصل کلام ثُریا دانا باد نوں جی چھڈ کھیوے سیالاں دی ستھ دادا

مولا شاہ کوئی گل کر چندھڑاں دی اَپڑ پیسی آپے لے کے خط دادا

مُشکل الفاظ: ستھ: جنگلی، چراگاہ، علاقہ۔

تَـــرْجُـمَة: قصہ مختصر یہ کہ وہ دانا آباد کی جانب روانہ ہو گیا اور سیالوں کے علاقے کھیوے کی حد سے دور نکل گیا۔ اے مولا شاہ! اب تم کوئی چندھڑوں کی بھی بات سناؤ! دادا خط لے کر تو پہنچ ہی جائے گا۔

دربیان روانہ کردن طاہر حجّام رابطرف شہر کھیوا (طاہر کا حجّام کو

(شہر کھیوا کی جانب روانہ کرنے کا بیان)

طاہر جام دا پُت منگینڈر صاحباں بڑا رِند تے عاشق مجاز میاں
سردار پنڈ دا پُت سردار دا جی گویا ناخدا جہاز میاں

مُشکل الفاظ: منگینڈر: منگیتر۔ ناخدا: ملاح۔

تَـرجُمَة: صاحباں کے منگیتر کا نام طاہر جو کہ جام کا بیٹا تھا۔ وہ بڑا رِند اور بہت بڑا مجازی عاشق تھا۔ وہ سردار تھا اور گاؤں کے سردار کا بیٹا تھا گویا جہاز کا ناخدا تھا۔

لَبھو نام نائی اِک پنڈ دائی طاہر سَدیا مار آواز میاں
لَبھو کم کر آ اِک کھیوے جا کے ظاہر ہووے نا ہیں کِتے راز میاں

مُشکل الفاظ: نائی: حجام۔ کھیوے: کھیوا، صاحباں کے گاؤں کا نام۔

تَـرجُمَة: طاہر نے ایک لَبھو نام کے حجام کو جو کہ ایک گاؤں کا رہنے والا تھا۔ اُسے آواز دے کر بلایا اور کہا کہ اے لَبھو تم ایک کام کرو! کھیوے جاؤ اور دیکھ یہ بات راز رہے اور کسی پر ظاہر نہ ہو۔

نَڈھی سیالاں دی سُنی ہے نام صاحباں شکل ویکھ آ حُسن تے ناز میاں
یار خطرہ مینوں جا کے ویکھ آویں ڈین ہووے نہ ڈَپھ کوئی ساز میاں

مُشکل الفاظ: نَڈھی: لڑکی، دوشیزہ۔ ڈین: ڈائن، چڑیل۔ ڈپھ: موٹی تازی فربہ۔ ساز: سائز، قدوقامت، ڈیل ڈول۔

تَـرجُمَة: کہ میں نے ایک دوشیزہ کے متعلق سنا ہے کہ جس سے میری شادی ہو رہی ہے۔ وہ سیالوں کی بیٹی ہے اور اس کا نام صاحباں ہے۔ اس کی شکل وصورت تو دیکھ کر آؤ کہ اس کا کیسا ناز نخرہ ہے۔ یار مجھے تو یہ خطرہ ہے کہ نجانے وہ کیسی ہو تم ذرا اُسے دیکھ آؤ کہ وہ خوبصورت نازنزاکت والی ہے یا کوئی موٹی تازی ہے؟

سچو سچ دَسیں جو کجھ ویکھ آویں تینوں قسم نہ کریں لحاظ میاں
مولا شاہ سائیں حکم طاہر لے کے نائی گیا کھیوے وانگ باز میاں

مُشکل الفاظ: سچ مچ: بالکل حقیقت پر مبنی بات، صاف حقیقی بات۔ باز: شہباز۔ وانگ: کی طرح۔

تَـرْجُمَة: اور جو کچھ تم دیکھ کر آؤ وہ سچ سچ آ کر بتانا۔ تجھے قسم ہے کہ کوئی لحاظ مت کرنا۔ اے مولا شاہ سائیں! طاہر کا حکم لے کر حجام اس طرح کھیوے گاؤں پہنچا جس طرح شہباز (عقاب) اُڑ کر جاتا ہے۔

دربیان آمدن لبّھو حجام بشہر کھیوا برائے دیدن صاحباں (لبّھو حجام کا شہر کھیوا آنے اور اس کا صاحباں کو دیکھنے کا بیان)

لبّھو کھیوے وڑ کے دِلوں سوچ کر کے گھر جا بیٹھا اوہناں نائیاں دے
جتھے صاحباں وی آوندی سی کم رب ویکھو بے پرواہیاں دے

مُشکل الفاظ: لبّھو: حجام کا نام۔ وڑ: داخل ہونا۔ نائیاں: واحد نائی، حجام۔

تَـرْجُمَة: لبّھو حجام کھیوا شہر میں داخل ہو کر دل میں سوچ کر اُن حجاموں کے گھر میں جا کر بیٹھ گیا جہاں صاحباں بھی آتی جاتی تھی۔ اے میاں! آگے تم اللہ کی بے پروائی دیکھو۔

پنڈ پیڑھ نہ اپنا پتا دِتا لبّھو بیٹھ گیا وانگ راہیاں دے
اوسے وقت اتفاق دے نال صاحباں دھڑے آوڑی وانگ سپاہیاں دے

مُشکل الفاظ: پیڑھ: پیڑھی، نسل، حسب نسب، شجرۂ نسب۔ راہیاں: واحد راہی، مسافر۔ دھڑے/تھڑے: صحن، صحن کے آغاز پر بنائی گئی اونچی جگہ۔ آوڑی: آن داخل ہوئی۔

تَـرْجُمَة: اُس نے نہ تو کسی کو اپنے گاؤں کا ہی بتایا اور نہ اپنا حسب نسب بس مسافروں کی طرح چپ چاپ ہی بیٹھ گیا۔ اُس وقت اتفاق سے صاحباں بھی ان کے صحن میں سپاہیوں کی طرح آن داخل ہوئی۔

لُبھو ویکھ کے حُسن حسین بنیاں جتّی ویکھیا وانگ قصائیاں دے

کبوتر گولی لگی اَگ بوہت ڈِٹھی دُدّھ اُبلے وِچ کڑاہیاں دے

مُشکل الفاظ: بوہت: بہت۔ ڈِٹھی: دیکھی۔

تَـرْجُمَة: لُبھو حجام نے اس کا بناسنور احُسن دیکھا تو حیران رہ گیا اور صاحباں نے اس کی جانب قصابوں کی طرح دیکھا۔ اس کی ایسی حالت دیکھی تو ایسے لگا کہ جیسے کبوتر کو گولی لگ گئی ہو۔ اسے سخت آگ لگ گئی اور ایسی حالت ہوئی کہ دودھ کڑاہی میں اُبلنے لگا۔

پلکے جتّی دے سین تلوار وانگوں زُلفاں حرف خوشخط سیاہیاں دے

فریقین تاریخ سن کے گھریں گئے طلبانے میز تے رکھ گواہیاں

دے

مُشکل الفاظ: پلکے: واحد پلکا، ابرو، پلکاں۔ فریقین: واحد فریق، دونوں فریق۔ طلبانے: واحد طلبانہ، وہ رقوم جو گواہ کی طلبی کی بابت لی جائے۔

تَـرْجُـمَة: صاحباں کی پلکیں تلوار کی طرح تھیں اور زُلفیں خوشخط سیاہی سے لکھے حروف کے مانند معلوم ہوتی تھیں۔ اسے دیکھ کر دونوں فریق اپنے اپنے گھروں میں اس طرح چلے گئے کہ جس طرح کوئی گواہی کا طلبانہ (معاوضہ) سرکاری میز پر رکھ کر چلا جائے۔

خبرے آئی کس کم ٹُر گئی گھر نوں لُبھو پُچھے کولوں بھیناں بھائیاں دے

نائی پتے پُچھے چھوہری نائن کولوں اَتے نام کیہ ایس دے سائیاں

دے

مُشکل الفاظ: چھوہری: لڑکی، دوشیزہ۔ بھیناں: واحد بھین، بہن۔ سائیاں: واحد سائیں، مالک، باپ، وارث۔

تَـرْجُمَة: وہ نجانے کس کام کے لئے آئی تھی اور گھر کو چلی گئی۔ لُبھو حجام نے نائن

سے وہیں اس کے بہن بھائیوں کے متعلق پوچھا کہ یہ کون لڑکی تھی؟ کہاں کی رہنے والی ہے اور اس کے ماں باپ کون ہیں؟ کس کی بیٹی ہے؟

خان کھیوے چھوہری آکھے نائن ویرا جس دے وگ اُٹھ مجھیاں گائیاں دے

نام صاحباں دو میر شمیر بھائی جنگی ترک جیوں موہرے لڑائیاں

دے

مُشکل الفاظ: وگ: ریوڑ۔ اُٹھ: اونٹ۔ مجھیاں: واحد مجھی، بھینسیں۔ تُرک: بہادر۔ موہرے: آگے۔

تَرجُمَہ: نائن نے اُسے بتایا کہ اے بھائی! یہ لڑکی خان کھیوے سردار کی بیٹی ہے۔ جس کے اونٹوں، بھینسوں اور گایوں کے ریوڑ ہیں۔ اس کا نام صاحباں ہے اور اس کے دو بھائی میر اور شمیر ہیں جو کہ بڑے بہادر، جنگجو اور دلیر ہیں اور ہمیشہ جنگ میں سب سے آگے رہتے ہیں۔

گلّھاں صاحباں اُتّے تلولے سیاہ کال جان چڑیماراں لائے پھاہیاں دے

سیاہ میڈھیاں کن وِچ جُھکے بُندے جویں ابر وجُھکے گھٹاں چھائیاں

دے

مُشکل الفاظ: گلّھاں: گلھ کی جمع، رخسار۔ تلولے: تل۔ خال: سیاہ نقطہ جو قدرتی ہو۔

تَرجُمَہ: صاحباں کے رخساروں پر تل تھے۔ وہ سیاہ خال ایسے تھے کہ جیسے شکار کے لئے شکاریوں نے پھندہ لگا رکھا ہو۔ اس کی سیاہ زلفیں تھیں اور کانوں میں جُھکے ہوئے بُندے تھے۔ جو اس طرح دکھائی دیتے تھے کہ جیسے آسمان پر گھٹائیں چھائی ہوئی ہوں۔

پُھل گلاب ٹھوڈی چِٹے دند موتی چنبے پُھل جو کھڑے ارائیاں دے

ہَسّے نال تقدیر جے کدی جتّی خون ہوندے مجذوب سودائیاں دے

مُشکل الفاظ: چنبے: چنبا، چمپا، چنبیلی۔ ارائیاں: واحد آرائیں، ایک قوم۔ مجذوب:

مست ۔سودائیاں: واحد سودائی، مدہوش۔

تَـــرْجُـمَة: اس کی ٹھوڑی گلاب کے پھول کی طرح تھی اور دانت سفید موتیوں کی طرح جیسے چنبیلی کے پھول کھلے ہوئے ہوں اگر وہ کسی کے ساتھ کبھی تقدیر آ ہنس پڑتی تھی تو مجذبوں اور سودائیوں کے خون ہو جاتے تھے۔

پِستان صاحباں دے چولی وِچ لُکے شیر جیوں بیلے وِچ کاہیاں دے

ہتھ لا کے چوون گے گھت نیانا مال مالک جنہاں یار سائیاں دے

مُشکل الفاظ: پِستان: چھاتیاں، جس سے عورتیں بچوں کو دودھ پلاتی ہیں۔ چولی: انگیا، زنانہ کُرتی۔ بیلے: بیلا، جنگل۔ کاہیاں: کاہی کی جمع، ترکل، سرکنڈے کی قسم کا پودا۔ نیانا: دودھ دوھتے وقت جانور کی ٹانگوں میں باندھنے والی رسّی۔

تَرْجُمَة: صاحباں کے پِستان اس کی چولی میں چُھپے ہوئے تھے۔ جس طرح کہ شیر سرکنڈے کے جنگلوں میں چُھپے ہوتے ہیں۔ ان کے جو مالک ہیں وہی اس کو قابو کر کے اور ہاتھ پھیر کر دودھ نکالیں گے۔

کُنڈل گھتے کُرنڈیئے نتھ صاحباں ناگ کالڑے جوہاں پرائیاں دے

بانکے ڈِنگے اَبرو جتّی صاحباں دے سردار مجلساں جویں سوہائیاں

دے

مُشکل الفاظ: کُنڈل گھتے: بل ڈالے۔ کُرنڈیئے: واحد کُرنڈیا، ایک قسم کا زہریلا سانپ۔

تَـــرْجُـمَة: صاحباں کے ناک کی نتھلی ایسی تھی کہ جیسے زہریلا سانپ بل ڈالے ہوئے ہو اور بیگانے جنگل کے کالے ناگ ہوں۔ صاحباں کے ابرو بانکے اور ترچھے تھے اور سجی ہوئی مجلسوں کے سردار تھے۔

بازو سوہنے لگدے نال بازو بنداں بانہواں کنگن اَتے نال باہیاں دے

نرم پیٹ ہتھ لگدے نرم اُتے دُھنّی تارے چُھپے دُھپاں آئیاں

دے

مُشکل الفاظ: بازو بنداں: بازو بند، ایک قسم کا زیور۔ باہیاں: زیور۔ دُھنی: ناف۔

تَـرْجُمَة: بازو بہت خوبصورت لگتے ہیں جب ساتھ بازو بند بھی ہوں اور بانہوں میں کنگن اور ساتھ زیور ہوں تو خوب جچتے ہیں۔ اس کے نرم پیٹ پر نرم ہاتھ ہی لگتے ہیں۔ اس کی ناف جیسے پوشیدہ تھی۔ دھوپ آ جانے پر ستارے چُھپ جاتے ہیں۔

اَکھاں عاشقاں دے لہو نہان صاحباں لین دار جو لہو قرضائیاں دے

متھے جتّی دے زہرہ مریخ چمکے خون کردی اے سُگھڑ عطائیاں دے

مُشکل الفاظ: اَکھاں: واحد اَکھ، آنکھیں۔ زہرہ: ایک ستارہ جو تیسرے آسمان پر ہے۔ مریخ: ایک ستارا جو منحوس گردانا جاتا ہے۔ سُگھڑ: خوش سلیقہ، تجربہ کار، گھریلو۔ عطائیاں: واحد عطائی، اناڑی، بے اُستاد، جس نے خود سیکھا ہو۔

تَـرْجُمَة: صاحباں کی آنکھیں عاشقوں کے لہو میں نہا رہی تھیں اور ان سے لہو کا قرض وصول رہی تھیں۔ جتّی کے ماتھے پر زہرہ اور مریخ چمک رہے تھے اور وہ تجربہ کار اور عطائیوں کا خون کر رہی تھی۔

لَکّوں پیراں توڑی لہنگا پھب رہیا شرمگاہ تاں کیہ بیان چھائیاں دے

سورج چڑھیا جتّی مولا شاہ سائیں روشن جگ ہے نال روشنائیاں

دے

مُشکل الفاظ: لَکّوں: واحد لک، کمر۔ پھب: سج، جچنا۔

تَـرْجُمَة: کمر سے لے کر پاؤں تک لہنگا سج رہا تھا۔ اس کی شرمگاہ اور ٹانگیں بیان سے باہر ہیں۔ اے مولا شاہ سائیں! وہ جتّی (صاحباں) گویا چڑھتا ہوا سورج تھی جس کے حُسن کی روشنی سے سارا جہان روشن ہو گیا ہے۔

دربیان واپس آمدن لبّھو حجّام از شہر کھیوا و انتظام شادی طاہر

(لبّھو حجام کے شہر کھیوا سے واپس آنے اور طاہر کی شادی کے

انتظام کا بیان)

جہڑے کم آیا لبھو کم کر کے وَل چندھڑاں کھیویوں دھایا اِی

پینڈا واٹ مکائیکے جا وڑیا مِل کے طاہر نوں حال سنایا اِی

مُشکل الفاظ: دھایا: چلا گیا، روانہ ہوا۔واٹ: راستہ۔

تَرجُمَۃ: لبھو جس کام کے لئے آیا تھا وہ اس کام کو سرانجام دے کر کھیوا گاؤں سے چندھڑوں کی جانب چل پڑا اور وہ تمام فاصلہ طے کر کے جب اپنی منزل پر پہنچ گیا تو اس نے طاہر کو تمام حال حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ ساری صورتحال کہہ دی۔

لبھو آکھے صفت چودھری ربّ کریئے جس نے زمین اسمان بنایا اِی

حُسن جتّی دا دَساں میں کیہو جیہا گویا چند نکل گھٹوں آیا اِی

مُشکل الفاظ: چند: چاند۔گھٹوں: گھٹا سے۔

تَرجُمَۃ: لبھو حجام کہنے لگا کہ اے چودھری! صفت تو اس خدا کی کرنی چاہیے کہ جس نے یہ زمین اور آسمان بنایا ہے اور صاحباں کے حُسن کے متعلق بھی میں کیا کہوں کہ وہ کیسا ہے؟ گویا یوں سمجھئے کہ جیسے گھٹا سے چاند نکل آیا ہو یعنی وہ انتہائی حسین وجمیل ہے۔

جہڑا فرشتہ بنا گیا صاحباں نوں مُڑ کے پھر نہ زمین تے آیا اِی

دِتا نائی نوں نقد کجھ صفت سُن کے جامے وِچ نہ جٹ سمایا اِی

مُشکل الفاظ: جامے وِچ نہ جٹ سمایا: جامے وِچ نہ سمانا، انتہائی خوش ہونا، پھولے نہ سمانا۔

تَرجُمَۃ: معلوم ہوتا ہے کہ جو فرشتہ صاحباں کو بنا کر چلا گیا ہے وہ دوبارہ اس زمین پر نہیں آیا۔ جب طاہر حجام کے منہ سے اپنی ہونے والی دلہن کے حسن کی اسقدر تعریف سنی تو اس نے حجام کو کچھ نقدی دی اور وہ انتہائی خوش ہو کر پھولے نہ سماتا تھا۔

نالے میل دے دن پنج ست رہ گئے چندھڑ طاہر نوں تیل

چڑھایا اِی

رل کے پُھپھیاں تائیاں چاچیاں نے سالو تان

کے کھارے بٹھایا اِی

مُشکل الفاظ: میل: شادی پر آئی ہوئی عورتیں، مہمان۔ تیل چڑھایا: تیل چڑھانا، شادی بیاہ کی رسم، جس میں دولھا اور دلہن کو شادی سے پانچ یا سات روز پہلے تیل ملتے ہیں۔ سالو: سرخ رنگ کا ایک کپڑا جو دلہن اوڑھتی ہے، شال۔ کھارے: شادی کی ایک لوک رسم، تیلیوں کا چوکونہ ٹوکرا (جس پر دولھا کو نہلاتے ہیں)۔

تَرجُمَہ: اور پھر شادی پر مہمانوں کے آنے میں پانچ، سات روز تو رہ گئے تھے۔ تو چندھڑ طاہر کو تیل چڑھایا گیا۔ اس کی پھوپھیوں، تائیوں اور چچیوں نے اس پر شال تان کر اُسے کھارے پر بٹھا دیا۔

آں گوڑے ماں گوڑے گاؤن کُڑیاں سر تے دہی تے تیل چھوہایا اِی

مالاں نین دے ہتھ وِچ چھنّا پھڑیا کسے روپیا کسے پیسہ پایا اِی

مُشکل الفاظ: آں گوڑے ماں گوڑے: مشہور لوک گیت کے شروع کے بول جو اکثر ایسے ہی شادی کے موقع پر گایا جاتا ہے۔ چھوہایا: ڈالا۔ مالاں: نائن کا نام۔ چھنّا: پیالے جیسا دھات کا برتن۔

تَرجُمَہ: تمام لڑکیاں آں گوڑے ماں گوڑے کا گیت گانے لگ گئیں اور طاہر کے سر پر تیل اور دہی ڈالا گیا۔ مالاں نائن نے اپنے ہاتھوں میں چھنّا پکڑ لیا، کسی نے اس میں روپیہ ڈالا اور کسی نے ایک پیسہ۔

جھنڈا ماشکی مشک لے آن پوہتا دھار بنّھ کے پانی دھایا اِی

شہانے ڈومنیاں گھوڑیاں گاؤندیاں نیں تار گِدّا اُدمّ پکّا وجایا اِی

مُشکل الفاظ: ماشکی: بہشتی، پانی بھرنے والا۔ پوہتا: پہنچا۔ بنّھ کے: باندھ کر۔ شہانے: لوک گیت۔ گھوڑیاں: واحد گھوڑی، بیاہ شادی کے لوک گیت۔ گِدّا: تالی

جو بیاہ شادی کے موقع پر ڈھولکی کی تھاپ پر ڈالا جاتا ہے۔

تَـرْجُمَة: جَھنڈا ماشکی بھی اپنا مشکیزہ لے کر آن پہنچا اور اس نے دھار باندھ کر پانی ڈالنا شروع کیا۔ کمی کمین عورتوں نے شہانے اور گھوڑیاں گانی شروع کر دیں اور اُدمّ کی پکّی سُروں پر گِدّا شروع کر دیا۔

طاہر جٹ نوں گانڑے بنّھ وٹنے مبارکباد اِک دوجے سُنایا اِی

دن اَگلے اگلیر ڑے لا مہندی وَٹنے طاہر دا روپ وَٹایا اِی

مُشکل الفاظ: گانڑے: گانا، دوڑا۔ کنگنا، گجرا، جو کلائی پر باندھتے ہیں۔ اگلیر ڑے: اگلا، اُس سے اگلا، قدرے آگے والا، پہلا، پرانا۔ وَٹنے: وٹنا، اُبٹن۔

تَـرْجُمَة: طاہر جٹ کو گانا (دوڑا) باندھ دیا گیا اور ایک دوسرا مبارکباد سنانے لگا۔ اس نے قدرے آگے والے دن اسے مہندی لگا دی گئی اور اُبٹن سے طاہر کے روپ میں نکھار آ گیا۔

رَل کے رات نوں گھوڑیاں گاوَندیاں رَتّاں گیت اِک تو اِک سوایا اِی

بن بن سانگ مخول تے کرن ٹھٹھا اِک دوجی نوں دوجی ہسایا اِی

مُشکل الفاظ: سوایا: سوا گنا، کافی زیادہ۔ سانگ: سوانگ، بہروپ، کسی کی نقل کرنا، بھیس، ڈرامہ۔ مخول: مذاق۔

تَـرْجُمَة: رات کو تمام عورتیں مل کر بیاہ شادی کے گیت گانے لگ گئیں۔ جو کہ ایک سے ایک بڑھ کر تھا اور انہوں نے سوانگ بھر بھر کر خوب ہنسی مذاق کیا اور ایک دوسری نے ایک دوسرے کو خوب ہنسایا۔

کوئی کشمیری دا سانگ لاکرے گلّاں ہتایور وَل حُکم سُنایا اِی

کوئی چوڑھے تے جٹّی دا سانگ بنی کسے سانگ جولاہے دا لایا اِی

مُشکل الفاظ: چوڑھے: چوڑھا کی جمع/چوہڑا، بھنگی، خاکروب۔ وَل: طریقہ، خوب، جانب۔

تَـرْجُمَة: کسی نے کشمیری کا سوانگ رچاتے ہوئے باتیں کیں اور ہتایور کی طرح بہت خوب حکم سُنایا ہے اور کسی نے بھنگی اور جاٹ کا خوب سوانگ رچایا اور کسی نے جولاہے کی خوب نقل اُتاری۔

کوئی سانگ شرابیاں پی لاوے بن کے کنجری کسے بھرمایا اِی
کوئی اَنّھا حافظ بن کے ختم دیندی کسے قاضی بن مسئلہ سنایا اِی

مُشکل الفاظ: بھرمایا: لبھایا، اَنّھا: اندھا، نابینا۔

تَـرْجُمَة: کوئی شراب پی کر شرابیوں کا سوانگ اُتار رہی تھی اور کسی نے طوائف (کنجری) بن کر خوب دل لبھایا۔ کوئی اندھا حافظ بن کر ختم دیتی تھی تو کسی نے قاضی بن کر خوب مسئلہ سنایا۔

کوئی ساہنسیانی بن کے خیر منگدی کسے جھڑکدے خیر نہ پایا اِی
کوئی بنی راجا کوئی بنی پرجا کسے مُجرم بن سیس نوایا اِی

مُشکل الفاظ: ساہنسیانی: ساہنسی کی تانیث، ایک قوم، کمی کمین۔ خیر: نیک، خیرات۔ پرجا: رعایا، عوام۔ سیس: سر، نوایا: جھکایا۔

تَرْجُمَة: کوئی ساہنسیانی بن کر بھیک مانگ رہی تھی اور کوئی اسے جھڑکتا اور بھیک نہ دیتا تھا اور کوئی راجا بنی تو کوئی اس کی رعیت اور کوئی مجرم بنی اور اپنا سر جُھکا دیا۔

سور داس بن کے کوئی شبد پڑھدی کسے برہمن بن تلک لگایا اِی
کوئی اَنّھا بن کے ڈِگی دوسری تے کسے پھٹے مونہہ آکھ سنایا اِی

مُشکل الفاظ: شبد: لفظ۔ بچن: سکھوں کے بھجن، مناجات، کلمات۔

تَـرْجُمَة: کوئی سورداس بن کر بھجن پڑھتی اور کسی نے برہمن بن کر اپنے ماتھے پر تلک لگایا ہوا تھا۔ کوئی اندھا بن کر ایک دوسری پر گرتی تو کوئی دوسری اس کو ''پھٹے منہ کہتی'' پھٹکارتی اور لعنت ڈالتی۔

کیاں ہَسّدیاں دے بول نکل گئے کسے ہَسّدی نے لونگ کوایا اِی

کسے کسے نوں بوہت چا خوشی کیتا کسے کسے نوں بوہت اکایا اِی

مُشکل الفاظ: بول: پیشاب۔ لونگ: ناک یا ایک زیور۔ اکایا: ستایا، تنگ کیا۔

تَرجُمَہ: کئی لڑکیاں اور عورتیں اس قدر ہنسی کہ ان کے پیشاب نکل گئے اور کسی نے ہنستے ہنستے اپنے ناک کا لونگ گم کرلیا۔ کسی نے کسی کو بہت خوش کیا اور کسی نے کسی کو بہت ہی ستایا اور تنگ کیا۔

کسے کسے دا مُکھڑا چُم لیا خفا ہو نہ کسے چُمایا اِی

کسے آکھیا چُپ نی سنو بھیناں بھائیا جام خیرے باہروں آیا اِی

مُشکل الفاظ: مُکھڑا: رُخ، منہ، چہرہ۔ خفا: ناراض۔ بھائیا: بڑا بھائی، احتراماً کلمۂ تخاطب۔

تَرجُمَہ: کسی نے کسی کا منہ چوم لیا اور کسی نے ناراض ہوکر بالکل نہ چومنے دیا اور کسی نے کہا کہ اے میری بہنو چُپ ہوجاؤ شائد باہر سے بھائی جام آ گیا ہے۔

رات کتھے گئی سورج نکل پیا چند تاریاں مونہہ لُکایا اِی

مولاشاہ سائیں گیاں گھرو گھریں حاجت جھاڑے پیشاب اٹھایا اِی

مُشکل الفاظ: جھاڑے: جھاڑا، پاخانہ، رفعِ حاجت۔

تَرجُمَہ: رات کہاں چلی گئی۔ سورج نکل پڑا اور چاند تاروں نے منہ چُھپالیا۔ اے مولاشاہ سائیں! اب سبھی اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں۔ اصل میں سب کو پاخانے اور پیشاب کی حاجت نے اُٹھوالیا۔

دربیان جمع شدن برادری برشادی طاہر برائے ضیافت

(برادری کا طاہر کی شادی پر ضیافت کے لئے جمع ہونے کا بیان)

گھنڈاں گھلیاں سن جتھے چندھڑاں نے میل کُل ہویا آن جمع یارو

السّلام علیکم وعلیکم مصافحہ کردے اِک دو جے دے دوجا ہو سماں یارو

مُشکل الفاظ: گھنڈھاں: واحد گھنڈہ، گرہ، گانٹھ، شادی بیاہ کا دعوت نامہ۔ میل: شادی بیاہ پر آنے والی عورتیں وغیرہ۔ مصافحہ: ہاتھ ملانا۔ سماں: سوان۔ سُجان: جان پہچان۔

تَرجُمَہ: چندھڑوں نے جہاں جہاں بھی اپنی (طاہر) شادی کے دعوت نامے بھیجے تھے، وہیں وہیں سے سبھی مہمان جمع ہو گئے۔ ایک دوسرے کی جان پہچان کے بعد کوئی السلام علیکم کہتا تو دوسرا وعلیکم السلام کہتے ہوئے ہاتھ ملاتا یعنی وہ آپس میں بڑے پُرتپاک طریقے سے ملتے تھے۔

چاول پک رہے دیگاں کھڑک رہیاں نائی کڑچھ پھیرے جیوں کر گھماں یارو

روٹی تیار کر میل بٹھال دِتّا سبھے کھان لگے ہماں تماں یارو

مُشکل الفاظ: دیگاں: واحد دیگ۔ کڑچھ: بڑا چمچہ جو دیگ میں گھمایا جاتا ہے۔ گھماں: گھمان، ساگ گھونٹنے کا آلہ۔ میل: مہمان۔

تَرجُمَہ: چاول پک رہے تھے اور دیگیں کھڑک رہی تھیں اور حجام ان میں اس طرح کڑچھا پھیر رہا تھا کہ جیسے ساگ گھوٹنے والا آلہ پھیرتا جا رہا ہو۔ انہوں نے روٹی تیار کر کے شادی پر آئے ہوئے تمام مہمانوں کو بیٹھا دیا اور ہر کوئی کھانا کھانے میں مشغول ہو گیا۔

وَل وَل تتیاں بُرکیاں پان لگے جنہاں ماہنوآں نوں بوہتی طمع یارو

دھن جَس ہوئی جٹ جام دی جی وڈیائیاں ملک کر داخلق ہماں یارو

مُشکل الفاظ: وَل وَل: بار بار، مُڑ مُڑ کر۔ ماہنوآں: ماہنو کی جمع، آدمی۔ دھن: واہ۔ جَس: تعریف۔ خلق: خلقت۔ ہماں: ہمہ، سب۔

تَرجُمَہ: وہ لوگ جو زیادہ حریص اور طمع رکھتے تھے وہ جلدی جلدی سے روٹی توڑ مروڑ کر لقمے بنا کر منہ میں ڈالے جا رہے تھے۔ غرضکہ سب نے خوب کھایا اور جام

ویاہیاں کواریاں جنج چڑھان آئیاں اَکھاں میل سیہان گھنڈ

چائیکے جی

مُشکل الفاظ: لاگ: نیوگ، کمی کمینوں کا حقِ خدمت۔ وہاہیاں: واحد وہاہی، شادی شُدہ لڑکیاں۔ گھنڈ: گھونگٹ۔

تَرجُمَہ: اس نے تمام نیوگ لینے والوں کو نیوگ بانٹ دیئے اور تمام مانگنے والوں کو بلا بلا کر اور ہنس ہنس کر دیا۔ شادی شُدہ اور کنواری لڑکیاں بارات چڑھانے کے لئے آئیں اور تمام نے گھونگٹ اُٹھا اُٹھا کر دولہے سے آنکھیں ملائیں۔

نال کنجریاں بھنڈ تے عربی واجے تُرے آتشباز اللہ دیائیکے جی

اسوار پیادے چڑھے چار ہزار چندھڑ چڑھے کھیوے نوں گھوڑ

بھیجائیکے جی

مُشکل الفاظ: تُرے: چلے۔ اللہ دیائیکے: اللہ دیا جو کہ آتش باز تھا۔ پیادے: پیدل چلنے والے۔

تَرجُمَہ: بارات کے ساتھ ناچنے والی عورتوں (طوائفیں)، بھانڈ، عربی باجا اور ساتھ مشہور آتشباز اللہ دیہ بھی تھا۔ بارات میں شامل لوگ چار ہزار کے قریب تھے۔ جن میں کچھ گھوڑوں اور چھکڑوں پر سوار تھے اور کچھ پیدل بھی تھے۔ باراتی گھوڑے بھگاتے ہوئے کھیوے کی طرف روانہ ہوئے۔

رنجیت سنگھ چڑھیا کویا کابل اُتّے گھوڑا اٹک دے وِچ دوڑائیکے جی

مولا شاہ چلو دانا آباد سائیں آپے ڈگن گے پینڈا مکائیکے جی

مُشکل الفاظ: رنجیت سنگھ: مہاراجہ رنجیت سنگھ۔ کابل: افغانستان کا دارالحکومت۔ اٹک: دریائے اٹک، پنجاب کا ایک مشہور دریا۔

تَرجُمَہ: طاہر چندھڑ کی بارات دیکھ کر ایسے لگتا تھا کہ جیسے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اٹک میں گھوڑے دوڑ کر کابل پر چڑھائی کر دی ہو۔ اے مولا شاہ! چلو دانا آباد چلتے

ہیں۔باراتی خود ہی فاصلہ طے کر کے اپنے گھوڑوں کی باگیں روک لیں گے۔

دربیان پریشان حال شدن مرزا در جدائی صاحباں (مرزا کا صاحباں کی جدائی میں پریشان ہونے کا بیان)

دانا آباد دادا اَجے اَپڑیا نہ کیہ گزری گل جٹ دی کر میاں
جس دن مامی نے آکھیا صدقے مامی جیوندا گیا میں اُس دن تھیں
مر میاں

مُشکل الفاظ: اَجے: ابھی۔اَپڑیا: آن پہنچا۔صدقے: تصدق جاؤں۔

تَرجُمَہ: ابھی دانا آباد میں دادا پہنچا نہیں تھا کہ مرزا جاٹ پر کیا بیتی؟ اِس کا حال سناؤ۔جس دن مامی (ممانی) نے کہا تھا کہ میں صدقے جاؤں۔میں تو اسی دن جیتے جی ہی مر گیا تھا۔

شرمسار ہوکے دانا باد آیا چھکے رُکھ دِتی خیر و شر میاں
پھاہ لیا سی جٹ نے مرن بدلے پنج پیر ملے دِتا ور میاں

مُشکل الفاظ: چھکّے: کھینچے، یاد آئے۔رُکھ: درخت۔خیر وشر: اچھائی وبُرائی۔پنج پیر: مشہور پانچ پیر (خواجہ خضرؑ، بابا فریدؒ، بہاؤالدین زکریاؒ، جلال الدین بخاریؒ اور لعل شہباز قلندرؒ)۔ور: بر، رشتہ، چناؤ۔

تَرجُمَہ: اے میاں! وہ بڑا شرمسار ہوکر دانا آباد آیا ہے۔لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسے اس درخت کی خیر وشر پھر اپنی طرف کھینچ رہی ہے جہاں اس نے پھندہ گلے میں ڈال لیا تھا اور ایسے میں اسے وہاں پر پانچ پیر (خواجہ خضرؑ، بابا فریدؒ، بہاؤالدین زکریاؒ، جلال الدین بخاریؒ اور لعل شہباز قلندرؒ) ملے تھے اور انہوں نے اسے اس کا ور (بَر) بخش دیا تھا۔

بلّی بخش دِتی تھاپی پُشت لائی وصّیت جٹ کیتی عشق جر میاں
پیراں آکھیا ملے گی صاحباں تینوں ایسے خیال اُتے رہیا گھر میاں

مُشکل الفاظ: بکی: مرزا جاٹ کی مشہور گھوڑی کا نام۔ پُشت: پیٹھ۔ جر: جرنا مصدر سے، برداشت کر، سہہ۔

تَـرْجُمَة: انہوں نے مرزا کو بکی (گھوڑی) بخش دی اور اس کی پُشت پر تھپکی دیتے ہوئے، جاٹ کو وصیّت کی تھی کہ اے میاں! عشق میں سب کچھ برداشت کرو۔ پیروں نے یہ بھی کہا تھا کہ تجھے ہی صاحباں ملے گی۔ اسی خیال سے وہ گھر میں ہی پڑا رہا۔

نموجھان اُداس نت اِنج تڑفے جویں مچھیاں پانی بن سر میاں
محرم یار نہ جٹ دا کوئی دوجا واقف کار تے علم وکھر میاں

مُشکل الفاظ: نموجھان: نیم جان، افسردہ، بے حال۔ تڑفے: تڑپے۔ مچھیاں: واحد مچھی، مچھلی۔ وکھر: جدا، الگ۔

تَـرْجُـمَة: وہ بڑا اُداس اور نیم جان ہو کر اس طرح تڑپ رہا تھا کہ جس طرح مچھلیاں پانی کے بغیر ہوں۔ وہاں پر اس کا کوئی بھی تو محرم حال اور محرم راز نہ تھا اور نہ کوئی واقف تھا اور نہ اس کی بنی ہوئی کوئی کوئی جانتا تھا۔

بھیت اپنا نہ یارو کسے دِتا شیر ببر جگرا مرزا نر میاں
جہڑے اپنا دوسرے بھیت دیندے جنگے اوہناں نالوں چغل خر میاں

مُشکل الفاظ: بھیت: بھید، راز۔ نر: بہادر۔ چغل: چول، چغد، اُلو۔ خر: گدھا۔

تَـرْجُمَة: اس نے کسی کو بھی اپنے دل کا بھید نہ دیا تھا۔ اے یارو! مرزا جاٹ اصل میں شیر ببر تھا۔ وہ بڑا حوصلہ رکھتا تھا۔ جو لوگ اپنا بھید کسی دوسرے کو دے ڈالتے ہیں ان سے تو اُلو اور خر (گدھا) بھی بہتر ہیں۔

دروازے دن دا نہ پتا نہ رات پھاٹک کھڑا عدم مطلق خبرے در میاں
دروازے کُن فیکون نہ ہاڑ تپش سیال پالے ٹھر میاں

مُشکل الفاظ: دندا: کنارہ۔ عدم مطلق: قطعی نیستی، مرنے کے بعد کا عالم۔ در:

دروازہ۔پالے: پالہ سردی۔

تَـرْجُـمَة: جہاں سے ہم آئے ہیں اس کے دروازے تک کا کسی کو بھی نہیں پتا۔نہ رات اور دن کا ہی علم ہے اور نہ پھاٹک کا۔عدم مطلق کے دروازے کا بھی کسی کو کوئی علم نہیں۔کُن فیکون کے دروازے اور گرمی سردی کا بھی کسی کو کوئی علم نہیں کہ کون جلتا اور کون ٹھٹھرتا تھا۔

قید اسماواں اوّل آخر ظاہر منکھ جمدے پدما جاندے مر میاں
عشق شیطان مسٹّی بن پگڑے کیہ پنچھی اُڈن مشکل بناں پر میاں

مُشکل الفاظ: اسماواں: اسماء، اسم کی جمع، نام۔منکھ: آدمی۔پدما: پدم، گنتی، سونیل کا ایک پدم۔مسٹّی: نام رکھا گیا، نامی۔پنچھی: پرندہ۔

تَـرْجُـمَة: ان اسموں کی ہی اوّل و آخر قید ہے۔ورنہ بظاہر تو لاتعداد آدمی پیدا ہوتے اور مر جاتے ہیں۔عشق کے بغیر انسان شیطان ہے اور بال و پَر کے بغیر تو پرندے بھی نہیں اُڑ سکتے۔پھر انسان عشق کے بغیر کیا کر سکتا ہے؟

خدا رسولؐ وچ کہنا اَدراک اوکھا پنڈ جھگڑے دی گل نہ کر میاں
باہر ڈیوڑھیوں مرزے نوں پچھے کوئی کون مولا شاہ لئے خبر میاں

مُشکل الفاظ: ادراک: سمجھ، عقل، عقل سے دریافت کرنا۔اوکھا: مشکل۔پنڈ: گٹھڑی۔ڈیوڑھیوں: واحد ڈیوڑھی، گھر میں داخل ہونے سے قبل ایک راہ گزر۔

تَـرْجُـمَة: اللہ اور رسول ﷺ کے معاملے میں ادراک بڑا مشکل کام ہے۔اے میاں! یہ تو جھگڑوں کا ایک انبار ہے تم اس کی بات مت کرو۔گھر سے باہر کون ہے جو مرزا کا حال پوچھے؟ اے مولا شاہ! تو ہی اس کی خبر لے۔

دربیان آمدن برہمن گوراندِتّہ درشہر دانا آباد پُرسیدن خانہ مرزا خان را

(برہمن گوراں دِتّہ کا شہر دانا آباد میں آنے اور مرزا خان کے گھر کا پوچھنے کا بیان)

جہڑا ٹوریا سی صاحباں خط دیکے پچھاں اوہو گوراں دِتہ دادا اِی

کِتے یار ہی راہ وِچ نہ انکیا سی پینڈا واٹ اوکھا دور واہ دا اِی

مُشکل الفاظ: ٹوریا: روانہ کیا، بھیجا ہوا۔ انکیا: رُکا۔ واٹ: راستہ، پگڈنڈی۔ پینڈا: مسافت، سفر۔ اوکھا: مشکل۔

تَرجُمَہ: جسے صاحباں نے اپنا خط دے کر روانہ کیا تھا تم ذرا پچھا تو کہ کیا وہی گوراں دِتہ دادا ہے؟ وہ چلتے ہوئے کہیں بھی راستے میں نہ رُکا اگرچہ راستہ بڑا مشکل اور دشوار گزار تھا۔

حاصل کلام مرزے قاصد میل ہویا صاحب سلام پیغام دُعا دا اِی

مُہر خط تے صاحباں دی ویکھ مرزا آکھے جتّی کہ خط خدا دا اِی

مُشکل الفاظ: حاصل کلام: القصّہ، خلاصہ یہ ہے، میل: ملاقات۔

تَرجُمَہ: قصہ کوتاہ! مرزا جاٹ اور قاصد کی ملاقات ہوگئی۔ صاحب سلام اور پیغام و دعاء کے بعد جب مرزا نے دیکھا کہ خط تو صاحباں کا ہے اور اس پر مُہر بھی اسی کی لگی ہوئی ہے۔ اس نے خط کا یوں احترام کیا کہ خط صاحباں کا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے چٹھی آئی ہے۔

مجنوں وانگ چُمے مرزے چرن برہمن اَگوں رام رام آکھے دادا اِی

یار آیوں توں کھیویوں جتّھے صاحباں تیرے قدم

گھتاں اوس جا دا اِی

مُشکل الفاظ: چرن: پاؤں، قدم۔ جا: جگہ۔ گھتاں: دباؤں، چومیں۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ نے مجنوں کی طرح برہمن کے پاؤں چومے اور برہمن آگے سے رام رام (توبہ توبہ) کہنے لگا۔ اے یار! تو کھیوے سے اس جگہ سے آیا ہے کہ جہاں میری صاحباں رہتی ہے۔ میں تیرے قدم کیوں نہ چوموں؟

عشق ہور گل تے درد ہور وحدت عاشق جواریا جوئے دے وا دا اِی

لفافہ کھول کے کھرل مضمون ڈِٹّھا عاشق حکم وِچ خط وکا دا اِی

مُشکل الفاظ: وحدت: واحدانیّت: توحید۔ وا: طرز، شکل: کھرل: مراد مرزا جاٹ۔ وکا: قضا۔

تَرجُمَہ: عشق کا درد اور بات ہے اور واحدانیّت اور شے ہے۔ عاشق مجازی تو جوئے کی طرح کا ہے۔ مرزا نے لفافہ کھول کر دیکھا، مضمون پڑھا تو اس میں قضائی حکم دکھائی دیا۔

عمل کراں تے گھول کے حرف پیواں بقلم خود خط ماہ لقا دا اِی

حرف حرف کر کے بار بار پڑھدا سمجھ چیتا مارے نعرہ ہاہ دا اِی

مُشکل الفاظ: پیواں: پی جاؤں۔ ماہ لقا: چاند سے چہرے والا، محبوب۔

تَرجُمَہ: وہ کہنے لگا کہ اگر میں پوری طرح عمل کروں تو اس کے الفاظ پانی میں گھول کر پی جاؤں کیونکہ یہ الفاظ میرے محبوب نے اپنے ہاتھوں قلم سے لکھے ہیں اور پھر محبوب بھی وہ جو چاند سے چہرے والا ہے۔

نال ہنجواں دے خط بھج گیا لہنا دینا آیا لیا شاہ دا اِی

نالے پیراں دا یاد فرمان آیا نالے چیتا آیا لئے پھاہ دا اِی

مُشکل الفاظ: ہنجواں: واحد ہنجو، آنسو۔ لہنا: قرض کی وصولی۔ شاہ: امیر، مہاجن۔ پھاہ: پھندہ، خودکشی، پھانسی۔

تَرجُمَہ: وہ خط دیکھ کر اس قدر دُکھی ہوا کہ رونے لگ گیا اور سارا خط آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ اسے قرض وصول کرنے کے بجائے قرض دینا پڑ گیا یعنی لینے کے دینے پڑ گئے اور پھر اسے پیروں کا فرمان بھی یاد آ گیا اور اس کے ساتھ یہ بھی یاد آیا کہ جب وہ خودکشی کرنے لگا تھا۔

رسول برہمن نوں جان کے کھرل مرزا پتا کہڑا پُچھے کھیوے راہ دا اِی

تاریخ وار حال واچیا چندھڑاں دا نالے پتا لگا جٹی ویاہ دا اِی

مُشکل الفاظ: رسول: قاصد، پیامبر۔واچیا: پڑھا۔

تَــرْجُمَة: مرزا کھرل نے جب قاصد برہمن کو دیکھا تو سوچا کہ اب میں بھلا اس سے کھیوے گاؤں کا کیا پتا پوچھوں؟ کیونکہ اسے سب پتا تھا اور وہ یہ بھی پڑھ چکا تھا کہ صاحباں کی شادی کی تاریخ کیا رکھی گئی ہے اور چند ھڑ کس روز صاحباں کو بیاہنے کے لئے آ رہے ہیں۔

خط تقدیر قرآن عاشوریاں دا میدان فرض لڑنا قتل گاہ دا ای

زبانی دَس کجھ برہمن نوں کہے مرزا سندیسا صاحباں کوئی بے پرواہ دا ای

مُشکل الفاظ: عاشوریاں: واحد عاشورہ، 10 محرم الحرام، مراد خزن وغم، سوگ۔

سندیسا: سندیسہ، پیغام۔

تَــرْجُمَة: اس نے سمجھا کہ یہ خط تو میری تقدیر اور قرآن کی طرح مقدس ہے اور عاشورے کا میدان ہے اور اب میرے لئے لڑنا عین فرض ہے۔پھر اس نے برہمن سے کہا کہ تم کچھ مجھے اپنی زبان سے بھی بتاؤ، ہاں مجھے اس قدر تو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ خط ایک پیغام صاحباں بے پروا کا ہے۔

تیرا خط جاتا جٹ خان مرزے شکر کیتا برہمن ملاح دا ای

وچّوں اَگ بل بل اُٹھے پیار والی عاشق بر چھ دریا دے ڈاہ دا ای

مُشکل الفاظ: بر چھ: درخت۔ڈاہ: گرفت، پکڑ، جہاں تک پانی مار کر سکتا ہو۔

تَــرْجُمَة: پھر کہنے لگا کا تیرا خط مرزا جاٹ نے دیکھا تو شکر کیا اور ملاح برہمن کے تصدّق جاؤں کہ اس نے تیرا یہ خط مجھ تک پہنچا دیا ہے۔اس کے سینے میں آگ جل جل جاتی تھی کیونکہ عاشق تو ایک ایسا درخت ہوتا ہے جو دریا کی گرفت میں ہو۔

دادا ربّ رسولؐ دا واسطہ ای چھیتی دَس کہڑا دن ساہ دا ای

برہمن کہے تحمل کر ہوش جٹا مظہر عین دا غین لکا دا ای

مُشکل الفاظ: ساہ: شادی بیاہ کا مقررہ دن۔ ساہا: معین وقت۔ مظہر: ظاہر ہونے کی جگہ۔ عین: حق۔ غین: باطل، دوئی۔

تَرجُمَہ: پھر مرزا کہنے لگا کہ اے دادا! تجھے اللہ اور رسولؐ کا واسطہ ہے، مجھے جلدی سے بتا دو کہ شادی کا کون سا دن مقرر ہے؟ برہمن کہنے لگا کہ اے مرزا جاٹ! اب تم کچھ تحمل سے کام لو۔ یہ مرحلہ بڑا نازک اور حق و باطل کے ظاہر ہونے اور اس میں تمیز کرنے کا ہے۔ صبر اور ہوش سے کام لو۔

مرزا آکھدا سچ توں آکھیں دادا پُھٹ مِلدا نہیں عشق گھاہ دا اِی
بُھل جان ستے جنہوں عشق لگے ہوندا عذر نہ کوئی ولا دا اِی

مُشکل الفاظ: پھٹ: زخم۔ گھاہ: زخم۔ ولا: پیچ، چکر، زیادہ فاصلہ۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ کہنے لگا کہ اے دادا! تو سچ کہتا کہ عشق کا زخم کبھی بھی نہیں مٹتا۔ جسے عشق لگ جاتا ہے اسے ہر بات بھول جاتی ہے۔ پھر اسے کوئی عذر یا بہانہ اور ہیر پھیر کرنا یاد نہیں رہتا۔

عشق بدلے یزید بن معاویے نے سیس کٹیا دین دے شاہ دا اِی
کتھے گئی توحید تے شرع کتھے کیتا خوف نہ نبی اللہ دا اِی

مُشکل الفاظ: یزید: معاویہ کا بیٹا جس نے حضرت امام حُسینؓ کو کربلا میں شہید کر دیا تھا۔ سیس: سر۔ توحید: واحدانیت۔

تَرجُمَہ: عشق ہی کی خاطر یزید بن معاویہ نے دین و دنیا کے شہنشاہ (حضرت امام حسینؓ) کا سر کاٹ لیا۔ کہاں گئی توحید؟ اور شریعت کہاں گئی؟ انہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا بھی کچھ خوف نہ کیا۔

منکر مندا نہ منّے تے گنہگار جو کجھ حکم سردار سپاہ دا اِی
یار کسے رن زمین نہ دولت دا اند مذہب فعل نہ عشق صلاح دا اِی

مُشکل الفاظ: منّے: ماننا، راضی ہونا۔ رن: عورت، جنگ۔ مندا: بُرا۔ فعل:

کام، کردار۔ سپاہ: لشکر۔

تَرجُمَہ: جوکوئی منکر ہوتو بہت ہی بُرا ہے اور اگر نہ مانے تو گنہگار رہوتا ہے کیونکہ لشکر کے سردار کا حکم ماننا ہی پڑتا ہے یہ زمین، دولت اور عورت کسی کی بھی یار نہیں ہوسکتیں۔ عشق کے مذہب میں صلاح کا کوئی دخل نہیں ہے۔

چھانویں والے دے مگر پرچھاواں رہندا مسٹّی سایا نہ باد صبا دا اِی

مولا شاہ کوئی سیالاں دیاں دَس خبراں رات کہڑی دن وقت ڈھکا دا اِی

مُشکل الفاظ: والے: جسم۔ مسٹّی: نام رکھنا، نامی۔ بادصبا: صبح کی تازہ ہوا۔ ڈُھکا: بارات کا لڑکی والوں کے گھر پہنچنے کا فعل اور حالت۔

تَرجُمَہ: اگرچہ جسم کے پیچھے سایہ رہتا ہے مگر بادصبا کا کوئی سایہ نہیں اور نہ اس کا کہیں نام ونشان ہی دکھائی دیتا ہے۔ اے مولا شاہ! تم اب کوئی سیالوں کی خبر بتاؤ کہ بارات کا لڑکی والوں کے گھر پہنچنے کا فعل اور حالت کیا ہے؟ کون سا دن ہے اور رات کون سی ہے؟

دربیان کلام برہمن گوران دِتّہ (برہمن گوراں دِتّہ کے کلام کرنے کا بیان)

چھیتی نال آویں لیکے نال دادا زبانی حکم ایہہ صاحباں سلطان دا اِی

ڈھکا حال باقی وِچ لکھیا سیالاں ویاہ کرنا بڑی شان دا اِی

مُشکل الفاظ: سلطان: بادشاہ، شہنشاہ۔ ڈھکا: چُھپا، خفیہ۔ جملہ۔

تَرجُمَہ: برہمن گوراں دِتّہ نے مرزا سے کہا تھا کہ اے مرزا جاٹ! سُلطان صاحباں میرے لئے زبانی حکم یہ بھی ہے کہ آتے وقت مرزا کو اپنے ساتھ لے کر آنا۔ باقی جو جملہ صورتحال تھی وہ خط میں لکھ دی گئی ہے کہ سیالوں نے بڑی دھوم دھام سے شادی کرنی ہے۔

جے توں پہنچیوں نہ جتّی موہرا کھا سی یار بڑا خطرہ اوہدی جان دا اِی

جنج چندھڑاں دی سنیا بوہت آسی بڑا پئے گا کم گھمسان دا اِی

مُشکل الفاظ: موہرا: زہر۔ گھمسان: بھیڑ، ہجوم۔

تَرجُمَہ: اگر تو وہاں پر نہ پہنچا تو پھر صاحباں زہر کھالے گی۔ اے یار! اس کی جان کا بھی بڑا خطرہ ہے۔ سُنا ہے کہ چندھڑوں کی بڑی بھاری تعداد میں بارات آئے گی اور بڑے گھمسان کا کام پڑے گا۔

جام جٹ سردار ہے چندھڑاں دا مالک کھیوا وی وَسوں ویران دا اِی

مولا! ہور کیہ سیالاں دی خبر دَساں حال خط وِچ زمین اَسمان دا اِی

مُشکل الفاظ: ہور: اور، مزید۔ دَساں، واحد دس، بتاؤں، بتانا۔

تَرجُمَہ: جام جٹ چندھڑوں کا سردار ہے اور اب کھیوا کا بھی وہی مالک بننے والا ہے اور سب کچھ ویران کر کے رکھ دے گا۔ اے مولا! میں اب اور سیالوں کی کیا خبر بتاؤں، باقی خط میں سبھی تو زمین و آسمان کی باتیں لکھ دی گئی ہیں۔

سوال برہمن بحضور مرزا خان (برہمن کا مرزا خان کے حضور سوال کرنا)

عاشق معشوق توں تے میں فرض کیتا نام کہڑی بلا دا عشق ہے جی

پاک مدینہ شہر پاک لوکاں دا کیوں گنہگار دا کیوں شہر دمشق ہے جی

مُشکل الفاظ: فرض کیتا: فرض کیا۔ تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کیا۔ دمشق: عراق کا مشہور شہر یزید کا دارالحکومت تھا۔

تَرجُمَہ: عاشق اور معشوق تو تُو ہے اور میں نے یہ تسلیم کیا مگر یہ تو بتاؤ کہ عشق نام آخر کس بلا کا ہے؟ اور یہ مدینہ شریف کیوں شریف اور پاک لوگوں کا شہر ہے اور دمشق گنہگار لوگوں کا شہر کیوں ہے؟

دُشمن اَگ پانی آپس وِچ آکھن پانی وِچوں برق آتش لشک ہے جی

قول انسان خدا کے من خدا جی واحد کون دوجا تیجا رشک ہے جی

مُشکل الفاظ: آتش: آگ۔لشک: چمک۔برق: بجلی۔ تیجا: تیسرا۔

تَـرْجُمَة: سبھی کہتے ہیں کہ آگ اور پانی آپس میں سخت دشمن ہیں۔پانی کے بیچ میں سے بجلی اور آگ کی چمک دکھائی دیتی ہے۔انسان کو اللہ کا فرمان کیوں ماننا ہی پڑتا ہے؟وہ تو انسان کے من میں ہے۔کون واحد ذات ہے؟کوئی دوسرا یا تیسرا اس کا شریک (ثانی) نہیں۔

موجودات وچ شک اک دوسرے تے عدم مطلق کی کون بن شک ہے جی

مولا شاہ ایک ماشکی کھوہ دوجا تیجی کندھے تے پانی دی مشک ہے جی

مُشکل الفاظ: موجودات: کُل کائنات، جہان۔تیجی: تیسری۔مشک: مشکیزہ۔بن شک: بناں شک، بلاشُبہ

تَـرْجُمَة: کُل کائنات عالم پر تو ایک دوسرے کو شک ہے مگر عدم مطلق کے متعلق کون ہے جسے شک ہے؟اے مولا شاہ! ایک مشکیزے والا ہے اور دوسرا کنواں ہے اور تیسرا کاندھے پر مشکیزہ رکھا ہوا ہے۔

جواب مرزا خان مخاطب بطرف برہمن پرمہنس جی (مرزا خان کا برہمن پرمہنس کے لئے جواب)

اِک انسان دوجا تپ کھنگ تیجی چوتھا یار مسٹمی سر پیڑ ہے کیہ؟

سنڈھا ایک ذبح کر کے بیرے کریئے خون نکلے نہ نکلیا شیر ہے کیہ؟

مُشکل الفاظ: تپ: تاپ، بخار۔کھنگ: کھانسی۔سنڈھ: سانڈ کی تانیث۔شیر: دودھ۔بیرے: ٹکڑے۔

تَـرْجُمَة: ایک انسان ہے دوسرے بخار اور تیسرا کھانسی ہے اور چوتھا نام کا سر درد ہے۔یہ کیا ہے؟ایک سانڈھنی ذبح کر کے اس کے ٹکڑے کر لئے جائیں تو اس میں

سے خون نکلتا ہے، دودھ کیوں نہیں نکلتا؟

برہمنڈ مقید عناصر چارے پنجویں جوت وچ تیرے سریر ہے کیہ؟
تارے ٹھدے چند سورج عکس پانی تیری میری وچ عقل تقریر ہے
کیہ؟

مُشکل الفاظ: برہمنڈ: برہماانڈ، برہم کا انڈا جس سے ساری کائنات بنی۔ مقید: قید میں۔ جوت: روشنی، چمک۔ سریر: جسم۔ عناصر چارے: چار عناصر (آگ، ہوا، پانی اور مٹی)۔

تَرجُمَہ: یہ تیرے جسم اور وجود میں چار عنصروں کی قید اور پانچویں چمک کیا چیز ہے؟ ستارے ٹوٹتے ہیں اور چاند کا عکس جو پانی میں دکھائی دیتا ہے اس کے بارے میں تیری اور میری عقل میں کیا آتا ہے؟

دریا گنگا جمنا تیرتھ نام کہا پرمیشور پدم خدا انحد نیر ہے کیہ؟

مولا شاہ گل برہماں سچ پچھیں صاحباں یار سوہنی ہیسی ہیر ہے کیہ؟

مُشکل الفاظ: گنگا: ہندوستان کے مشہور دریا کا نام۔ جمنا: ایک دریا کا نام جو بھارت میں ہے۔ تیرتھ: گھاٹ، ہندوؤں کی پاک جگہ، جو دریا کے کنارے واقع ہے۔ پرمیشور: خدا۔ پدم: کثرت۔ انحد/انہد: اللہ تعالی، بے شمار، لاتعداد۔ نیر: پانی۔

تَرجُمَہ: دریائے گنگا جمنا اور تیرتھ کا نام کیا ہے؟ پرمیشور پدم خدا اور بے شمار پانی کیا ہے؟ اے مولا شاہ! برہمنوں کی بات کے متعلق سچ پوچھو تو یہ ہے کہ صاحباں اچھی معشوق ہے، سوہنی اور ہیر کیا ہیں؟

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

ڈھڈ بھرے بن روٹی نہ گل آوے مزاج بُھکھیاں صوفیاں زچ ہے جی

کثرت وحدت حقیقت طریقت ہے جے چول شرع تے معرفت

پچھ ہے جی

مُشکل الفاظ: زِچ: عاجز، تنگ، بے بس۔ کثرت: زیادتی، بہتات۔ طریقت: راہ، تصوف کا علم، تزکیہ باطن۔ چول: چاول۔ پچھ: اُبلے ہوئے چاولوں کا پانی، آشِ برنج۔

تَرجُمَہ: اگر پیٹ بھر کر روٹی نہ ملے تو پھر کوئی بات نہیں آتی۔ بھوکے صوفیوں کا مزاج بے بس و عاجز ہے کہ کثرت وحدت اور حقیقت وطریقت اگر شریعت کے چاول ہیں تو معرفت آشِ برنج ہے۔

جتھے لگے مایا آپے لتھے اوکھی اوہو تھاں کروا پچ پچ ہے جی

ہتھ مونہہ کالے لالاری لوہار دے جی اَکھ دُبر لگے بُری مرچ ہے جی

مُشکل الفاظ: پچ پچ: لیس دار ہو جانا۔ لالاری: کپڑے رنگنے والا۔ دُبر: مقعد، جائے پاخانہ۔

تَرجُمَہ: جہاں کہیں مایا لگ جائے وہیں سے خود بخود نہیں اُترتی۔ کپڑے رنگنے والے اور لوہار کے ہاتھ پاؤں کالے ہوتے ہیں اور مرچ اگر زیادہ کھالی جائے تو آنکھ اور پیٹھ میں مرچیں لگتی ہیں۔

بندوقاں تلواراں سپاہیاں نوں ہون بخشش صوبیدار سردارنوں کرچ ہے جی

رنگ گُلھر اں تے وِچ مہندی ہوندا رنگ اکھنوٹ سک ریٹھڑے

بر چھ ہے جی

مُشکل الفاظ: کرچ: سیدھی تلوار۔ گُلھر: ایک قسم کا پودا۔ اکھنوٹ: اکھروٹ، اخروٹ۔ سک: چھلکا۔ ریٹھڑا: ایک قسم کا درخت اور اس کا پھل۔ بر چھ: درخت، رُکھ۔

تَرجُمَہ: بندوقیں اور تلواریں سپاہیوں کو بخشی جاتی ہیں اور صوبیدار (ایک فوجی

عہدہ) جو کہ سردار ہوتا ہے۔ اُسے (کرچ) سیدھی اور عمدہ تلوار دی جاتی ہے۔ گلھڑوں اور مہندی میں رنگ ہوتا ہے اور اخروٹ اور ریٹھے کے چھلکے میں بھی ہوتا ہے۔

کتخدا نہ خون دریا ٹھاٹھاں شوخی کردی پھرے لچھ لچھ ہے جی
نکلے اُڈنا جدوں لڑے بوہتیاں نوں عشق اُڈنا سپ اِس ورمی وِچ ہے جی

مُشکل الفاظ: کتخدا: کدخدا، صاحبِ خانہ، مالک، خاوند، شوہر۔ لچھ لچھ: لُس لُس۔ اُڈنا: اُڑنے والا سانپ جو کہ بڑا زہریلا ہوتا ہے۔ ورمی: سوراخ، سانپ کا بل۔

تَرجُمَہ: نہ مالک ہے اور نہ ہی خونِ دریا (صرف) لہریں ہی ہیں جو لس لس کرتی ناز نخرے کرتی پھرتی ہے۔ جب بھی اُڑنے والا سانپ نکلے گا تو وہ بہت سے لوگوں کو لڑ (کاٹے گا/ڈنگ مارے گا) جائے گا یہ عشق بھی گویا ایک اُڑنے والا سانپ ہے جو کہ اس سوراخ میں رہتا ہے۔

کھڈاری گُلّی ڈنڈے بیٹھاں اُٹھے ہوندے میری دولی لینڈے کلّہ گج ہے جی
کوڈاں ذات باگھی گھٹی کوکا کوڈا میل سکے بھری چھیکل رچ ہے جی

مُشکل الفاظ: کھڈاری: کھلاڑی۔ باگھی: ایک پنجابی لوک ناچ کوڈاں۔ کوڈیاں، کھیلنے کی چیز ہے۔ کوکا کوڈا: ڈبوں والا کھیل۔

تَرجُمَہ: گُلّی ڈنڈے کے کھلاڑی ایک دوسرے سے لڑتے بھڑتے ہیں۔ میری اور دوسرے نمبر پر آنے والے کھلاڑی اپنا کھیل جاری رکھتے ہیں۔ کوئی کوڈیاں اور کوئی کوکا کوڈا کھیل رہا ہے، ان کھیلوں کا تعلق سکے رشتوں جیسا ہے۔ ہر کوئی کھیل کود اور ناچنے میں مصروف ہے اور کسی کو کسی کے معاملے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

الحمدللہ مومن ہندو جے نندی جدوں آوندی کسے نوں نچھ ہے جی
چکورا ڈیہہ تھک لوٹ کے ڈگے دھرتی چند دور سارے بوہت اِچ

ہے جی

مُشکل الفاظ: الحمد اللہ: سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جے نندی: بھگواں زندہ باد۔ نچھ: چھینک۔ چکورا: چکور، ایک پرندہ جو چاند کا عاشق ہے۔ اِچ: فرق، فاصلہ، چند۔

تَرجُمَہ: مومن، مسلمان کو چھینک آئے تو وہ الحمد اللہ کہتا ہے یا رو ہندو جے نندی بولتا ہے۔ چکور اُڑان کے بعد جب تھک کر چور ہو جاتا ہے تو زمین پر آ گرتا ہے، کیونکہ چاند بہت دور فاصلے پر ہے یعنی ان کا وصال (ملاپ) نہیں ہو سکتا، دونوں کے مابین بڑا فرق ہے۔

کوتاہ قد نہ بیڑے جنگی نام لگ دا، لگ دا اوہدا جو میچ نال میچ ہے جی

مرزا لوہا اَتے مقناطیس صاحباں کشش یاردی یارنوں کھچ ہے جی

مُشکل الفاظ: کوتاہ قد: ٹھگنا، چھوٹے قد والا۔ میچ: ناپ، جوڑ۔

تَرجُمَہ: جو کوتاہ قد ہو فوج میں اس کا نام درج نہیں ہوتا یعنی بھرتی نہیں ہوتا۔ بھرتی وہ ہوتا ہے جس کا قد کاٹھ پورا ہو۔ مرزا جاٹ لوہا تھا اور صاحباں مقناطیس۔ تبھی تو یار کو یار کی کشش ہوتی ہے۔

باجھ ہلاں دے زمین نہ پھولی جاندی پٹونی ہوندی ناہیں بناں کچ ہے جی

فارسی، عربی، انگریزی بن ترجمے دے سمجھ پنجابی نہ کتوں لئے پُچھ

ہے جی

مُشکل الفاظ: باجھ: بنا، بغیر۔ پٹونی: برابر۔ کچ: جلا ہے کا بُرش۔

تَرجُمَہ: ہل کے بغیر زمین کو پھولا نہیں جا سکتا۔ اس طرح جُلاہے کی تانی بھی سیدھی (برابر) نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس پر ان کا بُرش استعمال نہ کیا جائے۔ فارسی، عربی اور انگریزی بغیر ترجمے کے سمجھی نہیں جا سکتیں کیونکہ یہ کوئی پنجابی (گھر کی) زبان نہیں ہے کسی سے پوچھ لینا چاہیے۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

درمیاں پُرکھ میہریاں بَرزَخ کہڑا رقاں گُتّاں مرداں ڈاڑھی مُچھ ہے جی

حیوانات انسان دے وِچ برزخ مولاشاہ سائیں باندر ریچھ ہے

جے

مُشکل الفاظ: پُرکھ: آدمی، انسان۔ میہریاں: میہری کی جمع، ماشکنیں۔ بَرزَخ: مصیبت و آرام کا درمیانی درجہ، دوزخ اور بہشت کی درمیانی جگہ جسے اعراف کہتے ہیں۔

تَرجُمَہ: عورت اور آدمی کے درمیان برزخ کون سا ہے؟ جبکہ مرد اور عورت کی پہچان یہ ہے کہ عورتوں کی چوٹیاں ہوتی ہیں اور مردوں کی ڈاڑھی مونچھ ہوتی ہے۔ حیوانوں اور انسانوں کے درمیان تو اے مولاشاہ! برزخ بندر اور ریچھ ہے۔ مطلب یہ کہ انسان بھی تو ایک طرح کا حیوان ہی ہے مگر ان دونوں میں فرق انسانیت ہی کا ہے۔

کلام مرزا و مقولہ شاعر (مرزا کا کلام اور شاعر کا قول)

لکھ دیاں میں خط دا جواب دادا ذرا قلم گھڑ کے کانے مٹیاں جی

شرع توحید خیر شرنوں رکھ چھکّے حیرت بُڈے جنہاں پڑھیاں پٹیاں

جی

مُشکل الفاظ: منیاں: منّی، کانے کی پوری۔ خیر: بھلائی، شر: بُرائی۔ رکھ: رکھنا۔ چھکّے: چھکّا، طاق۔ رکھ چھکّے: بالائے طاق رکھ، بھول جا، چھوڑ دے۔ بُڈے: ڈُبا دے۔ پٹیاں: پٹی، عورت کے سر کے بال، مینڈھی، تختی، باب۔ پڑھنا: ترغیب اور اشتعال میں آنا۔

تَرجُمَہ: میں نے خط کا جواب لکھنے کے لئے اے دادا! کانے کی پوری سے قلم بنایا ہے۔ شریعت، توحید اور خیر و شر کو بھول جا کیونکہ جنہوں نے یہ باب (عشق کا سبق) پڑھا ہے وہ حیرت میں ڈوب چکے ہیں۔

جس دا جی چاہے منگویں دیوے لسّی اپنی مجھیں جو بیٹھ چھڈ دا کٹیاں جی

چلو کھیوے سیالیں مولا شاہ سائیں تیل صاحباں نوں چاڑھ دیاں جٹیاں جی

مُشکل الفاظ: کٹیاں: واحد کٹی، گنا (بچھڑی/بچھڑا)۔ تیل: بیاہ شادی پر دولھا اور دلہن کو تیل لگانے کی رسم۔

تَرْجُمَۃ: جس کے گھر میں بھینس ہو اور وہ دودھ دیتی ہو وہ جسے بھی چاہے لسّی مانگنے پر دے۔ اے مولا شاہ! چلو کھیوا میں سیالوں کے گھر چلتے ہیں، جہاں جاٹ عورتیں صاحباں کو تیل چڑھا رہی ہیں۔

دربیان احوال اقوام برائے شادی برموقع روغن (قوموں کے احوال برائے شادی تیل کے موقع پر کا بیان)

کُل قوماں دیاں رنّاں اکٹھیاں ہوئیاں مل صاحباں نوں تیل چڑھاندیاں نی

ماشکناں نائناں بروالیاں کواریاں جی تیل چاڑھن خاطر آ جاندیاں نی

مُشکل الفاظ: تیل چڑھاندیاں: تیل چڑھانا۔ بیاہ شادی کی رسم، شادی سے پانچ سات روز پہلے دلہن اور دولھا کو تیل لگایا جاتا ہے۔ ماشکناں: واحد ماشکن، بہشتی، ایک قوم، ماشکی کی تانیث۔ بروالیاں: بروالا قوم کی عورتیں۔ کمین قوموں کی عورتیں جو کہ بیاہ شادی پر اکثر اکٹھی ہو جاتی ہیں۔

تَرْجُمَۃ: تمام قوموں کی عورتیں اکٹھی ہو گئیں اور صاحباں کو تیل لگانے لگیں۔ ماشکی قوم، حجام قوم اور بروالا قوم کی عورتیں جو کہ کنواریاں تھیں صاحباں کو تیل لگانے آئیں اور ایسے موقعوں پر عموماً طرح طرح کی قوم سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں اور عورتیں اکٹھی ہو جایا کرتی ہیں۔

نخرے بازاں اصیلاں کئی عشق بازاں نال نیناں دے نین لڑاندیاں نی

زیور کپڑے پا نویں جمع ہوئیاں راہ مُسافراں راہ بھلاندیاں نی

مُشکل الفاظ: نخرے بازاں: ناز نخرے والیاں۔ اسیلاں: شریف النفس، اونچے خاندان کی، اعلیٰ نسل کی۔

تَرجُمَہ: ناز نخرے والیاں اور کئی عاشق مزاج عورتیں جو کہ اعلیٰ نسل سے تعلق رکھتی تھیں وہ آنکھوں سے آنکھیں لڑانے لگیں۔ وہ سب کی سب نئے کپڑے پہن کر جمع ہوگئی تھیں اور راہ چلتے ہوئے مسافروں کو راہ بھلانے کا کام سرانجام دینے لگیں یعنی وہ اس قدر حسین وجمیل اور دلکش تھیں کہ لوگ ان کو دیکھ کر سب کچھ بھول جاتے تھے۔

کئی حاجناں تے کئی دیویاں جی میرزادیاں ڈھول کھڑاندیاں نی

تیل چھوہان سر صاحباں سلیٹیاں جی سوہاگ نویں توں نواں الاندیاں نی

مُشکل الفاظ: جاجناں: واحد حاجن، حاجی کی تانیث۔ دیویاں: نیک پاک عورتیں۔ میرزادیاں: مراسنیں۔ کھڑاندیاں: گم کر لیتی ہیں۔ چھوہان: ڈالنا۔ سیلیٹیاں: سیال قوم سے تعلق رکھنے والی عورتیں۔ سوہاگ: بیاہ شادی کا گیت۔ الاندیاں: واحد الاندی، الاپتیں، گاتیں۔

تَرجُمَہ: ان میں کئی حاجنیں اور نیک پاک عورتیں تھیں، مراسنیں ڈھول بجاتی تھیں۔ صاحباں کے سر میں سیالوں کی عورتیں تیل لگاتی تھیں اور نئے سے نیا گیت گانے لگتی تھیں۔

سروارنے کردیاں صاحباں دے نالے مرزے دی یاری جتاندیاں نی

تلک لا تلولے کھتریٹیاں جی قتل عام دا حکم چڑھاندیاں نی

مُشکل الفاظ: سروارنے: صدقہ، خیرات، وہ پیسے جو دلہن یا دولھا کے سر پر سے وار کر کسی کمینوں کو دیئے جاتے ہیں۔ تلولے: تل، مصنوعی سیاہ نقطہ، خال، نشان۔ کھتریٹیاں: ہندو کھتری کی لڑکیاں یا عورتیں۔

تَـــرْجُـمَة: وہ سب کی سب صاحباں کے سر پر سے روپئے پیسے وار وار کر کمیّوں کو دے رہی تھیں اور ساتھ ساتھ مرزا جاٹ کی یاری بھی اسے جتلا رہیں تھیں۔ کھتری قوم کی عورتیں اس قدر حسین تھیں کہ وہ اپنے چہروں پر تلک لگا کر اور بھی حسین لگ رہی تھیں گویا وہ قتل عام کئے جا رہی تھیں یعنی انہیں جو کوئی دیکھتا تھا ان پر مرمٹتا تھا۔

دوپٹے برہمنیاں اُپر بسنتی لے کے رام لُٹ پریشر بھر ماندیاں نی

مالزادیاں سُرمہ پا واہ پٹّی سُتھن چوڑیاں دار سواندیاں نی

مُشکل الفاظ: برہمناں: واحد برہمن/برہمنی۔ بسنتی: زرد رنگ، بسنت سے متعلق۔ مالزادیاں: فاحشہ عورتیں، طوائفیں؛ پٹّی: مینڈھی۔ سُتھن: شلوار، چوڑیاں دار: چوڑی دار، بلدار۔ رام لُٹ: لوٹ مار۔ پریشر: ایشور، خدا۔ بھر ماندیاں: بھر ماندی کی جمع، بہکاتیں، مائل کرتیں۔

تَـــرْجُـمَة: برہمن زادیوں نے اپنے سروں پر بسنتی رنگ کے دوپٹے لئے ہوئے تھے۔ انہوں نے رام لوٹ مچا رکھی تھی اور ایشور تک کو بہکا پھسلا رہی تھیں (دعوتِ نظّارہ دے رہی تھیں) یعنی وہ اس قدر حسین لگ رہی تھیں کہ ہر کوئی ان کے حسن سے قتل ہو رہا تھا۔ طوائفوں اور ناچنے والیوں نے چوڑی دار شلواریں پہن رکھی تھیں اور وہ بھی لوگوں پر غضب ڈھا رہی تھیں۔

گائیکاں ناز ادا کر کجریاں جی فرشتے اَنبراں تھوں ورغلاندیا نی

کہڑی صفت کریئے نائناں ماشکناں دی یاری لا کے مُکر پھر جاندیاں نی

مُشکل الفاظ: گائیکاں: گانے والیاں/والے۔ اَنبراں: واحد اَنبر، آسمان۔

تَـــرْجُـمَة: گانے والی طوائفیں اس قدر خوبصورت تھیں اور ایسا اچھا گاتی تھیں کہ آسمانوں کے فرشتوں تک کو ورغلا رہی تھیں۔ نائنوں اور ماشکنوں کی کیا صفت بیان کروں کہ وہ یاری لگا کر پھر مُکر جاتی تھیں۔

پکھی واریاں یاریاں لا کے جی دنداسا کجل لا دُکھیاں دُکھاندیاں نی

کھوجناں موچناں دھوبناں لا یاری رُس یاراں نوں واعدے پاندیاں نی

مُشکل الفاظ: پکھی واراں: پکھی وار، خانہ بدوش۔ دنداسا: دانتن: اخروٹ کی چھال جو دانت صاف کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور لب خونجو دُسرخ ہو جاتے ہیں۔ واعدے: واعدا، تکلیف، مصیبت۔

تَرجُمَہ: خانہ بدش عورتیں یاری لگا کر کاپھر لبوں کو دنداسا اور آنکھوں میں کاجل لگا کر دُکھیوں کو اور بھی دُکھاتی اور ستاتی تھیں۔ کھوجیوں، موچیوں اور دھوبیوں کی عورتیں یاری تو لگا لیتی ہیں مگر پھر رُوٹھ کر سخت تکلیف و اذیّت پہنچاتی ہیں۔

راجنیاں لوہاریاں اَتے ترکھانیاں جی اک ذات تن قوماں کہاندیاں نی

نخرے بازاں میر زادیاں لا یاری ہاسے مسخری وقت ٹپاندیاں نی

مُشکل الفاظ: راجنیاں: واحد راجنی، مستری، معماروں کی عورتیں۔

تَرجُمَہ: مستریوں، لوہاروں اور ترکھانوں کی عورتیں یہ ایک ذات ہے اور تین قومیں الگ الگ کہلواتی ہیں۔ نازنخرے والیاں اور امیر زادیاں یاری تو لگا لیتی ہیں مگر صرف ہنسی خوشی اور وقت گزارنے کے لئے۔

جنہاں مراسناں دے گھریں ڈھول ناہیں وقت شادی دے چُتّڑ وجاندیاں نی

ککّے زیناں تے شیخ زادیاں برقعے اوڑھ کے تیل سدہاندیاں نی

مُشکل الفاظ: چُتّڑ: چوتڑ۔ سدہاندیاں: مانوس کر لیتی ہیں۔

تَرجُمَہ: جن مراسنوں کے گھروں میں ڈھولک نہیں ہوتی تو وہ شادی بیاہ میں چوتڑ بجاتی ہیں۔ ککّے زئی اور شیخ قوم کی عورتیں برقعہ اوڑھتی ہیں مگر فوراً ہر کسی کو مانوس کر لیتی ہیں۔

تمکناریاں وجا کشمیراں جی فضل مہر دا مہینہ برساندیاں نی

مُشکل الفاظ: لہرا: ترنگ۔ نیارناں: واحد نیارن، نیاریوں کی خواتین (جو سونا صاف کرنے کا کام کرتے ہیں) کی عورتیں، سنار کی دکان کی نالی اور کوڑے کرکٹ میں سے سونے کے ذرّات ڈھونڈنے کا کام کرنے والے کو نیاریا کہتے ہیں۔

تَرْجُمَہ: بنگال کی عورتیں ایسی ترنگ میں بین بجاتی ہیں کہ مردوں کو مست ناگ بنا کر پٹاری میں ڈال لیتی ہیں۔ نیاریوں کی عورتیں سونے کے ذرات کوڑے کرکٹ میں سے نکال نکال کر اور اسے پھر دھو دھو کر بڑا فائدہ اُٹھاتی ہیں۔

سیّدزادیاں مجلساں لا کے جی نانی دادے دا حکم منانڈیاں نی
یاری لا قریشناں اوڑھ برقعے چڑیماراں دا روپ وٹانڈیاں نی

مُشکل الفاظ: چڑیماراں: واحد چڑیمار، چھوٹے چھوٹے پرندوں کا شکاری۔

تَرْجُمَہ: جو سیّدوں کی عورتیں ہیں وہ مجلسیں آراستہ کر کے اپنے نانے اور نانی کا حکم منواتی ہیں اور جو قریش زادیاں ہیں وہ برقعے اوڑھ کر شکاریوں کا روپ اختیار کر لیتی ہیں۔

پٹنگناں دے پٹ رانگلے جی نویں سورج نت روز رنگاندیاں نی
بلوچستانیاں تے مڑھی منگنیاں جی جھومر گھت کے یار منانڈیاں نی

مُشکل الفاظ: پٹنگناں: پٹ (ریشم) رنگے والیاں۔ پٹ: ران۔ مڑھی منگنیاں: ایک قوم۔

تَرْجُمَہ: ریشم رنگنے والی عورتوں کی رانیں بڑی رنگین ہوتی ہیں۔ وہ نت نیا سورج رنگ کرتی ہیں۔ بلوچستان اور مڑھی کے علاقے کی عورتیں بڑی وفادار ہوتی ہیں اور اپنے روٹھے ہوئے خاوند کو جھومر ڈال کر منا لیتی ہیں۔

یورپناں امریکناں انگلستاناں گویا شاہ پریاں شاہ کہانڈیاں نی
پوربانیاں بنگالناں ناز قدمی پان چبے کے حسن وٹانڈیاں نی

مُشکل الفاظ: یورپناں: یورپ (مغرب) کی رہنے والی۔ پوربا ناں: پورب کی رہنے والیاں، دریائے گنگا کے مغرب کا علاقہ جہاں کی جڑی بُوٹیاں بڑی مشہور ہیں۔

تَرجُمَہ: یورپ کی رہنے والی امریکی اور انگلستان کی عورتیں بہت ہی حسین وجمیل ہوتی ہیں اور وہ اپنے اس حسن کی وجہ سے ہی حسینوں کی سردار کہلواتی ہیں۔

ستھوتھناں پٹوالناں پہاڑناں جی ہیکاں جوڑ جھنجوٹیاں گاندیاں نی
یاری پا فرنگناں شاہ پریاں عہدے پنشاں ہور ودھاندیاں نی

مُشکل الفاظ: ستھوتھناں: ستھوئی، گاؤں گاؤں جا کر سودا بیچنے والی عورتیں۔ پٹوالناں: گنوار، دیہاتی۔ ہیکاں: واحد ہیک، آواز، سُر، آواز کو لمبا کرنا۔ جھنجوٹیاں: واحد جھنجوٹی، پہاڑی لوک گیت۔

تَرجُمَہ: بنجارنیں، دیہاتی گنوار اور پہاڑوں کی رہنے والی عورتیں خوب پہاڑی لوک گیت گاتی ہیں، لیکن تم انگریز عورتوں سے دوستی اور یاری لگاؤ تا کہ تمہارے عہدے اور پینشن میں اضافہ ہو سکے۔

لہنگے گھت کے ڈگرانیاں گجریاں جی عاشق پروں دے موئے جواندیاں نی
یاری لا ارائیاں پُھلیریاں جی کھوہاں باغاں وچ پکھے پھراندیاں نی

مُشکل الفاظ: گھت کے: ڈال کے۔ پروں: پارسال۔ پھلیریاں: پھول توڑنے والی۔

تَرجُمَہ: چلنے والی گوجریاں جب لہنگے ڈال کر (پہن کر) چلتی ہیں تو پارسال کے مرے ہوئے عاشقوں کو بھی زندہ کر دیتی ہیں اور اگر آرائیں عورتیں اور پھول توڑنے والی عورتوں سے یاری لگائی جائے تو وہ اپنے پیچھے پیچھے کنوؤں، کھیتوں اور باغوں میں پھراتی ہیں۔

بازیگرنیاں پیرناں برڑانیاں یاری لا کے کھوتے چراندیاں نی
بھیڈ کٹناں یاری لا مارن ڈاکے قلندرانیاں رچھ نچاندیاں نی

مُشکل الفاظ: بازیگرنیاں: بازی گروں کی عورتیں۔ پیرناں: پیرنی، فاحشہ عورت، ایک قوم۔ برڑانیاں: برڑ (ایک قوم) کی عورتیں۔ بھیڈ کٹناں: بھیڑوں کو کاٹنے والیاں، فاحشہ عورتیں جو مردوں سے مال بٹورتی ہیں۔

تَرْجُمَة: بازی گروں، برڑوں اور پیرنی قوم کی عورتیں اپنے سے یاری لگوا کر اپنے عاشقوں سے اپنے گدھے چرواتی ہیں اور بھیڑوں کو کاٹنے والیاں یاری لگا کر ڈاکے ڈلواتی ہیں اور قلندروں کی عورتیں ریچھ اور بندر نچواتی ہیں۔

ساہنسیانیاں چوڑھیاں چنگڑیاں جی جس من بھاندیاں دین ونجاندیاں نی

لا کے یاریاں جتیّاں گھمیاریاں جی رانجھا مرزا فقیر بناندیاں نی

مُشکل الفاظ: ساہنسیانیاں: واحد ساہنسیانی، ساہنسی (ایک قوم) کی عورت۔ من بھاندیاں: دل کو اچھی لگتی۔ ونجاندیاں: گنواتی ہیں۔

تَرْجُمَة: سانسی قوم، بھنگی قوم اور چنگڑ قوم کی عورتیں جس کسی کو بھی اچھی لگتی ہیں اس کا دین ضائع کر دیتی ہیں، گنوا دیتی ہیں۔ جاٹ قوم اور کمہار قوم کی عورتیں جس کسی مرد سے عشق کرتی ہیں انہیں رانجھا، مرزا اور فقیر بنا کے رکھ دیتی ہیں۔

راجپوتناں پردیاں وچ دّسن کھوہ کھلوّ تے رنگھڑیاں جاندیاں نی

پروہتیانیاں بھابڑیاں بھاٹڑیاں جی مسان جادو پایار بناندیاں نی

مُشکل الفاظ: کھوہ کھلوّ: کھیتوں میں کام کرنے۔ رنگھڑیاں: رنگھڑ بھابڑا ایک قوم۔ بھاٹڑیاں: بھٹی قوم کی عورتیں۔ مسان: جادو تعویز وغیرہ، ڈالنا، جن کا پرچھاواں۔

تَرْجُمَة: راجپوتوں کی عورتیں پردوں میں رہتی ہیں اور کھیتوں میں کام کرنے کے لئے رنگھڑوں کی عورتیں جاتی ہیں۔ پنڈتوں، پجاریوں اور بھابڑ قوم کی عورتیں جادو ٹونا سے مردوں کو یار بنا لیتی ہیں۔

درپائی بافناں خراساں زبردستاں جُلاہیاں تالے اُٹے جھوکاں لاندیاں نی

مہاتمیانیاں تے اچارجیانیاں جی چمیاریاں گگّے دی منتا مناندیاں

نی

مُشکل الفاظ: درپائی بافناں: سوتی کپڑا بننے والیاں۔خراسناں: خراس، آٹا پیسنے کی چکی کا کام کرنے والیاں۔جھوکاں: جھوک۔موج: لہر۔مہاتمیانیاں: مہاتما بدھ کو ماننے والیاں۔ اچارجیانیاں: استاد اور مُعلموں کی عورتیں۔ چمیاریاں: ایک قوم چمار۔ گگے: گگا پیر۔منتا: منّت ماننا۔

تَرجُمَۃ: درپائی بافوں،خراس چلانے والوں کی عورتیں نیز زورآور اور جولاہوں کی عورتیں موج اور لہر کے تابع ہوتی ہیں۔مہاتما بدھ کو ماننے والی اور مُعلموں کی عورتیں نیز چمیاریاں پیر گگا کی منّت مانتی ہیں اور عشق کا کاروبار چلاتی ہیں۔

زیور پہنن سنیاریاں ویاہ شادی یار ملے پا بچھی جھباندیاں نی
ہارنیاں تے بوریانیاں جی مال چوری دا خوب پچاندیاں نی

مُشکل الفاظ: ہارنیاں: ہاریوں (کسانوں) کی عورتیں۔بوریانیاں: بھورے رنگ کی۔

تَرجُمَۃ: سناروں کی عورتیں بیاہ شادی پر خوب زیورات پہنتی ہیں اور جب ان سے ان کا یار ملے تو یہ بغل گیری کرتی ہیں۔کسانوں کی عورتیں اور بھورے رنگ والی عورتیں چوری کا مال خوب ہضم کرتی ہیں۔

گورکھیانیاں سخت وچ کوہ قافاں جنگ ڈاڈھڑا سخت مچاندیاں نی
کونجاں گردناں مَست اَلست ناراں بیٹھاں اُتّے آیاں نہ گھبراندیاں نی

مُشکل الفاظ: گورکھیانیاں: گورکھا، گورکھ پور کے باشندوں کی عورتیں، جو کہ نیپال کے پیشہ ور سپاہی ہوتے ہیں۔کونجاں: واحد کونج۔قاز: کلنگ (ایک قسم کا سارس)۔ اَلست: روز ازل سے۔

تَرجُمَۃ: گورکھوں کی عورتیں بڑی سخت جان ہوتی ہیں اور کوہ قاف پہاڑوں میں

بھی سخت جنگ برپا کر دیتی ہیں۔ ان کی گردنیں سارس کی طرح دراز اور مست الست ہوتی ہیں نیچے اوپر آنے سے بھی نہیں گھبراتیں۔

مسلمانیاں نہاون کیوں وچ پردے ننگیاں ہو کیوں ہندنیاں نہاندیاں نی
ہِڈا کان دے کنگرانیاں کیکنانیاں بھیڈ کنٹنیاں دل دُکھی دُکھاندیاں نی

مُشکل الفاظ: کنگرانیاں: کنگرا قوم کی عورتیں۔ کیکنانیاں: کیکن: ایک خانہ بدوش قوم جو جرائم پیشہ ہوتا ہے۔ بھیڈ کنٹنیاں: فاحشہ عورتیں۔

تَرجُمَہ: مسلمان عورتیں پردے میں کیوں نہاتی ہیں اور ہندوؤں کی عورتیں بالکل عُریاں ہو کر غسل کیوں کرتی ہیں؟ کنگرا قوم اور کیکن قوم کی عورتیں نیز فاحشہ اور دلالہ عورتیں دُکھی لوگوں کو اور دُکھی کرتی ہیں۔

ترکھانیاں شکل میان تیغاں یاری پاون تاں جوہر جتاندیاں نی
بھریاں بندوقاں وانگر مونہ گھمیاریاں دے بولن چلن خاطر یاری لاندیاں نی

مُشکل الفاظ: میان: نیام۔ گھمیاریاں: کمہاروں کی عورتیں۔

تَرجُمَہ: ترکھانوں کی عورتیں مثل نیام کے ہیں اور تلواریں ہیں جب یہ یاری لگاتی ہیں تو اپنے اصل جوہر جتانے لگتی ہیں۔ اور جو کمہاروں کی عورتیں ہیں وہ بھری ہوئی بندوق کی طرح ہیں اور یہ صرف بول چال کے لئے ہی یاری لگاتی ہیں۔

تیز دارو دیاں بوتلاں راجڑیاں جی پین والیاں مسلے سمجھاندیاں نی
کار چلے نہ باجھ لوہاریاں دے عِلم وجود دیاں جھیاں پاندیاں نی

مُشکل الفاظ: دارو: شراب۔ راجڑیاں: راج (مستری) کی عورتیں۔ لوہاریاں: لوہاروں کی عورتیں۔

تَرجُمَہ: معماروں کی عورتیں تیز شراب کی بوتلیں ہیں جو ان کی پی لیتا ہے ان کے

سارے مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔ لوہاریوں کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا گویا یہ علم وجود سے ہم آغوش کرواتی ہیں۔

چوڑیاں والیاں ویناں پکڑ نازک تنگ کڑے نال حکمت ودھاندیاں نی

بھوجکیانیاں درویشناں لا یاری اللہ اللہ دا نام دھیاندیاں نی

مُشکل الفاظ: وینیاں: بانہیں۔ بھوجکیانیاں: ڈرنے والی، خدا کا خوف رکھنے والی عورتیں۔ دھیاندیاں: یاد کرتی، ذکر کرتی۔

تَرجُمَہ: چوڑیاں بیچنے والیاں نازک کلائیوں کو پکڑ کر تنگ کڑے بڑی حکمت سے چڑھاتی ہیں اور جو عورتیں اللہ کا خوف رکھتی ہیں اور درویش طبع ہیں ان سے یاری لگانی چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ کا وِرد کرتی ہیں۔

راولیانیاں بانکیاں ریگ ماہیاں لُک چھپ یاراں نال بدن لگاندیاں نی

ربانیاں تاں مارن سوہنے وِچ آسا عاشق مزاجاندا دل للچاندیاں نی

مُشکل الفاظ: راولیانیاں: راول قوم کی عورتیں۔ ریگ ماہیاں: ریت کی مچھلیاں۔ آسا: آس۔

تَرجُمَہ: راولوں کی عورتیں بڑی بانکی ہوتی ہیں اور ریگ ماہی کی طرح لُک چُھپ کر اپنے یاروں کو گلے لگاتی ہیں اور جو گانے بجانے والی عورتیں ہوتی ہیں وہ بڑی عاشق مزاج ہوتی ہیں اور عاشق مزاج لوگوں کے دل للچاتی ہیں، انہیں لبھاتی ہیں۔

بھنڈنیاں نقلاں کریاراں نوں بھنڈدیاں جی بہروپناں بہروپ کریس نواندیاں نی

نمازاں پڑھن ملانیاں گل پئیاں وِچ ستراں دے کُویاں پڑھاندیاں نی

مُشکل الفاظ: بھنڈنیاں: بھانڈوں کی عورتیں۔ بھنڈدیاں: بدنام و رسوا کرتی ہیں۔ سیس: سر۔ ستراں: ستر، پردہ۔

تَـــرْجُـــمَة: بھانڈوں کی عورتیں نقلیں کرکر یاروں کورسوا کرتی ہیں اور جوسوانگ بھرنے والی ہیں وہ سر جھکاتی ہیں۔ملوانوں (مولویوں) کی عورتیں مجبوراً نمازیں پڑھتی ہیں اور پردوں میں لڑکیوں کو پڑھاتی ہیں۔

تیلناں ہتھ پھڑ کے تاڑا روں پنجن یاری لا کے وکھڑ پڑاندیاں نی

سورج چند عکس پنڈتانیاں جن پریاں حکم وچ حکم سجاندیاں نی

مُشکل الفاظ: تیلناں: تیلیوں (تیل نکالنے والوں) کی عورتیں۔تاڑا: روئی دُھنکنے کا آلہ۔پنجن: دُھنکنا۔وکھڑ۔وکھی: پہلو۔پنڈتانیاں: پنڈتوں کی عورتیں۔

تَـــرْجُمَة: تیل نکالنے والی عورتیں اپنے ہاتھوں میں روئی دُھنکنے کا آلہ پکڑ کر روئی دُھنکتی ہیں اور یاری لگا کر عاشق کے پہلو کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہیں اور پنڈتوں کی عورتیں چاند سورج کے عکس میں جنوں اور پریوں پر حکم چلاتی ہیں۔

باگڑآنیاں نوہرناں ماروڑناں یاری پائیکے توڑ نبھاندیاں نی

ہیرے چَٹ دیاں تے ستی ہوندیاں جی لاج لُوتاں نہ لاج لواندیاں نی

مُشکل الفاظ: باگڑآنیاں: باگڑ مارواڑ (جودھپور، بیکانیر کا علاقہ) کی عورتیں۔ستی: پاکدامن عورت۔وہ عورت جو اپنے آپ کو اپنے خاوند کی لاش کے ساتھ جلا دے (ہندوؤں کی ایک بہت ہی قدیم رسم)

تَـــرْجُمَة: جودھپور، بیکانیر کے علاقے کی عورتیں اگر یاری لگاتی ہیں تو ساتھ نبھاتی ہیں۔وہ عشق ہیرا چاٹ لیتی ہیں اور اپنے خاوند کی لاش کے ساتھ ہی جل جاتی ہیں اور اپنے مردوں کو کبھی شرمندہ نہیں کرتیں، ان کی لاج رکھتی ہیں۔

ایراناں توراناں تے یورپناں بنا کے گولیاں یار چھپاندیاں ی نی

یار مندا نہ جیکر ترکناں دا خنجر نال سر وڈھ مکاندیاں نی

مُشکل الفاظ: یورپناں: یورپ کی عورتیں۔گولیاں: واحد گولی۔کنیز، خادمہ۔

تَـرْجُمَة: ایران،توران اور یورپ کی عورتیں کنیز بن کر اپنے یار کو چُھپاتی ہیں اور اگر ترک کی عورتوں کا یار بُرا نہ ہو تو وہ اپنے یار کی خاطر جان تک قربان کر دیتی ہیں۔ ان کے عشق میں خنجر سے اپنے آپ کو ختم کر ڈالتی ہیں۔

یاری گھتن بلوچناں نال جس دے چاکر رکھ کے اوٹھ چوگاندیاں نی

بھرینا ں لا یاری مقام لکھ واتے یاراں کولوں چراغ بلواندیاں نی

مُشکل الفاظ: گھتن: ڈالنا، بنانا۔ چاکر: نوکر۔ بھرینا ں: بھرائی، ایک قوم جو ڈھول بجاتی ہے۔

تَـرْجُمَة: بلوچ عورتیں جس کسی کے ساتھ عشق کرتی ہیں اسے اپنا نوکر رکھ کر اس سے اپنے اونٹ چروا تی ہیں۔ بھرائی قوم کی عورتیں جس سے یاری لگاتی ہیں اس سے اپنے گھروں میں چراغ جلواتی ہیں۔

گھر گھر پُھمیاں پیندیاں سنگ ٹُر دے نگا ہے دھونکل دیاں منتاں منواندیاں نی

روندے پھر دے نی یار کمبونیاں دے یاری لا نہ نال سواندیاں نی

مُشکل الفاظ: پُھمنیاں: فقیروں کا ناچ، رقص قلندراں۔ نگا ہے: لوک نگا ہے، ایک قوم، ایک درویش۔ دھونکل: ایک جگہ جہاں کے پیر مشہور ہیں۔ کمبونیاں: کمبوہ، قوم کی عورتیں۔

تَـرْجُمَة: یہ لوک نگاہ (درویش) اور دھونکل شریف کے پیروں کی منّتیں منواتی ہیں اور جب دھونکل شریف جانے کے لئے درویشوں کی جماعتیں روانہ ہوتی ہین تو گھر گھر رقصِ قلندراں ہوتا ہے۔ کمبوہ قوم کی عورتیں جن کے ساتھ یاری لگاتی ہیں وہ روتے پھرتے ہیں اور وہ ان کو اپنے ساتھ ہرگز سونے نہیں دیتیں۔

کاہنوواں دے چھنب چھنبیلناں جی مگھر کھائیکے سیجاں وچھاندیاں نی

کلمے گو چرنگناں رنگ لائے کجل دھاریاں سُرمے سوہاندیاں نی

مُشکل الفاظ: کاہنووان: ایک جگہ کا نام۔ چھنب/چھنھ: نشیبی زمین۔ چھنبیلزاں:

جھگڑالو، فسادی عورتیں۔ مگھ: ایک پرندہ جس کا شکار کیا جاتا ہے، بڑی مُرغابی۔ چمرنگناں: چمڑا رنگنے والوں کی عورتیں۔ کجل: کاجل۔ سوہاندیاں: اچھی لگتی ہیں، خوبصورت لگتی ہیں۔

تَرجُمَہ: کاہنووان کے نشیبی علاقے کی عورتیں بڑی جھگڑالو قسم کی ہوتی ہیں اور وہ شکار کر کے کھا کر بیج بچھاتی ہیں۔ مسلمان چمڑا رنگنے والوں کی عورتیں جب اپنی آنکھوں میں کاجل لگاتی ہیں تو اور بھی خوبصورت لگتی ہیں۔

گھگھریاں گھت محصولناں اُٹ پائی یاری لا کے میڈھے بھڑاندیاں نی

چھابے بُنھناں ڈومناں لا یاری چیت منگدیاں ڈھول وجاندیاں نی

مُشکل الفاظ: گھگھریاں: گھگھرا، گھاگرا، چھوٹا لہنگا۔ میڈھے: مینڈھیاں۔ بھڑاندیاں: ٹکرائیں۔ چھابے بُنھناں: چھابے بنانے والی عورتیں۔ ڈومناں: ڈوم، مراسی، ایک قوم جو ڈھول بجا کر گاتی ہیں۔

تَرجُمَہ: لہنگے ڈال کر محصول وصول کرنے والی عورتوں نے لوٹ مچا رکھی ہے۔ وہ یاری لگا کر مقابلہ کرتی ہیں۔ چھابے بنانے والوں اور ڈوم قوم کی عورتیں یاری لگا کر چیت کے مہینے میں ڈھول بجا کر خیرات لیتی ہیں یعنی اعلانیہ دوستی نبھاتی ہیں۔

بدّو آنیاں مکّے دے دَسن گردے اَدب آداب چھڈ اُٹ مچاندیاں نی

قصیناں گھت گھونگٹ یار ٹھگ لئے گھونگٹ وِچ تندرستیاں ماندیاں نی

مُشکل الفاظ: بدّو آنیاں: عرب کی بدّو عورتیں۔ قصیناں: قصاب کی جمع، قصاب قوم کی عورتیں۔ ماندیاں: مان دیاں، لطف اندوز ہوتی ہیں۔

تَرجُمَہ: عرب (مکّہ شریف) کی بدّو عورتیں جو مکّہ کے آس پاس رہتی ہیں وہ تمام اَدب و آداب کو چھوڑ کر لوٹ مچا دیتی ہیں۔ قصائنیں گھونگٹ نکال کر یاروں کو ٹھگ

لیتی ہیں۔وہ گھونگٹ میں تندرست وتوانا دکھائی دیتی ہیں۔

یاری لا نیلارناں رنگ دیون نیلے ہتھ مونہہ دوجے چھوہاندیاں نی

واتل آنیاں پردیساں لا یاری گس طرف کشمیر سدہاندیاں نی

مُشکل الفاظ: نیلارناں: نیلاری کی جمع ،لالاری، کپڑا رنگنے والے، نیل گر۔ چھوہاندیاں: لگاتی ہیں۔واتل آنیاں: پکھی واس ،خانہ بدوش۔کس: چلے جانا۔

تَرجُمَہ: نیل گروں کی عورتیں یاری لگا کر رنگ دیتی ہیں۔وہ اپنے نیلے ہاتھ دوسروں کو لگا دیتی ہیں۔جس سے رنگ لگ جاتا ہے خانہ بدوش اور پردیسی عورتیں یاری لگا کر کشمیر کی جانب چلی جاتی ہیں۔

تے بریٹھناں یاریاں لا کے جی اگ بال کے کھنھ تپاندیاں نی

جھابناں لواندیاں ٹوہناں لا یاری گال کوٹھیاں کھوہ بناندیاں نی

مُشکل الفاظ: بریٹھناں: ایک قوم۔کھنھ: پر، بازو۔جھابناں لواندیاں: تباہ کر دیتی ہیں۔ٹوہناں: ٹوبھا،غوطہ خور۔

تَرجُمَہ: بریٹھ قوم کی عورتیں اگر یاری لگاتی ہیں تو ایسی آگ جلاتی ہیں کہ اس میں سب کچھ تباہ ہو جاتا ہے۔غوطہ خوروں کی عورتیں یاری لگا کر کنوؤں اور جوہڑوں میں غوطہ دے دے کر مارتی ہیں۔اپنے عاشقوں سے کنویں کھدواتی اور لگواتی ہیں۔

یاری پا کے ماچھناں جھیوریاں جی کُنڈل زلفاں دے جال پھیلاندیاں نی

بے وفا کوچواناں نیونہہ لا کے مار بولیاں جی ستاندیاں نی

مُشکل الفاظ: ماچھناں: ماچھی، ایک قوم، سقہ، بہشتی۔جھیوریاں: جھیور، بہشتی، ماشکی۔نیہوں: عشق،محبت۔

تَرجُمَہ: ماچھی قوم کی عورتیں اور سقہ قوم کی عورتیں اپنی زلفوں کے پیچ ڈال کر جال پھیلاتی ہیں۔کوچوانوں کی عورتیں بے وفا ہوتی ہیں جو کہ یاری لگا کر دل کو ستاتی ہیں،دُکھ دیتی ہیں۔

بے رحم جھکیناں جلّاداں جی واقف کار نہ یار ولاندیاں نی

صورت دیونیاں راکھشاں دَس اپنی انسان جسم دا خون سکاندیاں نی

مُشکل الفاظ: جھکیناں: جھٹکا کرنے والیاں۔ ولاندیاں: ولانا، باز آنا۔ راکھشاں: راکھشش، ظالم

تَـرْجُمَة: بے رحم جھٹکا کرنے والی اور جلاّد عورتیں دوستوں اور آشناؤں کو ستانے سے باز نہیں رہتیں۔ وہ اپنی دیو اور راکھشش جیسی صورت دکھا دکھا کر انسانوں کا خون سوکھا دیتی ہیں۔ بڑی بے رحم ہوتی ہیں۔

جَل وچ جلھوڑیاں کرن موجاں آدم نال نہ نسبت رکھاندیاں نی

حوراں فرشتے مستیاں عشقوں پاک حرصوں یاری لان یا خبرے نہ لاندیاں نی

مُشکل الفاظ: جَل: پانی۔ جلھوڑا: جل مانس (ایک آبی جانور)۔ آدم: انسان۔

تَـرْجُمَة: پانی میں آبی پرندے موج کر رہے ہیں اور انہیں انسان سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ سنتے ہیں کہ حوریں اور فرشتے عشق اور حرص سے پاک ہیں کچھ خبر نہیں کہ یہ بھی یاری لگاتے ہیں کہ نہیں۔

جی کر دا یاری لائیے نال پریاں سانوں دسّدیاں نہ نیڑے آندیاں نی

یہوداں موسیٰ دے مذہب عیسائیاں عیسیٰ رافضیاں علیؓ دا نام دھیاندیاں نی

مُشکل الفاظ: رافضیاں: واحد رافضی شیعوں کو طنزاً کہتے ہیں۔

تَـرْجُمَة: دل چاہتا ہے کہ پریوں کے ساتھ یاری لگائی جائے لیکن یہ ہمیں نہ تو دکھائی دیتی ہیں اور نہ ہمارے قریب ہی آتی ہیں۔ یہودی عورتیں حضرت موسیٰ اور عیسائی عورتیں حضرت عیسیٰ اور رافضی عورتیں حضرت علیؓ کا نام لیتی ہیں۔

سونے چاندی دیاں کھانڈاں ولایتاں جی سوہنے رنگ سونے اَتے چاندیاں نی

اپنے جیہیاں نال یاری لائُن موجاں میرے تیرے نہ واقف ولاندیاں نی

مُشکل الفاظ: کھانڈاں: واحد کھانڈ، کان۔

تَرجُمَۃ: ولایت کی عورتیں تو سونے چاندی کی کانیں ہیں کیا خوبصورت رنگ ہیں اور سونے چاندی کے جسم رکھتی ہیں۔ یہ اپنے جیسے مردوں کے ساتھ یاری لگاتی ہیں اور خوب موج کرتی ہیں مگر میرے، تیرے اور واقف کار سے بھی باز نہیں رہتیں۔

مانجے پئی صاحباں کول کواریاں جی پلکے پُھٹمن تے لٹکن پراندیاں نی

دانا آباد گلاں مولا شاہ سائیں لکھیاں برہمن نہ جٹ کھرلاندیاں نی

مُشکل الفاظ: مانجے: مانجھا، دولھا اور دلہن کو شادی سے پہلے مائیں ڈالنا، مائیاں پانا، شادی کی ایک رسم۔

تَرجُمَۃ: صاحباں کو مائیاں ڈال دیا گیا اور اس کے پاس کنواری لڑکیاں بیٹھ گئیں۔ جن کے پُھندنے اور پراندے لٹک رہے ہیں۔ اے مولا شاہ! دانا آباد کی باتیں نہ تو برہمن نے لکھیں اور نہ جاٹ کھرل نے۔

دربیان خط نوشتن صاحباں مرزا را

(صاحباں کے مرزا کو خط لکھنے کا بیان)

پہلاں رباں دے ربّ دی صفت کریئے قادر مطلق جو قادراں دا

درود پدم کروڑ رسولؐ صاحباں حامی کار جو حشر نوں قاصراں دا

مُشکل الفاظ: قادراں: قدرت والے۔ پدم: سو کروڑ گنتی، کثرت، بہت ہی زیادہ۔ حامی کار: مددگار، حمایت کرنے والا۔ قاصراں: قاصر، قصر کرنے والا، کوتاہی کرنے والا، گنہگار۔

تَـــرْجُـمَة: سب سے پہلے تمام خداؤں کے خدا کی تعریف کرنی چاہیے جو کہ تمام قدرت رکھنے والوں پر قادر ہے اور پھر نبی کریم ﷺ پر لاکھوں، کروڑوں درود ہو۔ اے صاحباں! جو کہ حشر کے روز تمام گنہگاروں کی حمایت (شفاعت) کریں گے۔

لکھاں بعد درود دے جیئے میں روشن حال نیہوں عشق جو کافراں دا

پانی اَوڑ وچ کھیتاں ایوں پیندا جیویں بچیاں نوں دُدھ مادراں دا

مُشکل الفاظ: نیہوں: عشق، محبت۔ اَوڑ: خشک سالی۔ مادراں: واحد مادر، ماں۔

تَـــرْجُـمَة: اے صاحباں! درود کے بعد میں اُس عشق کا روشن حال لکھتا ہوں جو کافروں کا بھی جان جان ہے۔ خشک سالی میں پانی اس طرح کھیتوں میں پڑتا ہے جس طرح کہ بچوں کے حلق میں ماؤں کا دودھ پڑتا ہے۔

جہڑا عشق سپاہی نے پُھٹ لایا اوتھے لگے نہ پُھیہا نشادراں دا

تیرا ملن تے خط نہ اِکو جیہا، اِکو جیہا نہ پھل کیلے تے گاجراں دا

مُشکل الفاظ: پُھٹ: زخم۔ پُھیہا: پھوہا، روئی کا ٹکڑا۔ نشادراں: واحد نشادر، نوشادر۔

تَـــرْجُـمَة: جس میں جو عشق کے سپاہی نے زخم لگایا ہے۔ اُس پر نشادر کا پھوہا نہیں لگایا جا سکتا۔ تمہارا ملنا اور خط ایک جیسے نہیں ہیں۔ کیلے اور گاجر کا پھل ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔

تیرا خط کاہدا وَرکھا اَوڑ ہوئی گیا کال کشمیر دے کاشراں دا

تیرے قاصد برہمن دا لحاظ ایڈا جیوں لحاظ وزیر تے ناظراں دا

مُشکل الفاظ: وَرکھا: برکھا، بارش۔ کاشراں: کاشر کی جمع، کشمیری۔ ناظراں: واحد ناظر، محافظ، نگران۔

تَـــرْجُـمَة: یہ تیرا خط کیا ہے گویا ایک برسات تھی جو کہ خشک سالی میں ہوئی اور اس سے کشمیر کے کشمیریوں کی خشک سالی ختم ہو گئی ہے۔ مجھے تیرے قاصد برہمن کا اس قدر لحاظ ہے کہ جس طرح وزیروں اور محافظوں کا کیا جاتا ہے۔

وِچھڑ تینھوں میرے نال ایوں ہوئی ڈُب گیا جہاز جیوں تاجراں دا

بندہ نواز تیرا بندہ صاحباں میں واسا دوزخاں وچ دوہاجراں دا

مُشکل الفاظ: بندہ نواز: آقا، بندے کو نوازنے والا۔ واسا: سکونت۔ دوہاجراں: دوہاجو کی تانیث صاحباں، دوسری شادی کروانے والی۔

تَـرْجُمَة: تجھ سے جدا ہو کر میرے ساتھ اس طرح ہوا کہ جس طرح کہ کسی تاجر کا جہاز ڈوب جائے۔ اے میرے بندہ نواز! میں تو تیرا بندہ ہوں اور تیری جدائی کے دوزخ میں اس طرح زندگی بسر کر رہا ہوں کہ جس طرح کہ کوئی دوہاجو خاتون دوزخی کی زندگی بسر کرتی ہو۔

لکھیا خط میں اوڈا نہ لُطف ہوسی جہڑا لُطف حضور وچ حاضراں دا

جان جہاں حاضر ہوساں جان میری کوئی تھاں ناں یار تھیں نابراں دا

مُشکل الفاظ: نابراں: نابر کی جمع، نافرمان، باغی، سرکش۔

تَـرْجُمَة: میں نے تجھے خط لکھا ہے لیکن یہ اُس لُطف کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو کہ تیرے حضور حاضر ہو کر حاصل ہوتا ہے۔ اے جانِ جہاں! میری جان تیرے حضور حاضر ہو کر رہے گی کیونکہ اگر میں تجھ سے منہ موڑوں گا تو پھر مجھ نافرمان کی کوئی جگہ نہ رہے گی۔

یاری لائیکے نال کواریاں دے مان تان نہ رہندا اَکابراں دا

سردار کھیوے سیالاں دی صاحباں نوں کیہ سی زور ساڈا عشق لاغراں دا

مُشکل الفاظ: اکابراں: واحد اکبر، بڑا، بہادر، بزرگ۔ لاغراں: لاغر کی جمع، کمزور، معذور۔

تَـرْجُمَة: کنواری عورتوں سے یاری لگا کر صاحبِ عزت اور بزرگ لوگوں کی عزت قائم نہیں رہتی۔ سارا احترام اور مان خاک میں مل جاتا ہے۔ سردار کھیوے خاں سیال کی بیٹی صاحباں کو کیا۔ کہاں تو اور کہاں مجھ کمزور کا عشق؟ یعنی تو بادشاہزادی ہے اور میں کمزور اور بے بس ہوں۔

لیساں گھن ڈوکا دے اَگوں تینوں کر صبر جو کم ہے صابراں دا

تیری کشش بے چین دن رات کیتا چھنکار بُھلّے نہ تیریاں جھانجراں دا

مُشکل الفاظ: گھن: گھننا مصدر سے، لے لینا، لے لوں۔ ڈوکا: ڈوہکا، کھجور کا کچا پھل، کھجور کا گُچھا، بھینس کے تھنوں میں دودھ کے آخری قطرے۔

تَرجُمَہ: میں کھجور کا پھل اُتار لوں گا اور تجھے دے دوں گا کیونکہ ابھی یہ کچا ہے اور کچھ روز تجھے صبر کرنا پڑے گا تا کہ یہ پک جائے اور ایسے میں صبر کرنا ہی بہتر ہے کہ صابروں کا یہی شیوہ ہے۔ مجھے تیری کشش نے دن رات بے چین کر رکھا ہے مگر تیری جھانجروں کی چھنکار ابھی تک مجھے نہیں بھولی۔

یاری لا اَدھ وائیوں اوہ توڑے پُتر سوَر جہڑا رچھاں باندراں دا

رَناں چندھڑاں رَنڈیاں کراں گا میں کھوج ختم کرساں سیالاں ڈانگراں دا

مُشکل الفاظ: اَدھ وائیوں: درمیان میں سے، آدھے راستے کے بیچ میں سے۔ رِچھاں: رِچھ کی جمع، ریچھ۔ باندراں: واحد باندر، بندر۔ رَناں: رن کی جمع، عورت۔ رَنڈیاں: واحد رَنڈی، بیوہ، طوائف، کنجری۔ کھوج: سراغ۔ تخم: بیج، ڈانگراں: واحد ڈانگر، حیوان، ڈنگر، بیوقوف۔

تَرجُمَہ: یاری لگا کر درمیان میں سے وہی توڑتا ہے جو کہ سوَر ریچھ اور بندروں کی اولاد ہوتا ہے۔ میں تو پھر انسان کی اولاد ہوں۔ میں چندھڑوں کی عورتیں بیوہ کر دوں گا اور سیالوں کا تخم و بیج تک ختم کر ڈالوں گا۔

ہیر سیال تے جٹ سی دھیدو رانجھا صاحباں میرا تیرا ساک آندراں دا

عِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ جائز گلہ نہ سائل تونگراں دا

مُشکل الفاظ: دھیدو: رانجھا کا اصل نام، ساک: رشتہ دار۔ آندران: واحد آندر، آنت، آنتیں۔ عِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ: اللہ جسے چاہے عزّت دے اور جسے چاہے ذِلّت دے۔ سائل: سوال کرنے والا، مانگنے والا۔ تونگراں: تونگر کی جمع، مالدار۔

تَـرْجُمَة: تیری ماں نے تو مجھے جاتے ہوئے اتنا بھی نہ پوچھا کہ تو کہاں چلا ہے؟ میں کوئی درگاہ میں بیٹھے والے ملنگوں کا تو بیٹا نہیں تھا؟ آخر تمہارا قریبی رشتہ دار چودھری تھا۔ اے صاحباں! اگر میں مصوّر ہوتا تو تیری تصویر کھینچ لیتا جو آج میری دل جمعی کے کام آتی لیکن میں ایسا نہ کر سکا۔

چوری چوری لیاواں تینوں کڈھ اوتھوں مونہہ بھنّ سیالاں متکبّراں دا
مینوں ہور خطرہ اُڈ گیا ہوسی رنگ تیریاں ریشمی چادراں دا

مُشکل الفاظ: متکبّراں: واحد متکبّر، غرور کرنے والے۔

تَـرْجُمَة: میں تو چاہتا ہوں کہ تیرے تمام سیالوں کا منہ توڑ کر تجھے وہاں سے نکال کے لے آؤں۔ مجھے تو اور خطرہ ہے کہ تیری ریشمی چادروں کا رنگ اُڑ چکا ہوگا یعنی تیرے ریشم جیسے بدن کی رنگت وہ نہ رہی ہوگی۔

خط لکھ قاصد تیرے ہتھ دِتا عدم مطلق دادا واقف سبھ گھراں دا
یا مرن یا مار کے فتح کرنا مولا شاہ ایہہ کم بہادراں دا

مُشکل الفاظ: عدم مطلق: قطعی، نیستی، مرنے کے بعد کا عالم۔ دادا: اُستاد، گورو، مراد تجربہ کار قاصد۔

تَـرْجُمَة: میں نے خط لکھ کر تیرے قاصد کے ہاتھ دے دیا ہے کیونکہ دادا عدم مطلق کے تمام گھروں سے واقفیت رکھتا ہے۔ اے مولا شاہ! بہادروں کا یہی کام ہے کہ وہ مر جاتے ہیں یا مار دیتے ہیں۔

در بیان خط فرستادن خان مرزا بدست برہمن بطرفِ صاحباں

(خان مرزا کا برہمن کے ہاتھ صاحباں کی جانب خط بھیجنے کا بیان)

خط بند کر دادے دے ہتھ دِتا زبانی آکھیاں وی کئی بیتیاں جی
کھرل خدمت برہمن دی بوہت کیتی نالے اکبر شاہی موہراں دتیاں جی

مُشکل الفاظ: کھرل: مراد مرزا جاٹ۔ اکبر شاہی موہراں: شہنشاہ اکبر کا رائج سکّہ

(اشرفیاں)۔

تَرْجُمَہ: مرزا جاٹ نے خط بند کر کے دادا برہمن کے ہاتھ پکڑا دیا اور اُسے کچھ زبانی بھی اپنی آپ بیتی سنائی۔ مرزا نے برہمن کی بڑی خدمت کی اور اُسے اکبر شاہی اشرفیاں بھی عنایت کیں۔

دانا بادوں مُڑ کے برہمن کھیوے وَڑیا صاحباں نال سبھ بیتیاں کیتیاں جی
مولا شاہ درزی قطع سُتھناں کر پاڑ چیر مُڑ کے آپے سیتیاں جی

مُشکل الفاظ: قطع: قطع وبرید۔ سُتھناں: واحد سُتھن، شلواریں۔

تَرْجُمَہ: برہمن مرزا کا خط لے کر دانا آباد سے کھیوا گاؤں جا پہنچا اور صاحباں سے اُس نے سبھی ہوئی بیتی باتیں کہہ ڈالیں۔ اے مولا شاہ! درزی نے تمام شلواریں قطع وبرید کر کے اور چیر پھاڑ کر خود ہی اُن کی سلائی کر دی۔

دربیان شادی ہمشیرہ خان مرزا نام چھتّی

(خان مرزا کی بہن چھتی کی شادی کا بیان)

خان مرزے دی بھین اِک نام چھتی ویاہ اوس دا کھرلاں رَچایا اِی
شہرت صاحباں مرزے سُن کے سیال ویہرے میل کھرلاں دے نالوں ہٹایا اِی

مُشکل الفاظ: رَچایا: رچان/رچانا مصدر سے، کرنا، منعقد کرنا۔ ویہرے: ویہرن مصدر سے، مکر جانا، ناراض ہونا۔ میل: ملنا جلنا، میل جول۔

تَرْجُمَہ: خان مرزا کی ایک بہن تھی جس کا نام چھتی تھا۔ کھرلوں نے اس کی شادی منعقد کر ڈالی۔ مرزا اور صاحباں کی شہرت و رسوائی کا سن کر سیال ان سے ناراض ہو گئے اور اُنہوں نے ان سے لین دین اور میل جول ختم کر ڈالا۔

کھرل ویہر آکھن اسیں گھٹ ناہیں مرزا دوہتا اوہناں ساڈا جایا اِی
ویاہ چھتی وِچ صاحباں دے کھرل سیالاں اِک دوجے نہ دوجے بلایا اِی

مُشکل الفاظ: ویہر: ویہرن مصدر سے، ناراض ہونا، ضد کرنا۔ دوہتا: نواسہ۔ جایا: جما

،پیدا ہوا۔

تَرْجُمَہ: کھرل ناراض ہو کر کہنے لگے کہ اگر چہ مرزا اُن کا کونواسہ ہے مگر جایا جما تو ہمارا ہی ہے۔قصہ کوتاہ چھتی کی شادی کے موقع پر کھرلوں اور سیالوں نے ایک دوسرے کو ہرگز نہ بلایا۔

کاٹھی گھتی بکی اُتے خان مرزے ویکھن والیاں پُچھ پُچھایا اِی
کتھے چلیوں مرزیا ایس ویلے مولا پَچ شکار دا لایا اِی

مُشکل الفاظ: گھتی: ڈالی۔پَچ: بہانہ۔

تَرْجُمَہ: خان مرزا نے اپنی گھوڑی (بکی) پر کاٹھی ڈالی اور دیکھنے والوں نے اُس سے پوچھا کہ تو اس وقت کہاں جا رہا ہے؟ کہاں کا ارادہ ہے؟ تو مرزا نے شکار پر جانے کا بہانہ لگا لیا کہ میں شکار پر جا رہا ہوں۔

در بیان نصیحت کردن مادر خان مرزا

(خان مرزا کی ماں کا نصیحت کرنے کا بیان)

ماں آکھدی کھیوے نہ جائیں جیویں ساڈا اوہناں دا اِی وڈا ویر بچا
وڈھ سُٹّیں سیال مت دشمناں نوں ساڈے بھاء دا گھت نہ قہر بچا

مُشکل الفاظ: مت: متاں، مبادا، قیافہ، کہیں ایسا نہ ہو کہ۔ بھاء: بھاگ، بابت۔ گھت نہ: نہ ڈال۔

تَرْجُمَہ: مرزا کی ماں کہنے لگی کہ اے میرے بیٹے! تو سلامت رہے۔کھیوا گاؤں مت جانا کہ ان کا ہمارے ساتھ سخت بیر ہے اور ایسا نہ ہو کہ سیال تجھے اپنا دشمن سمجھتے ہوئے مار ڈالیں۔اے بیٹے! ہمارے نصیب میں قہر مت برپا کر۔

جتنا چِر ویاہ نہ کھڑن صاحباں اوناں چِر نہ کڈھ گھروں پیر بچا
وار سُٹاں چُلھے گھتاں صاحباں نوں ساڈی وی پائی جن گہر بچا

مُشکل الفاظ: چِر: دیر۔ چُلھے گھتاں: چولہے میں ڈالوں، بھار میں ڈالوں۔ گہر: بد

مزگی، دشمنی۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! جتنی دیر تک صاحباں کو بیاہ کر نہ لے جائیں تو اتنی دیر تک گھر سے باہر پاؤں مت نکالنا۔ میں تجھ پر سے صاحباں کو قربان کر دوں بلکہ بھاڑ میں جائے وہ کمبخت جس نے ان کے ساتھ ہماری دشمنی ڈالی دی۔

جے اوہ ست کرنی میرے کول ہووے ماراں اوہنوں دیکے زہر بچا
کراں وڈھ کے ڈکرے ست اوہدے ندی روڑھ آواں کسے نہر بچا

مُشکل الفاظ: ست کرنی: سات خاوند کرنی، عورتوں کا روزمرہ، گالی۔ ڈکرے: ٹکرے۔ روڑھ: بہا دینا، پانی میں بہا دینا۔

تَرجُمَہ: اگر وہ سات خاوند کرنے والی میرے پاس ہوتو میں اُس کو زہر دے کر ہلاک کر ڈالوں۔ اے میرے بیٹے! میں اس کے سات ٹکڑے کر کے کسی ندی یا نہر میں بہا ڈالوں۔

کم وگڑ گیا ہُن نہ سور دا ای خبراں ہوئیاں گراں سبھ شہر بچا
لکھاں ہوئے سردار لکھ ہون گے وے اَتے راوی چھاں دے نیر بچا

مُشکل الفاظ: گراں: گاؤں۔ چھاں: دریائے چناب۔ نیر: پانی۔

تَرجُمَہ: کام بگڑ چکا ہے اور اب سنور نہیں سکتا کیونکہ گاؤں گاؤں، شہر شہر اُس کی خبریں پہنچ چکی ہیں۔ اے میرے بیٹے! لاکھوں سردار ہوئے اور لاکھوں ہوں گے مگر راوی اور چناب کے پانی اُسی طرح بہتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

چوچک کھیوے دا نام بدنام ہویا صاحباں ہیر پھڑے پُٹھے پیر بچا
اوڑک زہر دیکے سیالاں ہیر ماری قبر پائی وِچ تُن کے لہر بچا

مُشکل الفاظ: پُٹھے پیر: اُلٹے پاؤں، غلط چال۔ اوڑک: آخر۔ لہر: لحد۔

تَرجُمَہ: چوچک (ہیر کا باپ) کی طرح کھیوے کا نام بدنام ہو چکا ہے اور صاحباں نے ہیر کی طرح اُلٹی چال اختیار کر رکھی ہے۔ اے میرے بیٹے! سیالوں نے آخر ہیر کو زہر دیکر مار ڈالا تھا اور اُسے جبراً قبر (لحد) میں گھسیڑ دیا تھا۔

کھیوے جا نہ واسطا ربّ دا اِی سِر تے کھڑکدی دُھپ دوپہر بچا
یاری عشق لا یار دے نال مرنا اَوّل وِچ سیالاں دُکھ ویر بچا

مُشکل الفاظ: کھڑکدی: کڑکتی۔دُھپ: دھوپ۔

تَرجُمَہ: اے میرے بیٹے! میں خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ تو کھیوا گاؤں میں مت جانا کیونکہ تیرے سر پر غضب کی دھوپ کڑک رہی ہے۔عشق کی بازی لگا کر یار کے ساتھ مر جانا تُو اے بچے! سیالوں میں اَوّل روز سے ہی بڑا بیر (دشمن) سمجھا جاتا ہے۔

راتیں سُفنا آیا اِک مرزیا وے سُن کھاں کن دھر کے ذرا ٹھہر بچا
نالے وار شُھہ پُچھاں پنڈت کولوں خفی عِلم جفر جہڑا ماہر بچا

مُشکل الفاظ: سُفنا: سپنا، خواب۔شُھہ: مبارک۔وار: دن۔پنڈت: ہندوؤں کا عالم۔خفی: پوشیدہ۔عِلم جفر: وہ عِلم جس کے ذریعے غیب کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں۔

تَرجُمَہ: رات میں نے ایک سُپنا (خواب) دیکھا ہے۔اے میرے بیٹے! ذرا ٹھہر! کان لگا کے سن لے اور پھر میں پنڈت سے جو کہ عِلم جفر کا ماہر ہے اور عِلم خفی و جلی کا جاننے والا ہے، مبارک گھڑی اور دن کا پوچھتی ہوں۔

پیار کُنجاں دا مار دا جھنگ وَل وَل نیہوں سلیٹیاں دا کوئی سحر بچا
ڈُبے روہڑے کئی مولا شاہ تارو جنگ سیالاں دے آتشی بحر بچا

مُشکل الفاظ: کُنجاں: کنج واحد، کنواری، نابالغ لڑکی، دوشیزہ۔وَل وَل: قبضہ میں لے لے کر، گھیر گھیر کر۔سلیٹیاں: سیالوں کی بیٹیاں۔سحر: جادو۔آتشی: آگ کا۔بحر: دریا۔

تَرجُمَہ: کنواری لڑکیوں کا پیار جھنگ میں گھیر گھیر کا مارتا ہے اور پھر سیالوں کی لڑکیاں تو جادوگرنیاں ہیں۔اے میرے بیٹے! یہ بڑی ظالم ہیں۔اے مولا شاہ! یہ تو ایک آگ کا دریا ہیں جس میں کئی ڈوبے اور کئی تیر اک بہہ گئے ہیں۔

دربیان کلام مادروخواب بیان کردن

(ماں کے کلام اور خواب بیان کرنے کا بیان)

غم چنتا وِچ راتیں نہ نیند آوے پچھلے پہر گئی اَکھ لگ بچا
کیہ ویکھنی آں خواب وِچ جنگل خبرے کیوں ہویا اکٹھا جگ بچا

مُشکل الفاظ: چنتا: فکر، سوچ۔ جگ: جہان۔

تَرجُمَہ: رات کو مجھے غم اور فکر میں نیند نہ آ رہی تھی اور اچانک پچھلے پہر میری آنکھ لگ گئی تو اے میرے بیٹے! میں کیا دیکھتی ہوں؟ کہ خواب میں ایک بڑا جنگل ہے اور نجانے بڑی دنیا کیوں اکٹھی ہوئی ہوئی ہے؟

ڈاڈھا کھرلاں تے سیالاں دا جنگ ہوندا خان کھیوے لتھی سرتوں پگ بچا
ساڈے منگو وچّوں وں نِکھڑ بولا مالی رَل گیا سیالاں دے وَگ بچا

مُشکل الفاظ: ڈاڈھا: سخت، بہت زیادہ۔ پگ: پگڑی۔ منگو: گائے اور بھینسوں کا ریوڑ، گروہ۔ وَگ: مویشیوں کا ہجوم، گلہ، گروہ۔ نکھڑ: علیٰحدہ، جدا۔

تَرجُمَہ: کہ سیالوں اور کھرلوں کی بڑی سخت جنگ ہوئی ہے اور خان کھیوے کے سر سے پگڑی اُتر گئی ہے۔ ہمارے گروہ میں سے بولا مالی علیٰحدہ ہو گیا ہے اور سیالوں کے گروہ سے مل گیا ہے۔

برہمن بانگ دیندا ڈِٹھا وِچ مسجد جاندا سود والے مُلّاں دھرگ بچا
دنیا بُت پچھے لُٹا اِک ہلکا بھنا پھرے مونہوں وَگے جھگ بچا

مُشکل الفاظ: بانگ: اذان۔ ڈِٹھا: دیکھا۔ دھرگ: لعنت، پھٹکار۔ ہلکا: باؤلا۔ جھگ: جھاگ۔

تَرجُمَہ: برہمن کو میں نے دیکھا کہ وہ مسجد میں اذان دے رہا ہے اور مُلّاں سود کھا

رہا ہے۔ اے بیٹے! ان دونوں پر لعنت ہوا کہ ایک تو دنیا کے پیچھے باؤلا کتا ہوا جا رہا ہے اور دوسرے کے منہ سے جھاگ نکل رہی ہے۔

نالے ہور ڈٹھا اِک کرنگ رُلدا گِرجاں لڑن کُتے اُتے ڈَگ بچا
وِچ جنگل دے ڈٹھا اِک شیر سُتا کسے وڈھی اوہدی شہ رَگ بچا

مُشکل الفاظ: کرنگ: مُردہ، پنجر۔ ڈگ: ایک قسم کا کتا۔

تَرجُمَہ: اس کے علاوہ میں نے ایک اور مُردہ لاش بھی دیکھی جو رُل (بے گورو کفن) رہی ہے اور اُس پر کُتے لڑ بھڑ رہے ہیں۔ اُسی جنگل میں میں نے ایک شیر بھی دیکھا جو کہ سویا ہوا ہے اور کسی نے اس کی شہ رگ کاٹ دی ہے۔

تیرا چھلّا کمان دا ٹُٹا ڈٹھا میری مُندری دا ڈگّا نگ بچا
نجل چودھری دا جہڑا دیوان خانہ پائی چھت اوہدی ہویا مُگھ بچا

مُشکل الفاظ: چھلّا: کمان کا کڑا، حلقہ۔ چلّہ: تنگ، نگین۔ مگھ: بڑا سوراخ۔ دیوان خانہ: بیٹھک۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! تیری کمان کا چلّہ بھی ٹوٹا ہوا دیکھا ہے اور میری انگوٹھی کا نگین بھی گر گیا اور جو نجل چودھری کا دیوان خانہ ہے اُس پر جو چھت ڈالی گئی ہے اُس میں بھی ایک بڑا سوراخ دیکھا ہے۔

اَلم نشر مشہور جہان اُتے خچر عیسیٰ اَتے کہف سگ بچا
ہاڑے گھتاں خدا دے مولا سائیں نہ جا سیالیں آکھے میرے لگ بچا

مُشکل الفاظ: الم نشر: اَلم نشرح، ظاہر ہے، مشہور ہے، روشن، واضح۔ ہاڑے گھتاں: دھاڑے ماروں، چیخ پکار، فریاد۔ اصحابِ کہف: دقیانوسی بادشاہ کے دور کے سات آدمی جو توحید کے متلاشی تھے غار میں سو گئے تھے اُن کے ساتھ ایک کُتا بھی تھا۔

تَرجُمَہ: سارے جہان پر حضرت عیسیٰ کا خچر اور اصحابِ کہف کا کُتا مشہور ہیں۔ اے مولا شاہ! میں خدا کا واسطہ دیتے ہوئے چیخ پکار کر رہی ہوں کہ تو میرا کہنا مان لے اور سیالوں کے ہاں مت جا۔ اے میرے بیٹے! تو میری یہ بات مان لے۔

جواب مرزا با مادر خود

(مرزا کا اپنی ماں کو جواب دینا)

مرزا آکھدا ماں کیہ ہویا تینوں کہی گھتی توں مفت دی کنگ مائی
دَندے راوی دے کھیڈن شکار جانا میرا کم کیہ جاناں میں جنگ مائی

مُشکل الفاظ: گھتی: ڈالی۔ کنگ: لڑائی، جھگڑا، فساد، پتلی لسی۔ دَندے: دَندا کی جمع، کنارا۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ اپنی ماں سے کہنے لگا کہ اے ماں! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تو نے یہ کیا مفت کا جھگڑا و فساد شروع کر رکھا ہے؟ میں تو راوی کے کنارے شکار کھیلنے جا رہا ہوں۔ بھلا اور میرا کیا کام اور میں لڑائی جھگڑا کیا جانوں؟

پھکڑ سُفنیاں دے پئی مارنی ایں خالص پانی نال لیڑے نہ رنگ مائی
کدی اَثر نہ زہر دا ہوندا ڈِٹھا سُنّے سَپ جائے جس نوں ڈَنگ مائی

مُشکل الفاظ: پھکڑ: جھوٹ، گپ شپ۔ سُفنیاں: واحد سُفنا، خواب، سپنا۔

تَرجُمَہ: تو یونہی جھوٹے سپنے بیان کر رہی ہے۔ یہ سب فضول باتیں ہیں کہ خالص پانی سے کپڑے نہیں رنگنے چاہئیں۔ اے ماں! خواب دیکھنے میں بڑا فرق ہوتا ہے کبھی جس کسی نے زہر کے سانپ کے متعلق سنا ہو، اُسے زہر کا اَثر بھی ہوا ہے؟

سُفنے وِچ دولت جنہاں لُٹ لئی نالے پئے کٹے کردے جنگ مائی
دَس اوہناں دیاں وَاڈھیاں کٹھے پیاں زخمی جاگ اُٹھے ہوئے دَنگ مائی

مُشکل الفاظ: وَاڈھیاں: کٹے پھٹے۔ دنگ: حیران۔

تَرجُمَہ: اے ماں! جنہوں نے خواب میں دولت لوٹی اور جنگ کی۔ تم ہی بتاؤ کہ اُن کی جلی کٹی لاشیں کہاں گئیں؟ اور وہ زخمی پھر جاگ کر کیوں حیران ہوئے؟

سُفنے وِچ جنہاں مکّے حج کیتا نالے خبرے نہاتے جل گنگ مائی
سوغاتاں گنگا تے مکّے دیاں منگیئے جے گلاں کرن جیویں پیتی بھنگ مائی

مُشکل الفاظ: جل: پانی۔ گنگ: دریائے گنگا۔ بھنگ: نشہ آور بُوٹی۔

تَرجُمَہ: خواب میں جنہوں نے مکّے میں حج کیا، اور نجانے دریائے گنگا کے پانی سے غسل کیا۔ اے ماں! اُن سے اگر گنگا اور مکّہ شریف کی سوغاتیں مانگیں تو وہ ایسے دکھائی دیتے یا باتیں کرتے ہیں جیسے اُنہوں نے بھنگ پی ہو۔

وچار گھت کے شبہے پا سُفنیاں دے شکاروں رکھ نہ مینوں چرنگ مائی
ڈوراں ربّ رسولؐ تے سُٹ مولا بیڑا پار کرسی کیسے ڈھنگ مائی

مُشکل الفاظ: وچار: سوچ بچار۔ چرنگ: باز۔ ڈھنگ: طور طریقہ۔

تَرجُمَہ: تو ایسی فکروں اور سوچوں کے شبہے میں ڈال کر سُپنوں کے بہانے مجھے شکار سے باز مت رکھ۔ اے ماں! اب تُو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر بھروسہ رکھ کہ وہی کسی بہانے اور طریقے سے بیڑا پار لگائے۔

ایضاً (اُسی طرح)

سامان چھتّی دے ویاہ دا تیار سبھ کجھ وان دینا نہ کسے تھیں منگ مائی
اِک بارگی مگر پئی ہٹیں ناہیں لگّی ہٹے نہ جیوں کالی کھنگ مائی

مُشکل الفاظ: داج: جہیز۔ اک بارگی: یکبارگی، دفعتہً۔ کھنگ: کھانسی۔

تَرجُمَہ: اے ماں! میری بہن چھتّی کی شادی کا جہیز و سامان تیار ہے! ہم نے نیکی سے مانگ کر کچھ نہیں دینا۔ تو تو یکبارگی میرے پیچھے ہی پڑ گئی ہے اور اس طرح نہیں ہٹ رہی کہ جس طرح کالی کھانسی ہٹنے کا نام نہیں لیتی۔

جنہاں سیالاں توں پئی ڈراؤنی ایں چیراں ٹنگ اُتّے رکھ ٹنگ مائی
مینوں لوڑ کیہ اِک پیا گل کراں اسواراں وڈّھ کراں جان تنگ مائی

مُشکل الفاظ: ٹنگ: ٹانگ۔ وڈّھ کرا: کاٹ دوں۔ لوڑ: ضرورت۔

تَرجُمَہ: اے ماں! تو مجھے جن سیالوں سے ڈرا رہی ہے میں ان کو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چیر ڈالوں گا۔ بھلا مجھے ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن ایک بات میں

ضرور کہتا ہوں کہ میں ان کے سواروں کے ٹکڑے کر کے ان کی جان تنگ کر کے رکھ دوں گا۔

میرے اگّے سیال چندھڑ سمجھ دونویں جیویں ساگ ہے بھوڑ بھڑنگ مائی
متاں خودی پکڑ سمجھیں کیہا میرا نال ویکھ لے چل نسنگ مائی

مُشکل الفاظ: بھوڑ بھڑنگ: ایسی ویسی چیزوں کا، نکما۔ متاں: مبادا، کہیں ایسا نہ ہو کہ، قیافہ۔ نسنگ: بے شک۔

تَرْجُمَة: اے ماں! میرے سامنے سیال اور چندھڑ دونوں ہی تو ایسے سمجھ کہ جیسے نکما ساگ ہوتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو میرے کہے کو خودی کا کلمہ سمجھ لے بیشک آپ میرے ساتھ چل کر دیکھ لیں۔

میتھوں گُجھے سیال نہ مامے میرے مویا سپ نہ سکن اوہ لنگھ مائی
مولا شاہ خدا نہ خودی بھاوے دَہسر مویا سی کھا خود ننگ مائی

مُشکل الفاظ: گُجھے: چھپے ہوئے، خفیہ۔ دَہسر: دس سروں والا، راون لنکا کا راجا جو رام چندر کے بن باس کے دوران سیتا کو اغوا کر کے لے گیا تھا۔ ننگ: شرم، غیرت۔

تَرْجُمَة: اے ماں! مجھ سے سیال جو کہ میرے ماموں ہیں خفیہ نہیں ہیں اور میں ان سب کو بڑی اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ وہ تو مرا ہوا سانپ بھی اُلانگھ (پھلانگ) نہیں سکتے۔ اے مولا شاہ! خودی تو خدا کو بھی نہیں بھاتی، مشہور ہے کہ راون شرم اور غیرت سے ہی مر گیا تھا۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

مسئلہ خودی دا سمجھ معمہ مشکل کسے کسے دی سمجھ وچ آیا جی
منصور آکھیا کیہ سولی چاڑھ دِتا خودی شمس دا چم لہایا جی

مُشکل الفاظ: خودی: غرور، اَنا، اپنی ذات، خودداری، خودآ گاہی۔ معمّہ: مشکل بات، بجھارت۔ پہیلی۔ منصور: منصور حلاّج، ایک بزرگ جنہوں نے اَنا الحق (میں خدا ہوں) کا نعرہ لگایا اور انہیں سولی پر لٹکا دیا گیا۔ شمس: شمس الحق۔ ایک بزرگ جنہوں نے اپنے حکم سے مُردہ کو زندہ کیا اور ان پر فتویٰ لگا کر ان کی کھال اُتاری گئی۔ چم: چمڑا۔ کھال۔

تَرْجُمَہ: خودی کا مسئلہ ایک ایسا معمّہ (پیچیدہ بات) ہے کہ یہ کسی کسی کی سمجھ میں ہی آیا ہے۔ بھلا منصور نے کیا کہا تھا کہ ان کو دار پر لٹکا دیا گیا۔ شمس کی کھال اِسی خودی نے ہی اُتروائی تھی۔

دَند شریف رسولؐ تڑوا لے خودی ہتھ حنفے خودی کٹایا جی
حُسینؓ فرمایا دوہتا رسولِ اکرمؐ اوہنوں کربلا وِچ کہایا جی

مُشکل الفاظ: دَند: دانت۔ حنفے: امام حنیفؒ جن نے حضرت امام حُسینؓ کا یزید سے بدلہ لیا (لیکن روایت درست نہیں)۔ کہایا: ذبح کرادیا۔

تَرْجُمَہ: واقعہ حضرت اویسؓ کی طرف اشارہ ہے کہ اُنہوں نے نبیؐ کریم ﷺ کی وجہ سے ہی اپنے دانت مبارک شہید کروالئے اور امام حنیفؒ نے اپنا ہاتھ بھی خودی ہی کی وجہ سے کٹوایا تھا۔ حضرت امام حُسینؓ نے یہ فرما دیا تھا کہ میں حضور نبیؐ کریم ﷺ کا نواسہ ہوں مگر انہیں کربلا کے میدان میں ذبح (شہید) کر دیا گیا ہر مبارک کاٹ لیا گیا۔

فرمایا عیسیٰ میں خود خدا پسر پھڑ دنیا سولی تے چڑھایا جی
لنکا راون وی خودی سروا دِتی اَتے سرمد دا سر وڈّھوایا جی

مُشکل الفاظ: خدا پسر: خدا کا بیٹا، اَصلیّت، ماہیّت۔ لنکا: سری لنکا، راون: لنکا کا راجا جس نے سیتا کو اغوا کیا۔ سرمد: دہلی کے مشہور صوفی بزرگ جن کو اورنگ زیب کے عہد میں داراشکوہ کا دوست سمجھ کر قتل کروا دیا گیا۔ سروا: سزا۔

تَـــرْجُـــمَة: حضرت عیسیٰ نے خودکوخدا کا بیٹا کہا مگر دنیا نے انہیں پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا۔ لنکا کے راجا راون کو بھی خودی ہی کی سزا دی گئی اور سرمد کا سر قلم کروا دیا گیا۔ یہ سب خودی کی ہی کی مہربانیاں ہیں۔

شدّاد خودی مروایا معلوم سبھ نوں فرعون دریا ڈُبایا جی
بابل کھوہ وچ خودی فرشتے گھلے نمرود مچھر دے کولوں مروایا جی

مُشکل الفاظ: شدّاد: قوم عاد کا بادشاہ جس نے خدائی دعویٰ کیا تھا اور جنّت بھی بنوائی تھی۔ فرعون: مصر کا مشہور بادشاہ جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا، حضرت موسیٰ کی دعا سے اُسے اللہ نے دریائے نیل میں غرق کر ڈالا۔ بابل: قدیم عراق کا شہر جو کوفہ کے قریب اور دریائے فرات کے کنارے پر واقع تھا۔ اس کے کنویں میں ہاروت و ماروت نام کے دو فرشتے اُلٹے لٹکائے گئے ہیں جنھوں نے انسان کے مقابلے کے لئے خود کو پیش کیا تھا اور اللہ نے اپنی بڑائی کا شریک پا کر یہ سزا دی۔ نمرود: حضرت ابراہیم کے زمانے کا ایک مشہور بادشاہ، جو خود کو خدا منواتا تھا۔ اللہ نے اُسے ایک لنگڑے مچھر سے مروا دیا۔

تَـرْجُمَة: شدّاد کو بھی خودی نے ہی مروا دیا تھا اور یہ بات سب کو معلوم ہے۔ فرعون بھی خودی کی وجہ سے ہی دریا میں ڈوبا تھا۔ بابل کی کنویں میں خودی کی وجہ سے ہی دو فرشتے ڈالے گئے اور نمرود کو مچھر سے بھی خودی نے ہی مروا دیا۔

ہاتھی سمجھیا میرے نہ جیڈ کوئی اوہنوں کیڑی دے کولوں ٹہایا جی
راجے کنسن کیتی خودی گرب یارو اوہنوں کرشن دے کولوں مکایا جی

مُشکل الفاظ: کیڑی: چیونٹی۔ ٹہایا: پچھاڑا، زمین پر گرا دیا۔ راجے کنسن: راجہ کنسن کرشن چندر جی کا ماموں۔ گرب/گربھ: گمنڈ، غرور، تکبّر۔ کرشن: کرشن چندر، ہندوؤں کا اوتار۔

تَـرْجُمَة: ہاتھی نے سمجھا کہ میرے برابر کوئی بھی نہیں ہے اُسے چیونٹی سے زمین پر گرادیا۔راجا گنیش کو جس نے تکبّر وغرور کیا تو اُسے کرشن چندر سے ختم کرواڈالا۔

حضرت سلیمانؑ گرب خودی کر کے بھٹھیاں باراں وَر ہے جھیوری تایا جی
عزازیل فرشتے گرب کیتا شیطان نام طوق لعنت گل پایا جی

مُشکل الفاظ: حضرت سلیمانؑ: ایک پیغمبر جو جنّات اور پریوں پر بھی حکمرانی رکھتے تھے اور ساتھ ساتھ پرندوں اور حیوانوں پر بھی ان کی حکومت تھی۔ بھٹھیاں: بھٹّی کی جمع۔ جھیوری: جھیورا ایک ذات، ماشکی، ماچھی، بھٹیارا۔ عزازیل: ابلیس شیطان۔ طوق: زنجیر، پٹّا۔

تَـرْجُـمَة: حضرت سلیمانؑ نے بھی خودی وتکبّر کیا تو بارہ سال انہوں نے ایک بھٹیارن کی بھٹی میں آگ جلانے کا کام سرانجام دیا۔عزازیل فرشتے نے غرور کیا تو اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا گیا اور شیطان نام پایا۔

دِتّا تخت لاہور فرنگیاں نوں خودی سِنگھاں دا حکم ہٹایا جی
اَنَـــا اَنَـــا اَنْـــتَ اَنْـــتَ روح خودی کرکُل سُنایا جی

مُشکل الفاظ: فرنگیاں: واحد فرنگی، انگریز۔ سنگھاں: واحد سنگھ، سکھ۔ اَنَـــا: میں۔ اَنْتَ: تو۔

تَـرْجُمَة: یہ خودی ہی تھی کہ جس کی وجہ سے سکھ انگریزوں کو لاہور کا تخت دینے پر مجبور ہو گئے اور اپنی حکمرانی گنوا بیٹھے۔ مَیں مَیں اور تو تو کی روح خودی ہی ہے اور جہاں یہ جھگڑا پڑ جائے وہاں یہی کچھ ہوتا ہے۔

اَنَـــا اَنَـــا اَنْـــتَ اَنْـــتَ ایہہ بدلہ ملیا بھارا اَمانت سر بھار چکایا جی
مرد خودی کیتی میرے مونہہ ڈاڑھی تدے زناں دا چاکر بنایا جی

مُشکل الفاظ: خودی: تکبّر، اپنی ذات، اَنانیّت۔ بھار: بوجھ۔ ڈاڑھی: سیانف کی علامت۔

تَـرْجُمَة: مَیں مَیں اور تُو تُو کا بدلہ یہ ملا کہ اَمانت کا بھارا بوجھ انسان ناتواں کے سر

پر ڈال دیا گیا۔مرد نے خودی کی اور میرے منہ پر ڈاڑھی آ گئی یہی وجہ کہ عورتوں کا نوکر بنا کے رکھ دیا گیا ہے۔

بوڑھ پِپل کیتی خودی وڈّھے اَسیں پھل اوہناں نہ کسے کم آیا جی
گھوڑی خودی کر کے گھوڑے نال رُسی کھوتا اس دے اُتے چڑھایا جی

مُشکل الفاظ: بوڑھ: برگد۔پِپل: پیپل۔رُسّی: رُوٹھی۔کھوتا: گدھا۔

تَرجُمَہ: برگد اور پیپل کے درختوں نے خودی کی تو ان کو ہم نے کاٹ ڈالا اور ان کا پھل کسی کام بھی نہ آیا۔گھوڑی خودی کر کے گھوڑے سے روٹھ بیٹھی تو اس پر گدھا چڑھا دیا گیا۔

بات بُجھن والی سمجھ بُجھ بیبا آب قُلزم وِچ قطرے سمایا جی
رام رکھی متھا ٹیکے ٹھاکراں نوں بانی ٹھاکر نہ ہَس بلایا جی

مُشکل الفاظ: بیبا: مخاطب کرنے کا لفظ،عزیزِمن۔آب: پانی۔قُلزم: سمندر۔

تَرجُمَہ: اے عزیزِمن! یہ بات بوجھنے والی ہے اور اُسے تو ذرا سمجھ اور بوجھ کہ قطرے میں آبِ قلزم کس طرح سما گیا ہے؟ رام رکھی دیوتاؤں کو پوج رہی ہے اور دیوتا نے اُسے کبھی ہنس کر بلایا بھی نہیں۔

سسّی خودی کیتی میرا یار پُنّوں اوہنوں تھلاں دے وِچ تڑفایا جی
چور خونی جو مولا اقبالی ہوندا کالے پانی یا پھانسی لٹکایا جی

مُشکل الفاظ: اقبالی: اقبالِ جرم کرنا۔تھلاں: تھل کی جمع،ریگستان،ریگستانی علاقہ۔
تڑفایا: تڑپایا۔کالے پانی: انگریز دور کی ایک سزا جسے جزائر انڈیمان میں جلاوطن کر دیا جاتا تھا۔

تَرجُمَہ: سسّی نے خودی کی کہ پُنّوں میرا یار ہے تو اُسے ریگستانی جلتے ہوئے علاقے میں تڑپا تڑپا کر مار ڈالا۔اے مولا شاہ! جو چور اور قاتل اقبالِ جرم کرتا ہے اُسے حکومت کالا پانی (جزائر انڈمان) بھیج دیتی ہے یا پھر اُسے دار پر لٹکا دیا جاتا ہے۔

دربیان گریہ وزاری کردن مادرمرزا خان

(مرزا خان کی ماں کی گریہ وزاری کا بیان)

ربّ رسولؐ دا واسطہ مرزیا وے نہ جا جھنگ واری صدقے جانیاں وے
رَڑی ماں دی بینتی من بچا بار بار میں تینوں سُنانیاں وے

مُشکل الفاظ: رَڑی: خستہ حال، دُکھی۔ بینتی: عرض، گزارش۔

تَرجُمَہ: اے مرزا! تجھے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا واسطہ ہے کہ جھنگ نہ جا۔ میں تیرے تصدّق ہو ہو جاتی ہوں۔ تُو اپنی دُکھی اور خستہ حال ماں کی عرض سُن لے اور میں تجھے بار بار یہی کہتی ہوں میرا کہنا رَدّ نہ کر مان لے۔

ماں باپ ستایا نہ پُوے پُوری جاگ ہوش کر تینوں جگانیاں وے
ماں پیو راضی ہوندا جس بچڑے تے ربّ کرم کردا مہربانیاں وے

مُشکل الفاظ: بچڑے: بچڑا، بچّہ۔ جگانیاں: جگاتی ہوں۔

تَرجُمَہ: کہ جو اپنے ماں باپ کو ستاتا ہے اس کا کوئی کام پورا نہیں ہوتا تُو جاگ اور ہوش کر میں تجھے جگا رہی ہوں جس بچے پر اس کا ماں باپ راضی ہو اس پر اللہ بھی اپنی مہربانی کرتا ہے، بڑا کرم کرتا ہے۔

رَنڈیپا ویکھ ماں کہوے نہ جا بچا رو رو بھیناں ہو گیاں دیوانیاں وے
خیال صاحباں دا چھڈ میں ست صاحباں اودوں سوہنیاں ہور ویاہنیاں وے

مُشکل الفاظ: رَنڈیپا: رَنڈاپا، بیوگی۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! تو اپنی ماں کی بیوگی دیکھ اور نہ جا۔ تیری بہنیں بھی رو رو کر دیوانی ہوئی جا رہی ہیں۔ تُو صاحباں کا خیال اپنے دل سے نکال دے۔ میں تیرے لئے اُس سے بھی کہیں خوبصورت سات عورتیں لا دیتی ہوں۔ اُن سے تیری شادی کر دیتی ہوں۔

تیری بھین دی ڈھکی جج بھل کے وچھڑ مار وچھوڑے نہ کانیاں وے

آپ کاج سوار کھان وِچ ہو کے جیؤ جگ تے مان جوانیاں وے

مُشکل الفاظ: ڈھکنی: پہنچے گی، آئے گی۔ کانیاں: کانی، تیر۔ کاج: کام۔ سوار: سنوار۔

تَرجُمَہ: تیری بہن کی کل بارات آنی ہے اور تو مجھ سے بچھڑ کر جدائی کے تیر مت مار۔ تو آپ خود گھر رہ کے کھانے پینے کے سارے کام کاج سنوار اور رہتی دنیا تک زندہ و سلامت رہ اور جوانی کی بہاریں دیکھ۔

بچا اٹک مہورت میں پُچھ آواں نہ پُٹ لگیاں جڑاں پرانیاں وے

مولا شاہ نجومی پاس جا کے فالاں پتری رَمل کڈھانیاں وے

مُشکل الفاظ: مہورت: ستاروں کے چال سے کسی مناسب کام اور موافق وقت کا دیکھنا۔ مہورت دیکھنا، اچھی گھڑی دیکھنا، شگون دیکھنا۔ پتری: وہ کتاب جس میں احکام نجوم لکھتے ہیں، جنتری۔ رَمل: علم کا نام جس، میں لکیروں اور نقاشی کے ذریعے سے کاموں کے نتائج اور غیب کی باتیں معلوم کرتے ہیں۔ اٹک: ذرا ٹھہر، رُک۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! ذرا ٹھہر میں مہورت پوچھ کر آتی ہوں تو پرانی جڑیں لگی ہوئیں مت اُکھاڑ۔ اے مولا شاہ! میں نجومی کے پاس جاتی ہوں اور اُس سے فال نکلواتی ہوں۔

در بیان رفتنِ مادر بطرفِ نجومی و احوال پُرسیدن

(ماں کا نجومی کے پاس جانے اور اس سے حال احوال پوچھنے کا بیان)

مائی پاس نجومی دے جا پونچی اِک فال چھیتی دَس گل وِیرا

کھیوے سیالیں جاندے کہڑا وار بھلا شُبھ گھڑی کہڑی ساعت پل وِیرا

مُشکل الفاظ: وار: دن۔ بھلا: اچھا۔ شُبھ: مبارک۔ ساعت: گھڑی۔

تَرجُمَہ: مائی نجومی کے پاس جا پہنچی اور کہنے لگی کہ اے بھائی! مجھے جلدی سے ایک

فال بتاؤ کہ سیالوں کے کھیوا گاؤں میں جانے کے لئے کون سا دن اچھا ہے اور کون سی گھڑی مبارک ہے۔

فال گھت چھیتی جان تے نال جلدی جان تے نال میرے گھریں چل ویرا
مرزا موڑیاں مُڑدا نہ کھیوے جاندا مولا جگر وَجّے میرے سَل ویرا

مُشکل الفاظ: گھت: ڈال۔ سَل: زخم۔

تَـرْجُـمَة: تُو ذرا جلدی سے فال نکال اور جلدی سے یہ سمجھ لے اور میرے ساتھ میرے گھر چل۔ اے بھائی! مرزا باز رکھنے سے بھی باز نہیں رہتا اور مسلسل کھیوے جانے کی ضد کئے جا رہا ہے اور میرا جگر زخمی ہوا جاتا ہے۔

دربیان نجومی فال اظہار کردن

(نجومی کے فال بیان کرنے کا بیان)

کتاب واچ کانشی رام پنڈت آکھے اوہدا کم نہ کوئی سوَل ماتا
طرف کھیوے دے وار نہ اَج بھلا چنگا ہے جے جائے کل ماتا

مُشکل الفاظ: واچ: واچن مصدر سے، پڑھنا۔ سوَل: آسان۔ ماتا: ماں، اے ماں۔

تَـرْجُـمَة: پنڈت کانشی رام نے کتاب پڑھ کر کہا کہ اے ماں! اس کا کوئی کام آسان نظر نہیں آتا۔ اِس لئے بہتر یہی ہے کہ وہ آج کھیوے کی جانب ہرگز نہ جائے اور کل جائے تو اچھا ہے۔

جویں رہندا ہے اَج لے رکھ اُسنوں ست گھڑی جاوے سرتوں ٹل ماتا
کُلجوگناں کھیوے دی طرف کھڑیاں واجاں مار دی اُسنوں کل ماتا

مُشکل الفاظ: کل: کلا، تقدیر، شومئی قسمت۔

تَـرْجُـمَة: وہ جس طرح بھی رہتا ہے تو اُسے آج رکھ لے۔ سات گھڑیاں اس پر بھاری ہیں اور انہیں کل جانا چاہیے۔ تمام جوگنیں کھیوے کی جانب کھڑی ہوئی ہیں اور اُسے (مرزا کو) اس کی شومئی قسمت آوازیں دے رہی ہے۔

شُمھ وار بھلا جیکر کل ٹُرے نہ دے جان جے اَج رہے ٹل ماتا
مولا شاہ مریخ ہتھ تیغ پھڑی صدقے بکرے دے اوہدے بل ماتا

مُشکل الفاظ: شُمھ وار: اچھا دن، مبارک روز۔ مریخ: ایک ستارہ جسے منحوس سمجھا جاتا ہے۔ بل: زور، طاقت۔

تَرجُمَہ: اے ماں! اچھا اور مبارک دن یہی ہے کہ وہ کل روانہ ہو اور آج اپنی جان نہ دے۔ آج باز رہے۔ مولا شاہ! مریخ ستارے کے ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی ہے اور اے مائی! اس کا سارا زور بکرے کا صدقہ کرنے سے ضائع ہو جائے گا۔

اسوار شُدن مرزا اسپ خود

(مرزا کا اپنی گھوڑی پر سوار ہونا)

ماں پُچھدی نوں گھڑی لگ گئی مرزا بکّی تے جھٹ اسوار ہویا
اَنبر اُتّے نگارے دی چوٹ وجّی دَھول مریخ سُن بیقرار ہویا

مُشکل الفاظ: جھٹ: جھٹ پٹ۔ اَنبر: آسمان۔ نگارے: نقارہ۔ دَھول: مارنا، آواز۔

تَرجُمَہ: ماں کو پوچھتے پچھاتے گھڑی لگ گئی اور اتنے میں جھٹ پٹ مرزا اپنی مشہور گھوڑی بکّی پر سوار ہو گیا۔ آسمان پر نقارے کی چوٹ لگی اور مریخ ستارہ آواز سن کر بے قرار ہو گیا۔

کانگ بولے سر تے کھوتا ہینگیا اے شگن جٹ نوں ایہہ آشکار ہویا
کُتّے سامنے آ کے کھلن لگے چڑھدے خان دوجا شگن ظاہر ہویا

مُشکل الفاظ: کانگ: سیلاب کی آواز، پکار۔ ہینگیا: بولا، گدھے کے بولنے کو منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ شگن: فال، شگون۔ آشکار: ظاہر۔

تَرجُمَہ: سیلاب سر پر آن پہنچا اور گدھا ہنہنانے لگا تو جاٹ یہ شگون سمجھ گیا۔ اِس پر ظاہر ہو گیا اور پھر دوسرا شگون اس پر یہ ظاہر ہوا کہ اُس کے سامنے کُتّے آ کر لڑنے

لگے۔

برق چمکی اسمان توں وانگ بجلی موسیٰ وانگ بے ہوش سنسار ہویا
گھڑی بعد کجھ لوکاں نوں ہوش آئی جٹ اُٹھیا جھب تیار ہویا

مُشکل الفاظ: برق: بجلی۔ جھب: فوراً

تَرجُمَہ: آسمان پر سے برق بجلی کی طرح چمکی اور سارا جہان حضرت موسیٰ کی طرح بیہوش ہوگیا کچھ دیر بعد لوگ ہوش میں آ گئے اور جاٹ اُٹھا اور فوراً تیار ہوگیا۔

مونہہ موڑ لیا زہرہ مُشتری نے پہرہ زہول مریخ دیدار ہویا
شمس قمر دونویں ویکھ لرز گئے تے عطارد وی ویکھ بیزار ہویا

مُشکل الفاظ: زہرہ: ایک ستارہ جو تیسرے آسمان پر ہے۔ قدیم شہر بابل کی ایک خوبصورت عورت جس پر ہاروت و ماروت دو فرشتے عاشق ہو کر مبتلائے عذابِ الٰہی ہو گئے تھے۔ مشتری: ایک ستارے کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے اور سعدِ اکبر سمجھا جاتا ہے۔ زہول: خوفناک۔ شمس: سورج۔ قمر: چاند۔ عطارد: ایک سیارہ جو آفتاب سے بہت قریب ہے۔ اسے منشئی فلک کہتے ہیں۔

تَرجُمَہ: زہرہ مشتری نے منہ موڑ لیا اور منحوس و خوفناک ستارے مریخ کا دیدار ہو گیا سورج اور چاند دونوں ہی یہ سب کچھ دیکھ کر لرز گئے اور عطارد بھی دیکھ کر بیزار ہو گیا یعنی بُرا وقت سر پر آ پہنچا۔

چڑھدے خان مرزے چھتی واگ پھڑی لاگ دین نوں ویر تیار ہویا
نہ جا واسطا ربّ دا بھین آکھے لے چل نال ویرا تن من خوار ہویا

مُشکل الفاظ: واگ: باگ، مہار۔ لاگ: کمی کمینوں کا حق خدمت، نیوگ۔

تَرجُمَہ: خان مرزا کے سوار ہوتے ہی اُس کی بہن چھتی نے اُس (بگی) کی باگ پکڑی اور اس کا بھائی اُسے نیوگ دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ بہن نے کہا کہ اے بھائی! تجھے خدا کا واسطہ ہے نہ جا اور اپنی اس بہن کو بھی ساتھ لے چل کہ میرا تن من

وقت کہاں جا رہا ہے؟ اور کچھ بھید اور راز والی باتیں بھی اشاروں ہی اشاروں میں ہوئیں۔

جانا کتھے ڈھٹھے کھوہ جانا پچھ پچھ وَتوں گنہگار ہویا
چر ہوندا شکار نوں ہٹو اگوں ہسن کھیڈن نال تساں ویہار ہویا

مُشکل الفاظ: ڈھٹھے کھوہ: ویران کنواں، وہ کنواں جو آدھا ڈھ (ٹوٹ) کر بھر چکا ہو اور آدھا خالی ہو، زیرِ استعمال میں نہ ہو۔ چر: دیر۔ ویہار: طریقہ، قاعدہ، عادت، خو، کاروبار۔

تَرجُمَہ: مرزا نے کہا کہ مجھے جانا کہاں ہے ویران کنویں میں جانا ہے۔ وہ باز پرس سے گنہگار ہو گیا اور پھر کہنے لگا کہ مجھے شکار سے دیر ہو رہی ہے۔ میرے آگے سے ہٹ جاؤ کہ ہنسنا کھیلنا تو تم عورتوں کی عادت اور خو ہے، تمہارا کام ہی یہ ہے۔

وے سانوں یاد کیہ پیا لوکاونا ایں کھیوے سیالاں وِچ تیرا پیار ہویا
لہنے دینے نوں چلیوں کھیوے سیالیں جٹا جہڑا توں کیتا اُدھار ہویا

مُشکل الفاظ: لہنے: لہنا قرض، قسمت۔

تَرجُمَہ: ارے ہمیں سب یاد ہے تو ہم سے کیا چھپا رہا ہے؟ سیالوں کے کھیوا میں تیرا پیار جو ہے۔ تو سیالوں کے کھیوے قرض چکانے کے لئے جا رہا ہے وہ جو تُو نے اُدھار کیا ہوا ہے۔

وعدہ چلیوں کرن وفا اوہدا کیتا جہدے نال قول قرار ہویا
ساڈے نالوں کوئی سوہنی نہ صاحباں وے سوہنا تیرا اوہدا کوڑھا پیار ہویا

مُشکل الفاظ: قول و قرار: عہد و پیمان۔ گوڑھا: گہرا۔

تَرجُمَہ: تو اُس کا وعدہ وفا کرنے جا رہا ہے جس کے ساتھ تو نے عہد کیا ہوا ہے۔ ورنہ وہ کوئی ہم سے زیادہ تو خوبصورت نہیں ہے لیکن تیرا اور اُس کا بڑا گہرا پیار ہے، سچی محبت ہے۔

سوہنے ہانیاں دے پیار مرزیا وے سوہنا گہنا کہ دَس سنیار ہویا

سوہنی مٹی کہ مٹی دے بھانڈے سوہنے سوہنا چک کہ سوہنا گھمیار ہویا

مُشکل الفاظ: ہانیاں: واحد ہانی، ساتھی، ہم عمر۔ گہنا: زیور۔ بھانڈے: برتن، مراد انسان۔ چک: چاک، جس پر کمہار مٹی کے برتن بناتا ہے۔ گھمیار: مٹی کے برتن بنانے والا، کمہار، مراد اللہ تعالیٰ بھی ہوسکتا ہے (انسان مٹی کا بنا ہوا ہے)

تَرجُمَہ: اے مرزا! خوبصورت ساتھیوں کے پیار بھی خوبصورت ہی ہوتے ہیں۔ تمہی بتاؤ کہ زیور خوبصورت ہے یا کہ سُنار؟ مٹی خوبصورت ہے یا کہ مٹی کے برتن خوبصورت ہیں یا پھر کمہار کا چاک یا خود کمہار؟

گنّیں سوہنے کہ مصری گُڑ کھنڈ سوہنی کھان والا نہ شکر گزار ہویا

نیہوں پیار سوہنا جہدا لگ جاوے سوہنا کدی نہ کسے دا یار ہویا

مُشکل الفاظ: مصری: کوزہ مصری۔ نیہوں: عشق محبت، دل دینا۔

تَرجُمَہ: گنّے خوبصورت ہیں کہ مصری، گڑ اور چینی خوبصورت ہے؟ جسے کھانے والا اللہ کا کبھی شکر ادا نہیں کرتا؟ اصل میں عشق و محبت ہی خوبصورت ہے۔ ورنہ آج تک کسی کا بھی یار خوبصورت نہیں ہوا۔

کُڑیاں اپنیاں ماردیاں رہیاں گلّاں لڑ چھڈا مرزا طرف بار ہویا

مولا شاہ اَگوں ٹکر پیا قاضی پچھے کتھے ٹُریوں گل دا ہار ہویا

مُشکل الفاظ: لڑ: پلو، دامن۔ گل دا ہار ہویا: گلے ملا، پیچھے پڑ گیا۔

تَرجُمَہ: لڑکیاں اپنی ہی باتیں کرتی رہیں اور مرزا جاٹ اپنا دامن چھڑا کر روانہ ہو گیا۔ اے مولا شاہ! آگے سے اُسے راستے میں قاضی مل گیا اور اُس نے مرزا سے پوچھا کہ تُو اِس وقت کہاں جا رہا ہے؟ تو مرزا اس سے بغل گیر ہوا اور وہ اپنے سوال کے جواب کے لئے ضد کرنے لگا۔

دربیان سوال قاضی و جواب مرزا با قاضی

(قاضی کے سوال کرنے اور مرزا کا قاضی کو جواب دینے کا بیان)

قاضی پُچھدا مرزیا ایس ویلے کِدھر کیتیاں یار چڑھائیاں نی
رَنج مَلال متّھے تیرے ظاہر ہوندا خیالی پُلاء کیہ دِیگاں پکائیاں نی

مُشکل الفاظ: مَلال: رَنج، دُکھ، پریشانی۔ پُلاء: پلاؤ۔ دِیگاں: واحد دِیگ۔

تَرجُمَہ: قاضی نے مرزا سے پوچھا کہ اے مرزا! تُو اِس وقت کہاں جا رہا ہے؟ تیرا کہاں پر چڑھائی کا ارادہ ہے؟ کہ تیرے ماتھے پر رَنج و مَلال کے آثار سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تُو خیالی پلاؤ کی دِیگیں پکا رہا ہے۔

مرزا آکھدا میاں جی جانا گنّھے؟ شکار کھیڈن نوں واگاں اُٹھائیاں نی
مینوں رَنج مَلال نہ کوئی میاں تیرے خیال دیاں بے پرواہیاں نی

مُشکل الفاظ: کھیڈن: کھیلنے، کھیلنا۔ واگاں: واحد واگ، باگ۔

تَرجُمَہ: تو مرزا نے کہا کہ اے میاں جی! میں نے جانا کہاں ہے؟ میں شکار کھیلنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اے میاں جی! مجھے کوئی رَنج و مَلال نہیں ہے۔ یہ سب آپ کے خیال کی بے پرواہی ہے اور کچھ نہیں، آپکی سوچ ہے۔

گنہگار نہ ہو بول جھوٹھ جٹّا تیریاں کُل خبراں اَساں پائیاں نی
حلال کھائیے حرام نہ راہ جائیے جٹّا چنگیاں نہیں برائیاں نی

مُشکل الفاظ: جھوٹھ: جھوٹ۔ چنگیاں: واحد چنگّی، اچھیاں، اچھی۔

تَرجُمَہ: قاضی نے کہا کہ اے جاٹ! جھوٹ بول کر گنہگار نہ ہو! مجھے تمہاری ساری خبر ہے۔ حلال کھانا چاہیے اور حرام کی راہ نہیں چلنا چاہیے۔ اے جاٹ! برائی بہرصورت برائی ہے، یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ مسئلہ من ایہو صفتاں آئیاں نی
حکم شرع جو حکم نہ منّے جٹّا اوہنوں ملن گیاں حشر سزائیاں نی

مُشکل الفاظ: وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

تَرجُمَہ: تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو کہ مومن کی یہی صفات بیان کی گئی ہیں اور جو شریعت کا حکم نہ مانے تو اے جاٹ! اُسے روزِ حشر سزائیں ملیں گی۔

مجازی عاشقاں زناہیاں تے راہ زناں جنہاں کسے دیاں رَنّاں چُرائیاں نی

حکم عدول شرع دوزخ وِچ پوسن نکاح عقد بن جنہاں وسائیاں نی

مُشکل الفاظ: مجازی: غیر حقیقی۔ زنائیاں: زنائی کی جمع، حرام مجامعت کرنے والا۔ رَنّاں: رَن کی جمع، عورتیں۔ پوسن: پڑیں گی، ڈالی جائیں گی۔ عقد: نکاح۔ راہ زناں: راہ زن کی جمع لُٹیرے، ڈاکو۔

تَرجُمَہ: مجازی عاشق، زنا کرنے والے اور ڈاکو لٹیرے نیز جنہوں نے کسی کی عورت کو اغوا کیا گویا اُنہوں نے اللہ کی حکم عدولی کی لہذا اُنہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا اور کبھی بھی ان کو معافی نہیں ملے گی۔ جو بغیر نکاح کے کسی عورت کو اپنے گھر بسائیں گے۔

موجاں لُٹن گے وِچ بہشت جٹا کھوہے مسجداں جنہاں بنوائیاں نی

مولا شاہ اوہناں نہ نجات مِلسی جنہاں مگر کُڑیاں لائیاں نی

مُشکل الفاظ: موجاں: واحد موج، بہاریں۔ نجات: چھٹکارہ، رہائی۔ کُڑیاں: کُڑی کی جمع، لڑکیاں/لڑکی۔

تَرجُمَہ: اے جاٹ! بہشت میں وہی موجیں لوٹیں گے جنہوں نے کنویں اور مسجدیں بنوائی ہوں گی۔ اے مولا شاہ! اُن کو کبھی نجات نہ مل سکے گی جنہوں نے اپنے پیچھے لڑکیاں لگائی ہوں گی۔

جواب مرزا با قاضی دادن

(مرزا کا قاضی کو جواب دینا)

میاں صاحب سبھ کیتیاں فرض اَساں گلّاں تُساں جو فرمائیاں نی

فرمایئے جھوٹھ بن سچ دی صفت کہڑی دونہاں گلّاں دیاں ہون صفائیاں نی

مُشکل الفاظ: صفت: تعریف۔

تَرجُمَہ: اے میاں صاحب! آپ نے جو کچھ بھی فرمایا ہے وہ سب ہم نے تسلیم کر

لیا اور اپنے اوپر فرض گردانا لیکن یہ تو فرمائیے کہ جھوٹ کے بغیر سچ کی کون سی صفت ہے ذرا ان دونوں باتوں کی صفائی بیان کر دیں؟

لیکے وڈّیاں بیاج دا جوڑ پیسہ کھوہ جنہاں مسیتاں لوائیاں نی
میاں ہاویے دے وچ پین گے اوہ جنہاں ٹلّیاں کفن چرائیاں نی

مُشکل الفاظ: وڈّیاں: واحد وڈّی، رشوتیں۔ بیاج: سُود۔ ہاویے: ہاویہ، ایک دوزخ کا نام۔ ٹلّیاں: واحد ٹلّی، ٹاکی، کپڑے کا ٹکڑا۔

تَرْجُمَہ: کہ جنہوں نے رشوتوں اور سُود کا روپیہ جوڑ جوڑ کر کنویں اور مسجدیں بنوائی ہیں۔ اے میاں! اِن کو ہاویہ دوزخ میں ڈالا جائے گا اور اُن کو بھی جنہوں کفن کا کپڑا چرایا ہوگا۔

گلّی اوہ سچّی جنہوں جگ آکھے کاغذ پاٹن نہ مِٹّن سیاہیاں نی
ہندو دَس کھاں جھوٹھے کہ مومن جھوٹھے حقیقت وچ کیوں پیاں جدائیاں نی

مُشکل الفاظ: جگ: دنیا، جہان۔ پاٹن: پھاڑنا۔

تَرْجُمَہ: بات وہ سچی ہوتی ہے جسے ساری دنیا مانے۔ کاغذ نہ پھٹیں اور سیاہی کا لکھا ہوا بھی نہ مِٹے۔ آپ یہ بتائیں کہ ہندو جھوٹے ہیں یا کہ مسلمان جھوٹے ہیں پھر حقیقت میں اِس قدر جدائی کیوں پڑ گئی ہے۔

لفظ عشق اَلْعِشْقُ نَارٌ کیہ گل میاں جہدیاں عرب دے وچ گواہیاں نی
وَنج شرح سن منھ بھاری دے نی راجے بادشاہ سَنتھاں بنایاں نی

مُشکل الفاظ: العشق نارٌ: عشق آگ ہے، پوری عبارت اس طرح ہے اَلْعِشْقُ نَارٌ یَحْرِقُ مَاسِوَا اللہ، عشق آگ ہے اور اللہ کے سوا سب کچھ جلا ڈالتی ہے۔ وَنج: کاروبار، بیوپار۔ سَنتھاں: واحد سَنتھ، صف، چٹائی۔ منھ بھاری: سخت روک، سخت اصول۔

تَرْجُمَہ: اے میاں جی! لفظ عشق یعنی اَلْعِشْقُ نَارٌ والی کیا بات ہے؟ جس کی عرب میں گواہی ملتی ہے۔ چلو آؤ ذرا اس کی شرح تو بیان فرمائیں کہ بڑے بڑے

بادشاہوں اور راجاؤں نے اِس کی صفیں باندھی ہیں۔

توں میں اَج ہوئے شرع کل ہوئی موجود شرع توں پہلے خدائیاں نی
رواح وڈّ وڈیریاں فاتحہ نہ تھال ویکھ حلوائی مٹھائیاں نی

مُشکل الفاظ: شرع: شریعت۔ رواح: روح کی جمع۔ وڈّ وڈیریاں: بڑے بزرگ، آباؤ اجداد، سیانے لوگ۔

تَرجُمَہ: آپ اور میں آج ہوئے ہیں اور شریعت کل ہوئی ہے اور شریعت سے بھی پہلے خدا کی خدائی موجود تھی۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ آباؤ اجداد کی روحوں کو کوئی فاتحہ نہیں بخشتا مگر مٹھائیوں کے تھال بھرے ہوئے ہیں۔

مال زادیاں نال نہ پیار چنگے ویر چنگے نہ نال جوائیاں نی
زکوٰۃ نماز روزے حکم خدا دا اے عَلٰی قُلُوبِھِمْ حکم نہ نائیاں نی

مُشکل الفاظ: مال زادیاں: فاحشہ عورتیں، طوائفیں۔ جوائیاں: جوائی کی جمع، داماد۔ عَلٰی قُلُوبِھِمْ غِشَاوَۃٌ: اِن کی دلوں پر پردہ ڈال دیا گیا ہے (القرآن)۔

تَرجُمَہ: طوائفوں کے ساتھ پیار کرنا اچھا نہیں ہے اور دامادوں کے ساتھ بیر ڈالنا بھی بہت برا ہے۔ زکوٰۃ، نماز اور روزے کا حکم تو خدا تعالیٰ کا ہے اور عَلٰی قُلُوبِھِمْ کا حکم بھی اُسی کا ہی ہے، کوئی نائیوں (حجاموں) کا نہیں ہے۔

چار جنساں نہ پنجویں جنس کوئی دانے بُجھ کر خرچ دانائیاں نی
جوڑے ہوئے بنا ہوندے بر چھ میاں حیواناں وِچ نہ ہون کڑمائیاں نی

مُشکل الفاظ: چار جنساں: چار عناصر، آگ، پانی، مٹّی، ہوا۔ بر چھ: درخت۔ کڑمائیاں: کڑمائی، منگنی۔ نسبت ٹھہرانا۔

تَرجُمَہ: کہ چار ہی جنسیں ہیں اور پانچویں جنس کوئی نہیں۔ اب جو دانا ہیں وہی اپنی دانائی خرچ کر کے ہی یہ سب کچھ بوجھ سکتے ہیں۔ خالقِ کائنات نے تمام چیزیں جوڑا جوڑا بنائی ہیں۔ یہاں تک کہ درخت بھی۔ حیوانوں کی تو سگائی نہیں کی جاتی۔

ماں اپنی بھین دِھی روا ناہیں روا ہوندیاں دھیاں پرائیاں نی

تَـــرْجُـمَة: کہ سچی بات کوکوئی بھی جھوٹ نہیں کہتا ہے۔چانداورسورج،چانداور سورج ہی ہیں اور اَندھیر اور روشنائی،اندھیر او روشنائی ہی ہیں۔اے مولا شاہ! عدم مطلق کے بیچ میں سے بادل برس رہے ہیں اور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔

کلام قاضی ومقولہ شاعر (قاضی کا کلام اور شاعر کا قول)

قاضی آکھدا جٹا میں سچ آکھاں گل چنگی جو کوڑ نہ گپ ہووے
خون لکو نال لکھاں تعویز ہووے نچدی ایتوار کم شڑپ ہووے

مُشکل الفاظ: کوڑ: جھوٹ۔نچدی ایتوار: چاند نکلنے کے بعد پہلا اتوار۔شڑپ: جھٹ پٹ۔

تَـــرْجُـمَة: قاضی نے کہا کہ اے مرزا! میں سچ کہہ رہا ہوں کہ اچھی بات وہی ہے جو سچ ہو اور جھوٹ گپ نہ ہو۔میں تیرے لئے مُرغ کے خون سے تعویذ لکھوں گا۔نئے چاند کے پہلے اتوار کو،لہذا تیرا کام جھٹ پٹ ہو جائے گا۔

قلم سہ دا ترکلا کھنب اُلو راکھ مسان مٹی قبر لپ ہووے
باوضو وقت اشراق تعویز لکھیئے دہان سورۃ مزّمل دا جپ ہووے

مُشکل الفاظ:سہ: خارپُشت،ترکلا: تکلا،سلائی۔کھنب/کھمبھ: پر،مسان: ہندوؤں کے مُردے جلانے کی جگہ،مرگھٹ،شمشان۔لپ: مٹھی بھر۔اشراق: سورج نکلنے کا وقت۔دہان: دہن،منہ۔جپ: ورد۔

تَرْجُمَة: تعویز لکھنے کے لے خارپُشت کے تکلے کا یا اُلو کے پر کا قلم ہو اور مرگھٹ یا قبر کی مٹھی بھر مٹی ہو اور باوضو ہو کر بوقت اشراق یہ تعویذ لکھا جائے تب منہ پر سورۂ مزّمل کا وِرد بھی جاری ہو۔

نالے ڈِٹھا ہویا مَکھ ہووے یاد فلاں بن فلاں ماں بپ ہووے
مخالف عقل دا ہوش نہ چنگا جٹا عشق اوہ جو کندھاں نہ ٹپ ہووے

مُشکل الفاظ: ڈِٹھا ہویا: دیکھا ہوا۔مطلوب: جس کی طلب ہو۔فلان بن فلاں: اس

کا نام اور اس کے باپ کا نام۔ پ: باپ۔

تَرْجُمَة: اور پھر یہ بھی کہ جو چہرہ مطلوب ہو وہ دیکھا ہوا ہو اور اُس کا اور اُس کے باپ کے نام کا بھی عِلم ہو۔ اے جاٹ! خلافِ عقل ہوش اچھا نہیں ہوتا اور عشق وہی اچھا ہے جو کہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ دیواریں نہ پھلانگے، زیادتی کا مرتکب نہ ہو۔

غریب چنگا نہ بھاویں پیغمبر ہووے مچھّی اوہ جو زہری نہ سپ ہووے
کھوتا ساہن چنگا کنک واہن چنگا فقیر چنگا نہ سانگ سر کپ ہووے

مُشکل الفاظ: کھوتا: گدھا۔ ساہن: سانڈ، بیل۔ واہن: پہلی دفعہ ہل چلائی ہوئی زمین، وہ زمین جس میں موٹے موٹے ڈھیلے ہوں۔ سانگ: نیزا، بھالا۔ سرکپ: سر کو کاٹنے والا۔

تَرْجُمَة: غریب اچھا نہیں ہوتا، خواہ پیغمبر ہی کیوں نہ ہو۔ مچھلی تو وہ ہے کہ جو زہریلا سانپ نہ ہو۔ گدھا وہی بہتر ہے جو سانڈ ہو اور گندم بونے کے لئے وہ کھیت (واہن) اچھا ہے جس سے ایک فصل نہ لی گئی ہو اور فقیر وہی بہتر ہے جو نیزے یا بھالے کی طرح سر کاٹنے والا نہ ہو۔

عِلم بحر چنگا ہاتھ وَنج لگے سُرگ نَرگ چڑھیا دور تپ ہووے
حد اعتبار نہ اوہدا اعتبار کوئی جو سمندر اَنہد گھاؤں گھپ ہووے

مُشکل الفاظ: بحر: دریا۔ ہاتھ ونج لگے: جس کی گہرائی کا اندازہ ہو۔ سُرگ: بہشت۔ نَرگ: دوزخ۔ تپ: گرمی، حرارت۔ اَنہد: جس کی کوئی حد نہ ہو۔ گھاؤں گھپ: بے ایمان، لالچی۔

تَرْجُمَة: عِلم کا دریا وہی اچھا ہے جس کی گہرائی کا اندازہ ہو اور اگر حرارت و گرمی نہ ہو تو دوزخ بھی بہشت ہے۔ اس کے اعتبار کی کیا حد ہے جو سمندر کی طرح ہر چیز کو ہضم کر جائے، کچھ پروا نہ کرے۔

کم شرع دے واجیاں نال ہوندے چوری عشق چوری چھپی چھپ ہووے
پیوند بنا سنترے نہ سیو شہتوت گلاب داب زمین وِچ نپ ہووے

مُشکل الفاظ: شرعدے: شریعت کے۔ چھپ: چُھپی، پوشیدہ۔ پیوند: جوڑ۔ داب: درخت یا پودے کی ٹہنی جو جڑ پکڑنے کیلئے زمین میں دبائی جائے۔

تَرجُمَہ: شریعت کے کام باجوں کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی حق نکاح) اور جو کام عشق کے ہیں وہ چوری چُھپے کئے جاتے ہیں۔ پیوند (جوڑ) کے بغیر سنگترہ، سیب اور شہتوت کبھی پروان نہیں چڑھتے اور داب کے بغیر گلاب نہیں ہوتا۔

سپاہی عاشق سو رن تھیں نہ کنڈ دیوے تلوار چلدی جتھے شپا شپ ہووے
ڈڈا ملے جاں دھوئیں فقیراں گھتے بڈھی رن جد خانگی دھپ ہووے

مُشکل الفاظ: سو: وہی۔ رَن: میدان، عورت۔ کنڈ: پُشت۔ شپاشپ: گھمسان کی، تیزی سے۔ ڈڈا: خوشہ، چنے کی ٹانٹ؛ گھتے: ڈالا جائے۔ خانگی: گھریلو، طوائف۔ دھپ/دھپھ: زیادہ بوڑھی۔

تَرجُمَہ: سپاہی اور عاشق وہی ہے جو میدان میں پُشت نہ دکھائے خواہ کتنی تیز تلوار چل رہی ہو۔ چنے کی ٹانٹ فقیروں کے دھوئیں میں ہی ملتی ہے۔ طوائف جب بوڑھی ہو جاتی ہے تو بڑی گھریلو (پارسا) عورت بن جاتی ہے۔

اُونا چنگا شراب دے پین والا اَٹھ پہر مدہوش جو دَھپ ہووے
خبرے آپ کتھے خبرے یار کتھے فجرے دُھپ سر تن اگانہہ ٹپ ہووے

مُشکل الفاظ: اُونا: کم بھرا ہوا۔ دَھپ: بے سُدھ۔

تَرجُمَہ: جو کم کم شراب پیتا ہو وہی اچھا ہے نہ کہ جو آٹھوں پہر اس کے نشہ میں بیہوش و بے سُدھ رہے کہ وہ یہ بھی نہ جانے کا وہ خود کہاں ہے اور اس کا یار کہاں ہے؟ اور جب صبح ہو تو وہ پکڑا جائے اور اس کا سر تن سے جدا کر دیا جائے اور وہ کہیں کا بھی نہ رہے۔

نکاح چنگا نہ گھبرو نال اوہدا جہڑی رَن کر دی ہَپ ہَپ ہووے
مولا شاہ نہ کھیوے نوں جا جڑا گل میری سمجھ تیری کھپ ہووے

مُشکل الفاظ: ہَپ ہَپ: جب منہ میں دانت نہ رہیں تو ایسی ہی آواز نکلتی ہے۔

کھپ: مشہوری، نیک نامی۔

تَرْجُمَة: بالغ جوان کے ساتھ اس عورت کا نکاح جو کہ بہت بوڑھی ہو جائے اور اس کے منہ میں دانت بھی نہ رہیں ہرگز اچھا نہیں ہے۔ اے مولا شاہ! تو کھیوے نہ جا۔ اے جاٹ اگر تو میرا کہا مان لے، تو تیری نیک نامی مشہور ہو جائے گی۔

سوال قاضی مرزا را (قاضی کا مرزا سے سوال کرنا)

پُچھی مرزیا گل میں کوئی تینوں اَگوں ہور دیاں ہور سناوَناں ایں
اَڑچاں فقراں دیاں سخن رِنداں والے میرا پڑھیا وی علم بھلاوَناں ایں

مُشکل الفاظ: اَڑچاں: اَڑچ واحد، ضد، رکاوٹ۔ رِنداں: واحد رِند، اوباش، قلندر، آزاد، بے دین۔ سخن: کلام، بات۔

تَرْجُمَة: اے مرزا! میں نے تجھ سے پوچھی تو کوئی بات ہے اور آگے سے تو مجھے اور کی اور ہی سنائے جا رہا ہے۔ تیری باتیں تو فقیروں کی ضد و مزاحمت جیسی ہیں۔ تیری بات رِندوں والی ہے اور تو میرا پڑھا ہوا علم بھی بھلا رہا ہے۔

مرزا آکھدا فقراں دا بالکا میں سِدھے راہ میں پُٹھا تو جاوناں ایں
اِبلیس روکے جیوں راہ مسیت والوں تیویں سیالاں توں مینوں اَٹکاوناں ایں

مُشکل الفاظ: بالکا: بالک، چیلا، مُرید، شاگرد۔ اِبلیس: شیطان۔ اَٹکاوَناں: روکنا۔

تَرْجُمَة: مرزا نے کہا کہ فقیروں کا تو میں چیلا ہوں۔ میں سیدھے راستے پر ہوں اور تو اُلٹی راہ پر چل رہا ہے جس طرح اِبلیس مسجد کے راستے سے روکتا ہے اُسی طرح تو مجھے سیالوں سے روک رہا ہے۔

قاضی آکھیا جہالت دا گیڑ کھوہا کاہنوں پُٹھیاں کلاں وَگاوناں ایں
قاعدہ علم نہ اَدب ہے یاد تینوں جٹّا وہنگیاں کیہ پیا لاوَناں ایں

مُشکل الفاظ: گیڑ: گیڑن مصدر سے، چلانا۔ کلاں: کلا، مشین، پرزہ۔ فن، کاریگری۔ وہنگیاں: اَٹکل پچو، قیافہ آرائی۔

تَرجُمَہ: قاضی نے کہا کہ تو جہالت کا کنواں چلا کر کیوں اُلٹی مشین پھیرنے میں مصروف ہے یعنی عبث کاریگری دکھا رہا ہے۔ تجھے نہ تو کوئی علم و اَدب کا قاعدہ یاد ہے اور نہ کوئی کُلیہ ہی، بس تو یونہی اَٹکل پچو (قیافہ) سے ہی کام لے رہا ہے۔

خاندان فقیر دے دَس کتنے جے توں بالکا مُرشد کہاوناں ایں
پیر امام کتنے دَس مذہب کتنے جے کجھ علم فقیری رکھاوناں ایں

مُشکل الفاظ: کہاوناں: کہلوانا۔ کتنے: کتنے۔

تَرجُمَہ: اگر تجھے فقیر کا بالکا ہونے کا اِس قدر دعویٰ ہے تو ذرا یہ تو بتا کہ فقیر کے کتنے خاندان ہیں؟ پیر امام کتنے ہیں؟ اور کُل مذاہب کتنے ہیں؟ تم مجھے فوراً یہ بتاؤ اگر فقیری کا کچھ علم رکھتے ہو۔

پنتھ ہندووں دی ناہیں خبر تینوں اَن گھڑ جھگڑا پیا ودھاوناں ایں
ربّ رسولؐ دی بندگی چھڈ جٹّا صاحباں جٹّی دے کیرنے پاوناں ایں

مُشکل الفاظ: پنتھ: طریقہ، راہ، مذہب، دین، دھرم، سلسلہ۔ کیرنے: آہ و فغاں، بہانہ سازی۔

تَرجُمَہ: تجھے ہندوؤں کے دین دھرم کی کچھ خبر نہیں ہے اور تو مَن گھڑت جھگڑے کئے جا رہا ہے۔ اے جاٹ! تو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بندگی چھوڑ کر صاحباں جٹّی کے لئے آہ و فغاں کر رہا ہے بہانہ سازی اور حیل وحُجت سے کام لے رہا ہے۔

سُن چھڈیا نام توں عدم مطلق جندرا نام دا کُنجی بغیر کھلاوناں ایں
دانا باد چھڈ رُوندڑی ماں جٹّا گیت کھیوے سیالاں دے گاوناں ایں

مُشکل الفاظ: جندرا: تالا۔ کُنجی: چابی، رُوندڑی: روتے ہوئے۔

تَرجُمَہ: تُو نے عدم مطلق کا نام ہی سُن رکھا ہے اور نام کے تالے کو بغیر چابی کے ہی کھلوائے جا رہا ہے۔ دانا آباد میں اپنی ماں کو روتی ہوئی چھوڑ کر تو کھیوے اور سیالوں کے گیت گائے جا رہا ہے۔

پہلاں دَس کھاں چار مکان کہڑے لامکان نوں پوڑیاں لاوناں ایں

حسینوں کی سردار (بادشاہ) ہے۔

مسلماناں دا مُڈھ ہے بابا آدم برہما ہندووان مُڈھ پچھاں میاں
پنج چشتی اَتے نَوں قادری جی مُڈھ چوداں دا علی مردان میاں

مُشکل الفاظ: برہما: تخلیق کرنے والا دیوتا۔ نَوں: نو (۹)

تَرجُمَہ: مسلمانوں کی اوّلین بنیاد بابا آدمؑ ہے اور ہندوؤں کے نزدیک برہما (دیوتا) ہے۔ پانچ چشتی ہیں اور نو (۹) قادری ہیں اور ان چودہ (14) کی بنیاد حضرت علیؓ شیرِ خدا ہیں۔

عزرائیل مہیش دا کرم آکو قادر بشن مہابلی ہے کان میاں
دت تھرو ہے مُڈھ شناسیاں دا نر ملے منی سنگھ وِچ فرمان میاں

مُشکل الفاظ: مہیش: شو جی دیوتا، بشن۔ ویشنو: ہندوؤں کا ایک دیوتا جسے پرورش کرنے والا مانا جاتا ہے۔ مہابلی: بہت بڑا، عظیم۔ دت تھرو: رشی، گرو۔ ملے: سکھوں کے فقیر۔ مُنی: رشی مُنی، ولی، اوتار۔ شناسیاں: سنیاسیاں۔ سنگھ: سادھوؤں کا فرقہ۔

تَرجُمَہ: عزرائیل اور شو جی کا ایک ساہی کرم ہے۔ ویشنو دیوتا بڑا عظیم و طاقتور ہے اور قوت کی کان ہے۔ رشی اور گورو سنیاسیوں کی بنیاد ہے اور رشی مُنی و سادھوؤں کی اصل قدر و قیمت فرمان کے تابع رہنے میں ہے۔

رامانند ہے مُڈھ براگیاں دا بدھوی ساکی گوتم بدھ دان میاں
شو جی مُڈھ گواسیاں جنگماں دا بابا نانک سبھ سُتھریاں مٹھان میاں

مُشکل الفاظ: رامانند: رام چندر جی۔ براگیاں: وراگی، تارک الدنیا، دُکھی۔ ساکی: ساکھی، گواہی، کہانی۔ بدھوی: بُدھ کا پیروکار۔ گوتم: مہاتما گوتم بُدھ۔ بُدھ وان: بُدھی مان: عاقل، زیرک: شو جی دیوتا۔ گواسیاں: سادھو فقیر لوگ۔ جنگماں: جنگم، متحرک۔ ایک جگہ نہ بیٹھنے والے سادھو۔ چلنے پھرنے والا۔ جنہوں نے گلے میں ٹل ڈالے ہوتے ہیں۔ سادھو: بیراگی۔ ستھریاں: ستھرا، گورو گوبند سنگھ ایک سکھ گورو جو شاعر بھی تھا، ہندو فقیروں کا ایک فرقہ۔

کا ایک فرقہ (جس کی بنا رام سنگھ نے 1767ء میں رکھی تھی)۔ خالصہ حکم: سکھ راج۔ روان: جاری و ساری۔

تَـــرْجُمَة: اے میاں! داسیوں کا سلسلہ کرشن سے چلا ہے جن کا آستانہ مان نام کے گاؤں میں ہے۔ اور کوکا فرقے کی بنیاد رام سنگھ نے ڈالی تھی اور سکھ راج چلایا تھا۔

مُڈھ آریہ دا دھکے نند ہے جی اَگن ہوری من بھگت پروان میاں
سِیدر فائدہ کوجہ مار دا جی سیّد جلال جلالیاں دا جان میاں

مُشکل الفاظ: مُڈھ: جڑ، بنیاد۔ آریہ: آریہ سماج۔ دھکے نند: دھکا شاہی، ایک رشی کا نام۔ اگن: آگ۔ گور: قبر۔ سیّد جلال: سیّد جلال ابن بخاریؒ مشہور بزرگ۔ جلالیاں: واحد جلالی، جلال ابن بخاری کو ماننے والے۔ سِیدر: سیتر، شہ، تاک، آس، اُمید۔

تَـــرْجُمَة: آریہ سماج کی بنیاد دھکے شاہی پر رکھی گئی ہے۔ یہ وہ آگ ہے جو من ہی من میں بھگت کے ہاں پروان چڑھتی ہے اگر تو قبر میں فائدہ پہنچنے کا آس مند ہے تو سیّد جلال الدین بخاری کو مان کہ جو جلالیوں کی جان ہیں۔

شاہ مدار ہے مُڈھ مداریاں دا شہباز شہبازیاں تان میاں
ہادی نوشوہؒ ہے مُڈھ نوشاہیاں دا آفتاب زمین اَسمان میاں

مُشکل الفاظ: شاہ مدار: ایک بزرگ۔ شہباز: لعل شہباز قلندر۔ ہادی: رہبر۔ نوشوہ: حضرت نوشہ گنج بخشؒ۔ نوشاہیاں: نوبادشاہیاں، سائیں مولا شاہ اِس گھر کے فیضیاب ہیں

تَـــرْجُمَة: اے میاں! شاہ مدار تمام مداریوں کا پیر ہے اور قلندروں کا مُرشد لعل شہباز قلندر ہے۔ تمام نوشاہیوں کے ہادی حضرت نوشہ گنج بخشؒ ہیں جو کہ زمین اور آسمان کے آفتاب ہیں۔

نظامؒ نظامیاں دا، فریدؒ فریدیاں دا مُڈھ صابری سبھ خواجگان میاں
عبدالقادرؒ سردار کل قادریاں دا جس دے جُھل دے سبز نشان میاں

مُشکل الفاظ: نظام: نظام الدین اولیاؒ۔فرید: بابا فرید شکر گنجؒ۔عبدالقادر: سید عبدالقادر جیلانیؒ۔جُھل دے: جھولتے،لہراتے ہیں۔سبزنشان: سبز جھنڈا۔

تَرجُمَہ: نظامیوں کے مُرشد حضرت نظام الدین اولیاؒ ہیں اور فریدیوں کے حضرت بابا فرید گنج شکرؒ ہیں جبکہ صابریوں کے پیر خواجہ صابر پیاؒ ہیں۔قادریوں کے مُرشد سیّد عبدالقادر جیلانیؒ ہیں جن کے سبز پرچم جھول رہے ہیں۔

خواجہ خضر کورو ساری پرتھمی دا سمندر دریا سبھ پیر جہان میاں
دھرم شاستری ہندواں وید چارے کتاباں مومناں چار ایمان میاں

مُشکل الفاظ: پرتھمی: پرتھوی، کائنات، عالم، جہان۔شاستری: پنڈت، عالم۔وید: ہندوؤں کی مقدّس کتابیں جو چار ہیں: (۱) رگ وید؛ (۲) یجروید؛ (۳) سام وید؛ (۴) اتھروید۔چارے کتاباں: مسلمانوں کی مقدّس چار کتب: (۱) توریت؛ (۲) زبور؛ (۳) انجیل؛ (۴) قرآن۔

تَرجُمَہ: خواجہ خضرؑ تمام کائنات کے مُرشد ہیں اور تمام دریاؤں اور سمندروں کے پیر ہیں۔ہندو دھرم کے پنڈتوں کے مطابق اس کی چار کتابیں ہیں جنہیں وید مقدّس کہا جاتا ہے اور مسلمانوں کو بھی چار کتابوں پر ایمان لانا پڑتا ہے۔

رگ وید یجروید اتھروید شام وید دا واچ بیان میاں
توریت انجیل زبور کتاب تیجی چوتھا سمجھ محمد فرقان میاں

مُشکل الفاظ: واچ: پڑھ۔فرقان: قرآن۔

تَرجُمَہ: اے میاں! تو کبھی رگ وید، یجروید، اتھروید اور شام وید کو بھی پڑھ کر دیکھ، جو کہ ہندوؤں کی مقدّس کتابیں ہیں۔اس طرح اللہ کے ماننے والوں کے لئے توریت، زبور، انجیل اور چوتھی کتاب مقدّس قرآن مجید ہے جو کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

پنجواں پڑھیا وید یاد صوبان کنجری مکر اَتے چلتر بہتان میاں
حضرت عیسیٰ ہے مُڈھ عیسائیاں دا ابراہیم کلی مسلمان میاں

مُشکل الفاظ: چلتر: مکر، فریب۔ کلی: تمام۔

تَرجُمَہ: اور جو پانچواں وید ہے وہ بُری عورتوں کو زبانی یاد ہے اور اس میں سب کے سب مکر اور فریب و بہتان ہیں (یعنی عورتیں پانچواں وید پڑھی ہوئی ہیں) حضرت عیسیٰ عیسائیوں کی بنیاد ہیں اور جملہ مسلمانوں کے بزرگ حضرت ابراہیمؑ ہیں۔ اسلام کی بنا ہیں۔ دینِ ابراہیمی اِنہی سے منسوب ہے۔

موسیٰ نبی موسائیاں یہودیاں دا شاہ جن پری سلیمانؑ میاں
سہروردی اَتے دوجے نقش بندی عامل عِلم دے سیف زبان میاں

مُشکل الفاظ: موسائیاں: حضرت موسیٰ کو ماننے والے۔ سہروردی: نقش بندی، طریقیت کے سلسلے ہیں۔ عامل: عمل کرنے والا۔ سیف زبان: تیز زبان، زبان سے جو کہے وہ ہو جائے۔

تَرجُمَہ: حضرت موسیٰ موسائیوں اور یہودیوں کے ہیں اور حضرت سلیمانؑ جنّات کے بادشاہ ہیں۔ سہروردی اور نقشبندی بڑے عامل ہیں اور سیف زبان واقع ہوئے ہیں۔

فقیر چوڑھیاں وِچ گروہ جہڑے بالاشاہ لال بیگ دے جان میاں
یار ہیر سیال دا جٹ رانجھا سہتی جی جٹّی دا یار کروان میاں

مُشکل الفاظ: چوڑھیاں: چوڑھا کی جمع، بھنگیوں کا، خاکروبوں کا۔ کروان: بلوچ (مراد بلوچ)

تَرجُمَہ: اے میاں! جو چوڑھوں/بھنگیوں کے فقیر ہیں اُن کا گرو (پیر و مُرشد) لال بیگ ہے یا پھر جس طرح کہ سیال قوم کا رہبر جاٹ رانجھا ہے جبکہ سہتی جٹّی کا یار مراد بلوچ ہے۔

میری یاری جٹّی صاحباں سیال ہے جی سردار کھیوے بیٹی کھیوے خان میاں

مولاشاہ سائیں اللہ فتح دیوے جس شکار تے پھڑی کمان میاں

مُشکل الفاظ: سیال: ایک قوم (صاحباں کی ذات)۔کھیوے خان: صاحباں کے باپ کا نام۔

تَرجُمَہ: میری یار (محبوب) صاحباں ہے جو سیال ہے اور کھیوے خان سردار کی بیٹی ہے۔اے مولاشاہ سائیں! دُعاء کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے فتح و کامیابی سے ہمکنار کرے جس شکار کے لئے میں نے تیر کمان پکڑ لئے ہیں۔

دربیان روان شُدن مرزا بطرفِ سیال کھیوے (مرزا کا سیال کھیوے کی طرف روانہ ہونے کا بیان)

مرزا لڑ چھڈا کے قاضی کولوں پوئیے گھت بکی واگاں چکیاں جی

کھبّی گُٹھ اُتّے تِتر بولیا اِی سجی گُٹھ اُتّے پھوہیاں بُکّیاں جی

مُشکل الفاظ: لڑ: پلو، دامن۔پوئیے: پوئیا، پویہ، دُلکی گھوڑے کی ایک چال۔کھبی: بائیں طرف۔سجی: دائیں طرف۔ پھوہیاں: پھوہی کی جمع گیدڑی، بچوں والی گیدڑی۔گُٹھ: کونا، بُکّیاں: بُکن مصدر سے، بھونکنا۔شیر اور چیتے یا بکرے کا بولنا۔

تَرجُمَہ: بالآخر مرزا جاٹ نے قاضی سے دامن چھڑا کر اپنی بکی کی باگیں اُٹھائیں اور اس کی بکی دُلکی کی چال پکڑ گئی۔مرزا کے چلتے ہی دائیں کونے میں تیتر بولا اور بائیں کونے میں گیدڑیاں بول اُٹھیں۔

نالے ہرنیاں دوڑ کے کھبّی گُٹھوں سجی گُٹھ وِچ وَناں دے لُکیاں جی

کھل ہرن دی لہوندے شکاری ڈِٹھ بیرے بیرے کر ہڈیاں کُٹیاں جی

مُشکل الفاظ: وَناں: وَن کی جمع، ایک درخت، بن۔ بیرے بیرے: ٹکڑے ٹکڑے۔

تَرجُمَہ: علاوہ ازیں دائیں طرف کے کنارے سے ہرنیاں بھی دوڑ کر دائیں طرف کے بن کے درختوں میں آ کر چھپ گئیں اور کئی شکاری ہرن شکار کر کے اِن

کی کھالیں اُتار رہے تھے اور اِنہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے اِن کی ہڈیاں کوٹ رہے تھے۔

مُتھا سِدّھا رکھ کھیوے نوں کھرل وَگیا وَن کریراں پراہلاں چُکیاں جی
آپے پہنچ پوسی مولا شاہ مرزا اودھر چندھڑ فوجاں کھیوے ڈُھکیاں جی

مُشکل الفاظ: کھرل: مرزا جاٹ۔ وگیا: روانہ ہوا۔ وَن: ایک درخت کا نام۔ کریراں: کریر: ایک خاردار جھاڑی (جس کے کچے پھل کو ''ڈیلا'' اور پکے پھل کو ''پنیجھو'' کہتے ہیں)۔ پراہلاں/پرالاں: پرال، بھوسا، پرالی، دھان کا پھوس، شاخیں۔ پہنچ پوسی: پہنچ جائے گا۔ ڈُھکیاں: پہنچ گئیں۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ سیدھا ماتھا (ناک کی سیدھ) رکھ کر کھیوے گاؤں کی جانب روانہ ہو گیا۔ وَن اور کریروں نے اپنے شاخیں اور اُٹھا لیں۔ اے مولا شاہ! مرزا آپ خود ہی کھیوا میں پہنچ جائے گا مگر اِدھر چندھڑوں کی فوجیں بھی پہنچ چکی ہیں۔

دربیان آمدن بارات چندھراں (چندھڑوں کی بارات کے آنے کا بیان)

مارو مار کردے چندھڑ آن لتھے احمد شاہی جیوں لشکر لٹیریاں دے
ڈفاں عربی واجے تے انگریزی واجے ہنہناٹ عراقی وچھیریاں دے

مُشکل الفاظ: احمد شاہی: احمد شاہ ابدالی۔ ہنہناٹ: ہنہنانا۔ وچھریاں: وچھرا، گھوڑے کا بچّہ۔

تَرجُمَہ: چندھڑوں کی بارات اس طرح تھی کہ جیسے احمد شاہی لٹیروں کا لشکر مارو مار کرتا ہوا نازل ہو گیا ہو۔ ڈفیں تھیں اور عربی و انگریزی فوجی باجے بھی بج رہے تھے اور عراقی گھوڑے اور ان کے بچّے خوب ہنہنا رہے تھے۔ چار سو عجب شور و غل برپا تھا۔

چندھڑ چار ہزار دے لگے تنبو چوکیدار کھڑے پہرے ڈیریاں دے

سیالاں بڑے دتّے نمکیں مٹھے کھانے گوشت لگّواں ماس بٹیریاں دے

مُشکل الفاظ: تنبو: خیمے۔ ماس: گوشت۔

تَرجُمَہ: چار ہزار چند ھڑوں کے لئے خیمے نصب کر دیئے گئے تھے اور تمام ڈیروں پر چوکیدار اور پہرے دار چوکس کھڑے تھے۔ سیالوں نے انہیں طرح طرح کے میٹھے اور نمکین بیشمار کھانے دیئے۔ مُرغوں کا گوشت اور بٹیروں کا گوشت کھلایا۔

اَڑ اَڑ گھگرے نائناں دے پاٹ گئے نائی تھک گئے وچ پھیریاں دے

سنگھ پاٹ گئے کوندیاں ڈومنیاں دے پتے ڈھوندیاں جنج بسیریاں دے

مُشکل الفاظ: گھگھرے: لہنگے۔ نائناں: واحد نائن، حجام کی بیوی۔ سنگھ: گلے۔ ڈومنیاں: مراسنیں، واحد مراسن، گانے بجانے والی عورتیں۔ جنج بسیریاں: جہاں جہاں بارات ٹھہرے۔

تَرجُمَہ: نائنوں کے لہنگے اَڑ اَڑ کے پھٹ گئے اور نائی (حجام) چکر لگا لگا کر تھک گئے۔ گانے بجانے والی عورتوں کے گا گا کر گلے پھٹ گئے اور باراتیوں کے بسیرے ڈھونڈ ڈھونڈ کر بُرا حال ہو گیا۔

کِتے بھنڈ مُچدے کِتے مُجرے ہوندے رنگ دمکدے طاہر دے سہریاں دے

بھیڑ وچ کئی بیٹھ مُٹیاراں آئیاں اُتّے ویکھن کئی بیٹھ بنیریاں دے

مُشکل الفاظ: بھنڈ: بھانڈ۔ مُجرے: مُجرا، بڑے لوگوں کے ہاں حاضری، ناچ کرنا۔

تَرجُمَہ: کہیں بھانڈ ناچ رہے تھے اور کہیں مُجرے ہو رہے تھے۔ ایسے میں طاہر کے سہرے کا رنگ اور بھی چمک اور دمک رہا تھا۔ وہاں اس قدر بھیڑ تھی کہ کئی جوان لڑکیاں اور عورتیں بھیڑ کے نیچے آ گئی تھیں اور کئی اپنے گھروں کی منڈیروں پر بیٹھ کر یہ جشن دیکھ رہی تھیں۔

گل کینٹھے گھتّن مالاں جانجی لے کے تلّے دُونے ہو گئے پھلیریاں دے

نظر شرم دی ویکھے ملنیاں نوں قطب تارا چمکے اُتّے چہریاں دے

مُشکل الفاظ: کینٹھے: کینٹھا۔ گلے کا ایک زیور۔ گھتّن: ڈالیں۔ مالاں: مالا کی جمع،

ہار۔ جانجی: باراتی ۔ ٹکّے: پیسے۔ دونے: دُگنے، دوگنا، زیادہ۔ پھلیریاں: پھول بیچنے والے، ہار بیچنے والے۔ قطب تارا: وہ ستارا جو ہمیشہ شمال کی جانب ہوتا ہے۔ اور تمام ستاروں سے زیادہ چمکتا ہے۔ ملنیاں: ملنی، گلے ملنا،

تَرجُمَہ: جو باراتی تھے وہ پھولوں کے ہار بیچنے والوں سے ہار لے لے کر اپنے گلوں میں ڈال رہے تھے اور زیور کی طرح سجا رہے تھے۔ اس سے پھول بیچنے والوں کی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا تھا۔ تمام باراتی چمکتے چہروں کے ساتھ ایک دوسرے سے اس طرح مل رہے تھے کہ قطب ستارا بھی شرم سے غائب ہوتا جا رہا تھا۔

کولو کول بہہ کے ویکھن پیاں مُجرا ٹینڈاں لگّے جیوں بھانڈے کسیریاں دے
ہتھاں اُتّے مہندی لوک ویکھن مُجرا مِلدھے گئے نیں پَیر تھیریاں دے

مُشکل الفاظ: ٹینڈاں: ٹینڈے نیچے اوپر رکھے ہوئے برتنوں کی قطار۔ کسیریاں: کسیرا۔ ٹھٹھیار جو کہ دھات کے برتن بناتے ہیں۔ اور بنا کر قطار در قطار اوپر نیچے رکھ دیتے ہیں۔ تھیریاں: تھیرے، بہت سے، کئی۔

تَرجُمَہ: کئی عورتیں قریب قریب بیٹھ کر مُجرا دیکھ رہی تھیں اور اس طرح لگ رہی تھیں کہ جس طرح ٹھٹھیار نے دھات کے برتن بنا سجا کر قطار میں اوپر نیچے رکھے ہوئے ہوں۔ عورتوں کے ہاتھوں پر مہندی لگی تھی اور لوگ مُجرا دیکھ رہے تھے۔ بیشمار لوگوں کے پاؤں ایک دوسرے کے پاوں تلے آ چکے تھے۔

اودھر دیگاں چڑھیاں اہلکار گھتّن چاول تول کے نال دوسیریاں دے
تماشا ویکھن خاطر لوک سارے آئے ڈوم، منگتے چار چفیریاں دے

مُشکل الفاظ: اہلکار: ملازم۔ دوسیریاں: دوسیر کا باٹ۔ ڈوم: مراسی۔ منگتے: بھکاری، مانگنے والے۔ چار چفریاں: چاروں اطراف سے۔

تَرجُمَہ: اُدھر دیگیں پک رہی تھیں اور ملازم دوسیر کے باٹ سے چاول تول تول کر

ان میں ڈالے جا رہے تھے۔ چاروں طرف سے اِدھر اُدھر کے لوگ، مانگنے والے اور مراسی تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہو چکے تھے۔

ناز نخرا بناوٹی ویکھ کنجری روپے دھن جانجی نال جیریاں دے
کلیان مراسی اَتے ساہنسی کر دے نام لے کے وَڈ وَڈیریاں دے

مُشکل الفاظ: دھن: واہ، شاباشی، جیریاں: جیرا، حوصلہ۔ کلیان: جگتیں، ہنسنے ہنسانے کی باتیں۔

تَرْجُمَة: طوائف کو ناز نخرہ (بناوسنگھار) کرتے ہوئے دیکھ کر باراتی خوب فراخدلی سے روپے لُٹا رہے تھے۔ مراسی اور ساہنسی اس خوشی کے موقع پر جگتیں کر رہے تھے اور بیلیں لے کر بزرگوں کا نام پُکار رہے تھے۔

چند تارے لُکے کالی گھٹاں اوہلے ہتھ مونہہ دِسن وِچ ہنیریاں دے
مولا شاہ کیہ خبر دَس صاحباں دی جٹی کھٹی آئی وِچ گھیریاں دے

مُشکل الفاظ: کٹھی: ذبح ہوئی، گھر گئی۔ گھیریاں: گھیرا، حلقہ، قابو۔

تَرْجُمَة: چاند ستارے کالی گھٹاؤں میں چھپ گئے اور اس قدر اندھیرا ہو گیا کہ لوگوں کے ہاتھ منہ تک دکھائی نہ دے رہے تھے۔ اے مولا شاہ! تم اب کچھ اُس صاحباں کے بارے میں بتاؤ کہ جو مکمل طور پر جملہ آفات کے گھیروں میں بری طرح پھنس چکی تھی۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

مانجھے تیل پئی جٹی صاحباں جی گانے سوہنے لگدے نال موتیاں دے
عشق ہجر نے بے اعتبار کیتی حال پُچھے کون دردی روتیاں دے

مُشکل الفاظ: مانجھے: مانجھا، دُلہا کی طرف سے شادی سے پہلے کی گئی دعوت۔ مائیں ڈالنا: بیاہ سے پہلے زرد رنگ کے کپڑے پہنانا۔ گانے: گانا، ڈورا۔ کنگنا: جو کلائی پر باندھتے ہیں۔ ہجر: جدائی، روتیاں: رونے والے، دُکھی، غمگین۔

تَرجُمَہ: صاحباں مائیں پڑی ہوئی تھی اور اُسے تیل چڑھا ہوا تھا۔اس کی کلائی پر گانا بندھا ہوا تھا جو کہ موتیوں کے ساتھ بڑا سج رہا تھا مگر عشق کی جدائی نے اُسے بے حال کر کے رکھ دیا تھا اور اب اُس روتی ہوئی بیچاری کا کیا کوئی حال پوچھتا۔

نالے جمع کواریاں کول صاحباں مقید لال جو لڑیاں پوریتیاں دے
سر تے جلّیاں دے چوپ تیڑیں لہنگے اُدھڑ ونجے کھترانیاں دھوتیاں دے

مُشکل الفاظ: پوریتیاں: پروئی ہوئیں۔ چوپ: ایک قسم کی کشیدہ اوڑھنی۔ ادھڑ ونجے: اوھڑ ونجا، بدن پر ساڑھی کی طرز پر لپیٹنے کی چادر۔ کھترانیاں: ہندوؤں کی عورتیں۔مقید: قید میں۔

تَرجُمَہ: اور صاحباں کے پاس کنواری لڑکیاں بھی یوں مقید ہو کر بیٹھی ہوئی تھیں کہ جیسے لعل و جواہرات اور موتیوں کے ساتھ پروئی ہوئی ہوں۔ جاٹ لڑکیوں نے اپنے سروں پر کشیدہ اوڑھنیاں اوڑھی ہوئی تھیں اور بدن پر ساڑھی کی طرح چادریں لپیٹی ہوئی تھیں۔

لاہ لئے نیں عکس مصوراں جی کنیاں کھڑیاں کھلوتیاں دے
پانی پُلاں کھڑاک کیہ ٹھوکراں دے کھڑک سمجھ کیہ چکیاں جھوتیاں دے

مُشکل الفاظ: عکس: تصویر، سایہ، کھڑاک: شور، آواز۔ چکیاں جھوتیاں: چلتی ہوئی چکیاں۔آٹا پیسنے کی چکی کا چلنا۔

تَرجُمَہ: مصوروں (تصویر بنانے والوں) نے وہاں پر بیٹھی، کھڑی اور جاتی ہوئی کئی عورتوں کی تصویریں بنا ڈالیں۔اور کانوں کان اس کی کسی کو خبر تک نہ ہو سکی۔جس طرح پانی پُلوں کے نیچے سے گزرتا ہے اور چلتی ہوئی چکی کی آواز کم ہی کوئی سمجھتا ہے۔

کھوتا ٹپ چڑھدا اُتّے گھوڑیاں دے چڑھے گھوڑا نہ کدی اُپر کھوتیاں دے
پُچھن والا بولا دَسّن والا گنگا وَڈکے زمین اَسمان نہ بوتیاں دے

مُشکل الفاظ: کھوتا: گدھا۔ کھوتیاں: کھوتی کی جمع، گدھی۔ بوتیاں: واحد بوتی،

اونٹنی۔

تَـــرْجُـــمَة: گدھا اُچھل کر گھوڑیوں کے اوپر چڑھ جاتا ہے۔مگر گھوڑا کبھی بھی گدھیوں کے اوپر نہیں چڑھتا۔ یہ راز کی بات پوچھنے والا کانوں سے بہرا اور بتانے والا گونگا ہے اور پھر اونٹنیوں کا تو زمین و آسمان ہی اور ہے۔

لذّت پوچھ اُن سے صاحب کیسی ہوتی بوسے لئے جس پلنگ پے سوتیاں دے
بولن ٹیہنے راہ جنگلیں نہ سمجھ آوے بول سمجھ دیندے پڑھیاں توتیاں دے

مُشکل الفاظ: سوتیاں: سوئی ہوئیں۔ ٹیہنے: جگنو، پتنگے۔ توتیاں: طوطے۔

تَـرْجُمَة: تو یہ لذّت اُن سے پوچھ کہ جنہوں نے پلنگ پر سوئی ہوئی محبوباؤں کے بوسے لئے ہیں۔ راستے اور جنگلوں میں ٹیہنے بولتے ہیں مگر کسی کو بھی کچھ سمجھ نہیں آتی لیکن پڑھائے سدھائے طوطوں کی باتیں سمجھ میں آ جاتی ہیں، سارا حال جان لیتے ہیں۔

مشرق مغرب سب ذکر اذکار ہوندے گرنتھ کتاب قرآن تے پوتھیاں دے
مولا شاہ سائیں! بناں حال وارد مزے آوندے نہ گلاں تھوتھیاں دے

مُشکل الفاظ: اذکار: ذکر کی جمع، یاد کرنا۔ ورد کرنا۔ گرنتھ: سکھوں کی مقدس مذہبی کتاب۔ پوتھیاں: پوتھی کی جمع، کتاب، گرنتھ۔ تھوتھیاں: بے معنی، بے مقصد، فضول، بے کار، ناکارہ۔

تَـرْجُمَة: مشرق ہو یا مغرب ہر طرف قرآن اور گرنتھ کا ہی ذکر اذکار ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہر طرف اور ہر جگہ پر اُسی قادر مطلق کا ہی ورد ہو رہا ہے۔ اے مولا شاہ! اپنے آپ پر حال وارد کرنے کے بغیر ان بے معنی باتوں کا مطلب ہرگز سمجھ میں نہیں آ سکتا اور نہ ان باتوں کا کوئی لُطف ہی آتا ہے۔

ایضاً (اُسی طرح)

رناں رُسّن وکیلاں دن مندیاں دو مرد من پوندے مارے جُتیاں دے
ساہن اِک مگر کوان وگ سارا وِیہ وِیہ کُتّے پھر دے مگر کُتیاں دے

مُشکل الفاظ: مندیاں: واحد مندی، بُری۔ ساہن: سانڈ۔ وگ: ریوڑ۔ وِیہ وِیہ: بیس بیس۔

تَرجُمَہ: عورتیں اگر وکیلوں کے بغیر روٹھیں تو بہت ہی بری بات ہوتی ہے لیکن مرد عزّت کے مارے مان جاتے ہیں کیونکہ بے عزّت ہونے سے ڈرتے ہیں۔ ایک سانڈ مویشیوں کے پورے ریوڑ کو خراب کر ڈالتا ہے۔ اور ایک کُتّی کے پیچھے بیس بیس کُتّے گاؤں گاؤں پھرتے ہیں۔

کڑاڑ تھک جاندے بیٹھے ہٹیاں تے نائی تھک جاندے وِچ ہُٹیاں دے
اوکڑ پئے جد پلّے خرچ لیندے دولت جنہاں دبی ہیٹھ چُتیاں دے

مُشکل الفاظ: کڑاڑ: کراڑ، بنیا، ہندو دکاندار۔ ہُٹیاں: واحد ہُٹی، مشکل کام، مہم، اَڑا ہوا کام، بیگار۔ اوکڑ: مشکل، بپتا۔ چُتیاں: چونترہ، چھوٹا سا گڑھا۔

تَرجُمَہ: ہندو دکاندار دکانوں پر بیٹھے تھک جاتے ہیں اور حجام اَڑے ہوئے کام (بیگاریں) نکالتے ہوئے تھک جاتے ہیں اور جب کوئی انہیں مشکل اور بپتا پڑ جاتی ہے تو پھر یہ گڑھوں میں دبی ہوئی دولت نکال کر خرچ کر لیتے ہیں۔

چلو وری وکھا لیئے صاحباں دی جنگے ساہ گھلّے عشق مُتیاں دے
ہیری جھلدی تے رُکھ بر چھ ڈھیندے خراب خانے ہوندے گاہلڑاں طوتیاں دے

مُشکل الفاظ: وری: بری، وہ کپڑے اور سامان وغیرہ جو سسرال والے دُلہن کے لئے لاتے ہیں۔ ساہ گھلّے: ساہا گھتن، بیاہ شادی کا دن مقرّر کرنا۔ عشق مُتیاں: عشق کے مَست اَلست۔ رُکھ: درخت۔ بر چھ: درخت۔ ڈھیندے: گر پڑتے۔ گاہلڑاں: گلہریاں، واحد گلہری۔ طوتیاں: طوطے۔

تَـرْجُمَة: اب چلو کہ ہم تمہیں صاحباں کی بری دکھاتے ہیں کہ اس کی شادی کا اچھا دن مقرّر رہوا ہے۔ جب کبھی آندھی چلتی ہے تو تمام درخت گر پڑتے ہیں اور گلہریوں اور طوطوں کے گھر خراب ہو جاتے ہیں۔

کیاں مفلس پیکے تے تونگر سوہرے بھاگ جاگ پیندے سرگھتیاں دے
چوراں دا بیداری وچ لگدے نہ بوسے گھن کھڑ دے چوری سُتیاں دے

مُشکل الفاظ: مفلس: غریب۔ تونگر: مالدار۔ سرجگتیاں: بدقسمت۔ گھن کھڑ دے: لے جاتے ہیں۔ بیداری: جاگتے میں۔

تَـرْجُمَة: بہت سوں کے میکے والے مفلس ہوتے ہیں اور سسرال والے مالدار اور اس طرح بدقسمتوں کے سوتے ہوئے بھاگ جاگ پڑتے ہیں۔ چوروں کو بیداری میں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ وہ تو سوئے ہوؤں کا سامان لے جانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

عاشق مجاز مگروں پیاں لین ترلے یار مُندے نہ سیجوں وُگتیاں دے
مولا! سڑن پھردے وچ رشک مُٹھے زخم کاری لگے جنہاں لُتیاں دے

مُشکل الفاظ: سیجوں وُگتیاں: جو سیج سے محروم ہو چکی ہوں۔ لُتیاں: لوٹنے لگانے والے، دشمن، چُغل خور۔

تَـرْجُمَة: عشق مجاز میں جو سیج سے محروم ہو چکی ہیں ان کے یار ہرگز نہیں مان رہے اور وہ بڑے جتن کر رہی ہیں۔ اے مولا شاہ! ایک وہ ہیں جو رشک کی آگ میں جل رہے ہیں اور ان کو چُغل خوروں کی وجہ سے بڑے کاری زخم لگ چکے ہیں۔

دربیان چڑھتل وری چندھڑاں باز یورو جامہ

(چندھڑوں کے بری، کپڑے اور زیور دکھانے کا بیان)

انگریزی وَجدے واجے تے کشمیری واجے چڑھی سوہریاں دی طرفوں وری یارو
کپڑے زیور بے گنت نہ وچ گنتی کوٹے بادلے چمک دی زری یارو

مُشکل الفاظ: وری: بَری۔ گنت: گنتی۔ گوٹے با دلے: گوٹا کناری۔ زری: قیمتی کپڑا، سونے کی تاروں والا کپڑا۔

تَـــرْجُـمَة: انگریزی اور کشمیری باجے بج رہے تھے اور سُسرال والوں نے بری دکھانے کا مظاہرہ کیا۔ کپڑے اور زیورات کا تو کچھ شمار نہیں تھا جن پر گوٹا کناری یوں چمک رہی تھی کہ جیسے زری چمکتی ہے۔

دوپٹے کُرتیاں تیورے رنگ برنگی سنجاف سوہنی لگے وچ ہری یارو
سوہنے زیور چمکن چاندی چمک مارے چمکے برق جیوں عرش بری یارو

مُشکل الفاظ: کُرتیاں: کُرتی کی جمع، قمیص۔ تیورے: تین کپڑے، ڈوپٹہ، قمیص، شلوار۔ جوڑے، تین تین کپڑوں کے جوڑے۔ برق: بجلی۔ عرش بری: عرش بریں۔

تَـــرْجُمَة: دوپٹے، قمیصیں اور تین تین کپڑوں کے جوڑے رنگا رنگ تھے اور ان پر ہرے رنگ کی سجاوٹ (جھالر) خوب سج رہی تھی۔ خوبصورت زیورات خوب چمک رہے تھے اور چاندی اس طرح چمک دکھا رہی تھی کہ جیسے عرشِ بریں پر بجلی چمکتی ہے۔

زیور جتّی دا جتّی توں وکھ رُجّے نال کنجری گہنے دے بھری یارو
نال کرے مُجرا بوہت بھیڑ ہوئی بُجھ اِک دوجے وجے جری یارو

مُشکل الفاظ: گہنے: زیورات۔ بُجھ: نوک کی ضرب۔ جری: جرنا مصدر سے، سہنا، برداشت کرنا۔

تَـــرْجُـمَة: جتّی (صاحباں) کا زیور تو تھا ہی لیکن جو کنجری ناچ رہی تھی وہ بھی زیورات سے بھری پڑی تھی۔ اے یارو! جب مجرا کر رہی تھی تو لوگوں کی اس قدر بھیڑ تھی کہ ایک دوسرے کو نوک کی ضربیں لگ رہی تھیں اور لوگ برداشت کر رہے تھے۔

سُراں لکیاں وارد دیاں ناز ویکھ مُڑ کے گرفت ہوندے ہوئی بری یارو
کراماً کاتبین غلطی حساب پے گئی دلکش دارو دی تان سُن کھری یارو

مُشکل الفاظ: دارو: کنجری (طوائف) کا نام، جو اُس موقع پر ناچ رہی تھی۔ کراماً کاتبین مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ دائیں اور بائیں دو فرشتے

تعینات ہیں جو اس کی نیکیاں اور بدیاں لکھتے ہیں۔تان: سُر۔

تَرْجُمَة: دارد کنجری نے جب سُریں لگائیں تو بری ہوئے بھی اس کی نغمگی کے سحر میں اسیر ہو کر رہ گئے۔سچ تو یہ ہے کہ اے یارو! کراماً کاتبین کو بھی اپنے حساب میں غلطی لگ گئی کیونکہ اُس کی سُریں ہی ایسی دلکش تھیں۔

نمازاں حاجیاں عابداں قضا ہوئیاں ہستی عارضی خودی سب مری یارو
مُجرا دارو دا قادر جے ویکھ لیندا کردا ہاروت ماروت نوں بری یارو

مُشکل الفاظ: قادر: قدرت والا،مراد اللہ تعالیٰ۔ہاروت ماروت: وہ دو فرشتے جو زہرہ پر عاشق ہوئے۔اللہ نے دنیا میں انہیں بھیجا اور وہ پھسل گئے۔اس لیے ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا اور چاہِ بابل میں اُلٹے لٹکا دیئے گئے۔

تَرْجُمَة: اس کا دلکش نغمہ سن کر حاجیوں،نمازیوں اور عابدوں کی نمازیں قضاء ہو گئیں۔گویا ان سب کی عارضی ہستی ختم ہو گئی۔اگر دارد کنجری کا مجرا خود قادر بھی دیکھ لیتا تو ہاروت اور ماروت کو بری کر ڈالتا یعنی اس کا مجرا بڑا ہی دلکش تھا۔

بروالے ڈوم نائی لاگی ٹرے جاندے چنگیراں وچ وری سر تے دھری یارو
کیوں نہ حکم دے وچ غلام ہوون کر دے صاحب جنہاں پروری یارو

مُشکل الفاظ: بروالے: بروالا، ایک قوم۔،کمی۔ڈوم: مراسی۔لاگی: نیوگ لینے والے،کمین۔چنگیراں: واحد چنگیر،بڑا اچھابا،طشت نما برتن۔پروری: پرورش۔

تَرْجُمَة: تمام کمی کمین اور نیوگ لینے والے چلے جا رہے تھے۔اور انہوں نے طشت نما برتنوں میں کپڑے سجا کر اپنے سروں پر رکھے ہوئے تھے اوہ آقا جنہوں نے اپنے نوکروں پر نوازشات کی ہوں وہ اُن کے حکم کے تابع کیونکر نہ رہیں؟

واجے وجدے کھڑاک سُن کھیوے وچوں وں الک وچھیری ٹُھی ہنک ڈری یارو
کھیوے ہو حیران کہن اِک دوجے جج اتنی کٹھوں آ وڑی یارو

مُشکل الفاظ: الک وچھیری۔اڑک وچھیری: غیر تربیت یافتہ گھوڑے کا مادہ بچہ، اناڑی۔

تَرجُمَہ: اے یارو! بجتے ہوئے باجوں کا شور سن کر کھیوے میں بندھی اڑک گھوڑی ڈر کر ہنہنانے لگی۔ کھیوے گاؤں کے سبھی لوگ حیران ہو گئے کہ اس قدر کثیر تعداد میں بارات کہاں سے آ گئی؟

اِک جھٹ ڈِگّا موندھے بھار دَنداں سِر اُتّے بھاری بھری چری یارو
نگہباناں بن مالکاں راکھیاں دے کیتی مرغاں انگوری دی چری یارو

مُشکل الفاظ: موندھے: منہ کے بل۔ چری: ایک جنس (فصل)۔ انگوری دی چری: کونپلوں اور شگوفوں کا چر جانا۔

تَرجُمَہ: اے یارو! اس قدر بھیڑ اور ہجوم تھا کہ ایک جاٹ جو اپنے سر پر چارے کا گٹھا اُٹھائے ہوئے تھا منہ کے بل گر پڑا۔ ان کھیتوں کی اُگتی ہوئی فصلیں تباہ و برباد ہو کے رہ گئیں جن کے کوئی نگہبان، چوکیدار وغیرہ نہ تھے۔ کیونکہ پرندوں نے ان کی کونپلوں کو چر لیا تھا۔

پانی ڈُبّے یاں ماہل نال وَج بھجے جس ٹِنڈ دی ٹُٹ جائے وری یارو
پھر دی نین بتہتاں بتہتیاں وِچ جویں بلّی پھردی ست گھری یارو

مُشکل الفاظ: ماہل/ماھ: تکلے کی گردش قائم رکھنے والا دھاگہ، رسی، ڈوری۔ ٹینڈ: بدھنا، مٹّی کا برتن جو رہٹ میں کام دیتا ہے۔ دری: ڈوری، رسّی جس دے بدھنے باندھے ہوتے ہیں۔ بتہتاں بتہتیاں: اللّوں تللّوں میں۔

تَرجُمَہ: جس رہٹ کی ماہل (رسّی) ٹوٹ جائے اس کے بدھنے یا تو پانی میں ڈوب جاتے ہیں اور یا پھر ماہل کے ساتھ بچ کر ٹوٹ جاتے ہیں۔ نائن یوں اللّوں تللّوں میں گھر گھر پھرتی تھی کہ جس طرح مشہور ہے کہ "بلّی سات گھروں میں پھرتی ہے"۔

یُد بوہت وستاں لونگ سوہا کپڑا لاچیدانہ نالے وِچ گری یارو
خوش پنڈ ہویا سارا ویکھ وری نالے کنجری ویکھ شاہ پری یارو

مُشکل الفاظ: وستاں: چیزیں۔ لونگ: ایک زیور۔ لاچیدانہ: ایک قسم کی مٹھائی۔

گری: ناریل۔

تَـــرْجُـمَة: بری میں رنگارنگ چیزیں تھی۔زیورات و کپڑے،مٹھائیاں وغیرہ اور گری بھی تھی۔بری کو دیکھ کر سارا گاؤں ہی بڑا خوش ہوا اور پھر شاہ پری کنجری جو کہ بڑی حسین وجمیل تھی،اے یارو! سبھی لوگ اُسے دیکھ دیکھ کر دنگ ہو رہے تھے۔

مطلق عدم وِچّوں وں کالی گھٹ اُٹھی کون عدم رضائی تے وری یارو
نین کنجری دے گتکے تلوار زُلفاں وار رُکن نہ ڈھال بن پھری یارو

مُشکل الفاظ: مطلق عدم: قطعی نیستی ہونے کے بعد کا عالم۔گتکے: گتکا،بنوٹ کا فن۔

تَرْجُمَة: اُس کنجری کے حُسن کا یہ عالم تھا کہ جیسے عدم آباد سے حُسن کی ایک گھٹا اُٹھ پڑی جو سارے عالم پر برسی یعنی اس نے تمام عالم کو اپنی طنابوں سے اپنی طرف کھینچ لیا۔اُس کی آنکھیں گویا گتکے اور زُلفیں تلوار تھیں جن کے وار بغیر ڈھال پکڑے روکے نہ جا سکتے تھے یعنی اُس کی آنکھوں اور زُلفوں نے سب کو گھائل کر رکھا تھا۔

وری ویکھی ویکھائی ہور داج چھک نانکیاں تو جہڑی سری یارو
دس سیالاں کیہ داج تیار کیتا مولا جنج خاطر وِچھی دری یارو

مُشکل الفاظ: داج: جہیز۔چھک نانکیاں: نانکی چھک،دُلہن کو نھیال کی طرف سے دیا گیا جہیز یا سامان۔سَری: بنی سری،بن پڑی،جتنی ہو سکی۔

تَـــرْجُمَة: لوگوں نے بری کو دیکھا اور دکھالیا اور بھی جو سامان ننھیال کی طرف سے دیا گیا وہ بھی دیکھ لیا تھا۔اے مولا شاہ! اب تم یہ بتاؤ کہ سیالوں نے کیا جہیز تیار کیا؟ کہ بارات کی خاطر دری بچھی ہوئی تھی؟

دربیان تعریف داج سیالاں مع زیور

(سیالوں کے جہیز اور زیورات کی تعریف کا بیان)

داج صاحباں وا سیالاں تیار کیتا رنگ برنگ کپڑا بوہت گہنے جی
خوش ویکھنے والے خوش اسیں تُسیں خبرے نال جسم کسدے کھہنے جی

مُشکل الفاظ: داج: جہیز۔ گہنے: زیورات۔ کھہنے: کہنے، لگنے۔

تَـــرجُـــمَة: سیالوں نے صاحباں کا رنگا رنگ جہیز تیار کیا اور گونا گوں کپڑے و زیورات بنوائے۔ دیکھنے والی سبھی خوش تھے کہ ہم تم بھی بڑے خوش ہوئے اور یہی کہہ رہے تھے کہ نجانے یہ زیورات کس کے جسم کو نصیب ہوں گے۔

پُھل سیونے دے تے چند سونے دی نی کرمانوالڑی کسے نوں پہنے جی
جڑاؤ ٹکا داونی نگ اِنج چمکن انھیری رات جیوں چمکن ٹیٹہنے جی

مُشکل الفاظ: سیونے: سیونا، سونا۔ ٹکا داونی: تکہ، جھومر، ماتھے کا ایک زیور۔ ٹیٹہنے: جگنو۔

تَـــرجُـــمَة: کہ یہ سونے کے پھول اور انتہائی خوبصورت زیورات نجانے کس بھاگوں والی نے پہننے ہیں؟ یہ ماتھے کا جھومر کہ جس میں نگین جڑے ہوئے ہیں۔ ایسے چمک رہے ہیں کہ جیسے اندھیرے میں جگنو چمکتے ہیں۔

چونک مہین بہادریاں والے ڈھیڈو لونگ نتھ وِچ تکدے رہنے جی
بوہڑ بلاق وِچ نتھ دے موتی ایہناں کھا عاشقاں دے دل لینے جی

مُشکل الفاظ: چونک: چوک، ایک زیور۔ بلاق: نتھلی، ناک کا زیور۔

تَـــرجُـــمَة: چوک اس قدر باریک اور نازک تھے کہ حیرانی ہوتی تھی۔ نتھلی اور لونگ کے موتی دیکھ دیکھ کر لوگ حیرت میں ڈوب رہے تھے اور جو نتھلی کے موتی تھے گویا وہ عاشقوں کے دل لبھانے والے تھے۔

کڑے کوکھڑو تنگ تے مہین کسے پین لگی دُکھ سہنے جی
پہلوان بازو بند رستم حمزہ کشتی نال لڑ جنہاں کئی ڈھینے جی

مُشکل الفاظ: گوکھڑو: کنگن (بازو کا ایک زیور) مہین: خوبصورت، باریک۔ بازو بند: بازوؤں کا ایک زیور۔ رُستم: ایران کا مشہور پہلوان۔ حمزہ: حضرت امیر حمزہ۔

تَـــرجُـــمَة: کڑے اور کنگن اس قدر تنگ اور باریک تھے کہ جو کوئی بھی انہیں پہنے گا اسے تکلیف ہو گی۔ بازو بند گویا ایسے بازو پہنیں گے کہ جو رستم و امیر حمزہ جیسے

پہلوانوں کو بھی پچھاڑ ڈالیں گے۔

سونے چاندی دے بٹن زنجیریاں جی نال چھاتی لگے مشکل لہنے جی
چھتے گھنگھریاں تے تارے تلیاں جی کہڑیاں پلنگ تے کربان دوبئے جی

مُشکل الفاظ: چھتے: سر کا ایک زیور۔ تلیاں: تلی کی جمع، ناک کا ایک زیور۔

تَرجُمَہ: سونے چاندی کے بٹن اور زنجیریاں تھی جو کہ چھاتی پر لگے ہوئے مشکل سے ہی اُترتے ہیں۔ سر کے زیورات اور گھنگھر اور تارے تلیاں ایسے تھے کہ پلنگ پر لڑا کر رکھ دیں۔

ہول دِلی مڑھے نظر بٹو معشوقاں سوہنیاں ہول نہ پینے جی
نظر بازاں دی نظر نہ کدے لگے آسیب جن چڑیل نہ ڈینے جی

مُشکل الفاظ: ہول ولی: دل کا خوف۔ نظر بٹو: نظرِ بد سے بچانے کے لئے۔ ڈینے: ڈائن، ڈائنیں

تَرجُمَہ: نظر بٹو سونے میں مڑھے ہوئے تھے کہ جس سے معشوقوں کے دلوں میں بھی خوف پڑ جاتے۔ وہ اس لئے تھے کہ نظر بازوں کی کہیں نظر نہ لگ جائے اور جن بھوت یا چڑیل کا کوئی سایہ نہ پڑے۔

عطر دان تیہپہ ویکھ درد اُٹھے جہڑی ہتے نہ نال جوینے جی
پاوے پلنگ پیڑھے سونے چاندی دے جی اُتے سونے والے مزے لینے جی

مُشکل الفاظ: جوینے: اجوئن: پیڑھے: پیڑھا، کُرسی نما کھٹولا۔

تَرجُمَہ: عطر دان بھی تھے کہ جن کے کھلتے ہی ایسا درد اُٹھتا کہ اجوائن سے بھی وہ ٹھیک نہ ہوتا تھا۔ پلنگ پیڑھوں کے پائے سونے چاندی کے تھے۔ اصل مزا تو وہی لے سکتے تھے کہ جو ان پر سوئیں گے۔

ہتھ بیڑ چاندی چرخہ رانگلا اِی کتھوں لڈے اُٹھ گھتے بہنے جی
ظاہر یاری نال کھرل دے صاحباں دی مخفی نہاں راز نال آئینے جی

مُشکل الفاظ: بیڑ: بانہہ، ماہل جس سے چرخے کا چکر چلتا ہے۔ رانگلا: رنگدار،

رنگین۔مخفی: پوشیدہ۔نہاں: خفیہ۔کھرل مرزا جاٹ۔

تَرجُمَہ: اُسے جو چرخہ دیا گیا اس کی ہتھی اور ماہل چاندی کی تھی اور چرخہ رنگین تھا لیکن وہ کہاں اُٹھے اور اُسے کاتے؟ بظاہر صاحباں کی دوستی کھرل سے تھی مگر یہ راز پوشیدہ نہ رہا تھا۔آئینے کی طرح عیاں ہو گیا تھا۔

ہاتھی پوڑ پازیباں تے توڑے بانکاں چھنکار جھانجراں کڑیاں وچ رینے جی

شاہوکار چھنکن گن تے پری بند دیندا ران توں منگدے لہنے جی

مُشکل الفاظ: ہاتھی پوڑ: پاؤں کے ایک زیور کا نام۔توڑے: خواہ۔بانکاں: پاؤں کا ایک زیور۔کڑیاں: زنجیریاں۔شاہوکار: ساہوکار، کان کا ایک زیور، جُھمکے۔پری بند: ایک زیور۔لہنے: لینا قرض۔

تَرجُمَہ: پاؤں میں پہننے والے کئی طرح کے زیور، پازیبیں، جھانجریں اور زنجیریاں وغیرہ تھیں۔کانوں میں جھمکے اور رانوں پہ پری بند چھنکتے تھے یوں لگتا تھا کہ زیوروں کی جھنکار قرضہ طلب کر رہی ہے۔

وال مالا کینٹھے موہن مالا سونگے چنن ہار موتی شبنم منینے جی

چوپاکلی کھسّن بور چونگیاں دے نہیں من دے کسے دے کہنے جی

مُشکل الفاظ: کینٹھے: کینٹھا (گلے کا زیور)۔موہن: دل موہ لینے والی/والا۔چنن ہار: چندن ہار، ایک قسم کا ہار۔شبنم: اوس۔چوپاکلی: ایک زیور۔بور: زیورات کے چھوٹے چھوٹے پترے، بُر۔چونکیاں: چونکا، زیور۔

تَرجُمَہ: عجیب وغریب مالائیں تھی جن میں رنگا رنگ نگین جڑے ہوئے تھے اور بڑے سج رہے تھے۔چندن ہار میں موتی اس طرح لگ رہے تھے کہ جیسے شبنم کے قطرے، چمپا کلی کے بُر دل چھین رہے تھے اور کسی کے قابو میں نہیں آ رہے تھے۔ بڑے سرکش تھے۔

بلوری چوڑیاں چمکدیاں وانگ سورج اَنبر چمکے جیوں برق چینے جی

ٹاڈاں چاندی کچ وَنگاں سردار گجرے بیٹھا اِی وِچھے اوتھے بہنے جی

مُشکل الفاظ: بلور: کانچ۔ انبر: آسمان۔ چینے: چیتا، ذرّات۔ ٹاڈاں: بازو بند۔

تَرجُمَہ: بلور کی چوڑیاں سورج کی طرح چمک رہی تھیں یا جیسے آسمان پر بجلی لشک (کڑک) مارتی ہے۔ اس کے بازو بند جو کہ چاندی کے تھے اور کانچ کی چوڑیاں اور گجرے سردار بنے بیٹھے تھے اور انہوں نے وہیں بیٹھنا تھا کہ جہاں یہ بیٹھے تھے یعنی بڑے سج رہے تھے۔

ہَسّی آرسی مُندریاں سونے دیاں جڑاؤ جڑے سُچّے آئینے جی
علاوہ زیور گہنے یاد نہ نام جنہاں نام چگنی تعویذ کئی گہنے جی

مُشکل الفاظ: آرسی: شیشہ، انگوٹھی میں نگین کی جگہ پر لگا ہوا شیشہ جو عورتوں کے منہ دیکھنے کے کام آتا ہے۔ چگنی: گلے کا ایک زیور۔ ہَسّی: گلے کا ایک زیور۔ ہنسلی۔

تَرجُمَہ: ہنسلی اور تمام آرسی انگوٹھیاں سونے کی تھیں اور اُن میں سُچّے آئینے جڑے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے کئی ایسے زیور بھی تھے کہ جن کا اب مجھے نام بھی یاد نہیں رہا۔ کئی طرح کی تعویذ اور گلے کے زیور تھے کہ ان کی گنتی بھی کرنی مشکل ہے۔

مَتاں ہون اداس نہ پروہن والے یار پائے نکلے کیہ بہنے جی
بدّل جدوں کدی ٹھہ ٹھہ بَہن بہ وَسّن پانی نیویں پاسے سارے وہنے جی

مُشکل الفاظ: مَتاں: ایسا نہ ہو کہ۔ ٹِبّے: ٹبّا، اونچی جگہ، ٹیلا۔ وہنے: وہن مصدر سے، بہنا۔ ٹھہ ٹھہ بَہن: زور سے برسیں۔

تَرجُمَہ: یار تم یہ کیا بات لے کر بیٹھ گئے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ موتی وغیرہ پرونے والے ہی اُداس ہو جائیں۔ بادل جب کبھی بھی زور سے برسیں تو ان کا پانی ہمیشہ نچلی جگہ پر ہی آ کر ٹھہرتا ہے۔

کھبّل ڈیلا کماد وچ زور پھڑسی کوڈی کئی کوڈے اوتھے ڈیہنے جی
حُسن تیمتاں زیور دے نال دونا حُسن ڈپّھاں دونا نال چھہنے جی

مُشکل الفاظ: کھبّل: ایک قسم کی گھاس۔ ڈِیلا: خودرو گھاس۔ گوڈی: گوڈانا۔

تریمتاں: تریمت، عورت۔ ڈپھاں: واحد ڈپھ، بوڑھی عورت۔ چھینے: ڈھول پتاشے۔

تَرْجُمَۃ: جب کمادمیں کئی طرح کی خودرو گھاسیں اُگ پڑتی ہیں تو پھر گوڈی کرنے والے گوڈی کرنے بیٹھ جاتے ہیں مگر عورتوں کے حُسن کی شان زیورات سے دُگنی ہو جاتی ہے اور بوڑھی عورتوں کا حُسن ان کی سرمتی سے بڑھتا ہے۔

اَنگوٹھے چوڑیاں چھاپاں تے چھلّے چِٹے رنگ جیویں گُہر گہنے جی
لفظی معنے مرادی اَتے لُغتی معنے مولا شاہ کئی گلّاں کئی معنے جی

مُشکل الفاظ: چھاپاں: انگوٹھیاں، گُہر: موتی، جوہر۔ مرادی: جومراد لئے جائیں۔ لُغتی: لُغت کی رو سے۔ لغوی۔

تَرْجُمَۃ: کئی طرح کی انگوٹھیاں اور چوڑیاں تھیں۔ کئی رنگ کے چھلّے اور چھاپیں تھیں اور سفید رنگ کے گوہر جیسے زیورات تھے۔ اے مولا شاہ! کئی باتیں ہیں اور ان کے کئی معنی ہوتے ہیں کہیں لفظی اور لغوی ہیں اور کہیں مرادی۔

۔۔۔۔۔۔۔اختتام۔۔۔۔حصہ اول۔۔۔۔۔

دربیان شمارنام پارچاونانکی چھک

(کپڑوں کے ناموں اورننھیال کی جانب سے دیئے جانے والے سامان،جہیزوغیرہ کابیان)

تیور بیور بنا کے رکھے سیالاں سُرخ سبز بسنتی سفید یارو
کمیخاب دے تے مخمل اطلس دے جی ممتاز ریشمی تیور وچ سید یارو

مُشکل الفاظ: تیور: تین کپڑے (ڈوپٹہ،شلوار)۔بیور: دو کپڑے (شلوار) کیمخاب: ایک طرح کا ریشمی کپڑا۔زَربفت: مخمل،ریشم۔اطلس: ایک قسم کا ریشمی چمکیلا کپڑا۔

تَرجُمَہ: اے یارو! سیالوں نے صاحباں کے لئے بڑے بڑے عمدہ سوٹ و جوڑے بنوا کر رکھے ہوئے تھے جو کہ سُرخ وسفید اور بسنتی رنگ کے تھے۔کپڑے بڑے قیمتی تھے جو کہ کمخواب ومخمل اور اطلس کے تھے۔

سر پلّو سالو دوشالے پُھلکاریاں جی پنچھی عاشقاں ہوندے ویکھ قید یارو
چوپ چولیاں دے اُتے بوٹے گھتے جنگی کرن سپاہی قواعد یارو

مُشکل الفاظ: سرپلو: اوڑھنیاں، ڈوپٹے۔ دوشالے: دوشالا۔پشمینے کی دوہری چادر۔پنچھی: پرندے۔چوپ: ایک طرح کی چادر۔چولیاں: چولی، کُرتی۔قواعد: قاعدہ کی جمع۔طور طریقہ۔سالو: شال،سرخ رنگ، کپڑا جو دُلہن اوڑھتی ہے،تہمند کے طور پر بھی استعمال کرتی ہے۔

تَرجُمَہ: دوپٹے،شالیں اور پُھلکاریاں اس قدر خوبصورت اور عمدہ تھیں کہ عاشق لوگ اُڑے پنچھی کی طرح دیکھ دیکھ کر قید ہوتے تھے۔چادریں اور چولیاں بھی بڑی نفیس تھیں اور اُن پر طرح طرح کے گل بوٹے کاڑھے گئے تھے۔کہ جن کو دیکھ کر سپاہی جنگ کے قواعد وغیرہ سیکھتے تھے۔

خبرے کِتاں للاریاں رنگ دِتّے رنگ پہیدا ہو ہو ناپید یارو
دوپٹے کُرتیاں ململ گلابی پیارے عاشق ویکھ لیندے پہرن وید یارو

مُشکل الفاظ: للاریاں: للاری کی جمع، رنگریز، کپڑے رنگنے والا۔ ناپید: غیر نمایاں، غیب، کمیاب۔ وید: عالم، دانا، حکیم۔

تَرجُمَہ: نجانے انہیں کن رنگریزوں نے رنگ دیا تھا کہ وہ رنگ ظاہر ہو ہو کر بھی ناپید ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ دوپٹے اور قمیصیں بڑی عمدہ گلابی ململ کی تھی کہ جن کو عاشق دیکھ دیکھ کر عالم بنے پھرتے تھے یعنی خدا تعالیٰ کی حکمت و دانائی دیکھ رہے تھے۔

تھان دریائی گلبدن دے سُتھناں لئی درزی سیون خاطر وِچ اُمید یارو
چھیاں لٹھے خاصے دھوتر پینسے چھتّے کھدّر پہندے عابد عبید یارو

مُشکل الفاظ: دریائی: ایک طرح کا ریشمی کپڑا۔ گلبدن: پھول سے بدن والا۔ مجازاً معشوق۔ چھیاں: چھینٹ، پھولدار کپڑا۔ دھوتر: گٹھیا کپڑا۔ پینسے چھتّے: پانچ سو اور چھ سو تاروں والے کپڑے۔ عابد عبید: پرہیز گار و غریب۔

تَرجُمَہ: اے یارو! پھول سے بدن والوں کی شلواروں کے لئے دریائی تھان تھے۔ جن کی درزی اُمید پر سلائی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں، چھینٹیں اور لٹھے تھے نیز ہلکے کپڑے اور کھدّر وغیرہ بھی تھے کہ جن کو پرہیز گار و غریب لوگ پہنا کرتے ہیں۔

لاچے لُنگیاں پگّاں قمیصاں کُرتے فلالین نینو پایا تہد یارو
کئی لکھ ہزار سن تیوراں دے میتھے گِنے نہ جان زاید یارو

مُشکل الفاظ: فلالین: ایک کپڑے کا نام۔ نینو: ایک قسم کا کشیدہ کپڑا۔ تیوراں: تیور، تین کپڑے۔ زائد: زیادہ۔ تہد: قہر، غضب۔

تَرجُمَہ: لاچے اور لُنگیاں تھیں، قمیصیں اور کُرتے فلالین اور نینو کے تھے جو غضب دھا رہے تھے۔ کئی ہزاروں اور لاکھوں طرح کے سوٹ اور دوپٹے تھے کہ اے یارو! مجھ سے تو ان کی گنتی بھی نہیں ہو سکتی بہت زیادہ تھے۔

بنات سوف گجراتی تے لدھیانی شمار کپڑ نہ داج ہے زید یارو
مجھیں گائیں شیشہ کنگھی سُرمے دانی اَجے دِتّے نہ سیالاں وِچ تید یارو

مُشکل الفاظ: بنات: بانات، ایک اُونی کپڑا۔سوف: صوفہ، ایک قسم کا کپڑا۔

تَرجُمَہ: گرم اُونی کپڑے، گجرات اور لدھیانہ کے بنے ہوئے تو بے شمار تھے۔ کپڑوں اور جہیز کے سامان کا تو کچھ شمار نہیں تھا لیکن اس میں بھینسیں، گائیں اور کنگھی شیشہ و سرمے دانی تک موجود تھی۔ وہ کون سی چیز تھی کہ جو سیالوں نے صاحباں کو جہیز میں نہ دی ہو؟

سرہانے لیف تلائیاں کلیرے ہتے کیتے نانکیاں سیالاں وِچ مُحید یارو
چوڑا دند پونچیاں ڈنڈیاں نی باہی چاندی دی جتی سفید یارو

مُشکل الفاظ: سرہانے: تکیئے۔ لیف: رضائیاں۔ کلیرے: کلیرا۔ کنگنا: دُلہن کے بازوؤں پر بطور شگون باندھنے کی چیز جس میں ناریل، چھوہارے کوڑیاں وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ ایک طرح کا گانا۔ مُحید: بے شمار، جس کی کوئی حد نہ ہو۔ پونچیاں: پونہچی، کلائی پر باندھنے والی سونے چاندی کی پٹی، زیور۔

تَرجُمَہ: تکیئے، رضائیاں، تلائیاں اور کلیرے وغیرہ سبھی کچھ تھا کہ جو نھیال نے سیالوں کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ کنگن تھے اور پہنچیاں تھیں۔ بالیاں بھی تھیں جو کہ سونے اور چاندی کی تھیں جو صاحباں کے رنگ کی طرح سفید تھیں۔

نانکی چھک پلنگ پیڑھا اُکی بھانڈے اُٹھ گھوڑا سُرنگ کمید یارو
تھان حلوان بخارا دی سوسیاں جی نالے پٹ دے قید بے کید یارو

مُشکل الفاظ: نانکی چھک: دُلہن کو ننھیال کی طرف سے دیا جانے والا سامان و جہیز وغیرہ۔ اُٹھ: اُونٹ۔ سرنگ: اچھے رنگ کا۔ کمید: کمیت، سیاہی مائل رنگ کا گھوڑا۔ حلوان: ایک قسم کا کپڑا۔ سوسیاں: سوسی ایک قسم کا دھاریدار کپڑا۔ نالے: نالا کی جمع آزار بند۔ پٹ: ریشم۔ کید: مکر فریب۔

تَرجُمَہ: اے یارو! ننھیال کی طرف سے جو ساز و سامان دیا گیا۔ اس میں پلنگ، کھٹولا، اکیس برتن، ایک اونٹ اور سیاہی مائل عمدہ گھوڑا شامل تھا۔ نیز حلوان کا تھان

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

کم کاج سارے دنیا دین عُقبےٰ چنگے ہوندے جے دولت عنایت ہووے
مسلماناں دا مسئلہ اوہ سچا ہے جے گواہ نال قرآن دے آیت ہووے

مُشکل الفاظ: عقبےٰ: آخرت۔

تَرجُمَہ: دین ودنیا اور آخرت کے سبھی کام تبھی اچھے اور بہتر طریقے سے سرانجام دیئے جاسکتے ہیں کہ جب دولت کی کثرت ہو۔ مسلمانوں کا وہی مسئلہ معتبر ہوتا ہے جسے قرآن کی بھی تائید حاصل ہو۔

یونانی ہندی شناسی اوہ دارو چنگا جس دے نال شفا کفایت ہووے
چنگا انسان اوہ یار انساناں وِچوں جہدے عقد وِچ بنت جنّایت ہووے

مُشکل الفاظ: شناسی: شناخت۔ کفایت: کافی۔ عقد: نکاح۔ بنت: لڑکی۔ جنّایت: جن کی اولاد۔

تَرجُمَہ: کوئی بھی طریقۂ علاج ہو اس میں دوا وہی اچھی ہے کہ جس سے مریض کو شفاء ہو جائے۔ تمام انسانوں میں وہی انسان بہتر ہے کہ جس کی شادی جنّات کے ساتھ ہوئی ہو یعنی جس کے قابو میں جن ہو۔

فتحیاب لشکر جنگی اوہ ہوندے جنداں ورگی نہ جنہاں حمایت ہووے
سید سارے چنگے سردار اوہ سیّد قول زبان تے قول قناعت ہووے

مُشکل الفاظ: جنداں: واحد جند، جان۔ قناعت: توکل: حرص سے بچنا۔

تَرجُمَہ: اُسی جنگی لشکر کو جنگ میں فتح و کامیابی نصیب ہوتی ہے جسے اپنی جانوں کی فکر نہ ہو۔ جو اپنی جانوں سے کھیل جانے کا فن جانتے ہوں۔ سیّد یوں تو سبھی اچھے ہوتے ہیں مگر سردار وہی ہے جو زبان کا سچا اور قناعت پسند ہو، حرص سے مبّرا ہو۔

مباحثہ نال عیسائیاں دے اوہدا چنگا جدے پاس اِنجیل روایت ہووے
جھوٹھا چنگا جو بُھل کے مُکرے نہ جرم چور چنگاں بُھلی ساعت ہووے

مُشکل الفاظ: مباحثہ: مناظرہ: اَنجیل: مقدّس آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰؑ پر اُتری۔ساعت: گھڑی۔

تَـرجُمَة: عیسائیوں کے ساتھ بہتر طریقے سے وہی بحث مباحثہ کرسکتا ہے کہ جس کے پاس اپنے ثبوت کے لئے انجیل کی کوئی روایت موجود ہو اور جھوٹا وہی اچھا ہوتا ہے کہ جو جرم کرے اور بھول سے مُکرے نہ۔چور کا وہی جرم اچھا ہے جسے چوری کا وقت بھول جائے۔

بچے جان اِک دوجا مقصود ملے فرض کافر ہو کافر دی بیعت ہووے
دنیا مان تے پُت دِھی شرع دین شہید ریس کر نہ اہل بیت ہووے

مُشکل الفاظ: مقصود: مقصد۔ریس: برابری، نقل۔اہلِ بیت: اہلِ بیعت، حضورؐ کے گھر والے

تَـرجُمَة: جان بچ جائے دوسرا مقصود مل جائے تو اُس کے لئے کافر ہونا اور کافر کا بیعت ہونا فرض ہے۔یہ دنیا اور دنیا کے سبھی رشتے کچھ بھی کرگزریں، دین کی خاطر جان بھی دے دیں۔مگر ان میں سے کوئی بھی اہلِ بیعت کی برابری نہیں کرسکتا۔

زاہد عابد عالم کامل اوہ چنگا سَت گُراں دی جنہوں حمایت ہووے
عارف پرمہانس حال وارد چنگا گائیں سوَر نہ جنہوں کرائت ہووے

مُشکل الفاظ: زاہد: پرہیز گار۔ عابد: عبادت گزار۔سُت گراں: سات گرو، سچ۔ پرمہانس: سردار، عظیم انسان۔کرائت: کراہت، نفرت

تَـرجُمَة: زاہد، عابد اور کامل عالم وہی بہتر ہے جسے سچائی کی حمایت حاصل ہو۔ عارف اور عظیم انسان تو وہی ہے جو صاحبِ مال ہو اور گائیں اور سوَر سے بھی نفرت نہ کرے بلکہ سبھی سے محبت کرے۔

مجذوب چنگے کہ مندے خدا جانے نہ اوہ صاف نہ اوہناں شکایت ہووے
زبردست چنگا راجا بادشاہ اوہ جس دے ہتھ وِچ ہفت ولایت ہووے

مُشکل الفاظ: مجذوب: جسے تن بدن کا ہوش تک نہ ہو۔ زبردست: طاقتور، ہفت

کائنات تخلیق کی۔ کتھا: داستان، کہانی۔ وجود: وحدت الوجود۔ مشہود: وحدت الشہود، تصوف کے دو عالمی نظریے (ہمہ از اوست اور ہمہ اوست)۔ مفصل: واضح، جدا جدا۔

تَرْجُمَۃ: کہ جو کوئی بھی کہانی یا قصہ بیان کیا جائے تو اس میں حقائق کا رنگ ہو نہ کہ سراسر کہانی و داستان ہی بیان کی جائے۔ شاعر تو وہی بہتر ہے کہ جو اپنی شاعری میں علم نور وجود اور شہود کی باتیں کرے اور اس سے اپنے اشعار کو مزین کرے، آب دے، حُسن پیدا کرے۔

چنگا پنڈت نجومی اوہ راول جوگی علم عامل تے یاد حضرایت ہووے
قید اجسام نہ قید اسماواندی جی غین نکتے دن میم مصلیت ہووے

مُشکل الفاظ: پنڈت: ہندوؤں کا عالم۔ راول: جوگی، ہاتھ دیکھنے والے۔ حضرایت: حجرایت: حاضرات، عملِ حاضرات۔ اجسام: جسم کی جمع۔ اسماء: سم کی جمع مراد روح۔ غین: باطل۔ عین: حق۔ مصلیت: مصلحت، نیک صلاح، اچھا مشورہ، مناسب تجویز، حکمت، بھلائی۔

تَرْجُمَۃ: پنڈت، نجومی و فال دیکھنے والا وہی بہتر ہے جو مکمل عامل ہو اور ماہر حاضرات ہو۔ جسموں کی قید اصل قید نہیں ہوتی اصل تو روح کی ہوتی ہے۔ حق وہ ہے جسے باطل کے بغیر پہچانا جائے۔

ہوندا کدی شمار نہ تاریاں دا کروڑاں کاتب پدماں قلم دوات ہووے
یار تحمل نال کر سودا اوہ ہٹی کھرا سودا جس ہٹی رعایت ہووے

مُشکل الفاظ: شمار: گنتی۔ پدماں: پدم، سو نیل کا ایک پدم۔

تَرْجُمَۃ: اگر چہ کروڑوں کاتب اور پدموں قلم دواتیں ہوں تب بھی ستاروں کی گنتی نہیں ہو سکتی۔ اے یار! تو ذرا تحمل سے سودا کر اور اُس دکان پر جا، جہاں سودا رعایت ملے۔

گن پگڑا شاگرد دے مار چھڑیاں آئندہ واسطے خوب ہدایت ہووے
مقدمے تھانے ضلع وچ ہوندے ہور قوماں اپنے گھریں پنچایت ہووے

مُشکل الفاظ: گن پگڑا: کان پکڑاؤ۔ پنچایت: پنچائیت، ثالثی، ثالثوں کی جماعت، منصف۔

تَرجُمَۃ: شاگرد کے کان پکڑاؤ اور اُسے چھڑیوں سے مارو تا کہ آئندہ کے لئے اُسے ہدایت ہو۔ مقدمات تھانے اور کونسل میں ہوتے ہیں جبکہ دیگر قومیں اپنے فیصلے گھروں میں ہی پنچائیت کے ذریعے حل کر لیتی ہیں۔

ناقص بے عدل راجا اُس مُلک دا جی سدا ملک جہڑے وچ قحت ہووے
کورو سارے چنگے ست گرو چنگا چیلا چنگا وچ حکم ہدایت ہووے

مُشکل الفاظ: قحت: قحط، خشک سالی، گرانی، کمیابی۔ گورو: مرشد۔ ست گرو: سچا گرو۔

تَرجُمَۃ: ناقص اور بے عدل راجہ اُس ملک کا ہے جس ملک میں ہمیشہ قحط ہو۔ یوں تو گرو سبھی اچھے ہیں مگر سب سے اچھا گرو وہی ہے جو سچا ہے اور چیلا جو اچھا ہے جو اپنے گرو کا حکم مانے اور اس کی ہدایت پر عمل کرے۔

جنگی پہلوان سورمے سارے چنگے ناقص اوہ جو بناں جرأیت ہووے
جِسدے چورے سُکھیاں یار مِلدے اس پیر دی منتا نہایت ہووے

مُشکل الفاظ: سورمے: سورما، بہادر، نڈر۔ جریت: جرأت۔ چورے: چورما، چُوری، مالیدہ۔ منتا: منت ماننا، ماننا۔

تَرجُمَۃ: تمام جنگی پہلوان اور بہادر اچھے ہیں مگر ناقص وہ ہے جو جرأت کے بغیر ہو۔ جس پیر و مرشد کی نذر نیاز چُوری بانٹنے پر یار مل جائے اس کی بڑی پذیرائی ہوتی ہے۔

آکھے کسے دے یار نال رُسیئے نہ چُغلی کرن والا جھوٹھا شیت ہووے
مولا شاہ سائیں یار اوہو چنگا یار یار جو وچ عطاعت ہووے

مُشکل الفاظ: شیت: شاید۔ اطاعت: فرمانبرداری، پیروی۔

تَرجُمَہ: کسی کے کہنے میں آ کر یار کے ساتھ ہرگز روٹھنا نہیں چاہیے کیونکہ ہوسکتا ہے چُغل خور ہی جھوٹا ہو۔ اے مولا شاہ سائیں! یار وہی بہتر ہے جو یار کے تابع و فرمانبردار ہو۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

مِلدا داج نہ کوئی اُدھالاں نوں جی چوری جھگڑے بھانویں اُجاڑ جاون
یاراں نال لا یاریاں کواریاں جی رانجھے ہیر وانگوں کند پاڑ جاون

مُشکل الفاظ: داج: جہیز۔ اُدھالاں: واحد اُدھل، جو کسی کے ساتھ نکل کر آ جائیں، بھاگ جائیں، اغواء ہونے والیاں۔

تَرجُمَہ: اغواء ہونے والی عورتوں کو کوئی جہیز وغیرہ نہیں دیتا۔ اگرچہ وہ سارے گھر کو ہی کیوں نہ اُجاڑ کر رکھ دیں۔ کنواری لڑکیاں یاروں سے یاری لگا کر ہیر اور رانجھے کی طرح دیوار ہی پھاڑ جاتی ہیں۔

پیار یار دے وِچ گرفت ہو کے زری باد لاپچھے لاتاڑ جاون
پتا لگے نہ اوہناں دا پھرن لبھدے اُچاپت گھٹ جو ہٹ کراڑ جاون

مُشکل الفاظ: لاپچھے: آگ لگا کر۔ لاتاڑ: لاتاڑنا مصدر سے، پاؤں تلے روندنا، برباد کرنا۔ ہٹ: بڑی ہٹّی۔ کراڑ: ہندو بنیا۔

تَرجُمَہ: کہ ایسی عورتیں اپنے یار کے پیار میں گرفتار ہو کر اپنا سب آگا پیچھا، گھر بار جلا کر جاتی ہیں۔ اسی لئے تو ان کا کسی کو کچھ پتا نہیں چلتا اور لوگ انہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں مگر وہ تو ہندو بنیئے کی طرح ہے جو اُدھار دے دے کر اپنی دکان برباد کر ڈالتا ہے یعنی اُدھل جانے والیاں عزّت و ناموس کا نام و نشان تک مٹا ڈالتی ہیں۔

پاڑا رکھدے نہ ہالی لین جوتے اَنجان بَلداں نوں پھال موتاڑ جاون
دولت باجھ مختار وکیل ناظر مولا شاہ مقدمے وِگاڑ جاون

مُشکل الفاظ: پاڑا: فرق۔ ہالی: ہل چلانے والے۔ بلداں: بَلد کی جمع، بیل۔ موتاڑ:

متاڑا، ڈنگر/مویشی کا پیشاب کرنا۔ پھال: پھالا، ہل کے نیچے لگا لوہے کا آلہ جس سے زمین کھودی جاتی ہے۔

تَرْجُمَہ: جو ہالی ہل چلانا جانتے ہوں وہ کہیں کچھ فرق نہیں رکھتے اور ایک جیسا ہل چلاتے ہیں اور جو اَنجان اور اناڑی ہوتے ہیں۔ وہ ہل چلتے ہوئے ہی بیلوں کو پیشاب کرانے لگ جاتے ہیں یعنی کام خراب کر لیتے ہیں۔ اے مولا شاہ! دولت کے بغیر مختار عام اور وکیل نیز اہل کار تمام مقدمات بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔

ایضاً (اُسی طرح)

عالم اَٹھاراں ہزار تعداد وَلّوں علاوہ عالم کئی ہزار ہے جی
شرع کوئی پیغمبر حیواناں دا نہ عقد پھیرے لاواں نہ کوئی یار ہے جی

مُشکل الفاظ: عالم: دنیا، مخلوقات۔ شرع: شریعت، قانون اسلام۔ حیواناں: حیوان کی جمع، حیوانات۔ عقد: نکاح۔ پھیرے: ہندو نکاح کے وقت آگ کے گرد سات پھیرے لگاتے ہیں۔

تَرْجُمَہ: عام لوگ یہی کہتے ہیں کہ تمام مخلوقات اَٹھارہ ہزار ہے مگر اس کے علاوہ بھی اللہ نے ہزاروں کی تعداد میں مخلوق پیدا کی ہے۔ حیوانوں کی کوئی شرع شریعت نہیں ہے اور نہ وہ نکاح یا پھیرے ہی لگاتے ہیں۔

یار کہڑی شرع دَس قدسیاں دی حوراں فرشتے نوری بناں نار ہے جی
انسان کئی کوہ قافاں وِچ ٹاپواں دے جنہاں شرع نہ سُنی گفتار ہے جی

مُشکل الفاظ: قُدسیاں: واحد قُدسی، فرشتے۔ نار: عورت، آگ۔ ٹاپوں: واحد ٹاپو، جزیرہ۔ گفتار: بات چیت، گفتگو۔

تَرْجُمَہ: اے یار! تُو مجھے یہ بتا کہ ان فرشتوں کی کون سی شریعت ہے؟ اور یہ حوریں اور فرشتے تو بغیر نار کے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ کوہِ قاف پہاڑوں اور جزیروں میں بھی کئی بیشمار انسان رہتے ہیں جنہوں نے آج تک شرع شریعت کی بات تک نہیں

سُنی۔

جمادات تصویراں جو پتھراں دیاں جی حُسن حرکت نہ عشق پیار ہے جی
زیناں سَت تے سَت اسمان لکھ دے نباتات نہ وِچ شُمار ہے جی

مُشکل الفاظ: جمادات: غیر ذی روح چیزیں، بے جان اشیاء (دھات، پتھر وغیرہ)۔نباتات: نبات کی جمع،سبزیاں،پودے۔

تَرجُمَہ: یہ جمادات جو پتھروں کی تصویریں ہیں ان میں نہ تو حرکت ہے اور نہ کوئی عشق پیار ہی ہے اور یہ سات زمینیں اور سات آسمان تو مشہور ہیں مگر ان میں جو نباتات ہیں ان کا شمار ناممکن ہے۔کوئی بھی آج تک انہیں گن نہیں سکا ہے۔

شمال جنوب یارو مغرب وِچ مشرق مہاراجہ بادشاہ چُھری کٹار ہے جی
مولاشاہ دولت زمین رَناں خاطر موت زندگی وِچ سنسار ہے جی

مُشکل الفاظ: کٹار: کٹاری،خنجر،چُھری۔رناں: رن کی جمع،عورت۔

تَرجُمَہ: مشرق،مغرب اور جنوب وشمال ہر جگہ پر چُھری اور کٹاری ہی کا راج ہے،یہی بادشاہ ہے۔اے مولاشاہ! دولت،زمین اور عورت کے لئے ہی جہان میں زندگی موت کا کھیل کھیلا جاتا ہے۔ان کے لئے ہی سبھی مرتے ہیں۔

در بیانِ فغانِ صاحباں سلطان را (صاحباں سلطان کے فغانوں کا بیان)

چوری چُھپی رمندی کر کر یاد مرزے سینے اَگ بل بل اُٹھے پیار والی
جٹی بَھتن پٹّی سر نوں پئی رہندی محبت بُھلدی نہ سوہنے یار والی

مُشکل الفاظ: بَھتن: باندھی۔

تَرجُمَہ: صاحباں شہزادی چوری چُھپے مرزا کو یاد کر کر کے روتی تھی کہ اس کے سینے میں پیار کی آگ جل جل کر بلند ہو رہی تھی۔جٹی ہمیشہ اپنے سر کو پٹی باندھ کر پڑی رہتی تھی اور اُسے اپنے محبوب کی محبت نہیں بھولتی تھی۔اُس کی یاد میں مست و بیخود رہتی تھی۔

ربّ رسولؐ دے واسطے مرزیا وے گل یاد کر قول قرار والی
جھبدے آ وکھا خان یار مینوں گورا مُکھڑا شکل گلزار والی

مُشکل الفاظ: جھبدے: جلدی سے۔ مُکھڑا: چہرہ۔

تَرجُمَہ: کہ اے مرزا! تجھے ربّ رسول ﷺ کا واسطہ ہے ذرا تم وہ قول قرار والی بات کو یاد کرو اور جلدی سے آ کر مجھے اپنا گورا مُکھڑا اور پھولوں کی سی شکل دکھا جاؤ۔

یاری لا مسیتے اشٹام لکھیا اوڑا دے کھاں جنس اُدھار والی
اُڈیکاں تیریاں وچ دن رات گزرے کدوں آوسی گھڑی دیدار والی

مُشکل الفاظ: اشٹام: وثیقہ ایک سرکاری چھپا ہوا کاغذ۔ اوڑا دے: موڑ دے۔

تَرجُمَہ: تیرے ساتھ مسجد میں میں نے دوستی لگائی تھی اور وثیقہ لکھوالیا تھا تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آ سکے۔ ذرا اب تم مجھے وہ جنس جو اُدھار مجھ سے لی تھی لوٹا دو! کہ میں تو تمہارے انتظار میں دن رات آنکھوں میں گزار دیتی ہوں اور نجانے تیرے دیدار کی گھڑی کب آئے گی؟

چندھڑ وانگ یزیدیاں چڑھے ویکھاں دِسے کربلا گھڑی قہار والی
آ کے سامنے دے دیدار جٹا تیغ سجناں کھچ چمکار والی

مُشکل الفاظ: قہار: غضب و مصیبت۔ تیغ: تلوار۔

تَرجُمَہ: تو آ کر دیکھ کہ چندھڑ یزیدوں کی طرح مجھ پر چڑھائی کر چکے ہیں اور اب مجھے کربلا والی گھڑی نظر آ رہی ہے۔ اے جاٹ مرزا! تو مجھے میرے سامنے آ کر دیدار دے اور اپنی چمکتی ہوئی تلوار سونت لے۔

بشرطِ زندگی لایا نیہوں نال تیرے یاری لائی میں نہ دن چار والی
کیہ کریں گا جے پھیر ویاہ کھڑسن لبھدا پھریں پھر بار شکار والی

مُشکل الفاظ: بشرطِ زندگی: جب تک زندگی ہے۔ نیہوں: عشق، محبت۔ بار: جنگل، علاقہ۔

تَرجُمَہ: کہ میں نے بشرطِ زندگی تیرے ساتھ دل لگایا تھا کہ جب تک میں زندہ

ہوں تمہاری رہوں گی۔ میں نے کوئی چار دن کی محبت (عارضی) نہیں کی تھی ہمیشہ کے لئے تجھے اپنایا ہے اور اگر وہ (چندھڑ) مجھے بیاہ کر لے گئے تو پھر تو مجھے اپنے شکار کے لئے جنگل کی شکارگاہ میں ڈھونڈتا پھرے گا لیکن میں تجھے کہیں نہ ملوں گی۔

آیا خان مرزا مینوں آن دِتّے کوئی خبر دلدار غمخوار والی
مَوہرا کھا مری مولاشاہ صاحباں چھیتی خبر دَس کھرل سردار والی

مُشکل الفاظ: مَوہرا: زہر۔ کھرل: مرزا جاٹ۔

تَرجُمَہ: مرزا تو تبھی ہے کہ میرا خان مرزا مجھے آیا ہوا نظر آ جائے اور اب مجھے کوئی جلدی سے میرے دلدار و غمخوار کی خبر سننے کو مل جائے۔ نہیں تو، اے مولاشاہ! صاحباں زہر کھا کر اپنی جان دے بیٹھے گی لہٰذا اب تم جلدی سے اُس کھرل سردار کی خبر سنا ڈالو۔

دربیان التجا صاحباں درفراق مرزا خان

(صاحباں کا مرزا خان کی جدائی میں التجا کرنے کا بیان)

مرزا کھرل آ کھیوے دے نیڑے ڈُھکا جٹّی اَگے پئی اُونسیاں پا نودی ہے
التجا مناجات وِچ مولا پیر فقیر شہید مناوندی ہے

مُشکل الفاظ: ڈُھکا: پہنچ گیا۔ اُونسیاں: واحد اُونسی، فال، شگون۔ مناجات: دعائیں، دعا۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ کھیوے گاؤں کے قریب پہنچ گیا اور جٹّی (صاحباں) آگے سے فال دیکھنے میں مصروف تھی اور خدا کے حضور گڑگڑا کر التجائیں کر رہی تھی اور پیروں فقیروں اور شہیدوں کی منّتیں مان رہی تھی۔

اللہ صدقے وے ربّا قربان تیرے پنڈ بھن کتوں دلبر سٹ دے وے
پیر شتاب دیاں کوڈی شتاب تیری بَنیاں مُشکلاں عاشقاں کٹ دے وے

مُشکل الفاظ: پنڈ: گھڑی۔ شتاب: جلدی سے۔ پیر: فیر، پھر

تَرْجُمَہ: اے اللہ! میں تیرے تصدق جاؤں، تیرے قربان جاؤں کہ تو جلدی سے کہیں سے میرے دلدار مرزا جاٹ کی گھڑی باندھ کا یہاں پھینک دے۔ پھر میں جلدی سے تیری منّت مانی ہوئی بھی ادا کر دوں کہ عاشق بڑی مصیبتیں اور مشکلیں کاٹتے ہیں۔

چاہڑھاں گُنگھنیاں پیر میں ڈانگے دیاں جے کوئی آن مینوں پتے جُھٹ دے وے
جـــــی جخ جٹھیر یوں کھیر چاہڑاں میرے یار اُتّے چڑھ کھٹ دے وے

مُشکل الفاظ: جخی جخ: فی الفور، جلدی سے۔ چاہڑاں: چڑھانا، (جیسے چولہے پر ہانڈی پکانا یا چڑھانا)۔ گُنگھنیاں: اُبلی ہوئی گندم میں شکر ڈال کر تیار کی جاتی ہے، اُبلا ہوا اَناج۔ کھٹ: جہیز کا دکھانا۔

تَرْجُمَہ: میں پیر ڈانگے کے دربار پر جا کر گُنگھنیاں چڑھاؤں آ کر مجھے جلدی سے آ کر کوئی میرے مرزے کا اَتا پتا بتا دے۔ تو پھر میں پوری بارات کے سامنے کھیر پکا کر تقسیم کروں، ان سب کو اس خوشی کے موقع پر کھیر کھلاؤں۔

یُمن جتی ستی پیر پنجال بابا تُساں نام لیاں روگ ہٹ دے وے
یا اِبلیس کافر ہو کے مناں تینوں واصل یار بیٹھاں پاس پٹ دے وے

مُشکل الفاظ: یُمن: برکت، فیض۔ پیر پنجال: کشمیر کے مشہور بزرگ۔ روگ: بیماری، دُکھ۔ اِبلیس: شیطان۔ واصل: جس کو وصال ہو جائے۔ جتی ستی: نیک، پاکباز۔

تَرْجُمَہ: اے بابرکت نام والے بابا پیر پنجال جی! آپ کا نام لینے سے تو ہر ایک روگ مٹ جاتا ہے۔ اور میں تجھے پکار رہی ہوں۔ میرا کام کر دو یا پھر میں شیطان و کافر ہو کر تجھے مانوں؟ میں کیا کروں؟ کہ تُو مجھے میرے دلدار سے واصل کر دے۔

آکھن خواب سی طاہر نہیں خان مرزا سر سوہنے سہرا اُتّے کھٹ دے وے
یارہویں والیا یارہویں دیاں تیری اشٹام لکھے مشاقدے چٹ دے وے

مُشکل الفاظ: طاہر: صاحباں کو بیاہنے والے کا نام۔ یارہویں والا: پیر غوث الاعظمؒ۔

تَرْجُمَہ: کہ سب لوگ یہ کہیں کہ یہ تو ایک خواب تھا اور طاہر کی جگہ پر میرا پیارا

خان مرزا آ جائے۔ اور اس کے ماتھے پر سہرا سج جائے۔ اے گیارہویں والے پیرو مرشد! میں تیری گیارہویں ادا کروں اگر میرا یہ کام ہو جائے کہ تیرا کام تو اشٹام کی طرح پکا ہوتا ہے۔ تو رسید دے دیتا ہے۔

گھیو دے دیوے خواجہ خضر کھوہ تے بالاں عدم وچوں وں کروا

حد نوں جُٹ دے وے

پیر غیب خداوند پروردگارا حسد شرک والی بوٹی پُٹ دے وے

مُشکل الفاظ: گھیو: دیسی گھی۔ خواجہ خضر: حضرت خضرؑ جو نظر نہیں آتے اور اُن کی پانیوں پر حکمرانی ہے۔ عدم: نیستی۔ مرنے کے بعد کا عالم۔ جُٹ: دو۔

تَرجُمَہ: میں اب خواجہ خضرؑ کے کنویں پر دیسی گھی کے چراغ جلاوں گی اگر وہ ہم دونوں کو ایک کر دے۔ اے میرے پیر و مرشد! اے خداوند پروردگار! تو یہ حسد اور شرک والی بُوٹی کو جڑ سے اُکھاڑ دے یعنی میں اور مرزا دونوں ایک ہو جائیں اور دوسرا کوئی میری زندگی میں ہرگز نہ آئے۔

پیرا اَڈّہی دیا اوہی ہو صدقے دیواں سونا نیارا کر دے ریت چھُٹ دے وے

روٹ مَٹاں تیرا پیر پرنالا صاحب وَرکھا اَوڑ کر کھیت بھر سَٹ دے وے

مُشکل الفاظ: اَڈّہی: ایک علاقے کا نام۔ نیارا۔ خالص۔ روٹ: بڑی روٹی جو گھی شکر ملا کر پکائی جاتی ہے۔ پیر پرنالا: مشہور پیر کا نام۔ وَرکھا: برکھا، برسات، بارش۔ اَوڑ: خشک سالی، قحط۔

تَرجُمَہ: اے اَڈّہی والے پیر و مرشد! میں تیرے قربان جاؤں! تو میرے سونے کو خالص کر دے اور اس میں سے ریت وغیرہ کو اچھی طرح صاف کر دے۔ اے پیر پرنالا صاحب! میں آپ کے نام کی میٹھی روٹی پکا کر بانٹوں گی۔ میرا کام ہو جائے۔ تیری ہستی تو وہ ہستی ہے کہ خشک سالی میں کھیتوں کو جَل تھَل کر دیتی ہے۔

پنج پیر صاحب ظاہرا پیر جی ہین اُتّے کوکا نکھڑی تُساں ہٹ دے وے
باطن وچّوں کرو ظاہر خان مرزا دانا باد دَساں نال جٹ دے وے

مُشکل الفاظ: پنج پیر: مشہور پانچ پیر (خواجہ خضرؑ، بابا فریدؒ، بہاؤالدین زکریاؒ، جلال الدین بخاریؒ اور لعل شہباز قلندرؒ)۔

تَرجُمَہ: پانچ پیر ظاہرا پیر ہیں یعنی تمام باکرامت پیر ہیں اور آپ کے ہاں سے ہر کوئی مانگنے والا جھولی بھر کر ہی لے جاتا ہے۔ اے میرے پنج پیرو! باطن میں سے مرزا خان کو ظاہر کردو۔ میں اور مرزا دانا آباد میں اِکٹھے زندگی بسر کریں، اِکٹھے زندگی گزاریں۔

اِقرار اِینے تے جے نہ یار مِلیا گانے توڑ سُٹاں نالوں گُٹ دے وے
ڈولی چڑھاں ناہیں ہیرا چیٹ مَرساں ایجاب قبول نہ طاہر نال نٹ دے وے

مُشکل الفاظ: گُٹ: کلائی۔ بہونچا: بازو۔ ہیرا: ایک قیمتی پتھر، جوہر، جوزہریلا ہوتا ہے۔ نٹ: نٹ کھٹ۔ بھانڈ: مراسی۔ ایجاب وقبول: نکاح کرنا۔

تَرجُمَہ: اگر وہ اپنے اقرار پر نہ پہنچا تو پھر میں یہ بیاہ شادی کے گانے وغیرہ اپنی کلائی سے توڑ ڈالوں گی۔ میں ہرگز ہرگز ڈولی میں نہیں بیٹھوں گی۔ زہر کھا کر مر جاؤں گی اور اُس طاہر بھانڈ کے ساتھ نکاح نہیں کروں گی۔

اکبر محی الدین نوشوہ پیر ہادی قبر عذاب دوزخ پیسے وَٹ دے وے
ربّ رسولؐ صاحب نبی پیر عیسیٰ سودے تکڑی تولے کیوں گھٹ دے وے

مُشکل الفاظ: اکبر محی الدین: مشہور مفکرِ تصوّف محی الدین ابن عربی۔ نوشوہ: حضرت نوشہ گنج بخشؒ، نوشاہیوں کے پیر ومرشد۔ تکڑی: ترازو۔

تَرجُمَہ: اکبر محی الدین اور پیر نوشوہ مرشد اور ہادی ہیں۔ باقی تو سب لوگ پیسے ہی کماتے ہیں اور قبر کے عذاب کی انہیں کوئی پروا نہیں ہے۔ اللہ اور اُس کا رسول ﷺ سچے ہیں اور عیسےٰ سچے پیر ہیں جو سودا ترازو میں تول لیا جاتا ہے وہ پھر گھٹ نہیں سکتا،

کم نہیں ہوسکتا۔

کھوتے ہینگ دے رقبے جو چرن وہلے کھوتا کوئی ہینگے بیٹھ چھٹ دے وے
لُٹ پئی جتھے لُٹن ادنیٰ اعلیٰ بدنصیب خالی وچوں لُٹ دے وے

مُشکل الفاظ: کھوتے: گدھے۔ ہینگدے: آواز کرتے، بولتے۔ چھٹ: بوری، بورا۔

تَرجُمَہ: گدھے چراگاہ میں وہی شوراور خرمستیاں کرتے ہیں جو فارغ ہوتے ہیں کوئی گدھا بھی نہیں بولتا جس پر بوجھ لادا ہوتا ہے۔ جہاں لوٹ مچ جائے وہاں پر سبھی ادنیٰ واعلیٰ لوٹ میں مشغول ہوجاتے ہیں۔

باوا فرید دا اوگرا دیواں مٹھا حریف نرداں باراں پینک اُٹھ دے وے
معین الدین خواجہ دی منتا منّاں قلعے فتح کر باغی سیون پھٹ دے وے

مُشکل الفاظ: حریف: مدِ مقابل، مخالف، دشمن۔ اوگرا: کئی چیزیں ملاکر جو کھانا تیار کیا جائے۔

تَرجُمَہ: باوافرید گنج کی میں میٹھی نیاز پکا کر تقسیم کروں، اگر دشمن کی ہر چال کو شروع ہوتے ہی ناکام بنا کر مات دے دوں۔ میں خواجہ معین الدین چشتیؒ کی بھی منّت مانوں کہ وہ تو قلعے فتح کرکے دشمنوں کو نیست و نابود کرڈالتے ہیں۔

ریشمالی پیر کوشت اُٹھ پہر چھڈاں یار بال دیوا لٹھا لُٹ دے وے
شاہ مدار دے چورمے دیاں مٹھے رُٹھا یار جے واگاں پلٹ دے وے

مُشکل الفاظ: ریشمالی: ریشم کا رومال، چادر۔ ریشمالی پیر: مشہور پیر۔ رُٹھا: روٹھا ہوا۔ واگاں پلٹ دیوے: مہار موڑ لے۔ واپس آجائے۔

تَرجُمَہ: میں پیر ریشمالی کے نام کا گوشت بانٹوں اور آٹھوں پہر اس کے گن گاؤں اگر وہ میرا چراغ پوری طرح روشن کردے۔ میں شاہ مدار کی چوری بانٹوں اور اگر میرا یار، دلدار واپس میرے پاس آجائے۔

چاڑھاں سہرے لکھ داتا تے قدم بھراں رقیب ترٹی کر چوڑ چپٹ دے وے
گوراں دِتہ مُڑ کے جا کے خبر لیا وے روپیہ کھول کوئی گن کے سٹھ دے وے

مُشکل الفاظ: لکھ داتا: ایک بزرگ کا لقب۔ رقیب: دشمن۔ ترٹی چوڑ: خانہ خراب۔ گوراں دِتہ: کمی کمین کا نام۔

تَرجُمَہ: میں لکھ داتا کے سہرے چڑھاؤں اور قدم بھروں اگر میرے رقیب کا خانہ خراب ہو جائے۔ پھر دوبارہ گوراں دِتہ جائے اور اس کی خبر لے کر آئے اور کوئی اُسے گن کر ساٹھ روپے دے۔

داتا گنج بخشے منکھ گنج بخشے پٹ ہٹھ میرے یار پٹ دے وے
بو علی دیواں حافظ شعر گانواں شراب انگوری پیال گٹا گٹ دے وے

مُشکل الفاظ: منکھ: منُش، مرد، شخص، شوہر، خاوند۔ پٹ: ران۔ پٹ دیوے: نکال دے، اُکھاڑ دے۔ بوعلی: بوعلی قلندر مشہور بزرگ اور فارسی کے شاعر۔ دیوانِ حافظ: حافظ شیرازی کا دیوان (شعری مجموعہ)۔ شراب انگوری: انگور سے تیار کی گئی شراب جو بڑی تیز ہوتی ہے۔ گٹا گٹ: غٹا غٹ۔ لبریز۔ پیال: پیالہ، جام پلانا۔

تَرجُمَہ: داتا گنج بخشؒ جو کہ سب کو گنج بخشتے ہیں اور سب کے شوہر ملا دیتے ہیں۔ وہ میری ران کے نیچے سے میرا یار نکال دیں، ڈال دیں یعنی ملا دیں اور میں خوشی سے بوعلیؒ اور حافظ شیرازیؒ کے دیوان سے اشعار گاؤں اور میرا محبوب یا داتا گنج بخشؒ مجھے انگور کی شراب بھر بھر کر جام پلائے۔

بیوی بپائیدگنیں کونڈے سچیاں دے ڈولی نظر مرزا کھیوا ٹھہ دے وے
کھوالاں گنجکاں کواریاں چاول منھے صاحباں مرزے اللہ اکھ دے وے

مُشکل الفاظ: نپ: بھر کے۔ گنی: ہنڈیا: کونڈے: کنالی۔ گنجکاں: گنجک کی جمع۔ نا بالغ لڑکی۔

تَرجُمَہ: میں بیوی بننے کے لئے کونڈے بھر بھر کر سچے صاحب کی نذر کروں اگر مرزا جاٹ بھاگ کر کھیوے گاؤں پہنچ جائے اگر مرزا آ کر مجھے سے مل جائے تو میں

کنواری لڑکیوں کو میٹھے چاول پکا کر کھلاؤں۔

ربّ پالن والا او کھے اوہ پلدے جواک چار پہلن جہڑی پٹھ دے وے
پچھوں پیوے پانی جہڑا کھوہ لواوے نذر نیاز پہلاں کر جھٹ دے وے

مُشکل الفاظ: جواک: بچہ، مویشی بچہ۔ پہلن: پہلی بار حاملہ ہونے والا مویشی۔ پٹھ: بکری کا مادہ بچہ۔ وہ بکری جو بیاہی نہ گئی ہو۔

تَرجُمَہ: ویسے تو اللہ پالنے والا ہے مگر جو بکری پہلی بار چار بچے دے وہ مشکل سے ہی پلتے ہیں جو کوئی کنواں لگواتا ہے وہ خود پانی بعد میں پیئے مگر پہلے نذر نیاز دے۔

گڈ نالے وگن کھوہ پانی نساروں اولو ڈھگے وگدے کئی سُراں لاہی دے وے
کھیہہ اُڈان کُکڑیاں بچے پالن کبوتر بچیاں چوگ اُلٹ دے وے

مُشکل الفاظ: گڈ: گڑن، چلنا۔ نساروں: نسار، کنویں کے پانی کا پرنالا۔ اولو: کنوئیں کے پانی کی نالی۔ لٹھ: رہٹ، کراس، بیلن، چرخ وغیرہ کی دھر۔ کھیہہ: راکھ۔ چوگ: چوگا، خوراک۔

تَرجُمَہ: پانی کے کنویں چلتے ہیں۔ میں تو پانی کنویں کے پرنالے میں آتا ہے۔ اور اس میں سے پھر اس کی نالی میں آجاتا ہے۔ جب بیل چلتے ہیں تو دُھر میں سے کئی طرح کی سُریں نکلتی ہیں۔ مُرغیاں راکھ اُڑا کر بچے پالتی ہیں جبکہ ان کے برعکس کبوتر اپنے بچوں کو چوگا دیتے ہیں۔

بل بُھکھ جھل تن مرزے نال وَساں راکھے چُغلاں اللہ ترٹھ دے وے
نمازاں روزے مَناں تیرے پیر محمد یار نال عقد کھٹی کھٹ دے وے

مُشکل الفاظ: بل: جل بل کر، تکالیف سہ کر راکھے: نگہبان۔ چُغلاں: چُغل خور۔ ترٹھ: بھگا دے۔ ڈرا دھمکا دے۔ کھٹی کھٹ دیوے: کام ہو جائے۔

تَرجُمَہ: جل بل کر اور بھوک برداشت کر کے یہ بتا دوں کہ مرزا کے ساتھ بس رہی ہوں۔ اللہ چغل خوروں کو دور کرے۔ ڈرا دھمکا دے۔ اے پیر محمد! میں تیرے روزے اور نمازیں مان لوں اگر میرا نکاح مرزا کے ساتھ ہو جائے، میرا یہ کام ہو

جائے۔

بشرطِ زندگی یار نہ جُدا ہووے آئی عزرائیل بیٹھ نہ سٹ دے وے
گا گا کالیا وے گھیو دی چوری گھتاں کُنجی لاہ کپیاں ڈٹ دے وے

مُشکل الفاظ: عزرائیل: حضرت عزرائیل، موت کا فرشتہ۔ گا گا: کوا۔ کُپیاں: بڑی کُپی۔ ڈٹ: ڈاٹ، ڈھکن۔

تَرجُمَہ: جب تک میری زندگی ہے میرا یار مجھ سے جدا نہ ہو اور جب تک عزرائیل مجھے موت کے نیچے نہ گرا دے وہ میرے ہی ساتھ رہے۔ اے کالے کوے! میں گھی کے پیلوں کے تالے اور ڈھکن کھول کر تجھے دیسی گھی کی پوری چُوری کھلاؤں گی، اگر میرا یار مجھے مل جائے۔

شربت اماماں تے دیوے دیوالی بالاں یار بوہڑے نہ لا ڈھل مٹھ دے وے
گنے کاٹھے گھتاں وچ دھوئیں بوہڑے بسنت دیوتا مُدعا جھٹ دے وے

مُشکل الفاظ: اماماں: امام کی جمع، بارہ امام، حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حُسینؑ کربلا والے شہید۔ دیوالی: ہندوؤں کا تہوار، جس میں چراغ جلائے جاتے ہیں۔ بوہڑے: آن پہنچے۔ ڈھل مٹھ: سُستی و کاہلی، دیر سویر۔ دھوئیں: دھواں۔ مدعا: مقصد۔ جھٹ: جلد۔

تَرجُمَہ: میں اماموں کے نام پر شربت بانٹوں اور دیوالی کے دیئے جلاؤں اگر میر دلدار بغیر کسی دیری کے فوراً آن پہنچے۔ سخت دیسی کماد کو میں آگ میں ڈالوں اگر میرا مدعا بسنت دیوتا پورا کر دے۔

مرزا جُنے آوے دانا باد وِلّوں بگلے اُڈن ہاٹھاں کالی گھٹ دے وے
ماضی استقبال گل کر ہوش مولا! گل گل توں مت اوہ پَھٹ دے وے

مُشکل الفاظ: ہاٹھاں: گھٹائیں، گھنے بادل۔ مت: متاں، ایسا نہ ہو کہ، شاید۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ! ابھی اور اس وقت دانا آباد سے آ جائے۔ بگلے اُڑیں اور کالی سیاہ گھٹائیں اُرتی ہوئی نظر آئیں۔ اے مولا شاہ! ماضی اور مستقبل کی کوئی بات کر اور

ہوش کر! کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بات بات پر تجھے ردّ کر دے۔

دریبان آمدن مرزا کھرل رانزدیک کھیوے سیالاں

(مرزا کھرل کے کھیوے کے نزدیک آنے کا بیان)

بُکّے شیر وانگر چھیڑ خان مرزا جُوہ سیالیں وگڑیا کر دلیریاں جی
سر شمشیر اُتّے جٹّ آن بیٹھا ون کریر وِچھے پُھلیاں بیریاں جی

مُشکل الفاظ: بُکّے: بکن مصدر سے، شیر چیتے اور بکرے کا بولنا۔ جوہ: جنگل، علاقہ۔ ون: جنگلی پودا۔ کریر: ایک خاردار جھاڑی (جس کے کچے پھل کو ''ڈیلا'' اور پکے پھل کو ''پینجھو'' کہتے ہیں)۔

تَرجُمَہ: گرجتے ہوئے شیر کی طرح خان مرزا سیالوں کے علاقے میں بڑی دلیری سے آن داخل ہوا۔ مرزا جاٹ شمشیر پکڑے اُس جگہ پر آ کر بیٹھ گیا جہاں پر بن کریر اور بیریوں کے درخت پھلے پھولے دکھائی دے رہے تھے۔

وَگ چاردا مِلیا اِک آن واگی پانی اُتّے آون مجھیں او لوریاں جی
بسم اللہ اوہ مرزیا بسم اللہ یار کدھروں پیاں اَج پھیریاں جی

مُشکل الفاظ: وَگ: مویشیوں کا ریوڑ۔ واگی: چرواہا۔ لوریاں: واحد لوری، دودھ دینے والی بھینسیں۔

تَرجُمَہ: تو اُسے مویشیوں کا ریوڑ چراتے ہوئے ایک چرواہا ملا جو دودھ دینے والی بھینسوں کو پانی کی طرف ہانکے چلا جا رہا تھا۔ اُس نے مرزا کو دیکھ کر کہا کہ بسم اللہ بسم اللہ! اے یار! تُو نے آج کدھر کا پھیرا لگا لیا! آج یہاں کہاں آ گئے ہو؟

چھوٹے ہوندے دا جانو اوہ کھرل دا اِی خبراں پُچھدا یار کیہ تیریاں جی
مرزا آکھدا سُنا توں خبر اپنی بھلیاں چنگیاں خبراں نے میریاں جی

مُشکل الفاظ: بھلیاں چنگیاں: اچھی بھلی، ٹھیک ٹھاک، خیر خیریت سے۔

تَرجُمَہ: وہ مرزا کا اُس وقت کا واقف تھا جبکہ وہ ابھی بہت چھوٹا تھا۔ مرزا نے اُس

کی خیر خیریت پوچھی تو مرزا نے کہا کہ تُو سُنا! کہ تُو کیسا ہے؟ میری خبر تو اچھی ہے۔ میں تو خیر خیریت سے ہوں۔ بھلا مجھے کیا ہوا ہے؟

خیر خیر سائیں سب خیر سائیں آیاں کھیوے وِچ اَج ہنیریاں جی
اِک دوسرے نوں سُجھدی اپنی نہ دھکّے لگدے چھوٹے وَڈّیریاں جی

مُشکل الفاظ: وڈیریاں: واحد وڈیرا/وڈیری، بڑے، بزرگ، بوڑھے۔

تَرجُمَہ: اُس نے کہا کہ اے سائیں! خیر خیریت ہے سب اچھا ہے مگر کھیوے کے اندر آج آندھیاں آئی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے کو اپنی بھی نہیں سوجھ رہی۔ چھوٹے بڑے سب دھکّے کھا رہے ہیں۔

چار ہزار جانجی چندھڑ آن لتھے تازی کُچدی ہنکن وچھیریاں جی
کیہ کیہ لوہڑا آیا مُجرے پئے ہوندے ویکھن جاندیاں چنگ چنگیریاں جی

مُشکل الفاظ: تازی: عمدہ نسل کا گھوڑا۔ وچھیریاں: وچھیرا کی جمع۔ گھوڑے کا بچّہ۔ لوہڑا: لوہڑھا، غضب، قہر۔ چنگ چنگیریاں: اچھی بھلی۔

تَرجُمَہ: کہ چار ہزار باراتی چندھڑوں کے آن پہنچے ہیں۔ گھوڑے ناچ رہے ہیں اور بچھڑیاں ہنہنا رہی ہیں۔ میں کیا بتاؤں کہ وہاں پر کیا کیا غضب ڈھ رہا ہے۔ مُجرے ہو رہے ہیں اور اچھی بھلی عورتیں انہیں دیکھنے جا رہی ہیں۔

گل تیری نی یاد ہے سانوں جٹّا جھڑیاں اُڈیاں خاک دیاں ڈھیریاں جی
آکھے لگ جٹّا دانا باد مُڑ جا سیالاں چندھڑاں سر پا کیریاں جی

مُشکل الفاظ: کیریاں: کیری کی جمع، راکھ، اینٹوں کی راکھ۔

تَرجُمَہ: اے مرزا جاٹ! مجھے تیری بات بھی یاد ہے جو خاک اُڑی ہے، بدنامی ہوئی ہے۔ اے مرزا جاٹ! تم میرا کہا مان لو اور واپس دانا آباد چلے جاؤ۔ سیالوں اور چندھڑوں کے سروں پر راکھ ڈالو، دونوں کو دفع کرو۔

کیہ سُنایا توں آکھدا خان مرزا سیال چندھڑ نے گِنے گنڈیریاں جی
وَڈھ لاواں چوبترے سراں دے میں وِچھاں تیر نال گھتّن لوریاں جی

مُشکل الفاظ: وَڈّھ: کٹا ہوا کھیت۔ گھبّن: حاملہ۔ لویریاں: لویری کی جمع، دودھ دینے والی، شیر دار۔

تَرجُمَہ: خان مرزا کہنے لگا کہ تو نے مجھے یہ کیا سُنا دیا ہے کہ میرے مقابلے میں تو سیال اور چندھڑ گنّے اور گنڈیریاں ہیں۔ میں ان کے سر کاٹ کاٹ کر چاروں طرف ڈھیر لگا دوں گا۔ اور اپنے تیروں سے حاملہ اور دودھ دیتی بھینسوں کو پرو کر رکھ دوں گا۔

واگی آکھدا کیہ لینا اِس گلّوں جٹّا صاحباں نالوں کئی ہور چنگیریاں جی
ساڈے لگ آکھے نہ دے جان کھرلا اودوں سوہنیاں ہور بتھیریاں جی

مُشکل الفاظ: واگی: چرواہا۔ چنگیریاں: واحد چنگیری، اچھی، عمدہ، بہتر، حسین و جمیل۔

تَرجُمَہ: چرواہے نے کہا کہ تم نے اے جاٹ! اس بات سے کیا لینا ہے؟ صاحباں سے کہیں بڑھ کر اچھی اور خوبصورت لڑکیاں موجود ہیں۔ تُو ہماری بات مان لے اور یونہی رائیگاں اپنی جان نہ گنوا کہ اُس سے کہیں بڑھ کر حسین و جمیل عورتیں مل سکتی ہیں۔

اِک اکیلا دو آکھ دے یاراں جٹّا توں اکیلا ہور فوجاں بتھیریاں جی
مولا شاہ کواریاں وِچ ٹہکے کڑاڑاں وِچ جیوں ٹہکے پسیریاں جی

مُشکل الفاظ: یاراں: گیارہ۔ بتھیریاں: بہت زیادہ، ٹہکے: اترائے، کڑاڑاں: کڑاڑ کی جمع، ہندو دکاندار، بنیا۔

تَرجُمَہ: اے جاٹ! ایک اکیلا اور دو گیارہ ہوتے ہیں۔ تو تنہا ہے اور فوجیں بہت زیادہ ہیں۔ کنواری لڑکیوں میں، مولا شاہ! وہ اس طرح اُترا رہا ہے کہ جیسے ہندو دکانداروں میں پانچ سیر کے باٹ چلتے پھرتے ہیں۔

دربیان کلام واگی بگفتن مرزا کھرل خان را

(چرواہے کا مرزا خان سے کلام کرنے کا بیان)

جڑا رَناں دا کوئی اعتبار ناہیں جیوں اعتبار نہ مُچھاں ککّیاں نی
دَند اوہناں دے چا اوہناں کھٹے کیتے جنہاں ڈبیاں وچ پا رکھیاں نی

مُشکل الفاظ: ککّیاں: واحد ککا /ککی، بھورے رنگ کی۔ دَند: دانت۔

تَرجُمَہ: اے مرزا جاٹ! ان عورتوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ جس طرح کہ بھوری مونچھوں والے مرد کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ ان عورتوں نے اُن مردوں کے بھی دانت کھٹے کر ڈالے جنہوں نے انہیں ڈبیوں میں ڈال کر رکھا تھا۔

مُجھیں گھوڑیاں کوئی اعتبار ناہیں اَگے لگ ٹُریاں جس نے ہکّیاں نی
جوٹھے پانی دی کوئی پچھان ناہیں لکیاں پچھان نہ تازیاں اَکھیاں نی

مُشکل الفاظ: ہکّیاں: ہکن، ہانکنا۔

تَرجُمَہ: بھینسوں اور گھوڑیوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے کہ انہیں جو کوئی بھی ہانکتا ہے۔ وہ اُس کے آگے لگ کر چل پڑتی ہیں۔ پس خوردہ پانی کی کوئی پہچان نہیں ہو سکتی اور نہ یہ پتا چلتا ہے کہ آنکھیں تازہ تازہ کس پر آ گئی ہیں۔ ابھی لگ گئی ہیں یعنی جب جی چاہے تو یہ عورتیں کسی دوسرے کی ہو جاتی ہیں۔

اَکھیاں سامنے اوہناں پچھان ہوندی جہڑیاں چینیاں گاگراں پکّیاں نی
پکاون والے بن خبر نہ غیر کسے جہڑیاں ہانڈیاں پکدیاں ڈھکّیاں نی

مُشکل الفاظ: گاگراں: گاگر کی جمع، پیتل یا لوہے وغیرہ کا گھڑا۔ ڈھکیاں: ڈھانپی۔

تَرجُمَہ: وہ چینی گاگریں جو پختہ (لوہے یا پیتل) کی ہوں ان کی پہچان آنکھوں کے سامنے ہی ہو جاتی ہے لیکن ان ہنڈیوں کا کچھ پتا نہیں چل سکتا کہ جنہیں کو پکانے کے فوراً بعد ہی ڈھانپ دیا جاتا ہے۔

سیال سردی وچ وسم دے اگ پیاری ہاڑ موسم وچ پیاریاں پکھیاں نی
مجھیں گائیں بھیڈ بکری دُدھ رلیانا کھڑے بن خوشبو آں کیہ پرکھیاں نی

مُشکل الفاظ: پکھیاں: واحد پکھی، پنکھی، چھوٹا پنکھا۔ نکھڑے: نکھڑن مصدر سے، جدا ہونا، علیٰحدہ ہونا۔ وسم دے: وسمن مصدر سے، بمعنی پنجابی بھوتر دے، خوش ہوتے، خرمستیاں کرتے۔

تَرجُمَہ: سیال (قوم کے لوگ) سردیوں میں آگ تاپتے اور خرمستیاں کرتے ہیں جبکہ ہاڑھ (گرمی کے موسم) میں پنکھے اور پنکھیاں پیاری لگتی ہیں اگر بھینس گائے، بھیڑ اور بکری کا دودھ ایک جگہ ملا دیا جائے تو ان میں سے کسی بھی دودھ کی بغیر اُس کی خوشبو کے پرکھ نہیں ہوسکتی۔

جڈا مٹی توں بنیاں سب مٹی ہوسی سونا روپے اِک ملے نہ وٹیاں نی
مطلق عدم کہ عدم اضافی پہلاں اُستاد پہلاں شاگرد کہ پٹیاں نی

مُشکل الفاظ: مطلق عدم: نیستی، قطعی، مرنے کے بعد کا عالم۔ عدم اضافی: وجود میں آنے سے پہلے کا عالم۔ پٹیاں: پٹی کی جمع، پھٹیاں، تختی، لوح۔

تَرجُمَہ: اے مرزا جاٹ! یہ سب کچھ مٹی سے ہی بنا ہے اور سب کچھ آخر مٹی ہی ہو جائے گا۔ ایک کے پاس سونا اور روپے ہیں جبکہ دوسرے کے پاس کنکر اور پتھر تک بھی نہیں ہیں۔ مطلق عدم پہلے ہے یا عدم اضافی پہلے؟ اُستاد پہلے ہے یا کہ شاگرد اور تختی پہلے ہیں؟

خیال چھڈ صاحباں دا نا باد ہٹ جا جٹ بھن چھڈن متاں وکھیاں نی
جدوں لائی یاری تدوں گھن کھڑدوں مولا خصماں ہتھوں ملن اوکھیاں نی

مُشکل الفاظ: متاں: مبادا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ۔ گھن کھڑدوں: لے جاتے۔ خصماں: خصم کی جمع، خاوند، سائیں، مالک، والدین، جیسے دیکھتی خصماں سیتی۔

تَرجُمَہ: اے مرزا جاٹ! تم صاحباں کا خیال چھوڑ دو اور دانا آباد واپس چلے جاؤ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جاٹ تمہارے پہلو توڑ مروڑ ڈالیں۔ جب تم نے اُس سے یاری

لگائی تھی تو اُس وقت اُسے کہیں لے جاتے کیونکہ جب شادی ہو جاتی ہے تو پھر یہ عورتیں وارثوں کے قبضے میں مُشکل ہی ہاتھ آتی ہیں۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

پانی باجھ نہ مٹّی وے بَن بھانڈے اَگ باجھ ہوا نہ پکدے جی
گھمیار مٹّی دا بن دا نہ کوئی ڈِٹھا جہڑا بھانڈے لا ہوے اُتّے چک دے جی

مُشکل الفاظ: ڈِٹھا: دیکھا۔ چکدے: چاک کے اوپر، جن پر کمہار مٹّی کے برتن بناتا ہے۔

تَرجُمَہ: پانی کے بغیر مٹّی کے برتن نہیں بنتے اور آگ ہوا کے بغیر پک نہیں سکتے۔ میں نے کوئی بھی مٹّی سے کمہار بنتا نہیں دیکھا۔ جو چاک پر مٹّی کے برتن بناتا ہے۔

پانی وِچ مٹّی، مٹّی وِچ پانی اَگ باد نہ کُنّہہ پَرکھدے جی
خبرے مٹّی بوہتی خبرے پانی بوہتا وزن تکڑی تول نہ سکدے جی

مُشکل الفاظ: کُنّہہ: کسی چیز کی تہہ اور حقیقت، نکتہ، باریکی۔ باد: ہوا

تَرجُمَہ: پانی کے اندر مٹّی ہے اور مٹّی کے اندر آگ اور ہوا ہے اس کی اصل ذات، حقیقت کو نہیں پرکھ سکتے۔ خدا جانے مٹّی زیادہ ہے یا پانی کثرت سے ہے۔ یہ وزن ترازو سے نہیں تولا جا سکتا۔

مرکّب چار زمین آسمان اندر پنجویں جنس ناہیں کوئی لکھدے جی
عناصر چار حیوان انسان مِتّھے پتھر رُکھ کیہ لذّت نہ چکھدے جی

مُشکل الفاظ: مرکّب: بُرج / ترکیب شدہ۔ عناصر چار: چار عنصر: آگ، ہوا، پانی اور مٹّی۔ مِتّھے: مقرّرہ، معیّنہ۔ رُکھ: درخت۔

تَرجُمَہ: زمین اور آسمان میں چار ہی مرکّب ہیں اور کسی نے بھی پانچویں جنس کے متعلق نہیں لکھا۔ انسان اور حیوان سبھی میں چار عناصر متعیّن ہو چکے ہیں لیکن پتھر اور درخت اس لذّت سے محروم ہیں کیونکہ وہ بے جان غیر ذی روح ہیں۔

آب ہوا مٹی نہ اگ مٹی تربوز کھان مشکل نال تک دے جی
ربّ رسولؐ بن بندگی سمجھ ناہیں سَت گورو بِناں مشکل اِک دے جی

مُشکل الفاظ: آب: پانی۔ سَت گورو: سچا گورو۔

تَرجُمَہ: نہ تو پانی اور ہوا ہی مٹی ہے اور نہ آگ ہی مٹی ہے۔ تربوز کو ناک کیساتھ کھایا نہیں جا سکتا، یہ تو منہ سے ہی کھایا جائے گا کیونکہ ایسا کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ عبادت خدا اور اُسکے رسول ﷺ کی ہی کی جا سکتی ہے یعنی جسطرح رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا اسکے مطابق ہی ہم اللہ کی بندگی کر سکتے ہیں۔ رہبر ایک ہی ہوتا ہے اور دوسرا کوئی اس کی جگہ نہیں لے سکتا وہی سچا مرشد و گورو ہے۔

خالص اَگ نہ پانی دے برتن کوئی مٹی خالص وجود نہ رکھدے جی
حُکم مٹی دیوچ انسان کوئی نہ کٹی آدمی پئدے مُکدے جی

مُشکل الفاظ: مٹی آدمی پئدے: مٹی پٹن محاورہ ہے، بدنامی و رسوائی حاصل کرنا۔

تَرجُمَہ: خالص آگ اور پانی کا کوئی بھی وجود نہیں ہے یعنی یہ چیزیں بذات خود کوئی وجود نہیں رکھتیں اور کوئی مٹی بھی خالص وجود کی حاصل نہیں ہے۔ انسان کو مٹی ہو جانے کا حکم دیا گیا ہے یعنی موتو قبلاں تموتو نہ کہ یہ وہ اپنی مٹی خود آپ اُڑائے یعنی بدنامی و رسوائی کے کام کرے مگر انسان ہیں کہ اپنی مٹی آپ خراب کر رہے ہیں اور اس طرح مرتے ختم ہوئے جاتے ہیں۔

مٹی کوئی چکھن جنھوں بُھس پے جائے پانی مٹھا کھارا لوک چکھدے جی
نباتات اَنجا کروڑ دھرتی پانی باجھ سب سُکدے لُکدے جی

مُشکل الفاظ: بُھس: سواد، چسکا، بُری لت، عادت۔ کھارا: نمکین۔ نباتات: سبزیاں۔

تَرجُمَہ: مٹی کو تو وہی لوگ چکھ سکتے ہیں کہ جنہیں اس کا چسکا پڑ جائے ورنہ میٹھا اور نمکین پانی تو اکثر لوگ چکھتے رہتے ہیں۔ اس روئے زمین پر اُنچاس کروڑ نباتات ہیں جو کہ سب پانی کے بغیر سُوکھ جاتی ہیں اور سرسبز و شاداب نہیں رہ سکتیں۔

حیوان انسان نہ جیوندے باجھ مُل وکدے نہ انب اکدے جی
لاتقنطوا ہو جو ہن مٹی اوہ نہ حق وچ ناحق دے جی

مُشکل الفاظ: انب: آم۔اک: آک۔لاتقنطوا: لاتقنطوا من رحمۃ اللہ، اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو (القران) شاعر نے لاتقنطوا کے معنی مایوسی کے لئے ہیں۔

تَرجُمَہ: حیوان ہوں یا انسان کوئی بھی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اور جو مایوس ہوکر خاک ہو جائیں وہ حق پر جان نہیں دیتے بلکہ ناحق موت مرتے ہیں یعنی اللہ سے نا امیدی کفر ہے اور انسان کو کبھی بھی اسکی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔

نر مدین نہ رنگدی خبر یارو خورے پیٹ وچ رن کیہ دھکدے جی
مولا شاہ دس بیج کے برچھ پھلاں نکلے جھگڑے سائیں جان چکدے جی

مُشکل الفاظ: نر: مذکر، مرد، بچہ۔مدین: مونث عورت، بچی۔رَن: عورت۔برچھ: درخت۔

تَرجُمَہ: اس بات کی کسی کو بھی کوئی خبر تک نہیں ہو پاتی کہ عورت کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ اے مولا شاہ! سائیں آپ تو پہلے ہی پھولوں کے درخت لگا کر تمام جھگڑے چکا ڈالتے ہیں۔مطلب یہ کہ اچھے اعمال کا اچھا ہی نتیجہ ہوا کرتا ہے کوئی بھی پھول کا پودا لگا کر ببول کے درخت سے پالا نہیں ڈالتا، جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے

در بیان کلام کردن مرزا کھرل بگفتن واگی را

(مرزا کا چرواہے سے ہمکلام ہونے کا بیان)

گلاں تیریاں واگیا سچیاں نی گلاں میریاں وی نہیں جھوٹیاں اوئے
کرنی رتاں دی ہندیا چنگی نائیں فروزے نگ مروڑ نہ انگوٹھیاں اوئے

مُشکل الفاظ: واگیا: واگی، چرواہا۔ہندیا: برائی۔فروزے: فیروزہ: ایک قیمتی

جوہر۔نگ: نگینہ۔

تَـرْجُمَة: اے چرواہے! تمہاری سبھی باتیں سچی ہیں مگر میری باتیں بھی جھوٹی ہرگز نہیں ہیں۔عورتوں کی برائی کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے تم انگوٹھیوں کو مت توڑو مروڑو کہ نگینہ و جواہر وغیرہ تو ہرگز نہ ٹوٹیں گے۔ اُن کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ مطلب یہ کہ عورت ایک نگینہ ہے اور جوہر ہے اور اس کی بڑائی سے اس کا کچھ نہیں بگڑے گا جیسے انگوٹھی مروڑنے سے نگینہ کا کچھ نہیں بگڑتا۔

بے اَتبار مانس بوہتے تیویاں توں وَرّتن سُچیاں چھڈّ جو جوٹھیاں اوئے
مرد مرداں دے حُکم نہ حُکم رَنّاں، رَنّاں حُکم وِچ وَڈّیاں چھوٹیاں اوئے

مُشکل الفاظ: اَتبار: اعتبار، بھروسہ۔ مانس: آدمی، مرد۔ تیویاں: واحد تیویں، عورت، زنانی، بیوی۔

تَـرْجُمَة: ایسے بے اعتبار بہت سے مرد ہیں کہ جو اپنی سچّی عورتوں کو چھوڑ کر جوٹھی عورتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ پس خوردہ کھاتے ہیں۔ مردوں کے تو مرد بھی تابع نہیں ہیں جبکہ عورتیں چھوٹی ہوں یا بڑی اپنے مردوں کی مطیع ہوتی ہیں۔ یہ گھریلو عورتوں کی صفت ہے۔

سو سو رَن اِک مرد دے عقد اندر کھریاں ساریاں وکھریاں کھوٹیاں اوئے
لاواں عقد کر رَن دو مرد رکھے گلّاں دین وِچ دنیا دے کھوٹیاں اوئے

مُشکل الفاظ: رَن: عورت۔ عقد: نکاح، شادی کا بندھن۔

تَـرْجُمَة: تم تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھو کہ ایک مرد نے سو سو عورتوں سے نکاح کیا ہے۔ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی، اچھی ہوں یا بڑی سبھی اپنے اُسی خاوند کے زیرِ فرمان رہی ہیں اور اگر ایک عورت دو مرد کر لے تو یہ نہ تو دین اجازت دیتا ہے اور نہ دنیا ہی اس بات کو اچھا سمجھتی ہے۔ یہ بہت بُری اور قابلِ شرم حرکت ہے۔

گھر گرہستاں میان جیوں وِچ تیغاں مالزادیاں جیوں خُٹے ٹوٹیاں اوئے
اُستاد شرع طریقت حقیقت توحید عاشق مجاز ہوندے لکھ بوٹیاں اوئے

مُشکل الفاظ: گرہستاں: گرہستن، سُگھڑ اور سلیقہ شعار عورت، زوجہ، بیوی۔ شرع: شریعت، دینی قوانین۔ طریقت: شریعت کے مطابق علم تصوّف۔ تیغاں: واحد تیغ تلوار۔ مالزادیاں: فاحشہ عورتیں۔

تَرجُمَہ: جو سُگھڑ اور سلیقہ شعار بیویاں ہوتی ہیں ان کی مثال ایسے ہے جیسے میان کے اندر تلواریں ہوں اور جو فاحشہ عورتیں ہیں کہ ایسے ہیں جیسے حُقّے کی ٹونٹی ہو جسے کوئی بھی شخص منہ کو لگا سکتا ہے اور حُقّہ پی سکتا ہے۔ طریقت کے راستے پر وہی گامزن ہوتے ہیں جو شریعت سے باخبر ہوتے ہیں اور توحید کی حقیقت سے آگاہی رکھتے ہیں لیکن مجاز والے لاکھ جتن کریں وہ حقیقت تک نہیں پہنچ پاتے یعنی جو مجاز سے گزر جائیں وہی حقیقت آشنا ہوتے ہیں۔

طاقت قدر کیہ یار بن ہور ڈیکھن جہڑیاں عشق محبت وچ لُوٹھیاں اوئے
پیار اوہناں سہیلیاں بٹن اوکھے پھڑی گھت جنہاں پینگھاں جوٹیاں اوئے

مُشکل الفاظ: لوٹھیاں: جلی ہوئیں۔

تَرجُمَہ: جو عشق و محبت کی آگ میں جلی ہوئی ہیں وہ اپنے محبوب کے بغیر کسی اور کی قدر کیا کریں گی۔ انہیں دنیا کی کوئی طاقت دوسری طرف مائل نہیں کر سکتی۔ وہ دو سہیلیاں جو بچپن سے کھیل کود کر اور جھولے جھول کر اکھٹی جوان ہوئی ہوں انہیں کوئی بھی ایک دوسری سے جدا نہیں کر سکتا اور نہ وہ ایک دوسری کا پیار ہی فراموش کر سکتی ہیں۔

زور و زور کھڑساں دانا باد صاحباں سیالاں چندھڑاں وڈّ کے چوٹیاں اوئے
مولا شاہ مت کوئی وناہ ہووے گلّاں چھیڑ نہ داگیا پُٹھیاں اوئے

مُشکل الفاظ: چوٹیاں: چوٹی، سر کے گندھے ہوئے بال مراد غیرت و عزّت۔ مت/متاں: کہیں ایسا نہ ہو کہ۔ پُٹھیاں: اُلٹی۔ وناہ: نقصان۔

تَرجُمَہ: میں صاحباں کو زبردستی اپنے گاؤں دانا آباد لے جاؤں گا اور سیالوں اور

پر چڑھا دیا گیا، یہ سب کس لئے ہوا؟

توں نہیں جان دا میرا نام ہے کھرل مرزا میں ڈراں گا عشقدے ڈناں توں اوئے
شکار ہرنیاں دا جنج چندھڑاں دی سرلاہاں گا سجھناں دے تناں توں اوئے

مُشکل الفاظ: ڈناں: واحد ڈن، جُرمانہ، تاوان۔ تناں: واحد تن، جسم۔

تَرجُمَہ: تو نہیں جانتا کہ میرا نام مرزا کھرل ہے اور کیا میں عشق کے ان جُرمانوں سے ڈر جاؤں گا؟ میں تو شکاری ہوں اور بارات چندھڑوں کی ہوگی اور شکار ہرنیوں کا کروں گا اور ان سب کے سر ان کے جسموں جُدا کر کے رکھ دوں گا۔

رَناں بی مُنکھاں دا مورکھا اوئے تے مرد پیدا ہوندے زَن توں اوئے
مہرے ماشکی دو ویلے بھرن پانی وٹوسَٹا کر دے پانی اَن توں اوئے

مُشکل الفاظ: بی: بیج۔ منکھاں: واحد مُنکھ، مرد۔ مورکھا: مُورکھ، بے وقوف۔ زن: عورت۔ مہرے ماشکی: بہشتی جو گھر گھر پانی بھرتے تھے۔ وَٹوسَٹا: تبادلہ۔ سَٹا سَٹ۔ اَن: رزق، روٹی۔

تَرجُمَہ: اے بے وقوف! عورتیں جو ہیں وہ مردوں کا بیج ہیں کیونکہ مرد عورتوں سے ہی جنم لیتے ہیں۔ بہشتیوں کو دیکھو کہ جو دو وقت لوگوں کے گھڑوں میں پانی بھرتے ہیں۔ یہ سب روٹی پانی کا ہی تبادلہ ہے یعنی دنیا مکافاتِ عمل ہے اگر کوئی یہاں کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو اُسے بھی ضرور نیکی کا بدلہ نیکی سے ہی ملتا ہے۔

بَٹوئیں اَگ بَلے پھیر نہ خطرہ کوئی لانبو رکھ بچا کے چَھن توں اوئے
سروڈ دین دنیا تے جنگ ہوندے زمین رَناں اُتے ہوندی دَھن توں اوئے

مُشکل الفاظ: لانبو: الاؤ، بھانبڑ۔ چَھن: چھپر کی چھت۔ گھاس پھوس کی جھونپڑی۔ سروڈ: سر پر، بے شک، یقیناً۔ دَھن: مال و دولت۔

تَرجُمَہ: اگر ذرہ دور آگ جل رہی ہو تو پھر کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ ویسے بھی گھاس پھوس کی جھونپڑی کو آگ کے الاؤ سے دور ہی رکھنا چاہیے۔ کیا تو جانتا نہیں کہ دین و دنیا میں زر، زمین اور زن کی وجہ سے ہی لڑائیاں لڑی جاتی ہیں۔ یہ تینوں چیزیں

فساد کا موجب ہیں۔

تَن مَن یاری لایا ردی مِلک کیتا وَڈّ سُٹّن گے ماریا لَن توں اوئے
تیغ کھرلاندی چمکدی جدوں ڈِٹھی کُھلّن نالے سلیماں بھن توں اوئے

مُشکل الفاظ: مِلک: مِلکیت۔ ڈِٹھی: دیکھی۔ سلیماں: سیال قوم کی لڑکیاں۔

تَرجُمَہ: میں نے یاری لگا کر اپنا تن من یار کی ملکیت کر دیا ہے اور اب اگر وہ لوگ مجھے مار بھی ڈالیں تو مجھے اسکی ذرا بھی پروا نہیں ہے۔ جب یہ لوگ کھرلوں کی چمکتی ہوئی تلواریں دیکھیں گے تو پھر ان کی جوان بیٹیوں کے خوف کے مارے آزار بند خود بخود کُھل جائیں گے۔

ڈرے کوئی نہ سپ کروڈیئے توں ڈر آوے کھڑپے دے پُھن توں اوئے
حُقہ چوہڑے روزہ بُھل بھلیکھے ٹُٹے مسلمان مولا بَری ڈَن توں اوئے

مُشکل الفاظ: کروڈیئے: ایک قسم کا زہریلا سانپ۔ کھڑپے: کھڑپا، نہایت سرکش سانپ۔ پھن: سانپ کا پھیلا ہوا سر۔ ڈن: جرمانہ، تاوان۔ بَری: آزاد۔

تَرجُمَہ: کوئی سانپ کتنا بھی زہریلا ہو اُس سے کوئی کم ہی ڈرتا ہے مگر سرکش اور پُھن پھیلائے سانپ سے ہر کوئی ڈر جاتا ہے اگر کسی مسلمان کا بھول کر چمار کے حُقے کا کش لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے تو اے مولا! اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہے۔

دربیان کلام واگی با مرزا را

(چرواہے کا مرزا سے ہمکلام ہونے کا بیان)

دَھکا ہک دا چنگا نہ مرزیا اوئے کھرلا ہَٹ پچھے آکھے لگ ساڈے
ٹُٹ گیا گُمان نہ پیش چلی سلیمان اُتے پائی فتح کاڈے

مُشکل الفاظ: ہک: چھاتی، سینہ۔ دَھکا ہک دا: سینہ زوری۔ گُمان: غرور۔ سلیمان: مشہور پیغمبر حضرت سلیمانؑ، واقعہ مشہور ہے کہ حضرت سلیمانؑ ایک مرتبہ اپنے لاؤلشکر

کے ساتھ آ رہے تھے کہ ایک بڑی چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں کو شور مچا مچا کر کہا کہ تمام چیونٹیاں اپنے اپنے سوراخوں میں چلی جاؤ ورنہ گھوڑوں کے پاؤں تلے روندی جائیں گی چونکہ حضرت سلیمانؑ چرند پرند اور حیوانوں کی زبان بھی سمجھتے تھے تو انہوں نے یہ سُن کر اُس بڑی چیونٹی کو بلوایا اور اِستفسار کیا کہ تُو نے ان تمام چیونٹیوں کو ایسا کرنے کیلئے کیوں کہا۔ اس کے مدلّل جواب سے حضرت نہ صرف مطمئن ہوئے بلکہ اس کی فراست سے حیران و ششدر اور اس کے مطیع ہو گئے۔ کاڈے: کاڈا، بڑی چیونٹی۔

تَرْجُمَة: اے مرزا جاٹ سینہ زوری ہرگز اچھی نہیں ہوتی۔ تو اپنی اس ضد سے باز آ جا اور میرا کہا مان لے۔ حضرت سلیمانؑ کا سارا گمان خاک میں مل گیا تھا اور ایک چھوٹی سی چیونٹی نے اُن پر غلبہ حاصل کر لیا تھا۔

آدم خور جٹّا شکل چندھڑاں دی جویں کابل قندھار دے تُرک ڈاڈّھے
دلیل مرزے دے دِل آئی سائیں مولا جُھگّے کھیویں سیالاندے دراڈے

مُشکل الفاظ: تُرک: بہادر، سپاہی۔ جُھگّے: جُھگا، گھر، جھونپڑی۔ دوراڈے: دراڈے: دور۔

تَرْجُمَة: اے مرزا! چندھڑ قوم کے نوجوان شکل صورت سے ہیرے خونخوار لگتے ہیں اور وہ کابل قندھار کے بہادر سپاہیوں جیسے ہیں یعنی بڑے جنگجو اور دلیر ہیں۔ اے مولا! مرزا جاٹ کے دِل میں یہ دلیل آئی کہ یہاں سے کھیوے سیالوں کے گھر بہت دور ہیں۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

کھرل وقت دھندولکاں کھیوے وَڑیا دلیلاں اُٹھدیاں نیں کئی چِت وچّوں
دُشمن سیال سارے اِک ربّ مِتر تے تیرا کوئی نہ اِتھے مِت وچّوں

مُشکل الفاظ: دھندولکاں: دُھندلکا، جھٹ پٹا، شام کا وقت۔ چِت: مَن، دِل۔ مِتر:

تَرجُمَہ: جو کبھی کبھی یار ملتا ہے تو بڑا لُطف آتا ہے جبکہ روز روز ملنے سے وہ لُطف ہرگز نہیں ملتا۔ بچے دودھ سے پرورش پاتے ہیں جبکہ عشق کی پرورش پیار، محبت اور چاہت سے ہوتی ہے۔

عاشق مرن وی مرن توں پہلاں یارو ہو جاندا معشوق دی چِت وچّوں
جواریا جِتّیا نہ سو دو سو ہاریا ای انجام ٹھیک ہے جوئے دی چِت وچّوں

مُشکل الفاظ: چِت: پُشت کے بل لیٹا ہوا، دونوں شانے چت کرنا، ہرا دینا، بچھاڑ دینا۔ چِت: جیت

تَرجُمَہ: اے یارو! عاشق لوگ تو مرنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں اور معشوق بھی ہار مان لیتا ہے۔ جوا کھیلنے والا سو دو سو جیتا نہیں بلکہ ہارا ہی ہے۔ جوئے کا ہی یہ انجام ٹھیک تو ہی تو ہے کیونکہ آخر اس کام کا یہی انجام ہوتا ہے۔ پس عشق بھی ایک جوا ہی ہے اور اس میں جیت نہیں بلکہ ہمیشہ ہار ہی ہوتی ہے۔

بگّن مُوتن پرندیاں جمع تولدخانے اِک نہ دوسری وِتھ وچّوں
مرداں نو سوراخ تے یاراں زناں قانوں قُدرت آگاہی نہ متھ وچّوں

مُشکل الفاظ: بگّن مُوتن: پاخانہ و پیشاب کرنا۔ تولدخانے: جائے پیدائش۔ وِتھ: فرق۔ متھ: تعیّن، مقرر۔

تَرجُمَہ: تمام پرندے ایک ہی جگہ سے پاخانہ و پیشاب کرتے ہیں اور دوسری کوئی جگہ نہیں ہے جبکہ مردوں کے جسم میں نو اور عورتوں کے ہاں گیارہ (۱۱) ہیں۔ یہ قانونِ قُدرت ہے اسے کچھ آگاہی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ اس کا نظام ہے جو اس نے بنایا ہے اور انسان کو شرف بخشا ہے۔

وجود بِناں وجود جو عدم مطلق یار بنے کیہ اوسدا ہِت وچّوں
مولا شاہ گھر ہیو دے جا وڑیا دلیلاں ٹھان مرزا پک تھِت وچّوں

مُشکل الفاظ: عدم مطلق: قطعی عدم آباد۔ نیستی۔ پک تھِت: پکی اور مضبوط۔ ہِت: روح، جوہر، نچوڑ۔

تَرجُمَہ: وجود کے بغیر وجود جو عدم مطلق ہے۔ اے یار! اس جوہر کا کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ اے مولا شاہ! مرزا اپنی خالہ بیبو کے گھر تو داخل ہو گیا مگر اس کے من میں کئی کچی اور پکی دلیلیں اُٹھ رہی تھیں۔ اس نے اپنے من میں بہت کچھ ٹھان رکھا تھا۔

دربیان داخل شُدن مرزا کھرل درکھیوا و گفتگوئ دختران

(مرزا کے کھیوا میں داخل ہونے اور لڑکیوں کی اس سے گفتگو کرنے کا بیان)

خان سوار بکی گراں آن وڑیا کھیڈن چھوہریاں اَگے وچ پھلیدے جی
میلے جانجی منگتے کھیوے میلا لگا گویا لشکر لتھے جویں سلیدے جی

مُشکل الفاظ: بکی: مرزا کی مشہور گھوڑی کا نام۔ گراں: گاؤں۔ چھوہریاں: لڑکیاں۔ پھلی: گاؤں سے ملحقہ زمین۔ سلی: لشکر، ہڈّی دَل کا لشکر، سلیا۔

تَرجُمَہ: مرزا خان اپنی گھوڑی پر سوار جب گاؤں میں داخل ہوا تو آس پاس کے علاقے میں لڑکیاں کھیل کود رہی تھیں۔ کھیوا گاؤں میں بارات ایسے تھی کہ جیسے میلہ لگا ہوا ہو یا پھر جیسے کوئی لشکر آن اُترا ہو یعنی بڑی گہما گہمی تھی اور بڑی تعداد میں لوگ جمع تھے۔

دِسّن مورچے وانگ فرنگیاں دے کھیڈن کواریاں مار وِچ گلیدے جی
رنگ برنگ دیاں چُنیاں چھوہریاں تے بیر کوکلّے نال جیُوں ملیدے جی

مُشکل الفاظ: فرنگیاں: گورے، انگریز۔ کوکلّے: باریک تار کیساتھ لٹکتے موتی۔ ملہہ: خاردار بیری۔

تَرجُمَہ: ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے فرنگیوں کی فوج نے مورچے بنا رکھے ہیں اور کنواری لڑکیاں اپنے گلے میں سانپ ڈالے کھیل رہی تھیں۔ انہوں نے رنگ برنگے دوپٹے سروں پر اوڑھ رکھے تھے جیسے رنگ برنگے بیر ہوتے ہیں۔

زائچے پتری جفر حساب لگدے بول سچ ناہیں کاگ کلیدے جی
بجھ سمجھ کیہ پَون نال پتر کھڑکن ہڑھ کھڑک پانی دریا نلیدے جی

مُشکل الفاظ: پتری: زائچہ۔ چھوٹا ٹکڑا (ٹین دھات وغیرہ کا) جفر: عِلم نجوم۔

تَرجُمَہ: عِلم نجوم کے حساب سے زائچے وغیرہ بنائے جا رہے تھے اور آئندہ پیش آنے والے حالات کا جائزہ لیا جا رہا تھا۔ لوگ آہستہ نہیں بول رہے تھے بلکہ وہاں پر کوؤں کی کائیں کائیں جیسا شور برپا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے تیز ہوا سے پتے کھڑکتے ہوئے شور کر رہے ہوں یا جیسے سیلاب کا پانی دریا اور ندی نالوں میں شور کر رہا ہو یعنی وہاں بڑا شور اور بڑی گہما گہمی تھی۔

بَدل گجدے تے برق چمکدی جی لوگ شُکر کردے وقت ٹلیدے جی
پنجابی سُندا تے گالھاں کشمیری دیندا بے سمجھ گالھاں نہ سمجھ وِچ رلیدے جی

مُشکل الفاظ: بدل: بادل۔ برق: بجلی۔ ٹلیدے: تل وانا۔ گالھاں: گالھ کی جمع، گالیاں، گالی۔ رلیدے: شامل ہونا۔

تَرجُمَہ: بادل گرج رہے تھے اور بجلی چمک رہی تھی اور لوگ خدا کا شکر کرتے تھے کہ بلا ٹل گئی کوئی پنجابی کشمیری زبان میں گالیاں دے رہا تھا جو کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھیں یعنی شور کی وجہ سے گالیاں تک بھی سمجھ میں نہ آتی تھیں۔

آدم ادم نہ سمجھ گل باجھ عِلموں نرداں پکیاں پیسن وِچ للّیدے جی
مرزے کوڑیاں کوئی گل کر سائیں مولا مطلب پیّوں کہڑے کوللیدے جی

مُشکل الفاظ: نرداں: شطرنج وغیرہ کے مُہرے۔ للّیدے: للّھا۔ چھوٹا سا گڑھا۔

تَرجُمَہ: انسان کو تو عِلم اور سمجھ کے بغیر مت انسان سمجھ کیونکہ عِلم کے بغیر شطرنج کے مُہرے اپنے مقام پر نہیں پہنچ پاتے۔ اے سائیں مولا! مرزا خان کی تلخ اور بے ڈھنگی باتیں بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

دربیان گفتگوئی وتنازع کردن دُختران باہم

(لڑکیوں کی گفتگواور آپس میں لڑنے کا بیان)

کُجھ ویکھیا تُساں کہ نہیں بھیناں اَچنبا ویکھیا اِک تعجب ہے نی
صاحباں سیال سردار دا یار مرزا شیرازی شہزادہ کوئی مُلک حلب ہے نی

مُشکل الفاظ: اَچنبا: اَچرج، انوکھی بات۔ حلب: ایشیائی روم کا ایک مشہور شہر جہاں کے آئینے مشہور ہیں۔ شیرازی: شیراز ایران کا مشہور شہر جہاں کے سعدی اور حافظ مشہور شاعر گزرے ہیں۔

تَرجُمَہ: عورتیں آپس میں رنگ برنگی باتیں کررہی تھیں۔ ایک کہنے لگی اے بہن! شائد تم نے کچھ دیکھا کہ نہیں میں نے ایک عجیب اور انوکھی بات دیکھی ہے۔ سیالوں کی بیٹی صاحباں کا یار مرزا ہے جو شائد شیراز کا رہنے والا ہے یا پھر مُلک جلب کا کوئی شہزادہ ہے یعنی حسین وجمیل ہے۔

سوار گھوڑی تلوار کمان تیر نیزہ پہلاں وَڑ دا ڈِٹھا میں تاں اب ہے نی
دوجی آکھدی پہلی نوں ڈھب کوئی ہور ہوسی اوہدے آون دا نہ کوئی ڈھب ہے نی

مُشکل الفاظ: ڈِٹھا: دیکھا۔ ڈھب: طور، طریقہ، وجہ، سبب۔

تَرجُمَہ: تم کیا کہہ رہی ہو! گھوڑی پر سوار مرزا جسے میں نے ابھی دیکھا ہے اور اُس نے تیر کمان اور تلوار بھی لگائی ہوئی تھی۔ دوسری کہنے لگی کہ وہ کوئی اور ہوگا بھلا اُس کے آنے کا یہاں اب کیا مقصد ہوسکتا ہے۔ کیا تُک ہے؟ یہ بے تُکی بات ہے۔ وہ نہیں کوئی اور ہوگا۔

تیجی چون بچون نی نہ شُبہہ پیندا ہو دَسی جانجی پھردے سب ہے نی
اوہو آکھدی مینوں بھلاؤ ناہیں صاحباں یار کھرل قسم ربّ ہے نی

مُشکل الفاظ: چون بچوں: یہ ہے وہ ہے، ایسا ہے ویسا ہے، اگر مگر بحث وتکرار۔

تَرجُمَہ: تیسری بحث وتکرار کرتی ہوئی بولی کہ مجھے شُبہ پڑا ہوگا اور وہ کوئی باراتی

ہوگا کیونکہ سبھی باراتی اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں وہی پھر کہنے لگی کہ مجھے تم مت بھلاؤ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ وہی مرزا صاحباں کا یار ہی ہے۔

چوتھی کریگا کیہ جیکر آیا وی ہے اوہدی خاطر کرنی کسے کب ہے نی
سیالاں چندھڑاں نوں جیکر خبر ہوئی وڈّ ڈکرے سُٹّن گے دَب ہے نی

مُشکل الفاظ: خاطر: خاطر تواضع، خاطر و مدارات۔ ڈکرے: ٹکڑے۔

تَرجُمَہ: چوتھی بولی کہ اگر وہ آ بھی گیا ہے تو کون ہے جو اس کی خاطر مدارات کرے گا؟ کہ اگر سیالوں اور چندھڑوں کو اس کی خبر ہوگئی تو وہ اس کے ٹکڑے کر کے اسے زمین میں دفن کر دیں گے۔

پنجویں کرم کرے جیکر قادرِ مطلق اوہدی ذات وِچ کون عجب ہے نی
سنجوگ مرزے نال کُن میثاق دا جے اللہ لاوی کوئی سبب ہے نی

مُشکل الفاظ: سنجوگ: ملاپ، ایک جیسے دو آدمیوں کا ملاپ، میل ملاقات۔ کُن: جب اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات تخلیق کی تو لفظ کُن فرمایا جس کا مطلب ہے کہ ہو جا اور فیکون ہو گیا۔ میثاق: قول قرار، معاہدہ، عہد۔

تَرجُمَہ: اور پانچویں کہنے لگی کہ اگر قادرِ مطلق اپنا کرم کرے تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ مرزا اور صاحباں کے سنجوگ کی بات ہے اور اگر ایسا اس نے روزِ ازل سے ہی لکھ رکھا ہے۔ آخر وہ کوئی نہ کوئی سبب تو ضرور لگائے گا۔

چھویں کُن میثاق توں رُکھ چکھے اَنَا اَنَا اَنْتَ اَنْتَ زبان عرب ہے نی
سانوں خبر کُو یو کئی وار گھڑی ایجاب سنجوگ ہور کون مستحب ہے نی

مُشکل الفاظ: اَنَا: میں۔ اَنْتَ: تو۔ ایجاب: قبول کرنا۔ اقرار کرنا۔ مستحب: فقہ کی رو سے ایسا فعل جس کا کرنا ثواب ہو اور نہ کرنا گناہ نہ ہو۔

تَرجُمَہ: اور چھٹی عورت کہنے لگی کہ جو ازل سے ہی ''میں اور تو'' کا مزا چکھے وہ سب کچھ جانتا ہے اور اے لڑکیو! مجھے ہر بات کی خبر ہے اور میں سنجوگ اور ایجاب و قبول کو بڑی اچھی طرح سمجھتی ہوں کہ اکثر ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ایجاب و قبول کے

وقت سنجوگ والے کا پہنچنا مستحب ہو جاتا ہے۔

کلانوری استامولی حاجنے نی تیرا ستاں یاراں وَل قلب ہے نی
ماسی ہندواں تے پھپھی مُسلماناں دَس پڑھی توں کہڑے مکتب ہے نی

مُشکل الفاظ: کلانوری: کلانور انڈیا کے مشہور شہر کا رہنے والا۔ استامولی: استانبولی، تُرکی کا دارالخلافہ استانبول مشہور شہر استنبول۔ قلب: دِل۔ مکتب: مدرسہ، سکول۔

تَرجُمَہ: اے کلانور اور استنبول کی حاجن! تیرا اپنا دِل تو سات یاروں کی طرف ہے۔ تُو ہندوؤں کی خالہ ہے اور مسلمانوں کی پھپھی ہے۔ پہلے تُو یہ بتا! کہ تُو کون سے مدرسے کی پڑھی ہوئی ہے جو ایسی باتیں کر رہی ہے؟

اَمرتسر شاہدرے لاہور دیئے نخرے بازے کھوجکریں اَگوں تڑب تڑب ہے نی
اُدّھل جاوے صاحباں مرزا چلّہے ڈھٹھے لیناں نال توں میرے کیہ کھڑب ہے نی

مُشکل الفاظ: کھوج: سراغ، جرح۔ تڑب تڑب: تڑاخ تڑاخ۔ کھڑب: اُلجھاؤ، تکرار، لڑائی۔ اُدّھل: اغوا۔

تَرجُمَہ: اے اَمرتسر، شاہدرہ اور لاہور کی نخرے باز کھوجن! تُو آگے سے تڑاخ تڑاخ جواب دیئے چلی جاتی ہے۔ بھلا ہمیں کیا! صاحباں مرزا کے ساتھ بیشک اغوا ہو جائے اور بھاڑ میں جائے مرزا بھی، بھلا تو ہم سے کیوں بحث و تکرار کئے جا رہی ہے اور کس لئے اُلجھتی ہے؟

حُکم قُدرت بغیر نہ پتر جُھلّے دیکھے لہو لگے لہنگے ڈَب ہے نی
کڈھیا باہر فردوس تھیں دے دھکّے جدوں لادھ ہوئی صاحباں بَب ہے نی

مشکل الفاظ: لہنگے: لہنگا: غرارہ۔ ڈب: دھبّہ، نشان۔ فردوس: جنّت۔ لادھ: مخبری، چوری کی بروقت خبر۔ بَب: باپ، بابا، دادا۔

تَرجُمَہ: کہ اس کی قدرت کے حُکم کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ ہوتا وہی ہے جو اُسے منظور ہو۔ اس کے لہنگے پر بدنامی کا جب دھبّہ دیکھا اور جب اُس کے کرتوت کی خبر ہوئی تو صاحباں کے باپ نے اُسے (مرزا کو) دھکّے دے کر جنّت سے

بھولتا اور ساری عمر سرخ لبوں کے بوسے یاد آتے رہتے ہیں۔

دِتی ہیر بھن عقد سی کھیڑیاں نوں فتویٰ قاضی لیکے وڈھے لب ہے نی
ڈولی وِچ ہیر نگر چاک رانجھا لاگی نال گیا بن پھب ہے نی

مشکل الفاظ: عقد: نکاح، بندھن۔ چاک: چرواہا۔ بن پھب: بن سنور کر۔ کھیڑوں: کھیڑے ہیر کے سسرالی۔

تَرجُمَہ: کھیڑوں کو باندھ کر مجبوراً ہیر دیئے گئے اور قاضی نے رشوت لے کر لب کاٹ لیئے۔ ہیر پالکی میں بیٹھ گئی اور رانجھا لاگی (کمی کمین) بن کر اور بن سنور کی اس کے ساتھ گیا۔

کھرل مانی سلیٹی سی بوہتا چہ خبر سیالاں نہ ہوئی سی جھب ہے نی
جیکر لادھ ہوئی کھیوے مرزا آیا سیال ہڈیاں لین گے چپ ہے نی

مشکل الفاظ: سلیٹی: سیالوں کی بیٹی، مراد صاحباں۔ لادھ: مخبری۔ جھب: فوراً، جلدی۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ (کھرل) نے کافی دن صاحباں کے ساتھ گزارے تھے اور پھر اچانک جلدی سے سیالوں کو خبر ہوگئی۔ انہیں مخبری ہوئی اور مرزا کھیوا گاؤں آ گیا، تو وہ اس کی ہڈیاں تک چبا ڈالیں گے۔

گوہر مقصود بن بھیتی نہ کدی ملسی مشرق جائے اوہ بھانویں مغرب ہے نی
اِک آکھدی چندھڑاں نالوں بھیناں مرزے کھرل چنگے حسب نسب ہے نی

مشکل الفاظ: گوہر: موتی۔ حسب نسب: ماں باپ کا خاندانی سلسلہ

تَرجُمَہ: بھیدی کے بغیر کبھی گوہر مقصود ہاتھ نہیں آ سکتا خواہ وہ مشرق کی جانب جائے یا مغرب کی جانب۔ ایک کہنے لگی اے بہنو! ان چندھڑوں سے تو کہیں مرزا کا حسب نسب بہتر ہے اور پھر سیالوں کا نزدیکی رشتے دار بھی ہے جبکہ یہ چندھڑ غیر اور بیگانے ہیں۔

اِک آکھے حسب نسب پُچھو ناہیں اَصلا اچھے کرتوت کرتب ہے نی
خداوند عاشق ایمان معشوق عاشق کون فساد ہور قوم کسب ہے نی

مُشکل الفاظ: اَصلا: خاندان۔کرتب: کام،عیاری۔کسب: کام، پیشہ،ہنر

تَرجُمَہ: ایک کہنے لگی کہ حسب نسب مت پوچھو! کہ اصل تو اچھے کردار اور کام کی بات ہوتی ہے یعنی بات صورت کی نہیں سیرت کی ہے۔خدا کی ذات عاشق ہے اور معشوق ایمان ہے باقی تمام پیشے اور قومیں ہیچ ہیں کچھ نہیں ہیں۔

کِدھی گل کرو اِک ہور بولی مرزا کون بھگل صاحباں کب ہے نی
نی اوہ مرزا جو لا یاری کُس گیا امتحان ہو گیا سی جب ہے نی

مُشکل الفاظ: بھگل: بھگوڑا۔

تَرجُمَہ: ایک اور بولی کہ تم کِس کی بات کر رہی ہو؟ وہ مرزا جو کہ بھگوڑا تھا اور کب کا بھاگ چکا ہے۔اری! مرزا جو صاحباں کے ساتھ یاری لگا کر فرار ہو گیا اور امتحان میں پورا نہ اُتر سکا۔جب آزمائش کا وقت آیا تو وہ بھاگ گیا۔

عشق بیج محبت ہے بُوٹا پَلدا فروخت پُھل پُھل نفع تب ہے نی
اِک آکھدی تدوں لے جاندا اُسنوں ہُن ہو گیا کم کڈھب ہے نی

مُشکل الفاظ: تدوں: تب۔کڈھب: بے ڈھنگا کام۔

تَرجُمَہ: عشق تو ایک ایسا بیج ہے کہ جس کا بُوٹا پھلے پھولے تو تب ہی اس میں سے نفع حاصل ہوتا ہے اور ایک کہنے لگی کہ بہتر تو یہ تھا کہ مرزا صاحباں کو اُسی وقت لیجاتا جب یاری لگی تھی اور اب تو کام بے ڈھنگا ہو چکا ہے۔

حاضر سامیاں شاہد نہ حاضر ہووے تاریخ پئی گواہ طلب ہے نی
خان سردار مرزا اَج کھیوے آیا اِک آکھدی مہینہ نصب ہے نی

مُشکل الفاظ: سامیاں: واحد سامی، آسامی، گاہک، مدعی۔شاہد: گواہ۔نصب: کھڑا کرنا، گاڑنا۔

تَرجُمَہ: یہ تو وہ بات ہوئی کہ مدعی تو حاضر ہے مگر گواہ نہیں آیا۔ظاہر ہے کہ تاریخ پڑ

چکی ہے اور گواہ کی طلبی ہوگئی ہے۔ مرزا جاٹ خان سردار ہے اور کھیوے میں آیا ہوا ہے اور ایک کہنے لگی کہ وہ تو پہنچ چکا ہے اور تیار کھڑا ہے۔

دیدار مرزے نوں صاحباں معراج ہوسی چنگی شب شبقدر تھیں شب ہے نی
اِک دانی بولی توبہ توب اڑیو تُساں پایا نکماں کیہ یب ہے نی

مُشکل الفاظ: شب: رات، شب قدر، شب برات۔ یب/یبّھ: مشکل وقت، اُلجھن، مصیبت۔

تَـرْجُمَة: مرزا کو دیدار ہوگا اور صاحباں کو معراج کہ یہ رات تو شب قدر سے بھی اچھی اور مبارک ہوگی۔ ایک دانا عورت بولی کہ اری! توبہ توبہ، تم نے کیا نکمی اُلجھن ڈال دی ہے؟

فصوص ویکھ قران اِک مچلی بولی قادر نالوں ہیچ سدا گزب ہے نی
چار مرکّب انسان دا دھرم شرع باقی دَس تناں کہڑا مذہب ہے نی

مُشکل الفاظ: فصوص: جمع فص، اصل حقیقت، ابن عربی کی مشہور تصوف کی کتاب فصوص الحکم جس میں اسرار الٰہیہ بیان کئے گئے ہیں۔ گزب: فضول، بے معنی۔ مرکّب: ملایا ہوا۔ دھرم: دین، مذہب۔ مچلی: مکّار، ضِدی، کھسیانی، شوخ۔

تَـرْجُمَة: ایک شوخ عورت بولی کہ تم! فصوص اور قرآن پڑھ کر دیکھ لو کہ اُس قادر مطلق کے سوا باقی سب کچھ فضول ہے یعنی ہوتا وہی ہے جو اُسے منظور ہوتا ہے۔ انسان چار عناصر کا مرکّب ہے اور یہی شرعی دین بھی ہے (کیونکہ چار کتابوں پر سب کو ایمان لانا پڑتا ہے) مگر ایک قرآن چھوڑ کر باقی تین کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

اڑیو ویکھو نی اوہنوں میں چھیڑیا نہ لیہدے جاہل کوڑی کوئی اَڑب ہے نی
گل کوئی سی توں وِچ کوئی کیتی اِک بولے بھناں تیری ہڑب ہے نی

مُشکل الفاظ: اڑیو: عورتوں کا کلمۂ تخاطب۔ اری۔ کوڑی: جھوٹی۔ اَڑب/اَڑبھ: ضدی، نافرمان، ہٹ دھرم۔ ہڑب/ہڑبھ: جبڑا۔

تَـرْجُمَة: اری بہنو! دیکھو کہ میں نے تو اُسے چھیڑا تک نہ تھا اور یہ تو کوئی جاہل اور

جھوٹی عورت ہے۔ بات کوئی اور تھی اور درمیان میں اس نے کوئی اور کر دی۔ ایک بولی کہ اے بہنو! میرا تو جی چاہتا ہے کہ میں اس کا جبڑا توڑ دوں۔

جسم صاحباں دے وچ خون مرزا اِک آکھے کوت کھرل قلب ہے نی
اِسم مسمّٰی انسان مرکّب واحد صفت موصوف کئی لقب ہے نی

مُشکل الفاظ: گوت: ذات، قوم، خاندان، قبیلہ۔ قلب: کھوٹا۔ اِسم مسمّٰی: اِسم با مسمّٰی، جیسا نام ویسی صفت۔ مرکّب: ملایا ہوا۔ موصوف: جس کی صفت کی جائے۔

تَرجُمَہ: کہ مرزا تو صاحباں کے جسم کا خون ہے اور ایک کہنے لگی کہ بھلا کھرل بھی کوئی ذات ہے جو کہ سراسر اکھوٹی قوم ہے۔ مرزا اصل میں اِسم با مسمّٰی ثابت ہوا ہے کہ جیسا نام ویسی ہی اس میں صفت ہے۔ انسان ایک ایسا مرکّب ہے کہ جو ہمہ صفت موصوف ہے اور اس کے کئی القابات ہیں۔

پُھل بدام پستہ عاشق صاحباں، مرزا مَڈّل باجرے دی نہیں کڑب ہے نی
قدر قُرب محبوباں جو سوہنیاں دا اُنھی کُوہڑی دا اوہ قُرب ہے نی

مُشکل الفاظ: مَڈّلی: ایک جنس جو باجرے جیسی ہوتی ہے۔ نہیں کڑب: ندین، جڑی بُوٹی، ادنیٰ، بیکار شے، قُرب: نزدیکی، درجہ۔

تَرجُمَہ: صاحباں پستہ و بادام کا پھول ہے اور مرزا مَڈّل اور باجرے کی ندین (ادنیٰ و بیکار شے) ہے۔ خوبصورت لوگوں کو محبوب کی قربت کا جو مقام حاصل ہوتا ہے وہ اندھے اور کوڑھ کے ماروں کو حاصل ہرگز نہیں ہوسکتا ہے۔

گُڈ دوابے دا رَن کشمیر سوہنی جھوناں سپ چنگا کالر وڑب ہے نی
عاشق معشوق کوئی نہ مولا شاہ سائیں جہاں طاقتاں ہون صلب ہے نی

مُشکل الفاظ: دوابے: دوآبہ، دوآبہ خصوصاً لاہور اور اَمرتسر کا علاقہ۔ بیاس کا علاقہ۔ دو دریاؤں کا درمیانی علاقہ۔ رَن: عورت۔ جُھوناں: دھان۔ کالر: تھور کا علاقہ جہاں کا سانپ زہریلا ہوتا ہے۔ وڑب: بارانی زمین۔ فوراً، جھٹ پٹ۔ صلب: سلب، چھین لینا، نسل، پُشت۔

تَـــرْجُـمَة: گُردوآبہ کے علاقے کا اچھا ہوتا ہے اور عورت کشمیر کے علاقے کی خوبصورت ہوتی ہے۔ کالر کے علاقے کا دھان اور سانپ مشہور ہے۔ اے مولا شاہ! عاشق اور معشوق ایسا کوئی نہیں ہے جس کی طاقت سلب ہو جائے یعنی سبھی عاشق اور معشوق ایک دوسرے کو اپنی طرف مائل کرنے کی صلاحیّت و طاقت رکھتے ہیں یا کوئی عاشق یا معشوق ایسا نہیں ہے جس کے خون سے عشق کی طاقت نہ ہو یعنی نسلی جوہرِ عشق کے بغیر کوئی نہ سچا عاشق ہو سکتا ہے اور نہ سچا معشوق۔

میرے جہی لڑ دی بھیناں نال تیرے لڑے ادہ کوئی جو تیرے جہی ہے نی
اینہوں پُچھو میں ایس نوں آکھیا کیہ اُٹھ وانگ سوکن لڑن ڈھئی ہے نی

مُشکل الفاظ: جہی: جیسی۔ سوکن: سوتن۔ ڈھئی: پڑی۔ رہی ہے۔

تَـــرْجُـمَة: مجھ جیسی جو صرف اپنی بہنوں کے ساتھ لڑ سکتی ہے تجھ سے بھلا کیا لڑائی کرے گی۔ تیرے ساتھ تو تیرے جیسی ہی لڑائی کر سکتی ہے۔ اے بہنو! تم ہی اس سے پوچھو کہ میں نے اسے کیا بات کہہ دی ہے جو یہ میرے ساتھ سوتنوں کی طرح لڑنے لگ گئی ہے۔

فوجداری نہ جھگڑا کوئی میرا ایہدا فریادی کتھے استنبول گئی ہے نی
کلانور لاہور دی رَن بن دی توبہ مگر میرے کیوں پئی ہے نی

مُشکل الفاظ: فوجداری: چڑھائی کرنا، لڑائی جھگڑا۔ استنبول: ترکی کا دارالخلافہ۔ کلانور: انڈیا کا مشہور شہر۔ رَن: بیوی، زنانی۔ مگر: پیچھے۔

تَـــرْجُـمَة: میرا اس کے ساتھ کوئی فوجداری جھگڑا نہیں ہے۔ تم دیکھو! کہ اس کی چیخ پکار استنبول جا پہنچی ہے۔ یہ تو کلانور اور لاہور کی زنانی بن رہی ہے۔ میری توبہ ہے کہ نجانے یہ میرے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے؟

کئی پھرن تیرے جہیاں، بھونکن کُتے سگوں کوک کر دے ہئی ہئی ہے نی
خوف مار دا لوک مت رولا گھتن کراں ہُنے غلطی ساری سہی ہے نی

مُشکل الفاظ: بھونکن: بھوکنا۔ ہئی ہئی: کُتوں کو لڑائی کیلئے آمادہ کرنے کی آواز۔

مت: ایسا نہ ہو کہ۔ سہی: صحیح۔

تَـرْجُـمَة: تیرے جیسی کئی کتیاں مارے مارے پھرتی ہیں بلکہ لوگ انہیں اور بھی آمادۂ جنگ کرنے کے لئے شوق سے بلاتے ہیں۔ مجھے تو صرف یہ ڈر کھائے جا رہا ہے کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ کیا شور ہے؟ ورنہ تیری سب غلطیاں درست کر کے رکھ دوں۔

اِک آکھدی وَادھا نی کتھوں ہویا گل مُنصفاں دے اُتّے پئی ہے نی
مولا شاہ کولوں سچ جھوٹھ پُچھو دھرم راج دی جہدے کول وہئی ہے نی

مُشکل الفاظ: وَادھا: زیادتی، لڑائی کا آغاز۔ دھرم: مذہب، شریعت۔ وہئی: بہی، کھاتہ، مراد کتاب۔

تَـرْجُـمَة: ایک کہنے لگی کہ تم یہ بتاؤ کہ زیادتی کس کی طرف سے ہوئی ہے؟ اور بات اب منصفوں پر پڑ گئی ہے لیکن تم مولا شاہ سے پوچھو کہ جھوٹ کیا ہے اور سچ کیا ہے کیونکہ اس کے پاس مذہبی کتاب موجود ہے، وہ تمام دھرم راج کے قاعدے کلیئے بخوبی جانتا ہے۔

دربیان آمدن مرزا بخانۂ ماسی بیبو سیال

(مرزا کا اپنی خالہ بیبو کے گھر آنے کا بیان)

سلام آکھناں ہاں ماسی اچھی بھلی، ماسی آکھے صدقے جیو جاگ بچا
تنگ کھول کاٹھی کِلّے بھن بَلّی پٹّھے گھت کازا لاہ کے واگ بچا

مُشکل الفاظ: جیو جاگ: جیتے رہو۔ تنگ: زین کسنے کا تسمہ۔ پٹّھے: چارا۔ گھت: ڈال۔ کازا: منڈیالا۔ خاردار لگام۔ واگ: باگ۔

تَـرْجُـمَة: مرزا نے کہا کہ اے میری خالہ! میں سلام کہتا ہوں تو اچھی بھلی تو ہے نا؟ تو اس کے جواب میں اس کی خالہ نے کہا کہ میں صدقے جاؤں! اے میرے بچے! تم جیتے رہو، زین کا تسمہ کھول دو اور اپنی گھوڑی (بلّی) کو باندھ دو اور اس کے منہ

سے لگام نکال کر اسے چارا وغیرہ ڈال دو۔

دانا باد دی خبر دَس سُکھ بیسی کیوں وِتا کھیوا تیاگ بچا
گڑڑ وانگ کیوں چُھپ رہیوں مرزیا وے ورمی چُھپ جاندا جیوں ناگ بچا

مُشکل الفاظ: تیاگ: چھوڑ دینا۔ گڑڑ: گڑا: ژالہ، اولہ۔ ورمی: سانپ کا بل، سوراخ۔ ناگ: سانپ۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! تُو دانا آباد کی کوئی خبر سنا کہ وہاں خیر خیریت تھی اور یہ بھی بتا کہ تُو اپنا گاؤں دانا آباد کیوں چھوڑ آیا ہے اور تُو ژالے کی طرح چُھپ کر بیٹھ گیا ہے جس طرح کہ سانپ اپنے بل میں چُھپ جاتا ہے؟

کھڑی کیا سائیں چاکری لام اُتّے چیت گیوں مُڑ کے آئیوں باگ بچا
پُت ونجل دا بھانجا خان کھیوے صاحباں سیال دا توں سہاگ بچا

مُشکل الفاظ: چاکری: نوکری۔ لام: فوج، پلٹن، جنگ، زُلف۔ چیت: دیسی مہینہ، بہار کا مہینہ۔ باگ: باغ۔ سہاگ: خاوند کا پیار، خاوند۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! تُو ایسے وقت میں آیا ہے کہ جب لاؤ لشکر تیار کھڑا ہے اور جب بہار گزر گئی تو تُو باغ میں آ گیا ہے لیکن پھر بھی گھبرانے کی کوئی بات نہیں تُو آخر ونجل جاٹ کا بیٹا ہے اور خان کھیوے کا بھانجا ہے اور سیالوں کی صاحباں کا سہاگ ہے۔

اَج اُڈیک دے ساں بَجّن کون آوے بنیرے اُڈّ دا سی پیا کاگ بچا
لُون مرچاں دَس گوشت نہ مزا آوے کِسے کم نہ دِس لُون ساگ بچا

مُشکل الفاظ: کاگ: کوا۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! آج صبح منڈیر پر کوا بول رہا تھا اور ہم اس انتظار میں تھے کہ ہمارا کونسا عزیز آج آ رہا ہے۔ اے میرے بیٹے! نمک اور مرچ کے بغیر گوشت بھی کوئی مزا نہیں دیتا اور ساگ بھی نمک کے بغیر بے مزا ہی رہتا ہے۔

جڑھ عشق دی ہری نہ پیار ہِناں مشکل دُدّھ جمے ہِناں جاگ بچا
جنج چندھڑاں دی لشکر باہر لتھے پئے ہوندے ہیں رنگ تے راگ بچا

مُشکل الفاظ: جاگ: خمیر، دودھ کو جمانے کے لئے اس میں ڈالی گئی چھاچھ وغیرہ۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! عشق کی جڑ پیار کے بغیر سرسبز و شاداب نہیں رہ سکتی اور خمیر کے بغیر دودھ کو نہیں جمایا جا سکتا۔ چندھڑوں کی بارات ایسے ہے کہ جیسے کوئی باہر لشکر نے پڑاؤ ڈال رکھا ہو اور اس میں بڑے راگ رنگ ہو رہے ہیں۔ عجب گہما گہمی برپا ہے۔

راٹھا چاری ڈُھکا توں پہلے ہوندی ڈوماں لاگیاں نوں مِلدے لاگ بچا
شیر بگے بگھیلے تے چیتے جانجی شینہہ کالا دُھوں طاہر ہے بھاگ بچا

مُشکل الفاظ: راٹھا چاری: سرداری، چودھراہٹ۔ ڈھکا: بارات کا لڑکی والوں کے گھر پہنچنے کا فعل۔ ڈوماں: ڈوم کی جمع، مراسی، لاگیاں: کمی کمین نیوگ لینے والے۔ خدمت کی اُجرت وصول کرنے والے۔ بگھیلے: بھیڑیئے۔ شینہہ: شیر۔ طاہر: صاحباں کا منگیتر۔ بھاگ: بخت، نصیب، قسمت۔

تَرجُمَہ: اے بیٹے! چودھراہٹ و سرداری تو بارات کے آنے سے پہلے ہی ہوتی ہے کہ کمی کمینوں کو اُن کا حق خدمت (نیوگ) وغیرہ ملتا ہے۔ تمام باراتی شیر، بھیڑیوں اور چیتوں کی طرح ہیں جبکہ طاہر کے مقدر اَندھیر ہو چکے ہیں۔

مولا شاہ سائیں دوہاں جٹّاں وِچّوں جٹّی ویکھئے کِدھی ہے بھاگ بچا

مُشکل الفاظ: دوہاں جٹّاں: دو جاٹ مرزا جاٹ اور طاہر جاٹ۔ بھاگ: قسمت، مقدّر۔

تَرجُمَہ: اے مولا شاہ: سائیں اب دیکھنا یہ ہے کہ ان دونوں جاٹوں میں سے صاحباں کس کی قسمت بنتی ہے، کس کا نصیب ہوتی ہے۔

گاڑی پچھاڑی لاہ بلّی نوں بھنّ دِتا دُکھ سُکھ ماسی اَگّے ظاہر کیتے
راز مجمل جو کُل مفصّل کیتا صاحباں جٹّی جو قول قرار کیتے

مُشکل الفاظ: گاڑی پچھاڑی: چوپائے کی اگلی اور پچھلی ٹانگ باندھنا۔ مجمل: مختصر، غیر مفصل۔

تَـــرْجُـمَة: مرزا نے اپنی گھوڑی کی اگلی اور پچھلی ٹانگ میں رسّی ڈال دی اور اُسے باندھ دیا اور پھر اپنی خالہ کو اپنے دُکھ سُکھ کے بارے میں بتایا۔ اُس نے وہ تمام راز اجمالاً اور تفصیلاً اُگل ڈالے جو کہ صاحباں نے اُس سے عہدو پیماں باندھے تھے۔

دیاں کھول حساب دیاں وہیاں سونہہ صاحباں نال جو عشق بپار کیتے
ماضی گزرے ہوئے حالی گزر دے جو ارادے استقبال سب اَزار کیتے

مُشکل الفاظ: وہیاں: وہی، بہی۔ کھاتہ۔ اَزار: آزاد، دُکھ، درد۔

تَـــرْجُـمَة: اُس نے سوچا کہ کیوں نہ میں وہ تمام حساب کتاب کے کھاتے کھول ڈالوں جو کہ عشق میں اُس نے صاحباں کے ساتھ قسمیں کھا کھا کے طے کئے تھے اور جو کچھ اس کے پیار میں ٹھانی ہے۔ لہٰذا اُس نے تمام گزرے ہوئے حالات و واقعات، موجودہ واردات اور اپنے مستقبل کے تمام اِرادے اُس پر ظاہر کر ڈالے کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کا عزم کیا ہے؟

امام حسینؓ نال جویں یزید کیتی رام راون نال بدلے جو نار کیتے
بنسی والے جویں بال گُجریاں دے رَل مِل مزے جو جمنا کنار کیتے

مُشکل الفاظ: رام: ہندوؤں کے اُوتار رام چندر جی۔ راون: لنکا کا راجہ جو رام چندر کے بن باس کے دوران سِیتا کو اغوا کر کے لے گیا تھا۔ نار: عورت مراد: سِیتا، بنسی: بانسری، بنسی والا مراد شری رام چندر۔ گُجریاں: دودھ دوہنے یا بیچنے والیاں۔ جمنا: دریائے جمنا۔ کنار: کنارہ۔

تَـــرْجُـمَة: جس طرح کہ حضرت امام حسینؓ کے ساتھ یزید نے کیا اور رام کی غیر موجودگی میں راون نے سِیتا کے ساتھ جو سلوک کیا یا پھر جس طرح بنسی والے نے دریائے جمنا کے کنارے گوجریوں کے ساتھ مزے لوٹے۔

ڈاڈھا جنگ ہویا کیرو پانڈواں دا اِک اِک دے دو دو چار کیتے
حال سسّی پُنّوں، سوہنی، ہیر لیلیٰ عشق روگی جویں مجنوں بیمار کیتے

مُشکل الفاظ: کیروپانڈواں: کیروپانڈو۔ مہا بھارت کے مشہور کردار جن کے درمیان طویل جنگ ہوئی۔

تَرجُمَہ: کیرواور پانڈو کے درمیان بڑی سخت اور طویل جنگ ہوئی اور ایک ایک کے دو دو اور چار چار ٹکڑے کیئے۔ سسّی پُنّوں کا حال یا پھر سوہنی اور ہیر یا لیلیٰ کے عشق کے روگ میں مجنوں بیمار ہوا۔

پنجاب جموں کشمیر علاوہ مُلک فتح فرنگیاں خالصہ مار کیتے
زکریا آرے نال چیر دوکھن کیتا کیہ موسیٰ دے حال دیدار کیتے

مُشکل الفاظ: فرنگیاں: فرنگی، انگریز۔ خالصہ: سِکھ۔ زکریاؑ: مشہور نبی جن کو درخت سمیت آرے سے چیر دیا گیا تھا۔ دوکھن: دوٹکڑے۔

تَرجُمَہ: اور یہ بھی بتادوں کہ فرنگیوں نے کس طرح سکھوں کو مار مار کر جموں کشمیر اور پنجاب کو فتح کیا اور کس طرح حضرت زکریاؑ کو درخت سمیت آرے سے چیر دیا گیا تھا اور حضرت موسیٰؑ کے ساتھ دیدارِ الٰہی نے کیا کچھ کیا؟

مُفلِس توانگر تے راجے بادشاہ جی پیدا ربّ جو وچ سنسار کیتے
امیر حمزہؓ نے نال نوشیرواں دے جنگ واسطے مہر نگار کیتے

مُشکل الفاظ: مُفلِس: غریب۔ توانگر: مالدار۔ سَنسار: دنیا۔ امیر حمزہؓ: حضرت محمد ﷺ کے مشہور چچا کا نام جو بڑے بہادر تھے۔ نوشیرواں: ایران قدیم کا مشہور شہنشاہ۔ مہر نگار: داستان امیر حمزہؓ کا ایک مشہور کردار۔

تَرجُمَہ: اور وہ تمام غریب اور مالدار راجے اور بادشاہ جو اللہ نے اس دنیا میں پیدا کیئے اِن کے بارے میں بھی تفصیل سے بتادوں اور امیر حمزہؓ نے مہر نگار کی خاطر نوشیرواں سے جو لڑائیاں لڑیں وہ بھی بیان کر ڈالوں۔

ڈٹھے پھیر نہ دنیا تے کدی ایسے جمشید سامری جو جادو سحر دار کیتے
مولا شاہ سائیں عشق حرص خواہش آپس وچ سب چہرے کٹار کیتے

مُشکل الفاظ: ڈٹھے: دیکھے۔ جمشید: ایران قدیم کے مشہور بادشاہ کا نام جس کا جام جم مشہور ہے۔ سامری: حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا مشہور جادوگر۔ سحر: جادو۔ کٹار: کٹاری، چُھری، خنجر۔ کٹار کیتے: کاٹ دیئے۔

تَـــرْجُـــمَة: جو جمشید بادشاہ نے کمال دکھائے اور جو سامری جادوگر نے تماشے دکھائے وہ آج تک کسی نے کبھی نہیں دیکھے۔ اے مولا شاہ! عشق اور حرص نے ایک دوسرے کے چہرے کاٹ دیئے ہیں (یعنی جنسی طلب عشق کی قاتل ہے) کہ خنجر نے تمام چہرے کاٹ ڈالے ہیں۔

دربیان عرض کردن مرزا با حضور خالہ بیبو

(مرزا کا اپنی خالہ بیبو کے حضور عرض پیش کرنے کا بیان)

اِک ربّ دا واسطہ من ماسی اِک وار دے صاحباں ملا ماسی
جھنگ کھیوا دُشمن سارا آکھاں کیہنوں تیرے باجھ نہ دوسری جا ماسی

مُشکل الفاظ: کھیوا: صاحباں کا گاؤں۔ جا: جگہ۔

تَـرْجُمَة: اے خالہ! تجھے خدا کا واسطہ ہے بس میری ایک یہ بات مان لے اور مجھے ایک بار صاحباں سے ملا دے۔ اب صورتحال تو یہ ہے کہ سارا جھنگ اور کھیوا گاؤں میرا دُشمن بن چکا ہے اور تیرے سوا اب کوئی میرا ہمدرد نہیں ہے۔ میں کہاں جاؤں اور اپنی بپتا کسے جا کر سناؤں؟

کیہ کیہ دساں میں پُھول کے دُکھ تینوں اَلّھے زخم نہ چھیڑ دُکھا ماسی
زخم ملے ناہیں گیا پھٹیا میں یاری نال جٹّیٹی دے لا ماسی

مُشکل الفاظ: اَلّھے: کچے، تازہ۔ جٹّیٹی: جاٹ کی بیٹی جٹنی، جاٹنی (مراد صاحباں)۔

تَـــرْجُـــمَة: اے میری خالہ! میں تجھے کیا کیا کھول کر بتاؤں کہ مجھے کون کونسے دُکھ

ہیں۔میری خالہ! میرے تمام زخم ابھی تازہ ہیں اور تُو انہیں مت چھیڑ! وہ زخم ابھی تک مندمل نہیں ہو سکے ہیں۔ میں تو اُس جاٹ کی بیٹی کے ساتھ یاری لگا کر تباہ و برباد ہو چکا ہوں۔

اوکڑ بنی تے تینوں میں آکھیا اِی ایہہ کم کر نام خدا ماسی
مولا شاہ سائیں سیال چندھڑاں دے سر ڈھیر دیاں دھرتی لا ماسی

مُشکل الفاظ: اوکڑ: مشکل۔کم: کام۔

تَرجُمَہ: اے میری خالہ! مجھ پر سخت مشکل بن گئی ہے تو میں نے تجھے خدا کا واسطہ دیا ہے۔اے مولا شاہ سائیں! اگر یہی صورتحال رہی تو میں پھر ان چندھڑوں کے سر کاٹ کاٹ کر زمین پر ڈھیر لگا دوں، سب کو قتل کر ڈالوں گا۔

دربیان جواب دادن خالہ بیبو مرزا خان را

(مرزا کو خالہ بیبو کے جواب دینے کا بیان)

سو سو وار میلاں جگرا رکھ جٹا کوئی ڈھنگ قریب بنا کے وے
بچڑا تاہیں سَدیں میرا نام بیبو صاحباں تیرے ہتھ چھڈاں پھڑا کے وے

مُشکل الفاظ: میلاں: ملا دوں۔جگرا: حوصلہ۔

تَرجُمَہ: تو مرزا کی خالہ بیبو نے کہا کہ میں تیرے ساتھ صاحباں کا سو سو بار ملاپ کراؤں مگر تُو ذرا حوصلہ تو رکھ۔اے جاٹ بیٹے! کوئی ڈھنگ بتاتی ہوں۔اے میرے بیٹے! اگر صاحباں کا ہاتھ تیرے ہاتھ میں نہ دے دوں تو تم مجھے بیبو نہ کہنا۔

دَس دوں اودوں ہی کوئی اُپا کر دی کیوں توں پرکھیا بوہت لُکا کے وے
صاحباں نال تیرے ٹوراں مرزیا وے مولا شاہ میں چوری کڈھا کے وے

مُشکل الفاظ: اودوں: اُس وقت۔اُپا: اُپاؤ، منصوبہ، علاج، تجویز۔

تَرجُمَہ: تجھے چاہیئے تھا کہ تو مجھے اُس وقت ہی یہ بات بتاتا اور میں کوئی منصوبہ و تجویز وغیرہ بتاتی مگر تُو نے مجھے بہت دیر بعد آزمانے کی کوشش کی ہے مگر اب بھی

تَــرْجُمَة: ساون بھادوں کے دن تھے اور متابیاں چل رہی تھیں اور انہوں نے گویا گل دوپہریا کو مات کر کے رکھ دیا تھا یعنی ان کی روشنی سے دوپہر کا سا سماں معلوم ہو رہا تھا اور ہر طرف روشنی ہی روشنی دکھائی دے رہی تھی اور پھر ان کی عورتیں اس قدر حسین و جمیل تھیں کہ اس روشنی میں ان کا حسن اور بھی دوبالا ہو گیا تھا اور گرو گورکھ ناتھ نے چھیدے ہوئے کان بھی درست کرنا شروع کر دیئے۔

اَسمانی گولے چلدے گولے پاٹویں جی بُھلی بانگیاں بانگ صلوٰت یارو
رنگا رنگ دے رُکھ لے پُھل جھڑیاں خوشی پھریاں ہو سب جنّات یارو

مُشکل الفاظ: بانگیاں: بانگ کی جمع، اَذان دینے والے۔ بانگ: اَذان۔ صلوٰت: نماز۔

تَــرْجُمَة: آسمانی گولے چل رہے تھے جو کہ اُوپر جا کر پھٹ جاتے تھے۔ ان کی گونج و آواز سے مؤذّن اَذانیں بھول گئے تھے اور نمازی نماز فراموش کر بیٹھے تھے۔ رنگ رنگ کے درخت تھے اور رنگ برنگی پھول جھڑیاں تھیں جنہوں نے عجیب سماں باندھ کر رکھ دیا تھا اور جنّات تک بھی خوشی سے جھوم رہے تھے۔

ہاتھی گھوڑے چل دے لوکان ڈَنڈ پائی سُنی جاندی ناہیں گل بات یارو
سرو چلن گُلنارے تے بُرج چڑھدے رنگ آتشبازی جنج سات یارو

مُشکل الفاظ: ڈَنڈ: شور۔ شرو: ایک آتشبازی۔ گُلنارے: پُھول جھڑیاں۔

تَــرْجُمَة: ہاتھی گھوڑے چل رہے تھے اور لوگ اس قدر شور و غل کر رہے تھے کہ کسی کی کوئی بات بھی سنائی نہ دیتی تھی۔ سرو اور گُلنارے آسمان کی طرف چڑھ رہے تھے اور ان کی رنگت سے بارات قوسِ قزاح کا منظر پیش کر رہی تھی۔

اَن گِنن آدمی وقت ڈُھکّا اُٹّے نگہبان کئی تنبو قنات یارو
ڈوماں نائیاں نوں کچھ نہ سُجھدا اِی کئی منگتے تے منگتیاں سات یارو

مُشکل الفاظ: اَن گِنن: اَن گنت، بیشمار۔ ڈُھکّا: بارات کے پہنچنے کا عمل۔ ڈوماں: واحد ڈوم، مراسی۔ سُجھدا: سوجھتا۔ سات: ساتھ۔

تَـرْجُمَة: اے یارو! جب بارات لڑکی والوں کے ہاں پہنچی تو اس میں بیشمار آدمی شامل تھے اور خیموں اور قناتوں پر کئی لوگ نگہبان تھے۔ مراسیوں اور حجاموں کو کچھ نہ سوجھ رہا تھا۔ کئی مانگنے والے اور کئی مانگنے والیاں بارات کے ساتھ تھیں۔

دارو کنجری نے ایسا مزا دِتا ناز و ادا ویکھ شائیگاں نجات یارو
معداں قاضیاں چھڈی جان دیتے زبانی کن لاحول کتاب یارو

مُشکل الفاظ: دارو: طوائف۔ شائیگاں: بیگاری، شاہانہ کام۔ معداں: معاد، سرکاری اہلکار۔ لاحول: لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تَـرْجُمَة: دارو طوائف کے رقص نے ایسا مزا دیا کہ اُس کے ناز و ادا دیکھ کر بیگاری بھی اپنی بیگار بھول گئے۔ سرکاری اہلکاروں اور قاضیوں نے اُس روز چھٹی سمجھ کر لاحول کا ذکر کرنا شروع کر دیا۔

ساز آواز سُن مقتدیاں نیت ٹُٹی بُھل گئی امام قرأت یارو
جمادات سُنکے راگ مَست ہوئے سبحان اللہ آکھن نباتات یارو

مُشکل الفاظ: مقتدیاں: واحد مقتدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا۔ قرأت: قرأت۔ جمادات: پتھر وغیرہ۔ نباتات: سبزیاں وغیرہ۔

تَرْجُمَة: وہ ساز اور آواز سن کر مقتدیوں کی نیتیں ٹوٹ گئیں اور امام نماز میں قرأت پڑھنا بھول گیا۔ اس کے نغمے سن کر جمادات مَست ہو گئے اور نباتات سبحان اللہ کا ورد کرنے لگے۔

مشالاں بلدیاں تے ہتھ جھاڑ بلدے اندر روشنی دے رنگ مات یارو
سواب جنج کئی یاراں دے دا لگّے اوہ وی اپنی کرن چا جات یارو

مُشکل الفاظ: مشالاں: مشال کی جمع، مشعل، کپڑے کی بڑی بتّی جسے تیل سے تر کر کے لکڑی پر چسپاں کرتے ہیں۔ ہتھ جھاڑ: ایک قسم کی آتشبازی۔ سواب: سبب، وجہ۔

تَرْجُمَة: اے یارو! مشعلیں جل رہی تھیں اور آتشبازی کی روشنی تمام رنگوں کو مات

دے رہی تھی۔ باراتیوں کو لوٹنے میں کئی یاروں کا کام بنا کہ جنھوں نے اپنی اپنی حاجتیں پوری کیں یعنی بڑی زبردست گھما گھمی تھی اور کئی باراتی بیچارے لُٹ گئے اور ان کی جیبیں کٹ گئیں۔

پوشاکاں جانجیاں رنگ برنگیاں جی سفید سبز بسنتی بنات یارو
اسوار گھوڑے دا طاہر سردار لاڑا ڈھکا وقت پیدل مارا سات یارو

مُشکل الفاظ: پوشاکاں: واحد پوشاک، لباس۔ بسنتی: زرد رنگ۔ بنات: ایک اُونی کپڑا۔ لاڑا: دولھا۔

تَرْجُمَة: باراتیوں نے رنگ برنگے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ کسی نے سفید، سبز اور بسنتی اور کسی نے اُونی لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور طاہر دولھا سردار بارات کے آگے آگے پیدل چل رہا تھا کیونکہ بارات کے بیٹھنے کا مقام آ چکا تھا۔

ماں بھین کیوں نہ آندی بھین چودا دین سٹھنیاں ساؤ کمذات یارو
مِلنی چندھڑاں سیالاندی چنگی ہوئی ڈاچی وقت دِتی سب نات یارو

مُشکل الفاظ: بھین: بہن۔ سٹھنیاں: سٹھنی: ہجو، برائی، بیاہ شادی کے موقع پر گایا جانے والا ایک لوک گیت۔ ساؤ: ساؤ دان، صحت مند۔ تندرست، کھرا اور بھلا آدمی۔ اونچی نسل کا، معزز۔ نات: بخش دینا۔

تَرْجُمَة: اس موقع پر یارو! سبھی معزز اور نچلی ذات کی عورتیں شادی بیاہ کے طنزیہ اور ہجویہ گیت گا رہی تھیں کہ تُو ایسے موقع پر اپنی ماں بہن کو کہاں چھوڑ آیا ہے۔ سیالوں نے چندھڑوں کا خوب استبال کیا اور اس موقع پر ایک اونٹنی بخشی۔

پنج چنگیر گھتے چوہڑا کڈن منگے کر کے سب لنگھے رسومات یارو
جنج بیٹھ گئی ہتھ دھوان لگے جو کجھ کمیاں دی اوقات یارو

مُشکل الفاظ: پنج: پانچ روپے۔ چنگیر: روٹیاں رکھنے کا گندم کی بالیوں یا کھجور سے بنا ہوا طشت نما برتن، چھابا۔ کڈن: چماروں کی بارات روک کر نیوگ لینے کی رسم۔

تَـرْجُمَة: اے یارو! انہوں نے چھابے میں پانچ روپے رکھ دیئے اور کڈّن وغیرہ کی تمام رسمیں پوری کیں اور پھر بارات بیٹھ گئی تو کمی کمین لوگ ان کے ہاتھ دُھلانے لگ گئے اور بھلا ان کمی کمینوں کی کیا اوقات ہوتی ہے یہی کہ جوانہوں نے کیا۔

سامان سیالاں خوراک دے سب کیتے وِتھے وِتھے سی ڈیرے بارات یارو
مولا شاہ کھا روٹیاں فارغ ہوکے مُہراں گھتیاں پنج پرات یارو

مُشکل الفاظ: مُہر اں: اشرفیاں۔ پرات: تانبے کا طشت نما برتن۔

تَـرْجُمَة: اے یارو! چندھڑوں کی جہاں جہاں بھی بارات بیٹھی تھی سیالوں نے وہیں وہیں سب کو طرح طرح کے کھانے کھلائے اور ان کی خوب تواضع کی۔ اے مولا شاہ! کھانا کھانے کے بعد انہوں نے کمی کمینوں کیلئے پانچ اشرفیاں پرات میں ڈال دیں۔

دربیان فراغت خوردن نان (روٹی سے فراغت پانے کا بیان)

چنگیراں والے کڈنوالے بیٹھ دھواوے درجے بدرجے وِتّے گِن لاگ ہے جی
جوائی کھیوے دا طاہرنوں لوک سَدّن صاحباں جٹّی دا مرزا سہاگ ہے جی

مُشکل الفاظ: لاگ: کمی کمینوں کا حق خدمت، نیوگ۔ جوائی: داماد۔ سہاگ: خاوند۔ خاوند کا پیار۔

تَـرْجُمَة: تمام کمی کمینوں کو ان کا حقِ خدمت (نیوگ) ادا کیا گیا اور گِن گِن کر سب کو لاگ دیئے گئے۔ طاہر جاٹ کو لوگ سب ان کا داماد کہنے لگے، لیکن صاحباں کا سہاگ تو مرزا جاٹ تھا۔

پروار چند دیا پچھلی رات چانن جیویں کُنڈل گھتے باشکناگ ہے نی
پانی اللہ جانے وِچ کون بوہتا اِکے وِچ بوہتی کون آگ ہے جی

مُشکل الفاظ: پروار: چاند کا ہالہ۔ باشکناگ: سانپوں کا بادشاہ۔

تَـرْجُمَة: رات کا پچھلا پہر تھا اور چاند کوہالہ پڑ گیا جیسے باشکناگ نے بل ڈال لیا ہو۔ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ پانی کس میں زیادہ تھا اور کس میں آگ زیادہ تھی۔

کویا نونہال سنگھ دے واڑے ویاہ وانگوں گھر گھراں آئی خلق تیاگ ہے جی
دوروں دوروں آ منگتیاں ڈیرے گھتے لتھے آن پہاڑی جویں کاگ ہے جی

مُشکل الفاظ: نونہال سنگھ: جاگیردار کا نام۔ واڑے: واڑہ، محلّہ، گلی کوچہ، بکریوں کو گھیرنے کی چاردیواری۔ خلق: خلقت، دنیا۔ تیاگ: چھوڑنا۔ کاگ: کوا۔

تَـرْجُمَة: وہ شادی ایسی تھی کہ جیسے نونہال سنگھ کے واڑے میں بیاہ ہو کہ ساری دنیا اپنے گھروں کو چھوڑ کر یہاں پہنچ گئی تھی۔ مانگنے والے دور دور سے آئے ہوئے تھے اور ایسے لگتا تھا کہ جیسے پہاڑی کوؤں نے ڈیرہ لگالیا ہو۔

بھنگاں پوست پین وچ ڈوم داریاں دے تاناں ماردے گاوندے راگ ہے جی
پلاؤ گوشت زردے گھنڈ چاول کھادے جنہاں اوکھا لبھدا سرہوں ساگ ہے جی

مُشکل الفاظ: ڈوم: مراسی۔ داریاں: دارے، تکیئے، ڈیرے۔ تاناں: تان، سُر، لَے۔ گھنڈ: چینی۔

تَـرْجُمَة: مراسی تکیوں اور ڈیروں میں بھنگ اور پوست پیتے تھے اور رنگ برنگی سُریں اَلاپتے تھے، گانے گاتے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے کبھی سرسوں کا ساگ بھی پیٹ بھر کے نہ کھایا تھا ان کو کھانے کیلئے پلاؤ، زردے، گوشت اور چینی چاول ملے تھے۔

نتھ کھڑے گھت سر عورتاں دے مرد مُنہ ڈاڑھی سر تے پاگ ہے جی
مرد چاکر چیلے حاکم رَن کورو لایا ربّ نے رَناں نوں بھاگ ہے جی

مُشکل الفاظ: نتھ: نتھلی۔ پاگ: پگ، پگڑی۔ چاکر: نوکر۔ بھاگ: بخت۔

تَـرْجُمَة: عورتوں نے ناک میں نتھلیاں ڈالی ہوئی تھیں اور مردوں کے منہ پر ڈاڑھی تھی اور پگڑیاں باندھ رکھی تھیں۔ مرد نوکر چاکر بنے ہوئے تھے اور عورتیں حاکم۔ اللہ نے ان عورتوں کے کیسے نصیب بنائے ہوئے ہیں۔ ان پر اللہ کا بڑا کرم

ہے، بڑی رحمت ہے۔ جو انہیں اس قدر عزّت بخشی ہے۔

پھکّا بکبکا اوترا بے سوادا جیہڑا دُدّھ جمے بناں جاگ ہے جی
شناسی کھٹیک نہ رنگدا بھیت دَسدے خبرے رنگدے لاگ کیہ لاگ ہے جی

مُشکل الفاظ: بکبکا: بے مزہ۔ اوترا: نکمّا۔ جاگ: خمیر، چھاچھ وغیرہ، جو دودھ جمانے کیلئے ڈالی جاتی ہے۔ شناسی: جاننے والا۔ کھٹیک: کھال اتارنے والا، رنگنے والا۔ لاگ: تعلق، دشمنی، لاگت۔

تَرْجُمَة: جو دودھ بغیر خمیر کے جمایا جائے وہ پھیکا بے مزہ نکمّا اور بے لُطف ہوتا ہے۔ چمڑا رنگنے والے یہ بھید بالکل نہیں دیتے کہ وہ چمڑا کیسے رنگتے ہیں اور ان کا کیا خرچ ہوتا ہے؟

ٹھگ چُمیاں دا کوئی ثبوت ناہیں مشکل دَندیاں دا مِٹ دا داگ ہے جی
فتح کیکر کرسی فتح ہونی مشکل جیکر لومڑ لڑے نال باگ ہے جی

مُشکل الفاظ: اسوں، کتک: اَسوج کاتک، دیسی مہینوں کے نام۔ داگ: داغ۔ باگ: جنگلی بلّا۔

تَرْجُمَة: اگر کوئی دھوکے بوسہ لے لے تو اس کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا مگر دانتوں کے لگے ہوئے نشانات مشکل سے ہی مِٹتے ہیں۔ فتح کیونکر ہوگی کہ فتح بڑی مشکل ہوتی ہے اگر لومڑ جنگلی بلّا کے ساتھ لڑائی کرے۔

چنگا قول الآن گما کان بلول وقت نہ چنگا بھاگ ہے جی
گرمی اسوج کتک وچ گھٹّی جاندی سردی گھٹّی جاندی وچ پھاگ ہے جی

مُشکل الفاظ: اَلْآنَ کَمَا کَانَ: ایسا ہے جیسا تھا۔ تاہنوز روزِ اوّل۔ اسوج کتک: اسوج کاتک، دیسی مہینوں کے نام۔ پھاگ: پھاگن۔

تَرْجُمَة: یہ اچھا قول ہے کہ اَلْآنَ کَمَا کَانَ یعنی جیسا تھا ویسا ہی ہے کہ یہ وہ مقدر نہیں ہے جو بدل جائے گا کہ گرمی اَسوج اور کاتک کے مہینوں میں کم ہو جاتی ہے اسی طرح سردی پھاگن کے مہینے میں کٹ جاتی ہے مگر عشاق کے مقدر میں کبھی تبدیل

نہیں آتی یہ ہمیشہ ایک جیسا (سدا بہار) ہی رہتا ہے۔

سورج کھتے گیا رات کتھوں آ گئی عقدے دار ایہہ گل وراگ ہے جی
لگی ساڑ گئی بجھ گئی بلکے راکھ سرد کتھے گئی آگ ہے جی

مشکل الفاظ: دراگ: جدائی۔عقدے دار: بجھارت، گرہ دار۔

ترجمہ: یہ سورج کہاں چلا گیا اور یہ رات کہاں سے آ گئی ہے؟ یہ جدائی ایک معمہ و بجھارت ہے۔اسے کوئی نہ سمجھ سکا ہے۔آگ لگی اور جلا کر راکھ کر گئی بلکہ راکھ سرد کر گئی ہے مگر دیکھو تو یہ آگ کہاں چلی گئی ہے؟

ہاڑ جیٹھ نہ ٹھنڈی کھوہی واری آوے نیڑے جاندا نہ کوئی پوہ ماگھ ہے جی
باغی چوراں والے لیکن سادھ پورا مولا کیوں نہ مڑیں فوج داگ ہے جی

مشکل الفاظ: ہاڑ جیٹھ: اساڑھ جیٹھ گرمیوں کے دیسی مہینے۔پوہ، ماگھ: پوہ ماگھ، سردی کے دیسی مہینے۔سادھ: چور کی ضد، دیانتدار، نیک۔

ترجمہ: اساڑھ اور جیٹھ میں ٹھنڈے پانی کا کنواں نہیں ملتا اور پوہ ماگھ میں کوئی ایسے کنویں کے نزدیک تک نہیں جاتا۔اے مولا! جو باغی اور چور ہوتے ہیں وہ کبھی سادھو نہیں بن سکتے تو کیوں باز نہیں آتا۔چلو پھر سرکار خود ہی تجھے مڑنے پر مجبور کر دے گی۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

جھوٹھ بناں نہ سچ دی صفت کوئی نر بناں کس کم مادیاں جی
صفت سوہنیاں گوریاں کالیاں جی جہڑیاں کوجھیاں بے سواد یاں جی

مشکل الفاظ: نر: مذکر، مرد۔مادیاں: مادی، مونث، عورت۔کوجھیاں: بدصورت عورتیں۔

ترجمہ: جھوٹ کے بغیر سچ کی کوئی تعریف نہیں کیجا سکتی اور نر کے بغیر مادہ کسی کام کی نہیں ہو سکتی۔گوری ہوں یا کالی ان کے حسن کی ہر کوئی صفت کرتا ہے اگرچہ ہو کتنی

بھی بے لطف کیوں نہ ہوں۔

گانے مہندی بن لاڑا نہ سوہنا لگے ڈھول ڈھمکے بن سجن نہ شادیاں جی
چوکیدار بن پنچ نہ پنڈ وسدے راجے بادشاہ بن بربادیاں جی

مُشکل الفاظ: گانے: گانا، ڈورا، کنگنا، شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں دولھا دلہن کی کلائی پر ڈورا باندھتے ہیں۔ ڈھول ڈھمکے: شہنائی اور باجے۔ پنچ: پنچایت کا بڑا۔ منصف، مُکھیا، چودھری۔

تَرجُمَہ: گانے اور مہندی کے بغیر دولھا نہیں سجتا اور باجے گاجے کے بغیر شادی نہیں سجتی۔ چوکیدار اور چودھری کے بغیر کبھی گاؤں آباد نہیں ہوتے کیونکہ راجے اور بادشاہ (حکمران) کے بغیر تو بربادی ہی حاصل ہوتی ہے۔

بِناں کُکڑاں بلیاں کُتیاں دے لگّن سوہنیاں نہیں آبادیاں جی
چوہے مجھیں گھوڑے گائیاں شان گھر دا دن بہاری گھر نانیاں دادیاں جی

مُشکل الفاظ: کُکڑاں: کُکڑ کی جمع، مُرغ۔ بلیاں: بلّی کی جمع، کتّیاں: کُتّے کی جمع۔ گائیاں: گائیں، گائے کی جمع۔ دن بہاری: جھاڑو کو باندھ کر رکھنے کی رسّی، قائم و متحد رکھنے والا۔ مرکزی شخصیت/حیثیت۔

تَرجُمَہ: مرغوں، بلّیوں اور کُتوں کے بغیر کوئی بھی آبادی اچھی نہیں لگتی کیونکہ جہاں کہیں بھی آبادی ہوگی یہ جانور وہاں ضرور ہونگے۔ چوہے، بھینسیں، گھوڑے اور گائے گھر کی شان ہوتے ہیں اور ننھیال اور ددھیال کے گھروں میں سرداری کا بھرم انہی کے دم قدم سے قائم رہتا ہے۔

نال گہنیاں سوہنیاں وہٹیاں نی سُندر کواریاں ساد مرادیاں جی
سچے عاشق معشوق دے دس پتے پے گئے دس جو ویری جلّادیاں جی

مُشکل الفاظ: گہنیاں: گہنے، زیورات۔ سُندر: خوبصورت۔ ویری: دشمن۔ جلّادیاں: جلّاد کی جمع، ظالم۔

تَرجُمَہ: کہ دلہنیں زیورات کے ساتھ ہی خوبصورت لگتی ہیں اور کنواری لڑکیوں کا

زیور سادگی ہوتا ہے۔ سچّے عاشقوں اور معشوقوں کے تم پتے بتاؤ کہ جو ظالم جلّاد قسم کے بیری دشمنوں کے بس پڑ چکے ہیں۔

فقراں عاشقاں خصماں جو بُرا تکّن مُورکھ عقل اوہ بے اَدب بنیادیاں جی
کھوہ غیب جہڑے سہن گے لبھّ لیندے لُبھّن چوریاں گئیاں نہ کھادیاں جی

مُشکل الفاظ: فقراں: فقیر۔ خصماں: واحد خصم، خاوند۔ مُورکھ: بے عقل۔ سہن گے: سونگھے۔ مخبر: سراغرساں، کھوجی، جاسوس۔

تَرْجُمَة: جو فقیروں، عاشقوں اور اپنے مالکوں کا بُرا تکتے ہیں وہ سخت احمق اور بے اَدب ہونے کے ساتھ ساتھ بے بنیاد بھی ہو جاتے ہیں۔ مخبر اور جاسوس چوری کی چیز ڈھونڈ نکالتے ہیں مگر جو چوری ہضم ہو جائے وہ کبھی ہاتھ نہیں آ سکتی۔

رنگین پاویاں دی صفت سادے پاوے چاڑھے جنہاں تے رنگ خرادیاں جی
صفت پِیلک نال دُھوتیاں سوج لَہندی پیر جنہاں سُجّے نال بادیاں جی

مُشکل الفاظ: پاویاں: چارپائی کے پائے۔ خرادی: خرادیا، پائے خرادنے اور رنگ چڑھانے والا۔ پِیلک: ایک نمکین بُوٹی۔ بادیاں: بادی، رِیح پیدا کرنے والی اشیاء (ایک مرض)۔

تَرْجُمَة: سادے پائے رنگین پایؤں کی صفت ہے کہ جن پر خرادیوں نے رنگ چڑھا دیئے ہیں۔ پِیلک کی صفت یہ ہے جن کے پاؤں بادی اشیاء کے استعمال سے سوج جاتے ہیں۔ اس کے پانی سے دھونے کے بعد ان کی سوج اُتر جاتی ہے اور ریح کا مرض جاتا رہتا ہے۔

صفت رَنّاں سچیاریاں کوئی ناہیں بِناں چندریاں رَنّاں نوادیاں جی
ہندی اُوٹھاں دی بھین ہے اِک ہوندی بِناں دونے اُوٹھاں بغدادیاں جی

مُشکل الفاظ: سچیاریاں: اچھی اور کھری۔ چندریاں: نکمّی، بُری۔ نوادیاں: فاحشہ۔ بغدادیاں: بغداد، عرب کے اُونٹ۔ دونے: دوسرے۔

تَرْجُمَة: اچھی اور کھری عورتوں کی کوئی صفت نہیں ہے اگر نکمی اور بُری اور فاحشہ

عورتیں نہ ہوں تو پھر اچھی اور بُری عورت کی کوئی تمیز نہیں ہوسکتی۔ ہندوستان کے سبھی اُونٹوں کی ایک بہن ہے۔ ایک ہی خاصیّت ہے اور بغدادی عرب کے اُونٹ الگ خاصیّت رکھتے ہیں۔

چوراں بناں دَس سادھاں دی صفت کہڑی سچ لگے پُھل بُوٹے اَپرادھیاں جی
نام صفت پٹھاناں پٹھان کوٹ دا نام صفت مُغلاں مُغلاں قادیاں جی

مُشکل الفاظ: سادھاں: واحد سادھ، دیانتدار، معزز، چور کی ضد۔ اَپرادھیاں: مُجرم، گناہگار۔ پٹھانکوٹ: مشرقی پنجاب کے ایک شہر کا نام۔ قادیاں: مشرقی پنجاب کا ایک قصبہ۔

تَـرْجُمَة: تم یہ بتاؤ کہ چوروں کے بغیر بھلا دیانتداروں کی کونسی صفت ہے؟ کہ سچائی کے پھول جھوٹ و جُرم کے پودے کو ہی لگتے ہیں۔ ''پٹھانکوٹ'' کا نام ہی پٹھانوں کی صفت ہے اور ''قادیاں مُغلاں'' کا نام ہی مُغلوں کی صفت ہے۔

قانون کِنے سُنیا حاکم دیکھیا نہ صفتاں جھوٹھیاں کوڑیاں شادیاں جی
مشکل بُھلدیاں نی مولا شاہ سائیں جہڑیاں پیاں جماندروں وَادیاں جی

مُشکل الفاظ: کوڑیاں: جھوٹی۔ شادیاں: خوشیاں۔ جماندروں: شروع سے، اَزل سے، پیدائشی طور پر۔ وَادیاں: عادتیں، خصلتیں۔

تَـرْجُمَة: نہ تو کسی نے قانون سُنا اور نہ حاکم کو ہی دیکھا۔ لہٰذا میں کیا کسی کی صفت کروں۔ تمام خوشیاں جھوٹی اور فضول ہیں۔ اے مولا شاہ سائیں! وہ عادتیں جو شروع سے پڑ جائیں مُشکل سے ہی چھوٹتی ہیں۔

دربیان مشہور کردن چندھڑ و سیال برائے عقد صاحباں

(چندھڑوں اور سیالوں کا صاحباں کے نکاح کے مشہور کرنے کا بیان)

مُشکل الفاظ: رُجھے: مشغول ہوئے۔ ڈَنڈیاں: ڈنڈی، پگڈنڈی۔

تَرْجُمَة: اے یارو! ساری رات ہنسی اور تماشوں میں گزر گئی۔ سورج طلوع ہوا تو ساری دنیا میں روشنی پھیل گئی اور ہر کوئی اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہو گیا اور اپنی اپنی راہ پر گامزن ہونے لگا، سبھی اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

پستے پستے نائی اَجے سُتّے اُٹھے جنہاں اودھر دیاں اودھر لگائیاں نی
ہوئے جسم پلیت نمازیاں دے کر دے وَل مسیتاں دے دھائیاں نی

مُشکل الفاظ: پستے پستے: مشکل سے، ابھی ہی۔ پلیت: پلید، ناپاک۔ دھائیاں: دھاون مصدر سے، ہلّہ بولنا، حملہ کرنا۔ مسیتاں: مسیت کی جمع، مسجدیں۔

تَرْجُمَة: وہ حجام جو کہ ابھی مشکل سے سوئے ہی تھے کہ اُٹھ پڑے، وہ جو کہ رات بھر چیزوں کو اِدھر اُدھر ٹھکانے پر لگاتے رہے۔ جن نمازیوں کے جسم بھی پلید ہو گئے تھے (جنہوں نے اپنی اپنی بیویوں سے مباشرت کی تھی) وہ مسجدوں کی طرف جانے لگے۔

اَفیم کھا کے جنہاں نے رات ساری شرطاں لا کے پینگھاں چڑھائیاں نی
سُٹے اُٹھن نہ رَنّاں جگا رہیاں دُھپاں گوڈے گوڈے سِر تے آئیاں نی

مُشکل الفاظ: پینگھاں چڑھائیاں: مباشرت کی، عورت یعنی بیوی سے صحبت کی۔ دُھپاں: دُھوپ۔

تَرْجُمَة: وہ لوگ جنہوں نے اَفیم کھا کر شرط کیساتھ مباشرت کی اور ساری رات لگے رہے وہ سوئے ہوئے اُٹھ رہے تھے اور اُن کی عورتیں جگا جگا کر تھک گئیں کہ دیکھو اب تو کتنا دن چڑھ آیا ہے اور دھوپ پھیل چکی ہے۔ اب تو اُٹھ جاؤ۔

ماسی بیبو میں وی جنج ویکھ آواں اُتّے بکّی پاکھراں پائیاں نی
جم جم ویکھ بچّا چھیڑیں کسے نائیں بیبو بوہت گلّاں سمجھائیاں نی

مُشکل الفاظ: ماسی: خالہ۔ پاکھراں: پاکھر، گدی، کاٹھی، زین۔

تَرْجُمَة: مرزا کہنے لگا کہ اے میری خالہ! میں بھی ذرا جا کر بارات دیکھ آؤں کہ

میں نے بھی اپنی گھوڑی پر زین کس دی ہے تو اس کی خالہ نے کہا کہ اے بیٹے! تو جم جم جا، لیکن دیکھ کسی کو وہاں جا کر چھیڑنا نہیں اور کوئی تیری مجھے شکایت نہ ملے اور پھر مزید نصیحت کرنے لگی۔

وِچ چندھڑاں دے کئی سُورمے نی خوشیاں کئی دیاں کئی سُنائیاں نی
نیزے بازیاں کھیڈن چڑھ گھوڑیاں تے مولا ویکھدے مرد لوکائیاں نی

مُشکل الفاظ: سُورمے: بہادر، جنگجو۔ لوکائیاں لوکائی، دنیا، لوگ۔

تَرجُمَہ: کہ اے بیٹے! ان چندھڑوں میں کئی بہادر اور دلیر آدمی ہیں جو کہ اپنی جوانمردی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور وہ گھوڑوں پر چڑھ کر نیزہ بازی کرتے ہیں اور ان کی بہادری و دلیری کو دیکھتے ہوئے اے مولا! سب لوگ حیران ہو رہے ہیں۔

چندھڑ گھوڑے کداوندے وِچ میداں کلّی پُھنڈ دے تے کپیّاں پُھنڈ دے جی
کیہاں تک نشانے دے وچ مارے کئی لا تھکّے زور بُنڈ دے جی

مُشکل الفاظ: کداوندے: کدن مصدر کا متعدی، کودنا، اُچھلنا۔ کلّی: کھونٹی، کیل۔ کُپّی: چھوٹا کپا۔ پُھنڈنا، اُڑا دینا۔ معرکہ سر کرنا۔

تَرجُمَہ: چندھڑ میدان میں اپنے گھوڑے اُچھالتے پھرتے ہیں اور کھونٹی اُکھاڑ کر معرکے سر کرتے ہیں۔ کئی لوگوں کے ٹھیک نشانے لگ جاتے ہیں اور کئی ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر بھی محروم رہ جاتے ہیں اور ان کا نشانہ ٹھیک اپنی جگہ پر نہیں لگ پاتا۔

شراب معجون پیندے بھنگ نشہ چڑھدا نشے چڑھے ناہیں نال سُنڈھ دے جی
اوہ کاٹھیاں توں ڈگ ڈگ پین دھرتی ساگ کھا پلے جو کُرنڈ دے جی

مُشکل الفاظ: معجون: گوندھی ہوئی اور ملے ہوئی چیز، طاقت کی مرکب دوا، اکسیر۔ سُنڈھ: سونٹھ۔ کرنڈ: ایک بُوٹی۔

تَرجُمَہ: وہ شراب کو معجون سمجھ کر پیتے ہیں جس لئے طاقتور ہیں اور جو لوگ بھنگ کا نشہ کرتے ہیں ان کا نشہ سونٹھ کھانے سے اُتر جاتا ہے۔ جو لوگ بُوٹی وغیرہ کا ساگ کھا کر جوان ہوتے ہیں وہ گھوڑے کی کاٹھی سے گر گر پڑتے ہیں یعنی جو خوراک

استعمال نہیں کرتے وہ کبھی بہادر اور طاقتور نہیں ہو سکتے۔

چندھڑ سیال صفاں اِنج بن کھلے لشکر کھڑے جویں نرکاں دے جُھنڈ دے جی
ہتھاں دونہاں نال جہڑے کم ہوندے اِک ہتھ نال نہ ہون مُنڈ دے جی

مُشکل الفاظ: نرکاں: نرکل۔ سرکنڈے۔ جُھنڈ: ہجوم، گروہ۔ مُنڈ: مُنڈا، جسکا ایک ہاتھ ہو۔

تَرجُمَہ: چندھڑ اور سیال اس طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوئے تھے جس طرح کہ سرکنڈوں کے جُھنڈ ہوں۔ جو کام دونوں ہاتھوں سے ہو سکتے ہیں وہ ہرگز ایک ہاتھ سے نہیں ہو سکتے۔ ایک ہاتھ میں وہ طاقت نہیں ہوتی وہ دونوں ہاتھوں میں ہوتی ہے۔

گُھنڈ والی کالا گورا ویکھ لیندی خبرے کالی کہ گوری وِچ گُھنڈ دے جی
پانی کھوہاں دریاواں دے مُکن ناہیں پک جان جتھے پانی گُھنڈ دے جی

مُشکل الفاظ: گُھنڈ: گھونگٹ، نقاب، پردہ۔ گُھنڈ: درخت کا ٹھنٹھ۔

تَرجُمَہ: گھونگٹ والی کالا اور گورا بخوبی دیکھ لیتی ہیں کہ اس کا رنگ گورا ہے یا کہ کالا ہے۔ کنوؤں اور دریاؤں کے پانی کبھی ختم نہیں ہوتے اور پھر جہاں درختوں کے ٹھنٹھ ہوں وہاں کیسے ختم ہوں گے؟

زور آوراں نال پگ وَٹاونی بُری لڑائی بُری نال گھُت کُنڈ دے جی
مولا شاہ! سوار ہو بکی اُتے مرزا آن وڑیا وِچ جُھنڈ دے جی

مُشکل الفاظ: پگ: پگڑی۔ پگ وَٹاونی: جس نے پگڑی کا تبادلہ کیا ہو، بھائی بنا ہو۔ کُنڈ: کُند، بے ہنر، بے عقل، جاہل۔ جُھنڈ: درختوں کا ذخیرہ۔

تَرجُمَہ: زبردستوں اور طاقتوروں کو اپنا بھائی بنانا بُرا ہے اور جاہل کے ساتھ لڑنا جھگڑنا بھی بہت ہی بُرا ہے اور نقصان کا موجب ہے۔ اے مولا شاہ! مرزا اپنی گھوڑی پر سوار ہو کر درختوں کے ذخیرے میں داخل ہو گیا یعنی گھڑ دوڑ کے میدان میں جا گھسا۔

دربیان آمدن مرزا وشرط کردن مرزا باچندھڑاں (مرزا کے آنے اور چندھڑوں کے ساتھ شرط باندھنے کا بیان)

گھوڑ دوڑ دے آن وچکا ہے یارو مرزے بکی نوں چا کھلاریا اِی
ٹیر والیا مریں نہ ہیٹھ آ کے اِک جانجی سوار پکاریا اِی

مُشکل الفاظ: وچکا ہے: درمیان میں۔ ٹیر: گھوڑی۔ ہیٹھ: نیچے۔

تَرْجُمَہ: اے یارو! گھوڑا دوڑ کے درمیان میں آ کر مرزا نے اپنی گھوڑی کو ذرا کھڑا کیا تو ایک باراتی سوار نے کہا کہ اے گھوڑی والے! کہیں تم گھوڑوں کے نیچے آ کر نہ مرجانا کیونکہ زبردست گھڑ دوڑ ہو رہی تھی۔

کھرل آکھے بھجا لو شرط لاکے جدوں طعنہ اسواراں تے ماریا اِی
اَگے لنگھے جو پہلاں اوہ لاہوے پگّاں شرط لا اسواراں للکاریا اِی

مُشکل الفاظ: کھرل: مرزا جاٹ۔ پگّاں: واحد پگ، پگڑی۔

تَرْجُمَہ: تو مرزا جاٹ نے کہا کہ تم لوگ میرے ساتھ شرط باندھ کر گھوڑیوں کو دوڑا لو۔ شرط یہ ہے کہ جو اپنی گھوڑی کو بھگا کر سب سے آگے لے جائے وہ تمام دوسرے سواروں کی پگڑیاں اُتار لے۔ یہ شرط سب نے مان لی اور گھڑ دوڑ شروع ہو گئی۔

سراڑے گھوڑیاں پا گئے جدّ چندھڑاں دِل وِچ مرزے نے ربّ چتاریا اِی
گردن چھیڑ بکی اَگے لنگھ گیا ہو کے حد تے کھڑا ہونگاریا اِی

مُشکل الفاظ: سراڑے: تیر کی طرح، تیزی سے۔ چتاریا: یاد کیا۔ ہونگاریا: نعرہ لگایا۔

تَرْجُمَہ: جب چندھڑوں کی تمام گھوڑیاں بڑی تیزی سے مرزا کی گھوڑی سے دور نکل گئیں تو مرزا نے اپنے دِل میں اپنے ربّ کو یاد کیا اور اپنی گھوڑی کی گردن پر تھپکی دیتے ہوئے اسے ہانکا تو اس کی گھوڑی بھی تیز ہو گئی، ہوا ہو گئی اور ان سب سے آگے نکل گئی۔ مرزا نے حد پر پہنچ کر ہونکا لگایا۔

ہوکے بھلے مانس پگّاں لاہ دیو عُذر کون کرے جہڑا ہاریا اِی
پگ طاہر دی لاہی تے ہور لاہیاں مولا بیبو دے گھر سِدھاریا اِی

مُشکل الفاظ: مانس: آدمی۔سِدھاریا: چلا گیا۔

تَرْجُمَة: تو مرزا نے کہا کہ تم سب لوگ اب مجھے اپنی پگڑیاں اُتار کر دے دو۔اب اس پر کون عذر پیش کر سکتا تھا کیونکہ مرزا سے سبھی شرط ہار چکے تھے۔لہذا مرزا نے صاحباں کے دولھے طاہر کی پگڑی اُتاری اور دوسرے سواروں کی بھی پگڑیاں اُتار لیں اور پھر وہ سیدھا اپنی خالہ بیبو کے گھر چلا آیا۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

گل وال کُھلّے پگّاں لتھیاں نی جویں جھنڈ فقیراں سِر ننگیاں دے
کئی سوہنے لگن کئی بُرے لگن جیونکر چھتریاں نہ اُتے تانگیاں دے

مُشکل الفاظ: جھنڈ: سر کے بال۔چھتریاں: سائبان۔

تَرْجُمَة: اُن کے بال گلے میں کھلے ہوئے تھے اور پگڑیاں اُتری ہوئی تھیں جس طرح کہ فقیروں کے ننگے سر ہوتے ہیں۔کئی تو اُن میں خوبصورت نظر آ رہے تھے اور کئی بہت ہی بُرے لگ رہے تھے اور ایسے معلوم ہوتے تھے کہ جیسے بغیر سائبان کے تانگے ہوں۔

کِسے وَڈھ جویں چارلے اُوٹھاں پتر نال نہ پپلاں چھانگیاں دے
جویں کِکّراں دے اُتے تُکّے ہے نہ نال عیالیاں جھاڑ سُتے ڈھانگیاں دے

مُشکل الفاظ: وَڈھ: کٹا ہوا کھیت (جس میں فصل کی جڑیں باقی ہوں)۔
پلاں چھانگیاں: وہ درخت جن کی شاخیں کاٹ لی گئی ہوں۔عیالیاں: واحد عیالی چروا ہا۔ڈھانگی: درختوں سے شاخیں اُتارنے والا کھونٹا۔

تَرْجُمَة: گویا کسی نے کٹے ہوئے کھیت تک اپنے اُونٹوں کو چروا ڈالے اور کٹے ہوئے درختوں کے ساتھ پتے تک باقی نہ رہے یا جیسے کیکر کے درختوں کے اوپر پتے

تک باقی نہ رہے جو کہ چرواہوں نے اپنی کھونٹیوں سے بھی جھاڑ ڈالے۔

جویں ریل اِنجن بِناں کھڑی ہوئی پہیئے لتھے جویں یکے دن تانگیاں دے
وڈھ کنکاں نوں جیویں کھلواڑ لائے لشکر ڈاکے لادیاں مانگیاں دے

مُشکل الفاظ: یکے: یکہ، تانگا۔ کھلواڑ: کھلواڑا،خروارہ۔ کھلیان۔ ڈھیر وغیرہ۔ لادیاں: لادے، فصل کاٹنے والے مزدور۔ مانگیاں: مانگے، جو بغیر اُجرت کے بیگار پر فصل کاٹتے ہیں۔

تَرجُمَہ: جس طرح اِنجن کے بغیر کوئی ریل کھڑی ہو اور یا پھر وہ تانگہ جس کے پہیئے نہ ہوں یا پھر کوئی گندم کا وہ کھیت جس میں مزدوری پر فصل کاٹنے والوں اور مانگے کے مزدوروں نے فصل کاٹ کاٹ کر ہر طرف ڈھیر لگا دیئے ہوں۔

کرسان اِک راہ ماریا دوپے گئے بُوٹے لتاڑے گئے نال لانگیاں دے
کھرل گاہ پا کے مولا شاہ سائیں سینڈ گھئے کیتے نال ساہنگیاں دے

مُشکل الفاظ: کرسان: کسان، کاشتکار۔ لانگیاں: لانگا، لانگ، کٹی ہوئی فصل کا ڈھیر۔ لانگیاں: لانگا، گزرگاہ، پگڈنڈی۔ گاہ: اناج یا فصل گاہنے یا روندنے کا عمل۔ سینڈ گھئے: خاک میں ملانا۔ ساہنگیاں: کسان کا فصل سمیٹنے کا آلہ، دوشاخہ لکڑی۔

تَرجُمَہ: کسان نے ایک راہ بنایا تو دو پڑ گئے۔ تمام بُوٹے راہیوں کے پاؤں تلے روندے گئے اور کئی گزرگاہیں بن گئیں۔ اے مولا شاہ سائیں! مرزا جاٹ نے فصل گاہنے یا روندنے کا عمل شروع کیا تو تمام فصل خاک میں مل گئی۔

دربیان رفتن مرزا خان بخانۂ بیبو وغضبناک شُدن چندھڑ

(مرزا خان کا بیبو کے گھر جانے اور چندھڑوں کے غضبناک ہونے کا بیان)

پگّاں لاہ مرزا پنڈ بھن ٹُریا غُصّہ چندھڑاں دے دِل آیا ای
یارو گبر کیہ ماریا ٹیر والے آپس وِچ ایہہ متا پکایا ای

مُشکل الفاظ: پنڈ: گٹھڑی۔ گبر: مغرور، قہر۔ ٹیر: گھوڑی۔ متا: مت، عقل، مشورہ،

تجویز۔

تَرْجُمَہ: مرزا جاٹ تمام پگڑیوں کی گٹھڑی باندھ کر گاؤں میں آ گیا اور چندھڑوں کے دِل میں اس بے عزّتی پر بڑا غصّہ آیا اور تمام آپس میں یہ تجویز کرنے لگے کہ اے یارو! اس گھوڑی والے نے کیا غضب ڈھا دیا ہے۔

کھیوے خان دا بھانجا خان مرزا کسے آدمی آکھ جتایا ای
کھیوا نام سُن کے چندھڑ چُپ کیتے پھر کِسے نہ کجھ دوہرایا ای

مُشکل الفاظ: کھیوے خان: صاحباں کے باپ کا نام۔

تَرْجُمَہ: وہ ابھی ایسی باتیں سوچ ہی رہے تھے کہ کسی نے انہیں آ کر یہ بتا دیا کہ یہ شخص (مرزا) کھیوے خان کا بھانجا ہے تو تمام چندھڑ یہ سن کر چُپ ہو گئے اور پھر کسی نے بھی یہ بات نہ دوہرائی۔

گھر بیبو دے جاٹ کھرل بیٹھا تماکو حُقّے دیوچ پوایا ای
ماسی پُچھدی بچا ایہہ کیہئی گٹھڑی ہتھ وِچ کیہ ایہدے لکایا ای

مُشکل الفاظ: کھرل: مراد مرزا۔ کیہئی: کیسی کیا۔ تماکو: تمباکو۔

تَرْجُمَہ: مرزا جاٹ اپنی خالہ بیبو کے گھر جا کر بیٹھ گیا اور اُس نے حُقّہ گرم کرایا۔ اُس کی خالہ اُس سے پوچھنے لگی کہ اے بیٹے! یہ تیرے ہاتھ میں کیسی گٹھڑی ہے اور اس میں تم نے کیا باندھ کر چُھپا رکھا ہے؟

گلاں کر دیاں دے اُٹھے سیال کوئی سُن کے رولا کولا چل آیا ای
رکھ دکھائی توں بھانجے شرط لاکے ہتھ چندھڑاں چنگا وکھایا ای

مُشکل الفاظ: سیال: ذات۔ صاحباں کی برادری کا شخص۔ رکھ دکھائی: عزّت رکھ لی

۔

تَرْجُمَہ: وہ ابھی یہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ ان پر کوئی سیال آ گیا۔ وہ ان کا یہ شور سن کر آیا تھا۔ اُس نے آتے ہی کہا کہ اے بھانجے! تو نے ہمارے خاندان کی عزّت رکھ لی اور چندھڑوں کو خوب ہاتھ دکھایا۔

دے چھڈ پگّاں رَسّے وَٹنے نہ ساکاں دِل نہ دُکھے دُکھایا اِی
مولا شاہ سائیں! گھڑی دے دِتی کھرل سخن نہ کوئی دوہرایا اِی

مُشکل الفاظ: کھرل: مراد مرزا جاٹ۔ سخن: بات، لفظ، شعر۔ ساکاں: ساک، رشتے دار۔

تَرجُمَہ: تم ایسا کرو کہ اب ان لوگوں کی پگڑیاں واپس کر ڈالو۔ ہم نے ان سے کون سی رسّی بٹنی (بنانی) ہے۔ آخر وہ لوگ اب ہمارے رشتے دار ہیں اور تُو نے ان کے دِل دُکھائے ہیں اور یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اے مولا شاہ سائیں! مرزا جاٹ نے یہ بات سنتے ہی ان کو یہ گھڑی واپس کر ڈالی اور کوئی دوسرا لفظ نہ دوہرایا یعنی اُف تک نہ کی۔

دربیان روانہ شُدن بیبو بخانہ کھیوے سیال (بیبو کے کھیوے سیال کے گھر کی طرف روانہ ہونے کا بیان)

مرزا پھول بیٹھا دُکھ صاحباں دے بیبو آکھے کوئی ڈھنگ بناونی ہاں
تندور وچ چاجنڈ دے موچھے گھٹ موچھے ٹھنڈی ہوئی تون ذرا بھڑکاونی ہاں

مُشکل الفاظ: ڈھنگ: طریقہ، طور۔ جنڈ: جنڈ کریر، ایک جنگلی درخت۔ موچھے: لکڑی کے ٹکڑے۔

تَرجُمَہ: مرزا نے اپنی خالہ بیبو کے ساتھ صاحباں کے دُکھ درد بھولنے شروع کر دیئے تو اس کی خالہ نے کہا کہ میں ابھی کوئی تدبیر بتاتی ہوں تم مت گھبراؤ گویا میں تجھے اور ٹھنڈے تندور میں دوبارہ لکڑی کے ٹکڑے ڈال کر آگ کو بھڑکاتی ہوں۔

رکھ حوصلہ توں جٹا بیٹھ اتھے وے میں صاحباں دے گھر جاونی ہاں
کوئی مکر فریب بنا مولا ٹساں دونہاں دا میل کراونی ہاں

مُشکل الفاظ: میل: ملاقات، ملاپ۔

تَرجُمَہ: تم حوصلہ رکھو! اے جاٹ بیٹے! میں ابھی صاحباں کے گھر جاتی ہوں اور

کسی حیلے بہانے سے تیری اُس سے ملاقات کروا دیتی ہوں، میں تم دونوں کا ملاپ کراتی ہوں۔

دریبان گھڈ کنے وتلکن ومقولہ شاعر (شادی بیاہ کی رسمیں پوری کرنے کا بیان اور شاعر کا قول)

اودھر کُڑیاں نے سَدیا طاہر لاڑا کھیڈن تِلکناں اَتے گھڈ کنے جی
غیر جنس نال ناہیں منصوبے ہوندے اُوٹھاں بھار نہ کھوتیاں چکنے جی

مُشکل الفاظ: تِلکناں: تِلکن پیڑھا، لڑکوں کا ایک کھیل، وہ جگہ جہاں سے وہ پھسلتے ہیں۔ گھڈ کنے: شادی کے بعد کی ایک رسم (جس میں دولھا اور دلہن ایکدوسرے سے چھپکے چھپکے چیزیں چھینتے ہیں۔

تَرجُمَہ: اِدھر لڑکیوں نے دولہا طاہر کو بلایا کہ وہ شادی کی مشہور رسم گھڈ کنا اور تِلکن پوری کرے لیکن غیر جنس کے ساتھ اس طرح کے منصوبے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا کرتے اور جو بوجھ اُونٹ اُٹھا سکتے ہیں گدھیاں نہیں اُٹھا سکتی یعنی ہو عورتیں ہیں اور یہ مرد ہیں اور مرد مرد ہی ہوتے ہیں۔

اَگ اُتّے نہ کاٹھ دے چڑھن بھانڈے چنگاڑے دارو دے وِچ نہ مُکنے جی
گِدڑ شیراں نوں ویکھ کے تِتّر ہوندے شیر گِدڑاں نوں ویکھ نہ بُکنے جی

مُشکل الفاظ: کاٹھ: لکڑی۔ بھانڈے: برتن، چنگاڑے: شرارے۔ تِتّر ہوندے: تِتّر ہونا: بھاگ جانا، غائب ہونا۔ بُکنے: بُکّن مصدر سے، شیر چیتے یا بکرے کا بولنا۔ گِدڑاں: گیدڑ کی جمع۔

تَرجُمَہ: چولہے پر لکڑی کے برتن نہیں رکھے جا سکتے اور چنگیاڑیاں شراب میں نہیں چھپائے جا سکتے۔ گیدڑ شیروں کو دیکھ کر بھاگ اُٹھتے ہیں اور کبھی بھی شیر گیدڑوں کو دیکھ کر نہیں چنگھاڑتے۔

دُھپے سب جنساں پایاں سُکدیاں نی پتّھر سُکّن ناہیں پائے سُکنے جی

مولا شاہ سورج چند چڑھن لگّے آکھے کیسدے کدی نہ رُکنے جی

مُشکل الفاظ: دُھپے: دھوپ۔سُکدیاں: واحد سُکدی، سوکھی ہوئی۔

تَـــرجُـــمَة: دھوپ میں ڈالنے میں تمام جنسیں سُوکھ جاتی ہیں لیکن پتھر کبھی نہیں سوکھتے۔اے مولا شاہ! کوئی کچھ بھی کرے خواہ کس قدر روکے مگر چاند اور سورج چڑھنے سے کبھی بھی نہیں رُکتے، وہ چڑھ کر ہی رہتے ہیں۔

ایضاً (اُسی طرح)

کڑاہیاں تتیاں تے ریتاں تتیاں نی تڑف تڑف دانے باہر گھڑکنے جی

گدّوں کُھر کی دَن دنیا نہ کاج ہوندے اکدوجے دوجے چُتڑ کُھرکنے جی

مُشکل الفاظ: کڑاہیاں: کڑاہی کی جمع۔تتیاں: تتی: گرم۔گدّوں: گدھی، گدھوں کُھرکی: محنت وحکمت۔کاج: کام۔چُتڑ: چوتڑ۔کُھرنے: گدھے، خچر یا گھوڑے کی پیٹھ پر کھڑکنا مارنا تاکہ اس کی تھکن دور ہو جائے۔

تَـــرجُـــمَة: کڑاہیاں گرم ہیں اور ان میں ڈالی گئی ریت بھی گرم ہے تو پھر دانے تو باہر بھُن بھُن کر پھڑکیں گے ہی۔جب اس دنیا کا کوئی کام بھی محنت ومشقت اور حکمت کے بغیر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتا تو پھر کاہے کو ایک دوسرے کے چوتڑوں کو تھپکانہ اور خارش کرنی یعنی بے کار نہیں بیٹھنا چاہیئے ہمّت کرنی چاہیئے۔

کُڑیاں وِچ طاہر چندھڑ آن بیٹھا گل پُچھدیاں جو سناوندا ای

ہتھ قبضے اُتّے ڈھال کمر اُتّے چند تاریاں وِچ سہاوندا ای

مُشکل الفاظ: قبضے: قبضہ، تلوار کا دستہ۔سہاوندا: سج رہا۔

تَـــرجُـــمَة: طاہر چندھڑ لڑکیوں کے درمیان میں آ کر بیٹھ گیا اور وہ اُس سے جو کچھ بھی پوچھتیں وہ اُنہیں سناتا ہے۔اس کا ہاتھ تلوار کے قبضے پر ہے اور ڈھال کمر پر بندھی ہے گویا چاند ہے اور ستاروں کے درمیان سج رہا ہے۔

رَفاں ہتھ جویں مصر وِچ ڈَڈّلے حُسن یوسف والا نظر آوندا ای

اِک آکھدی نہیں نی خصم ماں دا چُپ چیہر کر گیا ہے بند کوئی
ہسا دِتا کُڑیاں لاڑا ہَس پیا بول بولے مَنوں چنگ مَند کوئی

مُشکل الفاظ: خصم: خاوند۔ مَنوں: مَن سے، دِل سے۔ چنگ مَند: اچھا بُرا۔

تَرجُمَہ: ایک کہنے لگی کہ نہیں یہ تو اپنی ماں کا خصم ہے اور اسی لئے یہ چُپ ہو گیا ہے۔ غرضکہ لڑکیوں نے دولھے کو ہنسا دیا اور وہ ہنس پڑا اور اُن کو وہ بُرا بھلا کہنے لگ گیا۔

اِک بولی وِچ رَناں ہے ڈھنّا بنوئی چھیڑیا بَھن سُٹّو گا دَند کوئی
بربر جھاک دا نی بلّی وانگ پیا بھج جان نوں لبھدا پھند کوئی

مُشکل الفاظ: رَناں: واحد رَن، عورت۔ ڈھنّا: جوان، دانا، صاحبِ نصیب۔ دَند: دانت۔ پھند: پھندہ، مکروفریب، راستہ، طریقہ، داؤ۔ بربر: ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کی حالت۔

تَرجُمَہ: ایک بولی کہ یہ تو عورتوں کے درمیان بڑی شان سے بیٹھتا ہے اور خود کو بڑا صاحب نصیب گردانتا ہے۔ اسے مت چھیڑو کہ یہ کسی کا دانت نہ توڑ ڈالے۔ یہ کیا ٹکٹکی باندھے بلّے کی طرح دیکھے جا رہا ہے اور یہ اب بھاگنے کیلئے کوئی داؤ کوئی طریقہ، کوئی راہ ڈھونڈ رہا ہے۔

گلّاں مِٹھیاں چھوہریاں طاہر لگّن شکّر مِٹھی لگّے جویں قند کوئی
مولا شاہ چھند اینہوں آوندے نہ وِچ سوچے کراں فند کوئی

مُشکل الفاظ: چھوہریاں: لڑکیاں۔ قند: چینی۔ چھند: ایک لوک گیت، جو شادی کے موقع پر دولھا اپنی سالیوں وغیرہ کو سُناتا ہے۔ فند: مکر، فریب، حیلہ، بہانہ، دھوکا۔

تَرجُمَہ: طاہر کو ان لڑکیوں کی باتیں چینی کی طرح میٹھی لگ رہی تھیں بلکہ اس سے بھی میٹھی۔ اے مولا شاہ اسے اب چھند تو کوئی آ نہیں رہا تھا وہ تو اب سوچ رہا تھا کہ کیا کیا جائے کون سا حیلہ بہانہ بنا کر وہ ان سے جان چھڑائے۔

جواب طاہر لاڑا با دختر ان و کلام طاہر (طاہر دولھے کا لڑکیوں کو جواب دینا اور طاہر کا بیان)

جگ جہان آیا جہڑے راہ سارا اوسے راہ میں نڈھیو آیا جی
عدم مطلق وچوں اِک برچھ ہویا خدا بیج کُل عالم کٹ ڈایا جی

مُشکل الفاظ: نڈھیو: اے لڑکیو۔ عدم مطلق: وجود میں آنے سے پہلے کا عالم۔ برچھ: درخت۔

تَرجُمَہ: اے لڑکیو! میں اُسی راستے سے آیا ہوں کہ جس راستے سے سارا جہان آیا ہے۔ عدم مطلق کے بیج سے ایک درخت پیدا ہوا اور خدا نے اس ایک بیج سے سارا جہان پیدا کر ڈالا۔

بھیڑے ہڑڑ کئی جوڑیاں کئی نڑ اِک چھند میں پا سمجھایا جی
دنیا چند اَتے دین روشنی ہے ماں مدینہ پیو مَکّہ بنایا جی

مُشکل الفاظ: ہڑڑ/ہرڑ: ایک درخت کا پھل۔ نڑ: نڑ، سرکنڈا، کِلک، ''بوہتے ہرڑ تے گھٹ نڑ'' یہ اکھان ہے جس میں ''اچھا انسان کم ملتا ہے'' کا بیان ہے۔ چھند: ایک لوک گیت جو دولھا شادی کے بعد اپنی دلہن یا اس کی سہیلیوں کو سُناتا تھا۔ چند: چاند۔

تَرجُمَہ: آدمی تو بہت ہیں مگر حقیقی انسان بہت ہی کم ملتے ہیں۔ میں نے یہ ایک ہی چھند سُنایا ہے اور اس میں ساری بات سمجھا دی ہے۔ یہ دنیا ایک چاند ہے اور دین اس کی روشنی ہے۔ ماں مدینہ ہے اور باپ مَکّہ ہے۔

اِک جگہ اُتّے بندا خصم ہیسی اِک جگہ تے پُت کہایا جی
چھند ج ح خ دس نُقطے کھڑے مطلب گُم غ نقطہ مٹایا جی

مُشکل الفاظ: خصم: خاوند، مالک۔ چھند: ایک لوک گیت۔ غ: باطل، دوئی۔

تَرجُمَہ: آدمی کو دیکھو کہ ایک جگہ تو یہ مالک (خاوند) ہے اور دوسری جگہ پر بیٹا بھی

کہلواتا ہے۔ میں نے یہ چھند سنایا ہے اس میں حروف ابجد کی طرح معنی ہیں اور میں نے غین (دوئی) کا نقطہ مٹا ڈالا ہے۔

دربیان آمدن ہیبو بخانۂ خان کھیوا ومشورہ با صاحباں

(ہیبو کے خان کھیوا کے گھر میں آنے اور صاحباں کے ساتھ مشورہ کرنے کا بیان)

صاحباں آکھدی پُھپھی آ بیٹھ جانی ہیو آکھدی پُھپھی
صدقڑے نی
عمر دراز شالا جُگ جیویں بچی تیرے صدقے دیواں پُھپھی
بکرے نی

مُشکل الفاظ: صدقڑے: تصدق جاؤں، قربان جاؤں۔ شالا: اللہ کرے ایسا ہی ہو، انشا اللہ کا مخرب۔ جُگ جیویں: ہمیشہ جیتی رہو۔

تَرجُمَہ: صاحباں نے کہا آؤ پھوپھی جان بیٹھ جاؤ۔ پھوپھی نے کہا کہ میں تیرے قربان جاؤں تیری عمر دراز ہو۔ اے بیٹی! تم ہمیشہ جیتی رہو میں تیرے صدقے میں بکرے دوں یعنی بہت دعائیں دیں۔

اِتفاق موقع پا کے راز گلاں دوہاں کیتیاں بیٹھ اِک نکرے نی
کھرل کل دا کھیوے دے وچ آیا کِسے پُچھی نا ئیں روٹی
ٹکرے نی

مُشکل الفاظ: نکرے: نکڑ، کونہ۔ کھرل: مرزا جاٹ۔ ٹکرے: ٹکڑ، روٹی۔

تَرجُمَہ: اِتفاق سے موقع پا کر دونوں نے ایک دوسرے سے کونے میں بیٹھ کر راز کی باتیں کیں اور ہیبو نے صاحباں کو بتایا کہ مرزا جاٹ کل سے کھیوا گاؤں میں آیا ہوا ہے اور کسی نے اُسے روٹی پانی کا بھی نہیں پوچھا۔

نی میں کل وی سُنیا سی حضرت آئے تڑکھا ربّ پنجے پیر پکڑے نی
وچھڑن گھڑی توں لے کے اَج توڑی مینوں روندی نوں پے گئے ککڑے نی

مُشکل الفاظ: ترتھا: ڈرا۔ پنجے پیر: مشہور پانچ پیر۔ لُکرے: آنکھوں کا ایک مرض۔

تَرجُمَہ: ارے پھوپھی! میں نے کل بھی سُنا تھا کہ وہ آیا ہوا ہے اور اُس نے اللہ کے ڈر کے بعد پانچ پیر پکڑے ہوئے ہیں جب سے میں اُس سے جدا ہوئی ہوں اب تک رو رہی ہوں اور روتے روتے اب تو میری آنکھیں بھی خراب ہو چکی ہیں۔

کون پُچھدا اونہاں نوں روٹی پانی گھر باہر توں جہڑے وڈکرے نی
نال اوہناں دے چاہی دی ایدوں بوہتی جہڑے لا کے یاریاں مُکرے نی

مُشکل الفاظ: وڈکرے: جُدا ہوئے، بچھڑے۔

تَرجُمَہ: اُن کو کون روٹی پانی کا پوچھتا ہے جو اپنے گھر بار سے جُدا ہو جائیں۔ ان کے ساتھ اس سے بھی بڑھ کر ہونی چاہیئے جو کہ دوستی یاری لگا کر مُکر جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

کوئی پیش نہ چلدی تیہتاں دی نیہوں لاکے مرد کیوں لُکرے نی
خطرہ غیر نہ کوئی اُوجاڑ دیوے پہلے پہل باغیں میوئے جُھکرے نی

مُشکل الفاظ: تمیتاں: واحد تیمت، ترمیت، زنانی۔ نیہوں/نیونہہ، عشق، محبت۔ لُکرے: لُکے چھپے۔ جُھکرے: جُھکے ہوئے۔

تَرجُمَہ: عورتوں کا کوئی بس نہیں چلتا کہ وہ تو سراسر مجبور ہوتی ہیں مگر جو مرد ہوتا ہے اُسے ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ یاری لگا کر لُکے چھپے۔ خطرہ تو یہ ہے کہ پکے اور جھکے ہوئے میووں کو کوئی غیر مرد نہ اُجاڑ دے، سارا باغ ہی ویران نہ کر ڈالے۔

سینہ ہجر نے ساڑیا اَوڑ لگی کھیت اَگے انگوریاں سُکرے نی
کھڑیاں مُندریاں پھر مُڑ ہتھ نہ آون جنہاں نام نگینے وِچ اُکرے نی

مُشکل الفاظ: اَوڑ: خشک سالی۔ انگوریاں: انگوری، سبزہ۔ سُکرے: سوکھے ہوئے۔ کھڑیاں: حرف۔ اُکرے: کندہ۔

تَرجُمَہ: میرا سینہ جدائی کی آگ نے جلا ڈالا ہے اور سخت خشک سالی کا سامنا ہے۔ میرے کھیت کا سبزہ اُگتے ہی سوکھ چکا ہے۔ وہ گُمشدہ انگوٹھی جس کے نگ میں

محبوب کا نام گندہ ہوا گر دوبارہ ہاتھ نہیں آتیں۔

کوا جتیاں پئے پچھتاوندے نی ننگے پیر دن جنہاں چبھے بھکھڑے نی

مولا شاہ! کیہ کھیوے دی خبر اوہناں دانا باد وَسن جہڑے وکھرے نی

مُشکل الفاظ: بھکھڑ ے: بھکھڑ اایک خاردار پودا۔

تَرجُمَۃ: جو ننگے پاؤں چلتے رہے اور جن کے پاؤں میں کانٹے چُبھے وہ اب اپنے جوتے گنوا کر پچھتا رہے ہیں۔ اے مولا شاہ! ان کو کھیوا گاؤں کی کیا خبر ہے؟ جو کہ دانا آباد میں بھی سب سے جدا رہتے ہیں یعنی مرزا جاٹ کو میرے حال کی کچھ خبر نہیں ہے۔ اُسے تو اپنے گاؤں کے لوگوں کا بھی کچھ پتا نہیں ہے وہ دوسرے یعنی میرے گاؤں کے متعلق کیا جان سکتا ہے۔

دربیان کلام بیبو باصاحبان (بیبو کا صاحباں سے ہمکلام ہونے کا بیان)

صدقے وارنجی میں قربان جاواں اوہدے ملن والا کوئی ڈھنگ ہووے

بھکھے کریں نہورے توں نال اوہدے جدوں تیرا اوہدا بنجی سنگ ہووے

مُشکل الفاظ: ڈھنگ: طور، طریقہ، تدبیر۔ نہورے: شکوہ، گلا۔ سنگ: ساتھ۔

تَرجُمَۃ: میں قربان جاؤں! مگر اُس سے ملنے کا کوئی ڈھنگ تو ہو، کوئی طریقہ ہو جس کو استعمال کر کے اُس سے ملاقات ہو سکے۔ تُو تو یونہی گلے شکوے کر رہی ہے۔ اے میری بیٹی! مزا تو تب ہے کہ تو اُس کے ساتھ ہو اور میرے ساتھ وہ ہو۔

سنّھر لا چور چوری کر جائے کُتا بھونکے نہ لادھ ہو جنگ ہووے!

مقصود حاصل ہوندے تو ڑ چڑھدے جہڑے وچ یاراں نہ یاری دی بھنگ ہووے

مُشکل الفاظ: سنّھر: سنّھ لگانے والا، نقب زن۔ لادھ: مخبری، جاسوسی، چوری ہونے کی پہلے سے خبر۔

تَرجُمَۃ: چور تو وہی ہے اور اس کی کامیاب چوری وہی ہے کہ جو نقب لگائے اور

کانوں کان کسی کو خبر تک نہ ہو ورنہ کُتّا بھونکے گا تو سب کو خبر ہو جائے گی اور پھر لڑائی ہو گی۔ انہی کا مقصود پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے اور وہی یاریاری میں کامیاب ہوتے ہیں جن کی یاری دوستی کے رنگ میں بھنگ نہ پڑے۔

دارو کریئے چلدا جسدے نال بچّی دور محرّقہ ٹنیکی کھنگ ہووے
پھر ڈور دا نہیں نقصان ہوندا ٹُٹّی ہوئی نہ دُھروں پتنگ ہووے

مُشکل الفاظ: داور: علاج، دوا۔ محرّقہ: بخار۔ جلا دینے والا۔ دُھروں: شروع سے۔ ٹنیکی: ہمیشہ کی، دائمی۔

تَرجُمَہ: اگر اسے میری بیٹی! دوا دارو کیا جائے تو سخت بخار اور دائمی کھانسی کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے اگر پتنگ شروع ڈور سے نہ کٹے تو پھر ڈور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو اس قدر شدید نہیں ہوتا۔

ایجاب قبول دِس عقد نہ روا ہوندا بھانویں تونگر ہووے بھانویں ننگ ہووے
اوہلے ہوندی سفیدی نہ کِتے جاندی بھانویں کپڑے تے لکھ رنگ ہووے

مُشکل الفاظ: ایجاب: قبول، ایجاب کرنا، قبول کرنا، نکاح کے صیغے ایجاب و قبول۔ عقد: گرہ، نکاح، بندھن۔ روا: جائز۔ تونگر: مالدار۔ ننگ: ننگا، باعثِ شرم، غریب، بھوکا ننگا۔

تَرجُمَہ: ایجاب و قبول کے بغیر نکاح جائز نہیں ہوتا خواہ کوئی مالدار ہو خواہ کوئی بھوکا ننگا ہو۔ کپڑے پر خواہ کوئی بھی رنگ کر دیا جائے مگر اس کی سفیدی کبھی غائب نہیں ہو سکتی۔

سپ ٹھوئیں بچھو ڈنگے ہون اچّھے عشق لگا مشکل اچھا ڈنگ ہووے
کل پرسوں نہ کِسے وِچ پنڈ ہوناں جہڑا اَج کم کھیوے وِچ جھنگ ہووے

مُشکل الفاظ: ٹھوئیں: بچھو۔ جھنگ: پنجاب کا مشہور شہر، جہاں کی ہیر رہنے والی تھی۔

تَرجُمَہ: سانپ اور بچھو کے ڈسے ہوئے اچھے ہو جاتے ہیں مگر عشق کے ڈسے ہوئے ہرگز اچھے نہیں ہوتے۔ کل اور پرسوں گاؤں میں کوئی بھی نہ ہو گا جو کام آج

کھیوے اور جھنگ میں ہوگا یعنی آج ہم ایک انوکھا اور اچرج کام کریں گے۔

ڈھنگ ایسا کریئے کوئی صاحباں نی جیہڑے ڈھنگ وچ کھرل نہ تنگ ہووے
فائدہ اوسدی یاری دا نڈھیئے کیہ جیہدی راکھ مڑھیاں پُھل گنگ ہووے

مُشکل الفاظ: ڈھنگ: طور، طریقہ، کھرل: مرزا جاٹ۔ نڈھیئے: اے لڑکی۔ مڑھیاں: مڑھی، قبر، سادھی۔ گنگ: دریائے گنگا۔ پُھل گنگ: دریائے گنگا کے پُھول، ہندو جب اپنے مُردے کو جلا کر راکھ کر ڈالتے ہیں تو پھر دریائے گنگا میں بہا دیتے ہیں، اس عمل کو تو وہ گنگا میں پھول بہانا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

تَرجُمَہ: اے صاحباں! کوئی ایسا طریقہ و ڈھنگ اختیار کریں کہ اس ڈھنگ میں مرزا جاٹ کو بھی کوئی تنگی یا تکلیف نہ پہنچے۔ اے لڑکی! اس کی یاری کا کیا فائدہ جس کی خاک شمشان اور پھول دریائے گنگا میں بہا دیئے جا چکے ہوں۔

حج خالہ جی دا وَاڑا صاحباں نہ حج پار سمندروں لنگھ ہووے
مولا شاہ اوہ کیہ کرے مان چاندی جدھے ہتھ وچ کچدی ونگ ہووے

مُشکل الفاظ: وَاڑا: بھیڑ بکریوں کو رکھنے کی چار دیواری۔ گھر، احاطہ، رہنے کی جگہ۔ ونگ: چوڑی۔

تَرجُمَہ: اے صاحباں! حج کوئی خالہ جی کا گھر نہیں ہے، کوئی معمولی بات نہیں۔ حج تو سمندر پار جا کر ہوتا ہے۔ اے مولا شاہ! وہ چاندی سونے کا کیا مان کرے جس کی کلائی میں کانچ کی چوڑی ہو۔

کلام صاحباں (صاحباں کا ہمکلام ہونا)

سوہنے یار دے ملن نوں پھپھیئے نی جویں آکھ سیں ڈھنگ چتارساں میں
صدقے وار سُٹے جیہڑے راہ آیا اوسے راہ توں سر وارساں میں

مُشکل الفاظ: ڈھنگ: طور، طریقہ۔ چتار: چتارن، یاد کرنا، اپنانا۔

تَرجُمَہ: اے میری پھوپھی! میں اپنے محبوب کو ملنے کے لئے تو جیسے بھی کہے گی

ویسا ہی کروں گی، وہی عمل اپناؤں گی۔ میں اُس راہ پر سے قربان جاؤں! کہ جس راہ سے وہ آیا ہے۔ میں اُس راہ پر سے سر قربان کر دوں گی۔

بشرط زندگی کھرل گھر وَسّاں گی نی ایس قول توں کدی نہ ہارساں میں
گُلالی ہولیاں یار دے نال کھیڈاں پچکاری رنگ بھر اوس تے ڈارساں میں

مُشکل الفاظ: قول: بات۔ عہد و پیماں، قول قرار۔ گُلالی: گلال لال رنگ۔ ہولیاں: ہولی۔ ہندوؤں کا تہوار جس میں وہ لال رنگ کی پچکاری مارتے ہیں اور ایک دوسرے کے کپڑے رنگ دیتے ہیں۔ ڈارساں: مارونگی۔

تَرْجُمَة: اگر میری زندگی رہی تو میں مرزا جاٹ کے گھر ہی آباد ہوں گی اور میں نے جو اُس سے قول قرار کر رکھا ہے۔ اُسے ہر صورت نبھاؤں گی۔ میں لال رنگ کی پچکاری بھرو گی تو اپنے یار پر ہی رنگ پھینکوں گی۔

تنخواہ باجھ چاکر اوہدی لگ رہساں اوہدے حکم اوہدا منگو چارساں میں
چندھڑ نال جے پڑھن نکاح میرا موہرا کھا اپنی جان مارساں میں

مُشکل الفاظ: چاکر: نوکر۔ منگو: مویشیوں کا ریوڑ۔ موہرا: زہر۔

تَرْجُمَة: میں بغیر تنخواہ کے ہی اس کی نوکر ہوں۔ اُسی کا حکم مانوں گی اور اُسی کا ریوڑ چراؤں گی اگر یہ لوگ میرا نکاح چندھڑ سے کر ڈالیں گے تو پھر میں زہر کھا کر اپنی جان کا خاتمہ کر ڈالوں گی۔

چُھری کٹار کوئی کھرل دے نال ہوسی تلوار ہتھ پھڑ آپ للکارساں میں
اُدھل کھیویوں کھرل دے نال جاواں دانا باد جا پلکے اُتارساں میں

مُشکل الفاظ: کٹار: خنجر۔ اُدھل: اُدھلن مصدر سے، گھر سے نکل جانا، اغوا ہونا۔

تَرْجُمَة: کہ مرزا جاٹ کے پاس کوئی چُھری یا خنجر تو ہوگا ہی میں خود اپنے ہاتھوں میں لے کے آپ خود للکاروں گی۔ میں کھیوے سے مرزا جاٹ کے ساتھ نِکل جاؤں گی اور دانا آباد ہی جا کر ہی رہوں گی، وہیں آباد ہوں گی۔

کم سوار میرا میل یار پُھپھّی جیوندی رہی تیرے کم سوارساں میں

مولا شاہ سائیں مِل کے یار پیارے نظر اپنا آپ گزارساں میں

مُشکل الفاظ: جیوندی رہی: جیتی رہی، زندہ رہی۔سوارساں: سنوارساں: سنواروں گی۔میل: ملاپ۔نظر: نذر گزارنا، حوالے کردینا۔

تَـرْجُمَة: اے پھوپھی! تم میرا کام سنواردو اور میری میرے محبوب سے ملاقات کرادو۔ اے مولا شاہ سائیں! میں اپنے محبوب سے مل کر خود کو اس کی نذر کردوں گی۔

کلام بیبو با صاحباں (بیبو کا صاحباں سے ہمکلام ہونا)

جگرا کر خاطر جمع رکھ صاحباں مکمل کامل کوئی مکر کھلارساں میں

بالو ریت اُتّے ہناں پانی صاحباں چپّے ونج ہناں بیڑے تارساں میں

مُشکل الفاظ: جگرا: حوصلہ۔ خاطر جمع: تسلّی، اطمینان۔ بالو: جلا دینے والی۔ چپّے: چپو، پتوار۔ونج /ونجھ: چپّو۔

تَـرْجُمَة: اے صاحباں! تم حوصلہ کرو اور خاطر جمع رکھو! میں کوئی کامل اور مکمل مکر دکھاؤں گی کہ لوگ دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔جلا دینے والی ریت پر اے صاحباں! میں پانی کے بغیر ہی کشتی چلا کر دکھاؤں گی اور کنارے پر لگا دونگی۔

برکت ربّ رسولؐ دے ناں صاحباں عاشق معشوق سینے تپدے ٹھارساں میں

عدم مطلق وچوں مولا شاہ سائیں گھٹاں بھت کے بدّل کھلہارساں میں

مُشکل الفاظ: ٹھارساں: ٹھنڈے کروں۔عدم مطلق: پیدا ہونے سے پہلے کا عالم۔

تَـرْجُمَة: میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی برکت سے اے صاحباں! عاشق اور معشوق کے تپتے ہوئے سینے میں ٹھنڈک بھر دوں گی۔اے مولا شاہ سائیں! میں عدم مطلق میں سے گھٹائیں باندھ کر بادلوں کو کھڑا کر دوں گی یعنی ناممکن کام کو ممکن کر دکھاؤں گی۔

روانہ شُدن بیبو بطرف مادر صاحبان (بیبو کا صاحباں کی ماں کی

جانب روانہ ہونا)

ماں صاحباں ہیو جا مبارک دِتی کہو سانوں وی کُجھ آج گھڈ بھابو
ربّ پیر صاحب تیری شرم رکھے میں دُعا کراں جھولی اَڈّ بھابو

مُشکل الفاظ: گھڈ: سوراخ، شگاف، راز کی بات۔ اَڈّ: پھیلا کر۔

تَرجُمَہ: اُس نے صاحباں کی ماں کو مبارکباد دی اور اُس سے کہا کہ اے بھاوج! ہم سے بھی دو چار راز کی باتیں کرلو۔ اللہ اور مُرشد تیری شرم رکھے میں اپنی جھولی پھیلا کر یہی دُعا کر رہی ہوں۔

کم ایہو جیہے قادر آپ کردا کِسے کوچری اٹکے نہ کڈ بھابو
گھڑی صاحباں نوں میں گھر لے چلی مُڑ دے پیریں میں جاواں گی چھڈ بھابو

مُشکل الفاظ: قادر: قُدرت والا۔ اللہ تعالیٰ۔ گوچری: گوچرے: سہارے پر۔ ذمّہ داری پر۔ کڈ: کڈن مصدر سے، نکالنا۔

تَرجُمَہ: اے بھاوج! اس طرح کے کام تو قدرت والا آپ ہی کرتا ہے اور وہ اپنے کاموں کی ذمّہ داری کسی اور پر ہرگز نہیں ڈالتا۔ میں دو گھڑی کے لئے صاحباں کو اپنے گھر لیجا رہی ہوں اور ابھی واپس آتے ہوئے اسے یہاں چھوڑ آؤں گی۔

کہنوں پچھیں نندے صاحباں نڈھی تیری منگیں سیس تینوں دیواں وڈّ بھابو
جدوں جی کرے لیجا چھڈ جاویں تن من جان میری حاضر ہڈ بھابو

مُشکل الفاظ: نندے: اے نند/ننان۔ سیس: سر۔ ہڈ: ہڈیاں

تَرجُمَہ: صاحباں کی ماں نے کہا کہ اے میری نند! تو کس سے پوچھ رہی ہے؟ صاحباں تو تمہاری ہی بیٹی ہے اگر تو حکم کرے تو میں اپنا سر کاٹ کر تجھے پیش کر دوں۔ جب تیرا جی چاہے لیجا اور اُسے چھوڑ جانا۔ میرا تن من اور جسم کی ہڈیاں تک تیرے لئے حاضر ہیں۔

جان سلامت تیری خوشیاں نال وَسّیں ویری پین تیرے کھوہ کھڈ بھابو

خوشی شادی ہوندی دھوکھا سانوں مولا مینڈک وچ بولے پانی ڈڈّ بھابو

مُشکل الفاظ: وِیری: دشمن۔کھوہ: کنواں۔کھڈ: کھائی۔ڈڈّ: ڈڈّی۔مینڈ کی۔

تَرجُمَہ: اے بھاوج! تیری جان سلامت رہے اور تو خوشیوں کے ساتھ آباد رہے تیرے دشمن کنویں اور کھائی میں جائیں۔اے مولا شاہ! شادی خوشی ہوتی ہے اور یہ بڑا دھوکا ہے پانی میں مینڈک بول رہے ہیں یعنی جب بارش ہوتی ہے تو مینڈک بھی خوش ہو جاتے ہیں اور پانی میں بولتے ہیں، خوشی خوشی ہی ہوتی ہے۔

ایضاً (اُسی طرح)

کراں میں کیہ لوڈے ویلے ساڈی مَیہنہ سوئی کٹا جُھکے نہ لگ پٹار گئی

بوہلی چون لگّی دھونی بھنّ سٹی چھڑ مار ٹپ کُھرلیوں پار گئی

مُشکل الفاظ: لوڈے ویلے: سہ پہر کے وقت۔مینہہ/مینھ، بھینس۔پٹار: ٹوکری، پٹاری۔لگ پٹار گئی: وہ بھینس جو دودھ نہ دوھنے دے۔بوہلی/بوہلا: وہ دودھ جو گائے، بھینس وغیرہ کے شیر دار ہونے پر پہلی بار میں نکالا جاتا ہے۔دھونی: دودھ دوہنے کا برتن۔چھڑ: مویشی کے لات چلانے کا فعل۔کُھرلی: آخور، چوپایوں کو چارا ڈالنے کی مٹّی یا لکڑی کی بنی ہوئی مستطیل شکل کی چیز (کُھرلی)۔

تَرجُمَہ: میں کیا کروں کہ سہ پہر کے وقت ہماری بھینس نے بچّہ دیا ہے اور اس کا بچّہ بھی اُس کی طرف مائل نہیں ہوتا اور وہ دودھ دینے سے گھبرا رہی ہے۔میں بوہلی دوہنے لگی تو اُس نے مجھے لات مار کر دودھ دوہنے والا برتن توڑ دیا اور خود آخور پھلانگ کر دوسری طرف جا کھڑی ہوئی۔

ستّاں کھوہاں دا پی کواری تیل گئی کِسے دَسیا پئی وَگار گئی

پانی چھنکے کنواری پِنڈے مَجھ چُولے مولا ہتے گی لگ پٹار گئی

مُشکل الفاظ: ستّاں کھوہاں: سات کنوؤں کا۔وَگار: بیگار۔مَجھ: بھینس۔

تَرجُمَہ: سات کنوؤں کا ایک کنواری تیل پی گئی ہے اور کسی نے یہ بتایا ہے کہ یہ تو

ابھی بیگار ہی پوری ہوئی ہے۔ اے مولا شاہ! پانی چھنک رہا ہے اور کنواری بھینس بڑی بیتاب ہیں اُسے تو جلد دوہ دے۔ کیا ہوا اگر یہ بھینس فی الحال دودھ دینے سے گھبرا رہی ہے۔

اس واسطے صاحباں نوں لے چلی ہور کوچرا نہ ایہدے کم میرا
مولا چو مجھ صاحباں ہُتے آسے ہور کرنا نہیں کوئی غم میرا

مُشکل الفاظ: گوچرا/گوچرے: سہارے پر، ذمہ داری، متعلق۔

تَرْجُمَۃ: میں اس لئے صاحباں کو اپنے ساتھ لے چلی ہوں کہ اس کے بغیر میرا کام ہو ہی نہیں سکتا۔ اے مولا شاہ! بھینس کنواری جو کہ صاحباں ہے اسے دوہ لے اور یہ اس کی آس مَند بھی ہے اور تم کوئی میرا غم نہ کرنا۔

دربیان آمدن صاحباں بخانۂ بیبو (صاحباں کا بیبو کے گھر آنے کا بیان)

اعتبار اپنا دیکے مائی بیبو گھر صاحباں نوں اپنے نال لیائی
ویکھ مرزے سکھ نہ نند پُچھی جپھّی گھٹ کے سینے دے نال لائی

مُشکل الفاظ: سکھ نہ نند: حال چال، خیر خیریت۔ گھٹ: گھتن مصدر سے، ڈالنا۔

تَرْجُمَۃ: مائی بیبو اپنا اعتبار دے کر صاحباں کو اپنے ہمراہ گھر لے آئی۔ اُس کو جب مرزے نے دیکھا تو اس سے کوئی خیریت دریافت کی اور نہ اس کا حال چال ہی پوچھا، بس دیکھتے ہی اُسے اپنے سینے سے چمٹا لیا۔

مچ سرد ہوئے دھوئیں عشقوالے آپس وچ گلوکڑی گھٹ پائی
دوویں ہوئے بیہوش جیوں دارو پیتا غم فراق پرے پنڈ سٹ پائی

مُشکل الفاظ: مچ: الاؤ۔ بھانبڑ۔ گلوکڑی: گلے ملنے کا فعل۔ فراق: جدائی۔ دارو: شراب۔ غمِ فراق: ہجر/جدائی کا رنج۔

تَرْجُمَۃ: ان دونوں نے ایک دوسرے کو ایسے گلے لگایا کہ عشق کے دھوئیں اور الاؤ

سرد ہو گئے۔ دونوں کے سینوں میں ٹھنڈ پڑ گئی۔ وہ دونوں اس طرح بیہوش ہو گئے کہ جیسے دونوں نے شراب پی لی ہو۔ غمِ فراق کی گٹھڑی پرے پھینک ڈالی۔

بیو گھتیا دوہاں دے مونہہ پانی بیہوشی گئی پھر دوہاں نوں ہوش آئی
اَن گنت بوسے لئے ہوش وِچ جٹ آ کے منشی لکھدا حساب نہ کوئی سائی

مُشکل الفاظ: دوہاں: دونوں۔ ان گنت: بیشمار۔

تَرجُمَہ: بیو نے جب یہ دیکھا تو اُس نے دونوں کے منہ میں پانی ڈالا اور پھر دونوں کو ہوش آ گیا۔ ہوش آنے پر مرزا جاٹ نے صاحباں کے بیشمار بوسے اُڑا لئے۔ ان بوسوں کا کوئی شمار نہیں اور نہ ہی حساب ہو سکتا ہے۔

سُرخ لباں لعل جٹ ایوں لُٹے احمد شاہ جو دہلی تے لُٹ پائی
بیو بیٹھی دربان بن وِچ در دے ہووے کیہ کِسے نہ خبر رائی

مُشکل الفاظ: احمد شاہ: احمد شاہ ابدالی۔ در: دروازہ۔ رائی: سرسوں جیسے چھوٹے چھوٹے بیج مراد ذرّہ بھر۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ نے صاحباں کے سرخ لعل جیسے لبوں کی وہ لوٹ مچائی کہ جیسے احمد شاہ ابدالی نے دہلی میں مچائی تھی۔ بیو دروازے میں دربان بن کر بیٹھی ہوئی تھی اور کسی کو کچھ خبر نہ تھی کہ اندر کیا ہو رہا ہے؟

ہاڑھ وِچ پہل چھلا بارش ہوئی ہنڈالی جو کے جٹ نے زمین واہی
کلام خدا معراج وِچ نبی ہوئی مخفی گنج دولت پائی پا چھپائی

مُشکل الفاظ: پہل چھلا: پہلی بارش۔ ہنڈالی/ہرنائی: بیلوں کے گلے میں پنجالی ڈال کر ہل کو ساتھ لٹکانے کا عمل۔ مخفی گنج: چھپا ہوا خزانہ۔

تَرجُمَہ: گرمیوں کے موسم کی پہلی بارش ہوئی اور مرزا جاٹ نے اپنے کھیت میں ہل چلایا اور خوب زمین ہموار کی گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو معراج کی سعادت بخشی اور اُس نے چھپے ہوئے خزانے کو پا لیا اور پاتے ہی چُھپا لیا۔

ہمکلام ہوئے دونویں جٹ جٹی تیجی منصف بیو کول سَدّ بٹھائی

مُشکل الفاظ: پچھوتاواں: پچھوتاون، پچھتانا۔خاب: خواب۔

تَرجُمَہ: تُو نے جو بات سُنائی ہے وہ بالکل سچ ہے اور تُو میری بات ذرا غور سے سُن! یہ شک تو مجھے بھی پڑ رہا ہے کہ کہیں یہ سب کچھ خواب ہی نہ ہو اور میں وقت گنوا کر پچھتاتا ہی نہ پھروں۔

زمین ویہل نہ دیندی سی اودوں صاحباں بولی ماری جد ماسی سمجھا کے نی
اللہ جان دا اودوں جو حال ہویا نکل گیا ساں گن لوکا کے نی

مُشکل الفاظ: ویہل: فرصت، فراغت، زمین کا پھٹ جانا۔

تَرجُمَہ: اے صاحباں! اس وقت جب خالہ نے مجھے سمجھا کر بولی ماری تھی۔ زمین نہ پھٹ رہی تھی ورنہ میں اس میں سما جاتا۔ یہ میرا اللہ ہی جانتا ہے کہ اس وقت میرا کیا حال ہوا تھا؟ جب میں چُھپ چُھپا کر نکل گیا تھا۔

اَفیم زہر کھا کے مراں چت آئی تُریا کھیوے توں پک پکا کے نی
پگ گھت گل وچ پھانسی لٹک پیا اِک جنڈی دے نال لٹکا کے نی

مُشکل الفاظ: چت: دِل۔ پک پکا کے: اِرادہ کر کے۔ پگ: پگڑی۔ گھت: گھتن مصدر سے، ڈالنا۔ جنڈی: جنڈ۔ ایک جنگلی درخت۔

تَرجُمَہ: اس وقت میرے دِل میں یہ بات آئی تھی اور میں یہ اِرادہ باندھ کر کھیوے سے چلا تھا کہ اَفیم یا زہر کھا کر مر جاؤں۔ اسی لئے میں اپنی پگڑی کا پھندہ بنا کر ایک درخت کیساتھ لٹک گیا تھا اور اپنی جان کو ختم کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔

اُس ویلے کوئی خبر جیکر دیندا تیوں جھوٹا دیندیوں گھروں جا کے نی
کول ہوندی تے ویکھدی حال میرا ہُن کیہ دَساں تینوں باتاں پا کے نی

مُشکل الفاظ: جھوٹا: جھولا جھولانا۔ باتاں: بُھارتیں۔

تَرجُمَہ: اس وقت اگر تجھے کوئی خبر دیتا تو تُو بھی مجھے گھر سے آ کر جھولا جھولاتی اگر تُو میرے پاس ہوتی تو میرا حال دیکھتی۔ اب بھلا میں تجھے بھارتیں ڈال ڈال کر کیا

تیرا ملنا سی وچ نصیب میرے پنجاں پیراں پھاہ وَڈّیا آ کے نی
نال گھوڑی بکّی مینوں بخش دِتی ملک الموت دے ہتھوں بچا کے نی

مُشکل الفاظ: پھاہ: پھندہ۔ **ملک الموت:** موت کا فرشتہ۔عزرائیل۔

تَرجُمَہ: تیرا ملاپ میرے نصیب میں لکھا تھا کہ پانچ پیروں نے میرے گلے سے آ کر پھندہ اُتارا اور قدرت نے مجھے بچالیا بلکہ اُنہوں نے مجھے یہ بکّی نام کی گھوڑی بھی بخشی اور اس طرح عزرائیل سے میری جان چھڑا دی۔

دوجا کوئی نہ دَسدا جو آن تینوں الف بے بنیاں کُنڈل کھا کے نی
اِک اِک رات لنگھی اِک اِک سال مینوں تینوں فائدہ کیہ چِتا کرا کے نی

مُشکل الفاظ: کُنڈل: بل، پیچ۔

تَرجُمَہ: ایسا کوئی دوسرا شخص نہیں تھا جو کہ تجھے یہ بتا سکتا کہ الف کس طرح بل کھا کر بے بنا۔تیرے بغیر میری ایک ایک رات ایک ایک سال کے برابر تھی مگر اب تجھے یہ یاد دلا کے بھلا مجھے کیا فائدہ ہوگا۔

اِک حق ہیگا اِک سچ ہیگا چٹھی ویکھ تیری آیا دَلہا کے نی
مولا وَحدَہٗ لاشریک صاحباں چندھڑ کون جو کھڑن ویاہ کے نی

مُشکل الفاظ: وَحدہٗ لاشریک: اس کا کوئی شریک نہیں۔دَلہا کے: وَل ولا کے، راستہ بدل کر، چکر دے کر، چُھپ چُھپا کر۔

تَرجُمَہ: ایک حق ہے اور دوسرا سچ ہے میں یہ تمہاری چٹھی دیکھ کر چپکے سے اور چھپ چھپا کر چلا آیا ہوں۔اے مولا! صاحباں کا کوئی شریک نہیں ہے اور پھر اُسے یہ چندھڑ کیسے بیاہ کر لیجا سکتے ہیں۔

در بیان کلام صاحباں (صاحباں کے کلام کرنے کا بیان)

تیریاں سچیاں گلّاں توں آپ سچا اِسم واحد کِس پیر توں پایا وے

رون وِچ بیبا ہاسا آوندا اِک اِک گُن وے تینوں جتایا وے

مُشکل الفاظ: اِسم: نام۔ واحد: ایک۔ بیبا: عورتیں اکثر مردوں کو اس لفظ سے مخاطب کرتی ہیں، ارے صاحب، جناب۔ گُن: خوبی، ہنر۔

تَرجُمَہ: تیری تمام باتیں سچّی ہیں اور تُو آپ خود بھی سچّا ہے۔ تُو نے یہ اِسم واحد کس پیر و مُرشد سے پایا ہے؟ ارے جناب! اب تو رونے میں بھی ہنسی آتی ہے۔ میں نے تجھے اپنی ایک ایک خوبی بتلا دی ہے۔

شرح چھڈ تصوّف تے منطق پڑھیا مطلب باجھ کس دوسرے پایا وے
اِک ربّ تے دوجا رسولؐ بیبا جس ظاہر ہو نور کھنڈایا وے

مُشکل الفاظ: شرح: تشریح۔ تصوف: وہ عِلم جس میں صوفیوں کی طریقت کے متعلق بیان کیا گیا ہو۔ منطق: وہ عِلم جس میں قطعی دلائل سے حق و باطل ثابت کیا جاتا ہے۔ کھنڈایا: پھیلایا، ظاہر کیا۔

تَرجُمَہ: تصوّف کی تشریح چھوڑ کر ہم نے منطق پڑھا ہے کہ مطلب کے بغیر کون دوسرا ہے کہ جس نے یہ سب کچھ پایا ہو۔ ایک اللہ ہے اور دوسرا رسول ﷺ ہے کہ جس نے ساری کائنات میں اپنا نور پھیلا دیا ہے۔

زمین اِک تے دوجا اَسمان بیبا رات اِک دن دوجا سوہایا وے
سُورج اِک تے دوسرا چند بیبا شمار تاریاں کوئی نہ آیا وے

مُشکل الفاظ: بیبا: ارے، صاحب، جناب۔ سوہایا: سجا، سجایا۔ چند: چاند۔ شمار: گنتی۔

تَرجُمَہ: ارے! زمین ایک ہے اور دوسرا آسمان ہے۔ ایک رات ہے اور دوسرا دن ہے جو کہ اس سے بڑھ کر سجایا گیا ہے۔ ایک سورج ہے اور دوسرا چاند ہے مگر صاحب ان ستاروں کو کوئی بھی نہیں گن سکتا۔

کورو مُرشد اِک دوجا چیلا بیبا طالب دوجے بن کیویں سکھایا وے
عاشق اِک محبوب بن دوجے کہڑا رن اِک مرد دوجا سایا وے

مُشکل الفاظ: گورو: مرشد، اُستاد۔ چیلا: مُرید۔ شاگرد۔

تَرجُمَہ: ایک گورو مُرشد ہے تو دوسرا مُرید و شاگرد ہے۔ ارے صاحب! بغیر طالب کے یہ کس نے سکھایا ہے؟ ایک عاشق ہے تو محبوب کے بغیر دوسرا کون ہے؟ ایک مرد ہے تو دوسری عورت ہے جو مرد کے ساتھ سائے کی طرح موجود رہتی ہے۔

کون اِک تے کون فساد دوجا اکنوں حُکم بن دوجے سُنایا وے
فاعل اِک تے دوسرا فعل بیبا اِک ڈھٹھا تے دوسرے ڈھایا وے

مُشکل الفاظ: فاعل: کام کرنے والا۔ فعل: کام۔

تَرجُمَہ: کون ایک ہے اور کون و فساد دوسرا ہے؟ ایک نے دوسرے کو حکم سنا دیا ہے۔ فاعل ایک ہے تو دوسرا فعل ہے۔ ارے صاحب! تُو دیکھ نہیں رہا کہ ایک گر گیا ہے اور دوسرے نے گرا دیا ہے یعنی ایک گر رہا ہے تو دوسرا گرا رہا ہے۔

کمان اِک تے دوسرا تیر بیبا نشانہ دوسرے بِناں کیوں لایا وے
اِک روٹیاں دوجی پکون والی پانی آٹے اَگ توا چڑھایا وے

مُشکل الفاظ: توا: لوہے کا گول ظرف (جسے آگ پر رکھ کر روٹیاں پکاتے ہیں)، پرت۔

تَرجُمَہ: ارے صاحب! ایک کمان ہے تو دوسرا تیر ہے اور یہ دوسرے کے بغیر ایک نشانہ کیوں لگاتا ہے۔ ایک روٹی ہے تو دوسری پکانے والی ہے جس نے آٹے میں پانی ڈال کر یعنی آٹا گوندھ کر چولہے پر توا چڑھا دیا ہے۔

اِک عِلم تے دوسرا پڑھن والا الف بے بِن کم کہڑے آیا وے
اِک قلم تے دوسری سیاہی کاغذ لکھیا اِک تے دوجے لکھایا وے

مُشکل الفاظ: الف بے: حروفِ ابجد، الف مراد اللہ اور بے مراد دوئی ہے۔

تَرجُمَہ: ایک عِلم ہے تو دوسرا پڑھنے والا ہے لیکن اکیلا الف بے کے بغیر کس کام آیا ہے۔ ایک قلم ہے تو دوسری سیاہی ہے۔ ایک کاغذ پر لکھتا ہے تو دوسرا لکھواتا ہے۔

حرف عین اِک غین دوسرا ہے اِک پرکھیا دوجے پرکھایا وے

مُشکل الفاظ: ڈھایا: بچھایا۔ پنجر: جسم

تَرجُمَہ: میں نے سُنا ہے کہ قیامت کے روز یہ زمین اور آسمان مِٹ جائیں گے مگر تم یہ تو بتاؤ کہ اللہ نے اپنا تخت کہاں بچھا رکھا ہے؟ جبکہ اوّل و آخر، دوسرا اور تیسرا وہی سب کچھ ہے تو پھر یہ مجنوں کون تھا کہ جس نے لیلیٰ کے عشق میں اپنا جسم تک سوکھالیا تھا۔

اِک تکڑی دوجے اعتبار وَتّے پاسک بن کے سودا گھٹایا وے
عِلم وجود اِک نور شہود دوجا سوت ریشم اکدوجا کیا پایا وے

مُشکل الفاظ: تکڑی: ترازو۔ پاسک: پاسنگ۔ شہود: مطلق وجود، تمام موجودات میں حق ہی حق دکھائی دیتا ہے، یہ نظریہ وحدت الشہود ہے اور سب کچھ اُسی میں سے ہے، نظریہ وحدت الوجود ہے۔

تَرجُمَہ: ایک ترازو ہے تو دوسرا اعتبار باٹ ہیں پھر اُس نے پاسنگ باندھ کر سودا گھٹا دیا ہے۔ علم وجود ایک ہے تو دوسرا نور شہود ہے۔ ایک جگہ وہ سوت ہے تو دوسری جگہ پر ریشم ہے، یہ کیا صورت ہے؟

اُستاد پیر مُرشد گورو باجھ جٹّا کسے عِلم دا بھیت نہ آیا وے
پڑھا مینوں وی جنھوں توں آپ پڑھیا ہیں بُتاں کس اَمر بنایا وے

مُشکل الفاظ: گورو: مرشد، اُستاد۔ بھیت: بھید۔ اَمر: حُکم۔

تَرجُمَہ: اے جاٹ! استاد و پیر و مرشد کے بغیر ایسا کون ہے کہ جس نے عِلم کا بھید پایا ہے؟ تم مجھے بھی پڑھا دو کہ جہاں سے تُو نے پڑھا ہے۔ ان بُتوں کو کس نے اَمر بنا دیا ہے؟

اِک دو وِچ گِنتی شمار ناہیں جھگڑا مُکّے نہ کدی مُکایا وے
اِک توں تے دوسری میں جٹّا ڈر تیسرے ہو سکھایا وے

مُشکل الفاظ: شمار: گنتی۔

تَرجُمَہ: یہ ایک دو کی گنتی کا شمار نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی جھگڑا اس وقت تک ختم نہیں

ہوسکتا جب تک کہ اسے دِل سے نہ مٹایا جا سکے۔ اے جاٹ! ایک تُو ہے تو دوسری میں ہوں اور تیسرا وہ ہے جس نے ہمیں یہ سب کچھ سکھایا ہے۔

انسان اِک خُدا ہے دوسرا ہے جی حَیّ قیّوم نہ کسے مٹایا وے
دانا آباد لے چل مولا شاہ سائیں گھر ہیبو دے کاہنوں بیٹھایا وے

مُشکل الفاظ: حَیّ قیّوم: زندہ و قائم۔

تَرجُمَہ: انسان ایک ہے اور خدا دوسرا ہے۔ وہی ہے جو کہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور اُسے آج تک کوئی نہ مٹا سکا ہے اور نہ مٹا سکے گا۔ اے مولا شاہ سائیں! تم مجھے اپنے ساتھ دانا آباد لے چلو یہاں ہیبو کے گھر میں کس لئے بٹھا رکھا ہے؟

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

عبدالوہاب ہے پیر وہابیاں دا پیر عارفاں شاہ جیلان ہے جی
شرع محمد ہے پیر سب مومناں دا پیر رافضیاں علی مردان ہے جی

مُشکل الفاظ: عبدالوہاب: عبدالوہاب نجدی۔ عارفاں: اہل عرفان: اللہ کے پہچاننے والے۔ شاہ جیلان: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ شرع محمد: شریعتِ محمدی۔ رافضیاں: رافضی، ایک مسلمان فرقے کا نام ہے، طنز سے شیعوں کو کہتے ہیں۔ علی: حضرت علیؓ۔ مردان: بہادر۔

تَرجُمَہ: عبدالوہاب نجدی تمام وہابیوں کے پیر ہیں اور اہل عرفان کے پیر حضرت عبدالقادر شاہ جیلانیؒ ہیں۔ شریعت محمدی جُملہ مسلمانوں کی رہبر و مرشد ہے اور حضرت علیؓ رافضیوں کے پیر ہیں۔

مولا علی پیر کٹکے بازاں دا اِی پیر مرہٹے بازاں ہنومان ہے جی
قلندر پیر نیں رچھاں تے باندراں دے شہباز قلنداں مان ہے جی

مُشکل الفاظ: مولا علی: حضرت علیؓ۔ مرہٹے: ایک ہندو قوم۔ ہنومان: ہندوؤں کے

ایک دیوتا کا نام، بندر۔

تَـرْجُمَة: مولا علیؑ گتکا بازوں کی پیر ہیں اور ہندوؤں کے پیر ہنومان ہیں۔ ریچھ اور بندروں کے پیر قلندر ہیں اور قلندروں کے سوا کچھ شاہ باز ہیں

پیر چوڑہیاں دا بالا شاہ چوڑہا ساہنسی ساہنس مل پیر پردھان ہے جی
اَفلاطون لُقمان سب حکمتاں دے کوچ بخش پیر کوچوان ہے جی

مُشکل الفاظ: چوڑہیاں: چوڑہا۔ بھنگی، خاکروب۔ ساہنسی: ایک قوم۔

تَـرْجُمَة: بھنگیوں کا پیر بالا شاہ ہے اور ساہنسیوں کے پیر ساہنس مل پردھان ہیں۔ اَفلاطون اور لُقمان تمام حکمتوں کے مُرشد ہیں اور کوچ بخش تمام کوچوانوں کے پیر ہیں۔

رزق عِلم انسان دا گورو مُرشد عِلم رزق دا پیر انسان ہے جی
انگریزی خوان تقدیر انگریزی یارو عِلم پیر فرنگی زبان ہے جی

مُشکل الفاظ: گورو: اُستاد۔ خوان: پڑھنے والا۔

تَـرْجُمَة: رزق کے حصول کا عِلم انسان کا اُستاد اور مُرشد ہے اور رزق کے عِلم کا پیر خود انسان ہے۔ انگریزی پڑھنے والے انگریز کی تقدیر ہیں اور یہی عِلم انگریزوں کی زبان ہے اور یہی ان کی مُرشد ہے۔

حکیم پیر مریضاں سب روگیاں دے مُرشد پیر حکیماں لُقمان ہے جی
کُل کھیتیاں دے پیر جٹ یارو پیر جٹاں لوہار ترکھان ہے جی

مُشکل الفاظ: روگیاں: روگ والے، بیمار۔

تَـرْجُمَة: تمام مریضوں اور بیماروں کے پیر حکما ہیں اور حکیموں کے پیر حکیم لُقمان ہیں۔ تمام کھیتوں کے پیر جاٹ زمیندار ہیں اور تمام زمینداروں کے پیر لوہار اور ترکھان ہیں۔

سیّد پیر مسلماناں ساریاں دے پیر سیّداں حدیث قرآن ہے جی
معشوق پیر نیں عاشقاں ساریاں دے رُستم پیر کلّی پہلوان ہے جی

مُشکل الفاظ: رُستم: قدیم ایران کے مشہور پہلوان کا نام۔

تَـرْجُـمَة: سیّد تمام مسلمانوں کے پیر ہیں اور تمام سیّدوں کے پیر حدیث و قرآن ہیں۔ معشوق تمام عاشقوں کے پیر ہیں اور رُستم پہلوان تمام پہلوانوں کے گورو ہیں۔

سیّد پیر مسلماناں ساریاں دے پیر سیداں حدیث قرآن ہے جی
معشوق پیر نیں عاشقاں ساریاں دے رُستم پیر کلّی پہلوان ہے جی

مُشکل الفاظ: رُستم: قدیم ایران کے مشہور پہلوان کا نام۔

تَـرْجُـمَة: سیّد تمام مسلمانوں کے پیر ہیں اور تمام سیّدوں کے پیر حدیث و قرآن ہیں۔ معشوق تمام عاشقوں کے پیر ہیں اور رُستم پہلوان تمام پہلوانوں کے گورو ہیں۔

راجے بادشاہ پیر سب رعیّاں دے ربّ پیر اوہناں نگہبان ہے جی
سارے وَگاں دے پیر ہین واگی یارو مجھیں گائیاں دا پیر ساہن ہے جی

مُشکل الفاظ: رعیّاں: رعایا، عوام۔ وَگاں: وَگ، مویشیوں کا ریوڑ۔ واگی: چرواہا۔

تَـرْجُـمَة: راجے اور بادشاہ تمام رعایا کے پیر ہیں اور ان کا پیر اللہ تعالیٰ ہے جو کہ ان کا نگہبان ہے۔ تمام ریوڑوں کے پیر چرواہے ہیں اور تمام بھینسوں اور گایوں کے پیر سانڈ ہیں۔

میر عالم ہے پیر مراسیاں دا مراسی کنجریاں پیر پچھان ہے جی
راگ راگنیاں پیر اُستاد یارو بیجو باورا تے تان سین ہے جی

مُشکل الفاظ: بیجو باورا: ایک عظیم ہندو گویّا۔ تان سین: اکبر بادشاہ کے دور کا عظیم موسیقار، یہ دونوں ایک دوسرے کے ہم عصر تھے۔

تَـرْجُـمَة: میر عالم تمام مراسیوں کے پیر ہیں اور مراسی کنجروں کے گورو ہیں۔ جُملۂ راگوں اور راگنیوں کے اُستاد بیجو باورا اور تان سین ہیں جو عظیم موسیقار تھے۔

پیر قُلزم دریاواں دا خضر خواجہ آتش باد خدا خاک جان ہے جی

پیر مرکباں دا ربّ قادر مطلق رسولؐ مسلیاں سب مسلمان ہے جی

مُشکل الفاظ: ثُلوم: سمندر۔ خضر خواجہ: حضرت خضر۔ آتش: آگ۔ باد: ہوا۔ مرکّباں: واحد مرکب: ملا ہوا۔ آمیزش شُدہ، انسان چار عناصر کا مرکّب ہے (آگ، ہوا، پانی اور مٹّی)۔

تَرجُمَہ: تمام سمندروں اور دریاؤں کے پیر حضرت خضرؑ ہیں اور آتش و باد اور خاک ہی جان ہے۔ تمام مرکّبوں کے پیر اللہ تعالیٰ خود ہیں اور تمام مسائل کے پیر حضرت نبیٔ کریم ﷺ ہیں۔

داؤد پیر لوہاراں ترکھاناں راجاں فرنگی ریل غلیچیاں شان ہے جی
غریباں بھکھیاں داروٹی پیر دولت پیر تونگراں بُـــکـــــھ حیران ہے جی

مُشکل الفاظ: داؤد: حضرت داؤدؑ اللہ کے مشہور پیغمبر جو حضرت سلیمانؑ کے والد تھے۔

تَرجُمَہ: حضرت داؤدؑ تمام لوہاروں، بڑھئیوں اور راجوں (عمارت بنانے والے) کے پیر ہیں۔ اس طرح ریل اور غلیچے بنانے والوں کے پیر انگریز ہیں۔ غریبوں اور تمام بھوکوں کے پیر روٹی اور دولت ہیں اور مالداروں کا پیر بھوک اور حیرانی ہے یعنی انہیں سکون میسّر نہیں۔

بھائی مردانہ ہے پیر رباباں دا پیر نائیاں پارسی سلمان ہے جی
کاشو دیو ہے پیر کشمیریاں دا انسان عالم جنّ پری مسان ہے جی

مُشکل الفاظ: بھائی مردانہ: بابا گورو نانک کے سنگی جو کہ رباب بجا کر انکا اور اپنا توحیدی کلام سناتے تھے۔ پارسی: فارسی، ایران کا قدیم نام۔ سلمان: حضرت سلمان فارسیؓ۔ مسان: جنّ، بھوت، آسیب۔

تَرجُمَہ: تمام ربابیوں کے پیر بھائی مردانہ ہیں اور جُملہ حجاموں کے پیر حضرت سلمان فارسیؓ ہیں۔ کشمیریوں کا پیر کاشو دیو ہے اور انسان ہی تمام جن بھوتوں کا عالم

ہے کہ یعنی جن اور پری پر غالب ہے۔

ابراہیم پیر کُلّی مسلماناں دھرم راج سب ہندو پروان ہے جی
مولا شاہ سائیں خضر ٹوبیاں دا تے فرشتیاں پیر شیطان ہے جی

مُشکل الفاظ: ابراہیم: حضرت ابراہیمؑ۔ دھرم: دین، مذہب۔ پروان: مکمل، نشوونما یافتہ۔ ٹوبیاں: ٹوبھا: غوطہ خور۔

تَرجُمَہ: تمام مسلمانوں کے پیر حضرت ابراہیمؑ ہیں اور ہندوؤں کا دھرم راج ہی سب کچھ ہے۔ اے مولا شاہ سائیں! تمام غوطہ خوروں کا پیر خواجہ خضرؑ ہے اور فرشتوں کا پیر (اُستاد) شیطان ہے۔

دربیان روانہ شُدن مرزا بطرف داناآباد (مرزا کے داناآباد کی طرف روانہ ہونے کا بیان)

جنج چندھڑاں دی جیویں کٹک لٹھے نالے پنڈ دے جاگدے لوک بیبا
کِسے ڈھب نال کھیویں نِکل سائیں کوئی کرے نائیں روک ٹوک بیبا

مُشکل الفاظ: کٹک: لشکر، فوج۔ ڈھب: طور، طریقہ۔

تَرجُمَہ: چندھڑوں کی بارات اس طرح تھی کہ جیسے لشکر اُترا ہوا ہو اور پھر گاؤں کے لوگ بھی جاگ رہے ہیں۔ اے صاحب! تم کسی ایسے طور طریقے سے کھیوا سے نکلو کہ کسی کو پتا نہ چلے اور کوئی تمہیں روک ٹوک نہ کرے۔

کَس بَلی نوں پاکھراں پا اُتّے صدقے بکرے دے موک موک بیبا
پُھپّھی میری بیوا تے ماسی تیری نالے اینہوں وی نقد کجھ جھوک بیبا

مُشکل الفاظ: پاکھراں: پاکھر، زین، کاٹھی۔ موک: بکرے بکری کی ایک بیماری۔ ختم کردے۔

تَرجُمَہ: اے صاحب! تو اپنی گھوڑی کو کس لے اور اوپر کاٹھی ڈال لے اور صدقے خیرات کے بکرے دے۔ بیبو میری پھوپھی ہے اور تیری خالہ ہے تو اسے بھی کچھ

نقدی بطور انعام دے دے۔

نالے پُھپھی دے پلنگ دی چُول ٹُٹی آپے کاریگر دے گا
ٹھوک بیبا
چلّا کس کمان دا ڈھلا ہویا تیرے نیزے دی ڈنگی ہے نوک بیبا

مُشکل الفاظ: چُول: لکڑی کا سرا جو دوسری لکڑی میں داخل کیا جائے۔ چلّا: چلّہ، جسمیں تیر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔

تَرجُمَہ: اور پھر پھوپھی کے پلنگ کی چُول بھی ٹوٹی ہوئی ہے جسے وہ خود ہی کسی کاریگر سے ٹھکالے گی اور تُو اپنی کمان کا چلّہ کس لے کہ بڑا ڈھیلا ہو چکا ہے اور تیرے نیزے کی نوک بھی ٹیڑھی ہے ذرا اسے بھی سیدھا کر لے۔

یاری وَنج مَسیتیں ادھار کیتا ہُن میں جان دتی تینوں روک بیبا
مولا اُٹھ دانا آباد پے کھڑے لگ جائی نہ ہور کوئی جوک بیبا

مُشکل الفاظ: وَنج: بیوپار۔ کھیڑے: کھیڑا، راستہ۔ جوک: جونک، مراد دُکھ مصیبت۔

تَرجُمَہ: میں نے مسجد میں یاری کا بیوپار کیا اور اُدھار کر لیا۔ اب میں تجھے روک کر اپنی جان دے رہی ہوں۔ اے مولا شاہ! اب اُٹھ اور دانا آباد کا راستہ لے کہ کہیں کوئی اور مصیبت نہ پڑ جائے۔

در بیان سوار شُدن مرزا و صاحباں (مرزا اور صاحباں کے سوار ہونے کا بیان)

جٹی چڑھی بیلے اَمر تارا تھا روشن چانن ہویا ٹُٹے تارے دا ای
نال ہنے دے وَج کے وَنگ ٹُٹی ہجوکا صاحباں نوں لگا ہلورے دا ای

مُشکل الفاظ: بیلے: بیلا، جنگل۔ ہُنے: فی الفور۔ ہجوکا: ہچکولہ، ہُلارا، ہلکورا۔

تَرجُمَہ: صاحباں جب جنگل میں چلنے کیلئے گھوڑی پر سوار ہوئی تو ایک ستارا ٹوٹا اور اُسی ٹوٹے ہوئے ستارے کی روشنی ہر سو پھیل گئی۔ ایسے میں صاحباں کی چوڑی ٹوٹ گئی اور اُسے ایسا ہچکولا لگا کہ کانپ کر رہ گئی۔

جھال چاندی سونے مشکل رنگ اُڈّے اُڈّے چھیتی مُلمّع تے پارے دا اِی
وَگدے ندیاں دریاواں نہ وہن رُکدے مینہ درسے نہ عام پھوہارے دا اِی

مُشکل الفاظ: جھال: ٹانکا، مُلمّع، وہن، بہاؤ۔

تَرجُمَہ: سونے اور چاندی کے مُلمّع کا رنگ جلدی نہیں اُڑتا مگر پارے کا مُلمّع جلد اُڑ جاتا ہے۔ بہتے ہوئے دریاؤں کے بہاؤ کو روکا نہیں جا سکتا اور عام پھوہارے سے بارش نہیں برسائی جا سکتی۔

صاحباں قدم رَکاب دے وِچ دِتّا غیبوں ہویا آواز نقارے دا اِی
مرزے دِتیاں بیو نوں ویہہ مُہراں کیہا مَنیاں یار پیارے دا اِی

مُشکل الفاظ: نقارے: نقارہ۔ مُہراں: اشرفیاں۔

تَرجُمَہ: صاحباں نے جو اپنا قدم رَکاب میں رکھا تو غیب سے ایک نقارے کی آواز سنائی دی۔ مرزا نے چلتے وقت بیو کو بیس اشرفیاں دیں اور اس طرح اُس نے اپنے پیارے یار کا کہا مان لیا۔

جدھر لاہنگا سی پنڈ دا دھوڑ آوے کھولا اِک کِسے اللہ مارے دا اِی
صاحباں بولی ماری تیری ٹَیر لِسّی کیکر کرے گی کم اشارے دا اِی

مُشکل الفاظ: لاہنگا: گزرگاہ۔ کھولا: تباہ حال مکان۔ ٹَیر: گھوڑی۔ لِسّی: کمزور

تَرجُمَہ: جو لوگوں کی عام گزرگاہ تھی وہاں پر سے صرف دھول اُڑتی دکھائی دے رہی تھی اور راستے میں کسی اللہ مارے کا تباہ شدہ ایک مکان تھا۔ صاحباں نے طنز سے کہا کہ تمہاری گھوڑی تو بڑی کمزور سی ہے۔ یہ کس طرح اشارے کا کام دے گی یعنی دور کا سفر ہے اور ہم کیسے جلد از جلد اپنے مقام پر پہنچیں گے؟

لیہدی گنڈ تے دو سوار بیٹھے کوٹ ٹپنا کم اَکارے دا اِی
دوبیلا کیکر بناوی مرزیا وے ایہہ تاں کم کسے گھوڑے بھارے دا اِی

مُشکل الفاظ: گنڈ: پُشت، کوٹ: قلعہ، حصار، چاردیواری۔ اَکارے: اکیلا۔ دوبیلا:

دبیلا، دوسواروں والا، جس کی پیٹھ پر دوسوار ہوں۔

تَرجُمَہ: کہ اس کی پیٹھ پر دوسوار بیٹھے ہیں اور یہ مشکل ترین سفر طے کرنا کسی ایک کا کام ہرگز نہیں ہے اور پھر ہم تو دو ہیں؟ اے مرزا یہ کیسے بات بنے گی؟ یہ مشکل کام تو کوئی بھارا گھوڑا ہی کر سکتا ہے؟

تیرے اپنے گھر جے نہیں سی گھوڑا منگ لینا سی کسے سُنیارے دا ای
چابک ماریا بکی نوں خان مرزے ٹپ کوٹ کم کر گئی پکارے دا ای

مُشکل الفاظ: کوٹ: قلعہ، چاردیواری، احاطہ، گاؤں۔ پکارے: پلکارا، آنکھ جھپکنے کا وقت۔

تَرجُمَہ: اگر تمہارے اپنے گھر میں کوئی گھوڑا نہیں تھا تو پھر تم کسی سُنار سے ہی مانگ لیتے۔ یہ سنتے ہی مرزا کو جوش آیا اور اُس نے اپنی گھوڑی کو ایک زوردار چابک دے مارا تو گھوڑی ہوا ہوگئی اور وہ اُسی احاطے سے آنکھ جھپکتے ہی آنکھوں سے اُوجھل ہونے لگی۔

پہلا ستھ لنگھ پنڈ دی بار وڑیا فرق پے گیا ہیو دوارے دا ای
مُہورت مُتھی کلجوگناں سامنیاں جی سر تے پہرا مریخ ستارے دا ای

مُشکل الفاظ: ستھ: جنگلی چراگاہ، میدان۔ بار: علاقہ، جنگل۔ دوارے: دوارا، گھر۔ مہورت: ستاروں کی چال سے کسی کام کی مناسب اور موافق گھڑی۔ مُتھی: مقرر کی، دیکھی۔

تَرجُمَہ: وہ پہلا میدان طے کرتے ہوئے گاؤں کے علاقے میں جا داخل ہوا اور اس طرح اس کا اور ہیو کے گھر کا بڑا فرق پڑ گیا۔ کل سامنے کے جوگیوں نے مہورت دیکھی تھی کہ اس پر آجکل مریخ ستارے کا اثر ہونے والا ہے یعنی اس کا یہ سفر انتہائی منحوس ثابت ہوگا۔

کُتے پچھے روئے اگے پھوی بولی شگن چندرا ہویا وچارے دا ای
چھیتی وچ ٹوئے دے بکی اڑ کھلوتی ڈر کوئی مولا شاہ پیا نظارے دا ای

مُشکل الفاظ: پھوی: گیڈری، بچّوں والی گیڈری۔ شگن: شگون، فال، چندرا: بُرا۔

تَــرْجُــمَة: چلنے کے بعد ان کے پیچھے کُتے بھونکے اور گیڈری بھی بولی جو کہ اچھا شگون نہ ہوا اور اُس بیچارے کی کمبختی آ گئی۔ جلد ہی اس کی گھوڑی ایک کھائی میں اَڑ (پھنس) گئی اور اے مولا شاہ: اُس کا کوئی عجیب نظارہ ہی کیا۔

در بیان احوال ماضی سوال جواب حَسّو مراسن و مرزا خان را

(احوال ماضی کے متعلق حَسّو مراسن اور خان مرزا کے سوال و جواب کا بیان)

کھڑی رہن دے نیلی نوں جا لسیئے اِک گل بُھلی یاد آ گئی
سہیلی ڈومنی حَسّو اِک ہیو دی جی مل کے کھرل نوں ہَس ہَسا گئی

مُشکل الفاظ: نیلی: نیلے رنگ کی گھوڑی، ایک قسم۔ جا: جگہ۔ ڈومنی: مراسن، گانے بجانے والی قوم سے تعلق رکھنے والی۔ کھرل: مراد مرزا۔

تَــرْجُمَة: گویا گھوڑی کو اس جگہ پر ہی کھڑی رہنے دو۔ اے کمزور! مجھے ایک بھولی ہوئی بات یاد آ گئی ہے۔ ہیو کی ایک سہیلی حَسّو مراسن اتنے میں اُدھر سے گزری اور خود ہنس کر مرزا جاٹ کو بھی ہنسا گئی۔

جدوں ہیو دے گھریں سی خان بیٹھا پھردی ٹُردی آ نال رضا گئی
مجھیّں والی صلاح سی نال اوہدے گٹّا پکڑ کے نال چوا گئی

مُشکل الفاظ: رضا: رضامندی۔ گٹّا: پاڈا، بھینس کا نر بچّہ۔

تَــرْجُمَة: جب خان مرزا ہیو کے گھر میں بیٹھا تھا تو وہ چلتی پھرتی کہیں سے اللہ کی رضا کے ساتھ (اتفاقاً) وہاں آ گئی۔ اس کی ساری صلاح اس کے ساتھ تھی۔ تبھی تو وہ بھینس کا بچہ پکڑ کر اس کا دودھ بھی دوھ گئی تھی یعنی مرزا و صاحباں کے اس کام میں اس کا مشورہ شامل تھا۔

مبارک آن دِتی حَسّو خان مرزے مبارک صاحباں سینے ٹھنڈ پا گئی
نخرے ناز کر کے نال رمز بازی گل گل وِچ گل سمجھا گئی

مُشکل الفاظ: رمز: پوشیدہ بات، گہری بات، راز کی بات۔

تَرْجُمَة: حَسّو نے خان مرزا کو آ مبارک دی اور اس کی اس مبارک سے صاحباں کے سینے میں ٹھنڈ سی پڑ گئی۔ وہ گویا بڑے نخرے اور ناز سے بات بات میں ہی انہیں ساری بات سمجھا گئی۔

صدقے اُس راہواں جہڑے راہ آیوں کِتھّوں آئی گھٹ مینہ برسا گئی
کھیوا سیالاں دا اَج آباد ہویا لگی اَوڑ تے وَرکھا وَسا گئی

مُشکل الفاظ: صدقے: میں تصدّق جاؤں، قربان جاؤں۔ اَوڑ: خشک سالی، قحط۔ وَرکھا: برکھا، بارش۔

تَرْجُمَة: میں اُن راہوں کے قربان جاؤں کہ جن راہوں پر تُو چل کر آیا ہے۔ یہ کہاں سے گھٹا آئی اور بارش برسا گئی ہے۔ سیالوں کا کھیوا آج آباد ہوا ہے گویا سخت خشک سالی کا سامنا تھا اور آج بارش آ گئی۔

کوئی کھاوندے کوئی کماوندے نی دولت کسے نہ پگ وَٹا گئی
پلی پوسی ججمان دے ہتھّ آئی دم لگے بِناں دام پا گئی

مُشکل الفاظ: پگ وَٹا گئی: پگ وٹاوناں: بھائی بنایا، اپنا بنانا۔ ججمان: چودھری، آقا، سردار۔ دام: قیمت، پیسے، مُول۔ دم: وقت۔

تَرْجُمَة: کوئی کھاتے ہیں اور کوئی کماتے ہیں۔ دولت نے آج تک کسی سے مضبوط رشتہ نہیں جوڑا۔ صاحباں گویا پلی پوسی اچانک سردار کے ہاتھ آ گئی اور بن مول قیمتی ہو گئی۔

یاری عشق لگی ہوئی چھوٹی عمرے تَھوہ دیکے رُٹھی منا گئی
شالا سوہاگ جیوی خوشی نال وَسّیں سُنکے صاحباں ایہہ گل شرما گئی

مُشکل الفاظ: تَھوہ: یاد۔ رُٹھی: روٹھی ہوئی۔ شالا: اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ سوہاگ: خاوند کی زندگی کا زمانہ، خاوند کا پیار، خوش قسمتی۔

تَرْجُمَة: چھوٹی عمر میں مسجد میں یاری لگی تھی اور وہ یاد دلا کر تُو روٹھے ہوئے کو منا

گئی۔ اللہ کرے کہ تم ہمیشہ خوش رہو اور جب تک زندہ رہو اپنے خاوند کے پیار کی مستحق رہو۔ یہ بات سن کر صاحباں ذرا شرما گئی۔

سارے لاگ دیدے گن کے مرزیا وے کھسو گل نال گل جتا گئی
صاحباں کیہیا لیہوں کجھ دے جڑا کالکھ دامنی مغز کھپا گئی

مشکل الفاظ: لاگ: نیوگ، غریبوں اور کمیوں کا حقِ خدمت۔ کالکھ دامنی: کالی جھولی والی، بدنام۔ مغز: دماغ۔

ترجمہ: اے مرزا تم مجھے سارے نیوگ ادا کر دو کھسو نے یہ بات، بات ہی بات میں جتلا دی۔ تو صاحباں نے کہا کہ اے مرزا! تم اسے بھی کچھ دو یہ کہاں سے سیاہ دامن والی دماغ کھپا کر رکھ گئی ہے۔

ہیو نال سی کھسو دی رازداری سُتی اپنی قسمت جگا گئی
مُہراں ست لیکے بوہت خوش ہوئی سیساں ست کر مرزے وڈیا گئی

مشکل الفاظ: رازداری: راز دار ہونا، ہمراز ہونا۔ مُہراں: اشرفیاں۔ سیساں: دُعائیں۔ وڈیا: وڈیاون، تعریف کرنا، بڑائی بیان کرنا۔

ترجمہ: ہیو کے ساتھ کھسو مراسن کی رازداری تھی اور وہ ایک دوسری کی ہمراز تھیں گویا وہ سوئی ہوئی قسمت کو جگا گئی۔ سات اشرفیاں لیکے وہ بہت ہی خوش ہوئی۔ اُس نے مرزا کو سات دُعائیں دیں اور مرزا کی اُس نے بڑی تعریف کی، بڑائی بیان کی۔

مرزا آکھدا توں وی چل نال کھسو توں تاں نال سبب دے آ گئی
مولا شاہ سائیں ہتھ جوڑ کھسو اِک ہور ربّی گل سُنا گئی

مشکل الفاظ: سبب: وجہ، اتفاق سے۔

ترجمہ: مرزا کہنے لگا کہ اے کھسو! تو بھی ساتھ ہی چل کہ سبب کے ساتھ آ گئی ہے۔ اے مولا شاہ سائیں! کھسو مراسن ہاتھ جوڑ کر ایک اور ربّی بات سنا گئی۔

کلام مرزا بنام کھسن (مرزا کا کھسو سے کلام کرنا)

صدقے دوہتے سیالاندیا ہوواں صدقے ہو چلاں نال سَت واری
میری دھانی جو چلی ہے نال تیرے چلاں میں کوئی ہووے کُپت واری

مُشکل الفاظ: صدقے: قربان جاؤں۔ دوہتے: دوہتا، نواسہ، واری: میں قربان۔ دھانی: راجدھانی، چودھرانی۔ کُپت: لڑائی۔

تَرجُمَہ: میں تصدق، اس سیالوں کے نواسے کے قربان جاؤں اور میں اس کے ساتھ سات مرتبہ جانے کو تیار ہوں۔ مگر یہ جو میری چودھرانی (صاحباں) جو ساتھ چلی ہے میں یہاں سے جاتی ہوں کہیں کوئی لڑائی جھگڑا ہی نہ ہو۔

ٹیر کانواں کھادی لیاؤں صاحباں نوں چلدی میرے لئی لیاندوں رتھ واری
بھنگی پوستی نالے مراسی میرا کہڑے کھوہ جاواں اوہنوں گھت واری

مُشکل الفاظ: ٹیڑ: گھوڑی۔ رتھ: چھت دار بیل گاڑی، بہلی۔ گھت: گتھن مصدر سے، ڈالنا۔

تَرجُمَہ: ارے قربان جاؤں! کوؤں کی کھائی ہوئی گھوڑی صاحباں کے لئے لے آیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ تُو میرے لئے رتھ لے کر آتا اور پھر جو میرا بھنگی پوستی مراسی ہے اسے میں کس کنویں میں ڈالوں، قربان جاؤں۔

نالے واجیاں دے نال اَج ڈُھکوں خبراں ہوئیاں نیں سارے جگت واری
مرزے ہَس کے پنجی روپے دِتّے میری کتو آکھے دوکھی لت واری

مُشکل الفاظ: ڈُھکوں: ڈھکن، بارات کا پہنچنا، دولہے کا شادی کے لئے آنے کا عمل۔ جگت: جہان۔ دوکھی: دُکھ کرنے والا، دشمن۔

تَرجُمَہ: اور پھر تو آج باجے کے ساتھ بیاہنے آیا ہے اور تیری خبریں پوری دنیا میں پھیل گئی ہیں۔ مرزے نے ہنس کر اُسے پچیس (25) روپے دیئے تو کتو مراسن کہنے لگی کہ یہ کس دشمن نے لات ماردی ہے؟

مینوں خبر ہوندی جے توں چوری کھڑنی رکھدی واج اُتا گھر کت واری
نالے چوراں نال چلنا روا ناہیں مت کوئی پُھڈ لوے شُہہ گھتّ واری

سرکٹ جائیں۔ اے مولا! تم اُس مراسن کی ہنسی مذاق کی باتیں چھوڑ اور رُکی ہوئی گھوڑی کو چلاؤ جو کہ مست ہو چکی ہے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

بلی ٹُر دی ناہیں چابک ست مارے کیوں اللہ جانے اتھے اڑی ہے جی
کوئی راہ کھبڑا نہیں سی اودھر یارو ایسے واسطے بدی کر کھڑی ہے جی

مُشکل الفاظ: اڑی: رُکی۔ راہ کھبڑ ا: راستہ۔ بدی: برائی ضد۔ اودھر: اُدھر۔

تَـــرْجُـــمَة: گھوڑی چلنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ مرزا نے اُسے سات چابک مارے لیکن خدا جانے وہاں سے یہاں آ کر کیوں رُک گئی ہے؟ یہاں کسی گاؤں کا راستہ بھی نہیں ہے اور جو وہ یہاں آ کر ضد کر کے رُک گئی ہے۔

جُڑ گئے قدم نہ ہلدی اگے پچھے جویں میخ کسے ٹھوک جڑی ہے جی
خصماں کھائیں تینوں وڈ پیدل ٹور ساں اوکھا ویلا رات کوئی گھڑی ہے جی

مُشکل الفاظ: میخ: کیل۔ خصماں کھائیں: مالک کو کھائے۔

تَـــرْجُمَة: گویا اُس کے قدم زمین سے جُڑ سے گئے اور وہ نہ آگے کو ہلتی اور نہ پیچھے کو۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے کسی نے اُس کے پاؤں میں کیل لگا دیئے ہیں۔ لگتا تھا کہ اس کا مالک بھاڑ میں جائے۔ وہ آج اُسے پیدل ہی چلائے گی۔ کیا مشکل وقت تھا اور رات پڑ چکی تھی۔

وڈ سُٹّن لگا میخ پھیر پھوڑے آکھن عقل بچا تینوں بڑی ہے جی
جھل رنج راوی پتن گاہن کوئی نہ کوئی کھیڑا نہ ریت تے رڑی ہے جی

مُشکل الفاظ: جھل: برداشت کر، جنگل۔ پتن: ساحل۔ گاہن: وہ جگہ جہاں پانی کی گہرائی کم ہو۔ رڑی: ہموار میدان۔ کھیڑا: گاؤں، قصبہ۔

تَرْجُمَة: وہ جگہ بہت ہی بُری تھی کہ گھوڑی کے پاؤں چھیلے جا رہے تھے۔ مرزا بڑی سوجھ بوجھ سے کام لے رہا تھا۔ ویران جنگل تھا راوی کا کنارہ تھا اور کہیں کوئی راستہ

نہ تھا۔ گاؤں اور نہ ریت والی زمین تھی اور نہ میدانی زمین ہی تھی۔

دانا باد وچ جھنگ سیال کھیوے کسے واگ نہ اُسدی پھڑی ہے جی
رات ہنیری اَتے راہ نہ یاد تینوں پلیوں کھا توں پنگ دی کڑی ہے جی

مُشکل الفاظ: واگ: باگ۔ پنگ: لسی، چھاچھ، کڑی، بیسن، چھاچھ اور انار دانہ وغیرہ ڈال کر پکایا ہوا سالن۔

تَرجُمَہ: یہ گھوڑی وہ ہے کہ جس کی باگ کبھی کسی نے دانا آباد اور جھنگ سیال کھیوا میں نہیں پکڑی۔ اندھیری رات ہے اور تجھے کوئی راستہ تک بھی یاد نہیں ہے۔ تو کیا کرے گا۔ تو تو بیسن کی کڑی کھا کھا کر پلا ہوا ہے۔

جانا مشرق وَل بکنائیں وَل مغرب ہور ناگن نہ کوئی لڑی ہے جی
بد اَسیس دِتی بکّی مریں شالا بے گناہ دی کھل اودڑی ہے جی

مُشکل الفاظ: بد اسیس: بد دُعاء، شالا: اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

تَرجُمَہ: جانا تُو نے مشرق کی جانب ہے اور رہا تکتے مغرب کی جانب ہو اور کوئی ناگن نہیں ڈس گئی۔ بکّی نے تنگ آ کر آخر بد دُعا دی کہ اللہ کرے اے مرزا! تو مر جائے کہ مجھ بیگناہ کی چمڑی ادھیڑ کر رکھ دی ہے۔

دانا باد راہ گھتیا پنجاں پیراں ٹور سئی غیبی وجی ہڑی ہے جی
نصیحت کیتی وچ راہ نہ رہویں جٹا گائیں ہَل نہ جوڑنی گڑھی ہے جی

مُشکل الفاظ: ہڑی: چھڑی۔ گڑی: گڑھی، حاملہ مویشی۔

تَرجُمَہ: پھر پانچ پیر آئے اور انہوں نے اُسے دانا آباد کے راستے پر ڈال دیا اور غیب سے گھوڑی کو ایک چھڑی ماری پھر مرزا کو نصیحت بھی کی کہ دیکھو راستے میں ہی نہیں رہنا۔ ہل چلانا ہے تو حاملہ مویشی کو ہرگز نہ جوتنا۔

پیر کر نصیحت کتے غیب ہوئے بکّی کدو چبارے دوڑی ہے جی
جنگل وَن کریر بیری جنڈیاں کتے موہلی اِک لانہ نڑی ہے جی

مُشکل الفاظ: وَن: ایک درخت کا نام، جنڈ۔ کریر: ایک خاردار جھاڑی۔ موہلی:

خاردار پودا۔لانہ: ایک جنگلی بوٹی۔نڑی: نڑ، نرکل۔

تَرجُمَہ: پیر مرزا کو نصیحت کر کے کہیں غائب ہو گئے اور اس کی گھوڑی دوڑنے لگ گئی۔وہ علاقہ جنگل کا علاقہ تھا جہاں طرح طرح کے جنگلی پودے اور درخت لہلہا رہے تھے اور قسم قسم کی جنگلی بُوٹیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

ہَنیری رات کالی ہناں بدلاں دے ہناں بدلاں لگے نہ جھڑی ہے جی
گوشت سالناں ملسی نہ اوہدے کولوں جنہاں رابڑی دی پکی گھڑی ہے جی

مُشکل الفاظ: رابڑی: ربڑی، گاڑھا دودھ، مکھن بالائی سمیت۔کڑہی: بیسن و انار دانہ کا پکا ہوا سالن۔

تَرجُمَہ: اندھیری سیاہ رات تھی اور بغیر بادلوں کے تھی۔بادلوں کے بغیر کبھی جھڑی نہیں لگ سکتی۔اُس کے ہاں سے کبھی گوشت کا سالن نہیں مل سکتا جس نے ربڑی دودھ کی کڑی پکا رکھی ہو۔

واگاں ڈھلیاں بکّی دیاں چھڈّیاں نی مُڑ کے پھیر نا ہیں کتے اَڑی ہے جی
رات پچھے مُکا آئے مرزا صاحباں صبح صادق سورج لالی چڑھی ہے جی

مُشکل الفاظ: اَڑی: رُکی۔صبح صادق: وہ روشنی جو رات ختم ہونے پر ظاہر ہوتی ہے۔

تَرجُمَہ: اب مرزا نے اپنی گھوڑی کی باگیں بالکل ڈھیلی چھوڑ دیں اور وہ پھر کہیں بھی رُکی نہیں۔مرزا صاحباں رات تو پیچھے ہی ختم کر آئے تھے۔اب تو صبح صادق ہو رہی ہے اور ہر طرف ایک سُرخی نمودار ہو چکی ہے یعنی سویرا ہو چکا ہے۔

صلاح علم نہ عقل توں جت پچھی جادو عشق موت گھتی جڑی ہے جی
فروز ڈوگر ماہی مَجھیّں اَگوں ملیا مولا شاہ کھیڑا گھت پڑی ہے جی

مُشکل الفاظ: گھتی: ڈالی۔فروز: فیروز۔ماہی: مہینوال، بھینسیں چرانے والا۔کھیڑا: گاؤں۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ نے علم اور عقل سے کوئی مشورہ نہ لیا اور عشق کے جادو نے اُسے مبہوت کر کے رکھ دیا۔چلتے ہوئے آگے سے اُسے فیروز ڈوگر ملا جو کہ بھینسیں

چرا رہا تھا۔ اُس سے اُس کی مڈبھیڑ ہوگئی۔

دربیان تکرار کردن فیروز ڈوگر با مرزا خان (فیروز ڈوگر کے مرزا خان کے ساتھ تکرار کرنے کا بیان)

جانا کتھے توں کہڑا ایں آیا کتھوں پتا دس جا ٹیر کھلہار سائیں
پچھے کون چڑھی تیرے بیل اُتے اُدھال کتھوں آندی مار مار سائیں

مُشکل الفاظ: بیل: بیلی، بیلن۔ ٹیر: گھوڑی، گھوڑا۔ اُدھال: اغوا کی ہوئی۔

تَرجُمَہ: فیروز ڈوگر نے مرزا جاٹ سے پوچھا کہ تُو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ ذرا اپنی گھوڑی کھڑی کر کے اپنا پتا ٹھکانہ تو بتا جا اور یہ تیرے پیچھے گھوڑی پر کون سوار ہے؟ اِسے تُو کہاں سے اغوا کر کے لایا ہے؟ یہ مار کہاں سے ماری ہے؟

مرزا کھرل میں ڈوگرا بیل صاحباں میری مُڈھ قدیم دی یار سائیں
لالے واہ جہڑی تیری لگدی اوئے آکھ ڈِتا میں تینوں وَنگار سائیں

مُشکل الفاظ: مُڈھ قدیم: شروع سے، ازل سے۔ واہ: زور، طاقت، ہمت۔ وَنگار: بیگار، للکارنا۔

تَرجُمَہ: مرزا نے کہا کہ اے ڈوگر! میرا نام مرزا کھرل ہے اور یہ جسے تُو نے بیل کہا ہے یہ میری ازل کی دوست صاحباں ہے۔ باقی جتنا زور تُو لگا سکتا ہے لگا لے۔ میں تجھے یہ بات للکار کر کہہ رہا ہوں۔ میں ڈرنے والا نہیں ہوں۔

قہر چڑھیا فیروز نوں گل سُن کے ڈانگ مار دا ایک اولار سائیں
اُتے نیزے دے مرزے نیں جھل لئی وجدی کم کر جاوندی پار سائیں

مُشکل الفاظ: قہر: غضب، غصہ۔ اولار: جھکا کر۔ جھل لئی: برداشت کی، سہہ لی، روک لی۔

تَرجُمَہ: فیروز ڈوگر نے جب یہ سُنا تو غضبناک ہوگیا اور اُس نے ایک بڑے زور کی لاٹھی دے ماری۔ مرزا نے اُس کی لاٹھی اپنے نیزے پر روکی اور اگر یہ لاٹھی مرزا

کو لگ جاتی تو اُس کا کام تمام ہو جاتا۔

وار جھل کے ڈوگر دا کھرل مرزے نیزہ ماریا گج للکار سائیں
لگا پٹ موٹے پت چیر گیا ڈوگر ڈگیا دنداں دے بھار سائیں

مُشکل الفاظ: جھل کے: سہہ کر، برداشت کر کے۔ گج: گرج، گرجنا، غُصّہ ہونا۔ دنداں دے بھار: منہ کے بل۔

تَرجُمَہ: مرزا کھرل نے فیروز ڈوگر کا وار سہہ کر گرجتے ہوئے بڑے زور سے للکارتے ہوئے اُسے نیزہ مارا۔ وہ نیزہ اس کی موٹی ران میں لگا اور اس کی ران کو چیر گیا اور ڈوگر اپنے اس کاری زخم کے وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔

زخم فیروز ڈوگر نوں کاری لگا اوہ تے لڑن توں ہویا بیکار سائیں
مرزا مار اڈّی بلّی چھیڑ گیا راہ توں ہو کنار کنار سائیں

مُشکل الفاظ: اڈّی: ایڑی۔ کنار کنار: کنارے کنارے، ایک طرف۔

تَرجُمَہ: فیروز ڈوگر کو بہت کاری زخم آیا اور وہ اب لڑنے سے بیکار ہو کر رہ گیا۔ مرزا نے جب دیکھا کہ ڈوگر اب اُٹھ نہیں سکتا تو اس نے اپنی گھوڑی کو ایڑی لگائی اور راستے کے ایک طرف ہو کر چلنے لگا۔

دونویں گلّاں کر دے کھیڑے لگے جاندے آفتاب ہویا آشکار سائیں
رات کتھے گئی دِن کتھوں چڑھیا کھنڈی روشنی وِچ سنسار سائیں

مُشکل الفاظ: کھیڑے: گاؤں۔ آشکار: ظاہر، نمودار۔ کھنڈی: پھیل گئی۔ سنسار: دنیا، جہان، کائنات۔

تَرجُمَہ: وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے راستے پر چلے جا رہے تھے کہ سورج طلوع ہو گیا، سویر ہو گئی۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ رات کہاں گئی اور دن کہاں سے آ گیا اور ساری دنیا میں روشنی پھیل گئی یعنی وہ تمام رات سفر کرتے اور دُکھ ہی برداشت کرتے رہے۔

صاحباں آکھدی ڈھلّا نہ ہو جٹا وے میں آکھاں تینوں بار بار سائیں

ٹھنڈا کدوں ہوناں اوہناں دُڈھ کڑھدا اُٹ لیایوں توں جہاں گھر بار سائیں

مُشکل الفاظ: ڈِھلا: سُست، ڈھیلا۔ کڑھدا: اُبلتا۔

تَرجُمَہ: صاحباں کہنے لگی اے مرزا جاٹ! تم سُست مت ہو اور میں تجھے یہ بات بار بار کہہ رہی ہوں کیونکہ تم جن کا گھر بار لوٹ کر لے آئے ہو اُن کا دودھ کب ٹھنڈا ہوگا بلکہ جوش لے رہا ہوگا۔ اُبالے پہ اُبالے آ رہے ہوں گے یعنی وہ سخت غضب و غصّے میں ہوں گے۔

سُنیا صدقے کیتے چار ہزار چندھڑ کھوج کڈھن گے ہو اسوار سائیں

بھرے کن شیطان ہون دشمناں دے ملکے ہون نہ چُھری کٹار سائیں

مُشکل الفاظ: کھوج: سراغ، پتا، تلاش۔ کٹار: خنجر، چُھری۔

تَرجُمَہ: میں نے سُنا ہے کہ چار ہزار چندھڑ قربان ہونے کو تیار ہیں اور وہ ضرور ہمارا سراغ لگائیں گے۔ ہمیں لازماً تلاش کریں گے اور پھر شیطان نے بھی اُن کے ضرور کان بھرے ہوں گے اور اس کے چرکے لگائے ہوں گے۔ کہیں وہ چُھری کٹار لے کر اکٹھے نہ ہو جائیں یعنی ہتھیار بند ہو کر مرنے مارنے پر نہ اُتر آئیں۔

کھرل آکھدا کٹھے دھیان تیرا میرا نام مرزا تیرا یار سائیں

چندھڑ سیال توڑاں چُناں وانگ پُھلاں دارے کٹک وَڈاں وار وار سائیں

مُشکل الفاظ: کٹک: لشکر۔

تَرجُمَہ: کھرل کہنے لگا کہ اے صاحباں! تیرا دھیان کدھر چلا گیا ہے۔ میرا نام مرزا ہے جو کہ تیرا یار ہے۔ یہ چندھڑ سیال کیا چیزیں ہیں۔ ان کو تو میں پھولوں کی طرح بڑے آرام سے توڑ کر رکھ دوں گا اور انہیں چُن چُن کر ماروں گا۔ میں ان کا تمام لشکر باری باری ختم کر کے رکھ دوں گا۔

گور کفن بن اگ دے وِچ ساڑاں چُن کے پُھل دیواں گنگا تار سائیں

خان مرزا میں بھائی سِردول خانی میرا بابا راجموں سردار سائیں

مُشکل الفاظ: گور: قبر۔ پُھل: پھول، ہندو اپنے مُردوں کو جلا ڈالتے ہیں اور اُن کی

خاک کو جمع کر کے دریائے گنگا میں بہا دیتے ہیں، وہ اس عمل کو پھول بہانا کہتے ہیں۔

تَرْجُمَہ: میں اُن کو بغیر کفن کے ہی جلا ڈالوں گا اور پھر ان کی ہڈیوں کی راکھ کو چُن چُن کر دریائے گنگا میں بہا ڈالوں گا۔ میں خان مرزا ہوں اور میرا بھائی سردول خان ہے اور میرا دادا سردار راحموں خان ہے جس سے سبھی لوگ ڈرتے ہیں۔

سردار بابا میرا باراں پکھیاں دا کھرلاں باراں ہزار تلوار سائیں
وَگ سیال چندھڑ واگی جتّے میں پانی تیرے ہناں لیساں مار سائیں

مُشکل الفاظ: پکھیاں: پکھی، گاؤں، بستی۔ باراں: بارہ (۱۲)۔ وَگ: مویشیوں کا ریوڑ، ہجوم۔ واگی۔ چرواہا۔

تَرْجُمَہ: میرا بابا (باپ) بارہ (۱۲) گاؤں کا سردار ہے اور کھرلوں کی بارہ ہزار تلواریں ہیں۔ یہ سیال اور چندھڑ تو مویشیوں کے ریوڑ کی طرح ہیں اور میں ان کا چرواہا ہوں۔ میں اس سب پر غلبہ حاصل کرلوں گا اور سب کو مار ڈالوں گا۔

گلّاں صاحباں مرزا کر دے وَگے جاندے اَگے نظر پئی ہرنیاں ڈار سائیں
کھچ ماریا تیر کمان وچّوں ہرنی ڈھیر ہوئی اِک شکار سائیں

مُشکل الفاظ: وَگے جاندے: چلے جاتے۔ ڈار: قطار۔

تَرْجُمَہ: صاحباں اور مرزا باتیں کرتے چلے جارہے تھے کہ ان کو آگے کی جانب ایک ہرنیوں کی قطار نظر آئی۔ مرزا نے فی الفور ایک تیر کھینچ مارا اور آناً فاناً ایک ہرنی ڈھیر ہوگئی، شکار ہوگئی۔

ہرنی ہیندے نال لٹکائی پینڈا وَڈ گئے لگی سار سائیں
شِکر دوپہر لگی سر تے آیا سورج رہ گیا دانا باد کوہ تِن چار سائیں

مُشکل الفاظ: ہیندے: فتراک، زین کا تسمہ۔ سار: خبر۔ کوہ: میل، فاصلہ۔ وڈ گئے: طے کر گئے۔

تَرْجُمَہ: اُس نے ہرنی کو زین کے تسمے کے ساتھ لٹکالیا اور بہت سا سفر طے کرلیا تو

پتا چلا سخت دوپہر لگی ہوئی تھی اور سورج سر پر آ چکا تھا اور دانا آباد صرف تین چار کوس رہ گیا ہے۔

مرزا آکھدا سوہنیئے صاحباں نی ہوندا بھکھدا نہیں اُدھار سائیں
بھن لیئے کباب جے اگ جوڑے کرے پھیر جو کجھ پروردگار سائیں

مشکل الفاظ: بھکھدا: بھوک کا۔

ترجمہ: مرزا جاٹ کہنے لگا کہ اے سوہنی صاحباں! بھوک کا کوئی اُدھار نہیں ہوتا۔ یہ جب لگ جائے تو پیٹ بھر لینا چاہیئے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ہم آگ جلا کر کباب بھون لیں پھر جو اللہ کرے سو ہو۔

راہی اُوٹھاں والے اگوں دو ملے لگے جاوندے پکھڑی مُہار سائیں
حُقہ چلدا چموڑا ہے کول اوہناں نیچے اُتے وَلی چاندی تار سائیں

مشکل الفاظ: اُوٹھاں: اُونٹ۔ چموڑا: حقے کی ایک قسم۔ وَلی: لپٹی ہوئی۔

ترجمہ: انہیں آگے سے آتے ہوئے دو اونٹوں والے ملے جو کہ مُہار پکڑے چلے جا رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں ایک بڑا عمدہ حُقہ تھا جس کے پیندے پر چاندی کی تار لپٹی ہوئی تھی۔

حُقہ پیتا تسلّا نال خان مرزے نالے اگ لئی تھوری نار سائیں
ٹھنڈی چھاں اِک جھاٹلا جھنڈ کھڑا پھُلاں پیا گردے چند پروار سائیں

مشکل الفاظ: نار: آگ۔ جھاٹلا: گھنی شاخوں والا درخت۔ جھنڈ: جنگلی درخت۔ پروار: ہالہ۔ گردے: اردگرد۔ چند: چاند، قمر۔

ترجمہ: مرزا جاٹ نے تسلّی سے حُقہ پیا اور اُن سے تھوڑی سے آگ بھی لی، صاحباں اُس کے ساتھ ہی تھی۔ وہاں پر ایک نہایت گھنی شاخوں والا جنڈ کا درخت تھا جسے دیکھ کر ایسے لگتا تھا کہ جیسے چاند کے گرد ہالہ پڑ گیا ہو۔

بوتل دارو دی لئی کرداناں کولوں اوہناں کول سی یار دلدار سائیں
مولا شاہ سائیں! جنڈ ہیٹھاں مرزے صاحباں نیلی توں لئی اُتار سائیں

مُشکل الفاظ: دارو: شراب۔ کرواناں: کروان، اونٹ والا، ساربان۔ نیلی: گھوڑی۔

تَرجُمَہ: اُس نے شراب کی بوتل ساربانوں سے لی کیونکہ ان کے پاس شراب و شباب کے وسائل تھے۔ اے مولا شاہ! مرزے نے اُس جنڈ کے درخت کے نیچے جا کر صاحباں کو گھوڑی سے نیچے اُتار لیا۔

کلام صاحباں (صاحباں کا کلام کرنا)

تینوں واسطا ربّ رسولؐ دا ای ڈیرا لا نہ توں ایتھاں جنڈ جٹا
چندھڑ سیال جیکر پچھوں بھوڑ پئے ساڈیاں بوٹیاں لین گے وَنڈ جٹا

مُشکل الفاظ: ڈیرا: مقام، قیام گاہ۔ بھوڑ: بوڑھ، آ گئے، پہنچ گئے۔

تَرجُمَہ: اے مرزا جاٹ! تجھے خدا اور رسول ﷺ کا واسطہ ہے کہ تو اس جنڈ کے نیچے قیام مت کر کیونکہ اگر چندھڑ اور سیال پیچھے سے آ گئے تو وہ ہماری بوٹیاں تک بانٹ لیں گے۔

لگے ہون گے مگر اوہ کھوج کڈھدے سینے جنہاں دے آئیوں پا ٹھنڈ جٹا
مار سُٹن تینوں تاں وی میں ای موئی مینوں کھڑن اَگے ترنڈ جٹا

مُشکل الفاظ: ترنڈ: آگے آگے بھگا کر لے جانا۔

تَرجُمَہ: وہ ضرور بالضرور سراغ لگا رہے ہوں گے کہ جن کے سینوں میں تو ٹھنڈ ڈال کر آیا ہے اگر وہ تجھے مار ڈالیں گے تو بھی میں ہی مری اور وہ مجھے پکڑ کر بھگا لے جائیں گے۔

دانا باد گھر اپنے چل کے جی کر لئیں جو کرنا توں اشٹنڈ جٹا
چل لگ آکھے دانا باد کھرلا مینوں وِچ اُجاڑ نہ بَھنڈ جٹا

مُشکل الفاظ: اشٹنڈ: پاکھنڈ، بدعت۔ بَھنڈ: بھنڈنا، رسوا کرنا۔

تَرجُمَہ: اے مرزا! تم دانا آباد اپنے گھر چلے چلو اور وہاں جا کر تم جو چاہے پاکھنڈ کر

لینا مگر یہاں پر مناسب نہیں ہے۔تم میرا کہا مان لو اور اپنے گھر لے چلو، یہاں ویرانے میں مجھے رسوا مت کرو۔

شراب خراب گھر چل کے پیا پیویں ہیٹھاں جنڈ نہ کر پکھنڈ جٹّا
مولا شاہ جدوں سر تے آن وَجے بَھجّن دین نہ دے کے گنڈ جٹّا

مُشکل الفاظ: پکھنڈ: بدعت، برا فعل۔ گنڈ: پُشت، پیٹھ۔

تَرْجُمَة: یہ شراب خراب تم گھر چل کے جتنی چاہے پی لینا مگر اس جنڈ کے نیچے یہ پاکھنڈ مت کرو۔ اے مولا شاہ! جب سر پر آن پڑتی ہے یا تقدیر آ جاتی ہے تو پھر انسان ہرگز اس سے بھاگ نہیں سکتا۔

دربیان نشستن زیر جنڈ، شراب و کباب خوردن و بیہوش شُدن

(مرزا کے جنڈ کے نیچے بیٹھنے، شراب و کباب کھانے اور بیہوش ہونے کا بیان)

سُنی جٹّی دی کوئی نہ سُٹ دوشالا اُتّے جٹّی چا بہاوندا اِی
چرن خاطر جٹّ بکّی نوں چھڈّ دِتّا تنگ کھول کے کاٹھی چا لاہوندا اِی

مُشکل الفاظ: دوشالا: پشمینے کی دوہری چادر۔ تنگ: زین کسنے کا چوڑا تسمہ۔

تَرْجُمَة: پر مرزا جاٹ نے صاحباں کی ایک نہ سُنی اور اُس نے اپنی پشمینے کی چادر نیچے بچھا کر اُسے اوپر بیٹھا لیا اور اپنی گھوڑی کو چرنے کی خاطر اس کی لگام اور زین کسنے کا تسمہ کھول دیا اور گھوڑی چرنے لگ گئی۔

گھل لاہکے ہرنی دی جوڑ ڈھینگر اَگ بال کے بھانبڑ مچاوندا اِی
گوشت بُھن کے ہرنی دا کولیاں تے اَگے صاحباں دے نذر ٹکاوندا اِی

مُشکل الفاظ: ڈھینگر: باڑی، خاردار کٹی ہوئی شاخ۔ بھانبڑ: الاؤ۔ نذر: نذر نیاز۔

تَرْجُمَة: اُس نے ہرنی کی کھال اُتار دی اور خادار کٹی ہوئی سوکھی شاخوں کو جوڑ کا اُس نے آگ کا الاؤ روشن کر لیا۔ اُس نے کوئلوں پر ہرنی کا گوشت بُھنا اور صاحباں کے حضور پیش کر دیا۔

صاحباں مرزے وَل ویکھ کے مسکرائی جٹ ویکھ قربان ہو جاوندا ای
ڈَٹ کھول کے بوتل دا خان مرزا ی صاحباں دا روزہ کھلاوندا ای

مُشکل الفاظ: ڈَٹ: بوتل کا ڈھکن۔

تَرجُمَہ: صاحباں مرزا جاٹ کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور مرزا اس کی طرف دیکھ کر قربان ہونے لگا۔ اس نے بوتل کا ڈھکنا کھولا اور جٹی صاحباں کا روزہ افطار کرا دیا یعنی اسے شراب پلا دی۔

صاحباں چکھ چھڈ ی مرزے ساری پیتی کباب آپ کھا صاحباں کھواوندا ای
مولا شاہ سائیں جدوں نشا چڑھیا جٹ ہور دیاں ہور مناوندا ای

مُشکل الفاظ: ہور دیاں ہور مناوندا ای: من مرضی کرنے لگا، موج میلہ کرنے والا۔

تَرجُمَہ: صاحباں نے تو شراب چکھ کر چھوڑ دی مگر مرزا ساری پی گیا۔ اُس نے خود بھی کباب کھائے اور اپنی پیاری صاحباں کو بھی کھلائے۔ اے مولا شاہ سائیں! جب مرزا کو نشہ چڑھا تو من مرضی کرنے لگ گیا۔ نا شائستہ حرکات کرنے لگ گیا۔

کلام مرزا خان با صاحباں (مرزا کا صاحباں سے کلام کرنا)

کل ہیو گھر بیٹھا سی کھیوے مرزا اَج پاس تیرے جنڈ ہیٹھ ہے نی
کل کل دا نام اَک دیسی مٹھی ہوندا کال وِچ بانیا سیٹھ ہے نی

مُشکل الفاظ: اَک: آک، ایک قسم کا پودا۔ کال: وقت، زمانہ، موت کا فرشتہ، تقدیر، قحط۔ بانیا: ہندو بنیا، تاجر، دکاندار۔ سیٹھ: مہاجن، ساہوکار، لکھ پتی۔

تَرجُمَہ: صاحباں سے مرزا کہنے لگا کہ کل میں ہیو کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا اور آج اے صاحباں! میں اس جنڈ کے نیچے تیرے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔ یہ درست ہے کہ کل کے متعلق کوئی کچھ نہیں جانتا اور وہ آک کی طرح نہایت کڑوا ہے اور کال (قحط سالی) میں ساہوکار ہی سیٹھ ہوتا ہے۔

چھوٹا عدم مطلق خیالی صوفیاں دا وڈا عدم مطلق رَن پیٹ ہے نی
توں عاشق میں تیرا معشوق صاحباں تیرا پَٹ میرے پَٹ ہیٹھ ہے نی

مُشکل الفاظ: عدم مطلق: سراسر نیستی کا عالم۔ کائنات بننے سے پہلے کا عالم۔ پَٹ: ران۔

تَرجُمَہ: صوفیوں کا عدم مطلق کے متعلق خیال بہت چھوٹا ہے مگر عورت کا پیٹ بہت بڑا عدم مطلق ہے۔ اے صاحباں! تو میری عاشق ہے اور میں تیرا معشوق ہوں۔ تیری رانیں میری رانوں کے نیچے ہیں۔

کماد نسرے مَندا یار وِسرے وَرکھا مینہ مَندا وِچ جیٹھ ہے نی
مَندا یار دے مَمے توں ہتھ چکنا گھڑی مُڑی وی لاوناں ٹھیٹھ ہے نی

مُشکل الفاظ: نسرے: نسرن مصدر سے، فصل کی بالیوں یا خوشوں کا ظاہر ہونا، آلۂ تناسل کا تن جانا۔ وِسرے: وِسرن مصدر سے، بھول جانا۔ مَمے: مَمّا، عورت کا پستان۔ ٹھیٹھ: ٹھیٹ، خالص، بے لاگ، مناسب۔ ڈھب: طریقہ۔ وَرکھا: برکھا، بارش۔

تَرجُمَہ: جیٹھ کے مہینے میں کماد کا نسرنا اور یار کا بھولنا اسی طرح بُرا ہے جیسے کہ اس مہینے میں بارش کا ہونا۔ محبوب کے پستان کے اوپر سے ہاتھ اُٹھانا بھی بہت ہی بُرا ہے اور بار بار ہاتھ لگانا بھی ٹھیٹھ ہے۔

دانا باد میں رہیا تے توں کھیوے لکّی دوہاں نوں بڑی اَلیٹ ہے نی
لوک پانی نوں ترسدے تھلاں دے نی بیزار پانیوں وَسن جولیہیٹ ہے نی

مُشکل الفاظ: اَلیٹ: لیٹ، دیر، دور۔ جولیہیٹ: دریا کے آس پاس۔ تھل: ریگستان۔

تَرجُمَہ: میں دانا آباد میں رہا اور تو کھیوے میں اور دونوں ایک دوسرے سے بڑی دور رہے۔ ریگستانی لوگ پانی کو ترستے ہیں اور دریا کے کنارے پر بسنے والے لوگ پانی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔

عمر اَمّت دی اَن گنت ہوندی سردا رَمّت سال عمر تریٹھ ہے
نی

گلاں کرن نوں مُکھڑا تیرا میرا سوال لِکھن نوں پئی
سلیٹ ہے نی

مُشکل الفاظ: اُمّت: قوم، ملت۔ اَن گنت: گنتی کے بغیر، بے شمار۔

تَرجُمَہ: اُمّتِ مُسلمہ کی عمر کا کوئی حساب نہیں، کوئی حد نہیں ہے مگر اُمّت کے سردار نبی کریم ﷺ کی عمر بھی جانتے ہیں کہ تر یسٹھ (۶۳) سال ہوئی ہے۔ باتیں کرنے کے لئے تو بہت ہیں اور لکھنے کے لئے عمر پڑی ہے۔

لوکاں مُکھڑا گھُنڈ نہ کڈھ صاحباں تیرے کول کہڑا دیور جیٹھ ہے نی
سیاہ زُلفاں تیریاں گنڈل وچ گھتے کالے ناگ جوں گھتّن پلیٹ ہے نی

مُشکل الفاظ: لوکاں مُکھڑا: برائے دنیا۔ گھُنڈ: پردہ۔ دیور: خاوند کا چھوٹا بھائی۔ جیٹھ: خاوند کا بڑا بھائی۔ پلیٹ: بل، لپٹنا۔

تَرجُمَہ: اے صاحباں تُو برائے دنیا پردہ مت کر۔ یہاں پر کون سا تیرا کوئی دیور یا جیٹھ ہے کہ جن سے تو اس طرح پردے کر رہی ہے۔ تیری سیاہ زُلفوں نے تیرے چہرے کے گرد اس طرح بل ڈالے ہیں جیسے سیاہ ناگ لپٹے ہوئے ہوں۔

سزا اوہدوں معشوقوں نوں پُچھ ہونی لوے گا ربّ جد زمین لپیٹ ہے نی
ٹھنڈی چھاں اِس جنڈ دی گھت جپھّـــــــی گھڑی پل لئی اتھے لیٹ ہے نی

مُشکل الفاظ: لپیٹ: موت، خاتمہ۔ گھت: ڈال۔

تَرجُمَہ: کہ معشوقوں کو سزا و جزا تو تب ملے گی کہ جب اللہ کی زمین لپیٹ لے گی یعنی اس بات کی تو کوئی فکر نہ کر کہ یہ سب کا حساب تو موت کے بعد ہی ہوگا۔ اب چونکہ جنڈ کی ٹھنڈی اور گھنی چھاؤں ہے تو مجھ سے ہم آغوش ہو جا اور کچھ دیر کے لئے میرے ساتھ لیٹ جا۔

بہار جاندیاں تے بہاروں آون جنساں اَمرتسر وچ لاہور پیٹ ہے نی
کون سیال چندھڑ ڈراویں جنہاں کولوں یک لخت سب لواں سمیٹ ہے نی

مُشکل الفاظ: پیٹ: مرکز۔ یک لخت: بالکل، تمام، فوراً۔

تَــرْجُـمَة: بہار جاتے ہوئے اور بہار کے آتے ہوئے بے شمار جنسیں اَمرتسر میں آتی ہیں جو لاہور کے مرکز میں ہے۔ یہ سیال اور چندھڑ کون ہیں تو جن سے مجھے ڈرا دھمکا رہی ہے، میں ان تمام کو فوراً سمیٹ لوں گا۔

یار پیار بِناں دھواں نار بِناں تماکھو چنگا نہ راب بن لیٹ ہے نی
عِلم شرع میزان انسان حیوان وِچ نہ کوئی مشٹریٹ ہے نی

مُشکل الفاظ: تماکھو: تمباکو۔ راب: شیرہ، پتلا گُڑ، گُڑ کی میل۔ لیٹ: پتلا گُڑ، راب۔ مشٹریٹ: مجسٹریٹ۔

تَـرْجُـمَة: پیار کے بغیر یار، آگ کے بغیر دھواں اور شیرے کے بغیر تمباکو اچھا نہیں ہوتا۔ عِلم کی شریعت کا میزان تو انسانوں کے لئے ہے نہ کہ حیوانوں کے لئے ہے جن میں کوئی مجسٹریٹ نہیں ہے، یہ تمام مدارج انسانوں کے ہی ہیں۔

کھرلاں وِچ ممتاز میں خان مرزا ممتاز وِچ مزدوراں دے میٹ ہی نی
اُردو فارسی پڑھنی سکھالی مولا پنجابی پڑھنی اوکھی نری ٹھیٹ ہے نی

مُشکل الفاظ: ممتاز: معزّز، سرفراز۔ میٹ: فورمین، سردار، انچارج۔ سکھالی: آسان۔ نری: نرول، خالص۔ ٹھیٹ: اصلی، خالص، وہ زبان جس میں کسی اور زبان کی آمیزش نہ ہو۔

تَـرْجُـمَة: میں تمام کھرلوں میں ممتاز ہوں جس طرح کہ مزدوروں میں فورمین ممتاز ہوتا ہے اور میں کوئی ایسا ویسا نہیں ہوں۔ اے مولا شاہ! اُردو اور فارسی پڑھنی بڑی آسان ہے مگر پنجابی زبان جو ٹھیٹھ ہے وہ بڑی ہی مشکل ہے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

جنڈ جھاٹلا دی چھاں ٹھنڈی جٹّیگ جٹّ گھتّی ہیٹھ چَھونی جی
دونویں عاشق کہ دونویں معشوق کہیئے پَچھان کاواں وِچ مشکل کَونی جی

مُشکل الفاظ: چَھونی: چھاؤنی۔ کَونی: کاں (کوّا) کی مؤنّث؛ جھاٹلا: گھنا۔

تَرجُمَہ: بڑا گھنا جنڈ تھا اور اس کی چھاؤں بڑی ٹھنڈی تھی۔ لہٰذا مرزا جاٹ اور جٹّی (صاحباں) نے اُس کے نیچے اپنی چھاؤنی ڈال لی۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کا عاشق کہا جائے یا معشوق؟ کیونکہ کوؤں میں مادہ کوے کی پہچان بڑی مشکل سے ہوتی ہے۔

ہتھو پائی تے بوسہ کنار ہوندیاں رُخسار صاحباں دے اُتّے چُبھ گئی دونی جی
جٹ من دا ناہیں جٹّی چیک اُٹھی کھوہاں اُتّے جویں چیکدی بَھونی جی

مُشکل الفاظ: ہتھو پائی: ہاتھا پائی۔ بوسہ کنار: بوس و کنار، چوما چاٹی اور گود میں لینا۔ دونی: زیور، ٹیکا، جھومر۔ بھونی: چرخی، کنویں کی چرخی۔

تَرجُمَہ: وہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو رہے تھے۔ اور بوس و کنار کرتے ہوئے صاحباں کے رخسار پر جھومر کی پتری چبھ گئی۔ مرزا بضد تھا اور ہرگز نہ مان رہا تھا جب صاحباں نے یہ دیکھا تو اس کی چیخ نکل گئی۔ جیسے کنویں کی چرخی چیخ اُٹھی ہے۔

بوہل توں لیا شاہاں وِچ ہاڑی جنہاں جنس دِتی وِچ سَونی جی
وَڈھے گھٹے لوہا کٹیاں رنبے بن دے جدوں آہرن تے لگدی تَونی جی

مُشکل الفاظ: بوہل/بولھ: خرمن۔ ہاڑی/ہاڑھی: اَساڑھی، فصل ربیع، اساڑھ کی فصل۔ سونی/ساونی: ہاری ساونی، کٹیاں: کئی، کسّی۔ رنبے: رنبا، کُھرپا۔ آہرن: لوہے کی سِل جس پر لوہار لوہا کوٹتا ہے۔ تَونی: ضرب، کوٹنا۔

تَرجُمَہ: شاہوں نے فصل کا ڈھیر اَساڑھ کے مہینے میں ہی تول لیا۔ جنہوں نے کہ جنس (فصل) ساون کے مہینے میں دی تھی، جو لوہا بڑھتا اور گھٹتا ہے یعنی فالتو ہوتا ہے اُس سے لوہار آہرن پر کوٹ کوٹ کر کسّی اور کھرپے بناتا ہے۔

آٹا دَلیا کر دی وِگڑ گئی چکّی کاریگر بَناں اوکھی رہونی جی
تاپ چڑھے مومن اَستغفار پڑھدے سمجھ زندگی ہوندی پرہونی جی

مُشکل الفاظ: رہونی: راہی ہوئی چکّی۔ پرہونی: مہمان۔

تَرْجُمَة: جوچکی بگڑ جائیوہ آٹے کوڈلیہ کرکے رکھدیتی ہےاورچکی کوراہنا مشکل کام ہےاوریہ کام کوئی کاریگرہی کرسکتا ہے۔مسلمان کوبخارہوجائےتووہ توبہ استغفارکرتا ہے کہ دنیاوی زندگی ایک مہمان کی طرح ہے۔

قِسمت عاشق چنگی اِکے خاوند چنگے جس رات نوں بک نال لونی جی
وڈا نک کھانی نواباں تے راجیاں نے پھلے گھت کے چوڑھیاں گاہونی جی

مُشکل الفاظ: بک: سینہ، چھاتی۔وڈا نک: گندم کی ایک قسم،عمدہ قسم۔پھلے:پھلھا، اَناج گاہنے کاشور۔گاہونی: اَناج گاہنا۔

تَرْجُمَة: عاشق کی قسمت اچھی ہے یا کہ خاوند کی جومحبوب کورات اپنے سینے سے لگاتا ہے۔عمدہ واعلیٰ قسم کی گندم اگرچہ راجے اورنواب کھاتے ہیں مگراسے گاہتے تو چوڑھے ہی ہیں۔

لامکان تے باغ نہ کسے لایا چڑھدے کسے نہ نہر وَگونی جی
ربّ رسولؐ دِن بندگی سَت گورو شرع توحید وِچ سمجھ نہ آونی جی

مُشکل الفاظ: لامکان: خدا کا عالمِ قُدس،وہ منزل جو مادیّت کی حد سے مبرّا ہو۔ وَگونی: بہانی،جاری کرنی۔سَت گرو:سچا گرو۔شرع:شریعت۔چڑھدے:مشرق، جس طرف سے پانی بہتاہوا آتا ہے۔

تَرْجُمَة: آج تک کسی نے بھی لامکان پرباغ نہیں لگایااورنہ مشرق کی طرف نہر ہی چلائی ہے۔اللہ اوراُس کے رسول ﷺ جوکہ سچے پیشوا ہیں اُن کی بندگی بغیر شریعت وتوحید سےتوواقف نہیں ہوسکتا۔

کاریگر کمہار بن باجھ پانی ٹِنڈ مٹّی نہ کدی بنونی جی
راجے وزیر ناں محلی بنن ناہیں کہن بےعلم توں چھٹی لکھونی جی

مُشکل الفاظ: ٹِنڈ: بدھنا،مٹی کا برتن جورہٹ میں کام دیتا تھا۔محلی: محل میں رہنے والا۔

تَرْجُمَة: مٹّی کاوہ برتن (بدھنا) جورہٹ میں کام دیتا ہے،پانی کے بغیرنہیں بنتی اور

یہ کوئی کاریگر کمہار ہی بناتا ہے۔ یہ ہر کسی کا کام نہیں ہے۔ راجے اور وزیر کے بغیر محل میں کوئی نہیں رہ سکتا۔ بھلا بے علم سے بھی کوئی چٹھی لکھواتا ہے؟

مراسی سفر دائیاں باجھوں وچ پڑدے عطائیاں کنجری نہیں نچونی جی
ڈھول سمّی دا ہور دی وار کوں کے ونجھلی وانجھلی نال وجونی جی

مُشکل الفاظ: مراسی: ڈوم۔ سفر دائیاں: سفر کے جانو، چلتے پُرزے، واقف، ماہر، اُستاد کامل۔ وچ پڑدے: میدان میں، اکھاڑے میں۔ عطائیاں: واحد عطائی، اتائی، بے اُستاد۔ ڈھول سمّی: مشہور عاشق معشوق، وار: بار، پنجابی کی ایک رزمیہ صنف سخن۔ ونجھلی: بانسری۔ وانجھلی: بانسری بجانے والا۔

تَرجُمَہ: جو بے اُستاد ہوتے ہیں۔ وہ مراسی (میراثی) ہوں یا ماہر مراسیوں کے سوا بے اُستاد کنجری کو اکھاڑے میں نہیں نچوا سکتے۔ ڈھول اور سمّی کے علاوہ دوسرے بار بھی وہی گاتے ہیں۔ بانسری بجا کر وہی گا سکتے ہیں جو بانسری بجانا جانتے ہیں۔

بگھیاڑ بکریاں کویا وچ اِک جنگل پتن شیر مجھیں لڑائی پونی جی
رعیت اپنی وانگر فرنگیاں دے کِسے ورلے اِی سُکھی وسونی جی

مُشکل الفاظ: بگھیاڑ: بھیڑیا۔ پتن: گھاٹ۔ رعیت: رعایا، عوام۔ وِرلے: ورلا، کوئی کوئی، ایک ادھ۔

تَرجُمَہ: بھیڑیئے اور بکریاں گویا ایک ہی جنگل میں ہیں۔ شیر اور بھینسیں ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے ہیں۔ یہ تو اُن میں لڑائی ڈالنے والی بات ہے۔ انگریزوں کی طرح کوئی حکمران بھی اپنی رعایا کو خوش اور سُکھی نہیں رکھ سکتا۔ مطلب یہ کہ انگریز کے راج میں بکر اور شیر ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے نظر آتے ہیں اور رعایا ہر طرح خوش ہے۔

واہ بیج کھیتی پال وارثاں نے پکّی ڈاہ کے لاوے وڈّھونی جی
مقتدی مَرداں دے اگے کھڑے ہو کے جماعت عورت نہ جائز کراونی جی

مُشکل الفاظ: لاوے: لاوا، فصل کاٹنے والا، مزدور۔ مقتدی: پیروی کرنے والا، امام

کے پیچھے کھڑا ہونے والا۔

تَـــرْجُـمَة: جو وارث ہوتے ہیں وہ کھیتی بیج کر، پال پوس کر جب پک جاتی ہے تو مزدوروں سے کٹواتے ہیں۔عورت ہرگز مردوں کے آگے نہیں کھڑی ہوسکتی یعنی وہ مردوں کی امامت نہیں کرواسکتی اور نہ یہ جائز ہی ہے۔ یہ شرف صرف مرد کو ہی حاصل ہے۔

مَرد عاشق بناں معشوق رَن سوہنی گالی کِدھے توں دَس چھپونی جی
دولت بادشاہاں مولا شاہ بناں رعیّت رُکھاں زمین توں نہیں اگر ہونی جی

مُشکل الفاظ: بناں رُکھاں زمین: بغیر درختوں کے زمین، بنجر، بے آباد زمین۔ اگر ہونی: وصول کرنا، حاصل کرنا۔

تَـرْجُمَة: مَرد عاشق ہو اور خوبصورت عورت معشوق ہو تو پھر تم ہی بتاؤ کہ یہ بات کوئی کِس کِس سے چُھپائے گا؟ اے مولا شاہ! بادشاہوں کو بنجر اور بے آباد زمین سے دولت وصول نہیں ہوتی۔

ایضاً (اُسی طرح)

چند تارے روشن دُنیا گھوک سُتّی سورج روشنی سُتّی جگونی جی
وِہ نہ دُنیا ستّر آخر سُن کے مسئلہ سوہنی رَن نہ کِسے من وَسونی جی

مُشکل الفاظ: جگونی: بیدار کرنی۔ من وسونی: دل میں بسانا۔ گھوک: بے خبری کی نیند، گہری نیند۔

تَرْجُمَة: چاند ستارے روشن ہیں اور دنیا گہری نیند سوئی ہوتی ہے۔ سورج کی روشنی بیدار کرنا پڑ گئی ہے۔ دُنیا میں دس (10) گُنا اور آخرت میں ستّر (70) گُنا کا مسئلہ سن کر کون ہے جو خوبصورت عورت کو اپنے من میں نہ بسائے؟

کال سری رَن جہڑی ساڑ سُتّی رُٹھی یاراں نہ کدی منونی جی
گھر کھتریاں دے تُلسی بوٹا لگا نیازبو مسلمان گھر بجونی جی

مُشکل الفاظ: کال سری: بدصورت۔ رَن: جنگ، عورت۔ رُٹھی: روٹھی، تُلسی: نیاز بو، ایک خوشبو دار پودا۔ بجونی: بیجنی۔

تَرْجُمَة: اور جو بدصورت عورت ہے وہ اگر ساتھ بھی سو گئی ہے اور روٹھ گئی ہے تو اُسے ہرگز یار نہ منائیں گے۔ کھتریوں کے گھر میں نیاز بو کا بوٹا لگا ہے۔ وہ اُسے تُلسی کے نام سے موسوم کرتے ہیں مگر مسلمانوں کے گھر اس کی مہک نیاز بو کہلواتی ہے۔

کل ظاہر ہووے جہڑی گل آپے اوہ گل نہ چاہیئے چھپونی جی
مَکّہ ہندواں نوں گنگا مسلماناں مرد بُجاتے رَن وَٹوونی جی

مُشکل الفاظ: گنگا: دریائے گنگا جو ہندوؤں کے نزدیک بڑا مقدس ہے۔ بُجا: ڈاٹ، کارک، کوئی چیز، نالی وغیرہ بند کرنے کی گدّی، عورتیں ماہواری میں اکثر استعمال کرتی ہیں۔ وٹوونی: ڈھیلا، پیشاب کرنے کے بعد ذکر کو کسی ڈھیلے سے خشک کرنے کا عمل۔

تَرْجُمَة: جو بات خود بخود کل کلاں کو ظاہر ہو جائے اس بات کو ہرگز چھپانا نہیں چاہیے۔ ہندوؤں کے لئے گنگا مقدّس ہے اور مسلمانوں کے لے مَکّہ شریف۔ مرد نالی وغیرہ بند کرنے کی گدّی ہیں اور عورتیں ذکر کو خشک کرنے کا ڈھیلہ ہیں یعنی دونوں ہی پلید ہیں، بُرے ہیں۔

چھاہن بھیڑ بکری دُدّھ اَمیراں آوے کوٹ واسکٹ پٹوسونی جی
فرنگی نواب راجے روز کھاندے گوشت پوشاک سردی وِچ اُن منڈونی جی

مُشکل الفاظ: چھاہن: مشک، بساند، لسّی کی بو۔ پوشاک: لباس۔ اُن: اُون۔

تَرْجُمَة: اَمیروں کو بھیڑ بکری کے دودھ سے بساند آتی ہے۔ اور کوٹ واسکٹ بڑے شوق سے پہنتے ہیں۔ انگریز اور نواب راجے ان کا گوشت روز کھاتے ہیں اور بھیڑوں کی اُون سے تیار شُدہ لباس سردیوں میں بڑی شان سے پہنتے ہیں۔

نفرت بھابڑیاں گوشت کئی ہورناں نوں لوئی ہنڈونی کئی رنگ رنگونی جی
کھلّاں میشیاں نے کیتے سیٹھ کھوجی رنگ رنگن کھٹیکاں چھڑونی جی

عِلم، دانش، فہم، عرفان۔ سیوکاں: واحد سیوک، خدمتگار۔ ہنچا: ارادہ، یقین۔ ستی: سچا، پارسا۔ فیل: ہاتھی۔

تَرجُمَہ: گورمکھی میں گورو جی نے گیان ڈالا اور خدمت کرنے والوں نے سچے ارادے کا پھل پایا اُردو زبان کس کا ہاتھی ہے؟ اس کا کون وارث ہے؟ اور یہ پنجابی زبان کس کا مست ہاتھی ہے؟ اس کا بھی کچھ پتا نہیں چلتا۔ مطلب یہ کہ اُردو زبان تو ہے ہی دوسری متعدد زبانوں کے مجموعے کا نام، جبکہ پنجابی زبان جو کہ سراسر ٹھیٹھ زبان ہے۔ اسے بھی کوئی پوچھتا نہیں ہے۔ ایں قدر بیگانگی چہ معنی دارد؟

عربی زبان مفتون محبوب ہے جی کشمیری ولسا ہے یو پھرن دولتھ ہے جی
ٹو میڈ میڈم زبان انگریزی ہے جی عِلم ہِناں شکایت کیہ صفت ہے جی

مُشکل الفاظ: مفتون: فریفتہ، عاشق۔

تَرجُمَہ: عربی زبان محبوب کی طرح ہر کسی کو فریفتہ کرنے والی ہے۔ اور کشمیر زبان بھی بڑی میٹھی زبان ہے۔ انگریزی زبان بھی کوئی بُری نہیں ہے مگر کسی کو نہ آئے تو وہ یہی شکایت کرے گا اور وہ اس کی کیا تعریف کرے گا۔

عمرانی، روسی، رومی، دَکھن، پورب، بنگال، مدراسی ترکی زبان سخت ہے جی
عِلم پنڈتاں برہمناں شاستری دا اَکاش دھرتی براہمنڈی جگت ہے جی

مُشکل الفاظ: پنڈتاں: واحد پنڈت، ہندوؤں کا عالم۔ براہمن: شاستری، شاستر جاننے والا۔ پنڈت: عالم۔ اکاش: آکاش، آسمان۔ براہمنڈی: تخلیق، دنیا۔ جگت: جہان۔

تَرجُمَہ: عمرانی، روسی، رومی، دَکھنی، پوربی، بنگالی، مدراسی اور ترکی زبانیں سخت ہیں۔ عِلم تو پنڈتوں، براہمنوں کا ہے جنہوں نے بتایا ہے کہ یہ دھرتی اور آسمان کیسے پیدا ہوئے اور یہ کائنات کیسے وجود میں آئی؟

زبان عربی السّلام علیکم وعلیکم ترکی ترے موشے جوڑے گھت ہے جی
دقیق فارسی بنوتی کئی قوماں دی ہے کل عِلم دِتی اوہناں مت ہے جی

مُشکل الفاظ: گُجریاں: واحد گُجری، گوجر کی عورت، گوالن، دودھ بیچنے والی/والیاں، کرشن رام جی کی محبوبہ (سیتا)۔ راون: لنکا کا مشہور راجہ، جو بڑا ظالم تھا۔ کرشن رام: سری کرشن مہاراج ہندوؤں کے اوتار۔ اوتار: دیوتا، ولی۔ دست بستہ: ہاتھ باندھے ہوئے۔

تَرجُمَہ: گوجریوں کے ساتھ یاری لگا کر راون بے موت مارا گیا اور کرشن رام جیسا اور کوئی اوتار نہیں ہے۔ اے صاحباں! دیکھ کھرل مرزا تیرے حضور دست بستہ کھڑا ہے، تیرے جیسا اور کوئی سردار نہیں ہے۔

سیالاں چندھڑاں توں مینوں جگ بخشی ربّ رسولؐ جیہا ہور مختار کوئی نہ
ساتھوں پار جہڑے سانوں پار سَدّن بحر وچلیا بنّا اورار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: بحر: دریا۔ بنّا: کنارہ۔ اورار: اس طرف، اس طرف کا کنارہ۔ اُرار۔

تَرجُمَہ: اللہ اور اُس کے رسول ﷺ جیسا کوئی خود مختار نہیں ہے کہ جس نے مجھے چندھڑوں اور سیالوں سے چھین کر صاحباں بخش دی ہے۔ جو ساتھ ہم سے بچھڑ گئے اور دوسری طرف چلے گئے ہیں وہ ہمیں بُلا رہے ہیں۔ یہ دنیا ایک ایسا بحر ہے کہ جس کا نہ تو کوئی پار ہے اور نہ اُرار (کنارہ) ہی ہے۔

چھاں جھاٹے جنڈ دی مان لئی اس جنڈ جیہا دوجا وچ بار کوئی نہ
چُھڑا ویں نہ گڈے سنہری گھتاں صاحباں میرے جیہا سُنیار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: بار: جنگل، بیلا، علاقہ۔ ویں: کلائی۔

تَرجُمَہ: تُو نے اس گھنے جنڈ کی چھاؤں میں بیٹھ لیا ہے۔ اس جنڈ جیسا سارے جنگل میں ایسا کوئی درخت نہیں ہے۔ اے صاحباں! تُو مجھ سے اپنی کلائی مت چھڑا میں تیری کلائی سنہری کڑوں سے بھر دوں گا۔ کیونکہ مجھ جیسا دنیا میں کوئی صراف نہیں ہے۔

معشوق جیہا کوئی بخشش دے لائق ناہیں تے عاشقاں جیہا گنہگار کوئی نہ
واصل یار جیہا نیک نصیب کوئی چیت وساکھ جہی ہور بہار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: واصل: ملاپ کرنے والا۔ چیت وساکھ: جیت اور بیساکھ، ہندی مہینوں کے نام۔

تَـرْجُمَة: معشوق جیسا کوئی بخشش کے لائق نہیں ہے اور عاشقوں جیسا کوئی گنہگار نہیں ہے (کیونکہ معشوق پھر بھی عاشق پر مہربان ہو جاتا ہے۔اور عاشق اس مہربانی کا ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے)۔اُس جیسا کوئی خوش نصیب نہیں ہے جو اپنے محبوب سے واصل ہو جائے۔ چیت اور بیساکھ جیسی کہیں بھی بہار نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بہار کے مہینے ہیں۔

ہتھ لاندے تروہ نہ جٹیئے نی مرزا کھرل میں غیر کوار کوئی نہ
وٹو سٹا کیتی جان یاری لا کے جھگڑا تیرا میرا ہور تکرار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: تروہ: ڈر، گوار: گنوار، غیر۔ وٹوسٹا: بٹاسٹا، رشتہ کے بدلہ رشتہ، ادل بدل۔

تَـرْجُمَة: اے جٹی (صاحباں)!تُو میرے ہاتھ لگانے سے ڈرمت۔ میں مرزا کھرل ہوں کوئی گنوار یا غیر نہیں ہوں۔ میں نے تیرے ساتھ یاری لگا کے بٹاسٹا کیا ہوا ہے۔میرا تیرا اور تو کوئی جھگڑا نہیں ہے اور نہ کوئی تکرار ہی ہے۔

دو تن دارو دے گھٹ پی جٹیئے نی کباب نُقل جیہا مزیدار کوئی نہ
مینوں قسم سیالاں دیاں وچ کُڑیاں تیرے جہی ہور دوجی مُٹیار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: دارو: شراب۔نُقل: کوئی چیز جو نشہ پینے کے بعد ذائقہ تبدیل کرنے کے لئے کھائی جائے، کباب یا شیرینی وغیرہ۔

تَـرْجُمَة: اے جٹی !تُو دو تین شراب کے گھونٹ تو پی کہ کباب جیسی نُقل اور کوئی مزیدار چیز نہیں ہے۔ مجھے قسم ہے کہ تم جیسی حسین وخوبرو عورت سارے سیالوں میں موجود نہیں ہے جو تیرے حُسن کا توڑ کر سکے۔

تیرے میرے جہے بھاگ نہ کسے ولی سسّی پُنوں جیہا دوسرا خوار کوئی نہ

من خدا نوں صاحباں توں خدا نہیں جھگڑا چنگا ہور دا ویہار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: بھاگ: نصیب، بخت۔ ویہار: وہار، برتاؤ۔ سلوک، لین دین، طریقہ، قاعدہ۔

تَرجُمَہ: تیرے میرے جیسے بخت کسی ولی کے بھی نہیں ہیں اور سسّی پُنّوں جیسا کوئی خوار نہیں ہے (کہ وہ سسّی کو سوتے ہوئے میں چھوڑ کر فرار ہو گیا تھا)۔ اے صاحباں! خدا کا واسطہ مان اور میری آگ بجھا دے۔ تُو کوئی خدا تو ہے نہیں۔ بس تیرا میرا اور کوئی جھگڑا ہے نہ کوئی تکرار۔ بس یہی اچھا برتاؤ ہے کہ تُو مان جا!

سودا ہتھو ہتھی روکڑا رام رکھی ساڈا تیرے اگّے وَنج بپار کوئی نہ

گن کے دیدے بوسے چھاتی لگ صاحباں تیرا ساڈا کوئی ہور قول قرار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: ہتھو ہتھی: ایک ہاتھ دینا اور دوسرے ہاتھ لینا، دست بدست۔ روکڑا: رقم، روپیہ پیسہ۔ رام رکھی: سائیں مولا شاہ کی محبوبہ کا نام۔ وَنج: بیوپار، تجارت۔

تَرجُمَہ: سودا تو ہاتھوں ہاتھ ہے۔ اے رام رکھی! تم مال دو اور رقم لو اور کوئی ہمارا تیرا بیوپار نہیں ہے کہ یہی کاروبار کا اصول ہے۔ اے صاحباں! تم گن گن کر بوسے دے دو اور میرے سینے سے لگ جاؤ کہ ہمارا تمہارا یہی قول قرار ہے۔

دیدے کُن میثاق دا دینا لہناں لے لے مفتوں محبوباں دا لار کوئی نہ

ستّر محشر دے نیں پینڈھ ہُنے دیدے تیرا میرا دن قیامت اقرار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: کُن: جب اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات پیدا کی تو لفظ ''کُن'' (پیدا ہو جا) فرمایا۔ میثاق: قول قرار، عہد۔ لہناں: قرضہ۔ مفتوں: فریفتہ۔ لار: لارا، وعدہ، ستّر محشر دے: مشہور ہے کہ کوئی ایک نیکی کرے تو اُسے دنیا میں اس کے بدلے دس (10) نیکیاں اور آخرت میں ستّر (70) نیکیاں ملتی ہیں (دہ دنیا ستّر آخر)۔

تَرجُمَہ: جو کہ میرا تیرے ساتھ ازل سے ہی طے شدہ ہے وہ تُو مجھے قرضہ چکا دے اور محبوبوں کے وعدوں کی اور کوئی فریفتگی نہیں ہے۔ مشہور ہے کہ جو یہاں ایک

دے اُسے اُس کے بدلہ میں دس (10) دنیا میں اور ستر (70) آخرت میں ملیں گے۔ لہذا تُو مجھے ابھی بس پینسٹھ (65) ادا کر دے اور باقی پانچ کی کوئی بات نہیں کوئی عہد نہیں، میں نہیں لوں گا۔ مطلب یہ کہ میری خواہشِ نفس پوری کر دے۔

توں میں ہوندی میں توں ہوندا معلوم ہوندا کیوں اقرار کوئی نہ
صورت ویکھ جو رہیا نہ دَسّن جوگا اوہ وی تیرے جہی تہقہۂ دیوار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: تہقہۂ دیوار: چین کی مشہور داستانی دیوار جس پر کوئی چڑھ جائے تو وہ نیچے دیکھ کر ہنستا ہے اور پھر گر کر مر جاتا ہے۔

تَرْجُمَۃ: اگر تُو میں ہوتی اور میں تُو ہوتا تو پھر تجھے پتا چلتا کہ قول قرار کیا چیز ہوتا ہے کہ میں تو تیری صورت دیکھ کر ہی کچھ بتانے کے قابل نہیں رہا۔ میں سراپا حیرت بن چکا ہوں کہ تُو تو تہقہۂ دیوار کی طرح ہے۔ جسے دیکھ کر میں کچھ بتانے کے قابل نہیں رہا۔

کل تھاپڑ کے جٹ نوں دے لوری یارو نیند جیہا دوجا خمار کوئی نہ
مولا شاہ صاحباں آکھے ہوش کر وے تیرے جیہا ہور دوجا سرشار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: تھاپڑ: تھپکنا۔ خمار: نشہ، سرشار: مست، نشے میں چور۔ کل: ہونی، شُدنی، موت۔

تَرْجُمَۃ: اے شُدنی! تُو تھپک کر مجھے لوری سُنا کر سُلا دے۔ اے یارو! نیند جیسا دوسرا کوئی نشہ نہیں ہے۔ اے مولا شاہ! صاحباں کہنے لگی کہ ارے جاٹ (مرزا)! تُو ہوش کر! کہ تیرے جیسا نشے میں چور کوئی نہیں ہے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

عِلم مختلف دکانداراں زمینداراں سِکھے پڑھے ہناں عِلم کار کوئی نہ
عِلم اِک نہ ریلواناں پکھّی واناں، کنجری بازاں دا عِلم اوزار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: ریلواناں: ریل گاڑی چلانے والوں کا۔ پکھّی واناں: پکھّی واس، خانہ

بدوش۔

تَرْجُمَۃ: مختلف دکانداروں اور زمینداروں کے مختلف علوم ہیں اور سیکھنے اور پڑھنے کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جا سکتا۔ علم کوئی ایک نہیں ہے۔ ریل گاڑی چلانے والوں کا علیٰحدہ علم ہے اور خانہ بدوشوں کا علیٰحدہ علم ہے۔ کنجری بازوں کا نہ کوئی علم ہے اور نہ کوئی اوزار ہے۔

شطرنج باز چوپٹ باز جوئے باز شرط ہار جت کرے انکار کوئی نہ
ٹھگ بازاں سیلھے بازاں چنڈو بازاں واقف کار جو کرے اعتبار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: شطرنج: ایک امیرانہ مشہور کھیل کا نام، جس میں چھ مُہرے (رخ، اسپ، پیل، پیادہ، فرزین، شاہ) ہوتے ہیں۔ شطرنج باز، شطرنج کا کھیلاری۔ چوپٹ: ایک کھیل، چوپڑ۔ سیلھے: سیاہا، ایک کھیل، ایک نشہ۔ چنڈو: ایک قسم کا نشہ، افیون کو پانی میں پکا کر بنایا جاتا ہے۔ اور تمباکو کی طرح پیا جاتا ہے۔

تَرْجُمَۃ: شطرنج باز، چوپڑ باز اور جوئے باز جب کھیلتے ہیں تو ہار جیت کی کوئی شرط نہیں لگاتے۔ کہ کوئی بھی جیت اور ہار سکتا ہے۔ جو ٹھگ باز اور نشہ باز ہوتے ہیں اُن کا کوئی اعتبار نہیں کرتا کیونکہ سبھی لوگ اُن کے سلوک سے واقف ہوتے ہیں۔

خانگی بازاں رنڈی بازاں چرن رلیاں منڈی بازاں اجیے دوسرے خار کوئی نہ
کوئی کوئی خار کھا کے گردن تک وڈھے مورکھ اوہدے جیہا وچ سنسار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: خانگی بازاں: طوائف باز، رنڈی بازاں: فحش کام کرنے والے لوگ۔ منڈی بازاں: بازارِ حُسن کے متوالے۔ خار: خوار، ذلیل، بے غیرت: مورکھ: بے وقوف۔ سنسار: دنیا، جہان۔ چرن رلیاں: مل جل کر کھانا پینا۔

تَرْجُمَۃ: طوائف باز، رنڈی باز اور منڈی باز سبھی مل جل کر کھاتے پیتے ہیں۔ ان جیسا کوئی دوسرا ذلیل و خوار نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی ہے جو غیرت کھا کر کسی عورت کی گردن مروڑ دے مگر اُن جیسا دنیا میں کوئی بیوقوف نہیں ہے۔

قدم وجوب جڑھ عِشقدا عِلم کیہڑا عشق بازاں دا یار دن یار کوئی نہ
مِلے چُھری دے خصماں نوں کھائے کیہڑی مہڑی سنڈ ہیتھ دُدّھ دی دھار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: قدم/قدوم: آنا۔ وجوب: واجب ہونا، خصماں: واحد خصم، خاوند، مالک، یہ عام گالی ہے۔ سنڈھ: وہ بھینس جو دودھ نہ دے، بانجھ بھینس۔ دھار: دودھ کی دھار۔

تَرجُمَہ: عشق کے وجود میں آنے اور اس کے لاگو ہونے کی اصل کیا ہے اور اسکا عِلم کیا ہے؟ عشق کرنے والوں کا محبوب کے بغیر کوئی یار نہیں ہوتا۔ اُسے چُھری نصیب ہو، قصاب لے جائیں یا اپنے مالک کو کھائے وہ بھینس جو کہ بانجھ ہو چکی ہے۔ جو دودھ نہیں دے رہی، اُسے کیا کرنا ہے؟

کُکڑ بازاں شرطاں بُردوبُردی لگن بٹیر بازاں مہورت وار کوئی نہ
گڈّی بازاں دا خرچ فضول ہے جی ٹُٹی وَڈّھی پھر کم درکار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: کُکڑ: مُرغ۔ بُردو بُردی: باری باری، مقابلتاً، شرط لگا کر۔ مہورت: ستاروں کے حساب سے اچھا وقت، مبارک ساعت دیکھنا۔ وار: دن، درکار: ضرورت۔

تَرجُمَہ: مُرغ باز باری باری مقابلتاً شرطیں لگاتے ہیں۔ اور بٹیر باز کبھی مہورت نکال کر اچھے دن کی فکر نہیں کرتے اور جو گڈّی باز ہیں ان کا تو سارا خرچ ہی فضول ہے کیونکہ اگر گڈّی پھٹ گئی اور ڈور ٹوٹ گئی تو کس کام؟

کبوتر کھیڈن کلابازیاں اُلٹ پُلٹ کبوتر باز خوشی بھری پیار کوئی نہ
عِلم گتکے بازی یاد گتکے بازاں مرہٹی بازی بن دے سار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: کلابازیاں: واحد کلابازی، قلانچیں بھرنا۔ گتکے بازی: بنوٹ کا فن۔ مرہٹی بازی: مرہٹہ قوم کی لڑائی کے داؤ پیچ۔ سار: خبر۔

تَرجُمَہ: کبوتر قلانچیں بھرتے ہیں اور ان کے اُلٹ پُلٹ بازیاں لگانے سے کبوتر باز بڑے خوش ہوتے ہیں۔ مگر یہ کوئی حقیقی خوشی اور سچا پیار ہرگز نہیں ہے۔ بنوٹ کا

عِلم صرف ماہر بنوٹ ہی جانتے ہیں اور مرہٹی بازی کا عِلم مرہٹہ قوم کے لوگ ہی بتا سکتے ہیں۔ان کے بغیر کسی کو کچھ خبر نہیں ہے۔

آتشبازاں دا کم ہے خطرے بازی نیزے بازاں جیہا ہور سوار کوئی نہ
رِندبازاں عارفبازاں قتل کر دے معشوقاں سوہنیاں ہتھ تلوار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: خطرے بازی: خطرے سے کھیلنا۔ رِند: اوباش، بے دین، بے قید۔ رِند بازی: بے دینی، آزادی۔ عارف: اہل عرفان، خدا کو پہچاننے والے۔

تَرجُمَہ: آتشبازوں کا کام خطرے سے کھیلنا ہے اور نیزہ بازوں جیسا اور کوئی گھڑ سوار نہیں ہے۔ رِندوں اور عارفوں کو یہ معشوق برابر قتل کرتے آ رہے ہیں جبکہ ان کے ہاتھوں میں کوئی تلوار بھی نہیں ہے۔

قتل کرتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار
بھی نہیں

ذات وِچ فعل نِت گشت کردے چند سورج نوں ہور وَگار کوئی نہ
مولا شاہ سائیں نت وَرکھا ناہیں نت گرہن تے نِت پروار کوئی نہ

مُشکل الفاظ: فعل: کام۔ نِت: ہمیشہ، گشت: گردش، چکر، حرکت۔ چند: چاند۔ وَگار: بیگار، وَرکھا: برکھا، بارش۔ پروار: ہالہ، چاند کا ہالہ۔

تَرجُمَہ: اس چاند اور سورج کو اور کوئی بیگار نہیں ہے یہ صرف اپنی ذات میں ہی ہمیشہ گردش کرتے ہیں۔ اے مولا شاہ سائیں! بارش ہمیشہ نہیں ہوا کرتی اور نہ ہمیشہ سورج کو گرہن ہی لگتا ہے اور نہ چاند کا ہالہ ہی ہمیشہ رہتا ہے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

جنڈ توں فرق نال راوی اِک نالا وَگدا گردے ہور کئی جھنگڑ جنڈ ولیاں دے
صاحباں مرزا ہیٹھاں دونویں جشن کردے آتے باشے ہیٹھ جوڑے مولیاں دے

مُشکل الفاظ: گردے: اِرد گرد۔ جھنگڑ/جھنگر: جنگل، جھاڑیوں کا جنگل۔ جنڈ ولیاں:

مُشکل الفاظ: نشادر: نوشادر، اِصلاحِ معدہ کی دوا۔ پٹولیاں: پٹولا کی جمع، منقّش کپڑا، ریشمی کپڑا، گُویوں کے لباس۔ ریشمی کپڑے کی کترن، دھجی، مجازاً خوبصورت۔

تَرْجُمَۃ: نوشادراور مسالے کے بغیر چاندی کبھی نہیں گلتی اگر یقین نہیں تو بیشک گرم کوئلوں میں رکھ کر دیکھ لو۔ تصاویر شیشوں (فریموں) میں ہی سجتی ہیں اور گُویائیں ریشمی اور منقش کپڑے کی کترن میں خوبصورت دکھائی دیتی ہیں، اچھی لگتی ہیں۔

کیارے بھنّن چوہڑے پوہ وِچ رات اَدّھی ڈوم سُتے نی وِچ گدولیاں دے
صاحباں مرزے دی تیری نہیں کون ہیں توں یار ساڑ نہ نال جھبولیاں دے

مُشکل الفاظ: کیارے: کیارا، کھیت یا پھلواری کا ایک حصّہ۔ ڈوم: مراسی، ڈھول بجانے والی قوم۔ گدولیاں؛ واحد گدولا، رضائی، لحاف۔ جھبولیاں: واحد جھبولا، ہلانا، جھنجوڑنا۔

تَرْجُمَۃ: بھنگی آدھی رات کو پوہ (دسمبر) میں کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں اور مراسی (میراثی) نرم لحافوں میں سوئے رہتے ہیں۔ صاحباں تو مرزا جاٹ کی ہے تیری نہیں ہے تُو کون ہے؟ اے یار! تُو کیوں یونہی جھنجوڑ جھنجوڑ کر جلاتا ہے؟

خورے رن کہدی خورے یار کہدی وحشی پھریں بھوندا مگر ڈولیاں دے
گھر دی رَن نوں گنڈ نہ کدی دیئے یاری لائیے نہ نال گولیاں دے

مُشکل الفاظ: ڈولیاں: ڈولی کی جمع، پالکی۔ گولیاں: واحد گولی، ملازمہ، چاکرانی۔

تَرْجُمَۃ: کیا پتا ہے کہ یہ عورت بیوی کس کی ہے؟ اور محبوب کس کی ہے؟ تُو یونہی وحشی ہو کر ان کی پالکیوں کے پیچھے پھر رہا ہے۔ اپنے گھر کی عورت کو کبھی پُشت نہ کرنی چاہیے اور کبھی ملازمہ اور کنیز قسم کی عورتوں سے دوستی نہیں کرنی چاہیے۔

اوہنوں گھت وکیل منائیے نہیں جہڑی من پوے نال پولیاں دے
تحمل نال ویکھ نی کھرے کھوٹے اوا گون کیہ فائدہ بے بہار ڈولیاں دے

مُشکل الفاظ: گھت: گھتن مصدر سے، ڈالنا۔ پولیاں: واحد پولا، جُوتا۔ اوا گون:

یونہی، بیکار۔ڈولیاں: ڈولا، مچھلی کی ایک قسم، ڈولی۔

تَـرْجُـمَـة: جوتے مارنے سے مان جائے اُس کو منانے کے لئے وکیل کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ارے! بڑے تحمل اور سکون سے کھرے کھوٹے کی پہچان کرنی چاہیئے، بے کار اور بے بہار مچھلی کھانے کا کیا فائدہ؟

سوگند گائیں سور ہندو مسلماناں نصاریٰ یہودیاں دے تے نہ ٹولیاں دے
سِنگھاں خالصاں قسم تماکو دی جی تے اکھتریاں نوں قسم چھولیاں دے

مُشکل الفاظ: سوگند: قسم۔نصاریٰ: عیسائی، یہودی: اسرائیلی۔ٹولیاں: ٹولہ کی جمع، گروہ۔سنگھاں: سنگھ، سِکھ۔خالصاں: خالصہ کی جمع، سِکھ۔تماکو: تمباکو۔اکھتریاں: کھتری، ہندوؤں کی ایک قوم۔

تَـرْجُـمَـة: ہندو گائے کی قسم کھاتے ہیں اور مسلمانوں کے لے سوٗر حرام ہے۔جبکہ عیسائی اور یہودی سوٗر کو مقدّس جانتے ہیں۔جو خالصہ سِکھ ہیں وہ تمباکو کی قسم کھاتے ہیں (پیتے نہیں) اور ہندو کھتری چنوں کو مقدّس گردانتے ہیں۔

سیہا کھان دی قسم ہے چوہڑیاں نوں خرگوش کھاوندے نہ رافضی ٹولیاں دے
قسم بھابڑے گوشت براہمن مچھی جُتی چم پہنن مویاں کھولیاں دے

مُشکل الفاظ: سیہا: خرگوش، رافضی: شیعہ فرقہ۔بھابڑے: ایک ہندو قوم۔کھولیاں: کھولی کی جمع، بُھوری بھینس۔

تَـرْجُـمَـة: بھنگی اور رافضی خرگوش کا گوشت بالکل نہیں کھاتے۔بھابڑہ قوم کے لوگ گوشت کی قسم کھاتے ہیں اور براہمن مچھلی کی لیکن مُردہ بھینس کے چمڑے کے جُوتے پہن لیتے ہیں۔

گھیو دُدھ کھاندے پیندے بیج دانے چبن کڑاہی وِچ بُھن کے چھولیاں دے
کُکڑ کبوتر کُھڈیاں وِچ دین آنڈے ہاتھی سوندے نہ وِچ کھڈولیاں دے

مُشکل الفاظ: کھڈولیاں: واحد کھڈولا، چھوٹا سا گڑھا۔

تَـرْجُـمَـة: گھی اور دودھ کھاتے پیتے ہیں۔اور دانے بیج کڑاہی میں بھون کر چنے

چباتے ہیں۔مُرغ اور کبوتر ڈربوں میں انڈے دیتے ہیں اور ہاتھی چھوٹے گڑھوں میں نہیں سو سکتے۔

ڈانگا کھونڈ چنگے ونجاں نگھراں دے چھیتی پاٹ جاندے وانساں پولیاں دے
اُوھل جٹی جٹ جنڈ دے بیٹھ بیٹھے رَل کے بھیتیاں نال وچولیاں دے

مُشکل الفاظ: ڈانگا: ڈانگ۔کھونڈ: موٹی ڈانگ۔ونجاں: ونجھ، چپّو، بانس۔نگھراں: نگھر، مضبوط، جو بیچ سے کھوکھلا نہ ہو۔وچولیاں: واحد وچولا، دو آدمیوں میں بات کروانے والا۔

تَرجُمَہ: ڈانگ اور چپّو ہمیشہ مضبوط (نگھر) لکڑی کے اچھے ہوتے ہیں کیونکہ کھوکھلا (پولا) بانس پھٹ جاتا ہے۔جٹّی (صاحباں) اغواء ہو کر جاٹ (مرزا) کے ساتھ جنڈ کے نیچے بیٹھی ہوئی ہے۔وہ خود ہی ایک دوسرے کے ہمراز ہیں اور خود ہی ایک دوسرے سے (باہم) باتیں کرتے ہیں۔

سیاہ خال کوئی کوئی قتل کردے کردے لشکر عام قتل نیں تلولیاں دے
موتی لبھدے سمنداں وچوں مولا برآمد چکّڑ نہ تلدے پھولیاں دے

مُشکل الفاظ: سیاہ خال: کالا تل، چہرے پر سیاہ نقطہ۔تلولیاں: تلولہ کی جمع، چہرے پر مصنوعی سیاہ نقطہ۔چکّڑ: کیچڑ، دلدل۔

تَرجُمَہ: مصنوعی سیاہ خال تو کوئی کوئی ہی قتل کرتا ہے۔مگر قدرتی سیاہ نقطہ کے لشکر ہمیشہ قتلِ عام کرتے ہیں یعنی قدرتی حُسن زیادہ مؤثر اور کارگر ہوتا ہے۔اے مولا! موتی ہمیشہ سمندروں ہی سے برآمد ہوتے ہیں اور کیچڑ میں سے کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا۔یہ فضول ہے۔

کلامِ صاحباں (صاحباں کا کلام کرنا)

غافل ہوگئیوں مرزیا کس نیلی دانا باد گلیوں نہیں چلدا وے
پی کے دارو کوئی نہ غم کریں بیبا ڈر پچھلا میرا جگر سلدا وے

مُشکل الفاظ: نیلی: گھوڑی۔ دارو: شراب۔ سَلدا: زخمی کرتا ہے۔

تَرجُمَہ: اے مرزا! تُو غافل ہوگیا ہے۔ اپنی گھوڑی تیار کر کے تُو یہاں سے دانا آباد چلنے کا نام نہیں لیتا؟ تُو شراب پی کے بالکل بےفکر ہوگیا ہے۔ ارے جناب! مجھے تو پچھلا ڈر ہے جو کہ میرے جگر کو زخمی کئے جا رہا ہے، میں سخت فکرمند ہوں۔

درود مُویاں نوں گھل دا جگت سارا درود جیوندیاں کوئی نہ گھلدا وے
اُدھل گیاں نوں داج نہ کوئی دیندا بدر قے بِناں راہی راہ بُھلدا وے

مُشکل الفاظ: درود: سلام، رحمت، ایصال ثواب۔ جگت: جہان۔ اُدھل گیاں: اغواء شُدہ۔ داج: جہیز۔ بدر قے: بدرقہ، ساتھی، ہمراہی۔

تَرجُمَہ: جو مر جاتے ہیں انہیں ساری دنیا ہی ایصالِ ثواب کرتی ہے مگر کسی زندہ کو کوئی بھی ایصالِ ثواب نہیں کرتا۔ جو اغواء ہو جاتی ہیں۔ انہیں کوئی جہیز وغیرہ نہیں دیتا اور مسافر ہمراہی کے بغیر ہمیشہ راستہ بھول جایا کرتا ہے یعنی راہرو راہبر کے بغیر ہمیشہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

دُدّھ چھّے دے وِچ نہ گھت جٹا پانی چھانی گھت نہ ڈلدا وے
کھیوے دوڑ جٹا دانا باد تیرے کویلا ہوندا پر چھاواں پیا ڈھلدا وے

مُشکل الفاظ: نہ گھت: نہ ڈال، کویلا: دیر۔

تَرجُمَہ: اے جاٹ! تُو چھّے میں دودھ مت ڈال۔ چھلنی میں سے کبھی پانی نیچے نہیں گرتا کیونکہ اس میں پانی ٹھہرتا ہی نہیں۔ تم جلدی کرو اور کھیوے سے دانا آباد بھاگ چلو ورنہ دیر ہو جائے گی اور پرچھائی ڈھل رہی ہے، وقت گزرتا جا رہا ہے۔

پتھر سینکڑے وَرھے نہ گلے پانی لُون وِچ پانی چھیتی گلدا وے
کجھ پیتی سی صاحباں نوں نشہ ہویا آکھے مہینہ پیا کھرا کلدا وے

مُشکل الفاظ: وَرھے: سال۔ کھرا: اے مرزا۔ کلدا: کل دا، شُدنی کا، ہونی کا، موت کا۔

تَرجُمَہ: پتھر کو سینکڑوں سال بھی پانی میں رکھا جائے تو وہ نہیں گلے گا۔ ہاں نمک کو

پانی میں ڈال دیا جائے تو جلد از جلد گل جائے گا۔ صاحباں نے بھی کچھ شراب پی تھی اور اُسے بھی ہلکا سا نشہ ہو چلا تھا۔ وہ کہنے لگی کہ اے مرزا! اب ہمارے چاروں طرف شُدنی کی بارش ہو رہی ہے۔

تیری سونہہ مینوں اپنی سونہہ جٹا سونہہ اوہدی جو والی ہے کُلدا وے
توں اِک تے صاحباں کروڑ ہووے اَجے مُل نہ تیرے اِک بُلدا وے

مُشکل الفاظ: بُلدا: بلھ، لب کا۔

تَرجُمَہ: اے جاٹ! تیری اور اپنی قسم ہے اور اس کی قسم جو کہ ساری دنیا کا مالک ہے۔ تُو ایک اور صاحبائیں کروڑوں ہوں پھر بھی تیرے ایک ہونٹ کا مول نہیں ہو سکتیں یعنی تُو نہایت قیمتی ہے اور بڑا اہم ہے۔ تیرا بدل اس دنیا میں میرے لئے اور نہیں ہے۔

جدوں وِچھڑیوں اودوں دی اَوڑ لگی روپ اُڈ گیا پَھل پُھلدا وے
مَنُ عَرَفَ پچھان کر سائیں مولا پھر کہڑی گلّوں جٹا بُھلدا وے

مُشکل الفاظ: اَوڑ: خشک سالی۔ مَنُ عَرَفَ: مَنُ عَرَفَ نفسه فقد عرف ربّه: جس نے اپنے آپکو پہچان لیا اُس نے اللہ کو پہچان لیا۔

تَرجُمَہ: جب تُو مجھ سے جدا ہوا ہے اس وقت سے خشک سالی برپا ہے اور ہر پھول اور پھل کا رنگ اُڑا ہوا ہے۔ اے مولا! ''جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اُس نے اللہ کو پہچان لیا''۔ اے جاٹ! تُو پھر کس بات پر بھولا ہوا ہے؟

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

چنتا غم سب فکر کنار کر کے پی کے دارو بیہوش جٹی جٹ ہوئے
عاشق دونویں نہ کوئی معشوق دِتّے سُکھ دُکھ مصیبتاں کٹ ہوئے

مُشکل الفاظ: چنتا: فکر، پریشانی۔ کنار: آغوش، کنارہ۔

تَرجُمَہ: جٹی (صاحباں) اور جاٹ (مرزا) دونوں شراب پی کر بے فکرو بے غم اور

بیہوش ہو گئے۔ وہ دونوں عاشق بنے ہوئے تھے۔ ان میں کوئی معشوق نظر نہ آتا تھا۔ تمام دُکھ سُکھ اور مصیبتیں دور ہو گئیں تھیں۔

سلیمانی لگی مرہم زخماں اُتے درد ہٹے پچھے جھٹ پٹ ہوئے
زمین ہیٹھ تے اُتے اسمان یارو لُطف چنگے بنا چھپّر کھٹ ہوئے

مُشکل الفاظ: سلیمانی: ایک قسم کا دو رنگا سیاہ و سفید پتھر۔ جھٹ پٹ: جلد از جلد۔ چھپّر کھٹ: مسہری، وہ پلنگ جس پر سائبان ہو۔

تَرجُمَہ: اُن کے زخموں پر گویا سلیمانی مرہم لگ گیا اور تمام درد دُکھ جلدی سے دور ہو گئے تھے۔ اے یارو! ان کے نیچے زمین تھی اور اوپر آسمان تھا اور وہیں انہوں نے مسہری بنالی تھی اور بڑا لُطف لے رہے تھے۔

وَصل گاہ ہوئے ہجر گاہ مٹ گئے تلوار عشق دے لگے چنگے پُھٹ ہوئے
بھر پچکاریاں ہولی دے رنگ کھیڈے خالی گاگراں تے مَٹ ہوئے

مُشکل الفاظ: وَصل: ملاپ۔ گاہ: گاہنا، گندم کو خوشوں سے روند کر نکالنا، اناج پر بیلوں کو پھیرانا۔ گاگر: پیتل یا لوہے وغیرہ کا گھڑا۔ مَٹ: مٹّی کا گھڑا۔ ہولی: ہندوؤں کی ایک تہوار۔

تَرجُمَہ: ملاپ کے گاہ ہو گئے۔ اور ہجر کے گاہ ختم ہو گئے یعنی جدائی ختم ہوئی اور وصل نصیب ہو گیا۔ عشق کی تلوار کے لگے ہوئے تمام زخم درست ہو گئے۔ اب وہ بڑی خوشی سے رنگ کی پچکاریاں بھر بھر کر ایک دوسرے پر رنگ پھینک کر ہولی کھیلنے میں مصروف تھے اور نجانے رنگ کی کتنی گاگریں اور مَٹ (مٹکے) خالی ہو گئے تھے۔

دوپہرے جوترا جٹ اَنجان لایا تھک گیا نارا مُڑھکا ہُسڑھ وَٹ ہوئے
اکبر بادشاہ گجرات تے فتح کیتی حریف باغیاں دے زور گھٹ ہوئے

مُشکل الفاظ: جوترا: کھیت میں ایک بار ہل چلانے کا فعل، جوتنے کا فعل یعنی مباشرت۔ ہُسڑھ: حبس۔ وَٹ: حبس، سخت گرمی۔ حریف: دشمن۔

تَرجُمَہ: اَنجان مرزا جاٹ نے دوپہر کو کھیت میں ہل چلایا اور خوب چلایا اور جب

تھک گیا تو سخت جس سے اس کا بدن شرابور ہو گیا گویا اکبر بادشاہ نے گجرات کو فتح کر لیا اور اس کے تمام حریف ماند پڑ گئے۔ ان کا زور ٹوٹ گیا وہ اپنی جنسی خواہش کی تکمیل میں کامیاب و کامران ہوا۔

لُٹ لیا پنجاب فرنگیاں نے سنگھ خالصہ چور چوپٹ ہوئے
ڈاڈھا ترکاں فرنگیاں جنگ ہویا راہی کئی ہتھیاراں نوں سُٹ ہوئے

مُشکل الفاظ: فرنگیاں: فرنگی، انگریز۔ سنگھ: خالصہ، سکھ۔ چوڑ چوپٹ: تباہ و برباد۔

تَرجُمَہ: گویا پنجاب فرنگیوں نے لوٹ لیا اور سکھوں کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ ترکوں اور انگریزوں میں بھی زبردست جنگ ہوئی اور اکثر ہتھیار پھینک کر پسپا ہوئے اور بہت سے اس جنگ میں کام بھی آ گئے، مر گئے (شاعر اپنے عہد کے حالات پر روشنی ڈال رہا ہے)۔

سورج چند ایہو دن رات ایہو شمار گنتی وار دن اُٹھ ہوئے
اَنب چوپ لئے گٹکاں اُگ پیاں ساہ پتر سڑ کے وِچ بھٹھ ہوئے

مُشکل الفاظ: شمار: گنتی۔ وار: دن۔ اَنب: آم۔ ساہ: سواہ، راکھ۔ بھٹھ: بھٹی۔

تَرجُمَہ: یہی سورج اور یہی چاند ہے اور دن رات بھی یہی ہے کہ شمار کرنے پر آٹھ دن ہو گئے گویا آم کھا لئے اور گٹھلیاں اُگ پڑیں، لیکن پتے آگ میں جل کر بھٹی میں راکھ بن گئے۔

اوہناں نال اعتبار سُنیاریاں کیہ سودے جنہاں صرافاں دے ہَٹ ہوئے
ہینکن کھوتیاں دے مگر پھرن بھجے کھوتے وہیلے جد سُٹ کے چھُٹ ہوئے

مُشکل الفاظ: ہَٹ: ہٹی، دکان۔ ہینکن: بولیں، گدھے کی آواز۔ چھُٹ: دہری بوری، خرچی۔

تَرجُمَہ: اُن کو سنیاروں پر کیا اعتماد ہو سکتا ہے کہ جن کے سودے صرافوں کی دکان پر ہی ہو گئے۔ وہ ان گدھوں کے مانند ہیں جو خرچی سے فارغ ہو کر گدھیوں کے پیچھے ہنچوں ہنچوں کرتے پھرتے ہیں۔

دونویں صاحباں مرزا جنڈ ہیٹھ سی چور نکل کھیوے وچوں نٹھ ہوئے
صاحباں جاگ اُٹھ آکھدی جاگ جٹا کم کیتو کیہ کم اُپٹھ ہوئے

مُشکل الفاظ: نٹھ: بھاگ۔ اُپٹھ: اُلٹے، اُلٹ۔

تَرجُمَہ: مرزا جاٹ اور صاحباں دونوں جنڈ کے نیچے تھے کہ کھیوے سے چور نکل کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ صاحباں بیدار ہوگئی اور کہنے لگی کہ اے جاٹ! ذرا جاگ! یہ تم نے کیا اُلٹا کام کر دکھایا ہے۔ کام تو اب سارے کا سارا بگڑ چکا ہے، اُلٹ ہو گیا ہے۔

ٹھنڈی چھاں جنڈ گھڑی سوندے نی دانہ باد نیڑے کھیویوں ہٹ ہوئے
کھیوا دور، دانہ باد کوہ دو تن کیا مختڑا پا گھبرٹ ہوئے

مُشکل الفاظ: ہٹ: پرے ہٹنا۔ کوہ: میل۔ مختڑا: مختصر۔ پا: پَند، سفر۔ گھبرٹ: گھبرا گئے۔

تَرجُمَہ: جنڈ کے نیچے بڑی ٹھنڈی چھاؤں ہے گھڑی پل سوتے، آرام کرتے۔ دانا آباد نزدیک ہے اور کھیوے سے پرے ہٹ گئے ہیں۔ کھیوا دور ہے اور دانا آباد یہاں سے دو تین میل کے فاصلے پر ہے۔ اب یہ فاصلہ کیسے طے ہو؟ یعنی یہ دو تین میل بھی سینکڑوں میلوں پر بھاری ہو چکے ہیں۔

بوس و کنار ہوندے جنڈ ہیٹھ بیٹھے رکھے اکدوجے اُتے پَٹ ہوئے
مولا شاہ سائیں! سیالاں گل کرتوں خبر ہوئی تے ہوئے اَکھ ہوئے

مُشکل الفاظ: بوس و کنار: چوما چاٹی، شہوت میں ایکدوسرے سے لپٹنا، لپٹانا۔

تَرجُمَہ: وہ جنڈ کے نیچے بیٹھے ایک دوسرے کی چوما چاٹی کر رہے تھے اور آپس میں لپٹ رہے تھے اور دونوں نے ایک دوسرے پر اپنی رانیں رکھی ہوئی تھیں۔ اے مولا شاہ سائیں! تُو اب سیالوں کی کوئی بات کر، کہ اب ہر طرف خبر پھیل چکی ہے اور لوگ جمع ہو چکے ہیں۔

دربیان احوال چندھڑاں وسیالاں وفیروز ڈوگر (چندھڑوں، سیالوں اور فیروز ڈوگر کے احوال کا بیان)

فیروز ڈوگر نوں آ کرا زخم لگا ڈگیا زمین تے دَند دکھال کے جی
غش گھڑی پچھوں کجھ ہوش آئی اُٹھیا اپنا آپ سنبھال کے جی

مُشکل الفاظ: آ کرا: سخت، نیم خشک۔ دند دکھال کے: منہ کے بل۔

تَرجُمَہ: فیروز ڈوگر کو بڑا سخت زخم لگا تھا۔ اور وہ زمین پر منہ کے بل گر پڑا تھا۔ تھوڑی دیر کی بیہوشی کے بعد کچھ ہوش آیا تو وہ بڑی مشکل سے اپنا آپ سنبھال کر اُٹھ بیٹھا۔

پَٹ بَھن کے کھیوے نوں کُھری کیتی پونہتا دُکھ مصیبتاں جال کے جی
دوہائی دوہائی پنڈا دھاڑ دھاڑ لوکو صاحباں لے گیا مرزا اُدھال کے جی

مُشکل الفاظ: کُھر ی کیتی: چل پڑا۔ پونہتا: پہنچا۔ اُدھال کے: اغواء کر کے۔

تَرجُمَہ: اُس نے اپنی ران پر پٹی باندھی اور کھیوے کی طرف چل پڑا۔ وہ دُکھ اور تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے گاؤں پہنچا۔ اُس نے گاؤں جاتے ہی دہائی دہائی ''ڈاکو لوٹ گیا! مرزا صاحباں کو اغواء کر کے لے گیا ہے'' کا شور مچا دیا۔

سُکی چندھڑاں سیالاں مُن گیا داڑھی وِچ رڑے میدان بھال کے جی
تیل پئی کھڑی گانے ہتھ بدھے مولا شاہ نہ کھڑی نہال کے جی

مُشکل الفاظ: رڑے: رڑی، ہموار، برابر، میدانی زمین۔ تیل پئی: تیل چڑھانا، شادی سے پانچ روز پہلے دلہن کو تیل لگانے کی رسم۔ گانے: گانا، ڈورا، شادی سے پہلے کی رسم۔ نہال کے: نہلا کر۔

تَرجُمَہ: کہ وہ (مرزا) چندھڑوں اور سیالوں کی سوکھی ہی داڑھی مونڈ گیا ہے۔ اُس نے خوب میدان صاف دیکھا اور اپنا کام کر گیا۔ صاحباں کو تیل لگا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ میں گانا (ڈورا) بندھا ہوا تھا۔ اے مولا شاہ! اُس نے نہلا کر صاحباں

بُرا کیا ہے۔

یارو اَگ لگے گہنے داج سڑ جان صاحباں بُرا ایہہ لوہڑ کمایا جی
اُدّھل گئی یاری نال کھرل لاکے نک سیالاں دا وَڈّھ وَکھایا جی

مُشکل الفاظ: گہنے: زیورات۔لوہڑ/لوڑھ: قہر غضب، اندھیر۔

تَرجُمَہ: اے یارو! زیورات اور جہیز کو آگ لگے اُس صاحباں نے یہ بڑا ہی غضب ڈھایا ہے جو یہ کھرل کے ساتھ یاری لگا کر گھر سے نکل گئی ہے۔اُس نے یہ حرکت کر کے سیالوں کی ناک کٹوا دی ہے۔

جنّھوں نکلے سن چندھڑ اوتھے وَڑ گئے اَن گنت پیسہ جنہاں کوایا جی
سیال جمیاں جیڈے نہ رہے یارو صاحباں سَت پیڑھی داغ لایا جی

مُشکل الفاظ: اَنگنت: بے شمار۔پیڑھی: نسل، پشت، شجرۂ نسب۔

تَرجُمَہ: یہ چندھڑ جہاں سے نکلے تھے وہیں چلے گئے کہ جنہوں نے بیشمار پیسہ لگا کر گنوالیا۔سیال جو کہ شروع سے بڑی آن شان والے تھے اب کہیں کے بھی نہ رہے اور صاحباں نے پوری نسل کو داغدار کر دیا۔

لگّا دیکھ دنبچڑا رَنّاں دا اِی رولا ہُم ہُما کے آ پایا جی
پنجے اُنگلیاں گھتّے کوئی مونہہ اندر توبہ بی بی ایہہ اندھیر کیہ آیا جی

مُشکل الفاظ: دنبچڑا: مجمع، رَنّاں: واحد رَن، عورت۔ہُم ہُما: تاؤ اور گرمیٔ شوق، جھرمٹ۔

تَرجُمَہ: گاؤں کی تمام عورتوں کا مجمع لگا ہوا ہے اور سبھی عورتیں بڑے جوش سے شور مچا رہی ہیں۔کوئی اپنی پانچوں اُنگلیاں منہ میں ڈال کر کہتی ہے کہ توبہ بی بی! یہ کیا اَندھیر مچا دیا گیا ہے؟

بی بی اُدّھل تے جانا سی او دن مسیتے لیہنوں جد پڑھنے پایا جی
بال عمر ایانی سی اودوں جٹّی جدوں کھرل نے اوہنوں بھرمایا جی

مُشکل الفاظ: اُدّھل: اغواء۔

طاقت سے تمام لشکر کو اس کے پیچھے لگا دیا۔

پنڈ وِچ تریمتاں پُچھ رہیاں مرد ڈانگ سوٹا پکڑ دھایا جی
سیال چندھڑ مُڑ مُڑ مُـــچھیّـــں وَٹ دیندے اکدوجے توں غصّہ سوایا جی

مُشکل الفاظ: تریمتاں: عورتیں۔ دھایا: حملہ آور ہوا۔ مُچھیں: مونچھیں۔

تَـــرْجُـمَة: گاؤں میں عورتیں ایک دوسرے سے پوچھتی ہی رہ گئیں اور تمام مرد ڈانگیں سوٹے پکڑ کر حملہ آور ہو گئے۔ سیال اور چندھڑ بار بار اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہے تھے اور ہر کوئی ایک دوسرے سے غصّہ میں سوا تھا۔

یارو جنڈ ہیٹھاں مرزا صاحباں سُتّے دیکھیا ویکھ جتایا جی
اِک مرزا تے بوہت سیال چنڈھر مولا جنڈ گِردے گھیرا پایا جی

مُشکل الفاظ: جتایا: کامیابی کی خوشی کا مظاہرہ، جتلانا۔ گِردے: اِرد گِرد۔

تَـــرْجُـمَة: اے یارو! انہوں نے جب مرزا صاحباں کو جنڈ کے نیچے سوئے ہوئے دیکھا تو دیکھ کر اپنی کامیابی کی دُھن کا مظاہرہ کیا۔ خوش ہوئے۔ اے مولا! مرزا ایک اور سیال بیشمار، لہٰذا انہوں نے اُن کے گرد گھیرا ڈال لیا۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

صاحباں جاگدی مرزاے دی اَکھ لگی تھاپڑ تھاپڑ سوایا کال یارو
ڈردا کوئی نہ جنڈ دے جائے نیڑے پاندے پُھمنیاں دوروں دَھمال یارو

مُشکل الفاظ: تھاپڑ تھاپڑ: تھپکی دے دے کر۔ کال: ہونی، شُدنی، موت، تقدیر۔ پُھمنیاں: خوشی کا ناچ، رقص، دھمال۔

تَـــرْجُـمَة: صاحباں جاگ رہی تھی اور مرزے کی آنکھ لگ گئی تھی۔ اُسے ہونی نے تھپکی دے دے کر سُلا دیا تھا لیکن اس کے باوجود مرزا کے نزدیک جانے کی کوئی جرأت نہ کر رہا تھا اور دور ہی رقص کر رہے تھے اور دھمال ڈال رہے تھے، بڑے خوش تھے۔

شرما کے صاحباں نے مونہہ چھپا لیا پہلاں مرن توں مری کنگال یارو
کہاوت اِک برابر سُنّا مویا ہوندا مرزا اَگّے ہی موت وَصل یارو

مُشکل الفاظ: کنگال: قلاش، مفلوک الحال۔ کہاوت: ضرب المثل، مقولہ۔ وَصال: ملاپ۔

تَرجُمَہ: صاحباں نے جب یہ سب کچھ دیکھا تو اُس نے شرم سے اپنا منہ چُھپا لیا۔ گویا وہ مفلوک الحال مرنے سے پہلے ہی مر گئی۔ مشہور ضرب المثل ہے کہ ''سویا اور مُردہ ایک برابر ہوتا ہے'' اور مرزا تو پہلے ہی موت سے ملاپ کر چکا تھا۔

کَل جٹ نوں اَکھ نہ کھولن دیندی دے دے لوریاں دیندی سوال یارو
تیراں واچھڑ کیتی سیالاں اِکواری جائے نیڑے کون کِسدی کال یارو

مُشکل الفاظ: کَل / کال: ہونی، شُدنی، موت۔ واچھڑ: بارش۔

تَرجُمَہ: جاٹ کو شُدنی (ہونی) آنکھ نہ کھولنے دیتی تھی اور اُسے لوریاں سُنا سُنا کر سُلا رہی تھی۔ اے یارو! دشمنوں کے تیروں نے گویا بارش کر دی تھی اور سیالوں میں سے ڈرتا ہوا کوئی بھی شخص نزدیک نہ جاتا تھا کہ اگر وہ ایسی کوشش کرتا تو موت کی دعوت دینے والی بات تھی۔

تیر لگے تے اُٹھیا اُبھڑ واہیا ترکش لے تلوار تے ڈھال یارو
زخم کاری لگے حلق تیر کُھب گئے خون وگے جیوں وَگے پرنال یارو

مُشکل الفاظ: اُبھڑ واہیا: اچانک بوکھلاتا ہوا۔ کاری: کافی، بہت، مؤثر۔ پرنال: پرنالہ، مکان وغیرہ کی چھت سے پانی نکالنے کی نالی وغیرہ

تَرجُمَہ: جب اُسے تیر لگے تو پھر وہ بوکھلاتا ہوا اُٹھا اور ترکش، تلوار اور ڈھال لے کر تن گیا۔ اُسے زخم کاری لگے تھے اور حلق میں تیر پیوست ہو گئے تھے جس کی وجہ سے خون پرنالے کی طرح بہہ رہا تھا۔

قابو ہِلّے وانگر کوئی نہ پیش جاوے لائے ساہنسیاں نے بور جال یارو
نالے دار چڑھیا نالے پَھٹ لگے نالے نیڑے ڈُھکّا اِنتقال یارو

مُشکل الفاظ: بِلّے :بلّا ،جنگلی بلّا ۔پیش: بس ۔ساہنسیاں: ایک ادنیٰ قوم جو بلّی وغیرہ کھا لیتے ہیں۔بور جال: مضبوط جال۔ڈُھکا: پہنچ گیا۔

تَرجُمَہ: وہ جنگلی بِلّے کی طرح قابو آ گیا تھا اور اُس کا اب کوئی بس نہ چل رہا تھا گویا ساہنسیوں نے اُس کے ہر طرف مضبوط جال پھیلا دیا تھا۔وہ سولی پر چڑھا اور اُسے زخم بھی لگے اور پھر اُس کے نزدیک موت بھی پہنچ گئی۔

تلوار ترکش ڈھال جنڈ نال لٹکے زمینوں اُچے کجھ فرق وینال یارو
گھوڑے چڑھے دشماں آن گرد ہوئے جد ہو گیا بے سمھال یارو

مُشکل الفاظ: زمینوں: زمین سے،گرد: اِردگرد۔سمھال: ہوش وحواس۔

تَرجُمَہ: اُس نے اپنی تلوار،ترکش اور ڈھال کو زمین سے اونچی جگہ پر کچھ فرق کے ساتھ جنڈ پر لٹکایا ہوا تھا۔گھوڑوں پر چڑھے ہوئے اُس کے دشمن اب اُس کے اِرد گرد گھومنے لگے جب وہ اپنے ہوش وحواس کھو چکا تھا۔

تلوار خان مرزے نشے جوش اندر کھوہی اک کولوں مار چھال یارو
گھسّا دے کے دَس ویہہ وَڈ سُٹّے کیتا زخماں لاچار کمال یارو

مُشکل الفاظ: گھسّا: رگڑ،گھساؤ۔لاچار: بے بس،مجبور۔

تَرجُمَہ: مرزا خان نے جوش سے اُچھل کر ایک جوان سے تلوار چھین لی اور اُس تلوار کو رگڑتے ہوئے اُس نے دس بیس جوان ڈھیر کر دیئے اور بہت سوں کو زخمی کر ڈالا مگر وہ خود زخموں سے چور اور بے بس ہو چکا تھا اور کمال کا بِڈھال ہو گیا تھا۔

بوہت سیال چندھڑ اک خان مرزا ایسے وقت دشمن وال وال یارو
تلوار مار کے ڈکرے دو کیتے پچھوں خان شمیر سیال یارو

مُشکل الفاظ: بوہت: بہت،زیادہ۔وال وال: بالوں کے برابر،بیشمار۔ڈکرے: ٹکڑے۔

تَرجُمَہ: چندھڑ اور سیال بہت تھے اور خان مرزا ایک تھا اُس کے دشمنوں کی تعداد اُس کے سر کے بالوں کی طرح بیشمار تھی بعد میں مرزا کو فوراً تلوار مار کر خان شمیر

(صاحباں کا بھائی) نے اُس کے جسم کے دو ٹکڑے کر ڈالے اور اُسے چلتا کیا یعنی خان مرزا کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

قالوا اِنَّ لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرزا مَر وِی نیک خصال یارو
مولا شاہ سائیں! ربّ رسولؐ بندہ صاحباں سیال یار مرزا الحال یارو

مُشکل الفاظ: اِنَّ لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن: تحقیق ہم اللہ کے لئے ہی ہیں اور ہمیں اُس کی جانب لوٹنا ہے۔ نیک خصال: اچھی عادات کا مالک۔ الحال: فی الحال، در حقیقت

تَرْجُمَہ: کہو اے یارو! اِنَّ لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہ مرزا نہایت نیک خصال تھا۔ اے مولا شاہ سائیں! وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا بندہ اور صاحباں کا در حقیقت پکایا رتھا۔

گُتوں پکڑ شمیر نے صاحباں نوں نال قہر مروڑ کے وَل دِتا
کھنڈے نال وَڈ ڈکرے سَت کیتے ڈولی گھت مرزے نال گھل دِتا

مُشکل الفاظ: گُتوں: گُت کی جمع، چوٹی، چوٹیا۔ قہر: غصہ، غضب۔ وَل: بل۔ کھنڈے: کُھنڈا، ایک قسم کی تلوار، دورُخی تلوار۔ ڈکرے: ٹکڑے۔ ڈولی: پالکی۔

تَرْجُمَہ: خان شمیر نے صاحباں کو چوٹیا سے پکڑ کر بڑے قہر و غضب سے اُسے بل دیتے ہوئے نیچے گرا دیا اور دورُخی سیدھی تلوار سے اُس کے جسم کے سات ٹکڑے کر دیئے اور پالکی میں ڈال کر مرزا جاٹ کی لاش کے ساتھ ہی بھیج دیا۔

کھیتی جمی کپاہ کماد پہلے کھوٹا گاہ پھیر کرسان نے ہل دِتا
عشق جنڈ ہیٹھاں صاحباں مار سُٹی مولا سنّی نوں مار وِچ تھل دِتا

مُشکل الفاظ: گاہ: گاہنے کا عمل، فصل یا جنس کو روندنے کا عمل۔ تھل: ریگستانی علاقہ۔ کرسان: کسان۔

تَرْجُمَہ: پہلے کھیتی پیدا ہوئی یا کہ کپاس اور کماد پیدا ہوا؟ فصل گاہنے کے بعد کسان نے زمین پر ہل چلا دیا۔ اے مولا! عشق نے صاحباں کو جنڈ کے نیچے مار ڈالا اور

سستی کو اُس ریگستان میں مار ڈالا۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

تقدیر آکھیئے کہ ظلم آکھیئے جی ہوندا ظلم جو رحم جہان اُتے
عبدالرحمٰن غلام جو ظلم کیتا مسجد وچ شاہ علیؓ مردان اُتے

مُشکل الفاظ: عبدالرحمٰن: عبدالرحمٰن بن ملجم، جو کہ غلام تھا اس نے حضرت علیؓ کو شہید کیا۔ مردان: بہادر۔

تَرجُمَہ: اِسے تقدیر کہا جائے یا کہ پھر ظلم؟ جو کہ اس جہان میں ظلم اور رحم ہو رہا ہے۔ حضرت شاہ علی مردانؓ کو عبدالرحمٰن غلام (جس نے مسجد میں شہید کر ڈالا تھا) نے حضرت پر بڑے مظالم ڈھائے۔

یزید حسنؓ حسینؓ تے ظلم کیتا خبراں ہو گیاں زمین اَسمان اُتے
چیر سُٹیا زکریاؑ نال آرے اوہ ظلم پیا کِدھی جان اُتے

مُشکل الفاظ: اَسمان: آسمان۔ زکریاؑ: اللہ کے ایک پیغمبر کا نام۔

تَرجُمَہ: یزید لعین نے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حُسینؓ پر بڑے ظلم کیے۔ جس کی خبریں زمین اور آسمان پر پہنچ گئیں۔ حضرت زکریاؑ کو لوگوں نے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا، یہ ظلم کس کی جان پر پڑا؟

منصور کہڑی گلّوں پھڑ کے سولی دِتا کیتا ظلم اوہدا مُسکران اُتے
سِر وَڈ سرمد تے ظلم کیتا ڈنڈ شرع دا مَست نادان اُتے

مُشکل الفاظ: منصور: منصور بن حلاج اللہ کا سچا عاشق جسے انا الحق کا نعرہ لگانے پر دار پر چڑھا دیا گیا۔ سرمد: اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد کا ممتاز رباعی گو شاعر جو اپنی ذات میں مست رہتا تھا اور مست ہی مشہور تھا۔

تَرجُمَہ: منصور پر کس بات کی وجہ سے ظلم کیا گیا اور اُسے سولی پر لٹکا دیا گیا؟ کیا یہ سارا ظلم اُس کے نعرہ پر مسکرانے کی وجہ سے تھا؟ سرمد جو کہ مست تھا اور اللہ لوگ تھا،

اُس مست اور نادان پر اُس کا سر قلم کر کے کیوں ظلم کیا گیا؟

رام لچھمن دَسہر وَڈ ظلم کیتا جوت جاگی نہ سیتا مسان اُتے
وَڈ ٹکڑے کر روڑا دریا پایا جلالن رکھی نہ ران دے ران اُتے

مُشکل الفاظ: رام لچھمن: ہندوؤں کے اوتار۔ دَسہر: لنکا کا راجہ راون (جس کے دس (10) سر تھے)۔ جوت: نور، چراغ۔ سیتا: رام کی بیوی، جسے راون اُٹھا کر لے گیا تھا۔ مسان: ہندوؤں کا شمشان گھاٹ، جہاں وہ اپنے مُردے جلاتے ہیں۔ روڑا: جلالی لوہاری کا عاشق۔

تَرجُمَہ: رام لچھمن نے راجہ راون کو قتل کر کے ظلم کیا اور سیتا کی سمادھی (قبر) پر چراغ نہ جل سکا۔ روڑا عاشق کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں بہا دیا گیا اور جلالی سے اُس کا وصال نہ ہو سکا۔

بُگا مَل وَڈ ڈَکرے چار کیتا ظلم پے گیا بشنو دی جان اُتے
کیتا ظلم فرہاد نوں دے دھوکھا شیریں ڈِگ موئی ظلم سُلطان اُتے

مُشکل الفاظ: بُگا مَل: مشرقی پنجاب کا مشہور عاشق، دہلی کے ساہوکار کا بیٹا۔ بشنو: بُگا مَل کی معشوقہ کا نام۔ فرہاد: مشہور سنگتراش جو شیریں پر عاشق ہوا اور اُس کے عشق میں جان دے دی۔ فرہاد سے کہا گیا تھا کہ اگر وہ کوہِ بیستون کاٹ کر نہر جاری کر دے تو اُسے شیریں بخش دی جائے گی۔ اُس نے جب دن رات محنت کر کے نہر جاری کر دی تو کٹنی سے یہ کہلوایا گیا کہ شیریں تو مر چکی ہے۔ تو اُس نے تیشہ اپنے سر میں مارا اور جان دیدی۔ ڈِگ موئی: گر کر مر گئی۔

تَرجُمَہ: بُگا مَل کو قتل کر کے اُس کے جسم کے چار ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ ظلم اُس کی معشوقہ بشنو پر ڈال دیا گیا۔ فرہاد کو دھوکا دے کر ظلم کیا گیا اور شریں اُس کی موت پر بادشاہ کے محل سے گر کر ہلاک ہو گئی۔

لیلیٰ ظلم کیتا مجنوں کاٹھ ہویا ہَس بولی نہ رہی گمان اُتے
اُوٹھاں والیاں سنّی تے ظلم کیتا پُنوں گھِن گئے طرف مکران اُتے

مُشکل الفاظ: کاٹھ: لکڑ۔ گمان: غرور، تکبر۔ گھن گئے: لے گئے۔ مکران: پٹوں کے شہر کا نام۔

تَرجُمَہ: لیلیٰ نے مجنوں پر بڑا ظلم کیا اور وہ اُس کے عشق میں سوکھ سوکھ کر لکڑی ہو گیا اور وہ کبھی اُس کے ساتھ ہنس کر نہ بولی اور ہمیشہ تکبر و غرور میں مبتلا رہی۔ اونٹ والوں نے سسّی پر بھی بڑا ظلم کیا اور اُس کے عاشق پٹوں کو بیہوش کر کے مکران لے گئے اور وہ رو رو کر ریگستان میں مر گئی۔

کیتا بَھو نہ ربّ رسولؐ دا جی سیالاں ظلم کیتا مرزے خان اُتّے
ظلم مرزے نال کیتا نہ اپنے سیالاں پا لیا آپ نوں طوفان اُتّے

مُشکل الفاظ: بَھو: ڈر، خوف۔

تَرجُمَہ: سیالوں نے کچھ خدا اور اُس کے رسول ﷺ کا خوف نہ کیا اور مرزا خان پر بڑا ظلم کی۔ یہ ظلم انہوں نے مرزا خان کے ساتھ نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو خود طوفان پر ڈال لیا، اپنی تباہی و بربادی کو دعوت دی۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

رَناں واسطے قتل شہید ہوندے خورے بھیت کیہ ربّ دا رَن ہے جی
عِلم حلم رَن قلعہ چلتراں دا مورکھ مرد بیباک کلن ہے جی

مُشکل الفاظ: بھیت: بھید۔ چلتراں: چلتر کی جمع، مکار، مکروفریب، حیلہ، مکاری۔ بیباک: نڈر، بے خوف۔ کلن/کلھن: زور آور، پہلوان، کچھ بھی نہیں۔

تَرجُمَہ: ان عورتوں کے لئے قتل ہونے والے شہید ہوتے ہیں۔ نجانے یہ عورت، اللہ تعالیٰ کا کیا راز ہے؟ عِلم میں اور حلم میں یہ عورت مکروفریب کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔ مرد اگرچہ بڑا بہادر اور بیباک واقع ہوا ہے مگر بیوقوف ہے اور اُس کے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔

مرد چاکر تے رَن سردار صاحب حکم رَن لنیدا مرد من ہے جی

خاطر رَن چوڑا گھڑناں نتھ مچھلی ٹکا داونی مَتھے جُھمکے گن ہے جی

مُشکل الفاظ: چاکر: نوکر۔نتھ: نتھلی، ناک کا ایک زیور۔داونی: سر کا ایک زیور۔

تَرجُمَۃ: مرد نوکر ہے اور عورت سردارنی ہے اور صاحب ہے کہ مرد عورت کا حکم بالآخر مان لیتا ہے۔عورت کی خاطر رنگ برنگے جوڑے ہیں اور طرح طرح کے زیورات ہیں۔کہیں ناک کے لئے نتھ ہے، کہیں ماتھے کے لئے جھومر ہے تو کہیں کان کے جُھمکے ہیں۔

سب نوں یاد سلوک جو رَناں کیتا راجے بھوج رسالو نال فن ہے جی

قضیئے پائے سرکپ تے رام راجے راون سیس دِتا وِچ ڈَن ہے جی

مُشکل الفاظ: راجے بھوج: ہندوؤں کا مشہور راجہ۔رسالو: راجہ سالباہن، سلوان، سیالکوٹ کا مشہور راجہ جس کے بارے میں کئی کہانیاں مشہور ہیں۔قضیئے: دُکھ، مصیبتیں۔سرکپ: ایک مشہور راجہ جو کہ داستانوں میں مشہور ہے۔سیس: سر۔ڈن: جرمانہ، بدلہ۔فن: خند، مکروفریب، طے۔

تَرجُمَۃ: مردوں کے ساتھ ان عورتوں نے جو سلوک کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔راجہ بھوج اور راجہ رسالو کے ساتھ عورتوں نے بڑے بڑے مکروفریب کئے اور بڑی مصیبتوں میں مبتلا کیا۔سرکپ، رام کرشن اور راون نے جرمانے کے طور پر اپنا سر دیا۔

رَناں رنگ محلّاں وِچ رانیاں جی خاطر چاکراں چھپّری چُھن ہے جی

رَناں واسطے چین برہما جاندے رَناں واسطے مار دے سنھ ہے جی

مُشکل الفاظ: چاکراں: واحد چاکر، نوکر۔چھپّری: چھپّر، گھاس پھوس کی چھت۔چھن: چھپر۔سنھ: نقب، چوری کرنا۔

تَرجُمَۃ: ان عورتوں کے لئے رنگ محل ہیں اور یہ ان کی رانیاں ہیں اور ان چاکروں (مردوں) کے لئے گھاس پھوس کی چھتیں ہیں۔یہ مرد ان عورتوں کے لئے

ہی چین اور بر ہما جاتے ہیں اور ان کے لئے ہی یہ چوریاں کرتے اور نقب لگاتے ہیں۔

رَناں واسطے دیس پردیس پھر دے اَپرادھ جھوٹھ بول کُٹنی دَھن ھن ہے جی
چاکر ہور رَکھن رَناں توڑ یاری تنگی بھٹھ ہووے جدوں اَن ہے جی

مُشکل الفاظ: اَپرادھ: گناہ۔ کُٹنی: مکر۔ دَھن: مال و دولت۔ بھٹھ: بھاڑ، اَن، رزق، روٹی۔

تَرجُمَہ: یہ مرد ان عورتوں کے لئے ہی دیس پردیس میں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان کی خاطر ہی گناہ کرتے، جھوٹ بولتے اور مکر و فریب کرتے ہیں۔ یہ عورتیں یاری توڑ کر اور مردوں کو نوکر رکھ لیتی ہیں۔ جب رزق و روٹی وافر ہو جائے تو ساری تنگی دور ہو جاتی ہے۔

گھوڑی مجھیں نہ جوڑ دے ہَل یکّے جدوں ڈھک پوے گھن ون ہے جی
ملے دھاڑوے تے چور کھڑن اوہنوں جہڑی مجھ ہو گئی کون ہے جی

مُشکل الفاظ: یکّے: یکّہ، تانگہ۔ ڈھک پوے: حاملہ ہو جائے۔ گھن ون: وافر، کثیر۔ دھاڑوے: دھاڑوی، ڈاکو۔ کون: بے رنگ۔

تَرجُمَہ: گھوڑی اور بھینس کو تانگے اور ہل میں نہیں جوتتے اور جب بھینس حاملہ ہو جائے تو بڑی خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اور جو بھینس حاملہ نہ ہو سکے یا دودھ دینے سے ہٹ جائے تو اُسے کہتے ہیں کہ اس بھینس کو چور لے جائیں یا ڈاکو اسے بھلا ہم نے کیا کرنا ہے۔

کرشن ماریا کنس نوں کہڑی گلّوں کیرو پانڈو کیوں لڑے وچ رَن ہے جی
رَناں واسطے سدا بادشاہ راجے کر دے جنگ رَن مورچے بھَن ہے جی

مُشکل الفاظ: کرشن: شری رام کرشن، ہندوؤں کا اوتار۔ کنس: راجہ گنیش کرشن جی کا ماموں۔ کیرو پانڈو: مہابھارت کے مشہور کردار کورو پانڈو۔ رَن: میدان۔ بھَن: باندھ کر۔

تَرْجُمَة: شری رام کرشن نے راجہ گنیش کو کسی بات کی وجہ سے مارا تھا۔ اور کورو پانڈو میدان میں کس لئے لڑے تھے؟ (عورتوں کے واسطے) ان عورتوں کی خاطر ہمیشہ بادشاہ اور راجے مورچے باندھ کر میدانوں میں لڑتے رہے ہیں۔

وَڈ سُتھن سورمے تک گردن جدوں شبہ پے جائے کوئی ظن ہے جی
مولا شاہ سائیں خاطر صاحباں مرزا چیر کے کیتا دوکھن ہے جی

مُشکل الفاظ: سورمے: واحد سورما، بہادر، دلیر۔ ظن: گمان، ظن باطل۔ دوکھن: دو ٹکڑے۔

تَرْجُمَة: اگر بہادر اور غیرت مند مردوں کو ان عورتوں پر کوئی شک وشبہ ہو جائے اور ظنِ باطل ہو جائے تو ان عورتوں کی گردن توڑ دیتے ہیں یا ان کی ناک کاٹ ڈالتے ہیں۔ اے مولا شاہ سائیں! صاحباں عورت کی خاطر مرزا جاٹ کو بھی چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا ہے، تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

دربیان مشورہ کردن سیالاں و چندھڑاں (سیالوں اور چندھڑوں کے مشورہ کرنے کا بیان)

وِہلے ہو کے فتح میدان وَلّوں سیالاں چندھڑاں مصلحتاں جوڑیاں جی
تیغاں کیتیاں وِچ اندر نچّن کدّن عراقیاں گھوڑیاں جی

مُشکل الفاظ: مصلحتاں: صلاح مشورہ۔ تیغاں: واحد تیغ، تلوار۔ کدّن: کودنا، چھلانگ لگانا۔ عراقیاں: گھوڑے کی ایک عمدہ نسل جو عراق سے تعلق رکھتی ہے، اعلیٰ گھوڑیاں۔

تَرْجُمَة: سیالوں اور چندھڑوں نے میدان کی فتح سے فارغ ہو کر صلاح ومشورہ کرنا شروع کیا۔ انہوں نے اپنی تلواریں میانوں کے اندر کر لیں۔ ان کی اعلیٰ نسل کی گھوڑیاں ناچ اور کود رہی تھیں۔

کونسل کیتی جو وِچ ظہور آہی ڈھینگر جوڑے کر کٹھیاں موہڑیاں جی

اِک چِخا بنائی نمرود وانگوں صاحباں مرزا دونویں لاشاں جوڑیاں جی

مُشکل الفاظ: کونسل: مل کر رائے سوچنا، مشورہ کرنا۔ظہور: ظاہر، آہی: ہے، تھی۔ ڈھینگر: سوکھی ہوئی خاردار شاخیں۔موہڑیاں: خاردار سوکھی ہوئی شاخیں، لکڑیاں۔ چِخا: چِتا۔

تَرجُمَہ: اُنہوں نے مل جُل کر مشورہ کیا اور اس مشورے کے نتیجے میں سوکھی ہوئی لکڑیاں اور شاخیں اکٹھی کر کے ایک چِتا بنائی جس طرح کہ نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیم کے لئے بنائی تھی اور اس چِتا میں صاحباں اور مرزا کی لاشیں رکھ دیں تا کہ دونوں کو جلا کر نام ونشان مٹا دیا جائے۔

چُھن دِتیاں لکڑیاں لاشاں اُتّے دلیلاں خوف خدا تھیں موڑیاں جی

پُھپھی ماسی دا پُت شمیر مرزا سا کا گیریاں مولا سب توڑیاں جی

مُشکل الفاظ: سا کا گیریاں: رشتے داریاں۔

تَرجُمَہ: انہوں نے تمام لکڑیاں جوڑ دیں اور لاشوں کو بیچ میں رکھ دیا۔سیالوں نے اپنے دلوں سے خدا کا خوف بالکل ختم کر ڈالا تھا۔اے مولا! مرزا اور شمیر پھوپھی، خالہ کے بیٹے تھے مگر انہوں نے تمام رشتے داری توڑ ڈالی۔نہ تو کچھ خدا کا خوف کیا اور نہ کسی رشتے کا ہی احساس کیا۔

نمودار شُدن بارانِ رحمت از غیب و باز ماندن از سوختن لاشہا

(غیب سے بارانِ رحمت کا نمودار ہونا اور لاشوں کا جلنے سے باز رہنا)

اَگ بال دِتی اَجے لگی ناہیں چڑھی گھٹ غیبوں اَبر چھایا اِی

اسوار گھوڑیاں اُتّے نہ ہون دِتّا زور و زور ربّ مینہ وسایا اِی

مُشکل الفاظ: گھٹ: گھٹا۔ابر: بادل۔

تَرجُمَہ: اُنہوں نے آگ جلا دی مگر ابھی لگی نہیں تھی کہ غیب سے ایک گھٹا اُٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف بادل چھا گئے۔اللہ تعالیٰ نے اس زور سے بارش برسائی

آورہوا، روانہ ہوا۔

تَـرْجُمَة: یہاں پر چندھڑوں کے بڑے لشکر آ کر اُترے تھے اور اب اس ویرانے میں کسی کا سایہ تک نہ باقی رہا۔ اے سائیں مولا شاہ! ہم سب ژالہ مار ہو گئے اور اب لشکر کھیوے کی جانب روانہ ہو گیا۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

اَگ لگی ناہیں بَدل تِتر گئے پینگھ اُتے اَسمان دے پئی یارو
بَھور سورمے سچے عاشقاں دے وِچ جہان دے وَرہی یارو

مُشکل الفاظ: تِتر گئے: صاف ہوئے، مطلع صاف ہوا۔ پینگھ: قوسِ قزاح۔

تَـرْجُمَة: ان کو آگ نہ لگ سکی اور مطلع صاف ہو گیا اور آسمان پر قوسِ قزاح دکھائی دینے لگی۔ اُن سچے عاشقوں اور بہادروں پر ہلکی ہلکی بوندا باندی ہوئی جبکہ دوسری جگہوں پر زبردست بارش ہوئی۔

سیال نُس گئے کوئی نہ پِنڈ نیڑے خبر لاشاں دی کِسے نہ لئی یارو
لا کے یاری شاباش نہ گنڈ دِتی جو سر عاشقاں بنی سو سہی یارو

مُشکل الفاظ: گنڈ: پیٹھ، پُشت۔ سہی: برداشت کی۔

تَرْجُمَة: سیال بھاگ گئے۔ اور کوئی گاؤں بھی نزدیک نہ تھا۔ ان میں سے کسی نے بھی پھر لاشوں کی خبر نہ لی۔ شاباش اُس سچے اور بہادر عاشق کے کہ جس نے یاری لگا کر اپنے یار کو پیٹھ نہ دکھائی اور اُس پر جو کچھ پڑی اُس نے وہ سب کچھ برداشت کیا، اپنی جان پر کھیل گیا۔

دین داراں پھڑ کے لَین دار مارے کھوہ کھاتے حساب دے وہی یارو
زُلیخا مجنوں وَرگا نہ کوئی عاشق ہویا عاشق ہوئے جہان تے کئی یارو

مُشکل الفاظ: دین داراں: دین دار، مقروض۔ لین داراں: لین دار، لینے والے، قرضہ وصول کرنے والے، قرض خواہ۔

راہی واگی ایالیاں پالیاں تے لاشاں پیاں چِتا ویکھ لئی یارو
نالے بکّی اداس ہو اداس مولا دانہ باد والے کھیڑے گئی یارو

مُشکل الفاظ: واگی: ایالی، چرواہا۔ چتا: چتا۔ کھیڑے: کھیڑا، گاؤں، قصبہ، راستہ۔

تَـــرْجُـمَة: اے یارو! مسافروں، چرواہوں اور ایالیوں نے ان کی لاشیں چتا میں پڑی ہوئی دیکھیں۔ اے مولا! بکّی بھی اداس ہو چکی تھی تُو بھی اداس ہو جا کہ وہ اداس ہو کر دانا آباد کے راستے پر چل پڑی۔

دربیان رفتنِ بکّی بطرف دانہ آباد (بکّی کا دانا آباد کی طرف روانہ ہونے کا بیان)

حال ویکھیا سی سب کجھ پالیاں نے جو کجھ سیالاں نے مرزے دے نال کیتا
سُنیا نام مرزا نالے صاحباں دا تیر مار جویں مَندا حال کیتا

مُشکل الفاظ: پالیاں: پالی، چرواہا، گڈریا، نوکر، خادم۔

تَـــرْجُـمَة: چرواہوں اور نوکروں نے وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا جو کچھ سیالوں نے مرزے کے ساتھ کیا۔ انہوں نے مرزے کا نام بھی سُنا اور صاحباں کا بھی کہ جس طرح انہوں نے تیر مار مار کر ان کا بُرا حال کیا۔

سیال نِس گئے گڑے مار ہوئی ذکر واگیاں نے وقت ٹال کیتا
دانہ باد دا خان سردار مرزا یارو دشمناں پکڑ حلال کیتا

مُشکل الفاظ: گڑے مار: اولوں کی مار، واگیاں: واحد واگی، چرواہے۔

تَـــرْجُـمَة: جب اولوں نے مار ماری تو تمام سیال بھاگ اُٹھے اور چرواہوں نے اسوقت، وقت ٹال دیا اور کسی سے بات نہ کی۔ وہ برابر افسوس کرتے رہے کہ دیکھو دانا آباد کا خان سردار مرزا تھا جس کو دشمنوں نے کیسی بیدردی سے پکڑ کر حلال کر ڈالا۔

دانہ آباد کھیڑے راہی لگے جاندے اُوٹھاں والے نے بَھوں سوال کیتا

پُچھ گُچھ کے راہی ہو راہی گئے صاحباں مرزے دے نال جو کال کیتا

مُشکل الفاظ: کھیڑے: گاؤں، راستہ۔ بَھوں: مُڑ کر۔ راہی: مسافر۔ کال: شُدنی، ہونی، موت، تقدیر۔

تَرجُمَہ: دانا آباد گاؤں کے راستے پر راہی مسافر چلے جا رہے تھے کہ ان اونٹ والوں نے پھر مُڑ کر یہ سوال کیا کہ یہ کیا ہوا؟ اور کون ہیں جو مارے گئے؟ اور پھر وہ یہ سب معلوم کر کے کہ مرزا صاحباں کے ساتھ سب کچھ تقدیر نے کیا۔ اپنی اپنی راہوں پر گامزن ہو گئے۔ مطلب یہ کہ چلنے والے راہی مسافران چرواہوں سے پوچھتے تھے اور گزر جاتے تھے۔ اس طرح آہستہ آہستہ سب کو یہ واقعہ معلوم ہو گیا۔

ویکھن سُنن والے ڈھائیں مار روندے قہر مرزے تے جل جلال کیتا

چرندے پرندے وِچ بار دے پھرن روندے اوہناں خبر نہ جس ایڈا پال کیتا

مُشکل الفاظ: ڈھائیں: دھاڑیں مارنا۔ قہر: غضب، اندھیر، ظلم۔ جل جلال: اللہ جل جلالہٗ۔ بار: جنگل، علاقہ۔

تَرجُمَہ: دیکھنے سننے والے سب دھاڑیں مار مار کر روتے تھے اور کہتے تھے کہ مرزا پر اللہ تعالیٰ نے کیسا قہر کیا ہے؟ چرند پرند بھی جنگل میں روتے پھرتے تھے اور اُنہیں خبر تک بھی نہیں ہے کہ جنہوں نے اُسے پال پوس کر اتنا جوان کیا ہے۔ ان کے لختِ جگر کے ساتھ کیا بیتی ہے؟

رہڑن نالے وِچ گھت کے دھون کھلاں لوہا نرم لوہار نے ڈھال کیتا

کرتوں خبر اوہناں مولا شاہ سائیں ذبحہ جنہاں دا سیالاں لال کیتا

مُشکل الفاظ: گھت کے: ڈال کر۔ دھون: گھسیٹنا، کھینچنا۔ لال: لعل، بیٹا۔

تَرجُمَہ: وہ ابھی بہتے ہوئے پانی میں ڈال کر کھالیں دھو رہے تھے اور لوہار نے ڈھال کر لوہا نرم کر دیا تھا۔ اے مولا شاہ سائیں! تُو اُن کو خبر کر کہ جن کے لعل کو سیالوں نے ذبح کر دیا ہے۔

وگا تنگ بلی دانہ باد پنچی کھڑی تھاں کھڑی اپنی جا اُتے

تَـرْجُمَة: اُس نے تجھے کس کے ہاتھ یہاں گھر بھیجا ہے؟ اور وہ تیرا سوار کس کے بھروسے پر وہاں رہ گیا ہے؟ وہ تو مہورت دیکھ کر اچھا وقت اور اچھے دن کا تعیّن کر کے شادی پر گیا تھا۔ وہ اب تیرے ساتھ اپنے گھر واپس کیوں نہیں آیا؟

ویاہی اونہاں کہ دَس نی مرزے آندی راہ پیا اوہ جدی چاہ اُتّے
نالے دَس راٹھا چاری کیویں ہوئی نالے خرچ کیہ ہویا نکاح اُتّے

مُشکل الفاظ: راٹھا چاری: چودھراہٹ۔

تَـرْجُمَة: تُو مجھے یہ بھی بتا کہ اُن لوگوں (چندھڑوں) نے بیاہی ہے یا کہ مرزا لے آیا ہے؟ اور وہ پھر یہاں کیوں نہیں آیا۔ اور وہاں کس کی چاہت پر رہ گیا ہے؟ اور تُو یہ بھی بتا کہ چودھراہٹ کیسے ہوئی؟ اور نکاح پر کیا کچھ خرچ ہوا؟

فردِ جرم لگّا اَکے بری ہویا اَکے پئی تاریخ گواہ اُتّے
خدا دے حکم نال دَسیا کیہ مولا! سُن کے پائی سر پائی سواہ اُتّے

مُشکل الفاظ: فردِ جرم: فردقرارداد، جرم جو حاکم مرتب کرتا ہے۔ سواہ: خاک، راکھ۔

تَـرْجُمَة: کہ اُس پر فردِ جرم لگایا کہ وہ بَری ہو گیا یا کہ گواہی کے لئے تاریخ پڑ گئی ہے؟ اے مولا! تُو خدا کے حکم سے مجھے یہ بتا کہ تُو نے تو سُنا ہو گا کہ انہوں نے اپنے سر میں کہیں خاک تو نہیں ڈال لی؟

اللہ جانے کیہ مائی نے سمجھ لیا مونہوں بولے نہ لوگ بلاوندے جی
دِبڑ دِبڑ بکّی روندی ڈکّن اُسنوں لوگ دیکھ تعجب ہو جاوندے جی

مُشکل الفاظ: دِبڑ دِبڑ: بہت، لگاتار، زاروقطار رونا، حیرت سے دیکھنا۔ ڈکّن: ڈکنا مصدر سے، روکنا، منع کرنا۔

تَـرْجُمَة: خدا جانے کہ ماں نے کیا سمجھ لیا وہ منہ سے نہ بولتی تھی اور لوگ اُسے بلاتے تھے۔ بکّی زاروقطار روتی چلی جا رہی تھی اور لوگوں کے روکنے پر بھی رونے سے نہ رُکتی تھی اور لوگ اُسے دیکھ دیکھ کر تعجّب ہو رہے تھے۔

اُوٹھاں والے بلوچ وی آن پہنچے سُنا ڈٹھا جو حال سناوندے جی

پگّاں لاہ کے زمین تے کھرل سُنّن نعرے مار دے دھرت ہلاوندے جی

مُشکل الفاظ: اُوٹھاں: اونٹوں والے۔ ڈِٹھا: دیکھا۔ دھرت: دھرتی، زمین۔

تَرجُمَہ: اونٹوں والے بلوچ بھی آ پہنچے اور انہوں نے جو کچھ دیکھا اور سُنا، سنانے لگ گئے۔ کھرلوں نے جب سب کچھ سُنا تو اپنی پگڑیاں اپنے سروں سے اُتار کر زمین پر پھینک دیں اور نعرے مار مار کر دھرتی کو ہلانے لگے۔ نعروں کی گونج سے زمین ہل گئی۔

سرجا، برجا سردول خان گل سُن کے روندے آپ تے لوکاں رواوندے جی

گھڑی ہوئی تے مائی بیہوش پئی اوہدے حلق اندر پانی پاوندے جی

مُشکل الفاظ: سرجا، برجا: دو رشتے داروں کے نام۔ سردول خان: کھرلوں کا سردار، مرزا جاٹ کا بھائی۔

تَرجُمَہ: سرجا، برجا اور سردول خان یہ بات سُن کر رونے لگ گئے اور اُنہوں نے لوگوں کو بھی رُلا ڈالا۔ تھوڑی دیر بعد مائی (ماں) بیہوش ہوگئی اور لوگ اُس کے حلق میں پانی ڈالنے لگ گئے۔

شاہ حَسنؓ جیوں حُسینؓ ہی سوگ ہویا ماتم کیتا تیویں کھرل وی سوگ مناوندے جی

نجف وِچ جیوں حنفےؒ ماتم کیتا تیویں کھرل کالے لیڑے پاوندے جی

مُشکل الفاظ: شاہ حَسنؓ: حضرت امام حَسنؓ۔ حُسینؓ: حضرت امام حُسینؓ۔ نجف: مشہور عراق کا شہر۔ حنفیےؒ: امام حنیف، مشہور ہے کہ امام حَسنؓ اور امام حُسینؓ کا بدلہ اسی نوجوان نے یزید سے لیا تھا مگر تاریخی لحاظ سے یہ درست نہیں ہے۔

تَرجُمَہ: جس طرح کہ حضرت امام حَسنؓ اور حضرت امام حُسینؓ کے سوگ میں امام حنیف نے نجف میں ماتم کیا اُسی طرح کھرلوں نے بھی سیاہ کپڑے پہن لئے اور سوگ منانے لگے۔

کھیوا سیال ساڑ خاک تھی کرو بھائی مرزے قسم کھرل کھاوندے جی

سرجا، برجا سردول خاں سائیں مولا بانہواں کھڑیاں کر کیرنے پاوندے جی

مُشکل الفاظ: کیرنے: بین، آہ وفغاں۔

تَرجُمَہ: اُن سب نے مرزا کی قسم کھاتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ چلو سب مل کر کھیوا سیال کو جلا کر راکھ کر ڈالو۔ اے مولا! سرجا، برجا اور سردول خان اپنی باہیں اونچی کر کے آہ وفغاں کرنے لگ گئے۔

دربیان فغان برادر مرزا (مرزا کے بھائیوں کا آہ وفغاں کرنا)

سانوں دَس کے جاندوں جے مرزیا اوئے تیرے نال جاندے اَسیں سب بھائی
آپے شگن کیتے سانوں پچھیو نہ چوراں وانگ گیوں کر کے جھب دھائی

مُشکل الفاظ: شگن: شگون۔ جھب: جلدی۔

تَرجُمَہ: اے مرزا! اگر تُو ہمیں بتا کر جاتا تو ہم سب بھائی تیرے ساتھ جاتے! تُو نے آپ خود ہی سارے شگون کئے اور ہمیں تُو نے پوچھا تک بھی نہ اور جلدی سے تُو خود چوروں کی طرح چلا گیا۔

اَکلا کر کے دلیریاں گیوں کھیوے کھڑیا نال نہ کوئی توں ڈوم نائی
اَکلا باجھ بھراواں دے ماریوں اوئے تیری لاش سُنیا وِچ چِتا پائی

مُشکل الفاظ: اَکلا: اکیلا۔ ڈوم: مراسی/میراثی۔ چِتا: چِتا۔

تَرجُمَہ: تُو اکیلا ہی دلیریاں کر کے کھیوے چلا گیا اور اپنے ساتھ کسی مراسی اور نائی کو نہ لے کر گیا۔ ارے! تُو تو اپنے بھائیوں کے بغیر ہی مارا گیا ہے اور سُنا ہے کہ تیری لاش چِتا میں ڈال دی گئی ہے۔

کول ہوندے تے بھیڑ وَنڈ لیندے اچانک موت دی سانوں نہ خبر کائی
بدھڑ صاحباں لئی مورکھا جان دِتی اَکلا ماریوں دوجے نہ خبر رائی

مُشکل الفاظ: بھیڑ: مصیبت، دُکھ، تکلیف، بُرا وقت۔ بدھڑ: جس سے زنا کیا گیا ہو۔ جو زنا کار ہو۔ تحقیر کے لئے بھی بولتے ہیں۔ مورکھا: اے بیوقوف۔ رائی: ایک باریک جنس مراد ذرّہ بھر۔

تَـــرْجُمَة: اگر ہم تمہارے پاس ہوتے تو تیری تکلیف اور دُکھ بانٹ لیتے۔ تیری اچانک موت کی خبر ہمیں نہ مل سکی۔ اے بیوقوف! تُو نے زنا کار صاحباں کے لئے جان دے دی ایک تو تو اکیلا ہی مارا گیا اور دوسرے ہمیں اس کی ذرّہ بھر بھی خبر نہ مل سکی۔

مَنگ گھت کے کنک وَڈّھا لیندوں ساڈی باجھ صلاح کیوں وَڈّھ لائی
پھلے گھت کے تے نال گاہ لیندے وکھرا ہو ساڈے نالوں کویں گاہی

مُشکل الفاظ: مَنگ: مانگے کے۔ بیگاری۔ وَڈّھ: واڈی، فصل کا کاٹنا۔ پھلے/پھلہے: فصل کو بیلوں کے ذریعے گاہنے، روندنے کا عمل۔

تَـــرْجُمَة: تُو مانگے کے مزدوروں سے گندم کٹوا لیتا اور ہماری صلاح کے بغیر ہی تُو نے فصل کیوں کٹوا دی؟ ہم خود بیلوں کے ذریعے اس فصل کو گاہ لیتے۔ تُو ہم سے جدا ہو گیا اور تُو نے اس طرح تنہا فصل کو کیوں گاہا؟

ساتھ پنجاں دا چھڈّ کے پنجے بنیوں مطلق وچ عدم جٹا کیتی واہی
مولا شاہ وَسّن جوگا رہیوں توں نہ یاری لا کے عزّت کیہ ذلّت پائی

مُشکل الفاظ: پنجاں: پانچ بھائی، پانچ اُنگلیاں، پانچ پیر، پانچ امام، چار عناصر اور پانچویں اللہ کی ذات۔ پنجے: پنجہ، ایک ہاتھ، اکیلا۔ مطلق عدم: قطعی، نیستی کا عالم۔

تَرْجُمَة: تُو اپنے پانچ بھائیوں کا ساتھ چھوڑ کر اکیلا رہ گیا اور جاٹ! عدم مطلق میں تُو نے کھیتی باڑی کی۔ اے مولا شاہ! بسنے کے قابل تُو بھی نہیں رہا اور تُو نے بھی یاری لگا کر کیا عزّت پائی ہے؟ سوائے ذِلّت کے تجھے بھی کچھ حاصل نہیں ہوا یعنی جس طرح مرزا نے اپنا آپ گنوا لیا اُسی طرح تُو نے بھی اپنا سب کچھ برباد کر ڈالا ہے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

قادر کریم ربّ رہاں دے نال قدرت قائم پنجاں نال سارا جہان ہویا
مرکّب چار تے پنجواں قادر مطلق بِناں پنجاں دے نہیں انسان ہویا

مُشکل الفاظ: قادر: قدرت والا، کریم، کرم کرنے والا۔ مرکب: مجموعہ، آمیزش شُدہ۔ قادرِ مطلق: قطعی طاقت والا، اللہ تعالیٰ۔

تَـرْجُمَۃ: اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر قدرت والا ہے۔ اور اُس کی قدرت سے ہی پانچوں عناصر سے یہ سارا جہان قائم ہوا ہے۔ مرکب چار ہیں (یعنی ہوا، پانی، مٹّی اور آگ) اور پانچواں قادرِ مطلق کی ذات ہے اور ان پانچوں کے بغیر انسان نہیں بنا۔

پیدا پُرش آباد ہے نال پنجاں بِناں پنجاں برباد ویران ہویا
پنجاں بِناں نہ کھیتیاں پکدیاں جی نال پنجاں سب روٹی پکوان ہویا

مُشکل الفاظ: پُرش: انسان۔ پکوان: تلی ہوئی چیز، جیسے پوریاں وغیرہ۔

تَـرْجُمَۃ: یہ انسان ان پانچوں کے طفیل ہی وجود میں آیا ہے اور آباد ہے۔ ان پانچوں کے بغیر یہ برباد اور ویران ہو جاتا ہے۔ ان پانچوں کے بغیر نہ تو کھیتیاں ہی پکتی ہیں اور نہ روٹی وغیرہ اور پکوان ہی تیار ہوتا ہے۔

اَٹھ کُتّیئے مَمّے باراں سوری دے جی چار گائیں دُدّھ پنجواں جان ہویا
پرندے اَٹھ سوراخ جہڑے آنڈ دیندے نو سوراخ دُودھا بچّے حیوان ہویا

مُشکل الفاظ: کُتّیئے: کُتیا کے بچّے۔ سوری: سورنی۔ دودھا: ناپختہ۔

تَـرْجُمَۃ: آٹھ کُتّیا کے پستان ہیں اور سورنی بارہ، گائے چار اور پانچواں ناپختہ۔ پرندوں کے آٹھ سوراخ ہوتے ہیں جو کہ انڈے دیتے ہیں اور نویں سوراخ سے بچّے جنتے ہیں جو حیوان ہوتا ہے۔

پنجاں بِناں نہ جنگ میدان ہوندا پنجاں بِناں نہ راجا سُلطان ہویا
پنج مرن جے پنج موجود باقی بقا پنجاں دے نال پچھان ہویا

مُشکل الفاظ: بقا: بقاء۔ باقی رہنا۔

تَـرْجُمَۃ: ان پانچوں کے بغیر نہ تو جنگ ہی ہو سکتی ہے اور نہ کوئی راجہ یا سُلطان ہی بن سکتا ہے۔ یہ پانچ اگر مر جائیں تو پانچ پھر موجود رہتے ہیں اور ان پانچوں کی بقاء

ہی ان کی پہچان ہے۔

پنج مردے نہیں مرن پنج کیکر پنجاں بِناں نہ صوفی عرفان ہویا
پنجاں بِناں نہ نشہ شراب ہوندا موجود پنج مجذوب وِچ آن ہویا

مُشکل الفاظ: کیکر: کیونکر۔عرفان: آگاہی،اللہ کی پہچان۔مجذوب: جذب کیا گیا۔

تَرجُمَہ: یہ پانچ مرتے نہیں ہیں اور یہ مریں بھی کیونکر؟ کہ ان پانچوں کے بغیر نہ تو کوئی صوفی ہی بنتا ہے اور نہ کوئی صاحبِ عرفان ہی ہوتا ہے۔ پانچوں کے بغیر نہ شراب کا نشہ ہی ہوتا ہے اور یہ پانچوں ہی ہیں جو مجذوب میں بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔

پنجاں بِناں پنجاب دا نام ناہیں کھانا پنجاں بغیر نہ کھان ہویا
عِلم وجود تے نور شہود چارے بِناں پنجویں چوہاں نقصان ہویا

مُشکل الفاظ: شہود: ہر چیز میں حق ہی حق دیکھنا۔

تَرجُمَہ: ان پانچوں کے بغیر پنجاب کا بھی کوئی نام نہیں ہے اور ان کے بغیر کوئی کھانا نہیں کھایا جا سکتا۔ عِلم وجود، نور اور مشہود یہ جو چار ہیں ان چاروں میں اگر پانچواں شامل نہ ہو تو ان چاروں کو بھی پھر سراسر نقصان ہوتا ہے۔

وِشن، مہیش، شوجی چوتھا رام چندر پنجواں کوکل وِچ متھرا کاہن ہویا
چار یار رسولؐ دے پنجواں جی جس دے شان دے وِچ قرآن ہویا

مُشکل الفاظ: وِشن: پرمیشور، خدا، لکشمی کا دیوتا مہیش، ہندوؤں کا ایک دیوتا، فنا کا دیوتا۔ شوجی: ہندوؤں کی تثلیث کا تیسرا دیوتا۔ مہادیو: رام چندر، شری کرشن مہاراج۔ گوکل: گائے، ہندوؤں کے نزدیک یہ بھی مقدّس ہے اور اسے بھی وہ دیوتا مانتے ہیں۔ متھرا: مشہور شہر اور مندر کا نام۔ کاہن: کنھیا، شری کرشن کا نام۔

تَرجُمَہ: وِشن، مہیش، شوجی، اور چوتھے رام چندر جی یہ چار ہندوؤں کے دیوتا ہیں اور پانچواں متھرا کا ہن ہوا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے چار یار (یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ) ہیں اور پانچویں وہ ہستی ہے

دربیان نفغان مادرمرزا (مرزا کی ماں کے بین)

ماں کھلیاں کر کے باہیں واجاں مارے گھر آ وے مرزیا گھر آ وے
چوری سنھوں پھڑ کے کسے بھن لیوں روپے گھلاں جرمانہ تو بھر آ وے

مُشکل الفاظ: کھلیاں: کھڑی۔باہیں: بانہیں،بازو۔سنھوں: نقب سے۔

تَرجُمَہ: ماں اپنی باہیں کھڑی کر کے آوازیں لگا رہی تھی کہ ارے مرزا! گھر آ جا وٗ،ارے گھر آ جاؤ اگر تجھے کسی نے نقب زنی کرتے ہو پکڑ لیا ہے تو میں روپے بھیج دیتی ہوں تُو جرمانہ ادا کر کے گھر آ جا۔

پئی بیڑی نہ پتن تے اٹک گیوں کوئی ٹلا بنا کے ترر آ وے
میتھوں زور و زوری جبڑے کم گیوں بچہ نال چھیتی کم کر آ وے

مُشکل الفاظ: پتن: گھاٹ،ساحل۔اٹک: رکنا۔ٹلا: گھاس پھوس کی بیڑی۔

تَرجُمَہ: اگر کوئی کشتی نہیں ہے تُو تو نجانے کس گھاٹ پر رُک گیا ہے۔کوئی اپنی بیڑی بنا کر تیر کر آ جاؤ۔میرے ہاں سے تُو زبردستی جس کام کو کرنے چلا گیا تھا۔اے میرے بیٹے!وہ کام ختم کر کے اب جلدی سے گھر آ جاؤ۔

کھیڈ چونپڑ جے رُجھیوں نرولی للّے چیت چھڈ لالچ بازی ہر آ وے
آکڑ چھڈ نہ جنگ کر نال سیالاں بچ رہے جان بچا بھج ڈر آ وے

مُشکل الفاظ: چونپڑ: چوپڑ،چوسر،نردبازی۔نرد: شطرنج وغیرہ کا مُہرہ،گوٹ۔

تَرجُمَہ: اور اگر تُو چوسر کے کھیل میں مشغول ہے تو تُو جیتنے کی لالچ بازی چھوڑ اور کر گھر آ جا۔ہاں ضد چھوڑ دے اور سیالوں سے جنگ نہ کر،تا کہ جان بچ رہے۔تو جان بچا کر اور ڈر کر گھر بھاگ آ۔

کاہنوں کیتا سی سامنا مامیاں دا چنگ مَند سُن کے کین جر آ وے
خورے فتح جیوں کیتی نوشیرواں نے مولا توں جیاں فتح کر سر آ وے

مُشکل الفاظ: چنگ مَند: اچھی بُری۔کین: کینہ،بغض،غصہ۔نوشیرواں: قدیم ایران کا مشہور بادشاہ،نوشیرواں عادل۔سر: سر کرنا،فتح کرنا،غالب آنا۔

تَرْجُمَہ: تُو نے اپنے ماموؤں کا کیوں سامنا کیا تھا۔ وہ جو بھی اچھا بُرا کہتے ہیں اور غضب کا مظاہرہ کرتے ہیں اُسے برداشت کر کے آ جا۔ جس طرح نوشیرواں عادل نے اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کی تھی۔ ایسے تُو بھی اے مولا! یہ معرکہ سر کر کے آ جا۔

ایضاً (اُسی طرح)

کہڑی چندری گھڑی سی وار بھیڑا جدوں گئیوں میتھوں زور و زور بچا
اوہ ویلا نہ آوندا ہتھ مُڑ کے جس ویلے ڈتا گھروں ٹور بچا

مُشکل الفاظ: چندری: منحوس۔ وار: دن۔

تَرْجُمَہ: نجانے وہ کون سی منحوس گھڑی تھی اور بُرا دن تھا کہ جب تُو اے بچے! مجھ سے بزور ہو کر چلا گیا تھا اور وہ وقت دوبارہ ہاتھ نہیں آ رہا کہ جب میں نے تجھے اپنے گھر سے رُخصت کر دیا تھا۔

ربّ جھوٹھ کر کے خبر سچ تیری بھلیکھے مرزے کوئی وڈّیا چور بچا
صدقے اُوٹھ دیاں خبر تازی آوے مرزا مویا نہیں مویا کوئی ہور بچا

مُشکل الفاظ: جھوٹھ: جھوٹ۔ بھلیکھے: مغالطے، غلط فہمی۔ اُوٹھ: اونٹ۔ مویا: مرا ہوا۔

تَرْجُمَہ: اللہ کرے تیری سچی خبر جھوٹی ہو۔ اور اے مرزے! تیرے مغالطے میں کوئی اور ہو۔ میں تیرے صدقے! میں ایک اونٹ دوں اگر یہ تازہ خبر آ جائے کہ مرزا نہیں مرا، کوئی اور مرا ہے۔

دھروہی ربّ سُنے میری مرزیا وے شمیر پوے تیری وچ گور بچا
کھوہ اَتے سیالاں دے سڑن جُھگّے اُتّے وَسّے اُڈ دی کلر شور بچا

مُشکل الفاظ: دھروہی: دھروئی، دہائی، فریاد۔ گور: قبر۔ جُھگے: گھر۔

تَرْجُمَہ: اے مرزا! میری فریاد و پکار اللہ سُنے اور تیری قبر میں شمیر پڑے۔ سیالوں کے کنویں اور اُن کے گھر جل جائیں اور اُن کے کھیت بنجر و شور ہو جائیں۔

چڑھ کے گڈی اَسمان تے وَڈّھی گئی لُٹ لئی ہے چوبھراں ڈور بچا
دھروہی تیری دیاں اَگے ربّ دے میں لال اَکھیّاں ہویاں روندی کور بچا

مُشکل الفاظ: چوبھراں: ہٹے کٹے، پلے ہوئے لفنگے۔

تَرجُمَہ: میری پتنگ آسمان پر چڑھی اور اُس کی ڈور کاٹ دی گئی اور بدمعاش لفنگوں نے لوٹ لی۔ اے میرے بچے! میں اللہ کے آگے تیرے نام کی فریاد کر رہی ہوں اور روتے روتے میری آنکھیں سُرخ اور اَندھی ہوگئی ہیں۔

ظالم ربّ نہ ظالم اوہ آپ بن دے جنہاں موہرا پیتا وَڈّھ کھور بچا
اِکو پاڑ پا کے ڈھگے پھال بیٹھوں مولا شاہ کیکر پیسی دوہر بچا

مُشکل الفاظ: موہرا: زہر۔ پاڑ: ڈراڑ، شگاف، ہل کا شگاف۔ ڈھگے پھال بیٹھوں: بیلوں کو روک لیا ہے۔ دوہر: دوبارہ ہل چلانا۔

تَرجُمَہ: اللہ تعالیٰ ہرگز ظالم نہیں ہے بلکہ وہ انسان ظالم آپ بنتے ہیں جو دودھ میں زہر میں گھول دیتے ہیں۔ اے مولا شاہ! تُو ہل سے ایک ہی شگاف ڈال کر بیلوں کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ دوسری مرتبہ ہل کیسے چلائے گا؟

ایضاً ماتم مرزا خان را برادان وغیرہ (اُسی طرح، مرزا کے بھائیوں وغیرہ کا ماتم کرنا)

سارے پِنڈ دے وِچ کُہا پئی ماتم سوگ پیا مرزے شیر دا جی
چڑھدے کتھوں سورج چند لہندے کتھے پتا کوئی اَسمان نہ پھیر دا جی

مُشکل الفاظ: کُہا: کہرام۔ چند: چاند۔ پھیر: گردش۔

تَرجُمَہ: سارے گاؤں میں کہرام مچ گیا اور مرزے شیر جوان کا ماتم اور سوگ منایا گیا۔ گاؤں کے لوگوں کو یہ بالکل خیال نہ رہا کہ یہ سورج اور چاند کہاں سے نکلتے ہیں اور کہاں جا کر چھپ جاتے ہیں؟ یعنی ایک دن طلوع ہوتا ہے اور کب رات پڑ جاتی ہے؟ اور نہ آسمان کی گردش کا ہی کچھ خیال رہا۔

کھرل آکھن یارو سیالاں چندھڑاں نے کم کیتا اے بڑے اَندھیر دا جی
سُنیا وَڈّیا کل دوپہرے مرزا اَساں سُنیاں تے اَج سویر دا جی

مُشکل الفاظ: اَندھیر دا: غضب کا، انتہائی ظلم۔

تَرجُمَہ: کھرل ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ یارو! سیالوں اور چندھڑوں نے مرزا کو کل دوپہر میں قتل کر ڈالا جبکہ ہم نے اس قتل کے بارے میں آج صبح سُنا ہے اور یہ کتنے ظلم اور غضب کی بات ہے جو کہ انہوں نے کر دکھائی ہے۔

یارو صاحباں نوں گھن کے جھب آوندا کولا پے گیا کم کوئی دیر دا جی
کوئی آکھے اکیلا اوہ کیہ کر دا لشکر پے گیا چار چوفیر دا جی

مُشکل الفاظ: گھن کے: لے کے۔ جھب: جلدی۔ کولا: بے ڈھبا، بُرا۔ چار چوفیر: چاروں طرف سے۔

تَرجُمَہ: اے یارو! وہ صاحباں کو لے کر جلدی سے آ جاتا مگر شاید کوئی بے ڈھنگا کام آن پڑا ہوگا، جو اُسے دیر لگ گئی اور کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ اکیلا تھا اور اتنے بڑے لشکر میں وہ کیا کرتا جس نے اُسے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔

کوئی آکھے تقدیر نہ بچن دیندی عذر کنڈا لگے اِک بیر دا جی
مولا شاہ نہ کِدھرے بہن دیندا ملک الموت جدوں گھیر دا جی

مُشکل الفاظ: کنڈا: کانٹا۔ **ملک الموت:** موت کا فرشتہ حضرت عزرائیل۔ بیر: ایک پھلدار کانٹوں والا درخت۔ بہن دیندا: بیٹھنے دیتا۔

تَرجُمَہ: کوئی کہتا تھا کہ تقدیر بڑی زبردست ہے اور یہ کسی کو بھی بچنے نہیں دیتے اور بیری کا کانٹا لگنے کا تو صرف ایک بہانہ ہی ہوتا ہے۔ اے مولا شاہ! جب موت کا فرشتہ انسان کو گھیر لیتا ہے تو پھر اُسے وہ کہیں بھی ایک پل بیٹھنے نہیں دیتا۔

دربیان فغان چھتّی بنام ہمشیرہ مرزا خان (مرزا کی بہن چھتّی کے آہ و فغاں کرنے کا بیان)

سر پاڑیا ٹکراں مار چھتی رو رو کوڑا سر تے ساہ گھت لئی
بانہواں کھڑیاں کر کے سر مونہہ پُھٹ لیا بھن چوڑیاں نکّوں لاہ ستھ لئی

مُشکل الفاظ: کوڑا: کوڑا کرکٹ۔ ساہ: راکھ۔

تَرْجُمَة: مرزا کی بہن چھتی نے دیوار کے ساتھ ٹکریں مار مار کر اپنے سر اور منہ کو زخمی کرلیا اور رو رو کر اُس نے اپنے سر میں کوڑا کرکٹ اور راکھ ڈال لی۔ اُس نے اپنی باہیں کھڑی کرلیں، چوڑیاں توڑ لیں اور ناک سے نتھلی بھی اُتار ڈالی۔

زور و زور جدوں چڑھیوں گھوڑی تیری واگ بھین پھڑ ہتھ لئی
دھکّے ہک نال کندھ توں ڈھائی ویرا پُچھ گچھ نہ کتوں توں مت لئی

مُشکل الفاظ: زورو زور: زبردستی، واگ: باگ ڈور۔ دھکّے ہک: سینہ زوری، مت: نصیحت۔

تَرْجُمَة: جب تُو زبردستی گھوڑی پر چڑھ گیا تھا تو تیری گھوڑی کی باگ ڈور کر تیری بہن نے ہاتھ میں پکڑ لی تھیں اور تُو نے سینہ زوری کرتے ہوئے آگے آئی دیوار کو گرا دیا تھا اور تُو نے جاتے ہوئے نہ تو کسی سے کچھ پوچھا اور نہ بتایا اور نہ کسی سے کوئی نصیحت ہی قبول کی۔

چھڈّ روندیاں بھابیاں مانواں بھیناں توں مُڑ گئیوں نہ خبر مُڑ وَت لئی
جے اُدھالی سی صاحباں لے گھریں وَڑدوں کاہنوں جنڈ ہیٹھاں گھت ستھ لئی

مُشکل الفاظ: وَت: پھر، دوبارہ۔ اُدھالی: اغواء کی تھی۔ گھت: ڈال لی۔ ستھ: تعزیت کے لئے بچھائی گئی چٹائی، مجلسِ، صفِ ماتم۔

تَرْجُمَة: تو بھابیوں، ماں اور بہنوں کو روتے ہوئے چھوڑ گیا اور مُڑ کے تُو نے ہماری خیر خبر بھی نہ لی اور اگر تُو نے صاحباں کو اغواء کر ہی لیا تھا تو اُسے پھر گھر میں لے آتا۔ تُو نے اُس جنڈ کے نیچے کیوں صفِ ماتم بر پا کی، گھر کیوں نہ آیا؟

تیرے باجھ شریکاں نے دھکّو زوری ساڈی تھاں گڈ سیال ہے چھت لئی
توں نہ آئیوں ویرا موسم بدل آئے اُوٹھاں بکریاں دی کُتر جت لئی

مُشکل الفاظ: دھکّو زوری: زبردستی۔ کُتر: کاٹ۔ جَت: اُون۔

تَرجُمَہ: اے میرے بھائی! تیرے جانے کے بعد ہمارے شریکوں نے زبردستی ہماری زمینوں پر قبضہ کرلیا ہے اور موسم بھی بدل گئے ہیں مگر تُو نہیں آیا، دیکھ! کہ اونٹوں اور بکریوں کی اُون بھی کاٹ لی گئی ہے۔

اوجھڑ پے گیوں صاحباں نوں گھن ویرا خبر پُرس نہ کسے توں وَت لئی
توں کیہ لڑنا سی دشمناں نال ویرا تیری عشق بھیڑے چوپ رَت لئی

مُشکل الفاظ: اوجھڑ: دشوارگزار جنگل۔ گھن: لے کر۔ پُرس: پوچھنا۔ چوپ: چوس، رَت: خون۔

تَرجُمَہ: تُو صاحباں کو اغواء کر کے دشوارگزار جنگل کے راستے پر پڑ گیا اور مُڑ کر کبھی ہماری بازپُرس بھی نہ کی۔ اے بھائی! تُو نے دشمنوں کے ساتھ کیا لڑنا تھا؟ جب کہ تیرے جسم کا سارا خون تو عشق نے ہی چوس لیا تھا۔

بھلا کیکر اوہ جیوندے نوں چھڈ دے سَن جہاں جٹاں دی لاہ توں پَت لئی
دریغ دُکھ ایہہ رہے گا عمر سانوں نال تیرے نہ کوئی کرگھت لئی

مُشکل الفاظ: پَت: عزّت، غیرت۔ دریغ: افسوس۔ کرگھت: بات چیت۔

تَرجُمَہ: بھلا وہ تجھے کیونکر زندہ چھوڑ سکتے تھے جن جاٹوں کی تُو نے عزّت و غیرت اُتار ڈالی۔ ہمیں یہ عمر بھر افسوس ہی رہے گا کہ تُو چلا گیا اور تجھ سے کبھی کوئی کڑوی پھیکی بات نہیں ہوئی

پانی مٹّی وِچ گھت کے رَدے لائے گھانی وِچ کیوں مار نہ لَت لئی
تک تک یاری لا کے صاحباں کیہ کھٹّی کھٹّی لواہ مرزے کولوں اُس نتھ لئی

مُشکل الفاظ: گھت کے: ڈال کر۔ ردے: اینٹوں کی چنائی۔ گھانی: دیوار کی چنائی کے لئے مٹی میں پانی ڈال کر گارا بنانا۔ تغار بنانا۔ کھٹّی: منافع، کمائی کی۔ نتھ: نتھلی، عزّت، عورتوں کا ایک زیور۔

تَرجُمَہ: تُو نے اینٹوں کی چنائی کے لئے صرف پانی میں مٹّی ڈال کر اور لات مار مار کر

تغار نہ بنایا تو دیوار کیسے بنتی؟ صاحباں نے تیرے ساتھ سب کو چھوڑ کر یاری لگائی تو اُس نے بھی کیا کمایا؟ سوائے اس کے کہ اُس نے اپنی نتھلی بھی گنوا لی۔ عزّت و غیرت بھی گُم کر لی۔

چھتّی دوہائی دیندی را راحموں پاس گئی بابا مرزے دی سیالاں کر گھت لئی
مولا شاہ را راحموں سُن ماتم آکھے بھین پاڑ نے چُک اَت لئی

مُشکل الفاظ: را: راؤ، سردار۔ کر گھت: مار ڈالنا۔ تباہ کرنا۔ بھین پاڑ: بہن چود (گالی)۔ اَت: ظلم و ستم، نا انصافی، زیادتی۔

تَرجُمَہ: مرزا کی بہن چھتّی فریاد کرتی ہوئے راور احموں کے پاس گئی اور اُس سے کہنے لگی کہ اے بابا! سیالوں نے مرزا کو تباہ و برباد کر ڈالا ہے (مار دیا ہے)۔ اے مولا شاہ! راؤ راحموں نے اس کا ماتم سُن کر بہن کی گالی دی اور کہا کہ اُس نے بھی بڑی زیادتی کی ہے۔

دربیان احوال رار احموں (راؤ راحموں کے احوال کا بیان)

کلے چھتّی نوں وَڈھ گھٹ راحموں آکھے نا لے روندی نوں صبر نہ آوندا ای
را راحموں جو بولیا کوئی جا کے ماں مرزے نوں آکھ سناوندا ای

مُشکل الفاظ: کلے: الفاظ، باتیں، گالیاں۔ وَڈھ گھٹ: بُرے بھلے۔

تَرجُمَہ: راؤ راحموں نے چھتّی کو بُری بھلی دو چار باتیں سُنائیں مگر چھتّی کو رونے سے صبر نہ آیا اور وہ اور بھی رونے لگ گئی۔ راؤ راحموں نے جو کچھ کہا تھا کسی نے وہ سب مرزا کی ماں سے جا کر کہہ ڈالا۔

لاہ لَو والیاں بھَنو نکاح ایہدا ہتھے ہے کوئی راحموں فرماوندا ای
ماں مرزے دی گل سُن آئی مولا راحموں ویکھ کے چُپ ہو جاوندا ای

مُشکل الفاظ: والیاں: واحد والی، بالی، کانوں کی بالیاں۔

تَرجُمَہ: اُس کے کانوں کی بالیاں اُتار لو اور اُس کا نکاح بھی توڑ ڈالو۔ یہاں پر

کوئی ہے؟ یہ راحموں نے فرمایا تو یہ بات سن کر مرزا کی ماں بھی آن پہنچی۔ اے مولا! پھر راؤ راحموں چُپ ہو گیا۔

در بیان گریہ وزاری مادر مرزا (مرزا کی ماں کی گریہ وزاری کا بیان)

را راحموں دے سامنے بیٹھ جتّی نیلا کر لیا اپنا آپ ہے جی
کولہ قہر وجے ساڈا صبر پوے نالے چڑھے جٹا تینوں تاپ ہے جی

مُشکل الفاظ: نیلا کرلیا: ماتم کرکر کے جسم کی جلد نیلی کر لی۔ قہر: غضب۔

تَرجُمَہ: راؤ راحموں کے سامنے مرزا کی ماں نے اس قدر ماتم (پیٹی) کیا کہ اُس نے اپنا جسم نیلا کرلیا اور کہا کہ قہر و غضب کا تجھ پر گولہ پڑے اور ہمارا صبر بھی اور اے جاٹ! اللہ کرے کہ تجھے بخار ہو جائے۔

اَتھا ہویا شرابی توں نت رہندا خبر کسے کیہ خبر نہ آپ ہے جی
بھجن بوتلاں تے سڑ جائے دارو تیرا پی کے گال مندا تیری جاپ ہے جی

مُشکل الفاظ: اَتھا ہویا: اندھا ہوا۔ نت: ہمیشہ۔ دارو: شراب۔ جاپ: عبادت، ذکر و افکار۔

تَرجُمَہ: تو ہمیشہ شراب کے نشے میں اندھا ہوا رہتا ہے اور تجھے بھلا کسی کی خبر کیا ہو گی؟ جب کہ اپنی خبر بھی نہیں رکھتا۔ خدا کرے کہ تیری بوتلیں ٹوٹ جائیں اور شراب جل جائے کہ تری عبادت شراب پی کر گالیاں دینا ہی ہے۔

ثابت بکرا تیرے وچ پیٹ پیندا نالے پنج سو روٹی پوے ٹاپ ہے جی
نشا لہ ہے تے تاں تینوں خبر ہووے ہوندا جگ تے پُن کیہ پاپ ہے جی

مُشکل الفاظ: ٹاپ: وہ روٹی جو تنور میں خشک کر لی جاتی ہے۔ پُن: ثواب، نیکی۔ پاپ: گناہ، بدی۔

تَرجُمَہ: تیرے پیٹ میں ثابت بکرا پڑتا ہے اور اُس کے ساتھ تو پانچ سو تنوری روٹیاں بھی ہڑپ کر جاتا ہے۔ تیرا نشہ اُترے تو تجھے کچھ پتا چلے کہ دنیا میں

پُن (نیکی) کیا ہے اور پاپ (بدی) کیا ہے؟

تیرا پوترا وَنجل دا پُت مرزا سیالاں چندھڑاں سُٹیا لاپ ہے جی
سر وَڈھ کے سیالاں نے شگن کیتا دِتے صاحباں دے کپڑے چاپ ہے جی

مُشکل الفاظ: وَنجل: مرزا کے باپ کا نام۔ لاپ: مار ڈالا۔ چاپ: چانپ ایک قسم کی ہاتھ کی سلائی۔

تَرجُمَہ: جو تیرا پوتا (پوترا) ہے اور وَنجل کا بیٹا ہے اُسے سیالوں اور چندھڑوں نے بڑی بیدردی سے مار ڈالا ہے۔ اُنہوں نے اس کا سر کاٹ کر شادی کا شگن منایا ہے اور صاحباں کے کپڑے دے کر اپنی خوشی کی رسم ادا کی ہے۔ مطلب یہ کہ سیالوں اور چندھڑوں نے تیرے خون کے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے اور صاحباں کے ساتھ بھی بڑا ظلم ہوا ہے۔

توں وِچ نشے ڈُبا ساڈی سُنے ساڈا پچے گا تینوں سراپ ہے جی
مولا شاہ کون رَنڈی فریاد سُنے جیوندا مرزا نہ مرزے دا باپ ہے جی

مُشکل الفاظ: سراپ: بددُعاء، لعنت؛ رَنڈی: بیوہ عورت۔

تَرجُمَہ: تُو تو نشے میں ڈوبا رہتا ہے اور ہماری فریاد کون سُنے گا؟ دیکھ لینا تجھے ضرور ہماری بددُعاء لگے گی، تجھ پر لعنت پڑے گی۔ اے مولا شاہ! بیوہ کی کون فریاد سُنے جب کہ نہ تو مرزا ہی آج زندہ ہے۔ اور نہ مرزے کا باپ ہی زندہ ہے۔

در بیان گفتہ را راحموں (راؤ راحموں کے بولنے کا بیان)

را راحموں نعرے سُن کے لرز گیا آکھے جا گھر بیٹھ کر صبر بی بی
سمجھ لواں گا سیالاں نال چندھڑاں دے جہڑا کیتا اونہاں ظلم جبر بی بی

مُشکل الفاظ: لرز گیا: کانپ گیا۔ جبر: ظلم۔

تَرجُمَہ: راؤ راحموں نے جب مرزا کی ماں کی چیخ پکار اور نعرہ زنی سُنی تو وہ کانپ کر رہ گیا اور کہنے لگا کہ اے بی بی! تم صبر کر کے گھر بیٹھ جاؤ میں خود ہی سیالوں اور

چندھڑوں سے نمٹ لوں گا۔ جو کہ انہوں نے تیرے ساتھ جو ظلم و جبر کیا ہے اُس کا اُن سے میں خود ہی انتقام لوں گا۔

جنہاں مرزے نوں وَڈّھیا وَڈّھاں اوہناں وِچ پاواں گا مرزے دی قبر بی بی
سیالاں رَنڈیاں کراں تے کھیوا ساڑاں میری اَجے نا ہیں اونہوں خبر بی بی

مُشکل الفاظ: رنڈیاں: رنڈی کی جمع، بیوہ عورتیں۔

تَرجُمَہ: جنہوں نے مرزا کو قتل کیا ہے میں اُن کو بھی قتل کر کے مرزا کی قبر میں ڈال دوں گا۔ اے بی بی! تو گھبرا نہیں کہ میں سیالوں کی بیویوں کو بیوہ کر کے اُن کے گاؤں کھیوا کو جلا کر خاکستر کر دوں گا ہم ابھی زندہ ہیں، مرے نہیں ہیں۔

بیرے کٹ اوہناں اَگے چیلاں پاواں جنہاں مار لیا شیر ببر بی بی
کرساں نال سیالاں دے جگ جانے راحموں رہی جے زندگی اگر بی بی

مُشکل الفاظ: بیرے: ٹکڑے۔ چیلاں: گرجیں۔

تَرجُمَہ: میں اُن کی لاشوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیلوں کے آگے ڈال دوں گا کہ جنہوں نے تیرا شیر ببر مار دیا ہے۔ میں سیالوں کے ساتھ وہ کچھ کروں گا جو دنیا جانے گی۔ بی بی! اگر راحموں کی زندگی رہی تو۔

تلوار کھنڈا چلاواں گا وِچ رَندے گولی تیر برساواں گا اَنبر بی بی
پیڑ کڈھ سیالاں کھرلاں لشکر گھتّاں سیال چندھڑ گئے جہڑے وِگڑ بی بی

مُشکل الفاظ: کھنڈا: دورُخی سیدھی تلوار۔ اَنبر: آسمان۔ پیڑ: سراغ، کھوج، تلاشی۔

تَرجُمَہ: میں تلوار اس طرح چلاؤں گا کہ جو رَندے کی طرح چلے گی۔ تیر اور گولیاں اس طرح برساؤں گا کہ آسمان بھی دیکھے گا۔ میں سیالوں کا سراغ لگا کر اُن پر کھرلوں کے لشکر کا دھاوا بلوا دوں گا اور سیالوں اور چندھڑوں کو جو کہ بگڑ چکے ہیں۔ اے بی بی! میں اُن کو درست کر کے رکھ دوں گا۔

کھرل چڑھن گے اوہناں دے کٹک پچھے جہڑے نَس گئے مار کے گھر بی بی
باراں پکھیاں دے کھرل کٹھے ہو کے دھیرج رکھ چڑھن اوہناں مگر بی بی

مُشکل الفاظ: کٹک: لشکر۔ پکھیاں: گاؤں، علاقے، طرفیں۔ دھیرج: حوصلہ، دلیری۔

تَرْجُمَہ: اے بی بی! یہ تمام کھرل ان کے لشکر کے پیچھے چڑھیں گے جو کہ مرزا کو قتل کر کے اپنے اپنے گھر جا پہنچے ہیں۔ میں بارہ گاؤں کے کھرلوں کو اکٹھا کروں گا جو بڑے حوصلے اور دلیری سے اُن کو تلاش کر کے اُن سے انتقام لیں گے۔

انشاء اللہ را راحموں ہے نام میرا پھوک سٹاں گا سیالاں دا نگر بی بی
مولا شاہ ہتھو ہتھی بدلہ لیساں جنہاں وڈّ سٹّی تیری لگر بی بی

مُشکل الفاظ: نگر: گاؤں، آبادی، نگری۔ لگر: شہ رگ۔

تَــرْجُمَہ: اے بی بی! انشاءاللہ میرا نام راؤ راحموں ہے اور میں سیالوں کی ساری نگری پھونک ڈالوں گا۔ اے مولا شاہ! اُن کو ہاتھوں ہاتھ بدلہ ملے گا۔ جنہوں نے تیری شاخ کاٹ ڈالی ہے، مرزا کو قتل کر ڈالا ہے۔

دربیان تیار شُدن را راحموں برائے جنگ با لشکر سیالاں کھیوے

(راؤ راحموں کے سیالوں کے لشکر کے ساتھ جنگ کی تیاری کا بیان)

تسلّا بُڈھڑی دی کر کے را راحموں آپ چوٹ نقارے تے لا دِتی
سردار راحموں باراں پکھیاں دا ہلکارے کے لکھ خبر پہنچا دِتی

مُشکل الفاظ: نقارے: واحد نقارہ، نقارے پر: نوبت پر، پکھیاں: واحد پکھی، گاؤں۔ ہلکارے: واحد ہلکارہ، قاصد، چٹھی پہنچانے والا۔

تَــرْجُمَہ: راؤ راحموں نے (مرزا کی ماں) بوڑھی کی تسلّی کر کے آپ نقارے پر ضرب لگا دی۔ وہ بارہ گاؤں کا سردار تھا اور اُس نے اِرد گرد کے تمام دیہات میں قاصدوں کے ذریعے چٹھیاں لکھ لکھ کر پہنچا دیں۔

قاصد جلدی کر اسوار سانڈھنیاں جی باراں پنڈاں جا گلی سُنا دِتی
باراں پکھیاں دے کھرل اِکٹھے ہوئے وِچ دانا باد چھونی پا دِتی

مُشکل الفاظ: قاصد: چٹھی پہنچانے والا، پیغام رساں، پیغام بر۔ چھونی: چھاؤنی۔

تَرجُمَہ: قاصد جلدی جلدی سانڈوں پر سوار ہو کر بارہ دیہاتوں میں پہنچ گئے اور اُنہوں نے وہاں جا کر سردار راؤ راحموں کا پیغام پہنچا دیا اور کھرل یہ سُنتے ہی تمام کے تمام دانا آباد میں اِکٹھے ہو گئے اور وہاں پر اُنہوں نے چھاؤنی ڈال دی۔

را راحموں نے کل تجویز کر کے فوج کھیوے دی طرف چڑھا دِتی
علاوہ ملکیا تے سَت ہزار کھرل کُمک غیبی وی ہور خدا دِتی

مُشکل الفاظ: تجویز: صلاح ومشورہ، علاوہ۔ مُلکیا: ان کے علاوہ، گاؤں کے دیگر لوگ، غیر برادری کے لوگ۔ کُمک: مدد۔ غیبی: غیب سے، اللہ کی طرف سے۔

تَرجُمَہ: راؤ راحموں نے بڑے بڑے سرداروں سے صلاح مشورہ کر کے تمام لشکر کو کھیوے کے جانب دھاوا بولنے کا حکم دیا اور تمام لشکر سوار ہو گیا اس لشکر جس کی تعداد سات ہزار تھی، غیر برادری کے لوگ جو اِس میں شامل تھے وہ الگ تھے۔

جنگی وجدیاں شُتریان تے نگارے ڈھولاں وِچ گڑگج چاہے پا دِتی
کر کے کالے لیڑے چڑھیا راؤ راحموں رو رو کھرلاں نے گھت کہا دِتی

مُشکل الفاظ: شتریاں: واحد شتری۔ نقارہ۔ نگارے: نقارے۔ گڑگنج: گرجنا، گرج، شور وغل، واویلہ کرنا۔ را: راؤ، سردار، چودھری۔ گھت کہا دِتی: کہرام برپا کر دیا۔

تَرجُمَہ: جنگ کی نوبتیں، نقارے اور باجے ڈھول وغیرہ بج اٹھے اور راؤ راحموں نے سیاہ کپڑے پہن لئے اور کھرلوں نے اس طرح روتے روتے کہرام برپا کر ڈالا

-

ٹُنڈا لاٹ چڑھیا کویا سنگھاں اُتے لشکر پلٹناں فوج جما دِتی
پیادے تھوڑے اسوار نیں بوہت یارو نال سُنباں دے دھوڑ دھما دِتی

مُشکل الفاظ: مُنڈے الاٹ: ایک بازو والا شہسوار انگریز جرنیل جس نے سکھوں کے ساتھ لڑائی لڑی۔ سنگھاں: سنگھ کی جمع، سِکھ۔ پلٹناں: پلٹن کی جمع، پیادا فوج کا دستہ۔ پیادے: پیدل۔ سُمباں: سُمب کی جمع، گھوڑے کا کُھر۔

تَرجُمَہ: کھرلوں کی فوج کے دستوں نے اسطرح اپنا لشکر جمایا کہ جیسے مُنڈ الاٹ (جرنیل) سکھوں پر حملہ آور ہوا تھا۔ پیدل سپاہی تھوڑے تھے اور اسوار بہت زیادہ تھے۔ چاروں طرف گھوڑوں کے سُموں نے دھوڑ ہی دھوڑ دھمار کھی تھی۔

ہتھیار تیغاں تلواراں بندوق کھنڈے نیزے برچھیاں فوج سزا دِتی
اسوار شُتراں تے سانڈنیاں گھوڑیاں دے چڑھے
جاندے نی مُچھان تے تا دِتی

مُشکل الفاظ: تیغاں: تلواریں۔ کھنڈے: کھانڈا ایک قسم کی سیدھی دو رخی تلوار۔ شُتراں: واحد شُتر اُونٹ۔ سانڈنیاں: سانڈ کی جمع بھینسے۔

تَرجُمَہ: گھڑ اسوار فوج، جس کے پاس تلواریں، بندوقیں اور نیزے برچھے بھی تھے، نے دشمنوں کو بڑی سخت سزا دی۔ زیادہ تر فوج جو کہ اونٹوں، سانڈوں اور گھوڑوں پر سوار تھی وہ سب کے سب بڑے غصے میں اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے وار پے وار کئے جا رہے تھے۔

سلطان محمود چڑھکے جویں غزنی وچّوں پنجاب ہند وچ لُٹ مچا دِتی
اکبر چڑھکے جویں گجرات ماری باغی پکڑ سلطنت دِڑھا دِتی

مُشکل الفاظ: سلطان محمود: سلطان محمود غزنوی۔ اکبر: شہنشاہ اکبر

تَرجُمَہ: ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سلطان محمود غزنوی نے غزنی سے اُٹھ کر پنجاب اور ہند میں لُوٹ مچا دی ہو یا پھر جس طرح شہنشاہ اکبر نے گجرات پر مارو مار فتح حاصل کی ہو اور اپنی سلطنت قائم کر لی ہو۔

جویں دھاوا کر کے ترکاں کابل وچّوں راجپوتاں نال تیغ لڑا دِتی

جیویں لندن وچوں چڑھ فرنگیاں نے بگھیار بھیڑ اک
گلے بنا دِتی

مُشکل الفاظ: دھاوا: حملہ۔ تیغ: تلوار

تَرجُمَہ: یا پھر جس طرح ترکوں نے کابل سے چڑھائی کر کے راجپوتوں سے جنگ کی ہو اور یا پھر جیسے لندن سے انگریزوں نے چڑھائی کر کے ایک طرح سے بھیڑیوں کو بھیڑیں بنا ڈالا یعنی تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

کھرل اِیکا کر کر ڈھول مار چڑھے واگ کھیوے دے وَل اُٹھا دِتی
مارو مار کر دے راوی جا پہنچے بیڑے گھت کے فوج لنگھا
دِتی

مُشکل الفاظ: اِیکا: اِتحاد، اِتفاق۔ واگ: باگ، لگام۔ گھت کے: ڈال کر

تَرجُمَہ: تمام کھرلوں نے اتحاد و اتفاق کر کے نقارہ بجایا اور اپنا رخ کھیوے کی جانب کر لیا۔ وہ مارو مار کرتے ہوئے دریائے راوی پر جا پہنچے اور انہوں نے بیڑے ڈال کر دریا پار کر لیا اور تمام فوج گزر گئی۔

سردول خان سردار کر لشکراں دا راحموں پشت تھاپی لا دِتی
دانا بادوں مُڑ کے جنڈ ہیٹھ لتھے مولا لشکر سرداراں صلاح
دِتی

مُشکل الفاظ: پُشت: پیٹھ۔ صلاح: مشورہ

تَرجُمَہ: سردول خان کو تمام لشکروں کا سردار کیا اور راؤ راحموں نے لشکریوں کی پیٹھ پر تھاپی دی۔ انکا حوصلہ بڑھایا اور تمام لشکر دانا آباد سے مُڑ کر جنڈ کے نیچے ٹھہر گیا۔ یعنی پہلے مرزا کے دشمنوں سے نمٹا جا سکے اور پھر اُسے دفن کیا جائے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

پنج دِن ہوئے مویاں مُستیاں نوں کیوں نہ اوہناں نوں کسے دفنایا جی

ہوئی سی خبر جس دن دانا باد یا رو را کھا او سے دِن کھر لاں

وٹھایا جی

مُشکل الفاظ: مویاں: مرے ہوؤں کو۔ راکھا: محافظ، چوکیدار

تَرجُمَہ: انکو (مرزا صاحباں کو) مرے ہوئے اور سوئے پانچ روز ہو گئے مگر ابھی تک انہیں کسی نے بھی دفن نہ کیا۔ جس دن دانا آباد یہ خبر پہنچی تھی۔ انہوں نے اسی دن ہی انکی حفاظت کیلئے ایک چوکیدار وہیں پر وٹھا دیا تھا۔

کھرل سوگ سیاپے دیوچ رہے نالے کٹک نوں کتوں منگایا جی

صادق عاشقاں ربّ دیاں پیاریاں نوں مکھی سیونک نہ

کیڑے ستایا جی

مُشکل الفاظ: سیاپے: سیاپہ، ماتم، بین۔ کٹک: لشکر۔ سیونک: دِیمک۔

تَرجُمَہ: کھرل (جاٹ) سوگ اور ماتم و بین میں بھی مشغول رہے اور انہوں نے کہیں سے ایک بڑا لشکر بھی منگوالیا۔ دونوں (مرزا اور صاحباں) سچے عاشق تھے اور اللہ کے پیارے تھے۔ اس لئے انکے مُردہ جسموں کو مکھی، کیڑے اور دیمک وغیرہ تک نے بھی نہ ستایا، یعنی انکی میّتوں کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکی۔

اسرار ربّ دے نوں آپ ربّ جانے کسے نبی نوں بھیت نہ آیا جی

خفا دیاں قُدرتاں کوئی نہ پتہ لگے اُتّے خاک کیہ عالم

وسایا جی

مُشکل الفاظ: اسرار: سر کی جمع، راز۔ بھیت: بھید۔ عالم: دنیا، کائنات۔

تَرجُمَہ: اللہ اپنے رازوں کو خود ہی جانتا ہے۔ دوسرے کسی شخص کو انکا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نبی ہی جانتا ہے۔ اللہ کی قُدرتوں کا کوئی پتا نہیں چلتا کہ اُس نے اس زمین پر کیسی کیسی دنیا بسائی ہے۔

اجسام اَگ کیہ کوئی نہ پتا لگے پانی کیہ برسایا سکھایا جی

ہواو جود کیہ کوئی نہ پتا لگے اُتے خاک کیہ عالم وسایا جی

مُشکل الفاظ: اجسام: جسم کی جمع۔ عالم، دنیا، کائنات۔

تَـرْجُـمَة: آگ کا کیا اور کیسا جسم ہے۔ اس کا کچھ پتا نہیں چلتا اور پھر پانی کیسا برسایا ہے اور اسے کس طرح سنگھا ڈالا ہے؟ ہوا کا کون سا وجود ہے؟ اسکا بھی کچھ پتا نہیں چلتا اور اِس خاک پر اُس نے کیا کائنات تخلیق کی ہے؟ کیسے کیسے لوگ بسائے ہیں؟ کسی کو کچھ پتا نہیں ہے۔

چوراں چتراں دا لگنا پتا مشکل مشکل ربّ جائے بھیت پایا جی

سورج چند نہ تاریاں پتا کوئی شیشے پانی کیہ عکس دکھایا جی

مُشکل الفاظ: چتراں: چتر کی جمع، مکار، عیّار، ٹھگ

تَـرْجُـمَة: چوروں اور مکاروں کا پتا چلانا بہت مشکل ہے اور یہ ایسے مشکل ہے کہ جسے اللہ کے متعلق جاننا کہ وہ کہاں ہے؟ بڑی مشکل سے یہ راز حاصل کیا ہے۔ سورج چاند اور ستاروں کا نہ کچھ پتا چلتا اور نہ یہ کہ پانی پر شیشے کا عکس کس طرح دکھایا گیا ہے؟ اور اس عکس سے کیسی تصویر اُبھرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

برچھ پہلاں کہ برچھ دا بیج پہلاں کیہ برچھ کیہ برچھ دا سایا جی

مُنڈا کُوی مرد کہ رَن آئی مرد جایا نہ رن نے جایا جی

مُشکل الفاظ: برچھ: درخت۔ رَن: عورت۔ جایا: جنا، پیدا کیا۔

تَـرْجُـمَة: پہلے درخت ہے یا کہ درخت کا بیج ہے؟ کیا درخت اور کیا درخت کا سایا ہے؟ پہلے لڑکا ہے یا کہ لڑکی ہے؟ مرد عورت کے بغیر پیدا ہوا ہے یا کہ عورت نے مرد کو جنا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بھید ہے جسکی کچھ سوجھ بوجھ نہیں ہے۔

جھوٹھ بولناں فرض ہے سچ مَندا موت زندگی جھگڑا کیہ لایا جی

جھوٹھ برچھ تے سچ ہے پھَل اوہدا جھوٹھ بنا کیہ سچ بنایا جی

مُشکل الفاظ: مَندا: بُرا۔ برچھ: درخت۔

تَـرْجُمَة: جھوٹ بولناں فرض ہے اور سچ بہت ہی بُرا ہے، پھر اس زندگی اور موت نے کیا جھگڑا لگا رکھا ہے؟ یعنی جھوٹ ہم زندگی میں فرض سمجھ کر بولتے ہیں اور سچ بولنے پر بڑی سزا ملتی ہے۔ جھوٹ ایک درخت ہے اور سچ اسکا پھل ہے جو کہ ہمیں کاٹنا پڑتا ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ جھوٹ کو بنا بنا کر ہی سچ بنایا گیا ہے؟ مطلب یہ کہ تمام کائنات ایک خوبصورت جھوٹ ہے اور عمل ہی سچ ہے جو کہ اس کا پھل ہے۔

فرض کُل اِسماء وجود فانی جھگڑا مُکّے نہ کدی مکایا جی

سَت گوراں باجھوں مولا شاہ سائیں ربّ رسولؐ نہ بھیت لُکایا جی

مُشکل الفاظ: اِسماء: اسم کی جمع، نام۔ مُکّے: ختم ہونا یا ہوا۔ سَت گوراں: سچّے گورو، لُکایا: چُھپایا۔

تَـرْجُمَة: تمام اجسام اور نام فرضی ہیں اور فانی ہیں، پر ایک ایسا جھگڑا ہے جو کہ کبھی ختم نہں ہوسکتا یہ اَبد تک یونہی جاری و ساری رہے گا۔ اے مولا شاہ! سچّے مُرشد کے علاوہ یہ بھید اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے اور کسی کو ہرگز نہیں دیا۔

دربیان تجویز دفن کفن مرزا و صاحباں سلطان را (مرزا اور صاحباں کی تجہیز و تکفین کا بیان)

دفن کفن دی کھرلاں تجویز کیتی را راجھوں آکھے سنو گل یارو

صاحبان مرزے نوں میں کفن دفن کرساں چڑھ مارو تُسیں کھیوا چل یارو

مُشکل الفاظ: چڑھ مارو: چڑھائی کرو، حملہ آور ہو جاؤ۔

تَـرْجُمَة: راؤ راجھوں نے کھروں کی تجویز پر کہا کہ اے یارو! میں مرزا اور صاحباں کے کفن دفن کا انتظام کرتا ہوں اور تم سب لوگ کھیوا گاؤں پر حملہ آور ہو جاؤ، ان پر دھاوا بول دو!

کھرلاں وچوں اِک بولیا پیر مرد تصوّف وچ سی اوہنوں دَخل یارو

کفن غسل ناہیں جائز عاشقاں نوں صادق کیوں جے

سچّے اصل یارو

مُشکل الفاظ: پیر: بوڑھا، شیخ۔تصوّف: تزکیہ نفس کا علم، مذہب

تَرجُمَہ: کھرلوں میں سے ایک بزرگ جو کہ علم تصوّف میں دَخل رکھتا تھا، بولا، لیا یارو! جو سچے عاشق ہوتے ہیں اُن کو غسل اور کفن دینا جائز نہیں ہے کیونکہ سچے عاشق ان چیزوں سے بے نیاز ہوتے ہیں۔

حُکم شرع وچ عشق نہ جائز کرنا کبیر اوگن توڑن پَھل یارو

جنازہ جائز نہ عاشق بے نمازاں داجی چاہے گھتیئے کسے

گھڑل یارو

مُشکل الفاظ: شرع: شریعت، قانونِ اسلام۔کبیر اوگن: گناہ کبیرہ۔گھتیئے: ڈال دیجئے۔گھڑل: کھائی۔

تَرجُمَہ: کہ اے یارو! شریعت میں عشق کرنا ہرگز جائز نہیں ہے اور پھل توڑنا تو گناہ کبیرہ ہے۔بے نماز عاشقوں کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ان کو کسی کھائی میں پھینک کر دفن کر دینا چاہیے۔

مسئلے کرن لگے قاضی صوفی دونویں بات چیت چھڑ پئی آ محل یارو

فرمایا میاں صاحب صوفی سوال کیتا مولا نام جس دا راج

کل یارو

مُشکل الفاظ: آ محل: برمحل۔کل: کلا یا کال، موت، ہونی، تقدیر۔

تَرجُمَہ: غرض کہ قاضی اور صوفی دونوں مسئلے کرنے لگ گئے اور محل میں بات چیت چھڑ گئی، میاں صاحب نے فرمایا اور صوفی نے سوال کیا کہ اے مولا! نام تو تقدیر (موت) کا ہے کہ جس کا ہر کسی پر راج ہے اور ہر جگہ پر حکومت ہے۔

دربیان سوال صوفی وجواب قاضی باصوفی (صوفی اور قاضی کے سوال وجواب کا بیان)

صوفی قاضی دے اگے سوال کیتا تذکرہ مسئلہ مسئلت گیان میاں
غلام محمد قاضی غلام حسین صوفی سیّد احمد مُنصف عرفان میاں

مُشکل الفاظ: گیان: علم۔ مُنصف: انصاف کرنے والا۔ عرفان: صاحب عرفان، جاننے والا۔

تَرجُمَۃ: صوفی نے قاضی کے آگے سوال کیا اور مسئلہ مسائل کا خوب تذکرہ ہوا اور بڑی علم کی باتیں ہوئیں۔ غلام محمد قاضی تھا اور غلام حسین صوفی تھا اور ان میں مُنصف سیّد احمد تھا جو کہ بڑا اہلِ علم اور صاحبِ عرفان شخص تھا۔

شعر حاکم کہ حُکم مَنّن والا اجسام شرع تے شرع ہے جان میاں
سَت حیوان جانے سُنیا جنّت حیوان ہور کتھے جان میاں

مُشکل الفاظ: شعر: شعور، بدن۔ اجسام: جسم کی جمع۔ شرع: شریعت، قانون اسلام۔ حیوان: جانور۔

تَرجُمَۃ: شعور حاکم ہے یا کہ حکم ماننے والا؟ جسم شریعت ہے، تو اس کی پابندی (عمل) اسکی جان ہے۔ سُنا ہے کہ سات حیوان جنت میں جائیں گے۔ بھلا اے میاں! ان حیوانوں کو کہیں اور جانے کی کون سی جگہ ہے؟

ثواب گناہ جاپن جان پاپ کرنا حُکم حق وچ حق نسیان میاں
تمیز علم تے عقل انسان جانن بے عقل بے تمیز حیوان میاں

مُشکل الفاظ: نسیان: بھولنا، بھول چوک۔ پاپ: گناہ۔

تَرجُمَۃ: ثواب بھی گناہ لگتا ہے تو پہلے گناہ کی تعریف سمجھ لے کہ بھول بھلیوں میں

پڑنا انسان کا خاصہ ہے کہ اس سے بھول چوک ہو ہی جاتی ہے۔ انسان کا خاصہ تمیز، علم اور عقل ہے جبکہ حیوان ان چیزوں سے ماورا ہے۔

انسان نرگ سرگ بہشت دوزخ حکم احکام جو نبیؐ فرمان میاں

کافر عاشق شرع وچ ربّ دے جی وچ شرع نبی مسلمان

میاں

مشکل الفاظ: نرگ: دوزخ۔ سرگ: بہشت۔ احکام: حکم کی جمع۔ شرع: شریعت، قانونِ اسلام۔

ترجمہ: دوزخ اور بہشت میں وہی انسان جاتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات بجالاتا ہے۔ شریعت خدا میں عاشق کافر ہوتا ہے جبکہ شریعت نبی ﷺ میں مسلمان ہوتا ہے۔ اب یہ کہ عاشقوں کی شریعت اور ہے اور مسلمانوں کی شریعت اور ہے۔

اَلعِشقُ نَارٌ مَاسَوا اللہ نام عشق داوچ زبان میاں

کلمے گو دا جائز جنازہ کرنا فرمان وچ بھانویں بے فرمان

میاں

مشکل الفاظ: اَلعِشقُ نَارٌ مَاسَوا اللہ: عشق کی آگ اللہ کے سوا سب کچھ جلا دیتی ہے۔ کلمے گو: کلمہ گو، کلمہ پڑھنے والا، مسلمان۔

ترجمہ: عشق ایک ایسی آگ ہے جو اللہ کے سوا سب کچھ جلا ڈالتی ہے اور عشق کا نام وردِ زبان ہے۔ کلمہ گو کا جنازہ کرنا شرع کا فرمان ہے چاہے وہ بے فرمان (نافرمانبردار) ہی کیوں نہ ہو۔

لَاتَقرَبوا الصَلوٰۃ وَاَنتُم سُکَارَا کیہا جائز نماز نہ نشے وچ آن میاں

عاشق عشق بن توں نہ میں جمے تیرا میرا کد جائز پچھان

میاں

گل ماں تے رَن نال کرن والی اِکو دیہئی تے اِکو زبان

میاں

مُشکل الفاظ: فرضی: مصنوعی، بے اصل۔ رَن: بیوی، عورت۔ دیہئی: جسم۔

تَرجُمَہ: کافر اور مومن یہ دونوں نام فرضی ہیں۔ جس طرح کہ ابلیس کا نام شیطان فرضی ہے۔ یہ بات ماں اور بیوی کے ساتھ کرنے والی ہے کہ ایک جسم ہے اور ایک ہی زبان ہے۔

کافر تینوں میں آکھاں توں مینوں آکھیں زمین کافر نہ کافر اَسمان میاں

مولا شاہ نیں بندے بوہت کافر، کافر کوئی نہ ربّ رحمان

میاں

مُشکل الفاظ: اَسمان: آسمان۔ بوہت: بہت، زیادہ۔

تَرجُمَہ: میں تجھے کافر کہوں اور تو مجھے کہے نہ زمین کافر ہے اور نہ یہ آسمان ہی کافر ہے۔ اے مولا شاہ! یہ بندے ہی (بہت) کافر ہیں ورنہ اللہ کا کوئی کافر نہیں ہے۔

جواب قاضی (قاضی کا جواب)

قاضی آکھے وَاَقیمو الصَلوٰۃ وَاٰتوا الزکوٰۃ' چاہیئے مَنّنی ایہہ اخبار ہے جی

کُنتُ کنزاً مخفیاً جو باتاں ربی اوہناں کوئی نہیں

واقف کار ہے جی

مُشکل الفاظ: وَاَقیمو الصَلوٰۃ وَاٰتوا الزکوٰۃ: نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ کُنتُ کنزاً مخفیاً: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ اخبار: خبر کی جمع، حدیث شریف۔

تَرجُمَہ: قاضی نے کہا کہ نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم حدیث شریف میں آیا ہے اور جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں ایک چُھپا ہوا خزانہ تھا جس کے اظہار کے لئے میں نے یہ کائنات تخلیق کی یہ ایک اللہ تعالیٰ کا بھید ہے اور اس کی

کسی کو بھی خبر نہیں ہے۔

جو فقہ حدیث دیوچ پکّا جہڑا منّے نہ اوہ گنہگار ہے جی

دَس اوہناں خبر کوئی سائیں مولا فوج کھیوے وَل گئی قہار

ہے جی

مُشکل الفاظ: فقہ: شرعی احکام کا علم، علم دین۔ قہار: غضب ڈھانے والا۔

تَرجُمَہ: جو کوئی فقہ وحدیث پر عبور رکھتا ہے اور اس کی بات اگر کوئی نہیں مانتا تو وہ گنہگار ہے۔ اے مولا شاہ! تو اُن کی کوئی خبر بتا کہ فوج کھیوے کی جانب مارو مار کرتی ہوئی چلی گئی ہے۔

خدا رسولؐ فرمان جو سچ ہے جی فلسفہ منطق مسئلے بہار ہے جی

کلمہ کفر دا بولیاں عقد ٹُٹے گناہ کرے مردود کفار ہے جی

مُشکل الفاظ: فلسفہ: حکمت، دانائی۔ منطق: وہ علم جو قطعی دلائل سے حق کو حق اور ناحق کو باطل ثابت کرتا ہے۔ عقد: نکاح۔

تَرجُمَہ: جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا فرمان ہے وہ سچ ہے۔ فلسفہ اور منطق کے مسائل پر بہار ہیں، جو کوئی کلمۂ کفر بولتا ہے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، وہ سخت گناہ کا مُرتکب ہوتا ہے، وہ مردود اور کافر ہے۔

کٹک کھرلاں جا کھیوے دے گرد ڈُھکّا سیالاں خبر ہوئی خبردار ہوئے

اسوار سانڈنیاں بھیجے وَل چندھڑاں دے آپ گھوڑیاں

اُتّے اسوار ہوئے

مُشکل الفاظ: کٹک: لشکر۔ ڈُھکّا: پہنچ گیا۔

تَرجُمَہ اے میاں! کھرلوں کی فوج کھیوے کے اِرد گرد پہنچ گئی اور سیالوں کو بھی اس کی خبر ہوگئی۔ انہوں نے اسواروں کو چندھڑوں کی جانب سانڈنیوں پر بھیج دیا اور آپ خود گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

فتاحُ اَلغَیب غُنِیّۃ اَطَّالبین وِچّوں مسئلہ جائز ناجائز دیکھ سُدھ میاں

مسئلے شرع قرآن تفسیر معنے سمجھ سمجھا نالے مالابد میاں

مُشکل الفاظ: فتاح الغیب: غوث الاعظم کی مشہور تصنیف۔ غنیّۃ الطابین: غوث الاعظم کی مشہور کتاب۔ سُدھ: درست، جائز۔ مالابد: مالابدہ مُنہ، فقہ کی مشہور ابتدائی کتاب۔

تَرجُمَۃ: اے میاں مسئلوں کے جو جائز ناجائز ہونے کے متعلق فتاح الغیب اور غنیۃ لطالبین کا مطالعہ کرو۔ شریعت کے مسائل قرآن و تفسیر سمجھتے رہئیے اور مالابدہ مُنہ کو دیکھنا بھی ضروری ہے۔

مثنوی مولانا روم دِیوان حافظ سمجھ پیر ہتّھوں اِیویں نہ کد میاں

ناسوت ملکوت جبروت تے لاہوت معاداں عارفاں

ہون سَت جُد میاں

مُشکل الفاظ: مثنوی مولانا روم: جلال الدین رومی کی مشہور زمانہ تصنیف جو کہ فارسی شاعری کا شہکار ہے۔ دِیوانِ حافظ: شمس الدین حافظ شیرازی کا فارسی غزلیات کا دِیوان جو حقائق و معارف کا خزانہ ہے۔ کد: کدنا، کودنا، پھاندنا۔ ناسوت: دنیا۔ ملکوت: فرشتوں کا جہان۔ جبروت: اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفات اور وحدت، عظمتِ جلال الٰہی۔ لاہوت: اللہ تعالیٰ کا عالم ذات جس میں سالک کو فنا فی اللہ کی منزل حاصل ہوتی ہے۔ معاداں: معاد، قیامت، دوسرا جہان۔ ست جُد: ست جگ: چار جگوں میں سے پہلا جگ۔ سنہری دور: وہ زمانہ جس میں سب لوگ ایماندار اور شریف ہوں۔

تَرجُمَۃ: مولانا روم کی مثنوی اور حافظ شیرازی کا دِیوان کسی مُرشد کامِل سے سمجھو! اور یونہی اسے مت کودو۔ اے میاں! ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت اور

قیامت کے متعلق اہل عرفان ہی جانتے ہیں انہی کے دم کو غنیمت جانو اُن سے پوچھو۔

واحد بیج تے ہوندا برچھ کثرت کھوہ وِچّوں نہ نِکلدا دُدّھ میاں
آدم اضافی عالم کون فساد بہتے عدم علم مطلق ہَین کہ تدہ میاں

مُشکل الفاظ: واحد: ایک۔ برچھ: درخت۔ اضافی: غیر اصلی، نسبتی۔ عدم: نیستی۔ مطلق: قطعی۔

تَرْجُمَة: ایک بیج سے کس قدر کثرت سے درخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ کبھی کنوئیں میں سے دودھ نہیں نکلتا۔ انسان غیر اصلی ہے اور یہ کیا کچھ جانتا ہے؟ سوائے فساد برپا کرنے کے کیا کرتا ہے۔ یہ عدم علم مطلق کا حاصل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تو جانتا ہے؟ کسے کیا خبر ہے؟

دریا راوی وِچّوں ہزاراں نہراں جاری خبرے کوئی نہر ستلج میاں
مولا شاہ سِر موراں کلغی ہے تاج کہ تاج ہُدہُد میاں

مُشکل الفاظ: کلغی: تاج۔ ہُدہُد: مشہور پرندہ، مُرغِ سلیمان۔

تَرْجُمَة: دریائے راوی میں سے ہزاروں نہریں جاری و ساری ہیں اور کیا خبر کہ کوئی نہر ستلج میں سے بھی نکلی ہوئی ہے۔ اے مولا شاہ! مرغوں اور موروں کے سر پر کلغی ہے کہ ہُدہُد کے سر پر تاج ہے؟

ایضاً (اُسی طرح)

آدمیّت ودیعت تے ابوبیّت انانیّت مراتب کیہ بُجھ سائیں
اَوّل الف تے آخر ہے ی یارو اَگّے ی الف پہلاں نہ
کُجھ سائیں

مُشکل الفاظ: آدمیّت: انسانیت۔ ودیعت: امانت، سپردگی۔ ابوبیّت: مالکی، باپ ہونا۔ انانیّت: غرور، خودی۔ مراتب: مرتبہ کی جمع، درجے، رُتبے۔

تَـــرْجُـمَة: آدمیّت تو ودیعت ہے وہ جسے بخش دے۔ مالکی اور خودسری کے بھی مراتب ہیں ان کو تُو بوجھ۔ سب سے پہلے الف ہے، آخر میں ہے۔ اے یارو! ی کے آگے تو کچھ بھی نہیں ہے یعنی سب کچھ الف ہی ہے۔

اوّل لام میم شرح والنّاس ہے کیہ دانے اَگوں نہ گئے جو بُجھ سائیں

بر چھ شرح ناہیں دُدّھ شرح ناہیں توحید پھل نہ روغن گل کُھـــــــــــــــــــــــــــج سائیں

مُشکل الفاظ: لام میم: الم۔ قرآن پاک کا آغاز۔ والنّاس: سورۂ والنّاس پر قرآن مجید کا اختتام ہوتا ہے۔ بر چھ: درخت۔ شرح: تفسیر، تشریح۔ کُھج: کھوج لگانا، بوجھنا، معلوم کرنا۔

تَرْجُمَة: اوّل تو لام میم ہے اور اس کی شرح والنّاس ہے اور یہ کیا ہے۔ وہ کیا دانے ہیں کہ جو آگے بُھنے نہ گئے ہوں۔ درخت شرح نہیں ہے اور دودھ بھی شرح نہیں۔ توحید پھل ہے نہ کہ روغن ہے۔ یہ بات تو بوجھ کہ پہلے کیا ہے؟

ہندو شرع اِک دوسری شرع مومن نصاریٰ یہود یاندی یار تجھ سائیں

خنزیر روا کتّھے گائیں روا کتّھے سمجھ سمجھا نہ ہووے رُجھ سائیں

مُشکل الفاظ: شرع: شریعت۔ نصاریٰ: عیسائی۔ روا: جائز۔ رُجھ: رُجھن مصدر سے، مشغول ہونا۔

تَـــرْجُمَة: ایک تو ہندوؤں کی شریعت ہے اور ایک مومنوں کی اور نصاریٰ یہودیوں کی الگ ہے تو جانتا ہی ہے۔ خنزیر کہاں جائز ہے اور گائے کہاں جائز ہے؟ پہلے تو اِن باتوں کی اصل کو سمجھ، پوچھ لے۔

مجذوباں پائی توحید کیہ ربّ جانے درکنار بیٹھے گُم سُج سائیں

کِن عقبےٰ کون وِچ شرع مرکب چارے نُکھے اُوس

جنہوں سچ سائیں

مُشکل الفاظ: مجذوباں: واحد مجذوب۔ دیوانہ۔ یاد الٰہی میں کھویا ہوا۔ درکنار: کنارے پر الگ تھلگ۔ عقبےٰ: آخرت۔ مرکب: ملا ہوا۔ آمیختہ، چار عناصر کا مجموعہ۔ سُچ: سُجھ، سوجھ

تَرجُمَہ: خدا جانے کہ مجذوبوں نے کیا توحید پائی ہے کہ سب سے الگ گُم سُم بیٹھے ہوتے ہیں۔ کون عُقبےٰ اور کون شریعت میں ہے؟ اُس نے چاروں مرکب شریعت کے بوجھ لئے، کہ جسے اس کی سوجھ بوجھ لگ گئی۔

توحید زمین اَسمان سورج چند تارے سمجھا سمجھ کے مار نہ ہُجھ سائیں

مولا شاہ خدا وِچ شرع کِسدی خبر آپ کہ خبر ہے مُجھ

سائیں

مُشکل الفاظ: مُجھ: ڈنڈے یا لاٹھی کی نوک کی ضرب۔ خدا: بمعنی خدائی، کائنات۔

تَرجُمَہ: یہ زمین اور آسمان اور یہ چاند اور ستارے سب توحید ہیں تو انہیں سمجھ اور سمجھا کر بات کر، مجھے یونہی لاٹھی کی ضرب نہ دے۔ اے مولا شاہ! کائنات میں شرع کس کی ہے۔ اس کی تجھے خبر ہے کہ مجھے ہے؟

خیبر وچوں جیوں ترکاندی دَھاڑ نکلے سیال کھرلاں دے سمے للکار ہوئے

لشکر کھرلاں فرنگیاں وانگ جمّے السلام علیکم بندوقاں دی

وار ہوئے

مُشکل الفاظ: خیبر: قلعہ۔ ترکاندی: تُرک، سپاہی۔ دَھاڑ: حملہ

تَرجُمَہ: ان کا لشکر اس طرح تھا کہ جیسے قلعہ سے تُرکوں کی فوج حملہ آور ہونے کے لئے نکلی ہو اور انہوں نے سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ کھرلوں کا لشکر اس طرح لگ رہا تھا کہ جیسے فرنگیوں کی فوج ہو اور انہوں نے آتے ہی بندوقوں کی گولیوں سے سلام کیا۔

رہی تھیں اور تلواروں کی چمک دمک دیکھ کر اُن کے آزار بند ڈھیلے ہو گئے تھے۔

وڈّھ وڈّھ خان شمیر نے ڈھیر لائے کھرل تنگ ہو بہت بیزار ہوئے

وِیر صاحباں دا خان شمیر سیال اَگّے اُسدے کھرل شکار ہوئے

مُشکل الفاظ: وڈّھ وڈّھ: قتل کر کر کے، کاٹ کاٹ کر۔ شکار ہوئے: پکڑے گئے، مارے گئے۔

تَرجُمَہ: خان شمیر نے کھرلوں کو قتل کر کے ڈھیر لگا دیئے اور کھرل بہت تنگ اور بیزار سے ہو گئے۔ خان شمیر صاحباں کا بھائی تھا۔ اُس نے بہت سے کھرلوں کا شکار کیا۔

خبر پہنچی سی چندھڑاں آن وَجّے دیکھ سیال کوٹک استوار ہوئے

پنج ہزار چندھڑ جیویں تُرک خونی تیغاں کھچ کھرلاں گل دا ہار ہوئے

مُشکل الفاظ: کوٹک: کٹک، لشکر۔ استوار: مضبوط۔ تیغاں: تلواریں۔ ترک: سپاہی، بہادر۔

تَرجُمَہ: جب چندھڑوں کو یہ خبر پہنچی تو اُنہوں نے بھی ایک بڑا لشکر تیار کیا اور مضبوطی سے کھرلوں کے سامنے ڈٹ گئے۔ پانچ ہزار چندھڑ جو کہ خونی سپاہی تھے۔ وہ تلواریں کھینچ کر کھرلوں کے گلے پڑ گئے یعنی تلواروں سے مقابلہ کر کے کھرلوں کو تہہِ تیغ کرنے لگے۔

ایسے جنگ کیتی کھرلاں چندھڑاں نے جویں علی مست قندار ہوئے

گِن گٹ لشکر کھرلاں کھادا لوہڑا زیان درندے وِچ چندھڑ ہنکار ہوئے

مُشکل الفاظ: علی مست: علی مست، ایک بہادر افغانی۔ قندار: قندھار، افغانستان کا

مشہور شہر۔لوہڑا:غضب،غصہ۔ہنکار:غرور

تَـــرْجُـمَة: کھرلوں اور چندھڑوں کے مابین اس طرح زبردست لڑائی ہوئی کہ جیسے قندھار میں علی مست نے جنگ لڑی تھی۔کھرلوں نے اپنے لشکر کا بڑا اہتمام و انصرام کیا اور سخت غضب و غصّے سے لڑے مگر چندھڑ اپنے غرور کا شکار ہو گئے۔

کھرل آکھن کرے کون سامنا ساڈا شریک ربّ دے ربّ وَسار ہوئے

تخت اکبر دا اسّیں جا کریئے،مُودھا خود پرست فی خودی

پکار ہوئے

مُشکل الفاظ: وَسار: وَسارن مصدر سے، بھولنا۔اکبر: شہنشاہ اکبر۔خود پرست: مُتکبر۔

تَرْجُمَة: کھرل کہنے لگے کہ دنیا میں کون ہے جو ہمارا سامنا کر سکے۔ہم تو گویا اللہ کے شریک ہیں کہ اُسے بھی بھول چکے ہیں۔ہم ابھی شہنشاہ اکبر کا تخت اُلٹا دیں، گویا وہ خود پرست خودی کا مظاہرہ کرنے لگے،یعنی زبردست تفاخر میں آ گئے۔

مکّے گل نہ گرد غبار اُٹھے لشکر دیکھ وِچ سوچ وچار ہوئے

جنازہ صاحباں مرزے تائیں دفن خاطر آئے پیچھے رہے

جہڑے سردار ہوئے

مُشکل الفاظ:مُکّے:ختم ہوئی،مکمل ہوئی۔تائیں:تک،صاحباں مرزا کے دفن ہونے تک۔

تَـــرْجُـمَة: نہ تو بات ختم ہوئی تھی اور نہ ہی گرد و غبار ہی تھمتا تھا۔لشکر خود دیکھ کر سوچ بچار میں پڑ گیا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ جو سپاہی مرزا اور صاحباں کے کفن دفن کیلئے پیچھے رہ گئے تھے۔وہ بڑے بہادر اور سبھی سردار تھے۔

ہزار جوان را راحموں سردول خان جی وَن کِکّراں وِچّوں آشکار ہوئے

را راحموں نوں ویکھ کے کھرل یار وخوشی وِچ اِک دے دو

چار ہوئے

مُشکل الفاظ: وَن: ایک درخت کا نام۔ کِکّراں: واحد کِکّر، کیکر ایک درخت کا نام۔ بن: جُھنڈ، آشکار: ظاہر، نمودار۔

تَرجُمَہ: ایک ہزار خبری جوان جوراؤ راحموں نے رکھ لئے تھے وہ سردول خان سردار کی ہمراہی میں کیکروں اور بن کے درختوں کے بیچ میں سے آتے ہوئے نمودار ہوئے، اور جب کھرلوں نے راؤ راحموں کو لشکر کے ہمراہ آتا ہوا دیکھا تو وہ بڑے خوش ہوئے گویا وہ ایک کے دو اور دو کے چار ہو گئے یعنی ان کے حوصلے بلند ہو گئے۔

سیالاں چندھڑاں تے کھرل فیر پئے واڈھی کھیت پئی کنڈے بھار ہوئے

شمیر وڈّھیا وَڈا ہا سردول خان نے چندھڑ دیکھ کے بیقرار ہوئے

مُشکل الفاظ: واڈھی: فصل کی کٹائی۔ کنڈے بھار ہوئے: کندھوں کے بل گرے، کھیت ہوئے۔

تَرجُمَہ: سیالوں اور چندھڑوں پر کھرلوں نے پھر بھرپور حملہ کیا اور اِس طرح اُن کے جسموں کے ٹکڑے کئے کہ جس طرح فصل کاٹی جاتی ہے۔ خان شمیر کو سردول خان نے قتل کر ڈالا، چندھڑ یہ دیکھ کر بڑے ہی پریشان اور بیقرار ہو گئے۔

سردار ماریا تے جتھے ٹُٹ گئے چندھڑ پُٹھ دے بے مہار ہوئے

بھیڑاں چندھڑ را راحموں بگھیاڑ یا رو رَن توں بھیج گئے گنہگار ہوئے

مُشکل الفاظ: جتھے: جتھا، گروہ، دستہ۔ پُٹھ: پیٹھ، پُشت۔ مہار: اونٹ کی نکیل، بے مہار ہونا، بے بس ہونا، میدان سے پاؤں اُکھڑ جانا۔ رن: میدان۔

تَرجُمَہ: جب سردار (خان شمیر) مارا گیا تو دشمنوں کی تمام جتھہ بندی ٹوٹ گئی اور چندھڑ پُشت دکھا کر بے بس ہو کر میدان سے بھاگنے لگے گویا چندھڑ بھیڑیں تھیں

اور راؤ راحموں بھیڑیا تھا۔ چندھڑ تمام میدانِ جنگ سے بھاگ گئے اور سخت گنہگار ہوئے۔

چندھڑ سیال کھرلاں رَن وچ کھیت کیتی جیویں وڈھیاں کھیت بہار ہوئے

بدلے خان مرزے مولا شاہ سائیں ویر صاحباں دے

چندھڑ نسار ہوئے

مُشکل الفاظ: رَن: میدان۔ نسار: نثار، قربان۔

تَرجُمَہ: چندھڑوں، سیالوں اور کھرلوں نے گویا میدانِ جنگ میں خوب کھیتی باڑی کی اور سروں کی فصل کاٹ کر کھیت (میدان) کو پُر بہار کر ڈالا (یعنی جنگ میں کام آنے والوں کے خون سے میدان لالہ زار ہو گیا)۔ اے مولا شاہ سائیں! ایک مرزا خان کے بدلے میں اُنہوں نے صاحباں کے بھائی اور تمام چندھڑ قربان کر ڈالے۔

ایضاً (اُسی طرح)

تلوار میان نہیں کردا را راحموں سرجا پرجا میان نہ کرن کنڈے

ہاہ دا نعرہ سردول مار دا جی دُکھ بھائی دے رِڑکدے سَل

کنڈے

مُشکل الفاظ: کنڈے: کھنڈے، ایک قسم کی سیدھی تلوار۔ سرجا: سردار۔ پرجا: رعایا۔ سَل: زخم۔

تَرجُمَہ: راؤ راحموں اپنی تلوار میان میں نہ کرتا تھا اور دوسرے سردار اور تمام لوگ بھی اپنی تلواریں میانوں میں نہ کرتے تھے۔ سردار سردول خان بڑی پُرسوز آہ مارتا تھا کیونکہ اُسے اپنے بھائی کا بڑا دُکھ تھا اور یہ زخم اِس قدر گہرا لگ چکا تھا کہ ہرگز مندمَل نہ ہونے والا تھا۔

چندھڑ مار لئے، رہندے بھج گئے سُٹے کھرلاں سیالاں دے میٹ جنڈے

لڑن جوگا نہ سامنے کوئی رہیا کھرل کھیوے وَڈّے پھلے

پٹ ڈنڈے

مُشکل الفاظ: جنڈے: بال، سر کے لمبے بال۔ پھلے/پھلہے: گاؤں سے ملحقہ زمین، فصل گاہنا۔

تَرجُمَہ: بہت سے چندھڑ مار دیئے گئے اور باقی بھاگ اُٹھے گویا کھرلوں نے سیالوں کی دُھکائی کر دی۔ اب کھرلوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی بھی باقی نہ بچا، تو کھرلوں کا لشکر کھیوے گاؤں کی زمین میں داخل ہو گیا اور ایسا کرنے میں اُن کی کوئی بھی مزاحمت کرنے والا نہ رہا۔

تیغ میان نہ راحموں سردول کردا سیالاں کمیاں دے وَڈّے ڈَرن مُنڈے

حُکم دِتا راراحموں نے پِنڈ لُٹو ہون مرچاں جوگھر کسے تھوم

گنڈھے

مُشکل الفاظ: تیغ: تلوار۔ کمیاں: کمی کی جمع، کمین لوگ۔ تھوم: لہسن ایک سبزی کا نام۔ گنڈھے: پیاز ایک سبزی

تَرجُمَہ: نہ راؤ راحموں اپنی تلوار میان میں کرتا تھا اور نہ ہی سردول خان۔ اُن کی تلواروں سے سیالوں کے کمیوں کے لڑکے ڈر رہے تھے۔ راؤ راحموں نے حکم دیا کہ گاؤں کو لوٹ لو اور جو کچھ بھی گھروں سے تمہارے ہاتھ آتا ہے، اپنے قبضے میں کر لو۔ یہاں تک کہ مرچیں، لہسن اور پیاز تک نہ چھوڑو!

ضِد چڑھی راؤ راحموں نوں ہتّے نا ہیں سیالاں چندھڑاں دے کیتے پِنڈ رنڈے

لاشاں رسّے پا سیالاں گھسیٹیا جی جوگاں جوکے

کھرلاں نے بلد سَنڈھے

مُشکل الفاظ: رَنڈے: رنڈوے۔ رسّے: رسی سے باندھنے کا عمل۔ بلد: بیل۔ سِنڈھے، سانڈ۔ جوگاں جوکے: چھکڑے میں بیل جوتنا۔

تَـرْجُمَة: راوَر احموں ضد میں آ چکا تھا اور وہ اپنی اِسی دُھن میں سب کچھ کئے جا رہا تھا۔ اُسی نے اپنی اِس ضِد میں ہی چندھڑوں کے گاؤں رَنڈوے کر ڈالے۔ اُس نے لاشوں کو رسّیوں سے باندھکر گھسیٹا اور اپنے چھکڑوں میں اُن کے بیل اور سانڈ جوت لیئے۔

دَہن دہان لُٹے جٹاں سونے چاندی اُوٹھ گھوڑے گائیاں ہور بلد سَنڈ ھے

لُٹ لیا لٹیریاں کھیوا یارو اِکو جہے حصّے منصف گھت

وَنڈے

مُشکل الفاظ: دَہن دہان: دن دیہاڑے۔ اُوٹھ: اُونٹ۔ گھت: ڈال کر۔ وَنڈے: بانٹ لیئے۔

تَـرْجُمَة: جاٹوں نے دن دیہاڑے سونے، چاندی، اُونٹ، گھوڑے، گائیں، سانڈ اور بیل لوٹ لئے۔ غرضکہ اِن لٹیروں نے سارا کھیوا لوٹ لیا اور منصف بنا کر تمام مال و دولت کے حصے باہم بانٹ لیئے۔ تمام مال تقسیم کرلیا۔

میر شمیر دیاں رانیاں بھن لئیاں چابک خوب لائے کر کے ننگے پنڈے

مُیاراں سلیٹیاں پکڑ کے وت لئیاں وِچ گھر لاں دے

بہت سن لچے مُنڈے

مُشکل الفاظ: سلیٹیاں: سیالوں کی لڑکیاں، عورتیں۔ پنڈے: ننگا جسم، برہنہ۔ مُنڈے: لڑکے۔ وت لئیاں: بدفعلی کی۔

تَـرْجُمَة: میر اور شمیر کی رانیوں کو باندھ لیا گیا اور اُن کے ننگے جسم کر کے چابک لگائے گئے۔ جوان عورتوں اور سیالوں کی لڑکیوں سے بدفعلی کی کیونکہ گھر لوں میں بہت سے لچے لڑکے تھے۔

صاحباں ہیر جہیاں کئی گھِن کے جی دانا باد وَل کھبڑے پے گئے مُنڈے

لُٹ جنہاں دے ہتھ کوئی نہ آئی اوہناں مفت وَنڈاں

اُتے پئے پینڈے

مُشکل الفاظ: گھن کے: لیجا کر۔ کھہڑے پے گئے: چل پڑے۔

تَرجُمَہ: صاحباں اور ہیر جیسی کئی خوبصورت لڑکیاں کھرلوں کے ہاتھ لگیں اور لشکر میں شامل لڑکے اِنہیں ساتھ لے کر دانا آباد کی طرف چل پڑے اور جن کے ہاتھ کچھ لوٹ کا مال نہ آیا گویا اُنہوں نے مفت میں ہی اس قدر طویل اور دشوار گزار فاصلہ طے کیا۔

ست ہزار کھرل دو ہزار بچیا پنج ہزار موئے سیالاں بیٹھ جھنڈے
سیالاں نوہاں جو حاملہ پیکے گیاں بچے اوہ سیالاں دے بیج اَنڈے

مُشکل الفاظ: نوہاں: بہویں۔ بیج انڈے: تخم۔

تَرجُمَہ: کھرلوں کا لشکر سات ہزار تھا جن میں سے دو ہزار باقی بچا اور پانچ ہزار میدان کارزار میں کام آ گئے۔ سیالوں کے بہوئیں جو کہ حاملہ تھیں اور اپنے میکے چلی گئی ہوئی تھیں، اُن کی وہی نسل بچی باقی تمام کے تمام لقمہ اَجل بن گئے۔

اَگ کھیوے نوں لا دِتی را راحموں کُتے وَڈھ کے پوچھلاں کیتے لُنڈے
مولا شاہ سڑ کے کھیوا ہویا ٹھنڈا دِل کھرلاں دے اَجے نہ ہون ٹھنڈے

مُشکل الفاظ: وَڈھ: کاٹ کر۔ پوچھلاں: پوچھل کی جمع، دُم۔ لُنڈے: دُم کٹے۔

تَرجُمَہ: راؤ راحموں نے کھیوے گاؤں کو آگ لگا دی اور کُتّوں کر دُمیں کاٹ کر اُن کو بغیر دُم کے کر دیا۔ اے مولا شاہ! کھیوا گاؤں جل کر ٹھنڈا ہو گیا مگر کھرلوں کے دِل ابھی تک ٹھنڈے نہ ہوئے یعنی اُن کے دِلوں میں انتقام کی آگ ابھی بھی جل رہی تھی۔

مقولہ شاعر (شاعر کا قول)

تحصیل کوگیرہ وچ سی احمد کھرل اوہنوں پکڑ انگیریزاں ماریا جی

خان شمیر نے ماریا خان مرزا اوہنوں پکڑ کے کھرلاں

پچھاڑیا جی

مُشکل الفاظ: گوگیرہ: ساہیوال کی تحصیل۔ احمد کھرل: مشہور مجاہد آزادی جس نے انگریزوں کو لوہے کے چنے چبوائے۔ پچھاڑیا: پچھاڑنا، گرانا، چاروں شانے چت کرنا۔

تَرجُمَہ: تحصیل گوگیرہ میں احمد خان کھرل تھا جو بڑا بہادر اور مجاہد آدمی تھا اُسے انگریزوں نے دھوکے سے گرفتار کر کے مار ڈالا۔ خان شمیر نے مرزا خان کو مار دیا اور کھرلوں نے خان شمیر کو پکڑ کر بُری طرح پچھاڑ دیا۔

اکبر شاہ نال دُلّا عاقی ہویا اوہنوں بھن کے دِلّی وِچ واڑیا جی

عالمگیر نال سیوا مرٹھ عاقی ان دکن دا مُلک اُجاڑیا جی

مُشکل الفاظ: اکبر شاہ: شہنشاہ اکبر۔ دُلّا: دُلّا بھٹی (اصل نام عبداللہ تھا)۔ عاقی: باغی۔ عالمگیر: اورنگ زیب عالمگیر۔ سیوا مرٹھ: سیوا مراٹھی مشہور بہادر سورما جس نے عالمگیر سے ٹکر لی۔

تَرجُمَہ: شہنشاہ اکبر کے ساتھ دُلّا بھٹی نے ٹکر لی اور اُسے باندھ کر دِلّی (دہلی) کے دربار میں پیش کیا گیا اورنگ زیب عالمگیر سے سیوا مراٹھی ٹکرایا جس نے دکن کے مُلک کو اُجاڑ کر رکھ دیا۔

عاقی نال فرنگیاں کالے ہوئے اوہنوں کھوہ وِچ گھت نگھاریا جی

یا روسنگھ جد جنداں نال وِگڑے اوہنوں نال فریب دے

ماریا جی

مُشکل الفاظ: فرنگیاں: فرنگی، انگریز۔ کالے: کالے لوگ، یہاں کے باشندے۔ گھت: ڈال کر۔ نگھاریا: غرق کر دیا۔ سنگھ: سِکھ۔ جنداں: راجہ رنجیت سنگھ کی لاڈلی بیوی۔

تَرْجُمَة: اور جب کالے لوگ انگریزوں سے باغی ہوئے تو انگرزوں نے انہیں پکڑ کر کنوؤں میں ڈال کر غرق کروا دیا۔ اے یارو! جب سکھ رانی جنداں سے بگڑ گئے تو اُنہوں نے رانی جنداں کو فریب دیکر ہلاک کر دیا۔

امام حنیفے ربّ دے حُسینؓ یارو دمشق خارجی مار کے ساڑیا جی

کھیوا سیالاں دا کھرلاں ساڑ دِتا دانا با دمولا راحموں آ رہیا جی

مُشکل الفاظ: حنیفے: امام حنیف: مشہور ہے کہ یزید سے حضرت امام حُسینؓ کا بدلہ امام حنیف سے لیا تھا مگر تاریخی لحاظ سے یہ بات قطعی نا درست ہے۔ خارجی: جو دائرہ اسلام سے خارج ہو۔ جو لوگ یزید کے تابع تھے انہیں خارجی کہا جاتا تھا۔

تَرْجُمَة: اللہ تعالیٰ کے پیارے حضرت امام حُسینؓ کا انتقام امام حنیف نے دمشق میں خارجی کو جلا کر لیا تھا۔ اے مولا! سیالوں کا کھیوا جلا دیا گیا اور اس کے بعد راؤ راحموں دانا آباد میں آ گیا۔

ایضاً (اُسی طرح)

اکبر شاہ دے وقت مرزا صاحباں ہوئے دنیا تے طالب مطلوب یارو

سورج چڑھے ساری خلقت سُتّی اُٹھے مُڑ کے سوندے جد

ہوندا غروب یارو

مُشکل الفاظ: اکبر شاہ: اکبر بادشاہ۔ مطلوب: جسکی کی طلب ہو۔ معشوق طالب: جو طلب رکھے، عاشق۔

تَرْجُمَة: اے یارو! مرزا اور صاحباں شہنشاہ اکبر کے دور میں ہوئے ہیں جو کہ ایک دوسرے کے سچے طالب و مطلوب تھے۔ سورج طلوع ہو تو تمام دنیا بیدار ہو جاتی ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو پھر سے سو جاتی ہے۔

ہن لیندا نام ایمان مُرشد سوہنے پیارے دا نام محبوب یارو

عشق کمال کیتا صاحباں مرزے نے جی خبراں ہوئیاں

شمال جنوب یارو

مُشکل الفاظ: بن: بغیر۔ لیندا: لیتا، لیا۔ خبراں: خبر کی جمع، ہوئیاں: ہوئی، پھیل گئیں۔

تَرجُمَہ: اے یارو! ایمان اور عقیدہ مُرشد بن کر اپنے پیارے محبوب کا نام لیتا ہے وہی کامیاب عاشق ہوتا ہے یعنی ایمان اور عقیدے سے بڑھ کر عشق کو جاننا چاہیئے۔ مرزا اور صاحباں نے بڑے کمال کا عشق کیا کہ اُن کے عشق کی دھوم پوری دنیا میں پھیل گئی۔

عاشق مجازی دنیا تے بوہت ہوئے یار غرض پسند مرغوب یارو

مرد حقیقی بے اَنت ہوئے رکھی پتی تے سالک مجذوب

یارو

مُشکل الفاظ: مجازی: غیر اصلی، غیر حقیقی۔ مرغوب: دِل پسند۔ رکھی: رام رکھی، مولا شاہ کی معشوقہ۔ پتی: پتی سہائے ایک مشہور ہندو عاشق کا نام۔ سالک: اللہ کی راہ پر چلنے والا، وَلی۔ مجذوب: خدا کی یاد میں مَست رہنے والا۔ بے اَنت: بے شمار۔

تَرجُمَہ: اس جہان میں بیشمار مجازی عاشق ہوئے ہیں جو کہ اپنے یار کو ہی مرغوب رکھتے تھے۔ عشقِ حقیقی کرنے والے بھی لاتعداد ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر رام رکھی، پتی سہائے اور نجانے کتنے سالک اور مجذوب ہوئے۔

خواہشاں مِٹ گیاں ہجر فراق ہٹ گئے وصل جنہاں دے ہو گئے محبوب یارو

بحر عشق دے تھیں اِک پار ہوئے اَدھ والے اِکناں دے

گئے بیڑے ڈوب یارو

مُشکل الفاظ: ہجر: جدائی، فراق۔ وصل: ملاپ۔ محبوب: محبوب، مُحِب والا۔ اَدھ والے: راستے کے درمیان۔

مُشکل الفاظ: تمام: مکمل، ختم۔ ھجری: اسلامی سال۔

تَـرْجُمَة: اس کتاب (قصہ مرزا صاحباں) کے اختتام کا سال بکرمی سن 1964ء اور انگریزی سن 1907ء ہے جبکہ 1325 ہجری سال بنتا ہے۔ اے یارو! اِسی سال یہ کتاب اپنے اختتام کو پہنچی۔

پیدائش مجیٹھ وچ دَھرم کوٹ پرورش پائی اب اَمرتسر مولا سدام یارو
کٹڑہ گھنیاں خراساں وچ کوچے دروازہ نیڑے سمجھ باغ
رام یارو

مُشکل الفاظ: مجیٹھ: گاؤں کا نام جہاں سائیں پیدا ہوئے۔ باغ رام: رام باغ۔ سدام: سدوانا، کہلوانا۔

تَرْجُمَة: پیدائش مجیٹھ میں ہوئی اور پرورش دَھرم کوٹ میں پائی اور اب اسے مولا مَیں اَمرتسری کہلواتا ہوں۔ کٹڑہ گھنیاں خراساں کے محلّے جہاں نزدیک ہی رام باغ کا دروازہ ہے میری جائے رہائش ہے۔

بخت جمال صاحب جھنگی پیر مُرشد سردار لشکراں صفاں امام یارو
پہلواناں کُشتی لڑائی سپاہیاں فتح پاجنہاں نوں بخشن انعام
یارو

مُشکل الفاظ: بخت جمال: سائیں مولا شاہ کے مُرشد جن سے انہوں نے کسبِ فیض لیا۔

تَـرْجُمَة: حضرت بخت جمال صاحب جھنگی میرے پیر و مُرشد ہیں جو کہ تمام وَلیوں کے لشکر کے امام ہیں۔ وہ بڑے بڑے کُشتی لڑنے والے پہلوانوں اور لڑائی کرنے والے سپاہیوں کو انعام بخشتے ہیں اور اُن کی خوب حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔

علم نور وجود شہود عُقدے معمّے محمدؐ لگے میم رام یارو

تِن حرف جو بنے مقطعات جی تھیں حرف لگدے الف

لام یارو

مُشکل الفاظ: شہود: تمام موجودات میں حق ہی حق نظر آنا۔ عُقدے: معمّے: راز، خفیہ، چُھپی ہوئی بات۔ رام: رام کرشن، ہندوؤں کے اُوتار۔ تِن: تین۔

تَرجُمَہ: علم ہی ہے جو وجود اور شہود کے عقدے اور معمّے کھول سکتا ہے کہ میم تو وہی ہے جو محمد ﷺ اور رام کو لگتی ہے۔ تین حروف (الم) جو مقطعات میں سے ہیں اِن میں الف لام ہی لگتے ہیں۔ الف سے مراد اللہ اور میم سے مراد محمد ﷺ ہیں۔

غ میم نوں کیویں مٹایئے جی کون فساد کیہ مٹے انجام یارو

م الف دی رن غین دی رن عین خبر ست گوراں بن خاص

نہ عام یارو

مُشکل الفاظ: ع: عین (ع) مراد حق اور غین (غ) مراد باطل، دوئی۔ میم: الف سے ہی بنا ہے۔ ست گوراں: سَت گور، سچا گورو، مُرشد مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

تَرجُمَہ: غین اور میم کو کس طرح مٹائیں کیا خبر ہے کہ کون فساد کا موجب ہے اور اسکے انجام کو کیسے ختم کیا جائے۔ میم الف اور عین غین سے بنا ہے۔ ان کی خبر سچے گورو کو ہی ہے اور کسی خاص و عام کو اِس کا کچھ پتا نہیں ہے۔

کلام کس کم دوسرے بناں کوئی دین دنیا دے چلن نہ کام یارو

ربّ بندیاں دا بندے ربّ دے جی غلام صاحب دا

صاحب غلام یارو

مُشکل الفاظ: کم: کام۔ چلن: چلیں۔ بندیاں: بندہ کی جمع۔

تَرجُمَہ: یہ کلام کس کام کا ہے کہ دین اور دنیا کے بغیر کچھ بھی کسی کام نہیں آتا۔ اللہ اپنے بندوں کا ہے اور بندے اپنے اللہ کے ہیں غلام اپنے مالک کا ہے اور مالک اپنے غلام کا ہے۔

تھے۔ بابا جی غلام محی الدین کے ہی آپ بیعت ہیں۔

مہینہ رمضان دسویں تاریخ تے جی صاحباں مرزے دی بند قلم کلام یارو

روز شنبہ منگلوار کتاب ختم ہوئی سائیں، مولا شاہ دی قوم

نام یارو

مُشکل الفاظ: شنبہ: ہفتہ۔ سائیں: اللہ لوک، عاجز، چودھری۔

تَرْجُمَة: آج ماہ رمضان کی دسویں تاریخ ہے اور مرزا صاحباں کی بات (قصّہ) اختتام پذیر ہے۔ ہفتے کے ایک دن منگلوار کو یہ کتاب مکمل ہوگئی ہے۔ لکھاری کا نام مولا شاہ ہے اور سائیں اِس کی ذات ہے اور یہی نام ہے۔

سی حرفی

[الف]

الف واحد اَتے لام نِے دوجے لام نِے دَن الف وجود کوئی نہ

سیاہی واحد قلم شکلاں مختلف جی بِناں شکلاں دے حرف موجود کوئی نہ

مُشکل الفاظ: الف: اللہ، لہ واحد: ایک۔ لام: مراد ل، م، الـــم سورۃ بقر کا آغاز۔ نے: فیر، فِر کا مخفف، علاوہ ازیں حروف۔

تَرْجُمَة: الف ایک ہے اور لام وغیرہ دوسرے ہیں اور لام الف کے بغیر کسی کا کوئی وجود نہیں ہے۔ سیاہی بھی ایک ہے اور قلم بھی ایک ہی ہے۔ بس شکلیں مختلف ہیں اور ان شکلوں کے بغیر کوئی حرف موجود نہیں ہے۔

دیت باجھ تکبیر حلال ناہیں ڈَن عاشقاں شرع شہود کوئی نہ

مولا شاہ خدا دا مذہب کھڑا مذہب عشق دا مومن ہنود کوئی

نہ

مُشکل الفاظ: دیت: خون بہا، شرعی طور پر خون کے عوض میں جرمانہ لینا یا دینا۔ ڈن: جرمانہ۔

تَرْجُمَة: خون بہا کے بغیر تکبیر حلال نہیں ہے اور شریعت میں ان عاشقوں کے لئے کوئی جرمانہ نہیں ہے۔ اے مولا شاہ! اللہ تعالیٰ کا مذہب قائم دائم ہے۔ لیکن جو عشق کا مذہب ہے وہ سب سے الگ ہے۔ یہاں ہندو اور مسلمان کی کوئی قید نہیں ہے یعنی ان کا مذہب ہندوؤں اور مسلمانوں والا نہیں ہے۔

[ب]

ب بول نہ توں ساڈے نال بیبا اَتے اَسیں تیرے نال بولیئے کیوں
تیری قسم تیری گل وِسرے نہ کل پرسوں والا بھیت کھولیئے کیوں

مُشکل الفاظ: بیبا: مخاطب کرنے کے لئے، عزیز من، برخوردار، شریف النفس، بھلا مانس۔ وِسرّ ے: وِسرّ ن: بُھلا دینا، بھول جانا۔ بھیت: بھید، راز، خفیہ بات۔

تَرْجُمَة: اے عزیز من! برخوردار! تو ہمارے ساتھ نہ بول اور ہم تمہارے ساتھ کیوں بولیں؟ ہمیں تیری قسم ہے کہ ہمیں تیری بات بالکل نہیں بھولتی اور کل اور پرسوں والا بھید کبھی کھولنا نہیں چاہیئے۔

[ت]

ت تابیا عاشق معشوق ہوندے توں تے کدی ساڈے آکھے لگدا نہیں
سیال لُطف آتش جہڑا ہاڑ پانی سیال لُطف ہاڑ لُطف اگدا نہیں

مُشکل الفاظ: تابیا: تابع۔ لُطف: مزا۔ آتش: آگ۔

تَرْجُمَة: اے میرے محبوب! عاشق اور معشوق دونوں ہی ایک دوسرے کے تابع ہوتے ہیں لیکن ایک تو ہے کہ جو کوئی ہماری بات نہیں مانتا۔ سردیوں میں وہ مزا آگ سے آتا ہے جو کہ گرمیوں میں ٹھنڈے پانی سے لُطف آتا ہے یعنی جو مزا سردیوں میں آگ دیتی ہے وہ گرمیوں میں نہیں دیتی۔

معشوق عاشق دا مُڑ اُلٹ ہوندا اُلٹ پانی چڑھدے طرف وگدا نہیں
بے پرواہ دی یاری اعتبار کوئی نہ جیوں اعتبار مولے چور ٹھگدا نہیں

مُشکل الفاظ: اُلٹ: اُلٹا، چڑھدے کی طرف، مشرق کی جانب جس طرف سے پانی آتا ہو۔ وگدا: بہتا۔

تَرجُمَہ: معشوق عاشق کہ ہی ہوتا ہے مگر عاشق اُلٹا ہوتا ہے اور پانی کبھی بھی دریا میں اُلٹا نہیں بہا کرتا۔ اے مولا! بے پروا محبوب کی یاری کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا جس طرح کہ چور اور ٹھگ کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

[ث]

ث ثابت کر قول قرار یاری مُکر پیندا یار کیہ قاعدہ ای
منتاں کراں میں رُسیں توں نویں سورج تیرے نہیوں دا یار کیہ فائدہ ای

مُشکل الفاظ: قول قرار: عہدو پیمان۔ قاعدہ: طور، طریقہ، اصول۔ نویں سورج: ہر روز۔ نہیوں: عشق، محبت۔

تَرجُمَہ: اے میرے محبوب! تو اپنے کئے ہوئے عہدو پیمان کو درست ثابت کر لیکن تُو تو ہمیشہ مُکر جاتا ہے۔ بھلا تیری دوستی یاری کا یہ کون سا اصول ہے؟ تُو ہر روز مجھ سے رُوٹھ جاتا ہے اور میں ہمیشہ تیری منّتیں کرتا رہتا ہوں۔ بھلا تیری دوستی یاری کا مجھے کیا فائدہ ہے؟

توں سُنیں نہ دساں میں ہور کنوں تیرے عشق پایا جہڑا واعدہ ای
انسان مولا شاہ! پیدا انسان وچوں کافر عشق کتھوں خبرے زائیدہ ای

مُشکل الفاظ: واعدہ: تکلیف، مصیبت۔ زائدہ: زائید، پیدا ہوا، جما ہوا۔

تَرجُمَہ: اے میرے محبوب! اگر تو ہی میری بات نہ سنے تو پھر بتا کہ میں کسے بتاؤں، کسے سُناؤں جو تیرے عشق میں میں نے تکلیف پائی ہے اور مصیبتیں اُٹھائی ہیں۔ اے مولا شاہ! انسان، انسان سے ہی پیدا ہوا ہے لیکن پتا نہیں یہ کافر عشق کہاں سے آ گیا ہے؟ کہ اسے کس نے پیدا کر دیا ہے اور کیسے پیدا ہو گیا ہے؟ کہ یہ بڑا ہی ظالم ہے۔ بقول میر تقی میر

سخت کافر تھا جس
نے پہلے میر
مذہب عشق اختیار
کیا

[ج]

ج جیم دے وچ نقطہ نہ خے اُتے کھڑی خے اُتے کھڑی جیم پیارے
عشق اُگدا خبرے ٹکانا کتھے مکان مستقل اَتے مقیم پیارے

مُشکل الفاظ: مستقل: ہمیشہ کا۔ مقیم: رہنے والا، قیام پزیر۔

تَـرجُمَہ: نہ تو کوئی جیم (ج) کے بیچ نقطہ ہے اور خ کے اوپر ہے۔ پیارے کون سی خے (خ) اور کون سی جیم (ج) ہے؟ پتا نہیں کہ عشق کہاں پر اُگتا ہے۔ اس کے ٹھکانے کا کسی کو پتا نہیں ہے کہ یہاں کہاں پر رہتا ہیا ور کہاں پر اس کا مستقل ٹھکانا ہے؟

پیر استاد مُرشد بِناں عشق لگے عِلم کوئی نہ بِناں تعلیم پیارے
مولا شاہ! یار میرا صُـــمٌ بُـــکـــمٌ صفت سمیع بصیر علیم پیارے

مُشکل الفاظ: صُـمٌ بُـکـمٌ: گونگا بہرہ۔ سمیع: سننے والا۔ بصیر: بصارت والا، دیکھنے والا۔ علیم: عالم، جاننے والا۔

تَـرجُمَہ: اے پیارے! پیر استاد اور مُرشد کے بغیر عشق (عشق حقیقی) کا کچھ پتہ نہیں لگ سکتا۔ اور اس طرح کسی بھی عِلم سے بغیر تعلیم کے آشنائی نہیں ہوسکتی۔ اے مولا شاہ! میرا یار تو صُمٌ بُکمٌ ہے اور سمیع و بصیر اور عِلم کی صفت کا حامل ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی نہ بولتا ہے اور نہ کسی کی سنتا ہے لیکن وہ دیکھتا، سنتا اور جانتا سب کچھ ہے اِس طرح کی صفت میرے محبوب میں بھی ہے۔ (محبوب ایسے ہی ہوتے ہیں)۔

[ح]

ح حلقہ بگوش ہو نرک پیسن جہڑے توڑ سٹن یاری لا کے وے
خوش کیتا نہ کدی دعا لیو یار نال چھاتی چھاتی لا کے وے

مُشکل الفاظ: حلقہ بگوش: غلام، مطیع۔ نرک: دوزخ۔ پیسن: پڑیں گے۔

تَرجُمَہ: جو فرمان بردار مطیع ہو کر یاری توڑ ڈالتے ہیں یقیناً وہ دوزخ میں پڑیں گے۔ اے میرے محبوب! تُو نے نہ تو کبھی ہمیں خوش کیا اور نہ کبھی دعاء ہی دی اور نہ تُو نے ہمیں کبھی اپنے سینے سے ہی لگایا؟

عشق پَھٹ ہوندے سوائے جدوں ویکھیں ڈِنگی نظر دے نال شرما کے وے
مولا شاہ نہ جمّوں دی چاکری جا وس کول رہو رکھاں منا کے وے

مُشکل الفاظ: پَھٹ: زخم۔ سوائے: سوا، زیادہ۔ ڈِنگی نظر: ترچھی نظر، ٹیڑھی نظر، بد نظر۔ جمّوں جمّوں کشمیر (ایک وادی)۔ چاکری: نوکری۔

تَرجُمَہ: اے میرے محبوب! جب تُو ترچھی نظر سے شرما کر ہماری طرف ایک بار دیکھ لیتا ہے ہمارے جسم کے زخم پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اے مولا شاہ! تُو جمّوں کی نوکری مت جا۔ میرے پاس رہو بسو میں تجھے ہمیشہ منا کر رکھوں گا۔ مگر دیس سے پردیس مت جانا۔

[خ]

خ خواجہ خضر تینوں قسم اَڑیا دِلوں نال میرے توں کیوں وَٹ پایا
قسم تیری میں دین ایمان دولت باقی رکھیا نہ تیری ہٹ پایا

مُشکل الفاظ: خواجہ خضر: حضرت خضرؑ جن کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ نے آبِ حیات پیا ہے اور آپ ابھی تک زندہ ہیں مگر کسی کو نظر نہیں آتے سوائے اولیاء کے۔ اَڑیا: ارے۔ وَٹ: بل، بدلنا، ناراض ہونا۔ ہَٹ: مکان، دکان۔

تَرجُمَہ: اے میرے محبوب! تجھے خواجہ خضرؑ کی قسم ہے سچ بتا کہ تُو میرے ساتھ دل سے ناراض کیوں ہو گیا ہے؟ مجھے تیری قسم ہے کہ میں نے تو تیری خاطر اپنے دین

ایمان کی دولت تک کو تیری دکان پر لٹا دیا ہے۔

سودا نقد نہ کوئی ادھار کیتا تولوں پورا نہ تول توں گھٹ پایا
تینوں بُھل کے کدی جے ہتھ لایا ہتھ پکڑ مولا پرے سٹ پایا

مُشکل الفاظ: تولوں پورا: وزن میں پورا۔ تول: وزن۔

تَرْجُمَہ: میں نے جو سودا خریدا وہ نقد خریدا اور وہ وزن میں بھی پورا تھا اور تُو نے پورا ہی پایا اور اس پر بھی اے میرے مولا! اے میرے محبوب! اگر میں نے کبھی تیرے جسم کو ہاتھ لگایا تو تُو نے میرا ہاتھ پکڑ کر پرے ہٹا دیا۔

[د]

د دَس کھاں اِک گل سوہنیا وے سیاہ خال کیہ تیرے رُخسار اُتّے
سُرخ لباں مُکھ ماہ لقا تیرا تلوے بدلیاں سیاہ پروار اُتّے

مُشکل الفاظ: خال: سیاہ نقطہ جو عورتیں خوبصورتی کے لئے رخسار پر لگاتی ہیں۔ ماہ لقا: چاند جیسا حسین۔ تلوے: تِل، رُخسار پر لگایا گیا نقطہ، بندی۔ سیاہ خال: پروار، پر دال، چاند کا ہالہ۔

تَرْجُمَہ: اے میرے حسین محبوب! تُو یہ تو بتا کہ یہ تیرے رخسار پر سیاہ خال کیا چیز ہے؟ کہ تیرے سرخ ہونٹ ہیں اور چاند جیسا مُکھڑا ہے۔ اور یہ بندی اور خال تو ایسے ہیں کہ جیسے چاند کا ہالہ ہوں۔

دَہ در دنیا تے ستّر آخر بیبا، پنج دَس بوسے دے چھڈ اُدھار اُتّے
مولا شاہ سیاہ خال تلوے لشکر کٹک تُرکاں دا چاہڑیا پار اُتّے

مُشکل الفاظ: دَہ: دس (۱۰)۔ دَر: میں۔ آخر: آخرت۔ بیبا: عزیز من، اے صاحب، برخوردار، شریف النفس، بھلا مانس۔ تلوے: تلولہ، مصنوعی خال۔ کٹک: لشکر۔

تَرْجُمَہ: جو کوئی اللہ کے لئے کسی ضرورت مند کو ایک دیتا ہے تو اُس کے بدلے

مُشکل الفاظ: پنہاں: چُھپا ہوا۔ خفی: پوشیدہ۔ رمز: چھپی بات، پوشیدہ راز۔ مجمل: مختصر۔ مبہم: غیر واضح۔ بانکاں: بانک، پازیب، پاؤں کا ایک زیور۔ بور: زیور کے چھوٹے چھوٹے گھنگرو، چھنکنے والے پھول۔

تَرجُمَہ: اے میرے محبوب! تیری ہر بات ہی خفیہ رمز ہے جو مجمل و مبہم کو چابی لگا دیتی ہے۔ میری پازیبوں کے بور (چھنچھنے) تک ٹوٹ گئے ہیں اور میں تیرے قربان اے دلبر جانی تُو (سُنار سے) نئے گھڑا دے۔

سوال رَبِّ ارنی جواب لن ترانی عُقدہ معما ایہہ یار سمجھا دے وے
قیامت نام کال مولاشاہ سائیں عید دن پُچھے تنہے اَگ لادے وے

مُشکل الفاظ: ربِّ ارنی: اے اللہ تُو مجھے اپنا جلوہ دکھا، لن ترانی: تُو مجھے ہرگز دیکھ نہیں سکتا۔ عقدہ: معمہ۔ کال: موت، فناء۔

تَرجُمَہ: سوال ربِّ ارنی اور جواب لن ترانی ہے۔ اے یار! یہ کیا عقدہ و معمہ ہے تُو مجھے ذرا سمجھا دے۔ اے مولا شاہ! قیامت تو نام ہی موت کا ہے اور اگر عید اس طرح گزر گئی تو پھر پاجامے کو آگ لگانی ہے؟ یعنی وصل کی تو اب ضرورت ہے پھر قیامت کو اگر وصل ہوا تو کیا فائدہ؟

[ز]

ز زورو زوری میری پکڑ وینی وَگدے راہ وچ پکڑ کھلہاریا وے
چوراں یاراں کھٹکا مت کوئی غیر ویکھے توقع رب رسول چتاریا وے

مُشکل الفاظ: زوروزوری: زبردستی، طاقت سے۔ وینی: کلائی۔ چتاریا: یاد کیا۔

تَرجُمَہ: اے میرے محبوب! تُو نے زبردستی میری کلائی پکڑ لی ہے اور مجھے عام چلتے ہوئے راستے میں پکڑ کر کھڑا کر دیا ہے۔ چوروں اور یاروں کو کھٹکا رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی دیکھ لے جس لئے میں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو یاد کیا ہے۔

اِک وار منصور نوں دِتا سُولی سانوں نِت چاہڑیا نِت اُتاریا وے

قدمی فرضی واجب ممکن سائیں مولا نیکون کـــــــــــــس کُن پکاریاوے

مُشکل الفاظ: منصور: منصور ابن حلاّج، مشہور صوفی جنہوں نے 'اناالحق' کا نعرہ لگایا اور اس کی پاداش میں انہیں دار پر لٹکا دیا گیا۔ نت: ہمیشہ: قدمی: قدیمی، شروع ہے، بہت قدیم۔ فرضی: لازمی۔ واجب: ضروری، ضرور، لائق، ممکن جو اپنے وجود میں دوسرے کا محتاج نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ۔ ممکن: جو ہو سکے، طاقت، قابل امکان۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔

تَـرْجُمَة: اے میرے محبوب! منصور کو تو بس ایک بار ہی تختۂ دار پر لٹکایا گیا تھا اور مجھے تو ہر روز (ہمیشہ) ہی دار پر چڑھاتا اور اُتارتا ہے۔ اے سائیں مولا! اس کی ذات دائمی، فرضی اور واجب و ممکن ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ کس کے کہنے پر ہوا ہے اور کس نے یہ سب کچھ ہونے کو کہا تھا۔

[س]

س سُرخ لباں اُتّے سُرخی لائی کہڑی غرض تے رَنگ چڑھایا اِی
اَکھیاں بانکیاں دے تیر جوڑ مارے تینوں خوف خدا نہ آیا اِی

مُشکل الفاظ: بانکیاں: واجد بانکی، خوبصورت۔ ٹیڑھیاں: ترچھی نظریں۔

تَـرْجُمَة: اے میرے محبوب! تُو نے اپنے سُرخ لبوں پر کس لئے سُرخ رنگ چڑھایا ہے؟ اس کے پیچھے کون سی غرض پوشیدہ ہے؟ کہ تیرے ہونٹ تو پہلے ہی سُرخ تھے۔ تُو نے ان خوبصورت آنکھوں سے جو جوڑ کر تیر مارے ہیں تو یہ تو بتا تجھے ذرا بھی خدا کا خوف نہیں آتا۔

پکّی پھاہی لا کے چڑی ماراں وانگوں دانہ خال گھت پنچھی پھایا اِی
مولا شاہ سائیں! اینہاں ٹھگیاں دا سچ دس کن دأ سکھایا اِی

مُشکل الفاظ: پھاہی: پھندہ، پھانسی لینا یا دینا۔ چڑی ماراں: چڑی مار، چڑیوں کے شکاری۔ گھت: ڈال کر۔ دأ: داؤ۔

تَرْجُمَة: اے میرے محبوب! تُو نے بڑا مضبوط پھندہ لگا کر چڑی ماروں کی طرح خال کا دانہ ڈال کر پرندے کو پھنسالیا ہے۔ اے مولا شاہ! تُو سچ بتا کہ تُو نے یہ فریب اور ٹھگنے کے طریقے (داؤ پیچ) کہاں سے سیکھے ہیں؟ تجھے کس نے سکھائے ہیں؟

[ش]

ش شبد والے ٹھاکر پتھراندے وِچ مسجداں صفاں وچھائیاں نی
سجدہ ہندو اَتے مسلمان کر کے سچے صاحب دیاں کرن وڈیائیاں نی

مُشکل الفاظ: شبد: لفظ، حرف، بھجن۔ ٹھاکر: ایشور، دیوتا، دیوتا کی مورتی، بُت۔ سچے صاحب دیاں: سچا اللہ کی۔ وڈیائیاں: واحد وڈیائی، بڑھائی، بزرگی، عظمت، تعریفیں۔

تَرْجُمَة: ایشور جن کے بھجن گائے جاتے ہیں۔ پتھر سے بنے بُت ہیں اور پتھروں سے بنی مسجدیں ہیں جن میں صفیں بچھی ہوئی ہیں اور ہندو اور مسلمان دونوں انہیں پوج رہے ہیں اور اس طرح دونوں سچے صاحب کی بزرگی و عظمت کو سراہ رہے ہیں یعنی مسجد ہو یا مندر دونوں جگہ اس ذات باری تعالیٰ کی ہی عبادت ہو رہی ہے۔

چوہڑے متھا ٹیکن لال بیگ نوں جی اُتے دھڑی دے جھنڈیاں لائیاں نی
میں بھی مذہب تیرے توں بھی مذہب میرے مولے دِتیاں سچ گواہیاں نی

مُشکل الفاظ: متھا ٹیکن: سر جھکائیں، سجدہ کریں۔ لال بیگ: چوہڑے، بھنگیوں کا پیر جو لاہور میں ہوا ہے۔ بھاٹی دروازے کے باہر اس کی خانقاہ ہے۔ دھڑی: بالوں میں سندور کی لکیر۔

تَرْجُمَة: چوہڑے (بھنگی) لال بیگ کو سجدہ کرتے ہیں اور بالوں میں سندور کی لکیر لگاتے ہیں (یعنی جھنڈیاں لگاتے ہیں)۔ میں بھی تیرے مذہب میں ہوں اور تُو بھی میرے مذہب میں ہے۔ مولا نے سچی گواہیاں دی ہیں۔

[ص]

ص صفت کراں کہ شکایت تیری دونویں گلاں ایہہ متڑا تیریاں نی
مینوں یاد تینوں یاد تیسرے نہ لگیاں ہڈاں دیاں تیریاں میریاں نی

مُشکل الفاظ: متڑا: متر، دوست۔ اے دوست۔ لگیاں ہڈاں دیاں: شروع سے لگی ہوئیں، پختہ دل لگی۔

تَرجُمَہ: میں تیرے تعریف کروں یا کہ شکایت، اے میرے دوست دونوں باتیں تیری ہی ہیں یعنی میں جو بھی کہوں تیری اور تیرے متعلق ہی کہتا ہوں۔ مجھے تو سب کچھ یاد ہے۔ لیکن تجھے ہی کچھ یاد نہیں ہے کہ میں نے تجھ سے یہ کوئی آج عشق نہیں کیا بلکہ مجھے شروع سے ہی تجھ سے عشق ہے۔ یہ بڑا مضبوط تعلق ہے۔

تیرے باجھ ساڈا ہور کوئی نہیں بیبا تیریاں ہور بتھریاں نی
مولا شاہ سائیں چاکر ہیر رانجھا چاکر رانجھے دیاں یار کئی جیریاں نی

مُشکل الفاظ: بیبا: عزیز من، برخوردار، بھلا مانس۔ جیریاں: کنیزیں۔

تَرجُمَہ: اے عزیز من! تیرے بغیر میرا اور کوئی نہیں ہے اور تیرے لیے تو اور بھی بہت ہیں۔ اے مولا شاہ سائیں! رانجھا تو ہیر کا نوکر تھا لیکن رانجھے کی اور بھی کئی کنیزیں تھیں۔

[ض]

ض ضرورتاں تیریاں بہت سانوں ایہہ پر ساڈیاں بھی تینوں لکھ بیبا
تینوں اوٹ نبیاں ولیاں غوثاں قطباں پنجاں پیراں تینوں رکھ بیبا

مُشکل الفاظ: اوٹ: سہارا، آسرا۔

تَرجُمَہ: اے عزیز من! یہ درست ہے کہ تیری مجھے بہت ضرورت ہے۔ مگر میری بھی تجھے لاکھ ضرورت ہے۔ تجھے نبیوں، ولیوں، غوثوں، قطبوں اور پانچ پیروں کا سہارا حاصل ہے جو کہ ہر قدم پر تیری حفاظت کرتے ہیں۔

اِسم مسمّا صفت شکوہ قید گلی صرف سیاہی تھوں ہووے جو وَکھ بیبا
لطیف جنساں سائیں مولا زندگی جی کثیف کم بہتے کوڑے کِکھ بیبا

مُشکل الفاظ: اِسم مسمّا: اِسم با مسمّی، جیسا نام ویسی صفت۔ تھوں: تھیں، سے۔ لطیف: پاک، ہلکا، ملائم، صاف شفّاف۔ کثیف: گندہ، ناپاک، پلید۔ ککھ: تنکے۔

تَرْجُمَۃ: اس کی تعریف ہو یا شکایت، وہ اِسم با مسمّی ہے۔ اور ہم اس کی تعریف کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہ وہی مثال ہے کہ جیسے سیاہی کے بغیر ایک لفظ نہیں لکھا جا سکتا۔ اے سائیں مولا! زندگی کیا ہے؟ لطیف جنسوں کا نام ہے لیکن یہاں پر کثیف کام زیادہ ہیں۔ جن کی بناء پر زندگی تلخ تنکوں کا مرکب بن جاتی ہے۔

[ط]

ط طوطے وِد پکڑ کے پڑھنے پائے اک ہندو دوجا مسلمان ہے وے
گنگارام اِک دوسرا میاں مٹھو بایمان کہڑا بےایمان ہے وے

مُشکل الفاظ: گنگارام: مراد ہندو۔ میاں مٹھو: مراد مسلمان۔

تَرْجُمَۃ: دو طوطوں کو پکڑ کر انہیں تعلیم دینے کا کام شروع کیا گیا۔ ایک ہندو اور دوسرا مسلمان ہے یعنی ایک کا نام گنگا رام اور دوسرے کا نام میاں مٹھو۔ اب تم ہی بتاؤ کہ با ایمان کون سا ہے اور بے ایمان کون سا ہے؟

مادر پدر دے بناں جو پیدا ہویا ایسا کوئی نہ وِچ جہان ہے وے
مولا شاہ دَس اللہ دا عِلم کہڑا تعلیمی کل مُلکی زبان ہے وے

مُشکل الفاظ: مادر: ماں۔ پدر: باپ۔

تَرْجُمَۃ: دنیا میں کوئی ایسا انسان موجود نہیں ہے کہ جو باپ اور ماں کے بغیر پیدا ہوا ہو۔ اے سائیں مولا شاہ! تم یہ بتاؤ کہ اللہ کا عِلم کون سا ہے اور کون سی تعلیمی زبان ہے کہ جسے سارا ملک لکھتا پڑھتا ہو جو سارے ملک کی زبان ہو۔

[ظ]

ظ ظالم بے رحم نے ظلم خاطر زُلفاں گُند کے پلکے بنا دِتّے
خال قدیمی تلوے پا عارضی جی خونی ٹُرکاں دے کٹک چڑھا دِتّے

مُشکل الفاظ: پلکے: پلکا، عورتوں کے ماتھے پر باریک مینڈھی۔ خال قدیمی: سیاہ نقطہ جو شروع سے ہو۔ قدرتی تلولے: مصنوعی خال۔

تَرْجُمَة: اُسی ظالم اور بے رحم محبوب نے ظلم ڈھانے کی خاطر اپنی زُلفیں گوندھ کر پلکیں بنالی ہیں۔ اُس کے رخسار پر جو سیاہ خال ہے۔ وہ قدیمی ہے اور اُس نے عارضی بھی خال لگا لئے ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے ترکوں کے لشکر نے چڑھائی کر دی ہو یعنی اُس کے حُسن ہی غضب کا اضافہ ہو گیا ہے۔

محبوب لچھی راجے تے بادشاہ جِتّے جِتّھے بن میدان لڑا دِتّے
مولا شاہ لچھمی دھرتی ایڈّی کیڈی عاشق معشوق کئی پُور مُکا دِتّے

مُشکل الفاظ: لچھمی: دولت: دھرتی: زمین۔ پور: مجموعہ: اکٹھ: کشتی میں ایکبار جتنی سواریاں سوار ہوں۔ ایڈی کیڈی: بمعنی ویسی کی ویسی، بدستور قائم۔

تَرْجُمَة: محبوب تو اُس دوست کی طرح ہے کہ جس نے بغیر میدان کی ہی بڑے بڑے بادشاہ اور راجے مہاراجے لڑا کر مروا ڈالے۔ اے مولا شاہ! یہ دولت ایک ایسی کی زمین ہے کہ جو منہ کھوئے ہوئے ہیں اور نہ جانے اس نے کتنے عاشقوں اور معشوقوں کی نسلیں ختم کر کے رکھ دی ہیں۔

[ع]

ع عرض اِک دم پیاریا وے میں نہ جمّوں دی چاکری جان دینا
عیب ثواب وچ تیرے نیں سب بیبا سِر میرے نہ کوئی بہتان دینا

مُشکل الفاظ: چاکری: نوکری۔ بہتان: تہمت، الزام۔

تَرْجُمَة: اے میرے پیارے محبوب! میری بس ایک ہی عرض ہے کہ میں تجھے نوکری کی خاطر جمّوں (کشمیر) نہیں جانے دوں گی۔ اے جانِ من! سبھی لوگ تیرے عیب و ثواب کے چکر میں ہیں اور میرے سر کوئی جھوٹی تہمت نہ دھرنا۔

سچ دَسّے گا رُسیوں کہڑی گلوں سر تیرے چُکا قرآن دینا

مولا شاہ زیناں گروی بہت رکھدے گروی رکھ نہ کسے اسمان دینا

مُشکل الفاظ: گروی: رہن، کوئی چیز گروی دھرنا یا رکھنا، کسی چیز کو ضمانت کے طور پر دیکر ساہوکار سے نقدی یا ادھار لینا۔ گہنے رکھنا۔

تَرجُمَہ: میں تمہارے سر پر قرآن رکھ دوں گی اور پھر تُو سچ بتائے گا کہ تو مجھ سے کون سی بات کی وجہ سے ناراض ہو گیا ہے؟ اے مولا شاہ! لوگ اپنی زمینیں گروی بہت رکھتے ہیں لیکن کوئی آسمان کو تو گروی نہیں رکھ دے گا یعنی لوگوں کا بس نہیں چلتا ورنہ آسمان کو بھی گروی رکھ کر اپنی ضرورت پوری کر لیں۔

[غ]

غ غلام کِسدا صاحب اپنے دا صاحب ہور نہ کسے غلام دا اِی

ربّ بندیاں دا بندے ربّ دے جی گُر بن عقدہ مشکل الف لام دا اِی

مُشکل الفاظ: صاحب: مالک، آقا، اللہ۔ گُر: گرو، مُرشد۔ عُقدہ: معمّہ۔ الف لام: الف لام میم سورۃ بقر کا آغاز۔ یہ حروف مقطّعات میں سے ہیں جن کے معنی سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں ہیں، عُلماء کے نزدیک الف سے مراد اللہ، لام سے جبرائیلؑ ہے اور میم سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

تَرجُمَہ: یہ انسان بھلا کس کا غلام ہے؟ یہ اپنے آقا کا غلام ہے اور آقا بھی کسی اور کا آقا نہیں ہے۔ اللہ اپنے بندوں کا ہے اور بندے اللہ کے ہیں مگر یہ الف لام کا عقدہ سوائے مُرشد کامل کے کوئی نہیں کھول سکتا۔

مقید عاشق زنجیر سیاہ زُلفاں مقید مسلمان شرع کلام دا اِی

معشوق عاشق نہ عاشق معشوق دا جی مطلب یا مولے خاص و عام دا اِی

مُشکل الفاظ: مقید: قید۔ شرع: شریعت، دین اسلام کے قوانین۔

تَرجُمَہ: عاشق سیاہ زُلفوں کے قیدی ہوتے ہیں اور مسلمان شریعت کے قوانین کا قیدی ہوتا ہے۔ اے مولا شاہ! کوئی معشوق عاشق کا ہوتا ہے اور نہ عاشق معشوق کا یار

تو ہر کوئی اپنے اپنے مطلب کا ہوتا ہے اور خاص و عام کا یہی شیوہ ہے۔

[ف]

ف فال گھتے توڑ کچ چوڑی تیرا میرا ہے کیڈا پیار دلبر
تیری قسم ہے نکلیا پیار بہتا وے میں تیری توں میرا ہیں یار دلبر

مُشکل الفاظ: گھتے: ڈالے۔ کچ: کانچ، کیڈا: کتنا، کس قدر۔

تَرجُمَہ: وہ (میرا محبوب) فال نکال رہا ہے اور اپنی کانچ کی چوڑیاں توڑ توڑ کر میرے اور اپنے پیار کے بارے میں جاننے کا مشتاق ہے اور دیکھتا ہے کہ ہم کو اُس سے کس قدر پیار ہے۔ اے میرے محبوب! مجھے تیری قسم ہے کہ میں یہ سچ بتا رہی ہوں کہ تیرا پیار بہت سا نکلا ہے یعنی تجھے مجھ سے بڑا پیار ہے۔ میں تیری ہوں اور تُو میرا ہے اور میں تیری دلبر ہوں۔ بس ہم میں بڑا پختہ پیار ہے۔

ایہہ پر واسطا ربّ رسولؐ دا اِی نہ جا چاکری جمّوں سردار دلبر
مولا شاہ سائیں مُڈھوں لگیاں دے تینوں بُھل گئے قول قرار دلبر

مُشکل الفاظ: ایہہ پر: لیکن، مگر۔ مُڈھوں لگیاں: شروع سے ہی لگی ہوئی، ازلی محبت۔

تَرجُمَہ: لیکن اے میرے محبوب میں تجھے اللہ اور اُس کے رسولؐ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ تُو نوکری کی خاطر جمّوں نہ جا! اے سائیں مولا شاہ! ہمارا پیار کوئی پتا نہیں یہ تو ازل سے ہے۔ شروع سے ہی ہے۔ شاید تجھے وہ شروع کے عہد و پیمان بھول گئے ہیں۔

[ق]

ق قدم وجوب معشوق عاشق فرض ممکن وجود بن نام پیارے
آمدن ریل گڈی پھاٹک بند ہویا گھوڑا اکھڑا کر تھم لگام پیارے

مُشکل الفاظ: قدم: قدیم، قدیمی۔ وجوب: واجب ہونا، لازم۔ آمدن: آنا۔ اکھڑا: سرکش۔ تھم: تھام۔

تَــرْجُمَة: عاشق اور معشوق لازم اور قدیم ہیں (یہ دونوں اللہ کی صفات ہیں) اور فرض اور ممکن وجود کے بغیر نام نہیں ہے۔ ریل گاڑی آ گئی ہے اور پھاٹک بند ہو گیا ہے گویا گھوڑا سرکش ہے اور اے پیارے! تُو اس کی لگام تھام لے۔ اسے قابو میں رکھ نفسی سرکشی کی طرف اشارہ ہے۔

جدوں راون نے سیتا بھرما کھڑی اوہدوں کتھے ہیسی راجہ رام پیارے
جو کجھ قدم بطون نے سائیں مولا نتیجہ اوہو ظہور انجام پیارے

مُشکل الفاظ: راون: سری لنکا کا راجہ جس نے رام کرشن کی بیوی سیتا کو اغوا کر لیا۔ بھرما: بھرمانا، لبھانا، بہلا پھسلا کر لیجانا۔ راجہ رام: سری کرشن چندر۔ بطون بطن کی جمع، پوشیدہ۔ ظہور: ظاہر۔

تَــرْجُمَة: اے پیارے! جب راون نے سیتا کو بھرما کر اغوا کر لیا تو پھر اس وقت سری رام کہاں تھے؟ اے سائیں مولا! جو کچھ بھی روزِ ازل سے لکھ دیا گیا ہے وہی کچھ نتیجے کے طور پر ظہور میں آیا وہی انجام ہوا اور ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور نہیں۔

[ک]

ک کُن فیکون آواز بیبا کن سُنی تے کِن سُنائی وے
چیتا رہیا نہ لکھ اشٹام لینڈی یاری نال میرے جدوں لائی وے

مُشکل الفاظ: کُن فیکون: کائنات، دنیا، جب اللہ تعالیٰ نے دنیا بنائی تو لفظ کُن (ہو جا) ارشاد فرمایا، فیکون: (پس ہو گی)۔

تَــرْجُمَة: اے عزیزِ من! میرے کانوں نے کُن فیکون کی آواز سُنی؟ کس نے سُنی اور کس نے سنائی؟ اب کچھ یاد نہیں رہا۔ پتا ہوتا تو اشٹام لکھوا لیتی کہ تُو نے جب میرے ساتھ یاری لگائی تھی۔ یاداشت نہیں رہی۔

مناواں نویں سورج رُتیں نویں سورج کتھوں سکھدا رہندا سودایا وے

وینی چھڈ بیبا ونگاں بھـــــــــــــــج گئیاں مولا ایہہ کیہ تیری وَڈیایا وے

مُشکل الفاظ: نویں سورج: ہر روز۔ وینی: کلائی۔ وڈیائیاں: واحد وڈیائی، بزرگی، عظمت، بڑائی۔

تَرْجُمَة: میں تجھے ہر روز مناتی ہوں اور تُو ہر روز ہی رُوٹھ جاتا ہے۔ نجانے تُو یہ سودا پن کہاں سے سیکھتا رہتا ہے؟ ارے صاحب میری کلائی چھوڑو! کہ چوڑیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اے مولا شاہ بھلا یہ تیری کیا بڑائی ہے؟

[ل]

ل لا کے جھڑی پریم والی کرم مہر دا ابر برسا جانی
گڑے غضب ہے ہجر فراق روسا کڑک لِشک نہ جیا ڈرا جانی

مُشکل الفاظ: پریم: محبت۔ مہر: محبت۔ ابر: بادل۔ گڑے: اولے، ژالہ باری۔ ہجر، جدائی۔ فراق: جدائی۔ روسا: ناراضی، رُوٹھنا۔ کڑک: گرج۔ لِشک: چمک۔ جیا: دل۔

تَـــرْجُـمَة: اے میرے دلدار! تُو پریم کی جھڑی لگا کر اپنے کرم اور مہر کا بادل برسا دے۔ تیرا ہجر اور تیرا فراق غضب کے لولے ہیں اور تیرا رُوٹھنا بجلی کی چمک اور گرج ہے۔ اس طرح تو میرے دل کو مت ڈرا۔

سیجاں مان برسات وِچ لُٹ موجاں نہ توں جمّوں دی چاکری جا جانی
گل یار لُکا وِچ رکھ مولے گل اُسترے مالا نہ پا جانی

مُشکل الفاظ: سیجاں: سیج، پھولوں سے سجایا ہوا پلنگ اور بستر، مسہری۔ اُسترے مالا: گلے میں اُستروں کی مالا ڈالنا۔ انتہائی دُکھ اور مصیبت جھیلنا۔ مصیبت میں مبتلا کرنا۔

تَـــرْجُـمَة: اے میرے دلدار! تُو گھر میں رہ اور سیج مان اور برسات میں موج بہار لوٹ! لیکن جمّوں میں چاکری کے لئے جانے کا ارادہ ترک کر دے۔ اے مولا! تُو دل کی بات دل میں ہی رہنے دے اور اس کا اظہار نہ کر کہ ایسے میں تجھے اپنے گلے

میں اُستروں کی مالا ڈالنی پڑے گی یعنی راز دلی کہہ کر بشر خوار ہوتا ہے۔

[م]

م مُکھڑا ماہ لقا تیرا گھنگھٹ وِچ گھٹاں جدوں آ جاندا
چکور عاشق مشتاق نے چانن دے ساہداں خطرہ چوراں لگن دا جاندا

مُشکل الفاظ: مُکھڑا: چہرہ۔ گھنگھٹ: پردہ۔ چکور: پہاڑی تیتر۔ ساہداں: سادھاں، شریف جو چور نہ ہو۔ ماہ لقا: چاند جیسا چہرہ۔ مشتاق: چاہت رکھنے والا، عاشق۔

تَرجُمَہ: اے محبوب! تیرا چاند جیسا چہرہ جب گھٹاؤں کے پردے میں آ جاتا ہے۔ تُو چکور جو کہ چاندنی کے مشتاق ہیں میں تو سادھوؤں کو چوروں کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جس طرح کا اندھیرے میں چوری کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اسی طرح جب تُو چہرے کو نقاب میں چھپا لیتا ہے۔ تو عاشقوں کی بھی دنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔ فائدہ کوئی اور لوگ اُٹھا لیتے ہیں یعنی چور۔

مگی اَوڑ تے باران ابر رحمت جدوں یار نال یار مُسکرا جاندا
مُول بیاج خاطر مولا جنوڑ ہوندا لہنے دار عاشق پھیرے پا جاندا

مُشکل الفاظ: اوڑ: خشک سالی، قحط سالی۔ باران ابر رحمت: رحمت کے بال کی برسات۔ مُول: اصل رقم۔ بیاج: سود۔ جنوڑ: جانور۔ لہنے دار: قرض دینے والا، قرض خواہ۔

تَرجُمَہ: جب میرا محبوب مسکرا اُٹھتا ہے تو پھر خشک سالی میں بھی بارانِ رحمت کا بادل برسنے لگ جاتا ہے۔ اے مولا! اصل رقم تو سود کی خاطر قرض دار بھی ڈھور ڈنگر کی طرح ہوتا ہے اور عاشق کی طرح پھیرے لگاتا رہتا ہے۔

[ن]

ن نت نہورے تے لارے تیرے لئے دیاں گا چوڑیاں اَج بھلکے
اَگے جوگی یار نہ پچھے جوگی فائدہ پایا کیہ میں تیرے نال رَل کے

مُشکل الفاظ: نِت: ہمیشہ۔ نہورے: خوشامد، منّت، گلہ، شکوہ۔

تَرجُمَہ: تُو ہمیشہ کی خوشامدیں اور منّتیں کرتا ہے اور لارے لگائے جاتا ہے کہ میں تجھے آج یا کل چوڑیاں دوں گا۔ اے میرے دلدار! میں تو آگے جانے کے قابل ہوں اور نہ اب پیچھے ہٹنے کے لائق ہی ہوں۔ بھلا تُو یہ تو بتا کہ میں نے تیرے ساتھ مل کے کیا فائدہ حاصل کیا؟ مجھے کیا ملا؟

گل ہور ہے چُوڑیاں بھٹھ گھتاں میں تاں پُچھناں سی تینوں کل بھلکے
مولا نال سوکن میری کریں گلاں پُٹ سٹاں میں اوسدی گُت پلکے

مُشکل الفاظ: بھٹھ گھتاں: بھٹی/چولہے میں ڈال دوں۔ سوکن: سوتن۔ پلکے: پلک/پلکاں وہ مینڈھیاں جو عورتیں گوندھ کر ماتھے پر لٹکا لیتی ہیں۔

تَرجُمَہ: اصل بات تو اور ہے اور یہ چوڑیاں کیا چیز ہیں؟ ان کو تو میں چولہے میں ڈالتی ہوں۔ میں نے تو آج کل تجھ سے یہ بات پوچھنا تھی کہ اے مولا! تم میری سوتن کے ساتھ میری باتیں کر رہے تھے۔ میں اس کی زُلفیں اور پلکیں اُکھاڑ کر رکھ دوں گی۔

[و]

و وجود کیویں واحد تیرا وے وجود دو اِک بے شمار بیبا
بات بُجھ نا پنجواں نظر آوے وجود گینتی وِچ چار بیبا

مُشکل الفاظ: واحد: ایک۔ عالم: جہان۔ گینتی: گنتی، شمار۔

تَرجُمَہ: اے عزیزِ من (اے اللہ)! تیرا وجود کس طرح واحد ہے؟ کہ یہ تو کوئی ایک دو نہیں بلکہ بیشمار ہے کہ تُو ہر ایک چیز میں نظر آتا ہے۔ اے انسان! تیرے چار عناصر میں ایک یا پانچواں عنصر (وجود) بھی شامل ہے اور اگر تُو اُسے بوجھے تو بات ہے۔

[ہ]

ہ ہرے ہرے پان سوہنے لگدے ہرے ہرے لگدے کئی پُھل پیارے
کلام کرن کھتریٹیاں ہرے ہرے مسلمانیاں کیوں لگن سَل پیارے

مُشکل الفاظ: کھتریٹیاں: کھترانیاں: ہندو کھتریوں کی عورتیں۔ سَل: زخم، سوراخ، دُکھ، غم۔

تَرجُمَہ: اے پیارے! ہرے ہرے پان خوب صورت لگتے ہیں اور ہرے ہرے کئی پھل بھی پیارے لگتے ہیں اور جب کھتریوں کی عورتیں ہری ہری باتیں کرتی ہیں تو پھر مسلمان عورتوں کو کیوں تکلیف ہوتی ہے؟

یار کال توں پہلے اوہ کال ہو گئے پیتے لبوں جنہاں اَمرت جَل پیارے
آبِ حیات پیئے مولا شاہ سائیں! یاری لاوندا ہووے جے دل پیارے

مُشکل الفاظ: کال: وقت، زمانہ۔ قحط، تقدیر، موت کا فرشتہ۔ اَمرت جَل: آبِ حیات۔

تَرجُمَہ: اے پیارے! جنہوں نے محبوب کے لبوں سے اَمرت جَل (آبِ حیات) پی لیا وہ مرنے سے پہلے ہی اَمر ہو گئے۔ اے مولا شاہ سائیں! یہ آبِ حیات تو تب ہی ملتا ہے کہ جب کسی سے دل سے یاری لگائی جائے۔

[لا]

لا لامکان مکان کوئی نہ کیکر گزر ہووے لامکان اُتّے
لامکان دا نام ہے عدم مطلق لگی قید اَسماناں دی تان اُتّے

مُشکل الفاظ: لامکان: وہ منزل قُدس جو مادیّت کی حد سے باہر ہو (خدا کا عالمِ قُدس)۔ عدم مطلق: وجود میں آنے سے پہلے کا عالم۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

تَرجُمَہ: لامکان میں تو کوئی بھی مکان نہیں ہے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ لامکان پر گزر کیسے اور کیونکر ہوتا ہے؟ لامکان تو نام ہی عدم مطلق کا ہے کہ جس پر آسمانوں کی

تَـرْجُمَة: شہوت میں لپٹ لپٹا کر تُو صُمٌ بُکمٌ ہو گیا ہے جو کچھ تیرا فریب سے لُٹ گیا ہے وہ مجھ سے واپس لے لے۔ اے مولا! تو بیشک کھاتے بہیاں نکال کر حساب کتاب کر لے کہ تیرا کچھ ضبط ہوا اور کیا گھٹ گیا ہے؟ یعنی بوسے بازی سے تیرا کچھ کم نہیں ہوا۔

[ی]

ی یار ہٹ چھیڑ نہ گھڑی مُڑی زبانی گل کر ہتھ نہ لا بیبا
خدا دا دین ایمان نہ مذہب کوئی وَلَـمْ یَـکُـنْ لَّـهٗ صفت ثنا بیبا

مُشکل الفاظ: گھڑی مُڑی: بار بار۔ وَلَـمْ یَـکُنْ لَّهٗ کُفوًا اَحدٌ: اور نہیں ہے اس کا جوڑ کوئی۔ ثناء: تعریف۔

تَـرْجُمَة: اے جانِ من! مجھے تو بار بار نہ چھیڑ! زبانی بات کر اور مجھے ہاتھ مت لگا۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی دین ایمان اور مذہب نہیں ہے۔ اس کی بس یہی صفت و ثناء ہے کہ کوئی اس کے جوڑ کا نہیں ہے۔

مذہب تیرے وچ میں توں من میرا ویہر ھے سوکن دے قدم نہ پا بیبا
عدم مطلق جہڑے مولا شاہ سائیں باتاں پا نہ سانوں بُجھا بیبا

مُشکل الفاظ: ویہر ھے: غصّہ میں آئے، ناراض ہو جائے۔ قدم: پاؤں۔ عدم مطلق: کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے کا عالم۔

تَـرْجُمَة: اے جان! اے میرے محبوب! میں تو تیرے مذہب میں ہوں اور تُو میرا من ہے (یعنی تو میری جان) اور میرے سوتن کے صحن میں اپنا قدم مت رکھ۔ اور عدم مطلق میں جو رہتے ہیں۔ اے سائیں مولا شاہ! تو اُن کے متعلق ہم سے بجھارتیں مت پوچھ، بُجھا۔

کافیاں

کاہنوں لائی مہینوالے نال یاری پیار پیادے پار نہ کیتی سوہنی ا
اورار کندی نظر نہ آوے بجلی چمکے رعد ڈ
اَبر گھٹ کاری نی میں کاہنوں لائی مہینوالے نال

مُشکل الفاظ: مہینوالے: مہینوال، سوہنی کمہارن کا عاشق۔ پیا: محبوب۔ اوگہنگاری: گنہگاری۔ رعد: بجلی کی گڑگڑاہٹ، گرج۔ اَبر: بادل گھٹ: گھٹا۔ کاری: کالی۔

تَرْجُمَة: افسوس کہ میں نے مہینوال کے ساتھ یاری کیوں لگائی؟ اور مجھ سوہنی گنہگار کو محبوب کے پیار نے کہیں کا نہ چھوڑا۔ پار نہ اُتارا۔ دریا کے پار اور اس طرف کچھ بھی کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ بجلی چمک رہی ہے اور گرج گرج کر ڈراتی ہے۔ بادل برس رہا ہے اور سیاہ کالی گھٹائیں اُمڈتی چلی آ رہی ہیں۔ افسوس کہ میں نے مہینوال کے ساتھ یاری کیوں لگائی؟

اندھیری غائب ستارے سورج چند بن کور
مبہم بقاء ساری نی میں کاہنوں لائی مہینوالے نال

مُشکل الفاظ: چند: چاند۔ کور: اندھا جسے دکھائی نہ دے۔ عدم: مرنے کے بعد کا عالم، نیستی۔ مبہم: غیر واضح۔ بقا: باقی رہنا۔ فنا سے ماورا۔ اَمر: ہمیشگی۔

تَرْجُمَة: کہ رات اندھیری ہے اور ستارے تک غائب ہیں۔ اے پیارے! سورج اور چاند کے بغیر تو ہر کوئی اندھا ہوتا ہے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ساری بقا تو عدم مبہم ہے یعنی باقی رہنے کے متعلق کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ اب فنا اور بقا کے معنی مبہم ہیں۔ اے افسوس کہ میں نے مہینوال کے ساتھ یاری کیوں لگائی؟

نہ کچا تیری یاری کچی فراق فرق گل جھوٹھی
مُغل تے میں گھمیاری نی میں کاہنوں لائی مہینوالے نال

مُشکل الفاظ: فراق: جدائی۔ مُغل: ترکوں کے ایک فرقے کا نام۔ مُغل بچہ: خاندانی مُغل، مراد اعلیٰ خاندان۔

تَـرْجُمَة: یہ گھڑا کچا نہیں بلکہ اے محبوب! تیری یاری ہی کچی ہے اور یہ جو فراق کا فرق ہے یہ بات جھوٹی بھی ہے اور سچی بھی۔ (جھوٹی اس لئے کہ میں اکیلی ہی مر رہی ہوں اور سچی اس لئے کہ میں تیرے نہ ہوتے ہوئے بھی تیرے پاس ہوں اور تو میرے پاس ہے)۔ میرا محبوب تو اعلیٰ خاندانی مغل ہے اور میں ادنیٰ ذات کی کمہاری ہوں۔ اے افسوس! کہ میں نے مہینوال کے ساتھ یاری کیوں لگائی؟

بریتا وے جہاں زوریں ویہندی لے چل بلخ نوں میں تینوں گلدی ساں
کوجھی تے سوہنی یار کواری نی میں کاہنوں لائی مہینوال نال

مُشکل الفاظ: بریتا: ریت، دریا میں خشک ریتلی زمین۔ ویہندی: بہتی۔ بلخ: بلخ بخارا جہاں کا مہینوال (مرزا عزت بیگ) سوہنی کا عاشق رہنے والا تھا۔ کوجھی: بد صورت۔

تَـرْجُمَة: دریائے چناب اس قدر روز و شور سے بہہ رہا ہے کہ کہیں بھی ریتلی زمین دکھائی نہیں دیتی۔ میں تو تجھے کل سے ہی کہہ رہی تھی کہ تو مجھے اپنے وطن بلخ میں لے چلو کہ جو بیاہی جائے وہ تو بدصورت ہوتی ہے اور سوہنی تو کنواری ہی ہوتی ہے۔ افسوس کہ میں نے مہینوال کے ساتھ یاری کیوں لگائی؟

سموٰاتِ وَالْـــاَرْضَ اِک گل وے اَکاش دھرتی وِچ درمیاں آتش پون

بانہوں پھڑ بھر لے گنہگاری نی میں کاہنوں لائی مہینوال نال

مُشکل الفاظ: السّـــمـــوٰت وَالْاَرْضِ: آسمان اور زمینیں۔ اَکاش: آکاش، آسمان۔ دھرتی: زمین۔ آتش: آگ۔ پون: ہوا۔ جَل: پانی

تَـرْجُمَة: یہ آسمان اور یہ زمینیں تو محض ایک بات ہے نہ آسمان، زمین کے درمیان میں آگ، ہوا اور پانی ہے اور تو مجھے بازو سے پکڑ کر پار لگا دے کہ میں گنہگار رہوں۔ افسوس کہ میں نے مہینوال کے ساتھ یاری کیوں لگائی؟

ہڑا رکھیا نِکل وے کچا آیا یار کسے نے لگایا کہ توں آپ
دلداری سوہنی تینڈی پیاری نی میں کاہنوں لائی مہینوالے نال

مُشکل الفاظ: وَٹایا: بدلا۔ دلداری: تسلّی، ہمدردی، وفاداری۔ تینڈی: تیری، تمہاری۔

تَرجُمَہ: کہ پختہ گھڑا رکھا تھا اور کچا نکل آیا ہے۔ اے میرے یار! یہ کسی نے چُھپایا ہے یا کہ خود تم نے بدل ڈالا ہے۔ اے میرے محبوب! تو وفاداری و دلداری کر کہ تیری سوہنی بہت پیاری ہے۔ افسوس کہ میں نے مہینوال کے ساتھ یاری کیوں لگائی؟

اہ سائیں سوہنی تے مہینوال دی کافی مطلق عدم حقیقی عشق مجاز
نہی اَمر پیارا پیاری نی میں کاہنوں لائی مہینوالے نال

مُشکل الفاظ: مطلق عدم: کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے کا عالم، جسے حقیقی عشق کہا گیا ہے اور عشق مجازی کو عدم اضافی، کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے اور مرنے کے بعد کے عالم کو کہا گیا ہے۔ عقدہ: معمہ۔ نہی: اِنکار، ممانعت۔ اَمر: حکم، کرنا۔ اَمرِ معروف، نیک کام کرنے کے ہدایت کرنا۔ نہی عن المنکر: ان چیزوں کو روکنا جن کی شرعاً ممانعت ہو۔

تَرجُمَہ: اے مولا شاہ سائیں! یہ سوہنی اور مہینوال کی کافی گویا عدم مطلق یعنی عشق حقیقی اور عشق مجازی یعنی عدم اضافی کی ترجمان ہے۔ اے پیارے! یہ امر و نہی کی عقدہ کا مرکب ہے تبھی تو یہ کافی بہت پیاری ہے۔ افسوس کہ میں نے مہینوال کے ساتھ یاری کیوں لگائی؟

2

چھڈ نہ کیچ سدھار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار
گھن گئے مال چور وے کالی دِسدا شہر بھمبور

سُتّی نوں خبر نہ سار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: کیچ: سسّی کے عاشق پُنّوں کا شہر۔ سدھار: سدھارن مصدر سے، جانا۔ مہار: اونٹ کی نکیل۔ باگ۔ گھن: لے گئے۔ بھمبور: سسّی کا شہر۔ سار: پتا، خبر۔ ڈاچی: اونٹنی۔ ڈاچی والیا: ڈاچی والا مراد پُنّوں۔

تَرجُمَہ: تو مجھ سوئی ہوئی کو چھوڑ کر کیچ مت جا۔ اے اونٹنی والے (پُنّوں)! اپنی مہار موڑ لے یعنی جانے کا ارادہ بدل لے۔ ظالم چور سارا مال لے گئے ہیں اور اب بھمبور شہر سارا خالی نظر آتا ہے۔ مجھ سوئی ہوئی کو کچھ خبر نہ رہی۔ اے اونٹنی والے (پُنّوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

کُن میثاق دے اشنام وے پی کے بُھل گئے دو تن جام

لا جو کیتا اُدھار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: کُن: جب اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی تو لفظ کُن (ہو جا) ارشاد فرمایا۔ میثاق: قول و قرار، معاہدہ، جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں سے وعدہ لیا کہ آیا میں تمہارا ربّ ہوں تو تمام روحوں نے اقرار کیا کہ ہاں تو ہمارا ربّ ہے۔ کُن میثاق: شروع سے اَزل سے، جب سے کائنات وجود میں آئی۔ دیدے: آنکھیں۔ دیدہ: آنکھ۔

تَرجُمَہ: اے محبوب! میرا اور تیرا معاہدہ ازل سے ہی ہو چکا گے اور تُو دو تین جام پی کر ہی سب کچھ بھول گیا ہے۔ تُو نے آنکھیں لگا کر جو مجھ سے اُدھار کیا تھا؟ کچھ یاد ہے کہ نہیں؟ اے اونٹنی والے (پُنّوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

راہ تھلاں دے پیّاں نہ سنگ اَمبڑی نہ سنگ

خبر بھمبور نہ سار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: تھلاں: واحد تھل، ریتلا علاقہ۔ سنگ: ساتھ۔ اَمبڑی: ماں، اماں۔ سیّاں: ہمجولیاں۔ کیچم: کیچ، پُنّوں کا شہر۔ سار: خبر، پتا۔

تَرجُمَہ: بڑا طویل اور ریتلہ راستہ ہے جو کہ میں طے کر رہی ہوں۔ میرے ساتھ میری اماں بھی نہیں ہے اور نہ کوئی میری ہمجولی ہی ہے۔ اور مجھے کچھ کیچ شہر کی ہی اب خبر ہے اور نہ بھمبور کا ہی کچھ پتا ہے یعنی ہر چیز سے بے خبر جو چکی ہوں۔ اے اونٹنی والے (پُنوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

کھوج کراں رو رو زاریاں تتی بُھل کے لائیاں
غمخوار نہ میں غمخوار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: کھوج: نقش کفِ پا، پاوں کے نشانات، سراغ۔ زاریاں: گریہ و زاری، رونا دھونا۔ تتی: بدقسمت، بدنصیب، جس کی قسمت خراب ہو، نصیبوں جلی۔

تَرجُمَہ: میں تیرے پاؤں کے نشانات (نقش کفِ پا) دیکھ دیکھ کر زار و قطار سے رو رہی ہوں اور میں نصیبوں جلی نے تو بھول کر تجھ سے یاری لگا لی تھی۔ اب نہ تو ہی میرا غمخوار ہے اور نہ میں خود ہی اپنی غمخوار ہوں۔ اے اونٹنی والے (پُنوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

لا کے دَغا کمایا دَس ہتھ کیہ تیرے
گئے اوہ قول قرار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: دَغا: فریب، دھوکا، بے وفائی۔

تَرجُمَہ: تو نے میرے ساتھ یاری لگا کر کے دھوکا کیا ہے۔ مجھے فریب دیا ہے تو بتا کہ تیرے ہاتھ کیا آیا؟ وہ جو تُو نے میرے ساتھ عہد و پیمان باندھا تھا۔ اس کا کیا کیا؟ اے اونٹنی والے (پُنوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

ہات جدوں پریتاں لائیاں کیوں نہ لگیاں پوا
نہ ہوندی ہن خوار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: ہے ہات: ہیہات، ہائے افسوس، افسوس کا کلمہ۔ پریتاں: واحد پریت، محبت۔ خوار: ذلیل و خوار ہونا۔

تَـــرْجُـمَة: ہائے افسوس کہ جب میں نے تیرے ساتھ محبت کی ابتدا کی تھی تُو اس وقت کوئی تحریر اور شہادت ہی لکھوا لیتی۔ مگر ایسا نہ کر سکی اور گر ایسا کرتی تو اے مولا شاہ! میں کبھی آج ذلیل وخوار نہ ہوتی۔ اے اونٹنی والے (پُنّوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

ریت نہ اَساں سکھاوندی سینہ ساڑ دی پیر
دو پُڑاں وِچکھار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: سکھاوندی: برداشت ہوئی۔ راس آتی: موافق آتی۔ دو پڑاں: واحد پُڑ، آٹا پیسنے کی چکّی کے دو پاٹ، یعنی انتہائی مشکل میں ہوں۔ وِچکھار: درمیان میں۔

تَـرْجُمَة: اے محبوب! ریت نہایت گرم ہے جو کہ میری برداشت سے باہر ہے اور میرے موافق نہیں آ رہی۔ یہ میرا سینہ جلاتی ہے اور پاؤں جلاتی ہے۔ اب میری حالت تو یہ ہے کہ میں چکی کے دو پاٹوں کے درمیان میں آن پھنسی ہوں جہاں سے میرا بچنا نہایت مشکل ہے۔ میرے پاس آ جا اور میری خبر لے۔ اے اونٹنی والے (پُنّوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

3

بدل جھڑ لایا وے توں گھر آ جا وے رَسّیا ہندی ساون روز دیہاڑے بجلی کڑ کے کڑ

بوندیں نے کِن کِن لائی تو گھر آ جا وے

مُشکل الفاظ: جھڑ: جھڑی، ساون کی جھڑی۔ رَسّیا: مزہ لوٹنے والا، شوقین۔ کڑک: گرج۔ نت: ہر روز، ہمیشہ۔ کِن کِن: بوندا باندی۔

تَرْجُمَة: ساون کے ماہ نے جھڑی لگائی ہوئی ہے اور تو اے رسّیا! گھر آ جا کہ ساون کے یہ دن ہیں اور ان دنوں میں روزانہ بجلی کڑکتی ہے اور گرج گرج کر ڈراتی ہے اور

ہمیشہ ہی بوندا باندی ہوتی رہتی ہے۔ایسے میں تُو اے رَسّیا! گھر آ جا رے۔

ندیاں نیر وہائے گھر پردیسی کیوں نہیں
کہڑی گلّے چت چایا وے تو گھر آ جا وے

مُشکل الفاظ: اُچھل ندیا: اُچھلتی ہوئی ندیاں۔نیر وہائے: پانی بہائے۔

تَـــرْجُـمَة: ندیاں اُچھل اُچھل کر پانی بہا رہی ہیں اور ایسے میں پردیس جانے والے پردیسی گھر کیوں نہیں آتے؟ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ انہوں نے ہمیں کیوں بُھلا دیا ہے؟ کس بات پر اپنا دل اُٹھا لیا ہے۔ایسے میں تُو اے رَسّیا! گھر آ جا رے۔

مولا شاہ دولت حشمت بہاراں لیا زلیخاں خرچ
مُل وکایا وے تو گھر آ جا وے

مُشکل الفاظ: حشمت: دبدبہ،شان وشوکت۔زلیخاں: حضرت یوسفؑ کی عاشق۔

تَـــرْجُـمَة: اے مولا شاہ! معشوق تو ایک بہت بڑی دولت اور حشمت ہے اور بہاروں کی بہار ہے کہ زلیخا نے ہزاروں لاکھوں خرچ کئے تھے اور حضرت یوسفؑ کو قیمتاً خریدا تھا لیکن میں کیا کروں؟ تُو اے رَسّیا! گھر آ جا رے۔

مِل سیّاں پینگھ چڑھائی میں مچھلی وِچ پئی
ترس کدی نہ آیا وے تو گھر آ جا وے

مُشکل الفاظ: سیّاں: ہمجولیاں۔پینگھ: جھولا۔

تَـرْجُمَة: میری ہمجولیاں مل جل کے جھولا جھولتی ہیں اور ایک میں ہوں کہ جو کڑاہی کے جلتے ہوئے تیل میں مچھلی کی طرح تلی جا رہی ہوں اور ایک تُو ہے کہ جسے مجھ پر آج تک کبھی ترس نہیں آیا۔تُو اے رَسّیا! گھر آ جا رے۔

دی آتش پُھوک جلائی طعنے دیندی کُل
ہس رس سینے نہ لایا وے تو گھر آ جا وے

مُشکل الفاظ: پریم: محبت، پیار۔آتش: آگ۔ہَس رَس: ہنس کے اور خوشی سے۔

تَرجُمَة: مجھے تو تیری محبت کی آگ نے جلا کر خاک کر ڈالا ہے اور اس پر ساری دنیا مجھے طعنے دے رہی ہے اور تو نے کبھی بھی مجھے ہنسی خوشی اپنے سینے کے ساتھ نہیں لگایا۔ تو اے رَسّیا! گھر آ جا رے۔

دِنے تیریاں اَونسیاں پاواں سسّی وانگر پئی کر
بھیڑے وقت نیونہہ لایا وے تو گھر آ جا وے

مُشکل الفاظ: اَونسیاں: اَونسی کی جمع، فال، شگون، عورتیں اکثر لکیریں ڈال کر کسی کام کے بارے میں شگون لیتی ہیں۔ کُرلاواں: کرلاون مصدر سے، زار و قطار رونا۔ نیونہہ: محبت، عشق۔

تَرجُمَة: رات دن میں تیری فالیں ڈالتی ہوں۔ شگون نکال نکال کر دیکھتی ہوں اور سسّی کی طرح زار و قطار روتی رہتی ہوں۔ وہ کون سا بُرا وقت تھا کہ جب میں نے تیرے ساتھ دل لگا دیا؟ تو اے رَسّیا! گھر آ جا رے۔

4

مہ نر ناری دا منصف کون نبیڑے؟ پانی نمک لیم کول نر دے سُخن ناری دُدھ
ر وجود شہودی کفر اسلام بکھیڑے پیا مقدّمہ نر ناری دا منصف کون نہ

مُشکل الفاظ: نر: مذکّر، مرد، محبوب۔ ناری: مؤنّث، عورت، محبوبہ۔ سُخن: بات، کلام۔ شہودی: ہر شے میں حق ہی حق دیکھنے والا، وحدت الشہود کے نظریہ کا پیروکار۔

تَرجُمَة: نر اور ناری کا مقدمہ آن پڑا ہے، کون منصف ہے کہ جو اسے نمٹائے؟ نر کے پاس تو نمک اور پانی بھی نہیں ہے جبکہ ناری کو صرف ایک بات کرنے پر دودھ کے پیڑے ملتے ہیں۔ اِس دنیا میں علم نور، وجود، شہود، کفر اور اسلام کے بڑے علمی جھگڑے اور فسادات برپا ہیں۔ نر اور ناری کا مقدّمہ آن پڑا ہے، کون منصف ہے کہ جو اسے نمٹائے؟

ں وچ مسیتاں وچھیاں بُت خانے بُت اَگ پانی نال چار مرکّب نر ناری د

رکھے

، مہتاب نور بن ہوندے نہیں نکھیڑے پیا مقدمہ نر ناری دا منصف کون نہ

مُشکل الفاظ: پھوہریاں: پھوڑی کی جمع ،تازہ تازہ مرنے والوں کی یاد میں بچھائی گئی ماتمی صفیں۔

تَـرْجُمَة: مسجدوں میں صفیں بچھی ہوئی ہیں اور بُت خانوں (مندروں) میں بُت رکھے ہوئے ہیں۔مرد اور عورت کی کوکھ میں آگ اور پانی وغیرہ کے چار مرکّب کارفرما ہیں۔آفتاب اور مہتاب کے نور کے بغیر اس بات میں نکھار نہیں آ سکتا۔نر اور ناری کا مقدّمہ آن پڑا ہے،کون منصف ہے کہ جو اسے نمٹائے؟

، ڈر ربّ تھوں پیاری کون میرے بن تیرا کہے ناری گل سچّی تیری ربّ تیرا

ساد اَمر نہی دے قادر مطلق کہڑے پیا مقدّمہ نر ناری دا منصف کون نہ

مُشکل الفاظ: اَمر :معرفت، نیک کام کرنے کے ہدایت کرنا۔نہی: نہی عن المنکر ،ان چیزوں کو روکنا جن کی شرعاً ممانعت ہو۔

تَـرْجُمَة: مرد کہے کہ اے پیاری! تو اللہ سے ڈر کہ میرے بغیر تیرا کون ہے؟اور عورت کہے تیری بات تو یہ بالکل سچی ہے لیکن یہ بتا کہ اللہ تیرا ہے یا کہ میرا ہے؟اس کون وفساد کے جہان میں اَمر اور نہی کا کون قادر مطلق ہے؟نر اور ناری کا مقدّمہ آن پڑا ہے،کون منصف ہے کہ جو اسے نمٹائے؟

شرع گواہ طریقت مختار توحید وکیل نر ناری تھوں نر تھوں ناری قدرت کور

ـــنُ اَقْـــرَبُ لامکانی نہ دور نہ نیڑے پیا مقدّمہ نر ناری دا منصف کون نہ

مُشکل الفاظ: شرع: شریعت۔لامکانی: کوئی ٹھکانہ نہیں۔نیڑے: قریب ،نزدیک۔ نبیڑے: نمٹائے۔

تَـرْجُمَة: اس مقدمہ کو نمٹانے کے لئے منصف ایسا ہونا چاہیئے جو شریعت سے ما

حقہ واقف ہو اور گواہ ایسا ہو کہ جو طریقت سے پوری طرح آشنا ہو اور وکیل وہ ہو جو توحید میں مختار ہو کیونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ مرد عورت سے ہے اور عورت مرد سے ہے۔ اب اس میں قدرت کی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ جس کا دعویٰ ہے کہ ہم تیری شہ رگ سے بھی نزدیک ہیں وہ تو لامکانی ہے نہ دور ہے اور نہ نزدیک ہے۔ نر ناری کا مقدمہ آن پڑا ہے، کون منصف ہے کہ جو اسے نمٹائے؟

ے میں مالک تیرا ناری نوری پیاری کہے ناری میں وارث تیری گل کر وار
ٹنڈاں پُچھ کسے کھوہ گیڑ نہ پُٹھے گیڑے پیا مقدمہ نر ناری دا منصف کون نہ

مُشکل الفاظ: وارو واری: باری باری۔ ٹنڈاں: ٹنڈ کی جمع۔ بدھنا: مٹّی کا برتن جو رہٹ میں کام دیتا ہے۔

تَرجُمَہ: مرد کہے کہ میں تیرا مالک ہوں۔ اے میری پیاری! خوبصورت عورت۔ اور ناری کہے کہ میں تیری وارث ہوں مگر بات اپنی باری آنے پر کہ بدھنوں کا باندھنا کسی سے سیکھو اور تم اُلٹے کنوئیں کو نہ چلاؤ! نر اور ناری کا مقدمہ آن پڑا ہے، کون منصف ہے کہ جو اسے نمٹائے؟

خ اِکو صورت اسما ممتاز پئے نقطے مذکر مؤنث تیجا مخنث صاحب کچہری
ز بن سائیں مولا شاہ کون جن پچھونوں چھیڑے پیا مقدمہ نر ناری دا منصف کون نہ

مُشکل الفاظ: تیجا: تیسرا۔ مخنث: ہجڑے، خُسرے۔

تَرجُمَہ: بظاہر 'ج'، 'ح' اور 'خ' کی ایک ہی صورت و شکل ہے اور اسماء میں ان کو ممتاز کرنے والے نقطے ہیں۔ ایک مذکر ہے اور دوسرا مؤنث ہے اور تیسرا مخنث ہے جس کی وجہ سے صاحب کچہری میں پیشی بھگتتا ہے۔ اے سائیں مولا شاہ اگر کوئی عمل اور منتر نہ آتا ہو تو پھر جن کو ہرگز نہیں چھیڑنا چاہیئے۔

اسوار انیلی والیا موڑ واگاں ساڈے وَل وے

کمینی نہ توں جٹ وے دَس کیوں دل پا لیا وَٹ
رُس پیوں اوہ کیہ گل وے موڑ واگاں ساڈے وَل

مُشکل الفاظ: وَل: طرف۔واگاں: واگ کی جمع، باگیں۔کمینی: ادنیٰ۔

تَـرْجُمَة: اے نیلی گھوڑی والے سوار! تو میری طرف اس کی باگ موڑ لے۔ میں کمینی ادنیٰ ذات کی ہوں اور نہ تو ہی مرزا جاٹ ہے۔ پھر تو بتا کہ تو نے اپنے من کو میری جانب سے ٹیڑھا کیوں کر لیا ہے جس بات پر تو مجھ سے ناراض ہو گیا ہے۔ وہ بات کیا ہے؟ موڑ لے تو باگیں میری طرف موڑ لے۔

یاری کر گیوں ٹھگیاں بُھل گیاں مسیتی
بیٹھواں راوی مَل وے موڑ واگاں ساڈے وَل

مُشکل الفاظ: ٹھگیاں: ٹھگی کی جمع، فریب، دھوکا۔لگیاں: دل لگی، محبت۔مسیتی: مسیت، مسجد۔مَل وے: بیٹھ گیا۔

تَـرْجُمَة: تو مجھے سے یاری لگا کے فریب کر گیا ہے اور تجھے وہ وقت بھول گیا ہے جب میری اور تیری مسجد میں محبت ہوئی تھی اور اب تو نے دریائے راوی پر قبضہ جما لیا ہے۔ موڑ لے تو باگیں میری طرف موڑ لے۔

باد دا توں سردار وے میں کھیوے دی مختار
سیال توں ذات کھرل وے موڑ واگاں ساڈے وَل

مُشکل الفاظ: کھیوے: صاحباں کے گاؤں کا نام۔

تَـرْجُمَة: ارے تو دانا آباد گاؤں کا سردار (چودھری) ہے اور میں کھیوا گاؤں کی خود مختار (چودھرانی) ہوں۔ صاحباں کی ذات سیال ہے اور تیری ذات کھرل ہے۔ موڑ لے تو باگیں میری طرف موڑ لے۔

قاصد تیرے وَل گھلدی خبر کیہ کس پرسوں کل

خط سندیسا گھل وے موڑ واگاں ساڈے ول

مُشکل الفاظ: قاصد: پیغام رساں۔سندیسا: پیغام۔

تَرجُمَہ: دِل میں تھا کہ میں براہمن قاضی کو تیری طرف بھیجتی مگر مجھے کیا خبر تھی کہ کل اور پرسوں کیا کچھ ہونے والا ہے؟ اب تو ہی مجھے کو خط اور پیغام بھیج دے۔موڑ لے تُو باگیں میری طرف موڑ لے۔

ل میرے وَس رس وے سُن میری اپنی وَس

عشق بہاری پھل وے موڑ واگاں ساڈے وَل

مُشکل الفاظ: وَس رَس: آباد رہنا۔بہاری پھل: موسم بہار کا پھل۔

تَرجُمَہ: تُو آ اور میرے ساتھ خوش ہو اور آباد ہو۔کچھ تو اپنی سنا اور میری بھی سن کہ عشق کی بہار کا پھول ہی سب سے اچھا پھل ہوتا ہے۔موڑ لے تُو باگیں میری طرف موڑ لے۔

ہاڑ سیال بہاراں شکوے چھاں دُھپ قدموں

ٹھنڈے ہوندے جل وے موڑ واگاں ساڈے ول

مُشکل الفاظ: ہاڑ: اساڑھ، سخت گرمی۔سیال: سردی۔تتے: گرم۔جَل: پانی۔

تَرجُمَہ: گرمیوں اور سردیوں کے موسم بدلتے رہتے ہیں اور بہار میں آتی جاتی ہیں۔دھوپ ہو یا چھاؤں اس کا کیا گلہ شکوہ کرنا میں تو سب کچھ اپنے محبوب کے قدموں پر نچھاور کرتی ہوں۔پانیوں کی کیا یہ تو ٹھنڈے اور گرم ہوتے ہی ہیں۔موڑ لے تُو باگیں میری طرف موڑ لے۔

ات وے بیبا توں دن وے تیجا عشق بلا کی جن

پُچھ قاضی توں چل وے موڑ واگاں ساڈے ول

مُشکل الفاظ: بیبا: عزیز من، بھلا مانس، شریف النفس۔بلا کی: بڑا، خطرناک، بلا کا۔

تَرجُمَہ: اے عزیز من! میں رات ہوں اور تُو تو دن ہے۔تیسرا ہم میں عشق کا

خطرناک جن ہے۔ جو ہمیں اور خاص کر مجھے تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے۔تو انصاف پوچھنا چاہتا ہے۔تو پھر چل قاضی سے جا کر پوچھ وہ تجھے انصاف کے باری میں درست بتائے گا۔موڑ لے تُو باگیں میری طرف موڑ لے۔

شاہ دے بھر دے ہالے دنیا عُقبیٰ وقت سَ
پا نہ کر دِل چُھل وے موڑ واگاں ساڈے ول

مُشکل الفاظ:ہالے:جھولی۔

تَـرجُمَة: تو سائیں مولا شاہ کی جھولی ابھی بھر دے اور دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانیاں کر دے۔اے یار! تو یاری لگا کے اب دھوکا اور فریب مت کر۔موڑ لے تُو باگیں میری طرف موڑ لے۔

6

عُقبیٰ دے کاج سوار یا نوشہ گنج بخشؒ
مُریداں دا کریو پار یا نوشہ گنج بخشؒ
جھناواں ڈیرا تیرا ہر گھر دے وِچ پھیرا
سلیمان کے مختار یا نوشہ گنج بخشؒ

مُشکل الفاظ:مُریداں:مُرید کی جمع، پیروکار۔شاہ: سلیمان : شاہ سلیمان نوری، حضرت نوشہ گنج بخشؒ،اِن کے دستِ بیعت ہیں۔

تَـرجُمَة: اے میرے پیرومُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار! دنیا و آخرت میں میرے کام سنوار دیں۔اپنے مُریدوں کا بیڑا پار کر دیں۔اے میرے پیرومُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار! دریائے چناب کے پار آپ کا ڈیرا ہے اور ہر گھر میں آتے جاتے ہیں اور شاہ سلیمان کے آپ ہی مختار ہیں۔اے میرے پیرومُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

عشق جہانے دہایا ہے کہ رہندا چُھپا چُھپایا

بھیت کرو اظہار یا نوشہ گنج بخشؒ

مُشکل الفاظ: مخفی: چھپی ہوئی بات۔ بھیت: بھید، راز، خفیہ بات۔

تَرجُمَہ: تیرے عشق نے سارے جہان کو تسخیر کر رکھا ہے اور بھلا یہ کیسے چھپا رہ سکتا ہے۔ آپ اپنا چھپا ہوا بھید ظاہر کر دیں۔ اے میرے پیر و مُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

دَر تیرے تے آیا ہے اوہنوں کوہڑا رنگ چڑھایا
فیض تیرا دربار یا نوشہ گنج بخشؒ

مُشکل الفاظ: دَر: گھر، دروازہ۔ کوہڑا: گہرا۔

تَرجُمَہ: آپ کے دَر پر جو آیا ہے جسے آپ نے گہرے رنگ میں رنگ دیا ہے۔ آپ کا دربار فیض کا چشمہ ہے کہ ساری دنیا یہیں سے فیض حاصل کرتی ہے۔ اے میرے پیر و مُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

آفتاب اَسمانی ہیں وِچ روشن دوہیں جہانی
دور ہووے اندھیار یا نوشہ گنج بخشؒ

مُشکل الفاظ: آفتاب: سورج۔ اَسمان: آسمان۔ دوہیں: دو کی جمع۔ اندھیار: اندھیرا، سیاہی۔

تَرجُمَہ: آپ آسمان پر ولایت کے سورج ہیں اور دونوں جہانوں میں روشن ہیں۔ آپ کے طلوع ہونے سے ساری دنیا کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ اے میرے پیر و مُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

واقف راز الٰہی توں وِچ گھٹ گھٹ نوشہ ماہی
ذات تیری کرتار یا نوشہ گنج بخشؒ

مُشکل الفاظ: رازِ الٰہی: اللہ کا بھید۔ گھٹ گھٹ: گرد و غبار۔ کرتار: مالک، خالق، خدا۔

تَرجُمَہ: آپ اللہ کے بھیدوں سے بخوبی واقف ہیں یا حضرت نوشہ گنج بخشؒ آپ ہی ذرّے ذرّے میں چمکتے ہیں۔ آپ کی ذات ہی سچی مالک ہے۔ اے میرے پیرومُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

اقدس ذات نرالی ہیں توں وا وا عجب خیالی
تیرا بے انت شمار یا نوشہ گنج بخشؒ

مُشکل الفاظ: بے انت: بے حساب، بے شمار۔

تَرجُمَہ: آپ پاک ہیں اور آپ کی ذات سب سے انوکھی ہے اور آپ بہت بڑے عجب خیالی ہیں۔ آپ کا علم لامحدود اور لاانتہا ہے اور اس کا کوئی شمار نہیں ہے۔ اے میرے پیرومُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

مطلق ماہر اضافی توں کون فساد محشر شاہ شافعی
لسلموت والارض تو ہی آشکار یا نوشہ گنج بخشؒ

مُشکل الفاظ: عدم مطلق: نیستی، مرنے کے بعد کا عالم۔ محشر: روز قیامت، یومِ حساب۔ شافعی: شفا دینے والا۔

تَرجُمَہ: آپ عدم مطلق اور عدم اضافی سے بخوبی واقف ہیں اور کون وفساد اور محشر کے روز کے شفاعت کرنے والے ہیں۔ آسمانوں اور زمینوں پر آپ ہی کا نور آشکار ہے۔ اے میرے پیرومُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

ہیں شرح توحید خزانہ پاک رحمان بخت جمال
سلیمان تخی اوّل آخر سچیار یا نوشہ گنج بخشؒ

مُشکل الفاظ: آشیانہ: ٹھکانہ، گھرانہ۔ رحمان: شاہ رحمان بھڑی شریف والے۔ سچیار: نوشہرہ شریف والے یہ دونوں آپ کے خلیفہ ہیں جبکہ بخت جمال حضرت سچیار کے خلیفہ ہیں۔ شاہ سلیمان نوری: نوشہ گنج بخشؒ ان کے دستِ بیعت ہیں۔

تَرجُمَہ: آپ اللہ پاک کے بخت جمال کا آشیانہ ہیں اور شرح توحید کا خزانہ ہیں

اور شاہ رحمان اور بخت جمال کا تعلق اسی گھرانے سے ہے۔ حضرت نوری سخی شاہ سلیمانؒ آپ کے اوّل (مرشد) ہیں اور حضرت محمد سچیارؒ آپ کے خلیفۂ آخر ہیں۔ اے میرے پیرومُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

ساہن پال دیا شیرا مولا شاہ ہے عاشق
ہیں توں بخش خمار یا نوشہ گنج بخش

مُشکل الفاظ: ساہنپال: رنل کا پرانا نام، وہ قصبہ جہاں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا مزار ہے۔ نوشہ: دولھا، سلسلۂ نوشاہی قادری کے پیشوا۔ ساقی: مَے پلانے والا۔ خُمار: نشہ اُترنے کی کیفیت، کیفِ سرور۔

تَرجُمَہ: یا حضرت نوشہ گنج بخش! آپ تو ساہنپال شریف کے ہیں اور یہ مولا شاہ تیرا عاشق ہے۔ آپ میخانۂ توحید کے ساقی ہیں اور مجھے ایک جام بخش دیں۔ اے میرے پیرومُرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ سرکار۔

7

ڈاچی والیا موڑ مُہار وے
نال دیاں سب سیّاں مینوں دے نصیحتاں
بُھلدا تیرا پیار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: سیّاں: سہیلیاں۔ نصیحتاں: نصیحت کی جمع۔

تَرجُمَہ: اے اونٹنی والے (پُنوں)! اپنی مہار موڑ لے۔ میری تمام ہمجولیاں مجھے نصیحتیں دے رہی ہیں کہ تجھے میرا پیار بھول گیا ہے۔ اے اونٹنی والے (پُنوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

کیچ دا مُول نہ جان دی مینوں قسم ہے دین ایمان
واسطہ ربّ غفّار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: کیچ: پُنوں کا شہر، کیچ مکران۔ مول: بالکل، ہرگز، مطلق۔

تَـرْجُمَة: مجھے کیچ شہر کا راستہ بالکل ہی معلوم نہیں ہے اور کچھ جھوٹ نہیں بلکہ مجھے دین اور ایمان کی قسم ہے کہ یہ بالکل سچ ہے۔ تو بخشہار اللہ کا واسطہ مان لے۔ اے اونٹنی والے (پُنّوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

شہر بھمبور نہ سیّاں رستے تھل مارو وے
نہراں نہ باغ بہار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: بھمبور: سسّی کے شہر کا نام۔ تھل: ریگستان، ریگستانی علاقہ۔ نہراں: نہر کی جمع۔

تَـرْجُمَة: میری ہمجولیاں شہر بھمبور میں ہنسی خوشی سے بس رہی ہیں اور ایک میں ہوں جو کہ جو ہلاک کر دینے والے ریگستانی علاقے کے راستے پر چل رہی ہوں۔ یہاں پر نہ تو پانی بھری نہریں ہیں نہ پُر بہار باغ ہیں۔ اے اونٹنی والے (پُنّوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

شاہ میں ہوئی حیرانیاں کھوج کُھریدیاں ویکھ
مطلق نہیں پار کنار وے ڈاچی والیا موڑ مُہار

مُشکل الفاظ: کھوج: تلاش، سُراغ۔ کُھریدیاں: پاؤں کے نشانات۔ کنار: کنارہ۔

تَـرْجُمَة: اے مولا شاہ! میں تو حیرت میں ڈوب چکی ہوں۔ میں اس کی دریافت و تلاش میں اس کی نشانیاں دیکھ دیکھ کر سخت پریشان ہوں کہ عدم مطلق کا نہ کوئی پار ہے اور نہ کوئی کنارہ ہے۔ اے اونٹنی والے (پُنّوں)! اپنی مہار موڑ لے۔

8

لگدے نہ یار پیارے دے تیرے کوڑے نِت دے
میریاں لکیاں اَکھیّاں وے تیرے کوڑے نِت دے

مُشکل الفاظ: نِت: ہمیشہ، روز روز کے۔ کوڑے: جھوٹے۔ لارے: بہانے۔

تَرْجُمَة: اے میرے پیارے دلدار! مجھے تیرے جھوٹے وعدے اچھے نہیں لگتے۔

جب سے تیری میری آنکھیں لڑی ہیں تب سے مجھے اپنے اور پرائے طعنے دے رہے ہیں اور ساری دنیا کو ہمارے پیار کی خبر ہوگئی ہے۔ ارے! تیرے جھوٹے لارے ہیں۔

گیا چیتا تینوں لاکے یاری دیدے محبت ہتھوں لئی جو اُ
لیلیٰ ناز وے اُدھارے وے تیرے کوڑے نِت دے

مُشکل الفاظ: چیتا: یاداشت۔ نیاز: نذر نیاز، چڑھاوا، منّت۔ اُدھارے: اُدھار کی جمع بقرض۔

تَرجُمَہ: تجھ سے یاری لگا کے ساری یاداشت بھول چکی ہے۔ تُو نے جو مجھ سے اُدھار کی محبت لی تھی وہ مجھے واپس کردے۔ لیلیٰ کی نیاز اور اس کے ناز سب اُدھار ہیں۔ ارے! تیرے جھوٹے لارے ہیں۔

پہر اُڈیکاں تینوں منوں نہ وَساراں عدم مطلق تھیں عمر
کالیاں لچکدے تارے وے تیرے کوڑے نِت دے

مُشکل الفاظ: اَٹھے پہر: دن رات۔ اُڈیکاں: اُڈیک کی جمع، انتظار کروں۔ مَن: دِل۔ وساراں: بھولوں۔ وچاراں: وچار کی جمع، سوچ بچار کروں۔

تَرجُمَہ: میں رات دن تیرے انتظار میں ہوں۔ اور کسی پل بھی تجھے اپنے دِل سے بھول نہیں پاتی اور عدم مطلق سے اپنی عمر کو تعبیر کر رہی ہوں۔ سیاہ اندھیری راتیں ہیں اور ستارے چمک رہے ہیں۔ ارے! تیرے جھوٹے لارے ہیں۔

چ یاد تیری تینوں کیدی یاد وے کون حاکم کیہ خبرے اونا شرع فریا
اُتّے جو وَل عرض کنارے وے تیرے کوڑے نِت دے

مُشکل الفاظ: السماء: آسمان۔ کیدی: کس کی۔ وَل: طرف۔

تَرجُمَہ: میرے دِل میں تو تیری یاد ہے اور تیرے دل میں کس کی یاد ہے؟ کون تیرے دل پر حکمرانی کر رہا ہے اور کون فریاد کناں ہے؟ کون ہے جس کی فریاد کی دھوم

مُشکل الفاظ: ساتھوں: ہم سے، مجھ سے۔ گوہڑا: گہرا، پکّا۔

تَـرْجُمَة: مجھ سے زیادہ تیرا کون سا پیارا دِلدار ہے؟ کہ جس سے تجھے اس قدر گہرا پیار ہے۔ اب تو مجھ سے کنارہ کشی کر کے دریائے راوی کے کنارے ڈیرے جمائے بیٹھا ہے۔ تُو ہماری طرف باگیں موڑ لے۔

10

ہووے عشق سپاہیا سُن مانڈی گفتار جیا لا یاری نہ گھاٹے والا کر توں وَنج
عشق پیار محبت ہٹیئے نہ نِت کریئے یار ملے تے وادھا گھاٹا نظر اوسدی
رکھے تے چاکر پکّا ایہہ وہار جیا سُن مانڈی گفتار

مُشکل الفاظ: ونج: بیوپار، کاروبار۔ مانڈی: میری۔ وہار: برتاو، سلوک۔ جیا: دِل۔

تَـرْجُـمَة: عقل کہتی ہے کہ اے عشق کے سپاہی! میری بات سن۔ تُو یاری لگا مگر گھاٹے کا کاروبار نہ کر۔ عشق کہتا ہے کہ پیار محبت کرنے سے کبھی باز نہیں آنا چاہیئے۔ اگر یار ملے تو سارا نفع نقصان اس کی نظر گزارنا چاہیئے۔ اے دل! اگر یار رکھے تو بس اس کا نوکر ہی رہنا چاہیے اور یہ بڑا پختہ برتاؤ ہے۔ اے میرے دل! تو میری بات سن۔

عشق پیار ہٹے نہ نِت کریئے یار ملے تے وادا گھاٹا نذر اُوس دی
رکھے تے چاکر رہیئے پکّا ایہہ وہار جیا سُن مانڈی گفتار

مُشکل الفاظ: ہٹے: باز آئے۔ وا: واگزار۔ نذر: نذرانہ پیش کرنا۔

تَـرْجُـمَة: عشق کہتا ہے کہ پیار کرنے سے باز نہ آئیں بلکہ ہمیشہ مسلسل کرتے رہیں اگر یار مل جائے تو واگزار سے کام لیں شکوہ، شکایت نہ کریں اور اگر وہ مستقل ملازم رکھے تو فوراً ہاں کر لیں کیونکہ مقام عشق کا یہی کام ہے۔ اے میرے دل! تو میری بات سن۔

ں چھڈ شہوت کوچہ تیرتھ مکّے جایئے ربّ رسولؐ صاحب توں کیتے اوگن سب

حب دی حکم عدولی نہ ہووے گنہگار جیا سُن ماڈی گفتار

مُشکل الفاظ: شہوت: نفسیانی خواہش، جماع کی خواہش۔ تیرتھ: ہندوؤں کا مقدس مندر۔ اوگن: گناہ۔ حکم عدولی: نافرمانی۔

تَرجُمَہ: عقل کہتی ہے کہ شہوت کا کوچہ چھوڑ کر تیرتھ اور مکّے جانا چاہئے اور جو کچھ بھی گناہ کئے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بخشوانے چاہئیں۔ اے دل! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی نہ ہونی چاہیئے کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اے میرے دل! تو میری بات سن۔

کھے جا تیرتھ مکّے کیہ دینا کیہ لینا جی چڑھدی طرف نہ پانی وَگدا نیویں پاسے

ع توحید کون ہے پاپ پُن اصرار جیا سُن ماڈی گفتار

مُشکل الفاظ: نیویں: نچلی، نیچے۔ پاپ: گناہ۔ پُن: نیکی، ثواب، بھلائی۔ اصرار: تاکید۔

تَرجُمَہ: عشق کہتا ہے کہ تم نے تیرتھ اور مکّہ میں جا کر وہاں کیا دینا اور لینا ہے؟ پانی ہمیشہ اُلٹا نہیں بہتا اور ہمیشہ نچلی جگہ پر آتا ہے اور اس طرف بہتا ہے۔ اے میرے دل! توحید کی شریعت کے بغیر بھلا کیا گناہ اور ثواب ہے؟ اے میرے دل! تو میری بات سن۔

کہے کم اوہو کریئے جس گلّے ربّ راضی جی غیر شرع دے سُنکے کلمے دھوڑی لا ہووے تَ

توبہ استغفار جیا سُن ماڈی گفتار

مُشکل الفاظ: دھوڑی: چمڑی، کھال۔

تَرجُمَہ: عقل کہتی ہے کہ کام وہی کرنا چاہیے کہ جس کے کرنے سے اللہ بھی راضی ہو کیونکہ غیر شرع کے کلمے سن کر قاضی ان کی چمڑی ادھیڑ ڈالتا ہے۔ اے دل! تُو بس توبہ استغفار کر۔ اے میرے دل! تو میری بات سن۔

شق شرع تے توبہ کیہ ربّ دی لگدی جی عشق ربّ ربّ عشق نسبت پانی اَگ

قاضی نہیں چمیار جیا سُن مانڈی گفتار

مُشکل الفاظ: چمیار: چمار، چمڑے کا کام کرنے والا، موچی۔

تَرجُمَہ: عشق کہتا ہے کہ توبہ اور شریعت بھلا اللہ تعالیٰ کی کیا لگتی ہے؟ عشق تو ربّ ربّ ہے اور بھلا پانی کو آگ سے کیا نسبت ہے؟ اے دل! قاضی کوئی نیچ جاتی (ذات) نہیں ہے۔ اے میرے دل! تو میری بات سن۔

لہے بن میرے جگ وچ کسے نوں علم پچھان میں اجسام توں عارضی تیرا میرا ہار نہیں

بر چھ میں توں وِچ پُھل بہار جیا سُن مانڈی گفتار

مُشکل الفاظ: ہان: ہم عمر، ہمجولی، برابر کا، ہم عصر۔ بر چھ: درخت۔ پُھل: پھول۔

تَرجُمَہ: عقل کہتی ہے کہ میرے بغیر کسی کو بھی دنیا میں علم کی پہچان نہیں ہے۔ میرا جسم ہے اور تو عارضی ہے اور میری تیری کوئی برابری اور جوڑ نہیں ہے۔ میں تو سدا بہار درخت ہوں اور اے دل! تو بہار کا پھول ہے۔ اے میرے دل! تو میری بات سن۔

ق گل مولا شاہ نہ مُکدی کون مکاوے جی عشق کہے بن اَکھیاں کناں عقل کیہ علم پڑ

عاشق نال نقد ہے چنگا نہ چنگا قول اُدھار سُن مانڈی گفتار جیا

مُشکل الفاظ: قول: بات، سخن، قول قرار۔ مُکدی: ختم ہوتی۔ کناں: کن کی جمع، کان۔

تَرجُمَہ: اے مولا شاہ! عقل اور عشق کی یہ بات ختم نہیں ہوتی۔ کون ختم کرائے؟ عشق کہتا ہے کہ بغیر آنکھوں اور کانوں کے عقل بھلا کون سا علم پڑھا سکتی ہے؟ معشوق اور عاشق آپس میں نقد و نقدی لین دین کریں تو اچھا ہے مگر اُدھار کرنا اے

دل! اچھا نہیں ہے۔ اے میرے دل! تو میری بات سن۔

11

وَس جھنگ سیالیں یار! تخت ہزارے نہ جا رُس کے

بابل دا چار لیا نویں دنیا دے بہانے چاک سہ
توں سردار وے تخت ہزارے نہ جا رُس

مُشکل الفاظ: وَس: رہ، آباد ہو۔ منگو: مویشیوں کا ریوڑ۔ بابل: باپ۔ چاک: چرواہا، نوکر۔ تخت ہزارے: تخت ہزارہ، جہاں کانجھا رہنے والا تھا۔

تَرجُمَہ: اے میرے دلدار! تو جھنگ سیال میں ہی آباد رہ اور مجھ سے رُوٹھ کر تخت ہزارے میں مت جا اور یہیں رہ کہ میرے باپ کے مویشیوں کا ریوڑ چرا۔ تو دنیا کی نظروں میں ہمارا چرواہا (نوکر) ہے مگر درحقیقت تو ہمارا سردار ہے اور دیکھ! تخت ہزارے ہم سے رُوٹھ کر نہ جا۔

جٹی نال یاری لا کے عیسیٰ دے وانگر مُردے جوا
چڑھ پھانسی دار تخت ہزارے نہ جا رُس

مُشکل الفاظ: جوا کے: زندہ کر کے۔

تَرجُمَہ: تو ہیر جٹی کے ساتھ یاری لگا کے اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح مُردوں کو زندہ کر کے سولی پر نہ چڑھ (یعنی تو نے مجھے نئی زندگی بخشی ہے گویا مُردہ کو زندہ کیا ہے) اور دیکھ! تخت ہزارے ہم سے رُوٹھ کر نہ جا۔

کون عشق فسادی جڑھ وے ہَٹ بیبا میری وینی نہ پھڑ
جانی سنسار تخت ہزارے نہ جا رُس

مُشکل الفاظ: کُن: ہو جا۔ کون: کون و مکان، کائنات، دنیا۔ وینی: کلائی۔ ویری: دشمنی، سنسار: دنیا۔

تَرجُمَہ: یہ عشق کائنات میں فساد کی جڑ ہے۔ اے عزیزِ من! سُن پرے ہو جا میری کلائی مت پکڑ۔ کہ یہ ساری دنیا پیار کی جانی دشمن ہے اور دیکھ! تخت ہزارے ہم سے رُوٹھ کر نہ جا۔

نَــا اَنْتَــا اَنْتَــا تھوں پیار کرائے مِتّا میں جٹّی توں جٹ
ہزارے نہ جا رُس کے تخت ہزارے نہ جا رُس

مُشکل الفاظ: اَنا: میں۔ اَنْتَا: تُو۔ مِتّا: پوجا، پرستش۔ گوار: جاہل، اَن پڑھ، گنوار۔

تَرجُمَہ: جو سچا پیار ہوتا ہے وہ میں اور تُو سے ماورا ہوتا ہے اور وہ محبوب کی پرستش کراتا ہے۔ میں جٹّی ہوں اور تُو جاٹ گنوار ہے۔ دیکھ! تخت ہزارے رُوٹھ کر مت جا۔ اور دیکھ! تخت ہزارے ہم سے رُوٹھ کر نہ جا۔

کر مُنصف ہو میری چاک منگو توں میں چاکر
اِک نہ ہیر ہزار تخت ہزارے نہ جا رُس

مُشکل الفاظ: عدالت: کچہری، انصاف، عدل۔

تَرجُمَہ: تُو مُنصف بن کر میرا انصاف کر۔ تُو ریوڑ کا چرواہا ہے اور میں تیری نوکر ہوں۔ رانجھا تو ایک بھی نہیں ملتا مگر ہیریں ہزاروں مل جاتی ہیں اور دیکھ! تخت ہزارے ہم سے رُوٹھ کر نہ جا۔

انجھا ہوندی ہوندوں ہیر تو جانی انصاف ہوندا تد پیڑ
میان خفگی تلوار تخت ہزارے نہ جا رُس

مُشکل الفاظ: خفگی: خفا ہونا۔ جانی: اے میری جان۔ میان: نیام۔ پیڑ: درد، تکلیف۔

تَرجُمَہ: اے میری جان! کاش میں رانجھا ہوتی اور تُو ہیر ہوتا۔ تب میرے ساتھ ضرور انصاف ہوتا اور تجھے پتا چلتا کہ بیگانہ درد کیا چیز ہوتی ہے گویا یہ درد کی تلوار کی ناراضگی ہے اور اسے تُو نیام میں کر لے، برداشت کر لے اور دیکھ! تخت ہزارے ہم

تَرجُمَہ: اے میرے دلدار! آج اتوار ہے اور یہ چھٹی کا دن ہے۔ اے عزیز من! تو آج جی بھر کے موج بہار کر لے اور یہ جو مجھے جنت کی آس اور دوزخ کا ڈر لگا رہتا ہے اسے مٹا دے۔ تو نوکری کے لئے مت جا۔

سب گھڑیاں رَل مِل کٹ متّرا وے گھت کے جدائیاں نہ لا تازہ پھٹ متّ
حُسن تھوں ساڈا نیونہہ وَٹا جا وے توں چاکری نہ

مُشکل الفاظ: سوموار: پیر کا دن۔ متّرا: دوست، اے ساجن۔ گھت کے: ڈال کے۔ پھٹ: زخم۔ تھوں: تھیں سے۔ نیونہہ: محبت، عشق، پیار، دل لگانا۔

تَرجُمَہ: اے میرے ساجن تو یہ دُکھ سکھ کی سب گھڑیاں مل جل کے کاٹ! اور دیکھ ہم میں جدائی ڈال کے یونہی ایک تازہ زخم مت لگا اور تو ایسا کر کہ اپنے حسن سے ہمارے پیار کا تبادلہ کر لے۔ تو نوکری کے لئے مت جا۔

نت دیہاڑا کر دی خلق وچاراں وے صدقے تیرے سر توں بیبا بکرے وارا
پنڈت توں گھڑی شُبھ پچھ پچھا جا وے توں چاکری نہ

مُشکل الفاظ: دیہاڑا: دن۔ خلق: مخلوق، دنیا۔ وچاراں: وچار، سوچ بچار، غور و فکر۔ پنڈت: ہندوؤں کا عالم۔ گھڑی شُبھ: مبارک وقت، اچھا سماں، مبارک گھڑی۔

تَرجُمَہ: منگل کو لوگ سخت دن سمجھتے ہیں اور تمام مخلوق اسی سوچ بچار سے متفق ہے اور میں اسی لئے تیرے سر سے صدقے کے طور پر بکرے وارتی ہوں تو خود ہی کسی پنڈت سے مبارک گھڑی کے بارے میں پوچھ کر بتا جا۔ تو نوکری کے لئے مت جا۔

کر بُدھ سانوں نہ جا چھڈ کے وے الف لام میم قلعہ کر فتح جھنڈے رن گڈ
خلق وچ باغ اک کھوہ لوا جا وے توں چاکری نہ

مُشکل الفاظ: بُدھوار: بُدھ کا دن۔ بُدھ: عقل۔ الف لام میم: سورۃ بقر کا آغاز انہی حروف سے ہوتا ہے۔ یہ حروف مقطعات ہیں اور ان کے معنی سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ علمائے دین کے نزدیک الف سے مراد اللہ، لام سے جبرائیلؑ اور میم

سے مراد محمد ﷺ ہیں۔ رَن: میدان، میدانِ جنگ۔ عدم مطلق: قطعی عدم، انسانی وجود سے پہلے کا عالم۔

تَرْجُمَہ: آج بدھ وار ہے عقل کر، اِس دن تو ہمیں چھوڑ کر مت جا کہ آج تو عرفان ومعرفت کے کسی قلعے کو فتح کر لیا۔ جا سکتا ہے اور میدان میں جھنڈے گاڑے جا سکتے ہیں اور تو عدم مطلق میں ایک کنواں اور ایک باغ لگوا جاؤ۔ تو نوکری کے لئے مت جا۔

ت سو سو منّاں مناواں وے جے نہ چاکری جاویں تے تیل مسیتے پاوا
نہ آوے جس کل جاویں اَج سینے لاجا وے توں چاکری نہ

مُشکل الفاظ: منّاں: منت، چڑھاوا، نذر نیاز۔ مناواں: مانوں۔

تَرْجُمَہ: آج جمعرات ہے اور میں سوسو (100) منّتیں مانتی ہوں کہ اگر تو نوکری کے لئے نہ جائے تو میں مسجد میں تیل ڈالوں گی وہ کل کبھی نہ آئے کہ جس کل تو جائے۔ آج مجھے سینے سے لگا جا۔ تو نوکری کے لئے جموں مت جا۔

ر جمعہ جیکر کرم کماوے وے مولا شاہ چاکری دا تینوں چیتا بُھل جاوے
دلیر دے موتی نویں پوا جا وے توں چاکری نہ

مُشکل الفاظ: شُکر وار: جمعۃ المبارک۔ ولیر: نتھلی، ناک کا زیور جو عورتیں پہنتی ہیں۔

تَرْجُمَہ: اور آج جمعہ ہے اور اگر جمعہ کا مبارک دن کرم کمائے تو اے کاش مولا شاہ! جمعہ نوکری کی یاد ہی بھول جائے۔ تو میری نتھلی کے نئے موتی ڈلوا جا۔ تو نوکری کے لئے مت جا۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

سوانح سائیں مولا شاہ بیٹھوی

نام ونسب

آپ کا اصلی نام مولا بخش تھا اور فقیری باناپہن کر سائیں مولا شاہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ قصہ ''سسّی'' میں فرماتے ہیں۔

گداگر فقیر دا القب شاہ، لقب غنی امیر دا خان ہے جی

پیدائش

آپ مجیٹھ ضلع اَمرتسر میں پیدا ہوئے، اور گورداسپور کے قصبہ کٹڑہ بھگیاں میں پرورش پائی، اور جوانی کا کچھ دور امرتسر کے قصبہ کٹڑہ گھنیاں میں گزارا۔ راوی کا کہنا ہے کہ اُن دنوں مذکورہ قصبہ کو وہی شہرت حاصل تھی، جو لاہور میں شاہی محلے کو۔

پیدائش مجیٹھہ وچ دھرمکوٹ پرورش پائی
اب اَمرتسر مولا سلام یارو
اَمرتسر گھنیاندے وچ کٹڑے لکھی بیٹھ کے
بشنو بھاگ یارو
تبڑ تبڑی وچ تبڑ کتاب لکھی شعر لال سنگ
ہیرے یاقوت ہویا

تاریخ پیدائش

مولا بخش کشتہ اپنی کتاب ''پنجابی شاعراں دا تذکرہ'' میں فرماتے ہیں کہ آپ 1876ء میں پیدا ہوئے۔ باقی جملہ مصنفین نے اسی بنیاد پر آپ کی تاریخ پیدائش یہی لکھی ہے۔ آپ کی جائے پیدائش مجیٹھہ بتائی جاتی ہے۔ جس کی تصدیق شاعر کے ہاں بھی ملتی ہے۔

ڈاکٹر شہباز ملک اپنی کتاب ''پنجابی کتابیات'' میں فرماتے ہیں کہ آپ کی کتاب ''کافیاں'' 1876ء میں شائع ہوئی تھی۔ اور پروفیسر ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی

روزنامہ ''اِمروز'' مورخہ 26-06-1989 میں فرماتے ہیں کہ اِن کی کتاب ''زہرۂ مشتری'' میں دیئے گئے واقعات پڑھ کر یوں لگتا ہے کہ آپ 1857ء کو سنِ شعور کو پہنچ چکے تھے۔

یہ بات میرے دادا حضرت میاں محمد اسمٰعیل منظر بھی فرمایا کرتے تھے کہ وفات کے وقت آپ کی عمر سو (100) سال سے زائد تھی۔ جن لوگوں نے اُنہیں آخری ایام میں دیکھا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے آپ کی بھوئیں ڈھلک چکی تھیں۔ چنانچہ ''پنجابی شاعراں دا تذکرہ'' اور مابعد شائع ہونے والی کتابوں میں درج آپ کا سن پیدائش غلط ہے اور میرے نزدیک صحیح سن پیدائش 1836ء (بول حیدری) ہے ماقبل کتب میں یہ اندراج محض خطاطی کی غلطی ہے۔

مَست واَلست

آپ کچھ عرصہ مَست (مجذوب) بھی رہے اور دنیا دار بھی۔ اپنی مستی کے متعلق آپ نے اپنے شجرہ طریقت میں یوں فرمایا ہے کہ:

کاغذ قلم پھڑی وچ دَست
تھاپی لاون جس دی پُشت
کسے میدان نہ آوے ہار
ربّ رسولؐ ست کور پچیار

اور اَلست (دنیا دار) کے حوالے سے آپ نے دو شادیاں کرائیں۔ پہلے ''چراغ بی بی'' سے، جن میں سے خدا بخشؒ پیدا ہوئے، اور اُن کی وفات کے بعد چراغ بی بی کی بڑی بہن (بیوہ) ''مائی برکتے'' سے نکاح کیا۔ اِن میں سے تین بیٹے ہوئے۔

قبیلہ و ذات

شاعر نے اپنے کلام میں جا بجا یہ ذکر کیا ہے کہ آپ کے والد کا نام کریم بخشؒ،

بھائی کا نام سلطان محمدؒ، بیٹوں کے نام محمد الدینؒ، اللہ بخشؒ، خدا بخشؒ اور سائیں حیدر شاہؒ تھا۔ جبکہ بھتیجوں کے نام نور شاہ، فضل شاہ اور رباؤ۔ پانچ پوتے بھی گنوائے ہیں۔ جن کے نام غلط خطاطی کی نظر ہو گئے۔

خدا بخشؒ، محمد دینؒ، غلام حیدر، اللہ بخش حقیقی
بھائی چار ہے جی
ایہہ چار ے بیٹے مولا شاہ دے ربّ رسولؐ
دا کرم بسیار ہے جی
(ہیر)

خادم اولاد اصلی پُت اولاد نسلی پنج پوتے
تیرتے چار پسر سائیں
میاں خدا بخش، میاں محمد دین، حیدر شاہ
قلندری پسر سائیں
سلیمان، اسماعیل، طالب علی، بشیر، شریف،
نگہبان عبدالقادر سائیں
سلطان محمد حقیقی برادر مولا شاہ۔ تن پُتر بابو نور
شاہ سائیں
خمر خمار نوش فضل شاہ تیجا۔ آرسی نگینے جڑاؤ بقا
سائیں
(آرسی نامہ)

والدِ محترم

پرورش دھرمکوٹ بھگیاں مجیٹھہ
والد جناب کریم بخش ممتاز ہے جی
(ہیر)

ذات گوت

ذات کے حوالے سے آپ نے خود واضح نہیں ہونے دیا۔ اس میں پہلی بات تو یہ سامنے آتی ہے کہ آپ قصابوں کو ایک الگ قوم (ذات) منوانے میں بڑے کوشاں نظر آتے ہیں اور بڑے فخریہ انداز میں خود کو اس سے منسلک دکھاتے ہیں۔ حالانکہ قصاب نہ ذات ہے اور نہ قوم، بلکہ محض ایک پیشہ ہے اور دادا حضور سمیت کئی دوسرے لوگوں نے تصدیق کی ہے کہ آپ کا اس پیشہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ یہاں تک کہ مولا بخش کشتہ کے ہاں بھی اس بات کی تصدیق ملتی ہے کے علاوہ اس ''تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند'' میں بھی تصدیق ملتی ہے۔ کہ آپ آجڑی تھے، لیکن تذکرہ نگاران کے کلام کا حوالہ دے کر انہیں قصاب گردانتے ہیں جبکہ حضرت صاحب ذات کے حوالہ سے اس طرح بھی رقم طراز ہوتے ہیں۔

آسن بھورا سسر تے مولا شاہ ہزبر
فقیر کوئی آکھے کوئی جاٹ دلبر
قوم ذات فقیر خدا کوئی نہ
سیّد جٹ نہ کھتری سراج سائیں
فقیر غلام سیّد قوم مولا شاہی
بُت روح سجدہ سجود سائیں

بہر حال ذات کے حوالہ سے میرے دادا حضرت میاں محمد اسمٰعیل منظرؒ فرمایا کرتے تھے کہ جموں کے ہندو راجپوت راجا کے ساتھ ہمارا تعلق ہے۔ ان کی مشہور گوتیں (بندرا اور جندرا) ہیں۔ جن میں سے ہمارا تعلق ''جندرا (جندران)'' گوت سے ہے اور جندرا (جندو) سیالکوٹ والے راجا سُل کا بھائی تھا۔ اس کی وضاحت بابا پٹھاں شاہؒ (سائیں شاہؒ صاحب آپ کے مُریدانِ خاص) اس طرح کرتے ہیں کہ۔

سُل راجپوت خاندانی تاج پوش بادشاہ تھا۔ جندو کے دولڑکے کالورام اور جے رام تھے (اس خاندان کا پہلا مسلمان ہے جس نے سیالکوٹ میں جے رام مسجد بنوائی تھی)۔ پیر مراد یہ سُل اور جندو کا بھانجا تھا۔ اُس کی ماں کا نام مائی راستی تھا۔ اُس کی پیدائش کا واقعہ یوں ہے:

''گوالنیں دودھ سُل کے پاس لے جایا کرتی تھیں۔ پیر مکّی نے ان سے دودھ مانگا۔ انکار پر آپ نے دودھ میں اُنگلی ڈالنے کی اجازت چاہی۔ ایک مٹکے میں اُنگلی ڈالی تو سب مٹکوں کا دودھ پی گئے۔ سُل کے پاس شکایت پہنچی تو اُس نے آپ کی اُنگلی کٹوا دی۔ آپ نے گلاب کا پھول کٹی ہوئی انگلی پر لگایا۔ خون سے بھگویا اور تالاب میں پھینک دیا۔ تالاب پر صبح صبح مائی راستی و دیگر مستورات غسل کے لئے آیا کرتی تھیں۔ خوشبو کی مہک سے راستی نے خادماؤں کو حکم دیا کہ پھول پکڑ کر لاؤ۔ ہر کسی نے پکڑا، سونگھا۔ اس پھول کے سونگھنے سے مائی راستی کے شکم میں پیر مراد یہ سمایا۔ پیدائش سے قبل مائی راستی کو اشارہ ہوا کہ پہلے کلمہ پڑھو، پھر پیدا ہوں گا۔ یوں مائی راستی مسلمان ہوگئی''۔

راوی کا کہنا ہے کہ اس گوت کے مشہور نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے پہلے وزیراعظم جناب لیاقت علیخان کو شہید کرنے والا شخص جندرا تھا۔ دورغ بر گردن راوی۔

اور مجھے میرے بزرگوں سے ملنے والا شجرہ نسب کچھ یوں ہے (صفحہ نمبر 338 پر ملاحظہ فرمائیں)۔

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

اولاد کا میاں کہلوانا

ہمارے ہاں مشہور ہے کہ راجپوت 'میاں' نہیں کہلواتے۔ حالانکہ شوالک کے پہاڑوں پر بسنے والے سارے راجپوت لوگ راجاؤں کے شاہی خاندان کے 'میاں' کہلواتے ہیں۔

کشمیر کے باسی چاہے اُن کا تعلق کسی بھی ذات سے کیوں نہ ہو، وہ اپنے نام کے ساتھ میاں لکھتے ہیں۔ لیکن یہاں دونوں صورتوں سے ہٹ کر بات یہ ہے (جیسا کہ پہلے بات ہو چکی ہے) کہ شاعر فرماتے ہیں۔

فقیر غلام سیّد قوم مولا شاہی
بُت روح سجدہ سجود سائیں

حضرت صاحب نے یہ شعر اُس وقت کہا تھا۔ جب لوگوں نے آپ کو سیّد صاحب کہنا شروع کر دیا تھا۔ تو پھر آپ نے شاہ کی بجائے میاں صاحب کہلوانا پسند کیا اور اولاد کو بھی میاں کہلوانے کا حکم دیا۔ میاں صاحب کے لغوی معنی پیر و مُرشد کے ہیں۔

بیعت

آپ حضرت غلام محی الدینؒ کے اکلوتے مرید ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ آپ جب سے مرید ہوئے ہیں، آپ اپنے مرشد کے پاس نہیں گئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ 'جب سپاہی کا بیٹا تھانیدار ہو جائے تو بیٹے کے آنے سے باپ کو تکلف کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں وہاں نہیں جاتا'۔ آپ کے دادا مُرشد باوا جی عبدالغفور اور پردادا مُرشد غلام مصطفیٰ ہیں۔ جبکہ باوا جی عبدالغفور، خواجہ بخت جمالؒ جھنگی شریف والے کے مُرید اور اولاد ہیں۔ جبکہ غلام محی الدین اِن کے پوتے

ہیں۔اس طرح یہ طریقت کا سلسلہ حضرت سچیارؒ سے ہوتا ہوا حضرت نوشہ تک پہنچتا ہے۔ جو نوشاہی سلسلہ کے پیشوا ہیں۔

چلّہ کشی

مولاشاہؒ نے تین چلے کاٹے۔

تن وار مولاشاہ نفس تے ظلم کینا
چلّہ کٹ قبر کھاتا بھورا ربّ ـــ

مولوی غلام محی الدین سے 'الف ب' پڑھ رہے تھے (اُس وقت آپ کٹھرہ بگھیاں، اَمرتسر میں آ چکے تھے)، تو پندرہ، بیس سال آپ نے مجذوبی میں گزار دیئے۔ انہوں نے سات رومانی قصے جن میں ''بشنو بگا مل''، ''سسّی پُنّوں''، ''مرزا صاحباں''، اور ''ہیر رانجھا'' تصنیف کئے اور بے شمار کافیاں اور سی حرفیاں بھی لکھیں۔ اُنہوں نے سب سے پہلے قصہ ''سسّی پُنّوں'' لکھا۔ پہلے آپ نے تین چلّے کئے۔ سسّی کا قصہ لکھنے سے پہلے آپ نے اپنی چھاتی کے برابر ایک گڑھا کھدوایا، جو کہ قبر کی مانند تھا۔ اس میں بیٹھ کر آپ چلّہ کرتے اور آپ کو اس دوران دیمک بہت ستاتی تھی مگر آپ نے ہمت نہ ہاری۔ سسّی لکھنے کے بعد آپ پر مجذوبی حالت طاری ہوگئی تھی۔

شاعری کے علاوہ آپ پیری مریدی بھی کرتے تھے۔ مولا بخش کشتہ ''پنجابی شاعراں دا تذکرہ'' میں رقم طراز ہیں کہ آپ گھوڑی پر سوار ہو کر گاؤں گاؤں جاتے اور آپ کے مرید اور عقیدت مند آپ کی بڑی خدمت کرتے۔ اس دور میں پنجاب کا کمشنر وار برٹن تھا۔ اُس نے ایک دفعہ آپ کو بلا کر پوچھا کہ آپ کی روزی کا ذریعہ کیا ہے؟ تو آپ نے جو جواب دیا اس کا مطلب کچھ اِس طرح تھا:

پلّے خرچ نہ بنھدے پنچھی تے درویش!
جنہاں تقویٰ ربّ دا تنہاں رزق ہمیش

وار برٹن صاحب نے آپ کے کچھ مریدوں کو بلایا اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی خدمت کرتے ہیں، تو پھر اُسے یقین آ گیا۔ درویشی میں آپ کا مقام بڑا اونچا تھا اور آپ کا شمار اولیائے ہند میں کیا جاتا ہے۔ آپ کو اکثر درباروں اور مزاروں میں بوریا نشینی کی جگہ چارپائی پر بیٹھنے کا حق حاصل تھا۔ پیری مریدی عام تھی اور آپ کے مرید ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے تھے۔ فقیری کے متعلق آپ کا خیال تھا کہ:

کامل مرشداں باجھ نہ بھرم جاندے کرے لکھ خدائے نوں یاد میاں
نکتے علم دے باجھ فقیر ناہیں جیویں رسے دے باجھ کماد میاں

O

مولا شاہ اوہناں دی گور مہکے
جنہاں سچ دیاں بوٹیاں لائیاں نیں!

شاعری اور موسیقی کی لگن

آپ کو شاعری کی لگن بھی بچپن میں ہی لگ گئی تھی۔ آپ بچپن سے ہی ہر چیز اور ہر بات پر غور و فکر کرنے لگے تھے۔ گھنٹوں سوچتے اور متفکر رہتے اور کسی سے فضول بات بالکل نہ کرتے۔ شاعری کے ساتھ ساتھ آپ کو موسیقی سے بھی بڑا لگاؤ تھا۔ آپ سماع کی محفلوں میں اکثر قوالوں کو جب وہ بے سُرے ہونے لگتے تو ٹوک دیا کرتے تھے۔ اس سے اُن کی موسیقی سے واقفیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ آپ جب بھی کبھی خلوت میں ہوتے تو اکثر بیٹھے بیٹھے چٹکیوں اور تالی کے ساتھ گاتے رہتے تھے۔ علاوہ ازیں اِن کے کلام میں جابجا راگوں اور راگنیوں کا ذکر اِن کی اِس علمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حُلیہ اور عادات

آپ اونچے اور لمبے قد کے تھے۔ داڑھی گھنی، مونچھیں بھری بھری اور سر پر لمبی اور ریشمی زلفیں تھیں۔ جسم بھرا ہوا اور چہرہ گول تھا۔ اپنے سر کے بالوں کو مہندی بڑے شوق سے لگاتے تھے۔ آنکھوں میں سُرمہ لگا کر رسول کی سنّت پوری کرتے تھے۔ سر میں جب کبھی جوئیں پڑ جاتیں تو انہیں مارنے نہیں دیتے تھے۔ قیمے والی روٹی، کھیر، دہی کُلچے اور لسّی کے بڑے شوقین تھے۔ مولا بخش کشتہ لکھتے ہیں کہ اُس وقت میرے کتابوں کی دکان بگلی والے چوک (کٹڑہ بگھیاں کی جانب) تھی اور آپ اکثر میرے پاس آتے تھے۔ جب بھی آ کر بیٹھتے تو دہی کُلچہ کھاتے اور اپنے شعر

سناتے پھر چلے جاتے۔ آپ ہاتھ میں عموماً عصاء رکھتے اور کاندھوں پر پٹکا اور سر پر بھورا رکھتے تھے۔ اپنی عمر کے آخری ایام میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ چاشت اور عصر کے وقت آپ سیر کو نکل جاتے تھے۔ اور گھنٹہ گھنٹہ بھر عصاء کی ٹیک لے کر سورج کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ اور اس دوران میں اپنی آنکھ تک نہ جھپکتے تھے۔ حُقہ بہت پیتے تھے۔ آپ کو باغ و پودے لگانے کا بہت شوق تھا۔ جب آپ نے اپنا مستقل ڈیرہ تبڑ شریف میں جمالیا تو وہیں آپ نے اپنے ہاتھوں سے پورے ایکڑ میں باغ لگایا جس میں ہر قسم کے پودے شامل تھے۔ تقسیم مُلک کے وقت اِن کی اولاد کو اِس باغ کے متبادل کڑیال کلاں، ضلع گوجرانوالہ میں باغ الاٹ ہوا۔

تعلیم

جس طرح کہ یہ بتایا جا چکا ہے کہ آپ نے مولوی غلام محی الدین سے 'الف ب' پڑھی اُس وقت آپ کٹڑہ بگھیاں، ضلع اَمرتسر میں آ چکے تھے اور مجذوب ہو گئے تھے۔ آپ کسی سکول کے پڑھے ہوئے نہیں تھے مگر معمولی لکھ پڑھ لیتے تھے۔ گھر میں جب بھی کوئی کلام موزوں کرتے تھے تو اپنے مرید عبدالرحیمؒ فیصل آبادی کو اپنے پاس بٹھا کر لکھواتے تھے۔ رحیم کو آپ کا کاتب ہونے پر بڑا فخر تھا۔ آپ کی ظاہری تعلیم واجبی ہی تھی مگر علم لدّنی سے مستفیض تھے۔

کرامات:

یوں تو آپ کی کرامات عوام و خواص میں بہت ہی مشہور ہیں۔ مگر یہاں پر چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو کہ آپ کے مریدوں میں زیادہ مشہور ہیں۔ جب آپ نے تبڑ شریف میں ڈیرہ جمالیا تو وہاں پر پورے ایکڑ میں ایک باغ لگوایا جس میں ہر قسم کے پودے شامل تھے۔ باغ میں ایک چھوٹی سی ہلٹی بنوائی۔ اور اپنے ایک مرید شیر محمد کو یہ فرض سونپا گیا کہ وہ بیل کی طرح جُت کر پودوں کو پانی دے۔ وہ پورے بارہ سال یہ کام سرانجام دیتا رہا۔ ایک روز آپ اپنی کُٹیا میں سے نکل کر باغ کی

جانب گئے کہ کنوئیں کے کُتّے کی آواز مدہم پڑ گئی تو آپ نے فرمایا۔ ''اوئے بیل! تجھے سانپ ڈس جائے، ٹھیک کیوں نہیں چلتا''۔

شیر محمد نے آواز سنی تو کانپ گیا اور جلدی جلدی چلنے لگ گیا۔ اُس نے ابھی ایک چکر بھی پورا نہیں کیا تھا کہ سچ مچ اُس کی اُنگلی پر سانپ ڈس گیا تو وہ پکار اُٹھا کہ ''یا حضرت لو پھر ڈس گیا ہے''۔ آپ نے فرمایا کہ ''پھر تم میرے پاس آ جاؤ تمہاری جوگ پوری ہوگئی ہے''۔

شیر محمد آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے اُس کی ڈسی ہوئی اُنگلی پر تھوک لگا دی اور شیر محمد کو آپ نے اپنی خلافت عطاء کر دی۔ شیر شاہ کے کئی مرید ہوئے۔ جنہوں نے سلوک کی منازل طے کیں۔ اِن کا مزار شیرو کی ضلع شیخوپورہ میں مرجع خواص و عوام ہے۔

وفات اور مزار

آپ نے 5 ستمبر، 1944ء بمطابق 17 رمضان المبارک 1369ھ، 21 بھادوں 2001 بکرمی بروز منگل وصال پایا۔ (بول حیدری) آپ کے صاحبزادے حضرت سائیں حیدر شاہ بوقت وصال حاضر نہ تھے۔ اس لئے آپ کو اماتاً دفن کیا گیا۔ اور 10 جنوری، 1945ء، بمطابق 25 محرم الحرام، 1364ھ، 27 پوہ، 2001 بکرمی بروز بدھ آپ کے جسدِ خاکی کو دوبارہ نکالا گیا تو آپ کے عزیزوں اور مریدوں نے زیارت کی خواہش کی تو آپ کے سجادہ نشین حیدر شاہ نے فقیر کے لنگ کو ظاہر کرنے سے روک دیا اور کہا کہ اب تو شام ہوگئی ہے۔ صبح سویرے زیارت کرائی جائے گی۔ آپ کے پوتے میاں محمد اسمٰعیلؒ جو بڑے متفکر تھے رات کو سوتے میں بشارت ہوئی کہ اُٹھ میرے ملنگ جو کچھ لوگ مانگ رہے ہیں اُن کو دے اور اپنے چچا کو کہہ کہ مُرغا اپنے ہاتھوں سے ذبح کر کے قوالوں کو دے دے۔ میاں صاحب (حیدر شاہؒ، میاں محمد اسمٰعیل منظرؒ کے چچا تھے) چونکہ، اُٹھے اور اپنے چچا کو

جگایا اور انہوں نے کیا گیا اشارہ بتایا اور وہ بڑے خوش ہوئے۔ اتنی دیر میں صبح ہو گئی اور انہوں نے اپنے ڈربے سے مُرغ نکالا اور اپنے ہاتھوں سے ذبح کیا اور زیارت کا عام اعلان کر دیا۔ جب صندوق کا پٹ کھولا گیا تو آپ کا چہرۂ مبارک پھول کی طرح کھلا ہوا تھا۔ جسم اُسی طرح لُس لُس کرتا تھا اور سر کے بال ایسے نظر آ رہے تھے جیسے تیل لگا کر ابھی ابھی کسی نے کنگھی پھیری ہو اور گلے میں پڑے ہوئے پھولوں کے ہار اُسی طرح مہک رہے تھے۔ تین دن تک زیارت ہوتی رہی اور پھر دوبارہ آپ کو قبر میں اتارا گیا۔ اُن دنوں اِن کے پوتا مرید عالم شاہؒ جنگِ عظیم دوئم کے سلسلہ میں سمندر پار گئے ہوئے تھے۔ انہیں مزار کی تعمیر کے لئے بلایا گیا مگر کچھ فوجی امور حائل ہوئے تو انہیں سائیں مولا شاہؒ نے خواب میں کہا کہ اُٹھو، تیار ہو جاؤ اور صبح جا کر میرا مکان شروع کرو۔ بس ان کا یہ بشارت دینا تھا کہ سب رکاوٹیں دور ہو گئیں اور انہوں نے واپسی کا راہ لیا اور آ کر تبڑ تبڑی میں سائیں صاحبؒ کے لگائے ہوئے باغ میں ان کا مزار شروع کر دیا اور اُن کو دوبارہ جنگ میں جانے کی ضرورت نہ پڑی۔

ایک سِکھ سرائن سنگھ تا حیات مزار کی حفاظت اور مزار پر چراغاں کرتا رہا اور 16 جیٹھ کو عُرس کرواتا رہا۔ آج بھی اس تاریخ کو تبڑ شریف میں عُرس ہوتا ہے۔ اِسی تاریخ کو آپ کے پوتے حضرت میاں محمد اسمٰعیل منظرؒ گڑیال کلاں، ضلع گوجرانوالہ میں آپ کی یاد میں عُرس مناتے رہے۔ آجکل شیخوپورا میں ان کے خلف الرشید جناب پروفیسر میاں مقبول احمد مدّ ظلہ تعالیٰ اِن کا عُرس کرواتے ہیں۔

تبڑ تبڑی سے ہو کر آنے والے جان محمد صاحب کا کہنا ہے کہ آجکل سائیں صاحب انڈیا میں سُدھ شاہؒ کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ وہاں دودھ کا چڑھاوا دیکھ کر داتا صاحبؒ کی سبیل کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

تصنیفات

یوں تو آپ نے چھوٹی چھوٹی بیشمار تصنیفات رقم کیں مگر جو مشہور اور شائع ہو چکی ہیں اُن کے نام کچھ اس طرح ہیں۔ ''سسّی پُنّوں''، ''بُگا مل بشنو''، ''مرزا صاحباں''، ''ہیر رانجھا'' اور ''آرسی نامہ عرف زہرہ مُشتری'' علاوہ ازیں آپ نے بیشمار ''کافیاں''، ''سی حرفیاں'' اور ''بارہ ماہے'' بھی لکھے ہیں اور ''قوالیاں'' بھی تحریر فرمائی ہیں جنہیں قوال آج بھی جب اللہ والوں کی محافل میں سناتے ہیں تو اہلِ عرفان وجد میں آ جاتے ہیں۔ راقم نے آپ کی تصنیفات ''سسّی پُنّوں'' 1980ء میں اور کافیاں ''لٹکیں لٹکیں آ گیا'' 1988ء میں، ''گفت گفتار'' (سی حرفیاں) 1988ء میں، ''پھر گئیاں رُتاں''، ''بارہ ماہے'' 1988ء اور ''بُگا مل بشنو'' 1992ء میں ''سائیں مولا شاہ ویلفیئر سوسائٹی'' کڑیال کلاں، ضلع گوجرانوالہ سے شائع کی ہیں اور آئندہ آپ سائیں مولا شاہؒ کی دوسری تصنیفات ''سسّی پُنّوں'' مطبوعہ 1907ء، ''مرزا صاحباں'' 1907ء، ''بُگا مل بشنو''، 1909ء، ''مرزا صاحباں'' 1911ء اور ''ست گنج آرسی نامہ عرف زہرہ مُشتری'' کو اُردو تراجم کے ساتھ وسیع پیمانے پر شائع کرانے کا عزم کر رکھا ہے۔ تاہم اِن کا قصّہ ''چندر بدن'' جس کا ذکر ڈاکٹر وحید قریشی نے کھوج شمارہ 25 میں کیا ہے اور اِن کا قصّہ روڑا جلالی کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ یہ آپ اپنی زندگی کے آخری ایام میں لکھ رہے تھے۔ اِس کی اطلاع مجھے سائیں صاحب شاہؒ (مرید خاص) نے دی جس کی تصدیق آپ کے دوسرے خدمت گزار مرید چھّاں شاہؒ نے کی یہ دونوں قصّے 1947ء کی نذر ہو گئے ہیں۔ اِن کی کتاب ''ڈاچی مولا شاہ'' پنجاب پبلک لائبریری، لاہور میں موجود ہے۔

قِصّہ مرزا صاحباں اور منظوم لکھنے والے دیگر نامور شعراء

قصّہ ''مرزا صاحباں'' پنجاب کا مشہور قصّہ ہے۔ اور خاص طور پر یہ قصّہ ضلع جھنگ اور ضلع فیصل آباد تحصیل جڑانوالہ کے علاقوں میں تو خاصا مشہور گردانا جاتا ہے کیونکہ سیال ماہنی جو کہ صاحباں اِس قصّے کے ہیروئن کے وارث جھنگ کے رہنے

والے تھے اور مرزا جس نے صاحباں کے ساتھ عشق کیا اور اُسے اغواء کر کے لے اُڑا۔ وہ ضلع جھنگ کے ایک گاؤں ''دانا آباد'' کا رہنے والا تھا۔ ماہن سیال، کھیوا کے چندھڑ اور دانا آباد کے کھرلوں کے مابین صاحباں بڑی کھینچا تانی کا موجب بنی اور یہی سبب پورے پنجاب میں اُن کی رسوائی و شہرت کا باعث ہوا۔

مرزا صاحباں کا قصہ نہایت مختصر ہے جو کہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا (تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد کے ایک گاؤں دانا آباد کے کھرلوں کے ایک بہت بڑے زمیندار کا بیٹا تھا اور یہ اپنے ننھیال میں رہنے لگا اور وہیں مسجد میں تعلیم حاصل کرنے لگا۔ وہاں پر وہ اپنے ماموں کھیوا خان کی بیٹی صاحباں جو کھیوا نام کے گاؤں ضلع جھنگ میں رہتی تھی) کے حُسن کا شکار ہو گیا۔ اور وہ بھی مرزا پر فریفتہ ہو گئی۔

جب صاحباں کے والدین کو یہ پتا چلا کہ مرزا اور صاحباں ایک دوسرے میں بڑی دلچسپی لینے لگ گئے ہیں تو انہوں نے صاحباں کو مسجد میں تعلیم حاصل کرنے سے روک دیا اور رسوائی و بدنامی کے خوف سے چندھڑ قبیلے کے نوجوان ''طاہر خان'' سے اُس کی منگنی کر ڈالی اور مرزا کو ڈانٹ ڈپٹ کر انہوں نے اپنے گھر سے نکال دیا اور اُس کے گاؤں دانا آباد بھیج دیا گیا۔

صاحباں کے گھر والوں نے چندھڑوں سے جلد از جلد صاحباں کی بارات لانے کو کہا۔ جب صاحباں کو بیاہا جانے لگا اور چندھڑ بارات لے کر کھیوا گاؤں پہنچ گئے تو مرزا کو بھی یہ خبر پہنچ گئی۔ اُس نے یہ ارادہ کر لیا کہ وہ اپنی بچپن کی منگیتر صاحباں کو بیاہ کر ہی رہے گا۔ خواہ کسی طرح بھی ہو وہ یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لے گا۔ سو جب وہ صاحباں کو گھر سے اُٹھانے کے لئے روانہ ہونے لگا تو اُس کی بہن ''بچھتی'' نے اُسے روکا۔ مگر اُس نے ایک نہ سُنی اور اپنی مشہور گھوڑی ''بکی'' پر سوار ہو گیا۔ بہن نے اُسے بڑا سمجھایا کہ وہ اُس کی شادی تک رُک جائے مگر نہ وہ مانا، اور جلد از جلد صاحباں کے گاؤں پہنچ گیا اور اُس نے اپنی خالہبیو کے گھر قیام کیا۔ اُس

کی خالہ نے مرزا اور صاحباں کی ملاقات کے لئے انتظام کر دیا اور کسی نہ کسی طرح وہ صاحباں کو اپنے گھر تک لے آئی اور اِدھر چندھڑوں کی بارات پہنچ گئی تو مرزا، صاحباں کو بگی پر بٹھا کر شادی کی رات کو ہی فرار ہو گیا۔

جب وہ دونوں کھیوا گاؤں سے کوسوں دور اور اپنے گاؤں دانا آباد کے دو تین میل قریب پہنچ چکے تو راستے میں مرزا پر نیند نے غلبہ ڈال لیا اور وہ ایک ''جنڈ'' کے درخت کے نیچے صاحباں کے زانوں پر سر رکھ کر گہری نیند سو گیا۔ اتنی دیر میں ان کے تعاقب میں صاحباں کے بھائی ''میر'' اور ''شمیر'' جوانوں کا جتھا لے کر اُسی جنڈ کے درخت کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے تو صاحباں نے اِس خوف سے کہ مرزا کہیں اُس کے بھائیوں اور باپ کو قتل نہ کر ڈالے۔ اُس نے مرزا کی کمان معہ تیر درخت کے اوپر لٹکا دیئے۔ اور اتنے میں تعاقب کرنے والے بھی سر پر آن پہنچے اور سوئے ہوئے نہتے مرزا کو انہوں نے تیر مار مار کر چھلنی کر ڈالا۔ اور مرزا کو بچاتے ہوئے صاحباں بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

کہا جاتا ہے کہ اس داستان کے عہد اور خفر فیائی محل وقوع کا جہاں تک تعلق ہے تو مشہور ہے کہ یہ واقعہ شہنشاہ اکبر کے دور میں گزرا ہے۔ جبکہ کچھ محقق اس کے عہد سے بھی آگے کی بات کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مرزا کی مشہور گھوڑی بگی اُسے اکبر بادشاہ نے بخشی تھی اور مرزا کی والدہ نے حضرت نوشہ گنج بخشؒ سے مرزا کی پیدائش کی دعاء کرائی تھی۔ بہر حال اس سے زیادہ اس قصہ کے متعلق ابھی تک کوئی تحقیق سامنے نہیں آئی۔

قصہ مرزا صاحباں سب سے پہلے پنجابی زبان میں پیلو شاعر نے لکھا جو کہ شہنشاہ اکبر کے دور کا شاعر تھا۔ پیلو کا قصہ اپنے زور بیان اور سادگی کے لحاظ سے پنجابی اَدب میں اپنی مثال آپ ہے اور یہ ایک مختصر سا قصہ ہے مگر اس کے بہت سے مصرعے اپنی تاثیر اور روانی کی بناء پر ضرب المثل کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔ پیلو کے

بعد 1672ء میں حافظ برخوردار نے یہ قصہ نظم کیا اور خوب کیا مگر اپنے سے پہلے یہ قصہ لکھنے والے پیلو کو اُس نے اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا:

یارو پیلو تال برابری شاعر بھل کریں
جنہوں پنجاں پیراں دی تھاپنا کندھیں دست دھریں

حافظ برخوردار نے اگرچہ یہ قصہ پیلو کے بعد لکھا مگر حق تو یہ ہے کہ پنجاب کا یہ البیلا شاعر پیلو سے بھی سبقت لے گیا۔ حافظ برخوردار نے اگرچہ اور بھی بیشمار قصے لکھے مگر اُس نے جو شہرت و مقبولیت قصہ مرزا صاحباں نے دلوائی وہ اُس کی کوئی دوسری تصنیف نہ دلا سکی۔

پنجابی زبان کے اس البیلے شاعر کی شاعری کا سکہ ہر دور کے صرافِ سخن نے مانا ہے اور سبھی اُستادانِ سخن نے اُسے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ اٹھارہویں صدی کے عظیم پنجابی شاعر مولوی احمد یار مرالوی (وفات 1845ء) نے حافظ برخوردار کو یوں سراہا ہے:

ستھرا شعر نہ حافظ جیہا تول پورا اُس ہتّی
اگلیاں پچھلیاں شاعراں دی میں اس ویلے گسوٹی

حافظ برخوردار جو آہا رانجھا چھٹے والا
اُس نے بھی فیضان الٰہی علم عمل وچ پایا

اس طرح انیسویں صدی کے عظیم صوفی شاعر میاں محمد بخش (وفات 1907ء بحوالہ کھوج) نے بھی پنجاب کے اس البیلے اور عظیم شاعر کی شاعری کو اپنے الفاظ میں اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

رانجھا برخوردار مصنّف کور جہاں دی چھٹی
ہر ہر بیت اوہناں دا مٹھا جیوں مصری دی گٹی
رانجھا برخوردار سُنی دا بُلبل باغ سخن دی

شعر اوہدے جیوں دا فجر دی دیوے باس سجن دی

مرزا صاحباں کے اس مشہور عالم قصہ کو ڈاکٹر احمد حسین قریشی کے بقول 35 شعراء نے منظوم پیش کیا ہے۔ مگر حالیہ تحقیق کے مطابق یہ قصہ پنجابی کے علاوہ اردو اور فارسی زبانوں میں بھی نظم ہو چکا ہے۔ فارسی زبان میں کم از کم چار شعراء ایسے ضرور ملتے ہیں جنہوں نے یہ داستان منظومِ رقم کی ہے۔ پروفیسر شاہین ملک نے اب تک پنجابی زبان میں یہ قصہ منظوم تحریر کرنے والے شعراء کی تعداد 31 بتائی ہے لیکن ڈاکٹر شہباز ملک کی ''پنجابی کتابیات'' میں یہ تعداد 35 تک پہنچ گئی ہے۔ پیلو کے بعد اِس داستان کو رقم کرنے والوں نے ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر حافظ برخوردار کے قصہ مرزا صاحباں کی عنوانات کے تعداد 242 ہے۔ ان کی سرخی ''صاحباں داروپ'' دیکھو:

صاحباں رنگ مجیٹھ دا جیوں دھرت اَنگن
اوہدی جُتی دا اُتے دو والیاں دو بلخاں چوگ چگن

اوہدا قد سقم تن وِچ ترکل وَٹ پون
نک کنڈی دا پپلا زلفاں ناگ پلمن

اوہدیاں سرخ لباں دند اُجلے جیوں موتی لعل ختن
جاں گل کریندی ہَس کے مُکھ سوں پُھل جھڑن

صاحباں دے ترکھے نین کٹاریاں اُسر گھائل کرن
جیوں تیزی سورج سامنے لاٹاں نین مچن

مرزا صاحباں کا تیسرا مشہور قصہ محمد بوٹا گجراتی کا لکھا ہوا ہے۔ جو کہ مطبوعہ عام ملتا ہے۔ ''بوٹے دی صاحباں'' کے نام سے مشہور ہے۔ محمد بوٹا گجراتی (وفات 1930ء) انیسویں صدی کے مشہور اور اُستاد پنجابی شاعر گزرے ہیں۔ اُنہوں نے یوں تو پنجابی زبان میں متعدد تصانیف رقم کی ہیں مگر اُن کے جملہ

قصص میں سب سے زیادہ شہرت ''مرزا صاحباں'' اور ''پنج گنج'' کو ہی نصیب ہوئی اور ان دونوں تصانیف کی وجہ سے ہی آج محمد بوٹا گجراتی کو لوگ جانتے ہیں۔ ان کے کلام میں سادگی، سوز اور خیال کی رسائی دیدنی ہے اور اُن کی شاعری کا انداز سیّد فضل شاہ، نوانکوٹ والا ہے اور کہیں کہیں تو آپ سیّد صاحب سے بہت ہی متاثر ہونے لگتے ہیں۔ تاہم ان کے کلام میں بلا کی سادگی اور تاثیر ہے۔ صاحباں کی مہندی کا رنگ دیکھیئے:

آئی رات رنگیلڑی مہندڑیدی سیّاں گیت گاون گُھل
مہندیئے نی
آئیاں سٹھ سہیلیاں اسیں رل کے تینوں انگ لاون
گُھل مہندیئے نی
ساتھوں صاحباں اَج نکھیڑ یوای پئے عم کھاون گُھل
مہندیئے نی
چڑیاں اُڈیاں تے کڑیاں گئیاں سوہرے قسمت نال
آون گُھل مہندئے نی
آپے دیس نکالڑے دین ماپے دلوں چاء چاون گُھل
مہندیئے نی
دھیاں دھن نمانڑا لگ اَگے عُذر دھاون گُھل مہندیئے
نی
چک گا گراں سراں تے اَسیں آئیاں تینوں ٹھنڈ پاون
گُھل مہندیئے نی
آون آنڈھ گواہنڈ ہناں گون کرن گُنھ تاون گُھل
مہندیئے نی

پیر احمد شاہ کا قصہ مرزا صاحباں جو کہ 1947ء میں طبع ہوا ہے۔ اَدبی حلقوں

میں خاصا مشہور ہوا ہے۔ پیر صاحب بھی گوجرانوالہ (کوٹلی جودھ سنگھ) کے رہنے والے تھے اور اُن کے آباؤاجداد کشمیر سے ہجرت کر کے امرتسر میں آباد ہو گئے تھے۔ بقول اقتدار واجد بحوالہ (ششماہی کھوج، شمارہ 19) اُنیسویں صدی کے شاعر ہیں اور اُن کے کلام میں بھی بلا کا سوز اور بلا کی روانی موجود ہے۔ اُنہوں نے اور بھی کچھ تصانیف رقم کی ہیں مگر اُن کا قصہ مرزا صاحباں اُن کے فن اور فکر کا منہ بولتا ثبوت ہے:

اِک دن ہیر ویکھیا مرزا مَندے حال
اوہنوں کول بہایا سَدّ کے لاوے چھاتی نال
دے میں ماسی صدقے مرزیا! ایہہ کیہ تیری چال
کیہ تیرے سر ورتیا دَسّیں کراں سوال؟
کیدن لینداں اُٹھے ساہ ہیں مینوں دَس بیان
دَس مصیبت اپنی کیوں ہوئیوں سرگردان؟

بقول پروفیسر ریاض احمد شاد نے مرزا صاحباں کا قصہ یوسف لالی (صدیق لالی کا پڑپوتا) نے بھی لکھا ہے اور یہ قصہ غیر مطبوعہ شکل میں لالیاں میں ماسٹر محمد علی کے پاس موجود ہے۔ اس قصے میں حُسن و عشق اور مرزے کی صاحباں سے جدائی کا حال نہایت مؤثر انداز میں بیان ہوا ہے۔ غرضکہ تمام پہلو ہی بڑے زوردار ہیں اور یہ قصہ کسی لحاظ سے بھی پیلو اور حافظ برخوردار کے قصے مرزا صاحباں سے کمتر نہیں ہے۔ اِس قصے کے بحریں بھی پیلو اور حافظ جیسی ہی ہیں۔

مرزا آکھے نیلیئے! سُن میری ہک بات
مُتھے سانڈر بار ہے اَگّوں پے گئی رات
بوٹا تیرا نیلیئے گھوڑیاں وِچ سوغات
ساری خلقت جان دی توں شوہ پریاں ذات
اَگّے دشمن اِتنے جویں قطرے برسات

مختلف استعمال کی ہے۔ مثلاً پیلو اور حافظ برخوردار نے اپنے قصہ کی بحر تلنگ (سروں والی) رکھی ہے۔ جب کہ محمد بوٹا گجراتی نے اور میاں محمد بخش نے طویل بحر استعمال کی ہے اور دوسرے متذکرہ شعراء نے اور دائم اقبال دائم نے بھی بحر تلنگ ہی استعمال کی ہے لیکن سائیں مولا شاہ نے اپنے قصہ مرزا صاحباں کی بحر طویل (وارث شاہ والی) ہی رکھی ہے۔

نامور شعراء سے موازنہ

سائیں مولا شاہ پنجابی زبان کے ایک نہایت قادرالکلام شاعر ہوئے ہیں۔ جو کہ اَن پڑھ ہونے کے باوجود اس روانی سے شعر کہنے کی دولت سے مالا مال تھے۔ موہن سنگھ دیوانہ کا یہ بیان کہ ان کی ہیر وارث شاہ کے مقابلے کی ہے۔ ان کی قادر الکلامی پر دال ہے۔ ان کے کلام میں روانی، سوز اور لوچ بہت ہے اور تمام نقادانِ فن ان کی شاعری کو فکر و فن کی شاعری تسلیم کرتے ہیں۔ آپ بچپن سے ہی درویشی خیالات میں رنگے گئے تھے۔ جس لئے آپ کی شاعری سے تصوف کی بو آتی ہے چونکہ آپ صاحبِ درد تھے اور آپ کے کلام میں درد اور سوز کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ملتا ہے۔ آپ کے ہم عصروں میں مولوی غلام رسول عالمپوری، میاں محمد بخش اور سیّد فضل شاہ قابلِ ذکر شعراء ہیں مگر ان کے اور ان شعراء کے کلام میں کہیں بھی ان بزرگ و عظیم شعراء کے آپس میں ملنے کا ذکر تک نہیں ملتا۔ سوائے سیّد فضل شاہ، نوانکوٹ والے اور میاں محمد بخش کھڑی شریف والوں کے۔ سائیں مولا شاہ نے سسّی پُنّوں، ہیر رانجھا، بگا مل بشنو، ست گنج آرسی نامہ اور مرزا صاحباں، چندر بدن، روڈا جلالی کے قصے منظوم رقم کئے مگر یہاں پر ہم ان کے تحریر کردہ قصہ مرزا صاحباں کا دیگر معروف مرزا صاحباں کا قصہ لکھنے والے بزرگ شعراء کے ساتھ سرسری سا موازنہ کروا رہے ہیں تا کہ ان کے اور ان کے فنی اور تکنیکی خوبیوں کا پتا چلایا جا سکے۔ اور سائیں مولا شاہ کے فکر و فن کے متعلق اندازہ ہو سکے۔ سب سے پہلے ہم اِس قصہ

(مرزا صاحباں) کے اوّلین خالق پیلو کے کچھ اشعار بیان کرتے ہیں جو کہ اُس نے صاحباں کے حُسن پر رقم کئے ہیں۔ پیلو کا قصہ مرزا صاحباں چونکہ نہایت ہی مختصر سا قصہ ہے اور اُس نے اس قصہ (داستان) کے سبھی پہلوؤں پر نہایت اختصار سے روشنی ڈالی ہے مگر روانی اور تاثیر میں اس قصے کا جواب نہیں اور آج بھی لوگ اُسے شوق اور ذوق سے سُنتے ہیں۔ جیسا کہ صدیوں پہلے سُنتے تھے۔ صاحباں کے حُسن پر اُس کے یہ مصرعے بہت ہی مشہور بلکہ ضرب المثل کا درجہ رکھتے ہیں:

رَل تدبیراں بدھیاں چھیل ہوئی مُیار

O

صاحباں گئی تیل نوں گئی پیاری دے ہٹ
پھڑ نہ جانے تکڑی ہاڑ نہ جانے وَٹ
تیل بُھلا دے بانیئے دِتا شہت اُلٹ
وَنج گوانے بانیاں کِلا گوائے جٹ

O

کڈھ کلیجہ لے گئی خان کھیوے دی دھی
گز گز لمیاں منیڈھیاں رنگ جو گوری سی[1]

اب اس قصہ (مرزا صاحباں) کے دوسرے خالق حافظ برخوردار کے وہ اشعار پڑھیئے جو اُس نے صاحباں کے جادوئی حُسن میں رطبِ اللّسان ہو کر رقم کئے ہیں:

اوہدے سرخ لباں دند اُجے جیوں موتی لعل جُتن
جاں گل کریندی ہَس کے مُکھ سون پُھل جھڑن
صاحباں دے ترکھے نین کٹاریاں اُتر گھائل کرن
جیوں تیزی وِچ سامنے لاٹاں نیں چُبن

اوہدے پَٹ چنن دیاں گیلیاں چنگے مشک جھڑن
اوہدی دُھنّی تنگ شراب دا عاشق گھٹ پیون
اُسدے سینے تے دو ڈبیاں عاشق مَست گرن
اُپر بھوش کا دھواں وچ تلیئر چوگ چگّن

اور اب پیر احمد شاہ کوٹلی والے صاحباں سے اُس کے حُسن کی تعریف ملاحظہ فرمائیں:

مَتھا بی بی صاحباں روشن آہا چَن
نظر کلیجا پاڑ دی عاشق ہون دو گھن
چشما آبِ حیات دا آہا اوس دَہن
جو پیوے گُھٹ اوس تھیں ہودے دور مَرن

O

دانے وانگوں کال سی زُلفاں وانگ گمند
پھڑ پھڑ بنھن عاشقاں پل وچ ہوون بند
ٹھوڈی سیو کشمیر دا سچے موتی دَند
سوہنی بولی بول دی مٹھی وانگوں قند

چودھری جیون خاں نامی شاعر نے مرزا صاحباں کا قصہ نظم کیا ہے جو کہ فنی و فکری لحاظ سے نہایت خوبصورت ہے۔ اُس نے صاحباں کے حُسن کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

سَہہ تارے چَن اَسمان دے تارے اووِیں حَسین
اوہدے سورج چندک چند سن دو رُخسار مُبین
تک الف تے میم دہان سی نکتہ خال تے گیسو چِین

ہتھ مہندی باہیں چوڑیاں کوئی بانک کھلا شوقین
اوہدے پستان دو سُلطان سن فغفور تے قیصر چین
کوئی اوس دے جیہا نہ خلقیا خالق روئے زمین
اوہدا ابرو وانگ کمان دے مژگاں وانگوں تیر
اوہدے ہتھ چناروں کولڑے خورشید تے بدر منیر
(گواچے لعل)

اَب آپ پنجابی زبان کے مشہور شاعر محمد بوٹا گجراتی کے قصہ مرزا صاحباں کے کچھ اشعار دیکھئے اور پنجاب کے اس ہونہار شاعر کی فنی پختگی کی داد دیجئے۔ اور اس کی جمالیاتی حِس کو بھی سراہیئے! محمد بوٹا گجراتی نے صاحباں کے حُسن کی تعریف میں ورق کے ورق سیاہ کر ڈالے ہیں:

جھلّی جھال نہ جاندی صاحباں دی حُسن باہر حد حساب
تھیں جی
تازے کھیتاں دی لو مدھم ہوئی نکلی چمک جیویں مہتاب
تھیں جی
ٹُر گئی انبروں ڈار پکھیروواں دی مارے تیر نگاہ نقاب
تھیں جی
مست نین مولڑے نیم سند رمستی نرگساں چڑھی جیوں
خاب تھیں جی
زُلفاں مشک تاتار خوشبو چھڈی حُلّے مشک جیوں عطر
گلاب تھیں جی
چشماں عین زُلفاں شین قاف سُجھدے سبق ایہہ حُسن
کتاب تھیں جی
ملکہ باغ دی بولدی جیوں کوئل تیویں مست آواز

رباب تھیں جی

پھرے جھولدی مست مزاج اندر چڑھیا نشہ جیوں تند

شراب تھیں جی

گیسو لیلۃ القدر دی رات روشن بجلی چمکدی ابر سحاب

تھیں

سوہنا مکھ سفید جیوں سنگ مرمر لباں لال کمال شہاب

تھیں جی

رنجھ دان جوان دیدار کردے ثابت رہن نہ حُسن دی

تاب تھیں جی

چڑھی صاحباں حُسن دا لین مُجرا ہووے آپ معشوق

پنجاب تھیں جی

بیٹھ بدلی حُسن دی بوجیونکر تینویں ڈھلدا حُسن حجاب

تھیں جی

چلو بوٹیا حوردے ویکھنے نوں پوجا حُسن ایں کم ثواب

تھیں جی

اب دائم اقبال دائم جو کہ بیسویں صدی کے نابغۂ روزگار اور آخری شاعر گزرے ہیں۔ اِن پر قصہ گوئی کی روایت آ کر دم توڑ گئی ہے۔ اِن کے قصوں کی تعداد پچاس سے اوپر بتائی جاتی ہے جو کہ سب کے سب مطبوعہ ہو چکے ہیں اور ان میں سے متعدد بازار سے اب بھی دستیاب ہیں۔ پیش ہیں کچھ اشعار، اِن کے قصہ مرزا صاحباں سے صاحباں کے حُسن کے تعریف جو کہ انہوں نے پیدائش سے بالغ ہونے تک سال بہ سال کے لحاظ سے رقم کی ہے۔ یہ انداز معروف قصۂ گو سیّد فضل شاہ (نوانکوٹ) والا ہے۔ مگر بحر مرزا صاحباں (سروں والی) ہے:

واہ صاحب دیاں قدرتاں صاحباں جنم لیا

وِچ آغوش سیال نوں لنگھ پہلا سال گیا
دوجے سال جمال دا جلوہ چمک پیا
ترتیجے چوتھے پنجویں ہورو ہور ادا
ماں بابل تک ریجھدے کرن پیار بھرا
اَکھیں چمک نہ ویکھدی صاحب شرم حیا
پیریں جوڑا زری دا چلّے چال صفا
ستویں اَٹھویں سال نوں لگر وانگوں وَدّھ جا
دامن پاک سلیٹڑی نہ کوئی فکر نہ غم
اوہدے جوبن لاٹاں ماریاں رنگ کڈھے دَم دَم
اوہدے مُکھ تے موتی نور دے وسدے نیں چھم چھم
وقت فجر دے پُھلاں تے جیوں قطرے شبنم

پروفیسر ریاض شاہد نے ششماہی کھوج شمارہ نمبر 34 میں بیان کیا ہے کہ قطب الدین نامی شاعر نے بھی مرزا صاحباں کا قصہ لکھا ہے۔ لگتے ہاتھ اس قصہ سے بھی صاحباں کے حُسن کی تعریف ملاحظہ کر لیجیئے:

اُچا متّھا اوس دا جلی سینہ صاف
وِتّے رُوپ خدا دے ہوندے کد او صاف
جس کولوں چن چُھپ کے ڈر دا وِچ غلاف

O

نازک سوہنے ہونٹھ سن سُرخی نال بھرے
جیوں اناروں نکلن دانے خوب کھرے
لذّت وَکھ مکھانیوں مصری کرن بھرے
خاطر مرزے یار دی جٹی سانبھ دھرے

O

نازک دہی اوس دی پُھلوں ہولا بھار
قد پھریرا موتیوں مُلکاں وِچ وچار
عمر اوائل صاحباں سیاں دی سردار
اوہدا باجھ حفظِ قرآن دے نہ کوئی ہور دیہار

اب ہم آخر میں سائیں مولا شاہ کے قصہ مرزا صاحباں سے وہ اشعار نقل کرتے ہیں جن میں انہوں نے صاحباں کے حُسن باکمال کی مدح سرائی کی ہے۔ یاد رہے کہ سائیں مولا شاہ ایک اَن پڑھ شاعر تھے۔ نور مروجہ علوم سے بالکل بے بہرہ بھی۔ لیکن وہ اکتسابی علم کے بجائے علم لدنی سے فیضیاب تھے۔ اس امر کی گواہی ان کی لازوال تصنیفات دے رہی ہیں۔ یہ کوئی مبالغے کی بات نہیں ہے۔ دنیا کی دیگر متعدد زبانوں میں بھی اَن پڑھ شاعر ہوئے ہیں جو کہ بالکل لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ پس سائیں مولا شاہ بھی اُنہیں کی طرح دستخط بھی نہ کر سکتے تھے مگر فکرِ سخن اور فکرِ فن کے تمام تقاضوں کو سدا بہ طریقِ احسن کرنے کے فن سے بخوبی واقف تھے۔ دیکھئے ایک اَن پڑھ شاعر صاحباں کی حُسن کی تعریف کس اعلیٰ انداز میں کر رہا ہے اور اپنی جمالیاتی فکر و فن کی حِس کا جواب کیا خوبصورتی سے دے رہا ہے:

بھواں خم تلوار دے زُلفاں جنگی فوجاں مصر قندھار تے
ڈھوندیاں نی
گلاب پُھل رنگ گلہاں کمند گُھنگھن مونہہ کسے دینال جد
چھو ہندیاں نی
حلقہ بگوش کر دے گوش صاحباں دے ہِندی سراہیاں کم
شاکقاں دکوندیاں نی
جتی مینڈھیاں کھول جد سر دھوندی بخشش منگدی نائن
سر کوہندیاں جی
ہن دنداسیوں سُرخ لب صاحباں دے گلہاں

لاڈلیاں موتی پروندیاں جی
وند جتی دے چنبا سفید چٹا ناز داریاں ہس دل
کھوہندیاں جی

O

کوڈے پنیاں کاہدی مثال دیئے بیمثال لہنگے وچ
ستاندیاں نی
پیریں پیاں کڑیاں چال مست فیل لنکاں ناز دے تیر
چلاندیاں جی
تلوے رنگ کورا ٹھوڈی تل چٹی ویکھ خواجے رٹاں
صدقے جاندیاں نی
مولا شاہ سائیں سورج وانگ متھا دھپاں سُتیاں
لوکاں جگاندیاں نی

قصہ مرزا صاحباں کے اوّلین خالق پیلو کا قصہ چونکہ نہایت ہی مختصر ہے۔ اور اُس نے اس قصہ کے ہر ایک پہلو کی جانب نہایت اختصار کے ساتھ توجہ دی ہے اور مرزا صاحباں کے ہر ایک واقعے کی جانب مختصر اشارے کر دیئے ہیں۔ اور خوب کئے ہیں۔ اُس نے اگر چہ تفصیلی اور با قاعدہ حُسنِ صاحباں پر قلم نہیں اُٹھایا جس طرح کہ دیگر شعراء نے ''لکھنے پر آتے ہیں، لکھتے چلے گئے ہیں''، کے مصداق نہ تو سوچا ہے اور نہ لکھا ہی ہے مگر جس قدر بھی لکھا ہے۔ خوب لکھا ہے۔ جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اس کے بہت سے مصرعے آج بھی پنجاب اور پنجابی زبان میں ضرب المثل کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ یہ بات اُس نابغہ روزگار شاعر کے فن کی عظمت کی دلیل ہے اور وہ ان چند مصرعوں اور اِکا دُکا شعروں سے کام لے گئے ہیں۔ کہ دوسرے شعراء پورے پورے صفحات سے بھی نہیں لے سکے۔ ہماری پنجابی قصہ گوئی کی روایت رہی ہے کہ شعراء خاص کر کہ جب قصہ کی نائکہ (ہیروئن) کی بات بیان

کرتے ہیں تو اس کا سراپا لکھتے وقت الفاظ کے دریا بہا دیتے ہیں۔ اُردو مثنویاں ہوں یا کہ فارسی اور پنجابی تمام میں یہی صورت حال نظر آتی ہے کہ شعراء عام طور پر چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی نہایت تفصیل سے اور کھل کر بیان کرتے ہیں اور مزے لے لے کر لکھتے ہیں۔

حافظ برخوردار نے جو صاحباں کے حُسن کی تعریف کی ہے وہ کچھ انہی شعراء کے زمرے میں آتی ہے کہ جو حُسن کی تعریف لکھتے ہوئے الفاظ کے دریا بہا دیتے ہیں اور ہیروئن کے ایک ایک اعضاء کی صفت وثناء خوب مزے لے لے کر کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حافظ برخوردار نے جو صاحباں کے حُسن کا سراپا رقم کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اور اس کے فکر وفن میں ماہر اور قادر الکلام ہونے پر صاد ہے۔ حافظ برخوردار کا قصہ گوئی کے فن میں بڑا نام ہے اور اُس کی شاعری خاص و عام ہر ایک سے آج تک دادِ تحسین حاصل کر رہی ہے۔ حافظ برخوردار واقعی ایک پُر گو اور قادار الکلام شاعر تھا کہ جس نے پنجابی کے اوّلین قصہ مرزا صاحباں کے خالق پیلو کو فنی لحاظ سے شکستِ فاش دے دی لیکن اس کے باوجود اُس نے اپنی ''صاحباں'' میں پیلو کی فنی وفکری برتری کا اعتراف یوں کیا ہے:

یارو پیلو نال برابری شاعر بُھل کریں
جس نوں پنجاں پیراں دی تھاپنا کندھیں دست دھریں

پیر احمد شاہ (کوٹلی والے) نے اپنی صاحباں میں جو صاحباں کے حُسن کا سراپا پیش کیا ہے وہ بھی کسی سے کم نہیں رہا۔ اُن کی تصنیف پُر لطیف مرزا صاحباں کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ پیر صاحب ایک منجھے ہوئے پنجابی شاعر تھے اور شعر گوئی کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ پیلو اور حافظ برخوردار کی ٹکر کے قصہ گو شاعر تھے جو کہ ان کی طرح قصہ گوئی کے تمام لوازمات سے اچھی طرح واقف ہی نہیں بلکہ ان کو استعمال کرنے کا فن بھی خوب جانتے تھے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب نے اپنے

ایک مضمون ''گواچے لعل'' میں چودھری جیون خان کی صاحباں سے نمونے کے طور پر جو اشعار نقل کئے ہیں، ان میں صاحباں کے حُسن کے بارے میں کچھ شعر جو ہم نے لکھے ہیں لاجواب ہیں۔ ان کا انداز اگر چہ روایتی ہے مگر اس میں تازگی ندرت جھلک رہی ہے۔

میاں محمد بوٹا گجراتی کی صاحباں پنجاب میں خاصی مقبول ہے اور لوگ آج تک اسے بھی شوق سے پڑھتے اور سنتے ہیں۔ اُنہوں نے جو صاحباں کے حُسن کی تعریف کی ہے اُس سے سیّد وارث شاہ کی ہیر کے حُسن کی تعریف والی سُرخی یاد آ جاتی ہے۔ اُنہوں نے اپنے اشعار میں قافیئے بھی وہی رکھے ہیں اور ردیف بھی ملتی جلتی ہے۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ سیّد وارث شاہ کی شاعری کے اثرات کہاں کہاں اور کس کس پر پڑے ہوئے ہیں۔ بحر بھی وہی ہے اور ردیف وقوافی بھی وہی اور باتیں بھی تقریباً وہی معلوم ہوتی ہیں بہر حال میاں محمد بوٹا گجراتی کی صاحباں کی اس سُرخی کا یاد آ جانا بوٹے کی معجز بیانی ہی پر دال کہا جا سکتا ہے۔

دائم اقبال دائم بیسویں صدی کے آخری قصّہ گو شاعر تھے جنہوں نے پچاس سے اوپر قصّے تصنیف کئے اور بہت سے قصّے مقبول بھی ہوئے اور آج تک لوگ انہیں شوق و ذوق سے پڑھتے ہیں۔ دائم اقبال دائم نے جو صاحباں کے حُسن کی سُرخی لکھی ہے اس کا اندازہ سیّد فضل شاہ کی سوہنی والا ہے۔ دائم صاحب ویسے بھی سیّد فضل شاہ (نوانکوٹ والے) سے زبردست متاثر تھے اور ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے اِنہی کے اکثر اشعار سُناتے اور گنگناتے رہتے نظر آتے تھے۔ وہ سیّد فضل شاہ کو وارث شاہ سے اونچا شاعر تسلیم کرتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سیّد فضل شاہ اپنے زمانے کے الملک الشعرائے پنجاب تھے اور سیّد وارث شاہ کا سِکّہ وسخن تو آج تک برابر چل رہا ہے جس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ دائم اقبال دائم نے جو صاحباں کے حُسن کی تعریف کی ہے اس میں سیّد فضل شاہ کی سوہنی کا رنگ نمایاں ہے

اور طرز و آہنگ بھی وہی ہے اور وہ حُسن کی تعریف کرتے ہوئے کہیں بھی جذباتی نہیں ہوئے اور نہ ہی حد سے ہی بڑھے ہیں۔

پروفیسر ریاض شاہد صاحب نے 'کھوج' کے شمارہ نمبر 34 میں ایک قطب الدین نامی پنجابی شاعر سے بھی صاحباں رقم کی ہے اور اُس سے نمونے کے طور پر کچھ اشعار بھی دیئے ہیں۔ جن میں صاحباں کے حُسن کی تعریف سے لبریز اشعار ہم نے پیش کر دیئے ہیں۔ ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ قطب الدین شاعر پر پیلو اور حافظ برخوردار کا رنگ غالب ہے۔ وہی بحر ہے اور طرزِ احساس بھی وہی ہے۔ اب تک جتنے بھی شعراء کے لکھے ہوئے قصّوں سے شعر پیش کئے گئے ہیں وہ تمام شعراء پڑھے لکھے اور عالم تھے۔ انہیں عربی اور فارسی علوم پر کافی دسترس حاصل تھی مگر ہم جس شاعر، درویش شاعر جو کہ سفید اَن پڑھ تھے اور اپنا نام تک نہ لکھنا جانتے تھے اِن کی شاعری اور ان کے لکھے ہوئے صاحباں کے حُسن پر اشعار کا موازنہ ان شعراء سے کرواتے ہیں۔ وہ شاعر سائیں مولا شاہ ہیں۔ جنہوں نے یہ قصہ مرزا صاحباں تصنیف کیا ہے۔ سائیں مولا شاہ نے صاحباں کا حُسن بیان کرنے کے لئے جو اشعار تحریر کئے ہیں ان کے مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے کہ پنجاب کا یہ بانکا اور سجیلا درویش شاعر ضرور بالضرور علم لدّنی سے فیضیاب تھا۔ اس کے اس عِلم کی گواہی اس کی شاعری میں استعمال کی گئیں تراکیب اور تشبیہات تو دے ہی رہی ہیں لیکن روزمرّہ اور الفاظ کی نشست و برخاست اور ان کی موزونی اُسے فنی لحاظ سے ایک بڑا اور عظیم شاعر بھی ثابت کر رہی ہے۔ ان کی صاحباں کا بحر وارث شاہ کی ہیر والا ہے مگر ان کے قوافی اور ردیفیں اپنی ہیں۔ تشبیہات اپنی ہیں اور استعارے اپنے ہیں۔ خیال اپنے ہیں مضمون اپنے ہیں۔ طرزِ احساس اپنا ہے اور فنی رویّے اپنے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے باوجود سائیں مولا شاہ نے جو صاحباں کے حُسن کی تعریف رقم کی ہے اُس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ پنجاب کے یہ علم لدّنی

سے فیضیاب البیلا شاعر کسی لحاظ سے بھی کسی دوسرے قصہ گو شاعر سے اگر آگے نہیں جا سکا تو پیچھے بھی نہیں رہا۔ موہن سنگھ دیوانہ (پی ایچ ڈی) نے یوں ہی تو نہیں کہا تھا کہ ''ان کی تصنیف کردہ ہیر وارث شاہ کے مقابلے کی ہیر ہے''۔ یہ بہت بڑی داد ہے اور ایک ایسا خراجِ تحسین ہے جس سے پنجاب کے اس صوفی و درویش شاعر کے مقام و مرتبے کا بآسانی تعین کیا جا سکتا ہے۔

سائیں مولا شاہ کی شاعری

سائیں مولا شاہ کی شاعری پنجابی زبان کی عظیم کلاسیکی شاعری ہے جو ہمارا عظیم ورثہ ہے اور پنجابی اَدب کا سرمایہ ہے۔ جس پر پورا پنجاب جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ یہ درست ہے کہ سائیں مولا شاہ پنجاب کے دیگر بڑے شعراء کے مقابلے میں اتنے قد آور نہیں ہیں لیکن اگر ان کے فکر و فن اور ان کی شاعری کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پھر یہ کہنا پڑے گا کہ یہ ان پنجابی کے عظیم کلاسیکل شعراء سے کسی طور کم بھی نہیں ہیں۔ ہمارے پنجاب کے شعراء کی شروع سے ہی یہ روایت رہی ہے کہ انہوں نے جو کچھ بھی رقم کیا اک خاص نظریے کو سامنے رکھ کر کیا۔ یعنی انہوں نے اگرچہ بظاہر مجاز کی داستانیں ہی تحریر کیں مگر ان کے پیچھے حقیقت کا رنگ کارفرما تھا۔

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

کے مصداق اپنے فکر و فن کو استعمال کرتے ہوئے ان مجازی عشقیہ داستانوں میں بھی حقیقت اور معرفت کے دریا بہا ڈالے۔ سائیں مولا شاہ جس دور میں روحانی اور اخلاقی درس کی حامل شاعری کر رہے تھے وہ دور ترقی پسند شاعروں اور ادیبوں کا دور تھا۔ معاشرے میں ہر طرف صنعتی انقلاب کا دور دورہ تھا اور نئی قدریں اور نئے نصب العین مرتب ہو رہے تھے اور چاروں جانب مادی ترقی کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ اس طرح روحانی اور اخلاقی معاشرے کے بجائے ایک نیا صنعتی اور مادی معاشرہ

وجود میں آ رہا تھا۔ ایسے میں ایک صوفیانہ فکر رکھنے والا شاعر اور مفکر اس سے بڑھ کر اور کیا فکر کر سکتا تھا اور کیا سوچ سکتا تھا کہ اس مادی توڑ پھوڑ کے حامل معاشرے سے روحانی اور اخلاقی قدروں کے ذریعے پھر سے از سر نو تعمیر کرے۔ اس طرح انہوں نے جو کچھ لکھا اور جو بھی شاعری کی اس انداز سے کی کہ ان کی وہ شاعری پنجابی تہذیب کے لئے ایک علامت بن گئی اور انہوں نے نئی قدروں اور نئے نصب العین سے اپنا تخلیقی رشتہ توڑ کر تصوف کی تمثیلی طرز کو بروئے کار لاتے ہوئے پنجابی معاشرے اور پنجابی تہذیب کو نئی زندگی اور نئی قدروں سے روشناس کرایا اگر چہ یہ کام سائیں مولا شاہ سے پہلے کے شعراء بھی اپنے اپنے ادوار میں سبھی کرتے چلے آ رہے تھے اور سبھی نے جاگیرداری سماج اور سرمایہ دارانہ معاشرت میں اپنے اپنے فن وفکر سے ایک اِنقلاب پیدا کیا اور اپنی اپنی فنی اور فکری کاتحریکوں سے لوگوں کو فکری آزادی مہیا کی اور انہیں جینے کے لئے طور طریقے بھی سکھائے اور رشد و ہدایت کے آئین و دساتیر سے بھی روشناس کرایا لیکن ہمارے بزرگ کلاسیکل شاعروں اور مفکروں نے جس بات کو قدرے کم محسوس کیا اُس سے کہیں بڑھ کر سائیں مولا شاہ نے تفکر کیا کیونکہ سائیں صاحب کا دور ایک ایسا دور تھا کہ جس میں پنجاب کو نئے چیلنجوں کا سامنا تھا اور انگریز (عیسائی) ہر طرف مادی ترقی کے بہانے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں کوشاں تھا۔ پس ایسے نا ہنجار دور میں سائیں مولا شاہ اور ان کے دوسرے بزرگ ہمعصر اور بیشتر شاعروں نے جس خلوص اور جذبے سے پورے معاشرے کی اصلاح کی اور فلاح کے نئے منصوبے دیئے وہ بیمثال ہیں۔ اس عظیم کام کے لئے انہوں نے اپنے بیان کی قدرت سے اپنی نوک زبان میں تصوف کی رمزوں میں گوندھ کر ایسے ایسے اَدب کے شہکار تخلیق کئے کہ آج زمانے میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ہمارے سبھی کلاسیکل شعراء اصل میں عظیم دانشور اور بہت بڑے مفکر تھے جنہوں نے اپنے عوام کی بھلائی اور ان کی روحانی و اخلاقی نشوونما کے

لئے سوچا، فکر کیا اور لکھا۔

پس سائیں مولا شاہ پنجاب کے ایسے ہی دانشوروں اور عظیم مفکروں میں سے ایک تھے جنہوں نے اَن پڑھ ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے پڑھے لکھوں سے کہیں بڑھ کر کام کر دکھایا۔ اصل میں یہ سب اللہ کی طرف سے تھا اور اس کے فیضان کا ہی نتیجہ تھا یعنی:

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نبخشد خدائے بخشندہ

سائیں مولا شاہ بہت چھوٹی عمر میں ہی بڑی بڑی باتوں کو سمجھنے لگ گئے تھے اور زندگی کی رمزوں کا ادراک کرنے لگے تھے اور پھر اُن کی حضرت نوشہ گنج بخشؒ سے دِلی عقیدت اور شاہ بخت جمالؒ سے قلبی اِرادت اور مولوی غلام محی الدین صاحب سے بیعت نے اور بھی کرشمہ دکھایا کہ آپ اور ان کا دل و دماغ دونوں روشن ہو گئے اور اس پر طُرّہ یہ کہ حضرت عشق نے بھی اپنا رنگ چڑھایا اور دو نشے اور دو آتشہ بن کر انہیں سرمستی و عرفان کی تمام منازل سے آگاہ کر گئے۔ سائیں صاحب نے یوں تو اور بھی کتابیں لکھیں مگر خاص طور پر مرزا صاحباں جس پر بات کرنا اصل منتہا و مقصد ہے انہوں نے اسے محض ایک رومانوی داستان سمجھ کر ہی نہیں لکھا بلکہ اُنہوں نے تو اس بہانے زندگی کے تمام دُکھ اور مصائب کے بارے میں بات کی ہے۔ انہوں نے مرزا کو ہمت اور اُدم کی علامت بنا کر پیش کیا ہے۔ مرزا جاٹ ایک بڑا موضوع ہے جبکہ یہ زندگی کا ایک بڑا موضوع ہے۔ زندگی تہذیب کے لئے ہو یا انسان کے لئے، قربانی مانگتی ہے۔ زندگی کے پس منظر کو سمجھنے کے لئے شعور کی ضرورت ہے۔ وہ شعور کہ جس شعور میں سائیں مولا شاہ نے یہ کتاب (مرزا صاحباں) تصنیف کی۔ مولا شاہ کی یہ تصنیف پُر لطیف ایک ایسی کتاب ہے کہ جس میں انہوں نے سماج و تہذیب کی پوری تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے۔ اس میں بہت سے ایسے اشعار موجود

ہیں کہ جن میں جذبات و احساسات کے دریا بہتے دکھائی دیتے ہیں۔ خوشی اور غم کے حسین امتزاج کے حسین مرقعے دکھائی دیتے ہیں۔ پنجاب کی تہذیب و تمدن کی بڑی عمدہ تصویر کشی کی ہے۔

اصل میں یہ سب کچھ زبان اور پنجاب کی قدیم زبان پر اسلامی اثرات کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے شروع سے ہی دین کی تبلیغی ضروریات کے پیش نظر پنجابی زبان کو علمی رنگ دینے کا آغاز کر دیا تھا۔ انہوں نے گویا پنجابی اَدب میں ایک نئی تہذیبی روح پھونک دی تھی۔ اس طرح پنجابی شاعری دو علیحدہ علیحدہ راستوں پر ارتقائی منازل طے کرنے لگ گئی تھی۔ ایک راستہ رومان کا تھا اور دوسرا راستہ روحانیت کا۔ رومان کے راستے کا آغاز اس طرح ہوا کہ ہمارے شعراء نے پنجاب کے قدیم لوک گیتوں سے تحریک لیتے ہوئے چھوٹے چھوٹے اور بعض نے طویل قصّے تحریر کئے جن میں پنجاب کے رومان کی داستانوں کو قلمبند کیا گیا اور یہ رومانی قصّے اور اُن کے کردار آج تک لوگوں میں ہر دلعزیز چلے آ رہے ہیں کیونکہ ان قصّوں میں لوگوں کے دُکھ اور ان کے مسائل کی بات کی گئی ہے۔ ان میں پنجاب کی پوری تہذیب پیش کی گئی ہے۔ بھرپور تمدن کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ جذبات اور احساسات کی ہلکی ہلکی آنچ کی گرمیاں بھی ہیں اور جوش و طوفان کے ولولے بھی۔

پنجابی زبان کے اَدب پر پنجاب کی معاشرت اور دین اسلام کے اثرات بھی گہرے دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں کے علمائے دین اور اولیائے کرام کے علاوہ پنجابی اَدب (شاعری) پر تصوّف کا رنگ بھی نہایت نمایاں دکھائی دیتا ہے اور یہ رنگ اپنے بعض پہلوؤں کی خصوصیّت کی بناء پر اُردو اور فارسی کے بالکل برعکس ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے کلاسیکل شعراء عشق کا اظہار ہمیشہ عورت کی طرف سے کرتے ہیں اور دوسری خصوصیّت یہ ہے کہ ہماری تمام کلاسیکل شاعری میں کہیں بھی مجاز اور حقیقت میں کوئی تصادم کی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ ہمارے صوفی شعراء

نے اپنے صوفیانہ اَفکار اور عارفانہ اظہار کے لئے ہمیشہ علامتی اظہار کو اپنایا ہے۔ ان کا مطلوب ہمیشہ محبوب حقیقی ہوتا ہے۔ وہ محبوب کو ہمیشہ مذکر اور عاشق کو مؤنث باندھتے ہیں یعنی خدا اور مرشد کو رانجھا، مہینوال اور پُنّوں کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں اور روح کو ہیر، سوہنی اور سسّی کا نام دیتے ہیں۔ اس طرح کھیڑوں کو شر اور رانجھا کو خیر کی علامتوں کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ پنجاب کے لوک رومانی قصّے، اور لوک داستانیں بڑی اَدبی اور ثقافتی اہمیّت کی حامل ہیں کہ جن کے مطالعہ سے ہم پنجاب کی پوری معاشرت، ان کے اَفکار و کردار اور مقصد کی پاکیزگی اور ان کے جذبات و احساسات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ پنجاب کے لوگ ایک زندہ دل قوم کے نام سے مشہور ہیں اور ان کی یہ زندہ دِلی دنیا میں ایک ضرب المثل کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ ہم پنجابی زبان کے ان رومانی قصّوں سے پنجاب کی قدیم تاریخ کا بالواسطہ طور پر مطالعہ کر سکتے ہیں کیونکہ ان رومانی قصّوں میں حُسن کی رنگینیاں بھی ہیں اور عشق کی دلآویزیاں بھی۔ بہادری اور جوش کے ولولے بھی ہیں اور شجاعت کے عملی نعرے بھی۔ قربانی کے پاکیزہ جذبے بھی ہیں اور روحانیّت کے اونچے احساسات بھی۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں کہ جن اجزائے ترکیبی سے پنجاب کے کردار کی تشکیل و تکمیل ہوتی ہے۔ پنجاب کی یہ لوک رومانی قصّے پنجاب کے ان نمایاں پہلوؤں کی بھرپور عکاسی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

تہذیب و معاشرت

پنجابی کلاسیکل اَدب کی سب سے بڑی اور نمایاں خصوصیّت یہ ہے کہ یہ اَدب پنجاب کے ایک مربوط معاشرے کی بھرپور جامع عکاسی کرتا ہوا ملتا ہے۔ پنجابی زبان کی پوری کلاسیکل شاعری میں استعمال کی گئیں تشبیہیں اور استعارے یہاں کی مقامی زندگی اور یہاں کے تمام مشغلوں سے مستعار لئے گئے ہیں۔ پنجابی زبان کے کلاسیکل اَدب کا مجموعی طور پر مطالعہ یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ یہ اَدب اصل میں

لوگوں کے ذہنی تقاضوں سے اس قدر ہم آہنگ ہے کہ یہاں کی تہذیب اور معاشرت کو یہاں کے اَدب سے ہرگز الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ویسے بھی دنیا کے کسی اَدب اور اس کی معاشرت کو آپ ایک دوسرے سے الگ کر کے نہیں دیکھ سکتے کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کا اٹوٹ حصّہ ہیں کیونکہ یہ بات ہے ہی ناممکن کہ جس دور میں کوئی اَدب پارہ تخلیق کیا جائے اور اُس اَدب پارے میں اس دور کے ماحول اور زمانے کی بو باس نہ ہو؟ بلکہ اس اَدب پارے میں اس دور کے سماجی، اقتصادی اور مذہبی و سیاسی مسائل کی جھلک بھی ضرور ہوتی ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اَدب ہوتا ہی معاشرت کی پیداوار ہے تو مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ دونوں کے ہی ایک دوسرے پر اَنمٹ اثرات ہوتے ہیں۔ تواریخ اس بات کی شاہد ہیں کہ جب بھی کسی ملک کسی خطے اور اس کی معاشرت میں کوئی تحریک چلی ہے وہ تحریک مذہبی، سیاسی ہو یا معاشی اس نے اپنے زمانے کے اَدب کو بھی ضرور بالضرور متاثر کیا ہے۔ کوئی بھی تخلیق کار جب اَدب تخلیق کرتا ہے تو وہ اپنے زمانے اپنے ماحول اور اپنی معاشرت سے کسی طور بھی بیگانہ نہیں رہ سکتا۔ وہ اپنے زمانے کی تحریکوں اور نظریوں کو سامنے رکھ کر ہی اپنی فکر پیش کرتا ہے۔ بابا فریدؒ، شاہ حسینؒ، سلطان باہوؒ، علی حیدرؒ، سیّد وارث شاہؒ، مولوی احمد یارؒ، مولوی ہاشم شاہؒ، غلام رسول عالمپوریؒ اور میاں محمد بخشؒ سے لیکر سائیں مولا شاہؒ تک کے سبھی صوفی شاعروں نے اپنی فکری و فنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جو کچھ بھی تخلیق کیا وہ اپنے زمانے اور ماحول کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تخلیق کیا۔ اچھا اور کامیاب ادیب و شاعر وہی ہوتا ہے جو اپنی تہذیب و معاشرت اور ثقافتی روایتوں کو نہ صرف اپنے فکری سانچوں میں ڈھال لیتا ہے بلکہ آنے والے زمانے کے نئے احساسات اور نئے رویّوں کو بھی اس میں سمو ڈالتا ہے۔ آپ کسی بھی قوم و ملک کے لوگوں کی تہذیب و معاشرت، اس کی فکر اور سوچ اور ان کے مزاج سے معلومات چاہیں تو ان کی زبان کا اَدب دیکھ لیں کیونکہ زبان و

اَدب ہی کسی قوم کا وہ آئینہ ہوتے ہیں کہ جس میں ان کے تمام اَطوار، اَفکار و کردار اور بود و باش کے طور طریقے تک دیکھے جا سکتے ہیں۔

پنجابی زبان کے یہ تمام کلاسیکل شعراء ایک ایسی معاشرت کی تعمیر کرتے نظر آتے ہیں کہ جو عدل و انصاف اور باہمی اخوت و بھائی چارے، نیکی اور خوشی پر مبنی ہو۔ جس میں رہنے والے لوگ ہر برائی سے پاک ہوں۔ جھوٹ، ظلم اور جہالت کے خلاف جہاد ان کا نعرہ ہے۔ یہ سب کے سب یہی چاہتے ہیں کہ عوام میں اسلام کے سنہری اصولوں کا بول بالا ہو اور تمام لوگ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر حقیقی اور سچی خوشیوں بھری زندگی گزاریں اور آپس کے ظلم، منافرت اور منافقت کو ختم کر ڈالیں ''ہر چہ پوش در عِلم کوش'' کا پیغام ہی دیتے ہیں جس طرح کہ سائیں مولا شاہ نے اپنے دور میں پائی جانے والی اہم معاشرتی برائیوں کے متعلق فرماتے ہیں:

عمل چوراں جلاداں تے شکل مومن مُچھاں کٹیاں
لمیاں ڈاڑھیاں دے
رزق والیاں کوئی نہ عیب کڈھے فساد سارے ہیں
رزقیاں دی تنگیاں دے

O

نماز پڑھے جو جھوٹھ بیاج کھائے کہڑے کم اوہدا لمبا
داڑھا یارو

O

دنیا پیاریاں پیار نہ رہن دیندی متھے لگنوں چا گواندی
جے
سکّے بھائیاں نوں مار کے بڑکر دی بیٹے باپ اندر وتھ
پاوندی جے

اُوپر دیئے گئے اشعار میں جن معاشرتی بُرائیوں کا ذکر کیا گیا ہے یہ ایک

سلامی معاشرے میں گھر گھر کر چکی ہیں۔ سائیں مولا شاہ کے زمانے میں بھی بُرائیاں عام تھیں اور آج بھی انہیں کا دور دورہ ہے جس طرح کہ کہتے ہیں کہ ''شکل مومناں کرتوت کافراں'' والی بات ہے۔ مولا شاہ کہتے ہیں کہ یہ سارے فسادات اور بُرائیاں دولت کی غلط تقسیم کی وجہ سے ہی پیدا ہوئی ہیں جن کے پاس دولت اور رزق ہے ان کے ہاں کوئی جھگڑا یا فساد نہیں ہوتا ہے ان کی کوئی برائی بیان نہیں کرتا اور جو مُفلِس اور غریب و بے رزق ہیں وہ زندگی بسر کرنے کے لئے کبھی بھی مجبور اور تنگ ہیں۔ یہ دنیا ہمیشہ سے ہی پیار کرنے والوں کو پیار کرنے سے روکتی ہے اور انہیں چین سے رہنے نہیں دیتی۔ یہ تو سگے بھائیوں کو بھی آپس میں لڑا دیتی ہے اور باپ بیٹے کے درمیان جدائی ڈال دیتی ہے۔ آج کا مسلمان ایک طرف تو نماز کی پابندی کرتا ہوا نظر دکھائی دیتا ہے تو دوسری طرف وہ سود کا پیسہ بھی کھائے چلا جا رہا ہے۔ اب اس کے منہ پر لمبی اور گھنی ڈاڑھی اس کے کردار کا منہ چڑا رہی ہے کہ یہ دو غلا پن کیوں ہے؟ آخر کس لئے ہے؟ دوسروں کا حق کھانا اور حرام کھانا کیا یہی اسلام ہے؟ کیا ایک مومن کی یہی شان اور اس کا یہی کردار ہے؟ کیا ایک اسلامی معاشرے کے پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

تاریخی وعصری شعور

سائیں مولا شاہ کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے ان کے تاریخی اور عصری شعور کی بھی بھرپور گواہی ملتی ہے اگرچہ سائیں مولا شاہ کوئی مورخ نہیں تھے بلکہ وہ اوّل و آخر ایک درویش شاعر تھے اور شاعر آخر شاعر ہی ہوتا ہے۔ تاہم وہ اپنی شاعری میں شعریت میں سمو کر کہیں کہیں تاریخ کے کچھ ایسے چُھپے گوشے بھی عیاں کر جاتا ہے کہ آنے والے دور کے مورخ بھی اس کے تاریخی وعصری شعور کو خراجِ تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ سائیں مولا شاہ نے جس طرح اپنی شاعری (رومانی قصوں) میں اپنے وقت کے سماج میں پائی جانے والی برائیوں اور لوگوں کے کردار میں کمی،

اخلاقیات میں پائے جانے والے گھٹیا پن کی نشاندہی کی ہے اُسی طرح انہوں نے اپنی شاعری میں اپنے تاریخی وعصری شعور سے بھرپور واقفیت کا بھی اظہار کیا ہے۔ سائیں مولاشاہ کا زمانہ وہ زمانہ ہے جس میں انگریز ایک وسیع اور مضبوط حکومت کے مالک ہو چکے تھے اور عیش وعشرت سے حکمرانی کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی شاعری میں جہاں پنجاب اور پنجاب کی معاشرت کے احساسوں اور رویوں کی نمائندگی کی ہے وہاں پر اُس کے عصری، سیاسی وتواریخی رنگوں کی جھلک بھی پیش کی ہے جس سے ان کی وطن سے محبت اور اپنی معاشرت سچی لگن کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے رومانی حصّوں میں انسانی سلوک کو اکثر موضوع بنایا ہے۔ اور ان کے آپس کے رشتوں ناتوں کی بھرپور نمائندگی کی ہے۔

سائیں مولاشاہ نے اپنی شاعری میں قریباً انگریزوں کے پون صدی کے واقعات بیان کر ڈالے ہیں۔ یہ واقعات انہوں نے مختلف جگہوں پر جہاں کہیں مناسب سمجھا ایک آدھ مصرعے یا شعر میں بیان کئے ہیں لیکن ذیل کی اس مصرعے میں تو انہوں نے مغل دور اور انگریز دور دونوں ہی کے بارے میں تاریخی تفصیل کی طرف ایک جمالی اشارہ کر ڈالا ہے۔

دولت خاطر چوغطے فرنگی دونویں وَسّے وِچ پنجاب دے آن یارو

اس مصرعے میں انہوں نے نہ صرف پنجاب کی صدہا سالہ تاریخ قلمبند کر کے رکھ دی ہے بلکہ باہر سے آنے والے غاصبوں اور ظالم حکمرانوں کی نیّتوں بھی قلعی کھول دی ہے جو اس مقدّس دھرتی پر سینکڑوں سال جبر اور طاقت کے ذریعے حکومت کرتے رہے اور یہاں کے لوگوں کے حقوق پامال کرتے رہے اور اُنہوں نے برابر استحصال کے عمل کو جاری وساری رکھا۔ اپنی تصنیفات میں انہوں نے زیادہ تر سکھوں کی تاریخ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ سکھوں کی جزیاتی ستر سالہ تاریخ کے گوشوں کی جانب انہوں نے اپنے کئی مصرعوں میں واضح اشارے دیئے

ہیں اور پھر یہ بھی بتایا ہے کہ انگریزوں نے سکھوں کے ساتھ کیا سلوک کیا اور پنجاب کو کس طرح لوٹا اور تاخت وتاراج کیا:

لُٹ لیا پنجاب فرنگیاں نے سنگھ خالصہ چوڑ چوپٹ ہوئے

ڈاڈھا ترکاں فرنگیاں جنگ ہویا راہی کئی ہتھیاراں نوں سٹ ہوئے

مولا شاہ کے بہت سے اشعار اور مصرعوں سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ سکھوں نے کس طرح پنجاب پر قبضہ کیا اور اور انہوں نے مسلمانوں پر کیا کیا مظالم ڈھائے اور پھر انہوں نے رنجیت سنگھ کے بعد اپنی حکومت قائم رکھنے کے لئے اپنے سب سے بڑے حریف انگریزوں سے کس طرح کا گٹھ جوڑ کیا تا کہ وہ مسلمانوں پر جبری حکومت قائم رکھ سکیں اور پھر یہ بھی پتا چل جاتا ہے کہ سکھوں نے کس طرح بہادری سے انگریز کا مقابلہ کیا اور ان کی رانی جنداں نے انگریز سے ساز باز کر کے اپنی حکمرانی تک کو داؤ پر لگا دیا:

توپاں ڈاہ فرنگیاں سکھ مارے دنیا جنداں نوں پھٹکاں پاوندی اے

سورج چند بن روشنی تاریاں دی کو رانی دنیا بھڑ تھو پاوندی اے

اک پاسے لوکڑے مکھڑے تے ترکاں کابلی فوج چڑھیا بیٹھی

جنداں وانگ فرنگیاں نال مل کے اک اپنا تخت گوا بیٹھی

اس آخری مصرعے سے راجا رنجیت سنگھ کی چہیتی رانی، رانی جنداں کی وہ سازش بھی بے نقاب ہو جاتی ہے جو اُس نے اپنا تخت بچانے کے لئے انگریزوں کو پنجاب

پر کھلم کھلا حملہ کرنے کی دعوت دی تھی اور پورا پنجاب انگریزوں کے حوالے کر دیا تھا۔ اس کرتوت میں اس کے وزیر اعظم کمانڈر لال سنگھ اور کمانڈر تیج سنگھ بھی شامل تھے یہ دونوں یو پی کے رہنے والے بھیا سکھ تھے۔

دلی لُٹن خاطر وانگ فرنگیاں دے جنگی پلٹناں آن جمائیاں نی

O

عملداری وچ راج فرنگیاں دے ڈاڈھا حُسن چمکے اُتے چوہڑیاں دے

O

ہری سنگھ جوں خالصہ بلڑ کہندا مونہہ دِتے نیں موڑ ٹُرکاں یارو

O

لڑائی فرنگیاں روسی جاپان ہوئی اَخباراں مُلک مُلک وچ بٹیاں نیں

کر کے خانہ شماری فرنگیاں نے ہر دوارے تے لائیاں ٹھپّیاں نیں

O

مارے خالصہ تے دھوڑ کوٹ مٹ گئی سے ور ہے نہ مٹن چوکھنڈیاں نیں

O

پنجاب جموں کشمیر علاوہ ملک فتح فرنگیاں خالصہ مار کیتے

O

چڑھ فرنگیاں ترکاں دے نال رل کے قلعہ جمرود دا

سائیں مولا شاہ کے ان مندرجہ بالا اشعار سے پنجاب کی کئی صدیوں پر محیط تاریخ مرتب کی جاسکتی ہے۔ بلکہ ان اشعار میں انہوں نے جنگِ عظیم کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک تخلیق کار نہ صرف اپنے ملک، اپنے خطے اور اپنی معاشرت سے ہی تعلق واسطہ رکھتا ہے بلکہ اس کی دور رس نگاہیں دوسرے ملکوں پر بھی پوری طرح جمی ہوتی ہیں اور وہ اپنے ملک اور ماحول کے علاوہ دوسری دنیا اور اس کے ماحول اور ایک ہی وقت میں چلنے والی تحاریک سے بھی واقف ہوتا ہے۔ وہ نئے رویوں اور نئے احساسوں کو دریافت کرتا ہے اور انہیں اپنے فکر و فن کے رنگ میں رنگ کر کاغذوں پر عکس ریز کر دیتا ہے۔ جسے ہم اَدب پارے یا شہ پارے کے نام سے موسوم کر دیتے ہیں اور ایسا اَدب پارہ اور شہ پارہ ہی حیات دوام کا مستحق ہوتا ہے۔

تصوّف

یوں تو پنجابی شاعری کی روایت ہی رومانی قصّوں اور صوفیانہ شاعری کی بنیاد پر ہے مگر تصوّف تو جیسے پنجابی شاعری کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ ہماری کلاسیکل شاعری میں صوفیانہ فکر کی شاعری اور دینی شاعری بڑی جامع شاعری ہے جس میں ہمارے صوفی شعراء نے عشقِ حقیقی پر زور دیا ہے اور اپنے تجربات اور وارداتوں کو شعری زبان دی ہے۔ مولا شاہ ایک ایسے پنجابی صوفی شاعر ہیں کہ جنہوں نے صوفیانہ فکر کے ساتھ ساتھ اپنی قلبی وارداتوں کی بھی شعری روپ دے دیا ہے چنانچہ ایک طرف اگر وہ اپنے کسی قصّے کی کہانی، اس کہانی کے کسی اہم کردار کے متعلق گل افشانی کرتے ہیں تو دوسری طرف روحانیت کی جادو بیانی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ سائیں مولا شاہ نے اپنی شاعری میں تصوّف کی وہ عام علامتیں جن کا استعمال ہمارے پنجابی صوفی شعراء نے اپنی شاعری میں عام کیا ہے کا استعمال بہت

ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر کیا ہے یعنی انہوں نے دوسرے مشہور صوفی شعراء کی طرح چرخے، پونی، چھلی وغیرہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ تاہم پھر بھی وہ اپنی شاعری میں دین اور اخلاقیات کی بنیادی باتیں ضرور کر جاتے ہیں۔ تمام صوفی شعراء نے اپنے اپنے اَدب پاروں میں ایک ہی بات پر زور دیا ہے کہ انسانی تخلیق کا خالق کون ہے اور اس مقصد کے لئے دیکھ بھال اور غور کیا جائے۔ فانی اور مادی زندگی کے خیال کو چھوڑ کر حقیقی اور دائمی زندگی اختیار کرنے کے لئے دنیا کی بے اَثباتی منزل کو چھوڑ کر اَگلی اور جاوداں منزل کو تلاش کیا جائے اور اس بات پر غور کیا جائے کہ آخر اس دنیا کی تخلیق کا مقصد و منتہا کیا تھا۔ مطلب یہ کہ محبوب حقیقی یعنی خدا سے واصل ہونے کا یہی طریقہ ہے کہ اپنی ہستی کو مٹایا جائے اور صرف وحدتِ حقہٗ سے اِتصال کرنے کی جدوجہد کی جائے۔ یہ وحدتِ الوجود کا نظریہ ہے کہ جس کے قائل سائیں مولا شاہ نظر آتے ہیں جسے ہمہ اوست کہا جاتا ہے:

موجودات ہے ذات صفات پانی ہمہ اوست جہڑے

ہمہ اوست ہوئے

اِسی لئے ان کے کلام میں اسی نظریۂ وحدتِ الوجود کی تعلیم ہی نظر آتی ہے۔ صوفی شعراء (فارسی، اردو یا پنجابی ہوں) بڑی کھیپ اسی نظریے کا پرچار کر رہی ہے جس طرح بابا فریدؒ نے اپنے اَشلوکوں میں، شاہ حسینؒ نے اپنی کافیوں میں اور سیّد وارث شاہؒ نے اپنی داستان گوئی کے ذریعے سے تصوّف اور اخلاقیات کے نکتے سمجھائے ہیں اسی طرح سائیں مولا شاہ نے اپنے قصّوں میں اپنے مختلف اشعار کے ذریعے سے لوگوں کو اصلاح و فلاح کا پیغام دیا ہے اور اس طرح انہوں نے اپنی شاعری سے دُکھی لوگوں کی دلجوئی اور مخلوقِ خدا کو سدھارنے کا کام لیا ہے لیکن حقیقی زندگی کے نکات سمجھنے کے لئے کسی مُرشد کامل کی ضرورت ہے کہ اس کے بغیر ہم حقیقت اور مجاز کے فرق کو ہرگز نہیں سمجھ سکتے۔ سیّد وارث شاہؒ نے کہا تھا کہ:

بناں مُرشداں راہ نہ ہتھ آوندے ڈُڈھ باجھ نہ رِجھدی
کھیر سائیں

اسی طرح سائیں مولا شاہ بھی یہی محسوس کر رہے ہیں اور مُرشد کامل کی ضرورت واہمیت سے کسی طور تغافل برتنے کو روا نہیں گردانتے:

مُرشد پھڑ وتے حال معلوم سب کجھ بناں مُرشداں
بھیت نہ پاویئے جی

سائیں مولا شاہ کے ایک صوفی کامل ہونے میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا مگر وہ اپنی شاعری میں ایسے لگتا ہے کہ جیسے اپنی صوفیانہ واردا توں کو بیان کرنے کے خواہاں نہیں ہیں اور ایسا مناسب نہیں سمجھتے۔ وہ اپنی شاعری میں زیادہ تر عام لوگوں کی اصلاح، اخلاق اور بھلائی کی باتیں کرنے پر ہی اپنی توجہ مرکوز رکھتے ہیں لیکن بعض جگہوں پر وہ غیر شعوری طور پر اپنی ترنگ میں آ کر وہ کچھ بھی کہہ جاتے ہیں جو کہ نہیں کہا جانا چاہیئے۔ البتہ مولا شاہ کی کافیوں کی شاعری میں کہیں وہ وجودی معلوم ہوتے ہیں اور کہیں شہودی لگتے ہیں۔ نیز انہوں نے اپنی کافیوں کی شاعری میں بڑے کھل کر عرفان وتصوف کے نکات پیش کئے ہیں۔ وحدت الوجود اور وحدت الشہود ''ہمہ اوست اور ہمہ از اوست'' صوفیاء کے دو نظریئے ہیں وحدت الوجود کو وجودی فلسفہ بھی کہا جاتا ہے یہ وصال ہے اور وحدت الشہود ہجر ہے۔ دونوں نظریوں میں چنداں فرق نہیں ہے۔ فرق صرف الفاظ کا ہی ہے۔ منصور بن حلاج نے سیدھا سادہ نعرہ (اَنا الحق) لگایا تھا مگر سائیں مولا شاہ نے یہی نعرہ تمثیل کے رنگ میں لگایا ہے:

اَنبر لوہے دا تانبا دھرتی تپ کے ہوئی
کملی وِچ میں پُنوں پُنوں جپ کے ہوئی

وجودی کہتے ہیں کہ:

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

اور شہودی کہتے ہیں کہ:

مزا مرنے میں ہے نہ جینے میں
جو مزا ہے خونِ جگر پینے میں

پنجابی کافی کے عظیم صوفی شاعر بابا بلّھے شاہؒ نے اس وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے معمولی اور نہایت باریک و نازک فرق کے لئے عین (ع) اور غین (غ) کے لفظوں کی مثال دی تھی کہ ان کے درمیان صرف ایک نقطہ ہی ہے جو کہ امتیاز کا موجب ہے:

ع غ دی وِچکا صورت ہک نقطے شور مچایا اے
''ہک نقطہ یار پڑھایا
ہے''

سائیں مولا شاہ نے بھی اس ایک نقطے کو سمجھانے کے لئے اس قسم کا پیرایۂ بیان اختیار کیا ہے مگر اس میں بھی ان کی انفرادیت نمایاں دکھائی دیتی ہے:

ج ح خ اِکو صورت اسا ممتاز پئے نقطے
مذکّر مؤنّث تیجا مخنث صاحب کچہری بُھگتے

یعنی ان حروف کی شکل و شباہت ایک جیسی ہی ہے مگر فرق تو صرف نقطے کا ہے اور ان نقطوں کی وجہ سے ہی ان میں امتیاز پایا جاتا ہے۔ ایک حرف مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے تو دوسرا مونث کے لئے اور تیسرا مخنث کے لئے ہے۔ اب خود ہی انصاف کیجئے کہ ان الفاظ میں یہ فرق کیونکر آ گیا۔ یہ تمام امتیازات نقطوں کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں اور نقطہ دوئی کا ہے جس کو دور کرنے سے وحدت ہویدا ہوتی ہے۔ دنیا کے ہر مذہب اور ہر ملک میں بے اَثباتی کا واضح تصوّر پایا جاتا ہے اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے ''کُلّ نفسٍ ذائقۃُ الموت'' ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ ہمارے صوفی شعراء نے اپنے فلسفہ تصوّف کی بنیاد ہی زندگی اور موت کے فلسفے پر رکھی ہے اور اپنے اشعار میں وہ ہمیشہ انسان کو اس دنیا کی فانی اور ناپائیدار

زندگی کے متعلق سمجھا بجھا کر دائمی اور ہمیشہ کی آخرت کی زندگی اختیار کرنے کی ترغیب وتلقین دیتے رہے ہیں۔ سائیں مولا شاہ کے یہ اشعار کیا کُلّ مَن عَلَیھا فَانِ کی تفسیر نہیں ہیں؟

چند روز
زندگی موج
بہاراں
حُسن خوبی
درہم لکھ
ہزاراں
موئے اِک
کوڈی مُل
نہ چکا
وے سُنیارِیا
گھڑے
سونے دا ٹکّا

کیوں پھرنی ہیں مستانی
سدا نہ رہو گی جوانی
ایویں عمر وہانی
آخر ایہہ جگ فانی
دو دم دی زندگانی
سدا نہ رہوگی جوانی

ہمارے صوفی شعراء نے علم اور عمل کی اہمیّت پر خاصا زور دیا ہے۔ سُلطان باہوؒ نے تو علم کے بغیر فقیری کو کفر قرار دیا ہے مگر پنجابی زبان کے بیباک صوفی شاعر بابا

بُلّھے شاہ نے ایک الف پر ہی اِکتفا کرنے کی تلقین کی ہے:

اِکو الف تیرے درکار
عِلموں بس کریں او یار

مگر سائیں مولا شاہ کے نزدیک حرف ایک الف ہی کافی نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک ایک الف جو واحدانیت کی علامت ہے اور جس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اَقدس ہے، کو جاننے اور سمجھنے کے لئے دیگر علوم کی بھی ضرورت ہے۔ ان کے نزدیک عِلم کے بغیر الف کو بھی کوئی نہیں پہچان سکتا:

عِلم بناں کون الف پچھانے
لام میم لکھے سو جانے
ذالک الکتاب موجاں او مانے
یے پے خدا دا جس دے
اِک الف کہڑے کم دَس دے
عالِم بناں عِلم نہ عالم
قلعے فتح لشکر کر فالم
واحد عالم الف دو نفس تے ظالم
اُٹھ کھلوتا جھلن دھس دے
اِک الف کہڑے کم دس دے

عِلمِ تصوّف میں حقیقت کے اَدراک اور عرفان کے حصول کے لئے صوفیاء کے نزدیک تین منازل ہیں اور سب سے پہلی منزل فنافی الشیخ کے مرتبے کا تعین کیا گیا ہے۔ اس منزل کا راہی (سالک) یا طالب (مرید) ہر ہر شے میں اپنے ہی پیرو مرشد کی جلوہ ریزیاں دیکھتا ہے۔ وہ جس چیز پر بھی نظر کرتا ہے اسے اس میں اپنے پیرومرشد کی تصویر ہی دکھائی دیتی ہے جس طرح کہ فارسی شاعری کے عظیم صوفی شاعر مولانا روم اپنے پیرومرشد شمس تبریزؒ کے متعلق کہتے ہیں:

اے کہ چوں تو در زمانہ نیست کس
اللہ اللہ خلق را فریاد رس

یا پھر جس طرح کہ حضرت امیر خسروؒ اپنے پیرومرشد حضرت نظام الدین اولیاؒ کے بارے میں گویا ہوتے ہیں کہ:

چابک ترا ز تو درہمہ گیتی سوار نیست
زیباتر از تو درہمہ عالم نگار نیست

یا جس طرح پنجابی کے عظیم صوفی شاعر حضرت سلطان باہوؒ اور خواجہ غلام فرید بھی اپنے اپنے مرشد کے دیوانے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح سائیں مولا شاہ نے بھی اپنی شاعری میں اپنے پیرومرشد حضرت نوشہ گنج بخشؒ ہی کے جس گائے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنے پیر بخت جمال کو بھی خراج پیش کیا ہے:

توں ہیں شرع توحید خزانہ
پاک رحمان بخت جمال آشیانہ
شاہ سلیمان سخی اوّل آخر سچیار
یا نوشوہ گنج بخش سردار
نوشوہ ساہنپال دیا شیرا
مولا شاہ ہے عاشق تیرا
ساقی ہیں توں بخش خمار
یا نوشوہ گنج بخش سردار

سائیں مولا شاہ کی اکثر کافیاں اپنے پیرومرشد کے ہی گویا قصیدے ہیں جس طرح حضرت مولانا روم نے اپنے دیوانِ غزلیات میں اپنے پیرومرشد حضرت شمس تبریزؒ ہی کے گیت گائے ہیں اُسی طرح سائیں مولا شاہ نے اپنی کافیوں میں اپنے پیرومرشد کی ہی تعریف کی ہے اور خوب کی ہے۔ ان پر بھی گویا وہی کیفیت طاری دکھائی دیتی ہے جو کہ پیر رومی پر طاری رہتی تھی۔ وہ بھی اُسی جذب و مستی کی حالت و

کیفیت کا ہی اظہار کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں غرضیکہ سائیں مولا شاہ کی شاعری میں تصوّف کے بے شمار نکات پر قلم اُٹھایا گیا ہے اور مجاز و حقیقت کے اَن گنت اسرار و رموز بیان ہوئے ہیں۔ پنجابی شاعری میں پائی جانے والی وطن کی محبت کے جذبوں اور تصوّف کے اسرار و رموز کے متعلق ایک بار علامہ محمد اقبال نے فرمایا تھا کہ ''پنجابی شاعری تصوّف اور وطن کی محبت اور تہذیب و تمدّن کے اظہار سے لبریز ہے''۔

منظر نگاری

سائیں مولا شاہ کے کلام (شاعری) کے پسِ منظر میں تین چیزیں نمایاں طور پر جھلکتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ پہلی چیز وطن کی محبت کا جذبہ ہے۔ انہوں نے جہاں کہیں بھی موقع و مناسبت دیکھی وہیں اس جذبے کا اظہار کر دیا اور انہوں نے اپنی شاعری میں دوسرے ملکوں کے پھولوں کے مقابلے میں اپنے وطن کے کانٹوں کو ترجیح دی ہے۔ اپنے ملک کے پانی کو میٹھا اور دوسرے ملکوں کے پانی کو کھاری اور کڑوا پانی قرار دیا ہے۔

مولا شاہ پنجاب وچ مٹھے پانی علاوہ بوہت وِچ مُلکاں دے کھوہ کھارے

سائیں مولا شاہ کے کلام میں اس وطن کی محبت میں جو خاص چیز نظر آتی ہے وہ وطن کی آزادی اور اس پر انگریز کا جبری اور دھوکا دہی سے قبضہ کر لینا ہے۔ اُنہوں نے جا بجا اپنے ملک، اپنی دھرتی پر جبر اور استحصال کرنے والوں کے خلاف شدید مزاحمت کا اظہار کیا ہے اور اس طریقے سے کیا ہے کہ ان کی کارکردگیوں کے مناظر کی تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے۔

لُٹ لیا پنجاب فرنگیاں نے سنگھ خالصہ چوڑ چوپٹ ہوئے

ان کی شاعری میں دوسری چیز انسان اور انسانی فطرت کی وہ عکاسی ہے جس میں انہوں نے آدمی اور مقامِ آدمی کی بات کی ہے یعنی انسانوں کو اشرف المخلوقات

ہونے کے احساس کے ساتھ ساتھ اسے اللہ کے نائب ہونے کی جانب توجہ دلائی ہے۔اس کی شرف المخلوقاتی بیان کی ہے اور خدا کے ساتھ انسانی رشتے و تعلق کو بھی بیان کی ہے۔

دھرتی ماتا جیڈا کسے مرتبہ نہ اُچا مرتبہ عرش عظیم دا جی
ربّ بندیاں دا بندے ربّ دے جی نقطہ مٹیئے نہ نین جیم دا جی

تیسری چیز یہ ہے کہ سائیں مولا شاہ نے اپنی شاعری میں پنجاب کی بڑی دلکش تصویر کشی کی ہے۔اگرچہ اس ضمن میں (دیس پنجاب کی تصویر کشی کرنے والوں میں) پنجاب کے عظیم صوفی شاعر سیّد وارث شاہؒ پیش پیش دکھائی دیتے ہیں اور اس معاملے میں ان کا کوئی ثانی ابھی تک دکھائی نہیں دیتا۔تاہم سائیں صاحب بھی انہی کے نقش قدم پر پاؤں رکھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جس طرح سیّد وارث شاہؒ نے اپنی ہیر میں پنجاب اور پنجاب کی ثقافت کو زندہ جاوید کر کے رکھ دیا ہے۔اس طرح سائیں مولا شاہ نے بھی اپنے مختلف قصّوں (شاعری) میں پنجاب اور پنجاب کی ثقافت کی بھرپور نمائندگی کی ہے۔مثال کے طور پر ان کی تصنیف ''مرزا صاحباں''، ''در بیان آغاز داستان مرزا و صاحباں'' کے عنوان سے لکھے ہوئے اشعار جن میں انہوں نے مرزا جاٹ کے گاؤں دانا آباد کے رہنے والے لوگوں کے بارے میں بتایا ہے۔اس میں انہوں نے پورے پنجاب کی ثقافت و کلچر کو زندہ و پائندہ کر کے رکھ دیا ہے اور قاری محسوس کرتا ہے کہ جیسے آج سے صدیوں پہلے کے پنجاب کے گاؤں کی تہذیب و کلچر، روایات، رسوم سمیت گویا سب کچھ اپنے سامنے دیکھ رہا ہے اور اس فنکاری میں سائیں مولا شاہ اپنی قوت مشاہدہ کے لحاظ سے کسی طور بھی سیّد وارث شاہؒ سے پیچھے رہتے دکھائی نہیں دیتے بلکہ دوش سے دوش ملائے اور ان کے قدموں پر قدم رکھتے ہوئے چلتے جا رہے نظر آتے ہیں:

دانا آباد گراں اِک بار اندر نڈھے نڈھیاں سوہنے اس تھاؤندے جی

لاچے لُنگیاں بھنڈ بندیلے پٹکے چھتے چھلیاں دار سوہاوندے جی

سائیں مولا شاہ نے اپنی اس سُرخی میں جو اشعار قلم بند کئے ہیں ہیں ان میں پنجاب کی جن رسومات، طور اطوار اور روایات کا بیان کیا ہے۔ سو (100) سال گزر جانے کے باوجود بھی پنجاب کے دیہات میں آج بھی وہی کچھ دیکھنے میں آتا ہے۔ نئی روشنی اور نئے علوم کے آ جانے کے بعد بھی وہی معاشرت، وہی کلچر موجود ہے۔ گنجی بار اور صاندل بار کے رہنے والے پنجاب کے لوگ آج بھی اس طور اطوار اور انہی طریقوں سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ سائیں مولا شاہ کی ''صاحباں'' میں صاحباں کی بارات کا منظر دیدنی ہے اور اسے دیکھتے ہوئے ان کی قوتِ مشاہدہ کی بے ساختہ داد دینا پڑتی ہے۔ بارات کا منظر یہ ہے کہ جب صاحباں کو طاہر چندھڑ بیاہنے آ رہا ہے۔ وہ دولہا بن کے گھوڑی پر براجمان ہے اور بڑے بڑے رئیس اور چودھری اس کی بارات میں شامل ہیں۔ ڈوم مراسی باجے اور ڈھول پتاشے وغیرہ بجا رہے ہیں۔ بھانڈ نقلیں اُتار رہے ہیں۔ بھکارنیں اور گانے بجانے والی عورتیں رنگ رنگ کے گانے گا رہی ہیں۔ اُنہوں نے رنگا رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی اس طرف ٹہلتی، لٹکتی اور مٹکتی ہوئی جا رہی ہیں تو کبھی اُس طرف۔ گھوڑے ہنہنا رہے ہیں اور ان کی دُھوڑ اُڑ رہی ہے۔ باراتیوں کے گھوڑے بھی اچھی سے اچھی نسل کے ہیں۔ پھول بیچنے والے باراتیوں کے گلوں میں ہار ڈال رہے ہیں اور ان کی خوب چاندی بنی ہوئی ہے۔ بارات میں شامل لوگ روپے پیسے بھی خوب لٹا رہے ہیں اور بچے، بوڑھے، جوان اور عورتیں پیسے لوٹ رہے ہیں۔ بارات دیکھنے والوں کی بھی بہت بھیڑ ہے اور بچے، بوڑھے ایک دوسرے پر گر رہے ہیں۔ آس پاس کے مکانوں کی چھتوں پر عورتیں اور بچے بارات کا نظارہ کر رہے ہیں۔ کنجریاں بارات کے آگے آگے رقص کناں ہیں۔ اور باراتی انہیں خوب نوٹ دے رہے ہیں۔ اِدھر دیگیں پک رہی ہیں اور کوئی چاول تول کر دے رہا ہے تو کوئی

ان کے نیچے آگ جلا رہا ہے غرضیکہ سائیں مولا شاہ نے بڑے بڑے زمینداروں اور چودھریوں کی بارات کی خوب منظر کشی کی ہے گویا یہ بارات ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزر رہی ہے مگر مولا شاہ یہاں پر بھی بارات کا منظر پیش کرتے ہوئے پنجاب کی تاریخ کو نہیں بھولتے اور اس بارات کے باراتیوں کو احمد شاہی لشکر جس نے پنجاب کو لوٹا، تاخت و تاراج کیا، لشکر سے تشبیہہ دیتے ہیں اور یوں وہ ایک رومانی قصے میں بھی یہاں کی تاریخ قلمبند کر رہے ہیں:

مارو مار کر دے چندھڑ آن لٹھے احمد شاہی جیویں لشکر لٹیریاں دے
دفاں عربی واجے تے انگریزی واجے ہنہناٹ عراقی وچھیریاں دے
کِتے بھنڈ مُچھ دے کتے مُجرے ہوندے رنگ دمکدے طاہر دے سہریاں دے
بھیڑ وِچ کئی ہٹھ مٹیاراں آئیاں اُتّے ویکھن کئی بیٹھ بنیریاں دے
گل کینٹھے گھتن مالاں جانجی لیکے ٹکے دونے ہو گئے پُھل پھلیریاں دے
کول وکول بہہ کے ویکھن پیاں مُجرا ٹینڈاں لگے جیوں بھانڈے کسیریاں دے
ادھر دیگاں چڑھیاں اہلکار گھتن چاول تول کے نال دو سیریاں دے
تماشاہ ویکھن خاطر لوگ سارے آئے آئے ڈوم منگتے چار چفیریاں دے
ناز نخرہ بناؤندی دیکھ کنجری روپئے دین جانجی نال جیریاں دے
کلیان مراسی اَتے ساہنسی کردے نام لیکے وَڈ وَڈیریاں دے

اسی طرح جب مرزا جاٹ صاحباں کو اس کے گھر سے اغوا کر کے لے جاتا ہے تو اپنے گاؤں دانا آباد سے تھوڑی دور ایک پرانے اور گھنے جنگلی درخت (جنڈ) کے نیچے دونوں بسرام و آرام کرنے کی غرض سے لیٹ جاتے ہیں:

جنڈ جھائلا جنڈ دی چھاں ٹھنڈی جٹی جٹ گھتن ہٹھ چھانی جی
دونویں عاشق کہ دونویں معشوق کہیے پچھان کاواں وِچ مشکل کونی جی
ہتھو پائی تے بوسہ کنار ہوندیاں رخسار صاحباں اُتّے چُھٹ گئی دونی جی
جٹ من دا ناہیں جٹی چیک اٹھی

کھوہاں اُتّے جویں چیکدی بھونی جی

یا یہ اشعار دیکھئے:

جنڈ توں فرق نال راوی اِک نالہ وَ گدا گر دے ہور کئی جھنگڑ خید ولیاں دے

صاحباں مرزا بیٹھاں دونویں جشن کر دے اُتّے باشے بیٹھ جوڑے ممولیاں دے

اسی طرح جب مرزا کی اچانک آنکھ کھلتی ہے اور صاحباں کے بھائی میر اور شمیر اور دوسرے دشمن جب اس کے سر پر پہنچ جاتے ہیں تو وہ مرزا پر تیروں کی بارش کر دیتے ہیں۔ مرزا صاحباں کا یہ حصّہ نہایت دلدوز اور دلسوز ہے اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ مرزا جاٹ اور صاحباں آنکھوں کے سامنے جنڈ کے نیچے دشمنوں کے تیروں کا نشانہ بن رہے ہیں۔

تیر لگے تے اُٹھیا اُبھڑ داہیا ترکش لے تلوار تے ڈھال یارو

زخم کاری لگے حلق تیر کُھب گئے خون وگے جوں وگے پرنال یارو

سائیں مولا شاہ کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اپنی صاحباں میں ہر موقع کی اس طرح تصویر کشتی کی ہے کہ جیسے وہ واقعہ اب اور ابھی ہماری آنکھوں کے سامنے بالکل گزر رہا ہو یا گزر رہا ہے۔

زبان و بیان

سائیں مولا شاہ پنجابی زبان کا ایک ایسا شاعر ہے کہ جس نے اپنی شاعری میں خالص اور نرول پنجابی استعمال کی ہے اور ان کی اس زبان میں عربی اور فارسی زبانوں کے الفاظ بھی پوری آب و تاب اور خوبصورتی کے ساتھ چمکتے اور سجتے دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے پنجابی زبان کچھ اس ڈھنگ سے لکھی ہے کہ اس میں جگہ جگہ الفاظ و تراکیب کا ایک اپنا ہی حُسن بہار دکھا رہا ہے۔ انہوں نے اپنے پیشرو اور عظیم شاعر سیّد وارث شاہؒ کی طرح پنجابی زبان میں اس قدر خوبصورت قصّے تحریر کر کے ثابت کر دکھایا ہے کہ پنجابی زبان واقعی بڑی امیر اور ٹھیٹھ زبان ہے۔ پنجابی زبان کی

قدامت اور امیرت میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے کیونکہ یہ زبان دنیا کی ایک نہایت قدیم زبان ہے۔ اور اس کی قدامت کو سبھی محقق تسلیم کر چکے ہیں۔ لہذا اس کی امیرت اور وسعت کے تسلیم کرنے میں بھی کسی کو اب تامل نہیں رہا۔ سائیں مولاشاہ نے جو زبان استعمال کی ہے اس میں عربی، فارسی، ہندی اور انگریزی زبانوں کے الفاظ اپنی اپنی جگہ پر عجب بہار دکھاتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ پنجابی زبان دنیا کی ایک بہترین اَدبی اور علمی زبان ہے اور یہ بات ہمارے بہت سے کلاسیکل شعراء مثلاً سیّد وارث شاہؒ، احمد یار، سیّد فضل شاہؒ، مولوی غلام رسولؒ، میاں محمدؒ اور خواجہ غلام فریدؒ سب ثابت کر چکے ہیں۔ یہ تمام صوفی شعراء زبان و بیان کے لحاظ سے نہایت امیر اور مالدار تھے۔ اسی طرح سائیں مولاشاہ کے ہاں بھی جو زبان استعمال ہوئی ہے اس میں بھی بڑا رس اور لوچ ہونے کے علاوہ بڑی وسعت اور معنی آفرینی پائی جاتی ہے۔

اگرچہ سائیں مولاشاہ زبان کے معاملے میں سیّد وارث شاہؒ کے مقابلے میں اس قدر امیر شاعر نہیں ہیں تاہم انہوں نے پنجابی زبان میں بہت سے انگریزی الفاظ کو داخل کیا ہے کہ جس سے پنجابی زبان کے ذخیرۂ الفاظ میں وسعت پیدا ہوئی ہے۔ سائیں مولاشاہ نے دنیا کی دیگر زبانوں کے اَدب کی طرح محاوروں، کنائیوں، تشبیہوں اور استعاروں سے بھی بھرپور کام لیا ہے اور سیّد وارث شاہؒ کی طرح کلام میں رس اور لُطف پیدا کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور اس ضمن میں اگرچہ وہ ان سے آگے نہیں جا سکتے مگر ان سے پیچھے بھی نہیں رہے۔ نئے نئے الفاظ و تراکیب کے ساتھ ساتھ سائیں مولاشاہ نے اپنی شاعری میں محاورات کا بھی کثرت سے استعمال کیا ہے جن سے کلام میں تاثیر اور رس پیدا ہو گیا ہے اور شاعری میں نکھار در آیا ہے۔ مزید برآں سائیں مولاشاہ نے اپنی شاعری میں جگہ جگہ پر قرآنی آیات اور عربی مقولوں سے بھی اپنے کلام کو آراستہ و پیراستہ کیا ہے اور خوب کیا ہے۔ اس

سلسلے میں وہ سیّد وارث شاہؒ کے بالکل برابر کھڑا نظر آتا ہے۔ سائیں مولا شاہ خود کہتے ہیں کہ اُردو اور فارسی کا پڑھنا بڑا آسان کام ہے مگر ٹھیٹھ پنجابی زبان کا استعمال نہایت ہی مشکل کام ہے۔

اُردو فارسی پڑھنی سکھالی مولا پنجابی پڑھنی اوکھی بڑی ٹھیٹھ ہے نی

اوراس کی نفی یوں بھی فرماتے ہیں:

فارسی عربی بن ترجمے دے سمجھ نہ کتوں لے پچھ ہے جی

مگر انہوں نے یہ مشکل کام نہایت خوش اسلوبی اور آسانی کے ساتھ کر دکھایا ہے۔ اس کا ثبوت ان کی وہ شاعری ہے جو کہ آج ہمارے سامنے ہے۔ سائیں مولا شاہ کی زبان نہایت آسان اور سادہ ہے جو کہ ہر کسی کی سمجھ میں آتی ہے اگر کہیں انہیں کوئی عربی یا فارسی ترکیب لانا پڑی ہے تو انہوں نے اسے بغیر اضافت کے پنجابی ڈھنگ سے لکھا ہے۔ دیگر یہ کہ اُنہوں نے اپنی شاعری میں اس کے دوسرے لوازمات کے علاوہ فنِ شعر کی ریڑھ کی ہڈی (عروض) کا بھی خاص خیال رکھا ہے اور کہیں کوئی جھول یا سقم موجود نہیں ہے۔ ہاں کہیں کہیں کاتب کی کرم فرمائیاں ضرور نظر آتی ہیں۔ سائیں مولا شاہ نے اپنی شاعری (رومانی قصّوں) میں بہت سے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو کہ خالصتاً پنجابی ہیں اور کسی دوسری زبان سے مستعار نہیں لئے گئے جس سے نہ صرف پنجابی زبان کی قدامت اور وسعت کا پتا چلتا ہے بلکہ سائیں صاحب کے ہاں ذخیرۂ الفاظ کا اندازہ بھی ہوتا ہے اور ان کی قادرالکلامی کے جوہر کھل کر سامنے آتے دکھائی دیتے ہیں۔

لطافتِ بیان

جہاں تک سائیں مولا شاہ کی شاعری میں لطافتِ بیان کا تعلّق ہے تو وہ شعری زبان کی اس خوبی سے بھی مالا مال نظر آتے ہیں۔ ان کی ''ہیر'' ہو یا ''سسّی''، ''زہرہ مشتری'' ہو یا کہ ''مرزا صاحباں'' آپ جہاں سے بھی پڑھیں وہیں پر ہی

آپ کو ان کے شعری بیان و اظہار کی تازگی و ندرت دکھائی دے گی۔ غرضیکہ ان کا سارے کا سارا کلام ہی سر سے لیکر پاؤں تک ایک منتخب کلام لگتا ہے اور ان کی لطافتِ بیان جگہ جگہ پر ''کرشمہ دامن دل می کشید کہ جا اینجا است'' کے مصداق نظر آتی ہے۔

سائیں مولا شاہ نے ''مرزا صاحباں'' کے آغاز داستان میں ہی عشق و محبت، ہجر و وصال، درد و فراق اور سوز وغیرہ کی کیفیات کی جھلک دکھا دی ہے۔ مثال کے طور پر مرزا صاحباں کے مکتب میں تعلیم حاصل کرنے اور ایک دوسرے کی جانب مائل ہونے کے بیان کے متعلق شعر دیکھئے:

مکتب وچ بیٹھے دونویں سبق پڑھدے جٹّی صاحباں مرزا اک دن یارو
پُھل کوئی سی کھرل دے ہتھ پھڑیا شوخی نال لیا نڈھی گھن یارو

جب ان دونوں کے عہد و پیمان ہوتے ہیں:

ضامن مرزا نے ربّ رسولؐ دِتا صاحباں رکھیا ہتھ قرآن اُتّے
پکے دوہاں نے قول قرار کیتے شاہد ہوئے فرشتے اسمان اُتّے

صاحباں کی بھابھی جب صاحباں کو مرزا جاٹ کے ساتھ بوس و کنار کرتی ہوئی دیکھ لیتی ہے تو صاحباں کو سخت غصّے میں تنبیہہ کرتی ہوئی کہتی ہے:

چنگی طرح ٹھپواں گی کُھنب راتیں آ لئے ویر تیرا خصم سجرا نی
سکندرنامے دا دئے گا سبق تینوں نالے جوڑ دیسی ٹُٹا گجرا نی

یہاں پر قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ سکندر نامہ، نظامی گنجوی کی فارسی تصنیف ہے جس میں سکندر کا فتوحات اور جنگوں کو منظوم قلم بند کیا گیا ہے اور یہ کتاب بڑی مشکل سمجھی جاتی ہے اور صدیوں سے ہندو پاک کے درسوں میں شاملِ نصاب رہ چکی ہے۔ یہ شاہنامہ فردوسی کی طرح ہے۔ یہاں سے سائیں مولا شاہ کے پڑھے لکھے ہونے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ علاوہ ازیں سائیں مولا شاہ نے اپنی مرزا صاحباں میں مثنوی مولانا روم، دِیوانِ حافظ، شیخ سعدی اور دیگر مشاہیر کی تصنیفات کے صرف و نحو کے علاوہ غوث الاعظم محی الدین عبدالقادرؒ کی تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کی

عِلمیّت ومطالعہ پر دال ہے۔ سائیں مولا شاہ کے بہت سے ایسے اشعار ملتے ہیں کہ جن سے ان کی معجز بیانی وقادرالکلامی کے ساتھ ساتھ ان کی لطافتِ بیان جھلکتی نظر آتی ہے۔ صاحباں اپنی بھابھی کی باتوں کا جواب دیتی ہے اور دیکھئے کہ وہ کس قدر عِلمی دلیل دے کر اُسے لاجواب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ عربی مقولہ ہے کہ ''اُلصّرفُ اُمّ الُعلوم وَالنُحو اَبوُھا'' یعنی علم الصرف تمام علوم کی ماں ہے اور عِلم النحو باپ ہے۔

بھابو مُنڈے کڑیاں نکلن رَقاں وِچّوں عِلم عربی
قاعدے نحو صرف وِچّوں
بھابو مرزا جاٹ چنگا لڑائی وا عِلم تینوں جفر قاعدہ
کڈھیں حرف حرف وِچّوں

صاحباں مرزا جاٹ کے فراق میں بڑی بے چین اور مایوس ہو رہی ہے اور اس سے میل ملاقات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اس کے ہجر میں گویا ہوتی ہے۔ دیکھئے کہ اس شعر میں مولا شاہ پنجاب کے زرعی کلچر کی کس طرح تصویر کھینچتے ہیں کہ اس میں لطافتِ بیان ٹپک ٹپک جاتی ہے۔

جھونے وَڈّھے گئے کنک بیجی گئی پیڑن لگ پئے جٹ کماد نوں وے
مولا شاہ میں کانگ اُڈا رہی آ کے ٹال کھاں یار فساد نوں وے

مولانا جامی نے عاشق اور معشوق کے دلی ربط کے بارے میں کہا تھا کہ

عشق اَوّل در دِلے معشوق پیدا می شود

لیکن سائیں مولا شاہ نے اس عشق کی کشش کے متعلق جو تشبیہہ دی ہے وہ نہایت تازہ وندرت کاری کا نمونہ ہے اور ان کی جدّتِ طبع پر دال ہے۔

مرزا لوہا تے مقناطیس صاحباں کشش یار دی یار نوں کھچ ہے جی

مرزا جاٹ کی ماں اسے صاحباں کے گاؤں کھیوا سے جانے سے روکتی ہے مگر

مرزا نہایت دلیرانہ فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ صاحباں کو لینے کے لئے اس کے گاؤں ضرور جائے گا۔ ماں اسے ڈراتی دھمکاتی ہے کہ سیال اور چندھڑ بڑے خطرناک دشمن ہیں وہ تجھے کبھی بھی زندہ نہ چھوڑیں گے مگر مرزا ہر گز اپنی ضد سے باز نہیں آ رہا اور وہ اپنی مشہور زمانہ گھوڑی 'بکی' پر سوار ہو جاتا ہے۔ دیکھئے کہ سائیں مولا شاہ مرزا کی روانگی کو اچھا شگن نہ سمجھتے ہوئے کس طرح بدشگونی کے اشارے کرتے ہیں کہ بیساختہ منہ سے واہ نکل رہی ہے:

ماں پچھدی نوں گھڑی لگ گئی مرزا بکی تے جھٹ سوار ہویا
اَبنر اُتّے نگارے تے چوٹ وجی ڈھول مریخ سن بے قرار ہویا
کانگ بولے سر تے کھوتا ہینگیا اے شگن جت نوں ایہہ آشکار ہویا
کُتّے سامنے آ کے گھلن لگے چڑھدے خان دوجا شگن ظاہر ہویا

مریخ ستارہ منحوس سمجھا جاتا ہے اور کوے کا چلتے ہوئے سر پر بولنا اور گدھے کا آواز کرنا بھی اچھا شگون نہیں خیال کیا جاتا۔ اس طرح روانگی کے وقت کُتوں کا آپس میں کشتی کرنا بھی منحوس سمجھا جاتا ہے۔ یہ پنجاب کی روایات ہیں اور قدیم رسوم ہیں جن کے ذریعے کلام میں اثر پیدا کرنے کے لئے سائیں مولا شاہ نے انہیں استعمال کیا ہے۔ اس سے مرزا کے ساتھ ہونے والے واقعے کی منحوسیّت میں شدّت پیدا ہو گئی ہے۔ جب مرزا اپنی خالہ بیبو کے تعاون سے صاحباں کو اغوا کرنے اس کے گھر جاتا ہے تو صاحباں سے اس کی ملاقات ہوتی ہے۔ تو اس کیفیت وصل کو مولا شاہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

ویکھ مرزے مکھ نہ اتند پچھی جچھی گھت کے سینے دینال لائی
مچ سرد ہوئے دھوئیں عشق والے آپس وچ گلوکڑی گھت پائی
دونویں ہو بیہوش جیوں دارو پیتا غم فراق پرے پنڈ سٹ پائی
اَن گنت بوسے لئے ہوش وچ جٹ آ کے منشی لکھدا حساب نہ کول سائی

ان اشعار میں عشق وحُسن کی جن رنگینیوں کا احاطہ کیا گیا ہے وہ سائیں مولا شاہ کی جمالیاتی حِس کا پتا تو دیتے ہی ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ محاکات کی بھی بڑی عمدہ تصویر کشی دکھائی دیتی ہے۔ یہ چند اشعار جو سائیں مولا شاہ کی صاحباں سے پیش کئے گئے ہیں ان کی خوبیاں پڑھنے والوں پر عیاں ہوگئی ہوں گی اور وہ بھی انہیں بے ساختہ داد دینے کو تیار ہو گئے ہوں گے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کلام میں لطافتِ بیان کے دریا بہا دیئے ہیں اور اس دریا سے چند قطرے دکھانے کی مَیں نے ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے۔

سائیں مولا شاہ کا فلسفۂ عشق

عشق کے بارے میں قرآن حکیم ہمیں بتاتا ہے کہ ''اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْدِقُ ماسوی اللہ'' یعنی عشق ایک ایسی آگ ہے جو ماسوائے اللہ کے سب کو جلا ڈالتی ہے۔ عشق جس کے بارے میں عراقی کہتا ہے کہ:

بہ عالم ہر کجا رنج و اَلم بود
بہم کردند و عشقش نام کردند

شہرۂ آفاق مثنوی معنوی کے خالق مولانا روم نے عشق کو ہر حرص وعیب سے پاک کرنے والا اور جملہ بیماریوں کی دوا قرار دیا اور اسے افلاطون وجالینوس گردانا:

ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شُد
او ز حرص و عیب کُلّی پاک شُد

O

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملۂ علتہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموسِ ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

جیہدا نام عشق اوہ نہ کدی پچدا ہضم لکڑاں کچ نہ پوٹ پیارے

اصل میں سائیں مولاشاہ کے نزدیک عشق ہی خدا ہے اور خدا عشق ہی کا نام ہے۔اس لئے وہ کہتے ہیں کہ جس طرح کوئی آج تک خدا کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکا اسی طرح عشق کے بارے میں بھی کوئی کچھ بیان نہیں کرسکتا کہ یہ عشق آخر ہے کیا چیز؟ کس چیز کا نام عشق ہے؟ اور اس کی اصل حقیقت و ماہیّت کیا ہے؟

اسماء عشق اجسام نہ خبر کوئی خدا خبر نہ جیویں نادید دی جی

اَگ پانی دے جسم دی خبر ہے کیہ قدرت لکھے کون ربّ مجید دی جی

سائیں مولاشاہ کہتے ہیں کہ عشق دنیا و مافیہا سے بالکل بے نیاز ہوتا ہے۔اور اسے کسی کی کچھ پروانہیں ہوتی کہ وہ کون ہے؟ اور کیا ہے؟ عشق کو انہوں نے ایک ایسے بیلن (گنے کا رس نکالنے والی مشین) سے تعبیر کیا ہے کہ جس میں گنّے کے بجائے انسانوں کو پیلا جاتا ہے۔بالکل اِسی طرح یہ انسان کے جسم سے خون نکال کر پی لیتا ہے اور انسان خالی اور کھوکھلا رہ جاتا ہے۔وہ نہ مرتا ہے اور نہ جیتا ہے جس طرح کہ وہ صاحباں کے متعلق اس شعر میں بتا رہے ہیں کہ:

عشق ویلنے جٹّی دا لہو پیتا چُکھی پیڑی جیوں ہووے کماد ہے جی

ہویا رنگ کپاہ دے پُھل ورگا سوہنے یار دی بُھلّی نہ یاد ہے جی

حافظ شیرازی نے عشق کی مشکلات کے بارے میں کہا تھا کہ:

کہ عشق آساں نبود اوّل وَلے افتاد مشکلہا

یعنی شروع میں تو یہ بڑا آسان دکھائی دیتا ہے مگر بعد میں اس میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس میں بڑی گھٹنائیں ہیں اور ذِلّت وخواریاں پیش آتی ہیں مگر سائیں مولاشاہ ایک سچے عاشق کو حضرت ابراہیم خلیلؑ سے آگ میں ڈالے جانے اور حضرت اسمٰعیلؑ کے حلق پر چُھری چلائے جانے کی قربانیوں کی مثالیں دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عشق کی رضا کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔یہی عشق کی اصل ہے اور یہی اس کی ماہیّت اور فلسفہ ہے:

خواری عشق شہرت ہوندی ایہو جہی چجا بنی خلیل بی بی
رضا منی ہوندی ہے نام اوہدا چھری پیٹھ دتا اسماعیل بی بی

سائیں مولا شاہ کے نزدیک عشق نام ہے قربانی کا۔ ایثار کا، جس میں بغیر کسی غرض کے بےلوث عاشق جان دے دے اور جو غرض و غائیت کے بندے ہیں، حرص شہوت جن کا شیوہ ہے اُن کے لئے عشق کا نام بھی اپنی زبان پر لانا گناہ کبیرہ ہے۔ صاحباں کی ماں کو جب پتا چل جاتا ہے کہ میری بیٹی تو مرزا کے عشق کی ماری ہوئی ہے تو سائیں مولا شاہ اس کی زبان سے عشق کے فلسفے کا اظہار کچھ اس طرح سے کرواتے ہیں کہ اس کا حاصل طلب کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ عشق کا زخم ایسا تو نہیں ہوسکتا جیسا کہ نیزے یا بھالے کا زخم ہوتا ہے جو ٹھیک ہو جاتا ہے۔

عشق نام زبان تے چڑھے اوگن کبیرا اوگن ہے حاصل وصول دا جی
بخار عشق اسماء دو عارض نی مولا لئے خرید نہ مُول دا جی
پھٹ عشق لگے اچھا ہووے ناہیں اچھا ہوندا ای پھٹ ترسول دا جی
قانون شرع انتظام مولا سائیں نکہ چھڈدا نہیں محصول دا جی

عشق اصل میں اسی جذبے اور شوق کا نام ہے کہ جو کسی کو اس کی منزل تک پہنچانے کے کام آتا ہے اس منزل کا راہی بڑے شوق اور انہماک سے قدم اُٹھاتے ہوئے اپنی منزل سے ہمکنار ہو جاتا ہے اور جب تک وہ اپنے مقصد اور منزل کو پا نہیں لیتا چین سے نہیں بیٹھتا۔ اِسی تڑپ اور اِسی بیقراری اور اسی کسک کا نام عشق ہے۔ سائیں مولا شاہ نے اسی عشق کو ہی اپنا فلسفہ گردانتے ہوئے مرزا صاحباں کے قصہ کو منظوم قلمبند کیا ہے کیونکہ مرزا صاحباں کی داستان کا کردار مرزا ایک فعال کردار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر مشہور رومانی پنجابی داستان ہیر رانجھا کا کردار رانجھا بھی مرزا جاٹ کی طرح ایک فعال کردار ہوتا تو ہیر رانجھا کے قصہ کی کچھ اور ہی صورت ہوتی۔ ہیر نے سوائے زہر پینے اور رانجھا نے سوائے بھینسیں چرانے کے

O

عشق بیج محبت ہے بوٹا پھل دا فروخت پھل پھل تب ہے نی

O

جڑھ عشق دی ہری نہ پیار بناں مشکل دُڈھ جتے بناں جاگ بچاّ

O

مولا شاہ سائیں عشق حرص خواہش آپس وچ سب چہرے کٹار کیتے

O

عشق جند بیٹھاں صاحباں مار سُٹی مولا سنّی نوں مار وچ تھل دِتا

عشق کی تعریف یہی ہے کہ جو سائیں مولا شاہ نے اپنی تصنیفِ پُرلطیف ''مرزا صاحباں'' میں کر دی ہے۔ داستانِ مرزا صاحباں میں جس طرح اُنہوں نے عشق کو فعال اور متحرک کردار (مرزا) کے روپ میں پیش کیا ہے اس کی نظیر پنجابی اَدب میں صرف اور صرف اس داستان کی اَوّلین خالق پیلو کے ہاں ہی مل سکتی ہے۔ ورنہ اور کسی نے اس حرکیت کی جانب بالکل توجہ نہیں دی۔ سائیں مولا شاہ کی داستان مرزا صاحباں میں ایک ایسی خوبی بھی پائی جاتی ہے کہ جو پیلو کے ہاں بھی ناپید ہے۔ وہ خوبی یہ ہے کہ سائیں مولا شاہ نے اس داستان کو اگر چہ اپنے بلند مقصد کو سامنے رکھ کر تحریر کیا ہے لیکن انہوں نے اسی داستان میں ساتھ ساتھ بیان کی لذّت بھی برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے نیز اس میں اُنہوں نے اپنے فنّی کمال سے جگہ جگہ پر قصّے کو مزید دلچسپ اور ہر دلعزیز بنانے کے لئے ''مقولہ شاعر'' سُرخی کے تحت پنجابی محاورات و آکھان بھی سموئے ہیں جن میں چند و نصائح سے بھرپور نکات و اشارات پائے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ انسانی جذبات کی رنگا رنگ قلبی واردا تیں اور ان کے تمثیلی روپ بھی پیش کئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے اس قصّہ مرزا صاحباں میں چاہے، نفرت، دشمنی، حسد اور بغض غرضکہ ہر قسم کے انسانی منفی و مثبت جذبات پیش کئے ہیں مگر ان میں بھی عشق (لاگ اور لگاؤ) کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔

سائیں مولاشاہ نے صاحباں کی داستان نہیں لکھی اصل میں اُنہوں نے حُسن و عشق کی ایک تفسیر لکھی ہے جس کے ایک ایک مصرعے میں اُنہوں نے فلسفۂ حُسن و عشق کے علاوہ تصوّف کے اسرار و رموز بھی کھل کر بیان کئے ہیں۔ عرفان و گیان کی رمزیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ حُسن و عشق یعنی ہجر، وصال، تڑپ اور سوز کے علاوہ گھمنڈ اور غیرت کا بھی خوب نقشہ پیش کیا ہے غرضکہ سائیں مولاشاہ کی داستان پنجابی زبان و اَدب کا ایک ایسا شہکار ہے جس پر پورا پنجاب جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔

All rights
©2002-2006

☆.....☆.....☆.....☆.....☆